کہ اشکال دقیقہ سمجھ مین ہر ایک کے آنے لگین اسواسطے کہ بعد لکھنے آیت کے اول تو ترجمہ فتح الرحمان مؤلفہ شاہ ولی اللہ رح
محدث دہلوی کا زبان فارسی بزبان اردو مع علامت **فتح** اور پھر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر کے سے ساتھ
اشارہ **مو** اور تفسیر مدارک سے ساتھ لفظ **مد** اور جلالین سے بلفظ **ج** یا **جلا** اور تفسیر معالم التنزیل سے
بکنایہ لفظ **معا** اور تفسیر بحر العلوم سے ساتھ رمز **بحر** اور در منثور کا نام بعینہ لکھا اور بعد بیان چند آیات اور
تفاسیر کے جو کچھ آیات سے حاصل مطلب سمجھا گیا ساتھ لفظ **تنبیہ** کے اوسکو تشریح و تصریح کر کے احادیث
معتبرہ اور مسائل فقہیہ مناسب اوس مقام کے لکھکر نام کتاب کا بعینہ لکھا اور جس حدیث کی شرح سے لکھا ہی اوسکے اشارات
بھی لکھدیے ہین مثلاً اشارہ شرح ملا علی قاری رح کا لفظ **ع** اور شیخ عبد الحق رح کا لفظ **ح** یا **حق** اور سید جمال الدین کا لفظ
سید ہی اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکھا ہی اوس جملے کو نقل کر کے آخر مین بلفظ انتہی کہ مخفف الی آخرہ کا
ہی لکھا تا کہ طالب دیکھ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بھی کچھ اوپر حاشیے کے درج کی تا اہل علم بہرہ یاب ہون اور جس جگہ فائدہ
ترجمۂ شاہ ولی اللہ رح یا شاہ عبد القادر رح کا آیا اوسکو بھی مرقوم کیا اور سبب کر لانے ترجمے کا یہ ہی کہ ترجمۂ فتح الرحمان سے کہ سب
عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن خوب سمجھ مین آتا ہی بعض جگہہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکھکر نشانی کردی گئی ہی
جسکو شبہہ ہو اوسے دیکھ لے پس جسوقت کہ سنا مجمع اخلاق و احسان **محمد حسین خان** صاحب مطبع مصطفائی نے کہ ایک تفسیر
عجیب و غریب موصوف الصدر تالیف کرتے ہین اور خانصاحب موصوف باعتبار دیانت و ثقاہت اپنی کے کتب دینیہ اکثر چھپوایا
کرتے تھے سو سنتے ہی اس تفسیر کو طلب کر کے جو مطالعہ کیا تو واقعی اسم بامسمی پایا پس بصد شوق مطبع اپنے یعنی مصطفائی دہلی مین
چھپوانا شروع کیا تھا ہر چند کہ اوسکے اتمام مین کوشش بلیغ کی گئی مگر اتمام کو نہ پونہچی تھی کہ ناگاہ صرصر آفت بالخصوص قیامت شہر دہلی
پر واقع ہوکر معنی اذا زلزلت الارض زلزالہا کے ظاہر کیے تختۂ زمین ہندوستان مانند گردش آسمان کے گردش کر گیا اور اس
حرکت سے تمام مردم دہلی مانند فراش مبثوثہ کے متفرق ہوئے اور اوراق تفسیر مثل برگ خزان دیدہ برباد ہو کر بجاے کاغذ حنا و توتیا کے
بصرف عطار و پنساری آنے لگے تب مشفق بے ریا صاحب با صفا حاجی **یار محمد** صاحب نے کہ جو شریک اس تفسیر کے چھپوانے مین پہلے سے ہین
فقیر سے ازراہ خیرخواہی کے ارشاد کیا کہ اگر تو اوراق منتشرہ کو جا بجا سے بہم پونہچا کر اوس گنج باد آورد کی باقی کو چھپوادے تو عند اللہ
ماجور و عند الناس مشکور ہوگا سو عاجز نے بحکم المامور معذور کے اس کار خیر کو مغتنمات سے سمجھ کر اوراق پریشان کو ساتھ عرق ریزی
بہت اور جانبازی بیحد کے ۱۲۷۳ ہجری مین فراہم کر کے بتاریخ بستم ماہ ربیع الآخر ۱۲۷۴ ہجری مین بعونہ المستعان و علیہ التکلان
کے ترتیب دیا اور سورۂ احزاب سے اس تفسیر کے شروع ہونے کا سبب یہ ہی کہ جب مظاہر حق ترجمۂ مشکوۃ جناب مؤلف نے تمام کیا
تو درس کلام مجید کا سورۂ احزاب تک پونہچا تھا اونکو یہ خیال ہوا کہ یہین سے یہ تفسیر موافق درس کے تالیف ہوتی چلی جاوے تو باعانت
و توفیق رب الارباب کے آخر تک تمام ہو کر پھر یہان تک پونہچ کر کامل ہوجائیگی واعظین و شائقین کو جسقدر ہاتھ لگے گی غنیمت ہی
اللہ تعالی اونکی آرزو کو پورا کرے اور سامان اطمینان دونون جہان کا عنایت فرماوے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اللہم اغفر لمؤلفہ و اساتذہ و ساعیہ و اغفر لی و لاستاذی و لوالدی و اجعلنی اعظم شکرک
و اکثر ذکرک و اتبع نصحک و احفظ وصیتک

سورۃ الاحزاب مدنیۃ وھی ثلث وسبعون اٰیۃ وتسعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ احزاب ہی اور یہ نام اسکا اس لیے رکھا گیا کہ احزاب جمع حزب کی ہی اور حزب کہتے ہین جماعت کو پس کافرون کی جماعتین جمع ہوکر مدینے پر چڑھ آئی تھین آنحضرت سے لڑنے کے لیے اسمین حال اوسکا مذکور ہی چنانچہ آگے آویگا بیان مفصل اسکا اور یہ سورہ مدنی ہی اسمین تہتر آیتین ہین اور ایک ہزار دو سو اٹھاسی ۱۲۸۹ کلمے اور پانچ ہزار سات سو چھیانوے حرف ۵۷۹۶ اور نو رکوع کہا ابی بن کعب نے زر سے کہ کتنا گنتے ہو تم سورۂ احزاب کو کہا زر نے تہتر آیتین کہا ابی بن کعب نے پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہاتا ہی اوسکی البتہ تحقیق تھی یہ برابر سورۂ بقرہ کے یا دراز تر اوس سے اور البتہ تحقیق پڑھی ہی ہمنے اسمین سے آیت رجم کی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی بیاہا مرد اور بیاہی عورت جب زنا کرین پس سنگسار کرو اونکو ضرور کر یہ حکم مقرر ہوا واسطے سزا کے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب دانا ہی مراد ابی کی یہ تھی کہ یہ جملہ اون آیتون میں سے ہی کہ نسخ کی گئین قرآن مین سے اور یہ جو مشہور ہی کہ یہ زیادتی تھی ایک صحیفے مین عایشہ رض کے گھر مین پس کھا گئی اوسکو بکری پس یہ بات بنائی ہوئی ملحدون اور رافضیون کی ہی نزول اسکا بعد سورۂ آل عمران کے ہی اور بعد سورۂ سجدہ کے یہ اسلیے لکھی گئی کہ مشابہ ہی ابتدا اسکی اور اخیر اوسکا اسلیے کہ اوسکے اخیر مین تو حکم ہی آنحضرت کو اعراض کرنے کا کافرون سے اور اونکے عذاب کے منتظر رہنے کا اور اسکی ابتدا مین حکم ہی آنحضرت کو تقوی کرنے کا اور کافرون اور منافقون کی فرمان برداری نکرنے کا اور اتباع کرنے وحی کا اور اللہ پر توکل کرنے کا و غیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۙ

اے پیغمبر ڈر خدا سے اور فرمان برداری نکر کافرون اور منافقون کی تحقیق خدا ہی دانا باحکمت ۔ ف

اے نبی ڈر اللہ سے اور کہا نہ مان منکرون اور دغابازون کا مقرر اللہ ہی سب جانتا حکمتون والا ۔ تفسیر

کافر چاہتے تھے اپنی طرف نرم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی چال سکھانی اور پیغمبر کو اللہ پر بھروسا ہی اوس سے زیادہ دانا کون ۔ ھو یہان جو یا ایھا النبی فرمایا اور نہ کہا یا محمد جیسے کہ کہا یا آدم یا موسی تو یہ آنحضرت کے شرافت و فضل کے اظہار کے لیے ہی اور صریح نام جو لیا ہی حضرت کا بیچ آیت محمد رسول اللہ اور مانند اسکے تو یہ لوگونکے معلوم کروانے کے لیے ہی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ڈر خدا سے یعنی ثابت رہ اللہ کے تقوے پر اور مداومت کر اوسپر اور تقوی زیادہ کر کہ وہ ایسی چیز ہی کہ جسکی انتہا نہین پائی جاتی اور بیچ سبب اوترنے آیت یا ایھا النبی کے لکھا ہی مفسرین نے کہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی بعد جنگ احد کے مدینے مین آکر بیچ گھر عبد اللہ بن ابی کے کہ سردار تھا منافقون کا اوترے اور ایک جماعت منافقون کے ساتھ آنحضرت کے پاس آکر امان طلب کر کلام کیا کہا کہ ہمکو ساتھ لات وعزی کے کہ نام ہین بتون کے چھوڑ دو اور کہو کہ یہ اپنے عابدون کی شفاعت قیامت مین کرینگے ہم بھی تمکو تمھارے رب کے ساتھ چھوڑینگے تا عبادت اوسکی فراغ دل سے بجا لاؤ کے خاطر مبارک آنحضرت کی اس بات سے ملول ہوئی اور تیوری چڑھالی حضرت عمر رض حاضر تھے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اذن دیجیے تا انکو قتل کروں نہین فرمایا آنحضرت ص نے کہ اے عمر مینے انکو امان دی ہی پس کہا حضرت عمر نے اونکو کہ باہر نکلو اللہ کی لعنت

وغضب مین پھر حکم کیا آنحضرت نے اونکو نکالدینے کا مدینے سے اور یہ آیت اوتری کہ ای محمد تم تقوی پر ثابت رہو
اور انکا کہنا نہ مانو اور بچتے رہو انسے کہ یہ اللہ کے بھی دشمن ہین اور مومنون کے بھی اور بعضون نے کہا کہ خطاب ہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہی اس سے امت اور کہا ضحاک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ ڈر اللہ سے اور نہ توڑ عہد
کو درمیان تیرے اور درمیان انکے ہی حاصل اس قول کا یہ ہی کہ جب حضرت عمر نے ارادہ اونکے قتل کا کیا تو یہ حکم آیا اور کافرون
سے یہان مراد ہین کافر مکہ کے یعنی ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور اور منافقون سے منافق مدینے کے یعنی
عبد اللہ بن ابی بن سلول اور عبد اللہ بن سعد اور طعمہ بن ابیرق اور خدا ہی دانا کہ جانتا ہی اعمال انکے حکمت والا ہی جو حکم
امر کے ساتھ قتل کرنے اونکے کے صد معا تنبیہ بھائیو خیال تو کرو کہ اللہ صاحب نے اپنے حبیب
کو کہ پاک و معصوم تھے سب گناہون سے تقوی کا حکم فرمایا تا امت اس مضمون کو دیکھکر بہت کوشش کرے تقوی کے
حاصل کرنے مین اور بچے اللہ کے عذاب سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے
اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس ایک نجات دینے والی چیزین تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین اور
بات سچ خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور ایک ہلاک کرنے والی چیزین پس حرص اور نفسانی
پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون
خصلتون مین اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین حرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی
یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل نیک بہترین قائد ہی اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی
اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مددگار ہی اور موت بہترین ادب دینے والی ہی ✣ مشکوۃ سنبہات ✣

وَّاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہی تجکو تیرے پروردگار کی طرف سے تحقیق خدا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار
اور توکل کر اوپر خدا کے اور کفایت ہی اللہ کارساز قے ✣ اور چل جو حکم آوے تجکو تیرے رب سے مقرر اللہ تمھارے کام کی
خبر رکھتا ہی اور بھروسا رکھ اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانے والا ✣ مو تفسیر وحی بھیجی جاتی ہی تجکو الخ یعنی
بیچ ثابت رہنے کے اوپر تقوی کے اور ترک کرنے فرمانبرداری کافرون اور منافقون کے تحقیق خدا الخ یعنی وہ اللہ
کہ جو وحی بھیجتا ہی طرف تیرے ہمیشہ سے جانتا ہی عمل اونکے اور عمل تمھارے اور بلفظ بما تعملون جو جمع لائے اسلیے
کہ امر اللہ کی قول اتبع سے آنحضرت ہین اور اصحاب اونکے اور توکل کر یعنی سونپ امر اپنا طرف تدبیر اوسکی کے ✣ مل

مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝

نہین پیدا کیے ہین خدا تعالی نے واسطے کسی مرد کے دو دل اندر بدن اوسکے کے اور نہین کیا ہی اون عورتون تمھاری کو
کہ ظہار کرتے ہو ساتھ اونکے مائین تمھاری اور نہین کیا ہی تمھارے لے پالکون کو بیٹے تمھارے یہ بات تمھاری ہی کہ
کہتے ہو اپنے مونہون سے اور خدا کہتا ہی بات سچی اور وہ دکھاتا ہی راہ مترجم کہتا ہی کہ اس آیت مین رد ہی اوس کافر کے
قول کا کہ کہتا تھا مجکو دو دل دیے ہین اور رد ہی اوس چیز پر کہ اہل جاہلیت نے مقرر کی تھی کہ عورت ظہار کی مانند مان کے
ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہی اور کنایہ ہی ساتھ جواب طعن کافرون اور منافقون کے بہ نسبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کے جب زینب سے نکاح کیا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کر لیا **فتح** + اللہ نے رکھے نہین کسی مرد کے
دو دل اوسکے اندر اور نہین کیا تمھاری جورووں کو جنکو ماں کہہ بیٹھے ہو سچ تمھاری مائین اور نہین کیا تمھارے
لے پالکون کو تمھارے بیٹے یہ تمھاری بات ہی اپنے موںہہ کی اور اللہ کہتا ہی ٹھیک بات اور وہی سجھاتا ہی راہ **تفسیر**
کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر وہ اوس سے جدا ہوتی اور کسیکو بیٹا کر بولتے تو سچا بیٹا ہوجاتا اللہ تعالی
نے یہ دونون حکم بدل دیے جورو کو ماں کہنا سورۂ مجادلہ مین آویگا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہی ان دونون کے ساتھ
تیسری بات یہ بھی سُنادی کہ ایسی باتین کہنے کی بہتیری ہین او نپر عمل نہین ہو سکتا جیسے مستقل مرد کو کہتے ہین اسکے
دو دل ہین چھاتی چیر کر دیکھو تو کسیکے دو دل نہین + **موضح** + نہین پیدا کیے الخ آیا ہی کہ ابو معمر جمیل بن معمر فہری کہ ایک
شخص عاقل تھا اور جو کچھ سنتا یاد رکھتا قریش اوسکو ذوالقلبین کہتے تھے یعنی یہ دو دلوں والا ہی اور وہ آپ بھی کہتا تھا
کہ میرے دو دل ہین ہر دل سے سمجھتا ہوں زیادہ تر اوس چیز سے کہ محمد سمجھتے ہین اور وہ بدر مین حاضر تھا جسوقت
کہ وہاں سے بھاگا موںہہ مکے کی طرف کر کر ایک جوتی پانوٗن مین اور ایک ہاتھ مین لیے ہوئے چلا جاتا تھا ابو سفیان
اوس سے ملا اور خبر قوم کی پوچھی اوسنے کہا کہ بعضے مارے گئے اور بعضے بھاگے پس ابو سفیان نے کہا کہ کیا حال
ہی تیرا کہ ایک جوتی پانوٗن مین اور ایک ہاتھ مین رکھتا ہی تو ابو معمر نے متنبہ ہو کر کہا مین جانتا تھا کہ دونون جوتیان
پانوٗن مین ہین اوس روز سے لوگون نے جانا کہ وہ دو دل نہین رکھتا ہی والا یہ حال نہوتا حق تعالی نے اوسکے اس
قول کے رد مین یہ آیت بھیجی مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ اور مقاتل نے کہا کہ یہ ضرب المثل واسطے
ظہار کرنے والے کے بیوی اپنی سے اور واسطے لے پالک کر لینے کے اور کے بیٹے کو بیان کی گئی ہی کہ جیسا کہ ایک
شخص کے دو دل نہین ہوتے ہین ایسیہی بیوی ظہار کرنے والے کی ماں اوسکی نہین ہوتی تا اوسکی دو مائین ہون
اور غیر کا فرزند بیٹا نہین ہوجاتا ہی تا ایک شخص دو کا بیٹا ہو اور زاد المسیر مین لایا ہی کہ منافق کہتے تھے کہ محمد دو
دل رکھتے ہین ایک ساتھ ہمارے اور ایک ساتھ اصحاب اپنے کے حق تعالی نے اونکے قول کے رد مین یہ آیت
بھیجی اور نہین کیا ہی اون عورتون تمھاری کو الخ یعنی بیوی کسیکی انتِ علیّ کظھر امی یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ
ماں میری کے ہی اور مانند اسکے کے کہنے سے ماں نہین ہوجاتی ہی تا حرام ہمیشہ کو ہوجاوے اور یہ رد ہی اہل جاہلیت
کے قول کا کہ ظہار کو حرام کرنے والا بیوی کا ہمیشہ کو جانتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ حرام ہمیشہ کو
نہین ہی لیکن ظہار کرنا برا اور جھوٹ اور موجب کفارے کا ہی اور بعد کفارہ دینے کے وہ عورت اوسکے خاوند پر
حلال ہوجاتی ہی اور مسئلہ ظہار کا اور ذکر اوسکے کفارے کا سورۂ مجادلہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور نہین کیا ہی
تمھارے لے پالکون کو الخ اس آیت مین رد ہی لے پالک کرنے کے حکم کا کہ جاہلیت مین لے پالک کو صلبی بیٹے کے حکم مین
رکھتے تھے اور میراث مین مقدم کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اوترنے کے پہلے زید بن حارثہ
کو آزاد کر کے لے پالک اپنا کیا تھا اور جبکہ زید نے اپنی بیوی زینب بنت جحش کو طلاق دی اور آنحضرت نے زینب کو اپنے
نکاح مین لائے تو منافقون نے کہا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح مین لائے اور اور ونکو اس کام سے منع کرتے ہین
حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لے پالک حقیقی بیٹا نہین ہوتا ہی یہ بات تمھاری ہی الخ یعنی کہنا تمھارا بیوی کو ماں اور
لے پالک کو بیٹا ایک بات ہی کہ کہتے ہو تم اوسکو اپنی زبانون سے کچھہ حقیقت نہین ہی اسکی اسلیے کہ بیٹا ہوتا ہی جنکے

سے اور ایسے ہی مان اور خدا کہتا ہی بات سچی یعنی جو کچھ کہ حق ہی ظاہر و باطن مین اور وہ دکھاتا ہی راہ یعنی
راہ حق بھر فرمایا جو کچھ کہ حق ہی اور رہنمائی کی طرف راہ حق کی کر فرمایا ادعوہم الخ ❊ **ترجمہ** ❊

اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ
مَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ○

نسبت کرو ے پالکون کو اونکے باپون کی طرف یہ راست تر ہی نزدیک خدا کے پس اگر نجانو تم اونکے باپون کو پس بھائی
تمہارے ہین دین مین اور آزاد کیے ہوے تمہارے ہین یعنی پس اس لقب سے پکارو اونکو اور نہین ہی تمپر کچھ گناہ
اوس لفظ مین کہ خطا کی ہو تمنے ساتھ بولنے اوسکے و لیکن گناہ وہ ہی کہ قصد کیا تمہارے دلنے اور ہی خدا بخشنے والا
مہربان ❊ **فتح** ❊ پکارو ے پالکون کو اونکے باپ کا کر کہ یہی پورا انصاف ہی اللہ کے ہان پھر اگر نہ جانتے ہو اونکے
باپ کو تو تمہارے بھائی ہین دین مین اور رفیق ہین اور گناہ نہین تمپر جس چیز مین چوک جاؤ پر وہ جو دل سے
ارادہ کیا ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ❊ **تفسیر** ❊ یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز مین نہین اور ارادے کا ہی
او سمین بھی اللہ چاہے تو بخشے چوک یہ کہ مونہہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلانا ❊ **مو** ❊ پس اگر نجانو تم اونکے باپون
کو کہ نسبت کرو اونکو اونکی طرف تو بس وہ بھائی تمہارے ہین دین مین اور دوست ہین تمہارے دین مین پس کہو یہ
بھائی میرا ہی اور یہ دوست میرا ہی اور یا کہو اے بھائی میرے اور اے دوست میرے مراد ہی بھائی چارہ اور دوستی
دین کی اور نہین ہی گناہ الخ یعنی نہین ہی گناہ تمپر بیچ کہنے تمہارے کے اسکو از راہ خطا کے حالت جہالت مین
پہلے وارد ہونے نہی کے و لیکن گناہ او سمین ہی کہ قصداً کہا تمنے اوسکو بعد آنے نہی کے ابن عمر سے منقول
ہی کہ کہا زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ اوتری آیت اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ اوس سے پیچھے زید بن حارثہ
کہتے تھے یا یہ معنی ہین کہ نہین گناہ تمپر جبکہ کہا تمنے اپنے غیر کے فرزند کو اے بیٹے میرے بطریق خطا اور سبقت
لسانی کے و لیکن گناہ جب ہوگا کہ کہو تم اوسکو قصد کر کر اور جائز ہی کہ ہو مراد عفو ہونا خطا سے نہ عمد سے
بطریق عموم کے پھر شامل ہو بسبب عموم اپنے کے خطائے پالک کے بیٹا کہنے کو اور قصداً کہنے کو یعنی مراد یہ ہو کہ سب
چیزون مین جو قول خطاً ہو معاف ہوتا ہی اور عمداً نہین معاف ہوتا اور داخل اسمین ہو یہ بھی کہ لے پالک کو خطاً
بیٹا کہے تو معاف ہی اور قصداً کہے تو نہین معاف اور جب پائی جاوے تبنی یعنی کسی لڑکے کو اپنا بیٹا کہا تو اگر ہی
وہ متبنی مجہول النسب اور چھوٹا ہی عمر مین اوس کہنے والے سے تو ثابت ہوگا نسب اوسکا اوس سے اور آزاد
ہو جاویگا وہ اگر ہی غلام اوسکا اور اگر بڑا ہی عمر مین اوس سے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور آزاد ہو جائیگا نزدیک
ابی حنیفہ رض کے اور اگر ہی معروف النسب پس نہین ثابت ہوتا ہی نسب اوسکا بسبب بیٹا کہنے کے کہنے والے سے
اور آزاد ہو جاتا ہی اگر ہی غلام اور جو کوئی اپنے تئین غیر باپ اپنے کی طرف منسوب کرے تو وہ بھی گنہگار ہوتا ہی
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ یعنی جو کوئی منسوب کرے
اپنے تئین طرف غیر باپ اپنے کے حالانکہ وہ جانتا ہی تو جنت اوسپر حرام ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان
کہ نہین مواخذہ کرتا تسے خطا پر اور قبول کرتا ہی توبہ قصداً گناہ کرنے والے سے ❊ **مدعا** ❊

النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی
ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمہاجرین الا ان تفعلوا الی اولیائکم معروفا کان
ذلک فی الکتاب مسطورا

پیغمبر لائق تر ہی ساتھ تصرف کرنے کے بیچ امور مسلمانون کے اونکی ذاتون سے اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی
ہین یعنی بیچ حرمت نکاح کے اور قرابت والے بعض اونکے نزدیک تر ہین ساتھ بعض کے حکم خدا مین تمام مسلمانو
سے اور ہجرت کرنے والون سے لیکن یہ کہ کرو تم طرف دوستون اپنے کے کچھ رعایت ہی جائز ہونا اس حکم کا لوح محفوظ
مین لکھا گیا یعنی صلۂ ارحام واجب ہی اور آپسمین وارث ہونا بسبب ہجرت اور اسلام کے منسوخ ہوا بسبب
وارث ہونے کے ساتھ قرابت وارحام کے ✤ فائدہ ✤ نبی سے لگاو ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی
عورتین اونکی مائین ہین اور ناتے والے ایک دوسرے سے لگاو رکھتے ہین اللہ کے حکم مین زیادہ سب ایمان والون
اور وطن چھوڑنے والون سے مگر یہ کہ کیا چاہو اپنے رفیقون سے احسان یہ ہی کتاب مین لکھا ✤ تفسیر ✤ نبی
نائب ہی اللہ کا اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا اپنی جان کو ہلتی آگ مین ڈالنی روا نہین
اور نبی حکم کرے تو فرض ہی اور اوسکی عورتین سبکی مائین ہین حرمت مین نہ پردے مین اور حضرت کے ساتھ جنھون
نے وطن چھوڑا بھائی بندون سے چھوٹے اونکو حضرت نے آپسمین بھائی کردیا تھا دو دو کو پیچھے اونکے ناتے والے
مسلمان ہوئے فرمایا کہ اوس بھائی چارے سے ناتا مقدم ہی میراث ہی ناتے ہی پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک
اوسکا بھی لیے جاؤ یہ کتاب مین لکھا ہی یعنی قرآن مین ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا توراۃ مین بھی یہی حکم ہوگا ✤
لائق تر ہی الخ یعنی آنحضرت کا بڑا حق ہی مومنون پر ہر چیز مین امور دین اور دنیا سے اور حکم آنحضرت کا بہت
جاری ہی اونپر بہ نسبت حکم نفسون اونکے کے اور فرمان برداری آنحضرت کی بہت واجب ہی اونپر بہ نسبت
فرمان برداری نفسون اونکے کے کہا ابن عباس اور قتادہ نے یعنی جبکہ باعث ہون اونکو آنحضرت ایک چیز
کے کرنے پر اور باعث ہون اونکو نفس اونکے غیر اوس چیز پر تو ہوگی فرمان برداری نبی کی لائق تر اونپر اونکے
نفسون کی فرمان برداری سے اور کہا ابو زید نے کہ نبی لائق تر ہی ساتھ مومنون کے نفسون اونکے سے بیچ اوس چیز کے
کہ حکم کیا اونکے حق مین جیسے کہ تو لائق تر ہی ساتھ غلام اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ حکم کیا اوسپر اور ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مومن مگر کہ مین لائق تر ہون ساتھ اوسکے دنیا اور آخرت مین پڑھو
تم اگر چاہو النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم پس جو مومن کہ مرجاوے اور چھوڑے مال پس وارث ہون اوسکے عصبے
جو کوئی ہون اور جو کہ چھوڑے دین یا ضیاع یعنی اولاد چھوٹی کہ خوف ہو اوسکے ضائع ہونے کا پس چاہیے کہ آوے
میرے پاس پس مین مولی یعنی مربی اوسکا ہون انتہی پس یا اولی ہم کے معنی ہین بہت مہربان اونپر اور بہت نفع پہونچانے
والے اونکو مانند فرمانے اللہ تعالی کے بالمؤمنین رؤف رحیم یعنی آنحضرت مومنون پر بہت مہربان رحم کرنے والے ہین
اور ابن مسعود کی قرات مین النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وہو اب لہم یعنی نبی لائق تر ہی ساتھ مومنون کے جانون
اونکی سے اور وہ باپ ہین اونکے اور کہا مجاہد نے ہر نبی باپ ہی اپنی امت کا اور اسی لیے ہوگئے مومن بھائی اسلیے
کہ نبی علیہ السلام باپ ہین اونکے دینی اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی ہین یعنی بیچ حرام ہونے نکاح اونکے کے اور

اور واجب ہونے تعظیم اونکی کے نہ بیچ نظر کرنے کے طرف اونکے اور خلوت کرنے کے ساتھ اونکے پس حرام ہین اونکے حق مین
مانند اجنبیون کے اور ارث مین بھی مانند اجنبیون کے ہین اور نہین کہا جاویگا اونکی بیٹیون کو مومنون کی بہنین اور نہ اونکے
بھائیون اور بہنونکو مومنون کے ماموں اور خالائین اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین کہ آیا وہ مومن عورتون کی بھی مائین تھین
یا نہین بعضون نے تو کہا کہ وہ مومن مردون اور مومن عورتون کی سبکی مائین تھین اور بعضون نے کہا کہ وہ مائین تھین مومن مردونکی
نہ عورتون کی اور قرابت والے الخ یعنی وارث کرنا بسبب قرابت کے اولی ہی وارث کرنے سے بسبب بھائی چارہ دینی کے اور منقول
ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین ہجرت کرکے آئے تو درمیان دو دو شخصون کے مہاجر اور انصار مین سے بھائی چارہ
مقرر فرمایا اور جب ایک اونمین سے مرتا تو دوسرا زندہ میراث اوس سے لیتا اور قرابت کی جہت سے میراث نہ ملتی تھی یہانتک کہ
یہ آیت آئی اور وہ حکم منسوخ ہوا اور آپس مین وارث ہونا قرابتیون کا بحکم آیت مواریث کے مقرر ہوا لیکن احسان اور نیکی دینی بھائیون
کے ساتھ یا وصیت کرنی اونکے لیے تہائی مال تک جائز اور مستحسن ہی مراد معروفا سے یہ ہی اور فی کتاب اللہ سے مراد ہی بیچ
حکم خدا کے اور قضا اوسکی کے یا لوح محفوظ مین یا بیچ اوس چیز کے کہ فرض کیا اللہ نے * **بحرالمعارف تنبیہ** سبحان اللہ
اس آیت کریمہ سے کیا شان معلوم ہوئی ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو چاہیے کہ اوس محبوب عالم کو اور اوسکے
حکم کو سب سے زیادہ محبوب و مقدم رکھے حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیون نہو کہ آپکے احسان ہمپر ایسے ہی ہین
اگر وجود باجود اونکے سے ہم راہ حق نپاتے تو دوزخ کے کندہ بنتے مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ نے کہ عاشق ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اونکی سنت کے کیا خوب اشعار لکھے ہین آپکی شان مین **نظم** وہ انسان اکمل ہی سنتے ہو کون * ہوے
منتخب جس سے یہ دونون کون * نبی البرایا رسول کریم * نبوت کے دریا کا در یتیم * حبیب خدا سید مرسلین * شفیع الوری ہادی
راہ دین * محمد ہی نام اوسکا احمد لقب * بیان ہو سکے منقبت اوسکی کب * دل اوسکا جو ہی مخزن سر غیب * مبرا
خطا سے ہے بے شک و ریب * زبان اوسکی ہی ترجمان قدم * ہوا باغ دین جس سے رشک ارم * بظاہر ہی گو مقطع انبیا *
حقیقت مین ہی مطلع اصفیا * سوا اول ہی ہی ہر طرح اوسکا نور * بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور * الٰہی ہزارون درود و سلام *
تو بھیج اوسپر اور اوسکی امت پہ عام * اور آیتمین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مذکور ہوئی اب
آگے اور ایک طرح کی بزرگی آنحضرت کی اور اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی اور بیان توحید شروع فرمایا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

اور یاد کر جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد اونکا اور تجھسے لیا ہمنے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم
کے سے اور لیا ہمنے اونسے عہد محکم تا خدا تعالی پوچھے اون سچون سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے
عذاب درد دینے والا **فتح** اور جب لیا ہمنے نبیون سے اونکا قرار اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے
اور عیسی سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ہمنے اونسے گاڑھا قرار * یعنی اونکی زبانی اپنے حکم خلق کو پہونچانے تب ہر ایک سے پوچھ
کریگا اور سزا دیگا * **موضح** * **تفسیر** * جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد الخ یعنی رسالت کے پہونچانے کا اور اسکا کہ
موحد اور عبادت کرنیوالے خدا کے رہین اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے
اور ہر ایک خیرخواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز الست کے تھا اور خاص ذکر کرنا ان پانچ پیغمبرون کا اسلیے ہی کہ

صاحب کتاب و شریعت اور اولوالعزم ہین اور سب سے پہلے ذکر کرنا آنحضرت کا واسطے افضل ہونے اونکے ہی سب پر
اور واسطے اسکے کہ آپ اصل ہین تمام خلق کے جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے کنت اول النبین فی الخلق وآخرھم
فی البعث یعنی مین ہون اول نبیون کا پیدایش مین اور آخر اونکا اوٹھنے اور نبی ہونے مین اور فرمایا انا من نور اللہ
والخلق من نوری یعنی مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور تمام خلق میرے نور سے اور یہ بھی فرمایا اول
ما خلق اللہ روحی یعنی اول جو پیدا کیا ہی اللہ نے روح میری ہی اور یہ بھی فرمایا کنت نبیا وآدم بین الروح
والجسد یعنی مین تھا نبی اوس حالت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی ناتمام تھی خلقت اونکی اور لیا ہمنے اونسے
عہد محکم دوبارہ ذکر کیا میثاق کو واسطے ملانے وصف کے جو غلیظ ہی ساتھ اوسکے اور یہ عہد لینا اس لیے ہوا تا اونکی امتون
کے سامنے اونکی راستی سے کہ جو کچھ اپنی امتون سے کہا تھا اون سے سوال کرے تا کافر قائل ہون اس صورت مین صادقین
سے مراد انبیا ہین اور بموجب ایک قول کے مراد صادقین سے مومن ہین یعنی تا پوچھے مومنون سے پونہچانے رسالت انبیا
کے سے اور وہ بیچ دل کا زبان سے ظاہر کرین یا یہ مراد ہی کہ تا پوچھے انبیا سے کہ کیا جواب دیا تمکو تمھاری امتون نے اور بیانسکا
اس قول اللہ تعالی کے ہی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم یعنی یاد کرو اوس دن کو کہ اکٹھا کریگا اللہ رسولون
کو پس فرماویگا کہ کیا جواب دیے گئے تم اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے یعنی رسولون کے منکرون کے **نکتہ** ایک محقق
یعنی صوفیہ کرام مین سے فرماتے ہین کہ اول سورت مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای عارف خبر دینے والے علوم
معارف اور حقائق سے ثابت بیچ تقوے کے التفات غیر سے ہو کر اطاعت خطرہ کفرہ شیاطین اور منافقان نفوس سے باخبر
اور بیچارہ اور اتباع کمال الہام رب حکیم علیم اپنے کا کر متوکل اللہ پر رہ تو وہ کافی مہمات تیری کا ہو کر کارسازی تیری اور
تابعون تیرے کی کرے اور اپنی محبت و معرفت کی طرف متوجہ کرے اور آیت ماجعل اللہ الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ جب محبت
حق کی کسی دل مین آتی ہی تو محبت کسی چیز کی ماسوی اللہ سے اوسمین نہین رہتی ہی کہ قلب ایک ہی سواے ایک کی محبت کے گنجایش
نہین رکھتا مصرع یک دل داری یک دوست بس ست قل اللہ ثم ذرھم یعنی کہہ اللہ پھر چھوڑ اونکو محبت اہل و اولاد کی نری
بات ہی بات ہی راہ حق مین کچھ فائدہ نہین رکھتی اور آیت النبی اولی الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اتباع اور محبت نبی کی اولی اور
اول اور اکثر ہو طالبون کو اپنے نفسون کی محبت سے تا حالت ولایت کو پونہچے رسول علیہ السلام فرماتے ہین لا یومن احدکم
حتی اکون احب الیہ من نفسہ وولدہ ومالہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک
کہ ہون مین بہت پیارا طرف اوسکے جان اوسکی سے اور اولاد اوسکی سے اور مال اوسکے سے اور سب لوگون سے
تنبیہ غور کرنا چاہیے صوفیہ کرام رحمھم اللہ کے قول مین کہ حضرت کے اتباع اور حضرت کی محبت کو کیا
لکھتے ہین صاف اون بزرگوارون کے قول سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی محبت اور اونکے اتباع کے آگے اورون کی محبت و اتباع
کو ہیچ جانے یہ نہین کہ جورو بچون اور لوگون اور رسمون کی خاطر آنحضرت کی اتباع و محبت کو ایک طرف رکھدے بلکہ سنت کے نام سے
چڑھے اور کہے کہ یہ باتین کٹ ملون کی ہین تصوف اور ہی چیز ہی جیسے کہ اس وقت کے اکثر بزرگوارون کو دیکھتے ہین مصرع ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا اور اس بات پر تمام صوفیہ کرام رحمھم اللہ کا اجماع ہی سب یہی کہتے چلے آئے ہین کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی اور درجہ
اعلی ملتا ہی حضرت ہی کے اتباع سے ملتا ہی چنانچہ کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام کے اور امام ارباب طریقت
کے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہین الطرق کلھا مسدودۃ الا علی من اقتفی اثر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی سب راہین بند ہین یعنی خدا کی طرف پہونچنے کی مگر اوسپر راہ کھلی رہی ہے کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ بھی
انھین کا قول ہے کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ ٹھیک کفر ہی
اور فرمایا کہ جسنے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید
ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور کہا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت
اوسکا نور ورع اوسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اوسکو ظاہر کتاب و تیسرے
یہ کہ نہ باعث ہو اوسکو کرامت اوپر ہتک محارم اللہ تعالی کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھ ہمارے
ساتھ تو کہ دیکھین ہم طرف اوس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اوسنے اپنے تئین ساتھ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور ساتھ
زہد کے وہ یار اونکا کہتا ہی کہ پس گئے ہم طرف اوسکے پس جبکہ نکلا وہ اپنے گھر سے اور مسجد مین آیا تو اوسنے تھوکا قبلے کیطرف
پس پھر آئے ابو یزید اور سلام علیک نکی اوس سے کہا یہ شخص امین نہین ہی ساتھ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
آداب مین سے پس کیونکر ہوگا امین بیچ دعوے اپنے کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہو پانی پر اور
اوڑتا ہو ہوا مین تو نہ فریب کھاؤ تم ساتھ اوسکے یہان تک کہ دیکھو تم کہ کیسا پاتے ہو اوسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور
حفظ حدود اور شریعت کی رعایت مین اور کہا گیا بایزید سے کہ فلانا شخص ایک رات مین مکے کو پہونچتا ہی پس کہا اونھون نے
کہ شیطان گذرتا ہی ایک لحظے مین مشرق سے مغرب تک حال انکہ وہ اللہ کی لعنت مین ہی اور کہا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ بعض اوقات میرے دل مین واقع ہوتا ہی ایک نکتہ قوم کے نکتون مین سے یعنی معرفت کی بات کہ صوفیہ کرام کے دل مین آجاتی ہی
پس نہین قبول کرتا ہون مین اوسکو مگر ساتھ دو گواہون عادل کے کہ وہ کتاب و سنت ہی اور کہا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ اللہ تعالی کی محبت کی علامتون مین سے متابعت اللہ تعالی کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انکے اخلاق مین اور افعال
مین اور اوامر مین اور سنتون مین اور کہا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس فرمایا
اے بشر آیا جانتا ہی تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا تیرا اللہ تعالی نے تیرے وقت کے لوگون مین مینے عرض کیا کہ نہین جانتا مین
یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ یہی بسبب اتباع کرنے تیری کے سنت میری کا اور بسبب خدمت کرنے تیری کے صالحین کی
اور بسبب خیرخواہی کرنے تیری کے اپنے بھائی مسلمانون کی اور بسبب محبت رکھنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میرے کی اسی نے
پونچایا ہی تجکو نیکون کی منازل کو اور کہا ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے کل باطن یخالفہ ظاہر فھو باطل یعنی جو باطن
کہ مخالف ہو اوسکے ظاہر پس وہ باطل ہی اور کہا محمد بن فضل رحمۃ اللہ نے کہ جاتا رہنا اسلام کا چار چیزون کے سبب سے ہوگا
نہین عمل کرینگے لوگ ساتھ اوس چیز کے کہ جانینگے اور عمل کرینگے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانینگے اور نہین سیکھین گے
اوس چیز کو کہ نہین جانینگے اور لوگون کو علم سیکھنے سے منع کرینگے اور جو کچھ کہ ذکر کیا گیا حضرت جنید کے کلام سے لیکر یہان تک
یہ سب نقل کیا گیا ہی رسالہ قشیری رحمہ اللہ کے سے دیکھ اے عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہین مشائخ طریقت کے
اور کبراء ہین ارباب سلوک و حقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے رہے ہین شریعت شریفہ کی اور بنا کرتے رہے ہین اپنے علوم باطنہ
کو اوپر سیرت احمدیہ کے پس نہ فریب دے تجکو واہیات جاہلین اور ترہات فاسدین مفسدین ضالین مضلین کی کیونکہ وہ کجرو
ہین راہ شرع قویم سے اور ٹیڑھے ہین صراط مستقیم سے نکل گئے ہین راہون علماے شریعت کے سے اور مشائخ طریقت کے سے
افسوس ہزار افسوس ہی اونکے حال پر اور اون لوگون کی چال پر کہ جنھون نے اتباع اونکا کیا ہی یا اچھا جانا ہی اونکے امر کو حال انکہ

وہ فتراق ہین راہ حق کے کہ راہ ماری ہی اونھون نے عابدین کی اور ملا دیا ہی حق کو ساتھ باطل کے بلکہ چھپا دیا ہی حق کو دیدہ و دانستہ
تمام ہوا کلام حسب طریقۂ محمدی کا اور تصدیق ان باتون کی جسکو منظور ہو وہ کتب صوفیہ کو مثل عوارف و آداب المریدین و نفحات کے دیکھے جو گمراہی
بذاتی سے صوفیون کو بدنام کرے الله سے ہدایت کیجیے ۵ بیت ہر چند زخود بیخودی عیب بندیم ہرگز نشوند از سخن پیر رسند دو دو شوند از پدر نیغے رسند

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا
وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

اے مسلمانون یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر جس وقت کہ آئے تمھارے سر پر لشکر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے اونکو اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ترجمہ کہتا ہی کہ کفار نے غزوۂ احزاب مین مدینے پر ہجوم کیا اور آنحضرت نے اپنے اور اونکے درمیان مین خندق کھودی اور منافقون سے باتین نفاق کی سرزد ہوئین مخلصون نے استقامت اختیار کی اور آخر فتح اسلام کی واقع ہوئی خدا تعالی نے اونکی مذمت مین اور مسلمانون کی مدح مین اور منت رکھنے مین اونپر یہ آیتین نازل کین فغ اے ایمان والو یاد کرو احسان الله کا اپنے اوپر جب آئین تمپر فوجین پھر ہمنے بھیجی اونپر باؤ اور وہ فوجین جو تمنے نہین دیکھین اور ہی الله جو کچھ کرتے ہو دیکھتا **فقسیر** ۞ چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورۂ حشر مین ذکر اسکا آویگا ہر قوم مین پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کر حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی ۱۲۰۰۰ مسلمان کم تھے تین ہزار آدمی سے لشکر باہر پڑا گرد خندق کھودلی جب فوجین آئین دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے کے پھر ایک رات الله نے اونپر باؤ بھیجی تند کافرون کی آگ بجھ گئی بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر برباد ہوا ناچار اوٹھکر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہی اور جنگ خندق کی جاڑے کے موسم مین اناج کی تنگی لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور گرد سب مخالف اسمین منافق دل کی بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ مین حضرت نے فرمایا اب سے ہم جاوینگے کفار پر وہ ہمپر نہ آوینگے وہی ہوا ۞ **ھو** ۞ یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر یعنی جو کچھ کہ انعام کیا الله نے تمپر روز احزاب کے کہ مدد کی تمھاری اور نجات دی اور وہی روز خندق ہی اور ہوئی یہ جنگ ایک برس بعد جنگ احد کے آئے تمھارے سر پر لشکر یعنی احزاب اور وہ قریش تھے اور غطفان اور قریظہ اور نضیر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا یعنی صبا کہ جسکو پروا ہوا کہتے ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ۞ یعنی مدد دیا گیا مین ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کیے گئے عاد بسبب پچھوا ہوا کے اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے کہ وہ ملائکہ تھے اور تھے ملائکہ ہزار اور ملائکہ اوس دن لڑے نہین لیکن جس وقت کہ ٹھنڈی راتون مین ہوا ٹھنڈی چلی اور لشکر احزاب کے خیمے کی میخین اوکھاڑ ڈالین اور خیمون کی طنابین کاٹ دین اور آگ کو بجھا دیا اور گھوڑے آپسمین اچھلنے کودنے لڑنے لگے ملائکہ جوانب اطراف لشکر احزاب کے تکبیر پکار پکار کرنے لگے ایک رعب کفار کے لشکر مین پڑا حتی سردار ہر قبیلے کا مارے خوف کے پکارتا تھا کہ اے بنی فلان ہمارے پاس پہنچو پھر شکست کھائی **اور خلاصہ قصۂ احزاب کا** یہ ہی کہ بعد جلاوطن کرنے بنی قریظہ کے حیی بن اخطب یہودی نے ایک جماعت یہود کے ساتھ مکے مین جا کر ساتھ ابو سفیان کے اور اوسکے تابعون کے حضرت محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی پر عہد کیا پھر غطفان کے پاس آکر قریش کے اتفاق کی خبر دی اور غطفان بھی اونکے ساتھ موافق ہوئے پس ابو سفیان اپنے اتباع کے ساتھ اور عیینہ غطفانی اپنے اتباع کے ساتھ لشکر لے کر باہر نکلے اور دس ہزار آدمی جمع ہو کر متوجہ مدینے کی طرف ہوئے جب یہ خبر آنحضرت کو پہنچی تو تین ہزار آدمیون کے ساتھ مدینے سے نکلے اور [illegible] سلع کے لشکر مبارک پڑا سلمان فارسی رضی الله عنہ نے عرض کیا کہ فارس مین بوقت کثرت دشمنون کے

یہ مضمون حضرت شاہ عبد الغنی رحمہ الله نے لکھا ہی ۱۲ منہ عفی عنہ

شہر کے گرد خندق کھود لیتے ہین آنحضرتؐ نے اسکو مستحسن رکھکر مدینے کے گرد خندق کھودنے کا حکم کیا اور ہر ایک کو تھوڑی تھوڑی
زمین کھودنے کے لیے تقسیم فرمادی صحابہ اوسکے کھودنے مین مشغول ہوئے اور آنحضرتؐ بھی مٹی اوسمین سے باہر نکالتے تھے اور
صحابہ کو وعدہ فتح کا دیتے تھے اور پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ
یا اللہ بلاشبہہ عیش آخرت ہی کا عیش ہی پس بخش انصار اور مہاجرین کو ۔ اوس اثنا مین ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا کوئی کدال
اوسپر کارگر نہین ہوتی تھی آنحضرتؐ کو خبر کی وہان تشریف لاکر کدال ہاتھ مین لے کر بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر ماری تھوڑا سا ٹکڑا اوسمین
سے ٹوٹا اور ایک نور اوسمین سے نکلا کہ اوسکی روشنی مین شام کے محل نظر آئے اللہ اکبر کہکر فرمایا کہ ملک شام کی کنجیان مجکو عنایت ہوئین
بعد اوسکے دوسرا ضربہ مارا اور ٹکڑا اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور نکلا اور اوسکی روشنی مین یمن کے محل انکو نظر آئے اللہ اکبر کہکر
فرمایا کہ یمن کی کنجیان میرے ہاتھ مین دین بعد اوسکے تیسرا ضربہ مارا اور وہ پتھر سارا توڑا اور ایک نور ظاہر ہوا کہ محل کسریٰ کے
نظر آئے تکبیر کہی اور فرمایا کہ فارس کی کنجیان مجکو عطا ہوئین مسلمان اس بشارت سے خوش ہوئے اور منافقون نے کہا کہ یہ مرد
خلق کو بازی دیتا ہی دشمن کے ڈر سے خندق کھودتا ہی اور یمن اور شام اور فارس کے فتح کی خبر دیتا ہی القصہ بعد چھ روز کے
خندق طیار ہوئی اور لشکر دشمنون کا مدینے کو پونہچا اور عیینہ غطفانی ساتھ لشکر اپنے کے نیچے وادی شرقی مدینے کے اور ابو سفیان ساتھ
لشکر اپنے کے وادی غربی مدینے مین اوترے اور یہود قریظہ بھی بسبب اغوائے حیی بن اخطب کے عہد توڑکر کفار کی مدد کو آئے
اور خندق درمیان لشکر مسلمانون کے اور لشکر کفار کے حائل ہی اور دل ضعفائے مسلمین کا بسبب ہیبت کثرت اعدا کے جگہہ سے
گیا اور دونون لشکر اسی طرح قریب ایک مہینے کی مدت تک مقابل پڑے رہے اور جنگ نہین ہوتی تھی مگر کچھہ تیر اندازی اور
پتھراؤ ہوتا تھا جب بلا لوگون پر سخت ہوئی رسول علیہ السلام نے ساتھ عیینہ وغیرہ رئیس غطفان کے صلح کی اسپر کہ تہائی
پھل مدینے کے اونکے لیے ہون بشرطیکہ یہان سے اوٹھکر اپنے وطن کو چلے جاوین اور صلح نامہ لکھا سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ صلح خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حکم الٰہی سے نہین ہی مینے واسطے کسر شوکت قریش کے یہ صلح کی ہی اون دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے اونکو حالت
شرک مین ایک تمر نہین دی ہی اب کہ مشرف ساتھہ اسلام کے ہوئے ہین ہم کیونکر دیوین اب سوائے شمشیر کے کچھ نہین جانتے پس وہ
صلح موقوف رہی اور خوف وسختی مسلمانون پر نہایت ہوئی ایک روز نعیم بن مسعود غطفانی آگے رسول علیہ السلام کے آیا اور کہا
یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا اور میری قوم کو اسکی خبر نہین ہی اب جو کچھ فرمائیے بجا لاؤن مین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ایک مرد ہی
اگر سکتا ہی تو کچھہ فریب کر اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنی لڑائی فریب ہی نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا کہ جانتے ہو تم کہ مین خیر خواہ
تمہارا ہون قریش و غطفان کہ واسطے لڑنے کے آئے ہین اہل اور اموال انکے یہان سے دور ہین اگر شکست کھاوینگے
تو اپنے اہل مین پھر کر چلے جاوینگے اور اہل اور اموال تمہارے یہین ہین تم اور جاے جا نہین سکتے اگر قریش اور غطفان تمکو
چھوڑکر چلے جاوینگے پس تم ساتھ انکے لڑو نہین جب تک ایک کو اونکے اشراف مین سے اپنے پاس گرو نرکھو تا تمکو چھوڑکر چلے نجاوین
بنی قریظہ نے کہنا اوسکا قبول کیا اور کہا خیر خواہی ہماری کی تو نے پھر نعیم نے قریش کے پاس آکر کہا تم جانتے ہو کہ مین خیر خواہ
تمہارا ہون ایک خبر تمکو پونہچاتا ہون اگر پوشیدہ رکھو کہا اونھون نے کہ ایسا ہی کرینگے ہم نعیم نے کہا کہ بنی قریظہ نے محمدؐ کے
عہد توڑنے سے ندامت کھینچی اور محمدؐ کو کہلا بھیجا ہی کہ ہم نادم ہوئے اگر کہو تو ہم ایک دو اشراف قریش اور غطفان کے تئین تمکو لا دین تو
اونکو مار ڈالو اور ہم سے راضی ہو اور ہم آنکر مددگار تمھارے ہون اور محمدؐ نے بھی قبول کرلیا ہی پس اگر یہود تم سے رہن چاہین تو

هرگز نہ دینا پھر نعیم غطفان کے پاس آیا اور جو کچھ قریش سے کہا تھا انسے بھی کہا القصہ جب قریش اور غطفان نے یہود کو کہلا بھیجا
کہ یہ دار مقام ہمارا نہیں ہی متفق ہو کر قتال کرو تا امر محمد سے فراغ پاویں ہم یہود نے کہا کہ ہم ہرگز لڑنے کے نہیں جبتک ایک مرد
اشراف تم میں سے ہمارے پاس رہن نہوگا تا مبادا تم ہمکو وقت شدت کے چھوڑکر چلے جاو اور تنہا ہمکو محمد کے ساتھ لڑنے کی
طاقت نہو اور دونوں فرقوں کو صدق قول نعیم کا متیقن ہوا اور درمیان اونکے نفاق اور خرابی ظاہر ہوئی ہفتے کی رات کو
شوال کے مہینے میں سن پانچ میں کہ نہایت سردی تھی حق تعالی نے ہوا سرد اونپر متعین کی کہ اونکے خیموں کو اوکھیڑ ڈالا اور
آگ کو سرد کر دیا اور ہانڈیوں اور ستونوں اونکے کو اولٹ دیا اور غلغلہ تکبیر ملائکہ کے سبب کہ کفار کے لشکروں کے اطراف میں کرتے تھے
اور اوس ہول کے فعل سے رعب کفار کے دل میں پڑا اور ابو سفیان آواز دیتا تھا کہ ای گروہ قریش واللہ اگر تم صبح تک
یہاں پڑے رہے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور بنی قریظہ سے دیکھو گے جو کچھ کہ سنا تمنے اور یہ ہوا تمکو چھوڑتی نہیں ہی یہاں سے
کوچ کرو میں کوچ کرتا ہوں یہ کہا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو کر متوجہ مکے کو ہوا غطفان بھی یہ خبر سنکر بھاگے والحمد
للہ علی ذلک اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی تمہارے عمل کو ای مومنو دیکھتا اور مراد
عمل سے محافظت کرنی ہی ساتھ خندق کے اور ثابت رہنا اور مددگاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ÷ حل بحر

اِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ
وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا

جب آئے کفار تمپر اوپر کی جانب تمہاری سے اور نیچے کی جانب تمہاری سے اور جب خیرہ رہیں آنکھیں اور پہونچے دل حنجر گردن کو
اور گمان کرتے تھے تم بہ نسبت خدا کے گمان مختلف ÷ **فتح** جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگ گئیں
آنکھیں اور پہونچے دل گلوں تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلیں ÷ **تفسیر** ÷ اوپر سے اور نیچے سے یعنی
مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی اور غربی طرف سے جو نیچی ہی اور آنکھیں ڈگنے لگیں یعنی تیور بدلنے لگے لوگوں کے دوستی
جانے والے آنکھیں چرانے اور دل پہونچے گلوں تک دھڑک دھڑک کرتے اور کئی کئی اٹکلیں مسلمانوں نے سمجھا کہ ابکی اور سخت
آزمایش آئی اور کچ ایمان والوں نے سمجھا کہ ابکی بار نہ بچینگے ÷ **مو** ÷ اوپر کی جانب تمہاری سے الخ یعنی مدینے کی شرقی طرف سے
جو اونچی ہی بنو غطفان آئے اور غربی طرف سے جو نیچی ہی قریش آئے اور جب خیرہ رہیں آنکھیں یعنی متحیر ہوئیں اور پتھرا گئیں
مارے ڈر کے یا پھریں ہر چیز سے پس نہیں التفات کرتیں تھیں مگر اپنے دشمن کی طرف بسبب شدت خوف کے اور لفظ حناجر جمع
حنجرہ کی ہی حنجرہ کہتے ہیں سر حلقوم کو اور وہ منتہا ہے حلقوم ہی اور حلقوم جگہ داخل ہونے کھانے اور پانی کی ہی پس مراد یہ ہی کہ جب پھول جاتے
پھیپھڑا شدت خوف سے یا غصے سے تو اوپر کو آجاتا ہی دل بسبب بلند ہونے اوسکے کے سر حلقوم تک اور بعضوں نے کہا کہ یہ مثل ہی دلوں کے
مضطرب ہونے میں اگرچہ نہ پہونچیں دل حلقوم کو حقیقۃ روایت کیا گیا ہی کہ مسلمانوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا کوئی
دعا ہی کہ پڑھیں ہم اوسکو کہ پہونچیں ہیں دل حناجر کو فرمایا ہاں کہو اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا یعنی یا اللہ
ڈھانپ عیب ہمارے اور امن میں رکھ دہشت کی چیزوں سے ہمکو اور گمان کرتے تھے تم الخ یہ خطاب ہی مومنوں کے لیے اور بعضے
اونمیں ثابت دل ثابت قدم تھے اور بعضے ضعیف القلوب اور منافق پس گمان کیا ثابت دلوں ثابت قدموں نے ساتھ اللہ کے کہ وہ ہمکو امتحان
فرماتا ہی اور ڈرے لغزش قدم اور نہ متحمل ہونے اوسکے سے اور ضعیف القلوب اور منافقوں نے بہ نسبت خدا کے وہ گمان کیا کہ جو نقل کیا گیا حاصل
یہ کہ گمان کیا منافقوں نے استیصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکے اصحاب کا اور گمان کی مومنوں نے مدد و فتحیابی اونکے لیے ÷ حل معا

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ○

اوس جاگہہ آزمائے گئے مسلمان یعنی ساتھہ صبر کرنے کے ایمان پر اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت یعنی مارے ڈر کے ٭ فتح وہان جانچے گئے ایمان والے اور جھڑ جھڑائے گئے زور کا جھڑ جھڑانا ٭ مو ٭

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ○

اور جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ انکے دلون مین بیماری ہے وعدہ ندیا ہمکو خدا اور رسول اوسکے نے مگر بطریق فریب دینے کے
فتح ٭ اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون مین روگ ہے جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا ٭
تفسیر ٭ بعضے منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہے کہ میرا دین پونہچیگا مشرق او مغرب یہان جائے ضرور کو نکل نہین سکتے مسلمان کو چاہیے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی بات نہ بولے ٭ مو ٭ کہا بعضون نے کہ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وصف ہے منافقین کا ساتھہ واو کے اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوجھہ اونکو دین مین منافق چاہتے تھے کہ اپنی طرف مائل کرین اونکو بسبب ڈالنے شبہے کے اونکے دلون مین اور وعدہ ندیا الخ منقول ہے کہ معتب بن قشیر منافق نے جب دیکھا احزاب کو کہا کہ وعدہ دیتا ہے ہمکو محمد فتح فارس اور روم کا حالانکہ کوئی ہم مین سے نہین نکال سکتا ہے یعنی اللہ دینے اور خرچ کرنے کے لیے ایک فرق کہ نام سپاہی کا ہے نہین ہے یہ مگر وعدہ فریب کا ٭ مل

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ○

اور جب کہا ایک فرقے نے اونمین سے ای اہل مدینہ سر لئے رہنے کی نہین ہے تمہارے لیے پس پھر جاؤ اور اذن مانگتا ہے ایک فرقہ اونمین سے جناب پیغمبر سے کہتے ہین کہ تحقیق گھر ہمارے نامضبوط ہین اور نہین ہین وہ گھر نامضبوط نہین چاہتے ہین مگر بھاگنا ٭ فتح ٭ اور جب کہنے لگے ایک لوگ اونمین ای یثرب والو تمکو ٹھکانا نہین سو پھر چلو اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ اونمین نبی سے کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پر غرض اور نہین مگر بھاگنا ٭ تفسیر ٭ یثرب نام تھا مدینے کا یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو رہنے کا ٹھکانا کہان سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھہ باہر کھڑے تھے شہر مین محکم حویلیون کے ناکے بند کر کر زنانے اونمین رکھہ آئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہین اور جھوٹ بات تھی ٭
مو ٭ کہا ایک فرقے نے اونمین سے یعنی منافقون مین سے اور وہ عبداللہ بن ابی اور یار اوسکے تھے پس پھر جاؤ یعنی طرف کفر کے یا لشکر رسول اللہ سے طرف مدینے کے حاصل یہ کہ عبداللہ بن ابی اور اوسکے تابعون نے مسلمانون سے کہا کہ محمد کے لشکر مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رہی ہے سب دین کفر کی طرف پھر جاؤ یا آنحضرت کے لشکر سے مدینے کو چلے جاؤ اور اذن مانگتا ہے ایک فرقہ الخ عورۃ کے معنی ہین خلل اور تقدیر یہ ہے ذات عورۃ چنانچہ قرات ابن عباس کی ذات عورۃ ہی ہے بولا جاتا ہے عور المکان عورا جسکہ ظاہر ہوتا ہے اوسمین ایسا خلل کہ خوف ہو اوسمین دشمن اور چور کا اور مراد اس فرقے سے بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنکر اونھون نے کہا کہ اجازت دیجیے ہمکو تا گھرون مین جا کر نگہبانی دشمنون اور چورون سے کرین اسلیے کہ وہ غیر محفوظ ہین پھر چلے آوینگے پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے کہ یہ ڈرتے نہین ہین اوس سے بلکہ چاہتے ہین بھاگنا لڑائی سے ٭ مل معا

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ○

اور اگر گھس آتے مدینے مین اوپر سر اونکے طرفون اوسکے سے پھر طلب کی جاتی اونسے فساد جنگی البتہ دیتے اوسکو اور توقف نکرتے بیچ

دینے فتنے کے مگر تھوڑا حاصل کلام یہ ہی کہ جہاد مین توقف کرتے ہین اور اگر جنگ بیچ مقدمہ نفسانی کے ہوتی تو توقف نکرتے ÷ فتح
اور اگر شہر مین کوئی پیٹھ آتے کنارون سے پھر اونسے چاہے دین سے نکلنا تو لے لین اور ڈھیل نکرین اوسمین مگر تھوڑی
مو ÷ تفسیر ÷ اگر پیٹھ آتے انپر یعنی پیٹھنے مین یا اونکے گھرون مین پیٹھنے کی طرفون سے یعنی اگر داخل ہوتا یہ لشکر لڑنے والا
کہ جسکے ڈر سے یہ بھاگتے ہین انکے پیٹھنے مین یا انکے گھرون مین تمام جوانب اوسکے سے اور آپڑتے انکے اہل اور اولاد پر لوٹنے کو
پھر طلب کیے جاتے ایسے خوف کے وقت فتنہ یعنی ارتداد اور رجوع کرنا طرف کفر کے اور لڑنا مسلمانون سے تو البتہ دیتے اسکو
یعنی کرنے لگتے اونکا کہا اور نہ ڈھیل کرتے اوسکے قبول کرنے مین مگر تھوڑا سا یعنی ہوتا سوال و جواب بغیر توقف کے یا نہ ٹھہرتے
مدینے مین بعد مرتد ہونے اونکے کے مگر تھوڑا سا اسلیے کہ اللہ ہلاک کرتا اونکو اور معنی یہ ہین کہ یہ بہانہ کرتے ہین اپنے گھرون کی نا مضبوطی
کا تاکہ بھاگ جاوین مدد سے رسول خدا اور مومنون کی اور مقابلہ جماعتون کفار کے سے کہ جنکا ہول و دہشت انکے دلون مین بھر رہا
ہی اور وہ جماعتین کفار کی اگر پیٹھ آوین انکی زمینون اور گھرون مین اور پیش کرین انپر کفر اور کہا جاوے انکو کہ مسلمانون کو
ضرر پہنچاؤ تو البتہ شتابی کرین طرف اوسکے اور کچھ بہانہ نکرین اور نہین ہے یہ مگر بسبب ناخوش رکھنے اونکے کے اسلام کو اور
دوست رکھنے انکے کے کفر کو ÷ ص ÷ یعنی اگر دشمن ایکبارگی مدینے پر ہجوم لاوین اور انسے ترک کرنا اسلام کا اور پھرنا طرف شرک
کے چاہین تو شرک قبول کرین جلدی سے اور اوسکے قبول مین توقف نکرین مگر تھوڑا سا اور بموجب ایک قول کے
مراد فتنے سے جنگ کرنی مسلمانون کے ساتھ ہی یعنی اگر انسے لڑنا ساتھ مسلمانون کے چاہین تو یہ قبول کرین اور ایک قول ہے
ہی کہ یہ جہاد مین توقف کرتے ہین اگر خانہ جنگی اور جنگ نفسانی پیش آوے تو توقف نکرین اور بحسب ایک قول کے معنی
ما تلبثوا بہا کے یہ ہین کہ بعد قبول کفر کے مدینے مین نہین ٹھہرینگے مگر تھوڑا سا کہ عنقریب اوسکے ہلاک ہوجاوینگے ÷ بحر

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ○

اور تحقیق عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پہلے اس سے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ کو اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا ÷ فتح ÷ اور البتہ اقرار کر چکے تھے اللہ سے
آگے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ اور اللہ کے اقرار کی پوچھ ہوتی ہے ÷ مو ÷ تفسیر ÷ یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے بعد جنگ احد کے پہلے جنگ خندق کے
عہد باندھا تھا کہ پھر جہاد سے ہم نہین بھاگنے کے اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا یعنی روز قیامت کے عہد شکنی سے پوچھے جاوینگے اور عذاب کیے جاوینگے ÷ بحر ÷ مد

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

کہہ ہرگز فائدہ نہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے اور اوسوقت نہ فائدہ دیے جاؤگے مگر تھوڑا ÷ فتح
تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگوگے مرنے سے یا مارے جانے سے اور پھر بھی پھل نہ پاؤگے مگر تھوڑے دنون ÷ تفسیر
یعنی جسکی قسمت مین موت ہی اوسکو بچاؤ نہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہین تو بھاگ کر بچا کئی دن ÷ مو ÷ یعنی اگر آگئی ہی
اجل تمھاری تو نہین فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اور اگر نہین آئی ہی اجل اور بھاگے تم تو نہین بہرہ مند ہوگے دنیا مین مگر تھوڑا سا
اور وہ مدت عمرون تمھارے کی ہی کہ وہ قلیل ہی اور ایک مروانی کا حال منقول ہی کہ وہ گذرا ایک جھکی ہوئی دیوار کے نیچے
پس جلدی سے گذر گیا پس پڑھی اوسکے آگے کسی نے یہ آیت پس کہا اوسنے کہ یہ قلیل ہی طلب کرتے ہین ہم ÷ مد ÷ تنبیہ
حاصل یہ کہ اس دنیا چند روزہ اور مال و منال اسکے پر فریفتہ ہو کر اللہ جل شانہ کی رضامندی ہاتھ سے نہ دے اور جانے کہ سب
کچھ چھوڑ جانا ہی سوا تین کپڑون کفن کے کچھ ساتھ نہ لیجائیگا جیسے کہ حضرت لقمان نے جو اپنے بیٹے کو نصیحتین کین ہین اور اونکو
پاک پروردگار نے اپنے کلام مجید مین نقل کیا ہی اونمین سے یہ بھی ایک نصیحت ہی وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

یعنی اور نہ بھول تو حصہ اپنا دنیا سے کہ وہ کفن ہی یعنی دنیا میں سے یہ تیرا حصہ ہی باقی سب چھوڑ جائیگا ✤ قطعہ گمان مبر کہ زر و سیم دادہ اند ترا ودیعتی ست کہ داری بدست روزے چند ✤ چہ سود گر بشوی غرہ بر متاع کسے ✤ چو موش بر در دکان روستا خرسند ✤

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

کہہ کون ہے وہ جو بچاویگا تمکو خدا کے تصرف سے اگر چاہے تمہارے حق میں سختی یا چاہے تمہارے حق میں کوئی نعمت اور نہ پاوینگے واسطے اپنے سوا خدا کے کوئی دوست اور نہ مددگار ✤ **فتح** ✤ تو کہہ کون ہے کہ تمکو بچاوے اللہ سے اگر چاہے تم پر برائی یا چاہے تم پر مہر اور نہ پاوینگے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار ✤ **تفسیر** ✤ یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دے تو مسلمان اب تمکو قتل کر ڈالیں ✤ **مو** ✤ من اللہ کی تقدیر یہ ہے ما اراد اللہ انزالہ یعنی کون بچاوے تمکو اوس چیز سے کہ چاہے اللہ اوتارنا اوسکا یعنی عذاب اگر چاہے تمہارے حق میں سختی یعنی تمہارے نفسوں میں قسم قتل وغیرہ سے یا چاہے تمہارے حق میں کوئی نعمت یعنی دراز کرنا عمر کا عافیت اور سلامت میں یا کون منع کرے اللہ کو اس سے کہ رحم کرے تم پر اگر ارادہ کرے تم پر رحم کرنا ✤ **مد**

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

تحقیق خدا جانتا ہے باز رکھنے والوں کو تم میں سے اور کہنے والوں کو واسطے بھائیوں اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے اور حاضر نہیں ہوتے ہیں لڑائی میں مگر کم ✤ **فتح** ✤ اللہ کو معلوم ہے جو اٹکاتے ہیں تم میں اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو چلے آؤ ہمارے پاس اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کبھی ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ باز رکھنے والوں کو یعنی جو کہ منع کرتے ہیں رسول کی مدد کرنے سے کہ وہ منافق ہیں اپنے بھائیوں کو یعنی جو کہ ظاہری بھائی ہیں یعنی مسلمان چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو مگر کم یعنی حاضر ہوتے ہیں ایک ساعت دکھانے کو اور ٹھہرے رہتے ہیں تھوڑا اسقدر اسکے کہ دیکھیں اونکو لوگ پھر پھر جاتے ہیں ✤ **مد** ✤ چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو اور اوسکے ساتھ جنگ میں حاضر نہو کہ ہم تمہارے ہلاک ہونے سے ڈرتے ہیں آیا ہے کہ یہود نے منافقوں کو کہلا بھیجا کہ تمکو کیا ہوا ہے کہ قتل اپنا ابوسفیان کے ہاتھ چاہتے ہو اگر اس بار تم پر قدرت پاوینگے تو کسیکو تم میں سے باقی نہیں چھوڑینگے ہمکو تم پر خوف آتا ہے کہ تم بھائی اور ہمسائے ہمارے ہو ہماری طرف آؤ پس عبداللہ بن ابی منافق اور یاروں اوسکے نے مومنوں کے پاس آکر کہا کہ تم محمد کے پاس کیا بھلائی چاہتے ہو اگر ابوسفیان تم پر قدرت پاویگا تو کسیکو نہیں چھوڑیگا ہمارے ہمراہ طرف یہود کے آؤ مومنوں کو منافقوں کے اس کہنے سے ایمان اور احتساب زیادہ ہوا یہ آیتان منافقوں کی شان میں نازل ہوئی اور زاد المسیر میں لایا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے لشکر سے مدینے میں گیا اپنے سگے بھائی کو دیکھا کہ شراب و نقل آگے رکھے ہوئے عیش و طرب میں مشغول ہے اوسنے کہا کہ ای بھائی تو یہاں عیش میں گذران کرتا ہے اور پیغمبر لڑائی میں ہیں اوسنے جواب دیا کہ تو بھی میرے پاس آ محمد ہرگز اس ورطے سے خلاصی نہیں پاینگا وہ شخص پھر آیا تو احوال اوسکا پیغمبر خدا سے ظاہر کرے جبرئیل علیہ السلام پہلے آئے اوسکے سے یہ آیت لائے تھے ✤ **مح**

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

بخیلی کرتے ہوئے بہ نسبت تمہارے یعنی بیچ مددگاری تمہاری کے پس جسوقت آوے ڈر دیکھیگا تو انکو کہ دیکھتے ہیں طرف تیرے پھرتی ہیں آنکھیں اونکی مانند اوس شخص کے کہ بیہوشی کیا جاوے سختی موت سے پس جب جاتا رہے ڈر زبان درازی کریں تم پر تیز

زبانون تیز کے بخل کرتے ہوئے اوپر مال کے یہ جماعت نہ ایمان لائی تھی پس نابود کیا خدا نے اونکے عملون کو اور تھا یہ کام خدا پر آسان ❊ **ترجمہ**
و دریغ رکھتے ہین تمھاری طرف سے پھر جب آوے ڈر کا وقت تو دیکھے تکتے ہین یعنی ڈر سے تیری طرف دگر اتی ہین آنکھین اونکی
جیسے کسی پر آوے بیہوشی موت کی پھر جب جاتا رہے ڈر کا وقت چڑھ چڑھ بولین تمپر تیز تیز زبانون سے ڈھوکے پڑتے ہین مال پر وہ لوگ
یقین نہین لائے پھر اکارت کر ڈالے اللہ نے اونکے کیے اور یہ ہی اللہ پر آسان ❊ **تفسیر** ❊ یعنی بڑے وقت نفاق سے جی چرا تے
ہین اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہی اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہین سب سے زیادہ اور غنیمت پر ڈھوکتے ہین ❊ **فائدہ** ❊ جہان حبط
اعمال کا ذکر ہی تو فرمایا ہی یہ اللہ پر آسان ہی یعنی حکمت مین اسکی کسیکی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہی لیکن جب حبط کرنے پر آوے
اوس عمل ہی مین ایسا نقصان پکڑے جس سے وہ درست ہی نہین ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہی ہر عمل کی ❊ **موضح**
بخیلی کرتے ہوئے یعنی آتے ہین لڑائی مین اس حال مین کہ بخیلی کرتے ہین بنسبت تمھاری مدد کرنے میں اور غنیمت مین پس جسوقت آوے ڈر یعنی
دشمن کی طرف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیکھے تو انکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اوس حالت مین پھرتی ہین
آنکھین اونکی دائین بائین جیسے کہ دیکھتا ہی وہ شخص کہ بیہوش کیا جاوے سکرات موت مین یعنی جیسے وہ عقل رفتہ حیران وار
دیکھتا ہی ویسے ہی یہ مارے ڈر کے بھوچکے دیکھتے ہین پس جب جاتا رہے ڈر اور امن مین ہون اور جمع کیجاوے غنیمت زبان درازی
کرین تمپر اور ایذا دین ساتھ کلام سخت کے اس حال مین کہ بخل کرین مال پر یعنی بروقت تقسیم غنیمت کے مناقشہ کرین اور کہین ہمارا حصہ بہت سا لگاو ہم لیے
کہ ہم تمھارے ساتھ جنگ مین تھے اور تمھارے ساتھ ہوکر لڑے اور بسبب ہونے ہمارے کے غالب ہوئے تم دشمن پر نہ ایمان لائے تھے یعنی حقیقت مین
بلکہ ساتھ زبانون کے پس نابود کیا خدا نے یعنی باطل کیا اونکے اعمال ظاہری کو بسبب دل مین رکھنے اونکے کے کفر کو اور ہی یعنی
حبط کرنا اونکے عملون کا اللہ پر آسان ❊ **ملابحث** ❊

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ
عَنْ أَنْبَائِكُمْ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ○

جانتے ہین کہ لشکر کافرون کے نہین گئے ہین اور اگر آوین لشکر تمنا کرین کاشکے وہ صحرانشین ہوتے درمیان گنوارون کے پوچھا کرتے
خبرون تمھاری کو یعنی ہر آنے جانے والے سے اور اگر ہوں درمیان تمھارے نہ لڑین مگر تھوڑا ❊ **ترجمہ** جانتے ہین فوجین نہین گئین
اور اگر جاوین فوجین تو آرزو کرین کسیطرح باہر گئی ہون گانون مین پوچھا کرین تمھاری خبرین اور اگر ہووین تم مین لڑائی نکرین مگر
تھوڑی ❊ **تفسیر** ❊ یعنی نامردی کے مارے یقین نہین آتا کہ فوجین پھر گئین اور باتون مین تمھاری خیرخواہی جتاوین
اور لڑائی مین کام نکرین ❊ **موضح** ❊ یعنی منافق ایسے نامرد ہین کہ بعد شکست کفار کے بھی گمان کرتے ہین کہ لشکر کفار کے
نہین گئے اور اگر پھر آوین لشکر کفار کے دوبارہ تو آرزو کرین بسبب اپنی نامردی کے کہ مدینے سے باہر نکلکر جنگل مین درمیان گنوارون کے
جا بیٹھین تا نفس اپنے امن مین رہین اور الگ رہین لڑائی سے کہ مومن جسمین لگ رہے ہون پوچھتے رہین ہر مدینے کے
آنے والے سے خبرین تمھاری اور جو کچھ کہ گذرے تمپر اور اگر ہون درمیان تمھارے اور لڑائی ہو رہی ہو تو نہ لڑین
مگر تھوڑا دکھانے سنانے کو اور واسطے دفع عذر اپنے کے تا لوگ نہ کہین کہ یہ نہ لڑے ❊ **ملابحث** ❊

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ○

تحقیق ہی واسطے تمھارے ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ ہی امید رکھتا ثواب خدا کی اور دن
آخرت کی اور یاد کیا خدا کو بہت ❊ **ترجمہ** ❊ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہی اللہ کی اور پچھلے

دن کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو بہت سا + تفسیر + یعنی رسول کو دیکھو ان سختیون مین کیا استقلال رکھتا ہی سب سے زیادہ
محنت اور اندیشہ او سیر ہی + فصل + ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک یعنی مومن کو چاہیے کہ موافق اور تابع رسول کا رہے بیچ
مدد کرنے دین کے اور صبر کرنے کے اوس چیز پر کہ اوسکو پہونچے اور ہمراہ رہنے کے ساتھ رسول کے جیسے کہ وہ تمھاری غمخواری کرتا
ہی اور یہ جو کہے معنے ہین ڈرتا ہی اللہ سے اور دن آخرت سے یا امید رکھتا اللہ کے ثواب و آخرت کی نعمتون کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو
یعنی خوف مین اور امید مین اور سختی مین اور نرمی مین + فصل بحر تنبیہ + ایک معنی لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الخ کے یہ بھی ہوسکتے ہین کہ جو امید رکھے اللہ کی محبت و عنایت کی اور ثواب آخرت کی اوسکے
لیے آنحضرت کی پیروی خوب چیز ہی اسلیے کہ آنحضرت کی پیروی کرنے پر اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اپنی محبت کا اس آیت مین قل
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی ای محمد تو کہدے انسے کہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پس پیروی کرو
میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی

ولما را المؤمنون الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ و صدق اللہ و رسولہ
وما زادھم الا ایمانا و تسلیما ○

اور جب دیکھا مسلمانون نے لشکرون کو کہا یہ ہی جو کچھ کہ وعدہ دیا تھا ہمکو خدا نے اور پیغمبر اوسکے نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے
رسول نے اور اس امر نے نہ زیادہ کیا انکے حق مین مگر ایمان اور اطاعت کرنا + فائدہ + اور جب دیکھین مسلمانون نے فوجین
کہنے لگے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور انکو اور بڑھا یقین
اور اطاعت + تفسیر + وعدہ اللہ کا ہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤگے کافرون کے ہاتھ سے آخر تمکو غلبہ ہی اور یہ بھی رسول
نے فرمایا تھا آٹھ دس دن مین تم پر فوجین آتی ہین + فصل + وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے اونسے یہ کہ جھڑ جھڑائے جاوگے اور
تکلیف و سختی پونہچائے جاوگے یہان تک کہ فریاد رسی چاہوگے اللہ تعالی سے اور مدد مانگوگے اوس سے ساتھ قول اپنے کے
ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء
وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ○ یعنی کیا تمکو
خیال ہی یہ کہ چلے جاؤگے تم جنت مین اور ابھی تم پر آئے نہین احوال اون لوگون کے کہ گذرے پہلے تمھارے پہونچی انکو سختی اور
تکلیف اور جھڑ جھڑائے گئے یہان تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو مدد اللہ کی
نزدیک ہی انتہی پس یہ آیت متضمن ہی اسکو کہ جب مومنون کو لاحق ہوگی مثل اس بلا کے تب مدد آویگی اور جنت ملیگی پس جب آئے
احزاب یعنی لشکر کفار کے اور مضطرب ہوئے مومن اور خوف شدید وارد ہوا انپر کہا یہ وہی ہی جو وعدہ کیا تھا ہمسے اللہ اور رسول
نے الخ اور جانا انھون نے کہ جنت اور مدد واجب ہوئین ہمارے لیے اور ابن عباس سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے اصحاب سے کہ احزاب آنے والے ہین تمھاری طرف بیچ آخر نو راتون کے یا دس کے پس جب دیکھا انھون نے احزاب کو کہ آئے
وہ وقت موعود پر کہا انھون نے ھذا ما وعدنا اللہ الخ اور نہ زیادہ کیا انکو یعنی اوس چیز نے کہ دیکھا انھون نے یعنی جمع ہونا
جھرمٹ کفار کا اونپر مگر ایمان کو ساتھ اللہ کے اور وعدون اوسکے کے اور تسلیم کو اوسکی قضا و قدر پر + حل + نہ وعدہ خدا کا بیچ
آیت ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ کے سورہ بقرہ مین ہی کہ مدد اور جنت کا وعدہ کیے گئے تھے اور صبر کرنے پر پہونچنے سختی اور
ضرر پر اور بھی رسول نے آنے احزاب اور تنگ ہونے کا [illegible] سے مومنون پر اور نصرت ہونے مومنون کے لیے

پہلے خبر دی تھی اون دونون وعدون کو مومنون نے یاد کیا اور ثابت قدمی اختیار کی + متن +

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی شہید ہوا اور بعض اونمین سے وہ ہی کہ انتظار کھینچتا ہی اور نہ بدلا اونھون نے کسی طرح بدلنا تو کہ بدلا دیوے خدا سچون کو بدلے سچ اونکے کے اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا ساتھ رحمت کے پھرے اوپر تحقیق خدا ہی بخشنے والا مہربان + فق + ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہی اونمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ تا بدلا دے اللہ سچون کو اونکے سچ کا اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا توبہ ڈالے اونکے دل پر بیشک اللہ ہی بخشتا مہربان + **تفسیر** +

ذمہ پورا کر چکا یعنی جہاد ہی مین جان دے چکا جیسے شہداے بدر اور احد اور راہ دیکھتے اور صحاب جو جہاد پر مستعد ہین موت کی راہ دیکھتے لیکن رسول نے فرمایا کہ طلحہ اونمین ہی جو شہید ہو چکے + مو + نذر مانی تھی کتنے ایک لوگون نے صحابہ مین سے کہ اگر ہم کسی جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونگے تو ثابت قدم رہینگے اور لڑینگے کفار سے یہان تک کہ شہید ہونگے اور وہ صحابہ عثمان بن عفان تھے اور طلحہ اور سعید بن جبیر اور حمزہ اور مصعب اور انس بن نضر وغیرہم پس بعضے اونمین سے شہید ہوئے اور بعضے زخمی ہو کر زندہ رہے جیسے کہ فرمایا پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی فارغ ہوا اپنی نذر سے اور پورا کیا اپنا عہد کہ صبر کیا جہاد مین اور شہید کیا گیا پس حاصل معنی قضی نحبہ کے یہ ہوئے کہ مرا شہید اور قضاے نحب عبارت ہوئی موت سے اسلیے کہ جو زندہ ہی مخلوقات مین سے ضرور ہی مرنا اوسکو پس گویا کہ موت نذر لازم ہی اوسکی گردن مین پس جسنے پوری کی نحب یعنی نذر اپنی اور مراد اسسے مانند حمزہ اور مصعب اور انس کے ہین کہ احد مین شہید ہوئے چنانچہ آیا ہی کہ انس بن نضر کے کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے تلوار کے یا نیزون کے یا تیرون کے اور کافرون نے اونکو مثلہ کر ڈالا تھا کہ کوئی اونکو پہچانتا تھا مگر اونکی بہن نے پہچانا اور مثلہ کہتے ہین ناک کان وغیرہ اعضا کے کاٹ ڈالنے کو اور مصعب بن عمیر جو شہید ہوئے تو اونکے کفن کو کپڑا بہم نہ پونہچا مگر ایک چادر تھی چھوٹی سی کہ جب رکھتے تھے اوسکو سر پر پانون کھلے رہتے تھے اور پانون پر رکھتے تھے تو سر کھلجاتا تھا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھو چادر کو سر کی جانب اور رکھدو پانون پر اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہی اور فرمایا بعض اونمین سے منتظر ہین موت کے کہ شہید مرین وہ عثمان اور طلحہ وغیرہ تھے کہ آرزوے شہادت رکھتے تھے اور انھون نے بھی جنگ احد مین بڑی مشقت اوٹھائی چنانچہ طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا بسبب لگنے تیرون کے اسحال مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کے لیے اوسکو بمنزلہ سپر کے کیا تھا جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آنحضرت نے طلحہ کو دیکھکر فرمایا کہ جسکو خوش لگے دیکھنا طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روے زمین پر اس حال مین کہ پوری کرچکا نذر اپنی تو دیکھے اسکو اور نہ بدلا اونھون نے یعنی عہد نہ شہیدون نے اور نہ اونھون نے کہ جو منتظر شہادت ہین اور اسمین تعریض ہی اونکے لیے کہ جنھون نے بدل ڈالا عہد اہل نفاق مین سے جیسے کہ گذرا بیان اسکا اللہ تعالی کے اس قول مین وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ بدلے سچ اونکے کے یعنی بدلے وفا کے اونکے عہد کو اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یعنی جبکہ نہ توبہ کرین یا ساتھ

رحمت کے پھرے یعنی اگر توبہ کرین تحقیق اللہ ہی بخشنے والا ہی یعنی بسبب قبول کرنے توبہ کے اور مہربان یعنی بسبب معاف کرنے
گناہون کے ✤ من معا ✤ **تنبیہ** ✤ اس سے فضیلت معلوم ہوئی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی
چونکہ وہ اللہ و رسول کی محبت مین ایسے چور تھے کہ آرزو رکھتے تھے جان نثاری کی او سپر پاک پروردگار نے یہ کچھ تعریف کی
انکی اور حقیقت مین اگر غور کرے انکے حال مین تو یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر پورا مومن نہین
ہونے کا کوئی تم مین کا یہان تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور بیٹے اوسکے سے اور سب لوگون سے
اسپر پورا پورا عمل انھین صاحبون نے کیا کہ جورو بچے زر زمین مال متاع سب کچھہ چھوڑکر اختیار کیا رسول مقبول کی صحبت بابرکت مین رہنا اور جہاد
مین باوجود اس تکلیف و بے اسبابی کے مانند شیر ببر کے تھے کافرون کو مانند بکریون کے سمجھتے تھے اور حال بے اسبابی و بے نوائی کا
یہ تھا کہ کبھی پیٹ پر پتھر باندھ کر اور لاٹھیان ہاتھون مین لے کر لڑنے کو گئے ہین اون کافرون سے کہ سب کچھ
مہیا رکھتے تھے اور ایک ایک کھجور کھا کھا کر گذران کرتے تھے چنانچہ یہ حال سنکر جو کسی نے بعضے صحابہ سے ازراہ تعجب کے پوچھا کہ
ایک کھجور پر کیونکر اکتفا کرتے ہونگے اونھون نے کہا جب وہ بھی ہو چکی تو اوسکی قدر معلوم ہوئی گٹھلی ہی چوس کر تسلی حاصل کر لیا کرتے تھے
اور بعض اوقات درخت کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھاتے تھے کہ پاخانہ مانند جانور کی مینگنیون کے آتا تھا سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ
نے قوت ایمانی نصیب اونکے کی تھی کہ باوجود اس بے نوائی کے وہ شادان اور فرحان اور لذت یاب تھے کہ کوئی غنی کیا ہوگا اللہ اور
رسول کی محبت کے آگے دنیا کو برابر پر پشہ کے جانتے تھے اور اسی سبب سے ایسے مقبول درگاہ صمدیت کے ہوئے کہ انکے حق مین اللہ تعالی
نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ
اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ یعنی بلاشبہ اللہ نے خرید لیا
مومنون سے اونکی جانون کو اور اونکے مالون کو اس قیمت پر کہ اونکے لیے جنت ہو یعنی چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہین اللہ کی
طاعات مین مانند جہاد کے گویا اونکو مول لیتا ہی پاک پروردگار بعوض جنت کے حاصل یہ کہ جان و مال انکے متاع ہین اور جنت مول اوسکا
پس جان و مال خرچ کرنے کے عوض انکو جنت ملیگی پھر آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین
کفار کو اور قتل کیے جاتے ہین وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنا اسپر سچا توریت مین اور انجیل مین اور قرآن مین اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا
ہوگا اپنے عہد کو اللہ سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی عہد کو پورا نہین کرتا پھر خطاب کرکر بشارت دی اونکو کہ پس خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اور یہی
بڑی مراد ملنی ہی پس دیکھا چاہیے کہ اللہ تعالی جنکے لیے ایسا وعدہ مؤکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا اونکے حق مین جو اشقیا بدگمانیان رکھین اور
اونکو برا کہین کیا حال ہونا ہی اونکا عیاذًا باللہ ستہ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم برحمتک یا ارحم الراحمین

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا ○

اور پھیر دیا خدا نے کافرون کو ساتھ غصے اونکے کے نہ پائی کچھ منفعت اور کفایت کیا خدا نے مسلمانون کی طرف سے بیچ مقدمے
جنگ کے اور ہی خدا توانا غالب ✤ **فـ** ✤ اور پھیر دیا اللہ نے منکرون کو اپنے غصے مین بھرے ہاتھ نہ کچھ بھلائی اور آپ اوٹھا لی
اللہ نے مسلمانون کی لڑائی اور ہی اللہ زور آور زبردست ✤ **ص** ✤ کافرون کو یعنی احزاب کو منفعت یعنی فتح یعنی نہین
فتح پائی اونھون نے مسلمانون پر اور کفایت کیا خدا نے الخ یعنی مومنون کو حاجت جنگ کی نہ پڑی اور خدا تعالی نے بسبب

باد صبا اور غلغلہ کرنے ملائکہ کے ساتھہ تکبیر کے کفار پر شکست ڈالی چنانچہ اوپر سب قصہ مذکور ہو چکا اور منقول ہی کہ ستائیس دن تک احزاب باہر مدینے کے گھیرے رہے اور دلون کو خندق کے کنارے تک آتے اور تیر و سنگ اندازی جانبین سے ہوتی اور راتون کو بقصد شبخون کے آتے رسول علیہ السلام ساتھہ یارون اپنے کے اونکو دفع کرتے ایک روز عمر عبدود کہ بڑا شجاع عرب مین مشہور تھا اور اوسکو ہزار مرد کے مقابل کرتے تھے ساتھہ اور چار آدمیون کے کفار کے دلیرون مین سے خندق سے اوتر کر سامنے آیا اور لڑنے والا طلب کیا اس طرف سے علی مرتضی رض باہر نکلے اور عمر عبدود اور ایک کافر کو مارا کافرون کے دل ٹوٹ گئے اور آنحضرت صلعم نے پیر اور منگل کے دن مسجد مین کفار پر مستجاب ہونے کی دعا کی بدھ کو بعد نماز ظہر کے اثر فتح کا ظاہر ہوا کہ حکم الٰہی سے باد صبا نے زلزلہ کفار کے لشکر مین ڈالا کفار عاجز ہو کر بھاگے اور فتح مسلمانون کی بدون لڑنے کے ہوئی ❊ ۱۵ ❊

وَاَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ ظَاهَرُوۡهُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ صَيَاصِيۡهِمۡ وَقَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ فَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ وَتَاۡسِرُوۡنَ فَرِيۡقًا ۞

اور اوتارا اللہ نے اون لوگون کو کہ مددگاری ان لشکرون کی کی تھی اہل کتاب مین سے یعنی قریظہ کو اوتارا اونکے قلعون سے اور ڈالا اونکے دلون مین ڈر ایک فرقے کو قتل کرتے تھے تم یعنی مردون کو اور بندی پکڑتے تھے تم ایک فرقے کو یعنی عورتون اور لڑکون کو ❊ **فقہ** ❊ اور اوتار دیا اونکو جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکے گڑھون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنون کو تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو بندی کیا ❊ **تفسیر** ❊ یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اس ہنگامے مین پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرئیل حکم لائے جلد اونکو جا گھیرا چوبیس دن گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہین جو ہمارے حق مین سعد بن معاذ کہے سو قبول رکھو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانون کو قتل کرنا اور عورتین لڑکے بندی لیے خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور اونکی بدعہدی کی سزا ❊ **مو** ❊ وہ یہود بنی قریظہ تھے کہ بعد گھرے رہنے کے پچیس دن تک اپنے قلعون مین تنگ ہو کر سعد بن معاذ رض کے حکم پر راضی ہو کر اوترے اونھون نے حکم کیا کہ مرد انکے مارے جاوین اور عورتین اور بچے بندی پکڑے جاوین اور مال مسلمانون پر تقسیم ہو اور قصہ انکا یہ ہی کہ جب رسول علیہ السلام بعد بھاگنے احزاب کے رات مین اوسکی صبح کو اپنے اصحاب کے ساتھہ خندق سے اوٹھ کر مدینے مین رونق افزا ہوئے اور ہتھیار بدن سے کھولے کہ اوسی روز ظہر کے وقت جبرئیل عمامۂ استبرق سر پر باندھے ہوئے سوار خچر پر کہ زین اوسکا دیبا کا یعنی ریشمی تھا پہونچے اور رسول علیہ السلام تھے اوسوقت زینب بنت جحش کے پاس کہ ازواج مطہرات سے تھین اور وہ سر مبارک کو دھو رہین تھین ایک جانب سر کی دھوئی تھی کہ جبرئیل ع آئے اور کہا یا رسول اللہ آپنے ہتیار اوتار ڈالے عفا اللہ عنک چالیس روز ہوئے ہین کہ ملائکہ نے ہتیار نہین کھولے اور غبار کہ جبرئیل ع کے مونہہ پر اور اونکے خچر پر تھا رسول علیہ السلام اوسکو اپنے دست مبارک سے پاک کرتے تھے جبرئیل ع نے کہا خدا تعالی حکم فرماتا ہی تمکو کہ بنی قریظہ ہی کی طرف جانے کا قصد رکھتے ہین پس اوٹھو اونکی طرف مین اونکی کمانون کے چلّے کاٹ آیا ہون اور اونکے دروازون کو کھول آیا ہون اور اون مین اضطراب و ہلچل پڑ رہی ہی پس آنحضرت صلعم نے منادی کو حکم دیا کہ ندا کرے کہ جو کہ سننے والا مطیع ہی نماز عصر کی نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین اور نشان اپنا حضرت علی رض کو دیا وہ اوسکو لے کر باہر نکلے اور لوگ بھی حضرت علی رض کے ساتھہ چلے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب اونکے قلعون کے پہونچے تو کلام برے رسول کی شان مین اونسے سنکر پھرے راہ مین آنحضرت سے ملکر یہ حال ظاہر کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب مجکو دیکھینگے تو کچھہ نہین کہینگے اور جب آنحضرت صلعم اپنے اصحاب پر گذرے مقام صُورین مین پہلے پہونچنے کے طرف بنی قریظہ کے تو اونسے پوچھا کہ اس راہ سے کوئی گذرا ہی اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ دحیہ کلبی سوار خچر سفید پر کہ اوسکے زین پر چادر دیبا کی تھی گیا ہی

آنحضرت نے فرمایا کہ جبرئیل گئے ہین تا بنی قریظہ مین زلزلہ اور رعب ڈالین پس جب آنحضرت نزدیک قلعے بنی قریظہ کے پونہچے تو واسطے ایک کوئین کے پاس اوترے اور مسلمان پیچھے سے آنکر ساتھ اونکے ملے بعد عشا کے اور اوسوقت عصر اور مغرب اور عشا پڑھی بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ مین اور پچیس یا چوبیس روز تک اونکے قلعے کو گھیرے رہے یہان تک کہ بتنگ آگئے اور رعب اونکے دلون مین پڑا اور یقین کیا کہ بے استیصال ہمارے کے رسول علیہ السلام پھرینگے نہین اونھون نے ابو لبابہ صحابی کو پیغمبر خدا کے پاس سے طلب کیا اور مرد و زن نے اونکے آگے جمع ہو کر حالت تباہ اپنی ساتھ گریہ وزاری کے ظاہر کر کر مشورہ پوچھا کہ آیا محمد کے حکم پر ہم اوترین ابو لبابہ نے کہا ہان اوترو اور ہاتھ سے اشارہ ذبح کا کیا کہ ذبح کیے جاؤگے اور اوسی دم پشیمان ہوئے کہ خیانت خدا اور رسول کی کی مین نے جب وہان سے پھرے تو آنحضرت کے پاس حاضر نہوئے اور اپنے تئین مسجد کے ایک ستون سے باندھا اور کہا یہان سے نہین جانے کا مین جب تک کہ قبول توبہ میری خدا کی طرف سے نہ اوترے گی اور خدا تعالی سے عہد کیا کہ پھر بنی قریظہ سے مین نہین ملنے کا اور جب خبر ابو لبابہ کی آنحضرت کو پونہچی تو فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو اوسکے لیے استغفار کرتا مین اب مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون جبتک کہ قبول توبہ اوسکی خدا کی طرف سے نہ آوے اور جب وحی قبول توبہ اوسکے کی اوتری تو آنحضرت اوسوقت ام سلمہ کے گھر مین تھے آپ ہنسے ام سلمہ نے پوچھا کہ آپ کیون ہنستے ہین اللہ ہنساوے آپ کے دانتون کو فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول کی گئی ام سلمہ نے عرض کیا کہ کیا یہ خوشخبری دون مین اسکی ابو لبابہ کو یا رسول اللہ فرمایا ہان سنادے اگر چاہے تو پس کھڑی ہوئین ام سلمہ اپنے حجرے پر اور یہ ذکر ہی ازواج مطہرات کے پردے کے حکم اوترنے کے پہلے کا پس کہا اے ابو لبابہ خوش ہو کہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے تیری پس لوگ اونکے کھولنے کو دوڑے کہا ابو لبابہ نے قسم خدا کی جبتک کہ رسول علیہ السلام اپنے دست مبارک سے نکھولین نہین کھلنے کا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت نماز صبح کے اونکو کھولا القصہ بنو قریظہ لاچار ہو کر رسول علیہ السلام کے حکم پر اوترے اور آنحضرت نے بسبب مکالبہ اوس کے سعد بن معاذ کو حکم کیا سعد کی قوم اونکو حمار پر سوار کر کر آنحضرت کے پاس لائی اور کہا تمکو رسول علیہ السلام نے تمہارے موالی یعنی دوستون پر حکم کیا ہی ساتھ اونکے بھلائی کرنا اور جب سعد آنحضرت کے سامنے آئے تو اونکی قوم سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنی اوٹھو اپنے سردار کے لیے اور سعد نے کہا تم میرے حکم پر راضی ہو اور خدا سے عہد کرتے ہو کہ جو کچھ مین حکم کرون اوسپر تم راضی ہوؤ اونھون نے کہا ہان اور آنحضرت نے بھی اجازت دی پس سعد نے کہا کہ حکم کرتا ہون مین یہ کہ اونکے مردون کو مارین اور اونکی عورتون اور اولاد کو بندی پکڑین اور اموال اونکے درمیان مسلمانون کے تقسیم کرین آنحضرت نے فرمایا اے سعد ایسا حکم کیا تو نے کہ جو کچھ خدا تعالی سات آسمانون کے اوپر کرتا ہی پس بنی قریظہ کو اونکے قلعے سے لاکر بنت حارث کے گھر مین قید کیا پھر رسول علیہ السلام مدینے کے بازار مین آئے اور خندقین کھود کر اونکے مردونکو اون خندقون مین گردن مارا اور زبیر اور علی رضی اللہ عنہما مارنے والے تھے چھ سو یا سات سو آدمی مارے گئے اور حیی بن اخطب کو بھی وہان گردن مارا بعد اوسکے اموال اونکے تقسیم کیے بعد نکالنے خمس کے سوار کو تین حصے دیے کہ دو واسطے گھوڑے کے اور ایک اوسکا اور پیادے کو ایک حصہ دیا پھر قریظہ کی بندی کو آنحضرت نے نجد کو بھیجکر بکوا کر گھوڑے اور ہتیار خرید کر لائے اور اونکی عورتون مین سے ریحانہ بنت عمرو کو آنحضرت نے اپنے لیے لیا تھا وفات تک آپ کی ملک مین رہی اور فتح بنی قریظہ کی بیچ آخر مہینے ذیقعدہ کے سن پانچ ہجری کا ہین ہوئی اور عورتین اور اولاد بنی قریظہ کی کہ بندی مین آئے ساڑھے سات سو اور ایک قول سے نو سو تھے۔

مختصر [illegible] المعالم

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور انجام کار کو تمھین دی زمین اونکی اور گھر اونکے اور مال اونکے بھی اور بھی انجام کار کو تمھین دی وہ زمین کہ نہ پانون رکھا تھا تمنے اوسپر اور ہی خدا سب چیز پر توانا ۔ فتح اور تمکو پائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین اور جسپر پھیرے نہین تمنے اپنے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ۔ **تفسیر** یہ زمین جو مدینے کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت نے مہاجرین کو بانٹی اونکو گذران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے انکا خرچ ہلکا ہوا اور اوس دوسری زمین سے مراد ہی زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہود ہی سے وہ ہاتھ لگی اوس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہوگئے ۔ **موضح** اموال سے مراد ہی مواشی اور نقود اور اسباب منقول ہی کہ رسول علیہ السلام نے مقرر کین زمینین اونکی مہاجرین کے لیے نہ انصار کے لیے اور فرمایا کہ تم اپنے مکانون میں ہو وہ زمین کہ پانون نرکھا تھا تمنے یعنی بقصد قتال کے اور وہ زمین مکہ ہی یا فارس و روم یا خیبر یا تمام وہ زمینین کہ فتح کیجاوینگی روز قیامت تک ۔ **فائدہ**

تنبیہ اوپر کی آیت کی تفسیر مین جو کچھ قصہ ابولبابہ صحابی کا مذکور ہوا اوسکا ذکر کلام اللہ مین سورۂ انفال کے تیسرے رکوع مین ہی یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی ای ایمان والو خیانت نکرو اللہ کی اور رسول کی اور نہ خیانت کرو اپنی امانتون مین جان کر اور جان لو کہ تمھارے مال اور اولاد جو ہین خراب کرنے والے ہین اور جان لو یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہی ۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ای ایمان والو اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے یعنی در مقدمۂ امانت وغیرہ کے تو کر دیگا تم مین فیصلہ یعنی تمھارے گھر بار کافر نہین گرفتار نرہینگے جسکا تم ڈر رکھتے ہو اور اوتار دیگا تمسے تمھارے گناہ اور بخشیگا تمکو اور اللہ کا فضل بڑا ہی انتہی غور تو کرو بھائیو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے حال مین کہ کیا قصور ہوا تھا جسپر یہ کچھ ڈرے اور درپی اوسکے تدارک کے ہوئے کاملین کا یہی حال ہوتا ہی یہ نہین کہ گناہ پر گناہ کرتے جاوین اور کچھ پروا نرکھین اور تمام اس قصے مین عجب شان قادری معلوم ہوتی ہی کہ کیسے زبردستون کو زبردست اور خراب کیا بسبب شامت اعمال کے اور ہر قصہ کلام اللہ مین عبرت ہی کے لیے مذکور ہوتا ہی کہ سُننے والے عبرت پکڑین اور اوپر کی آیتون مین اللہ تعالے نے کچھ اپنی نعمتین بندون کو یاد دلائین تھین کہ دیکھو کس طرح ہمنے کفار احزاب اور بنی قریظہ پر تمکو فتح دے کر مالک اونکی زمینون وغیرہ کا کیا اب آگے نصیحت کی پیغمبر صاحب کی بیبیون کو کہ تم اس مال و منال کو دیکھکر فریفتہ اس دنیا مکارہ کی نہو کہ تم اوس نبی پیارے کی بیویان ہو کہ اونھون نے ساری عمر اس دنیا کی طرف التفات نکیا اور قصداً اسپر لات ماری پس تم جو اونکی خادم خاص ہو تمکو بھی چاہیے کہ اس دنیا کی رغبت اپنے دلون مین نرکھو اور تقوی پلے درجے کا اختیار کرو پس اس مضمون کے پونہچانے کا حکم فرمایا اپنے نبی کو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ آنحضرت کی بیویان جو کچھ کہ آنحضرت کے پاس تھا قسم زینت دنیا سے طلب کرتین تھین خدا تعالی نے اونکو نصیحت دی اور زجر فرمایا اور احکام آپس کے سلوک کے نازل فرمائے اور زینب رضی اللہ عنہا زید کے عقد مین تھین اونکے درمیان مین نا اتفاقی ظاہر ہوئی اور رفتہ رفتہ طلاق واقع ہوئی اور بعد تمام ہونے عدت کے خدا تعالی نے زینب کو داخل ازواج مطہرات کے کیا منافقون نے زبان طعن کی کھولی کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کیا خدا تعالی نے بیچ بیان اوسکے کہ منھ بولا بیٹا حکم بیٹے کا نہین رکھتا ہی نازل کیا ۔ **فائدہ**

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دون تمکو اور رخصت کر دون بھلی
طرح سے۔ **تفسیر** منقول ہے کہ رسول علیہ السلام کی بیویان دنیا اور نفقہ زیادہ حاجت سے اونسے مانگنے لگین حضرت کو یہ بات ناگوار
گذری اور آپ نے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اونسے مخالطت نہین کرینگا اور باہر بھی تشریف نہ لائے بسبب اسکے کہ انھین ایام مین
چوٹ آگئی تھی پاے مبارک مین بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانے پر رہے مہینا بھر تک بعد ازان اوترے پس
لوگ اس احوال کی تحقیق مین پڑے اور بعضون نے کہا کہ آپ نے اپنی بیویون کو طلاق دی ہے صحابہ دروازے پر جمع ہوئے اس امید پر
کہ آپ ہمکو بلاوینگے یا باہر رونق افزا ہونگے کسیکو اذن آنیکا نہوا لیکن جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اذن حاضر ہونیکا چاہا تو
اذن ہوا اونکو جب اندر گئے تو دیکھا کہ بیویان آپ کی گرد آپ کے جمع ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل مین کہ کچھ ایسی بات کہون
کہ آنحضرت صلعم ہنسین پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ بیٹی خارجہ کی کہ بیوی تھین اونکی اگر مجھسے نفقہ طلب کرے تو گونٹوں مین گردن
اوسکی پس آنحضرت ہنسے اور فرمایا کہ یہ گرد میرے بیٹھین ہین جیسا کہ دیکھتا ہی تو طلب کرتین ہین مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے
پس ابوبکرؓ اوٹھے اور گردن عائشہؓ کی کوٹنے لگے اور عمرؓ اوٹھکر اپنی بیٹی یعنی حفصہؓ کی گردن کوٹنے لگے اور دونون صاحب اپنی بیٹیون
سے کہتے تھے کہ نہ مانگو تم آنحضرت صلعم سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرت پاس نہین ہی پس کہا بیویون نے قسم ہی خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کچھ چیز کہ نہوا اونکے پاس پس بعد اوسکے آنحضرت ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی تا لفظ
اجرا عظیما اوتری پس پہلے آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہؓ سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور فضل اور
جاہ میں تھین سب بیویون مین پس فرمایا اے عائشہؓ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیرے ایک بات اوسکے
جواب مین بے مشورے ماں باپ اپنے کے جلدی نکرنا کہا عائشہؓ نے کہ کیا ہے وہ اے رسول خدا کے پس پڑھی آنحضرت صلعم نے روبرو عائشہؓ
کے یہی آیت تخییر کی کہا عائشہؓ نے کیا تمھارے مقدمے مین اے رسول خدا کے مشورہ کرون اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر
مین کرتے ہین کہ اوسمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھ تردد ہی نہین بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور آخرت کے
گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت مین آیا ہی کہ کہا اونھون نے کہ جب مقولہ لوگون کا سنکر آنحضرت صلعم کے پاس آیا مین اور پوچھا مینے
کہ یا رسول اللہ آیا آپ نے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی جیسے کہ لوگ کہتے ہین فرمایا نہین کہا عمرؓ نے کہ اعلام کر دون مین کہ طلاق نہین دی
ہی آپ نے فرمایا اعلام کر دے پس دروازے پر مسجد کے آکر پکار دیا مینے کہ رسول خدا نے اپنی بیویون کو طلاق نہین دی ہی پس اوتری
یہ آیت وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ
مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ اور مین تھا کہ استنباط اس امر کا کیا تھا مینے بعد اوسکے یہ آیت تخییر
نازل ہوئی اور اون ایام مین آنحضرت صلعم کے نکاح مین نو بیویان تھین عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور
حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابوسفیان کی اور ام سلمہؓ بیٹی امیہ کی اور
سودہ بیٹی زمعہ کی یہ پانچ قریش مین کی تھین اور زینبؓ بیٹی جحش کی اسدیہ اور میمونہؓ بیٹی حارث کی ہلالیہ اور صفیہ بیٹی حیی
بن اخطب کی خیبریہ اور جویریہ بیٹی حارث کی مصطلقیہ اور جب انھون نے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالی
نے اوسکے عوض انعام مین آیت لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ نازل فرمائی چنانچہ اسی سورت مین وہ آگے آتی ہی اور
مفسرون کو اس تخییر مین اختلاف ہی اکثر اہل علم اسپر ہین کہ یہ تفویض طلاق نتھی بلکہ اختیار دینا اسکا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کرین تو طلاق
دین اور بعضے اسپر ہین کہ تفویض طلاق تھی اور حکم تخییر کا طلاق مین فقہا کے نزدیک یہ ہی کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کچھ اوسپر لازم نہین اکثر کے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک ایک طلاق پڑتی ہی اور اگر اپنا نفس
اختیار کرے کہ کہے اپنا نفس اختیار کیا مینے تو ایک طلاق اوسپر پڑتی ہی امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک رجعی پڑتی ہی اور حنفیہ کے
نزدیک بائنہ اور مالک کے نزدیک تین طلاقین پڑتی ہین ✤ **بحر العلوم مشکوٰۃ** ✤

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

اور اگر تم ہو چاہتیان اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہی اونکو جو تم مین نیکی پر رہین نیگ بڑا ✤ **تفسیر**
حاصل دونون آیتون کا یہ ہی کہہ دے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی
ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی
میرے فقر پر اور ارادہ کروگی خدا اور رسول کی رضامندی کا اور جنت کے ملنے کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا
حضرت مولانا عبد القادر صاحب نے فائدہ میں یہان یہ لکھا ہی کہ حضرت کے ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہون
بعضون نے بول چال کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینا گھر مین نجاوین پھر مہینے کے بعد یہ آیت اوتری حضرت گھر مین آئے اول
حضرت عائشہ سے کہا اونھون نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے حضرت کے ہان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار سے
جو آتا تھا شتاب اوٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہین اونکو بڑا نیگ ہی حضرت کی ازواج سب نیک ہی ہین
الطیبات للطیبین ✤ مگر حق تعالی صاف خوشخبری کسیکو نہین دیتا تا نڈر نہو جاوے خاتمے کا ڈر لگا رہے ✤ اور مدارک مین
لفظ اُمَتِّعْكُنَّ کی تفسیر مین لکھا ہی دون مین تمکو متعۂ طلاق اور مستحب ہی متعہ واسطے ہر مطلقہ کے سوائے مفوضہ کے پہلے وطی کے
اور معنی اُسَرِّحْكُنَّ الخ کے اور طلاق دون مین تمکو طلاق دینا اچھا کہ نہ ضرر ہو اوسمین انتہی ✤ **تنبیہ** ✤ تامل کرو ای
بھائیون ان آیات شریفہ کے مضامین مین کہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کو دنیا مین رغبت کرنی کیا بُری معلوم ہوئی کہ جسپر
آنحضرت بھی غصے ہوئے اپنی بیویون پر اور اللہ تعالی نے بھی کیا کچھ فرمایا اور دنیا کے فانی ہونے اور برائی مین بہت آیتین
اور حدیثین آئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ
يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ یعنی جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈنی
مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانون کو اوسکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا
پھر ہو جاتا ہی روندن اور پچھلے گھر مین سخت مار ہی یعنی اوسکے لیے کہ اختیار کرے دنیا کو آخرت پر اور معافی ہی اللہ سے اور
رضامندی یعنی اوسکے لیے کہ نہ ترجیح دے دنیا کو آخرت پر اور دنیا کا جینا تو یہی ہی جنس دغا کی اور فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ
ترجمہ آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ذکر کے کرے
اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا اللہ کے نزدیک برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا
جو کوئی دوست رکھے اپنی دنیا کو ضرر پونہچاتا ہی اپنی آخرت کو یعنی اسلیے کہ جب دنیا کی محبت کھینچیگا ڈوبا رہیگا اوسکے حاصل کرنیکی فکر مین

اور کرے اوسکو دوگنا ثواب دین اور رکھی ہی ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی کہ وہ جنت ہی ✣ تفسیر ✣ یہ بڑے درجے کا لازم
ہی نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا کہ اذًا لاذقناک ضعف الحیوۃ وضعف الممات ✣ بحر ✣

يٰنِسَاۤءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۤءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ
مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اے نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین روگ ہی
اور کہو بات معقول ✣ تفسیر ✣ یعنی جب تم کلام کرو مردون سے بحسب ضرورت کے پردے کے پیچھے سے تو نرم اور میٹھی
بات نکرو مانند بدکارون کے اسلیے کہ جنکے دل مین بیماری نفاق کی یا محبت بدکاری کی ہی اونکے دل مائل ہونگے اور رغبت کرینگے
تمھاری طرف اور معروف سے مراد ہی نیک یعنی بات اچھی کہو باوجود ہونے اوسکے کے سخت حاصل یہ کہ یہ ایک ادب سکھایا
کہ کسی مرد سے بات کہو تو اسطرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو ✣ مد بحر

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی
تھین عورتین اور کھڑی رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے
تمسے گندی باتین یعنی گناہ اے گھر والون یعنی پیغمبر کے اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے ✣ تفسیر ✣ یہ خطاب ہی ازواج
کو اور داخل ہین حضرت کے سب گھر والے اور مراد جاہلیت اولی سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ عورتین لباس فاخرہ اور بہت سا
زیور پہنکر مردون کے سامنے آتی تھین یا مراد جاہلیت اولی سے زمانہ حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان کا ہی یا زمانہ
داؤد وسلیمان علیہما السلام کا اور جاہلیت اخری مابین عیسی اور محمد علیہما السلام کے یا جاہلیت اولی جاہلیت کفر کی پہلے اسلام کے
اور جاہلیت اخری جاہلیت فسق وفجور کی اسلام مین اور پہلے حکم خاص نماز اور زکوۃ ادا کرنیکا فرمایا اور پھر حکم فرمایا تمام طاعات کا
واسطے فضیلت ان دونون عبادتون کے اسلیے کہ جو کوئی انپر مواظبت کرتا ہی تو اور طاعتین بھی اوس سے سہل ادا ہوتی ہین
اور لفظ اہل البیت مین دلیل ہی اسپر کہ حضرت کی بیویان بھی اہل بیت مین داخل ہین اور ستھرا کرے الخ یعنی پاک کرے تمکو نجاست
گناہون سے اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کو منع فرمایا بعضے کامون سے اور حکم کیا بعضے کامون کے کرنیکا
تاکہ اہل بیت آنحضرت کے گناہ نکرین اور بچین اوس سے بسبب تقوے کے اور طاعت کرین اور گناہون کو پلیدی فرمایا اور تقوی کو
طہر اسلیے کہ گناہ کے کرنے سے بھی بدن نجس ہوتا ہی جیسا نجس ہوتا ہی پلیدیون سے بلکہ زیادہ اور تقوی اور نیکی کے کرنے سے
نفس ایسا پاک ہوتا ہی جیسے کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور اسمین نفرت دلائی عقلمندون کو ممنوعات سے اور رغبت دلائی اونکو
اوامر مین ✣ مد ✣ اور بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج اور اولاد آنحضرت کی ہی سب اور بعضے کہتے ہین
کہ خاص بیویان ہی مراد ہین بنظر سباق اور سیاق آیت کے لیکن ام سلمہ کی حدیث مین آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ہمارے گھر مین تھے
کہ یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی کو طلب کرکے فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی
عرض کیا مینے یا رسول اللہ مین بھی ہون فرمایا ہان انشاء اللہ تعالی روایت کیا یہ معالم وغیرہ مین اور صحیحین اونکے فضائل کی بہت
ہین از انجملہ یہ کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ آئے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہی تحقیق آئی ہی تیرے

غار حرا مین اوسکے ساتھہ باسن ہی اوسمین سالن ہی یا کہا طعام ہی پس جب آوے تیرے پاس تو پس سلام کہنا اوسکو اوسکے رب
کی طرف سے اور میری طرف سے سلام اور خوشخبری دینا اوسکو ساتھہ گھر کے جنت مین کہ موتی کا ہی نہ شور و شغب ہی اوسمین
اور نہ رنج و تعب ہی اور عایشہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عایشہ رض یہ جبرئیل ہین کہتے ہین تجکو سلام کہا عایشہ رض نے
وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ تحقیق جبرئیل لائے صورت عایشہ رض کی سبز حریر کے ٹکڑے مین آنحضرت کے پاس پس کہا یہ بیوی تمھاری ہی
دنیا اور آخرت مین اور صحابہ کہتے ہین کہ جس حدیث کا سمجھنا ہم صحابہ کو دشوار ہوتا تھا حضرت عایشہ رض اوسکی عقدہ کشائی کر دیتی تھین
اور حضرت عایشہ رض نہایت فصیح اللسان تھین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ رض ٹکڑا ہی میرے بدن کا ہی پس جسنے
ایذا دی اوسکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ حسن رض اور حسین سردار ہین اہل جنت کے نوجوانون کے اور اون
دونون کا باپ بہتر ہی اون دونون سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے فاطمہ رض کو کہ مین اور تو اور حسن اور حسین رض اور علی ایک مکان مین ہونگے
روز قیامت کے اور حسنین رض کے حق مین فرمایا کہ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہون مین ان دونون کو پس دوست رکھہ تو انکو اور دوست رکھہ
اوسکو کہ دوست رکھے انکو اور مشہور یہ ہی کہ سیادت حسنین کی مان اور نانا کی طرف سے ہی اور حضرت علی کی اور اولاد کو علوی
کہتے ہین **تنبیہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتون کو چاہیے کہ اپنے گھر ہی مین رہا کرین ادہر اودھر بیفائدہ نہ پھرا کرین
اور بناو سنگھار کر کے نامحرمون کے سامنے نہ آیا کرین یہان کی عورتین کچھہ خیال اسکا نہین کرتین ماموں خالہ چچا پھوپی وغیرہ کے بیٹون کے
سامنے کہ اجنبی شخص ہین حکم شرع مین بناو سنگھار کر کر آتی ہین کچھہ اس آیت سے کہ کفار کی رسم ہی اور جو مسلمان کہ کفار کی رسم برتے اوسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مبغوض ترین لوگون کا فرمایا ہی اللہ تعالی کے نزدیک اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہیے کہ نماز کو برپا رکھے
یعنی ہمیشہ پڑھا کرین جس طرح چاہیے پڑھنی اور زکوۃ دیا کرین اور فرمانبرداری کیا کرین اللہ اور رسول کی ہر امر مین فلاح دارین اسی مین ہی

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ ع

اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمھارے گھرون مین اللہ کی باتین یعنی قرآن اور عقلمندی کی یعنی سنت آنحضرت صلعم کی یا قرآن کے معانی کا بیان
مقرر اللہ ہی بھید جاننا خبردار ہی **تفسیر** یعنی وہ جانتا ہی افعال اور اقوال اور احوال تمھارے ای بیبیون نبی کی پس بچو تم
مخالفت امر و نہی اوسکے سے اور نافرمانی رسول اوسکے سے اور اس آیت سے معلوم کیا ہی علمانے سکھنا قرآن اور حدیث کا فرض کفایہ ہی اور بعضون نے
سنت کہا اور فضائل قرآن اور قاریون کے بہت ہین سب لکھنا تو دشوار ہی کچھہ اوسمین سے لکھا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ یعنی بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکھین قرآن اور سکھادین اوسکو اور فرمایا
لو کان القرآن فی اہاب ما مسہ النار بعضون نے اوسکے معنے یہ کہین ہین کہ جو کوئی یاد کرے قرآن اور پڑھے
اوسکو نہین لگیگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعود رض سے بطریق مرفوع کے آیا ہی کہ یہ قرآن مہمانی اللہ عز وجل کی ہی ان
کی ہی پس سیکھو اور تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکے تحقیق بلا شبہہ یہ قرآن کمند سعادت اللہ کی ہی استوار اور نور ہی
ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاو ہی یعنی آفات دارین سے اوس شخص کے لیے کہ تمسک کرے ساتھہ اوسکے اور نجات ہی اوسکے لیے کہ
پیروی کرے اوسکی نہین ادہر اودہر ہوتا ہی کہ طلب اللہ کی خشنودی کی کیجاوے اوس سے اور ٹیڑھا نہین ہوتا کہ سیدھا کیا جاوے
اور نہین تمام ہوتے عجایب اوسکے اور نہین پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے پس پڑھو تم اوسکو پس اللہ عز وجل اجر دیگا تمکو
اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور
میم حرف ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہہ اللہ تعالی بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنی بسبب

عمل کرنیکی اور پست کرتا ہے بسبب اوسکے اوروں کو یعنی عمل کرنے سے اور فرمایا کہ جسکے دل مین نہین ہی قرآن سے کچھ وہ
مانند گھر ویران کے ہی اور یہ بھی فرمایا کتاب اللہ اوسمین ہین خبرین ماقبل تمہارے کی اور خبرین مابعد تمہارے کی اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمہارے ہی قرآن فرق کرنے والا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑ دے اوسکو جباروں مین سے
گردن توڑے اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈھونڈے ہدایت بغیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی مضبوط
اور وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑھی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سے طرف
باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا کثرت تکرار و تلاوت سے اور نہین تمام
ہوتے عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹھہرے جن جسوقت کہ سنا اونھون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونھون نے بالتحقیق ہمنے
سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بھلائی کے جسنے خبر دی ساتھ بھلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرت صلعم ہین سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکے راہ دکھایا گیا طرف صراط مستقیم کے پکڑو اوسکو
وسیلہ اپنا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیک کارون کے ہی اور مثال اوس شخص کی کہ پڑھتا ہی
قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لیے دوہرا ثواب اور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑھتا ہی
قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتھ فرشتون بزرگ نیک کار کے ہی اور فرمایا مثل اوس مومن کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند ترنج کے ہی
کہ مزا اوسکا اچھا ہی اور خوشبو اوسکی اچھی اور مثال اوس مومن کی نہین پڑھتا قرآن مانند کھجور کے ہی کہ نہین خوشبو اوسکے لیے
اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور مثال اوس منافق کی کہ نہین پڑھتا ہی قرآن مانند مثال اندراون کے پھل کے ہی کہ نہین اوسمین
خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی اور مثال اوس منافق کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند نیازبو کے ہی کہ خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزہ اوسکا
تلخ اور فرمایا پڑھا کرو تم قرآن اسلیے کہ وہ آویگا شفاعت کرنے والا واسطے اصحاب اپنے کے اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنے صاحب کے
پاس دن قیامت کے جسوقت کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مصاحب کے پس کہیگا اوسکے لیے کہ آیا پہچانتا ہی تو
مجھکو پس کہیگا یہ اوسکو کہ نہین پہچانتا مین تجھکو پس کہیگا وہ کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تھا مینے تجھکو دوپہرون کو
اور بیدار رکھا تھا مینے تجھکو راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑھتا تھا اور جاگتا رہتا تھا اور تحقیق ہر تاجر پیچھے ایک تجارت کے
تھا اور تو آج کے دن پیچھے ہر تجارت کے ہی یعنی تجھکو طرح بطرح کے فائدے ہین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکے
داہنے ہاتھ مین اور خلد اوسکے بائین ہاتھ مین اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائے جاوینگے والدین دو جوڑے
کہ نہین قیمت کر سکینگے اونکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکے کہ کس سبب سے پہنائے گئے ہم یہ پس کہا جائیگا کہ یہ دونون بسبب
سکھنے کے اور عمل کے فرزند تمہارے کے ہی قرآن پر پھر کہا جاویگا کہ پڑھ اور چڑھ جنت کے درجون مین اور اوسکے بالاخانون مین
اور وہ چڑھتا رہیگا جب تک کہ پڑھتا رہیگا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سے اور فرمایا کہ جسنے سنی ایک آیت کتاب اللہ سے
لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نیکی مضاعف اور جسنے پڑھی ایک آیت کتاب اللہ عزوجل کے سے ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے اور فرمایا
کہ جسنے پڑھا قرآن اور حکم کیا اوسکو یعنی ضبط دیا دخوب کیا اور عمل کیا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی پہنائے جاوینگے مان باپ
اوسکے دن قیامت کے تاج کہ روشن زیادہ ہوگا بہ نسبت روشنی آفتاب کے بیچ گھر کے دنیا کے گھرون مین سے اگر ہو آفتاب گھر کے اندر
پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو اوسکا کیا کچھ ہوگا یہ تمام حدیثین
صحاح ستہ وغیرہ مین ہین اور مشکوۃ مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے

ہو سکو مگر کہ ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہاتھ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی پڑھے قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے مونھ کی
ہڈیان نکلی ہونگی نہین ہوئیگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ رکھی ویسے ہی اوسکے لیے یہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کی مین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کے لیے مسلمانون کے بیت المال مین ہر سن مین
دو سو دینار چاہیین اور آیا ہی کہ حامل قرآن کے لیے ایک دعا مستجاب ہی اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر پس حلال جانے
اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین اوسکے گھر والون مین سے
دن قیامت کے سب اونکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اونکے لیے آگ جہنم کی اور فرمایا نہین سمجھتا وہ شخص کہ پڑھا قرآن کو پہلے تین دن کے
یعنی تین دن سے کم مین پڑھنا مکروہ ہی اور علمانے کہا ہی کہ لازم ہر مسلمان کو یون ہی کہ مہینے مین ایکبار ختم ضرور کیا کرے اور سات دن مین
پڑھے تو درجۂ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل فمی بشوق کی پہلے دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتھے
دن نو پانچوین دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتوین دن سورۂ ق سے آخر تک امام غزالی نے یہ ڈھنگ احیا مین صحابۂ کرام سے نقل
کیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے قیام کیا یعنی رات کو ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے قیام کیا ساتھ
سو آیتون کے لکھا گیا قانتین سے یعنی طاعت وعبادت کرنیوالون مین اور جسنے قیام کیا ساتھ ہزار آیتون کے لکھا گیا مقنطرین سے
یعنی تودہ تودہ ثواب حاصل کرنیوالون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیے مگر دو شخصون پر ایک تو اوسپر
کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور دوسرے اوس شخص پر
کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر
مین اللہ کے گھرون مین سے تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور پڑھنا پڑھانا کرتے ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہی اونپر سکینہ یعنی
تسکین خاطر اور ڈھانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی
ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر معالم کہتا ہی کہ پھر لوگ جیسے کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اتباع احکام قرآن کے
اور محافظت کرنیکے اوسکے حدود مین ویسے ہی حکم کیے گئے ہین ساتھ تلاوت اوسکی کے اور حفظ حروف اوسکے کے اوپر طریقۂ
خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رضنے اور حکم کیے گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قراءت سے کہ موافق ہی خط مصحف
مذکور کے جو کہ پڑھی ہی قرّاے معروفین نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نے اونکے اختیار کرنے پر انتہی
اور وہ سات قراءتین ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراءتین اور ہین کہ اونکے متواتر ہونے مین
اختلاف کیا ہی علماے امت نے اور وہ قراءتین ابو جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کی ہین کہ اونکے ملانے سے دس ہوجاتی ہین
اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکے ملانے سے سب چودہ ہوجاتی ہین وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین
یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانے مین معمول ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو
قرآن نہ جاننا چاہیے بلکہ اکثر علمانے کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزجر کرنا چاہیے اوسکو اگر باز نہ آوے تعزیر
اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہی اور سات قراءتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھ جس قراءت کے اونمین سے کہ
پڑھے جائز وصحیح ہی اور تین مین اختلاف ہی جو کہ متواتر جانتے ہین اونکے نزدیک نماز ساتھ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ
متواتر نہین جانتے ہین صحیح نہین ہوگی اور آیات فضیلت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر مخفی نہو کہ فضل علم

بعد قرآن کے اور مثل قرآن کے سچ لازم ہونے عمل کے اوسپر اور اصل تمام علوم کی ہین حدیثین تمام فضیلت اوسکی اگر ذکر کرون تو طول ہوتا ہی
کچھ اوسمین سے ذکر کرنا کافی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِی فَحَفِظَہَا وَوَعَاہَا وَاَدَّاہَا الخ
یعنی خوش کرے اللہ دنیا اور آخرت مین اوس بندے کو کہ سنین حدیثین میری پس یاد کیا اونکو یعنی ساتھ دل کے یا کتابت کے اور
نگاہ رکہا اونکو یعنی ہمیشہ یاد رکھا اور نہ بھولا اونکو اور ادا کیا اونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے یاد کین یعنی سیکھین
میری امت کے نفع کے لیے چالیس حدیثین امر دین اونکے مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ فقیہ اور ہونگا مین اوسکے لیے روز قیامت کے
شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا اوسکی طاعات پر اور فرمایا کہ چھوڑو مجکو جبتک کہ چھوڑون مین تمکو پس نہین ہلاک ہوئے وہ
وہ لوگ کہ تھے پہلے تمہارے مگر بسبب سوال اپنے کے اور اختلاف اپنے کے پس جب کہ حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے پس لو تم
اوس سے جہان تک کہ طاقت رکھو اور جب کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس باز رہو اور فرمایا قریب ہی کہ دیکھوگے تم بعد میرے
اختلاف شدید پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی خوب مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئی
نکالی ہوئی باتون سے اس لیے کہ ہر نئی بات نکالی ہوئی بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت ہی اور فرمایا جسنے اعراض کیا میری سنت سے
پس نہین ہی وہ مجھسے اور فرمایا کہ جسنے دوست رکھا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین ۞ تمت

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین یعنی سچ ماننے والے اللہ اور رسول کو اور اوس چیز کو کہ
واجب ہی سچ ماننا اوسکا اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین یعنی نیتون مین
اور اقوال و اعمال مین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین یعنی صدقہ فرض و نفل دینے والے اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین یعنی
فرض و نفل روزہ رکھنے والے اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ اور تھامنے والی عورتین یعنی حرام کاری سے اور یاد کرنے والے
مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہی اللہ نے اونکے واسطے معافی اور نیگ بڑا ۞ **تفسیر** حضرت کی ایک
بی بی نے کہا تھا یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ قرآن مین سارا ذکر مردون کا ہی عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری
نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پر کہا سو عورتون پر بھی آیا ہر بار جدا کہنے کی حاجت نہین ۞ **موضح** بعد اوترنے
پہلی آیتون کے ایک جماعت نے مسلمان عورتون مین سے کہا کہ ہمارے حق مین کچھ نہ اوترا حق تعالی نے یہ آیت اوتاری
اور بعضے کہتے ہین کہ اسما بنتی عمیس کی ہمراہ اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے جب ہجرت حبشہ سے کر کر مدینے کو آئین تو انھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے پاس آکر پوچھا کہ ہمارے حق مین بھی کچھ اوترا ہی کہا اونھون نے نہین پھر وہ آنحضرت کے
پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ عورتین نا امیدی اور ٹوٹے مین ہین فرمایا کس سبب سے کہا اونھون نے اس سبب سے کہ کسی جگہہ
ذکر کی گئین ساتھ بھلائی کے نہین ہین جیسے کہ مرد ذکور ہین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی ان المسلمین الخ اور یاد کرنے والے مرد الخ
یعنی ساتھ تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور تکبیر اور قراءت قرآن کے اور مشغول ہونا علم مین بھی ذکر سے ہی کہا مجاہد نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ

اللہ کے بہت یاد کرنے والون مین سے یہان تک کہ یاد کرے اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور روایت کیے گئے ہم یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبقت لے گئے مفرد کہا صحابہ نے کہ کیا ہین مفرد یا رسول اللہ فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتین کہا عطا ابن ابی رباح نے کہ جسنے سونپا امر اپنا طرف اللہ عز وجل کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اور جسنے اقرار کیا اسکا کہ اللہ رب میرا ہی اور محمد رسول اوسکا اور نہ مخالف ہوا قلب اوسکا اوسکی زبان کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جسنے اطاعت کی اللہ کی دین مین اور اوسکے رسول کی سنت مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اور جسنے بچایا اپنے قول کو جھوٹ سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور جسنے روکا اپنے نفس کو طاعت پر اور معصیت سے اور مصیبت مین جزع فزع سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور جسنے نماز پڑھی اس حالت سے کہ نہ پہچانا کون داہنے میرے ہی اور کون بائین میرے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ اور جسنے تصدق کی ہر ہفتے مین ایک درہم پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ اور جسنے روزے رکھے ایام بیض مین یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ اور جسنے محفوظ رکھا اپنے ستر کو حرام سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ اور جسنے پانچون نمازین پڑھین ساتھ حقوق اونکے کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ٭ بحر معالم ٭ **تنبیہ** ٭ اس آیت مین ہر مسلمان مرد اور عورت کو غور کرکے یہ خصلتین اپنے مین حاصل کرنی چاہیین تا مستحق مغفرت اور اجر عظیم کے ہون کہا ابو بکر صدیق رضی نے کہ نہین کوئی بندہ کہ نصیب کرے اوسکو اللہ تعالی دس خصلتین مگر کہ نجات دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی تمام آفات و بلیات سے اور ہوتا ہی وہ مقربین کے درجے مین اول صدق دائم ساتھ قلب قانع کے دوسرے صبر کامل ساتھ شکر دائم کے تیسرے فقر دائم ساتھ زہد حاضر کے چوتھے ذکر دائم ساتھ پیٹ بھوکے کے پانچوین خوف دائم ساتھ حزن متصل کے چھٹے جہد دائم ساتھ بدن متواضع کے ساتوین نرمی دائم ساتھ رحم حاضر کے آٹھوین حب دائم ساتھ حیا حاضر کے نوین علم دائم ساتھ عمل دائم کے دسوین ایمان دائم ساتھ عقل ثابت کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جب پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے مہینے کے اور محفوظ رکھے اپنے ستر کو اور اطاعت کرے اپنے خاوند کی تو پس داخل ہو جس جنت کے دروازے سے چاہے ٭ سنبہات و مشکوۃ ٭

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

اور کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کہ اونکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کا اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر ٭ **تفسیر** ٭ یعنی نہین درست لائق کسی مومن مرد اور عورت کو کہ جب اللہ اور اوسکا رسول کسی کام کا حکم کرین یہ کہ اختیار کرین جو کچھ چاہین بلکہ اونکو یون چاہیے کہ کرین رائے اپنی تابع اونکی رائے کے اور اختیار اپنا پیچھے لاوین اونکے اختیار کے اور جو کوئی بے حکم چلا الخ یعنی اگر ہی نافرمانی نافرمانی رد اور نہ قبول کرنے کی تو پس وہ گمراہی کفر کی ہی اور اگر ہی نافرمانی فعل کی ساتھ قبول کرنے امر کے اور اعتقاد کرنے وجوب کے تو پس وہ گمراہی خطا اور فسق کی ہی اور نزول اس آیت کا بیچ حق زینب بیٹی جحش کے ہی کہ وہ بیٹی تھین پھوپی آنحضرت ﷺ کی امیمہ کی

اور قوم مین اشراف حضرت نے چاہا کہ اونکو نکاح کر دین زید بن حارثہ سے یہ زید اصل مین عرب تھے ظالم پکڑ کر لے گیا لڑکپن مین شہر مکے
مین بکے حضرت نے مول لیا دس برس کی عمر مین اونکے باپ بھائی خبر پاکر آئے مانگنے کو حضرت دینے پر راضی ہوئے یہ گھر جانے پر راضی نہوئے
حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے اونکو بیٹا کر لیا اسلام سے پہلے اوس وقت کے رواج کے موافق پس حضرت زینب اور اونکا بھائی
عبداللہ بن جحش راضی نہوئے اس نکاح کرنے پر اسلیے کہ وہ صاحب جمال اور آنحضرت کی پھوپی کی بیٹی تھین عار آئی کہ بیوی غلام آزاد
کی ہوؤن اسپر یہ آیت اوتری بعد سننے اس آیت کے زینب اور بھائی اونکے عبداللہ راضی ہوئے اور زینب کو زید کے نکاح مین دیا
آنحضرت نے اپنے پاس سے دس دینار اور ساٹھ درہم اور ایک اوڑھنی اور ایک کرتا اور ایک تہبند اور چادر اور پچاس مد غلہ اور
تیس صاع کھجورین زینب کو بھیجین مو معالم تنبیہ اس آیت مین سوچنا چاہیے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ
بعد حکم کرنے اللہ اور رسول کے جو اپنی رائے کو دخل دے تو بہت برا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساری امت میری
جنت مین داخل ہوگی مگر جسنے انکار کیا کہا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی
کی میری اوسنے تحقیق انکار کیا نظم کر دکھایا کہہ سنایا خوب سا لطف امت پر کیا محبوب سا بال تک چھوڑا نہ فرق اسلام مین
سب کلام اللہ کے احکام مین بلکہ فرمایا کہ جو افزود ہی میری سنت سے وہی مردود ہی دیکھو بھائیو اس آیت اور حدیث
کے مضمون کو اور غفلت کی روئی کانون سے نکال کر سنو اور سمجھو کہ جو لوگ عورت کے دوسرے نکاح کرنے وغیر ذالک سنت کی
چیزون سے عار کرتے ہین کیا کچھ حال ہوگا اونکا عیاذا باللہ منہ

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

اور جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا یعنی ساتھ اسلام نصیب کرنے کے اور تو نے احسان کیا یعنی ساتھ
آزاد کرنے اور متبنی کرنیکے کہ وہ زید بن حارثہ ہین تہنے دے اپنے پاس اپنی جورو یعنی زینب اور ڈر اللہ سے یعنی پس نہ طلاق دے
اوسکو اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اوسکو کھولا چاہتا ہے یعنی چھپاتے تھے اپنے دل مین نکاح کرنا اوس سے اگر طلاق
دے دے زید اور یہی ہے وہ چیز جو کھولدی اللہ تعالی نے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے کہ کہینگے نکاح کر لیا اپنے بیٹے کی بیوی سے
اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجکو پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض یعنی جب زید کو کچھ غرض نرہی اوس سے اور
طلاق دے چکے اور عدت اوسکی پوری ہوچکی ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی تا نرہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جورو دون سے
اپنے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین اونسے اپنی غرض یعنی طلاق دے چکین اور عدت اونکی گذر لے اور ہے اللہ کا حکم کرنا تفسیر
حضرت زینب زید کے نکاح مین آئین تو وہ انکی آنکھون مین حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر
شکایت کرتا اور کہتا مین اسے چھوڑتا ہون حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اسنے تجکو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت
ہے جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل مین آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہین کہ مین نکاح کر دون لیکن
منافقون کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو گھر مین رکھی حال انکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہین کسی بات مین
اللہ تعالی نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح مین دے دیا اللہ ہی کے فرمانے سے نکاح بندھ گیا

ظاہر کے نکاح کی حاجت نہوئی جیسے اب کوئی اپنے لونڈی غلام کا نکاح باندھ دے غرض تمام کر لی یعنی چھوڑ دی ۔ ف ۔ مراد انعام
خدا سے زید پر اسلام لانا اونکا ہی اور انعام رسول سے آزاد کرنا اور بے پالک ٹھہرانا امام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما
فرماتے ہین کہ پہلے اس قصے سے خدائے تعالی نے اپنے رسول مقبول کو اعلام کیا تھا کہ زید زینب کو طلاق دیگا اور وہ تیری
بیویون مین داخل ہوگی اور جب زید نے کہا کہ مین زینب کو طلاق دیتا ہون آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسکو رہنے دے خدائے تعالی
نے خطاب کیا کہ کیون یہ کلمہ کہا تونے حال آنکہ مینے تجکو پہلے اس سے خبر کردی تھی کہ زینب تیری بیویون مین سے ہوگی اور یہ
تاویل لائق تر ہی ساتھ حال آنحضرت صلعم کے اور جیسی اپنے مابعد سے بھی بہت مناسبت رکھتی ہی اسلیے کہ ظاہر کرنا خدا کا سواے
زوجناکہا کے نہین ہی اگر محبت زینب کی اور ارادہ طلاق زید کا آنحضرت صلعم کے دل مین ہوتا تو خدائے تعالی اوسکو ظاہر کرتا
اور رسول علیہ السلام نے بسبب حیا کامل کے کہ رکھتے تھے فرمایا زید کو کہ زینب آیندہ کو بیوی میری ہوگی اور امسک علیک
زوجک اور اتق اللہ امر معروف ہی گناہ نہین اور پھر جب زید تمام کرچکا الخ یعنی بے پالک کی بیوی تیرے نکاح مین دی
تا مومنون پر بیچ نکاح کرنے بے پالکون کی بیویون کے کچھ گناہ نہو حلال ہی کہ جب بے پالک اپنی بیوی کو طلاق دے اور عدت
اوسکی گذرے تو مونہہ بولا باپ اوسکی بیوی کو اپنے نکاح مین لاوے بخلاف صلبی بیٹے کے کہ حلال نہین ہی بیوی اوسکی
کبھی اور منقول ہی کہ جب زید نے طلاق دی اور عدت اوسکی ہو چکی تو آنحضرت صلعم نے زید کو فرمایا کہ تیرے برابر مین کسیکو
معتمد نہین جانتا اپنے دل مین چاہا خواستگاری کر میرے لیے زینب کی کہا زید نے پس گیا مین اور کہا مینے ای زینب خوش ہو
آنحضرت صلعم خواستگاری تیری کرتے ہین پس زینب نہایت خوش ہوئین اور سجدہ شکر کا بجا لائین اور دعا کی کہ الہی رسول تیرا
خواستگاری میری کرتا ہی اگر مین لائق اوسکے ہوؤن تو مجھے اوسکو دے فی الحال یہ آیت آئی اور رسول علیہ السلام بے اذن
زینب کے گھر مین آئے زینب نے کہا یا رسول اللہ بے خطبے اور بے گواہ کے آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ المزوج وجبرئیل
الشاہد اور اسی سبب سے زینب سب بیویون پر فخر کرتین تھین کہ نکاح کر دینے والا میرا خدا ہی اور نکاح کر دینے والے تمھارے
قرابتی تمھارے ہین اور پردہ بھی انکے نکاح کے دن دعوت ولیمہ مین اوترا اور انکے نکاح مین ولیمہ ایک سو بکری کا کیا
کہ اور بیویون کے نکاح مین اسقدر نہین ہوا ۔ [illegible]

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورَا ۙ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ○

نبی پر کچھ مضایقہ نہین اوس بات مین جو ٹھہرا دی اللہ نے اوسکے واسطے یعنی حلال کی اوسکے لیے اور حکم کیا اوسکو اوسکا او
وہ نکاح کرنا آنحضرت صلعم کا زینب سے ہی یا مقدر کیا اوسکے لیے کہ اتنی بیویان کرے دستور رہا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو گذرے پہلے
یعنی اگلے نبیون مین اور ہی حکم اللہ کا ٹھہر چکا وہ جو پہونچاتے ہین پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اوس سے اور نہین ڈرتے
کسی سے سواے اللہ کے اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا ۔ تفسیر ۔ دستور رہا ہی الخ یعنی دستور اللہ کا اگلے
انبیا کے حق مین یہ جاری رہا ہی کہ اونسے مواخذہ نکرے اوس چیز پر کہ مباح کی اونپر اور بموجب ایک قول کے اشارہ ہی
سنت نکاح کی طرف کہ وہ سنت تمام انبیا کی ہی اور بحسب ایک قول کے مراد کثرت بیویون کی ہی جیسے حضرت داؤد کی سو بیویان
تھین اور تین سو حرمین اور حضرت سلیمان کی تین سو بیویان اور سات سو حرمین کفایت کرنے والا یعنی ڈر کی چیزون کو

بحسیبا کے معنے ہیں حساب لینے والا صغیرہ اور کبیرہ پر یہی ہی لائق اسکے کہ خوف کیا جاوے اوس سے ٭ بحر ✝ مید

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

محمد باپ نہیں کسیکا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہی اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا ٭ **تفسیر**
پس جانتا تھا کہ کون سزاوار تہی ساتھ اسکے کہ اوسپر نبوت ختم ہو اور آیا ہی کہ بعد نکاح کرنے آنحضرت کے زینب سے منافقوں
نے کہا کہ یہ مرد اوروں کو فرماتا ہی کہ بیٹوں کی بیویاں تمپر حرام ہیں اور آپ خلاف اسکے کرتا ہی اور وہ زید کو مثل فرزند صلبی کے
جانتے تھے یہ آیت آئی کہ محمد باپ کسی ایسے بیٹے صلبی کا نہیں ہی کہ مبلغ رجال کو یعنی حد بلوغ کو پہونچا ہو تا بیوی اوسکی اوسپر حرام ہو
اور قاسم اور ابراہیم اور عبد اللہ کہ بیٹے صلبی آنحضرت کے تھے لڑکپنے میں اونکا انتقال ہوا حاصل یہ کہ حضرت کی اولاد یا لڑکے
گذر گئے یا بیٹیاں رہیں کوئی مرد جوان ہوا نہیں پس کسیکو اوسکا بیٹا نجانو مگر رسول اللہ کا ہی اس باعتبار سے اوسکے بیٹے ہیں
اور وہ باپ سبکا ہی واجب ہی سب پر تعظیم و توقیر اونکی نہ تمام احکام میں کہ ثابت ہیں درمیان باپ بیٹوں کے اور زید ایک شخص ہی
تمہارے مردوں میں سے کہ جو نہیں ہیں اولاد اونکی حقیقۃ پس ہوگا حکم اوسکا مانند حکم تمہارے کے اور لے پالک کر لینے کی کچھ
حقیقت نہیں اور پیغمبروں پر مہر ہی اونکے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہی بڑائی اوسکو سب پر ہی روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا تھا ابو ہریرہ
نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل انبیا کی مانند ایک محل کے ہی کہ اچھی بنی عمارت اوسکی چھوڑی گئی جگہہ
ایک اینٹ کی پس پھرنے لگے اوسمیں دیکھنے والے تعجب کرنے لگے اوسکی خوبی عمارت سے سوا جگہہ اوس اینٹ کے کہ نہیں عیب کرتے
تھے سوا اوسکے پس ہوا میں کہ بند کی میں نے اوس اینٹ کی جگہہ یہاں تک کہ ختم کی گئی ساتھ میرے عمارت اور ختم کیے گئے ساتھ میرے
رسول اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میرے لیے کتنے ایک نام ہیں میں
محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹاویگا اللہ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر ہوں کہ جمع کیے جاوینگے لوگ
میرے قدم پر یعنی محشر میں سب میرے بعد آوینگے اور میں عاقب ہوں یعنی پیچھے آنے والا کہ نہیں بعد میرے نبی ٭ اب آگے
خطاب فرماتے ہیں مومنوں کو کہ اللہ کو بہت یاد کرو گویا اسمیں بھی تعریض ہی منافقوں وغیرہ بددینوں پر کہ واہی لوگ واہی
باتوں میں مشغول ہوتے ہیں کہ کسیکو کچھہ کہتے ہیں کسیکو کچھہ تم اپنے مولی کی یاد میں مشغول ہو ٭ نظم ٭ کار کن کار بگذر از گفتار
کہ درین راہ کار دارد کار ٭ مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ٭ بگذارند و خم طرۂ یاری گیرند ٭ بحر ✝ معالم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

ای مسلمانوں یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح و شام ٭ **تفسیر** ٭ بہت سی یاد کہا ابن عباس نے کہ
نہیں فرض کیا اللہ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مگر کہ مقرر کی ہی اوسکے لیے ایک حد معلوم جبتک کہ نہ معذور رہو اہل اوسکا
حال عذر میں سوائے ذکر کے کہ نہیں ٹھہرائی ہی اوسکے لیے ایک حد کہ منتہی ہو طرف اوسکے اور نہیں معذور ہوتا کوئی اوسکے ترک میں
مگر مغلوب العقل اور حکم کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے کے تمام احوال میں پس فرمایا فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ اور فرمایا
اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا یعنی یاد کرو اللہ کو بہت یاد کرنا یعنی رات کو اور دن کو جنگل میں اور دریا میں اور صحت میں اور بیماری
میں اور پوشیدہ اور ظاہر اور کہا مجاہد نے ذکر کثیر یہ ہی کہ نہ بھولے تو اوسکو کبھی اور صوفیہ کرام نے کہا کہ ذکر حقیقی یہ ہی کہ
بیچ مراقبہ اور مشاہدے حق کے مستغرق ہو اور اوسکے غیر کو بھلانے والا ہو مولانا روم فرماتے ہیں ٭ شعر ٭ ہر آنکو غافل از حق
یکزمان ست ٭ در اندم کافرست اما نہان ست ٭ اور بکرہ کہتے ہیں اول روز کو اور اصیل آخر روز کو خاص کیے گئے

یہ دونو وقت ساتھ ذکر کے اسلیے کہ ملائکہ رات کے اور ملائکہ دن کے جمع ہوتے ہین اونمین اور مراد تسبیح سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہی اور قتادہ سے ہی کہ کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور بعضون کے نزدیک ذکر نا تمام طاعات کا مراد ہی اور بعضون کے نزدیک تسبیح بکرۃ سے نماز فجر اور تسبیح اصیل سے نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور بعضون کے نزدیک مراد نماز صبح اور مغرب اور عشا ہین کہ ادا کرنا انکا اشد ہی ❊ تتمہ معالم ❊

معالم ❊ تنبیہ ❊ جانا چاہیے کہ اللہ تعالی کی یاد کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک صحابی نے آنحضرت سے پوچھا کہ احکام اسلام کے غالب ہوئے ہین مجھ پین خبر دو مجکو ساتھ ایک چیز کے کہ چنگل مارون مین ساتھ اوسکے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تازہ اللہ کے ذکر سے اور کہا معاذ بن جبل نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کچھہ نصیحت کیجیے مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا جب تک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھہ کی ہو تو نے برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے توبہ اوس برائی کے لیے توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے یعنی ذکر اللہ کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یہ سب پر افضل ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا پانچ چیزین ہین کہ جسمین ہوین وہ سعید ہوگا اول تو یہ کہ کہتا رہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساعت بساعت اور جب مبتلا ہو کسی بلا مین کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور جب پیش آوے اوسکو کوئی امر ناخوش کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ اور جب دیا جاوے کوئی نعمت کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اور جب شروع کرے کوئی کام کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اور جب صادر ہوا اوس سے کوئی گناہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور بہت سی حدیثین اور آیتین ذکر اللہ کی فضیلت مین آئین ہین اور بزرگون سے ذکر اللہ کی کثرت و حرص مین بہت کچھہ منقول ہی آیا ہی کہ ایک بزرگ وقت مونڈنے لبون کے کچھہ پڑھتے تھے حجام نے کہا ٹھہر جاؤ ہونٹ کٹ جاویگا اونھون نے کہا کہ ہونٹ کا کٹنا میرے نزدیک سہل ہی ذکر اللہ کے ترک سے ایک بزرگ تھے کہ اونھون نے روٹی کھانی چھوڑ دی تھی ستو بنا رکھتے تھے کہ جلدی سے پی کر ذکر اللہ مین مشغول ہو جایا کرو نگا روٹی کے کھانے مین دیر لگا کرتا ہی اور ذکر اللہ منحصر کچھہ کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنے پر نہین ہی بلکہ جو امر بجا لاتا ہی اور نواہی سے بچتا ہی وہ ذاکر اللہ کا بقول بزرگ کے ❊ شعر ❊ ذکر گفتن ہمین نیست کہ گوئی اللہ ❊ ذکر آنست کہ زو یاد کنی وقت گناہ ❊ حصن حصین و سبحات وغیرہ

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○

وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہی تمپر اور اوسکے فرشتے استغفار کرتے ہین تمھارے لیے تا کہ نکالے تمکو اندھیرون سے اوجالے مین اور ہی اللہ ایمان والون پر مہربان ❊ **تفسیر** ❊ مراد ہی نکالنا گناہون کے اندھیرون سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے اسلیے کہ یہ آیت مومنون کے حق مین ہی پس کفر کی اندھیری کہنی مناسب نہین اور آیا ہی کہ جب آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ اوتری تو حضرت ابو بکر رضؓ نے کہا یا رسول اللہ خدا تعالی نے آپکو کسی شرف کر مخصوص نہین کیا مگر کہ آپ نے اوسمین ہمکو شریک کیا ہی یعنی امیدوار ہین کہ اسمین بھی شریک ہون پس یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی الخ اور صلوۃ خدا کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار ❊ بحر ❊ مع ❊

[illegible marginal notes]

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝

دعا اونکی جسدن اللہ سے ملینگے سلام ہی اور رکھا ہی خدا نے اونکے واسطے ثواب عزت کا * **تفسیر** * کہ وہ جنت اور چین اوسکے ہین اور مراد اسلام سے یہ ہی کہ خدا تعالی انپر سلام فرماویگا اور وہ موجب سلامتی کا ہر خوف سے ہوگا اور بعضون کے نزدیک ضمیر یلقونہ کی ملک الموت کی طرف ہی کہ وہ وقت آنیکے واسطے قبض ارواح مومنون کے اول سلام اللہ علیکم کہینگے اور بعضون کے نزدیک مراد سلام اور بشارت ملائکہ کی ہی کہ مومنون پر وقت نکلنے کے قبرون سے کرینگے * **معالم** * اب آگے پھر کفار و منافقون کے سنانیکے لیے آنحضرت کو خطاب فرمایا کہ ہمنے تو تجھے ان صفتون کے ساتھ بھیجا ہی بڑے اشقیا ہین وہ کہ جو تیری قدر و مرتبہ نہین جانتے اور بڑے نصیب اونکے کہ جو تجھپر ایمان لائے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اى نبی ہمنے تجکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا یعنی مومنون کو جنت کی اور ڈرانے والا یعنی کفار کو دوزخ سے اور بلانے والا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے یعنی ساتھ آسان کرنے اوسکے کے اور چراغ چمکتا * **تفسیر** * شاہد یعنی گواہ رسولون کے لیے کہ انھون نے احکام الہی پونہچا دیے تھے یا گواہ کر کر بھیجا ہی ہمنے تجکو تیری امت کے لیے کہ اونکی تصدیق و تکذیب مین قول تیرا عند اللہ مقبول ہوگا جیسے کہ قبول ہوتا ہی قول شاہد عدل کا حکم مین اور چراغ چمکتا کہ دور کین بسبب اونکے اللہ تعالی نے اندھیریان شرک کی اور راہ بتائی بسبب اونکے گمراہون کو جیسے کہ دور کیجاتی ہین تاریکیان رات کی بسبب چراغ روشن کے اور راہ پاتے ہین لوگ بسبب اوسکے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد چراغ سے قرآن ہی پس ہوگی تقدیر وذا سراج منیرا وتالیا سراجا منیرا یا شاہد یعنی گواہی دینے والا ہی ہماری وحدانیت کی اور بشارت دینے والا ہی ہماری رحمت کی اور ڈرانے والا ہی ہمارے عذاب سے اور بلانے والا ہی طرف عبادت ہماری کے اور چراغ اور حجت ظاہرہ ہی ہماری درگاہ کی * **ح** * **تنبیہ** * روایت ہی عطا بن یسار سے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے کہ خبر دے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے کہ توریت مین ہی یعنی تمنے تو توریت پڑھی ہی آیا پائی ہی تمنے اوسمین صفت آنحضرت کی پس خبر دو مجکو کہا عمرو بن العاص نے کہ ہان خبر دیتا ہون قسم ہی اللہ کی کہ وہ البتہ وصف کیے گئے ہین توریت مین ساتھ بعض صفت کے کہ قرآن مین ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ الخ یعنی اى نبی تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اس حال مین کہ گواہ ہی احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ہی مطیعون کو اور ڈرانے والا ہی گنہگارون کو اور پناہ ہی عربون کے لیے تو بندہ میرا ہی اور رسول میرا نام رکھا مینے تیرا متوکل کہ تمام کام مجکو سپرد کیے تو نے نہین ہی سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہین دفع کرتا ساتھ برائی کے برائی کو یعنی جو کوئی اوس سے بدی کرے وہ اوسکے بدلے مین برائی نہین پونہچاتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ہرگز وفات نہین دیگا اوسکو اللہ یہان تک کہ سیدھا کرے بسبب اوسکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسکے کہ کہین لا الہ الا اللہ اور کھولے بسبب اسی کلمے کے اندھی آنکھون کو اور بہرے کانون کو اور دلون غلاف دار کو کہ نہین سمجھتے ہین کچھ اور یاد نہین رکھتے ہین کچھ گویا کہ غلاف مین ہین * **بخاری** *

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝

اور خوشی سنا ایمان والون کو کہ اونکو ہی خدا کی طرف سے بڑی بزرگی + تفسیر یعنی ثواب عظیم سب امتون سے بڑا ہے امت ہی ہی + ف ۱ ش ق

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور کہا نہ مان منکرون کا اور دغابازون کا اور چھوڑ اونکو ستانا اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانے والا + تفسیر
یعنی بس وہ بچاویگا تجکو اونکے شر سے اسلیے کہ جو بھروسا کرتا ہی اللہ پر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر سب دشواریان اور کہا نہ مان الخ
مراد اس سے رغبت دلانی ہی آنحضرت کو اس بات پر یا مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اور ثابت رہو اسی حالت پر کہ ہو تم کہا نہیں مانتے اونکا
اور چھوڑ ایذا اونکی اسکے معنی مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ وہ جو تجھے ایذا دیتے ہین کر تو اوسکو ایک طرف اور پروا نکر اونکی اور نہ ڈر
اونکی ایذا دینے سے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ چھوڑ ایذا دینا اونکو عوض مین اونکی ایذا کے اور یہ حکم منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے + ف ۱ ش معالم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

ای ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پھر چھوڑ دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو اونپر حق نہیں تمہارا عدت
مین بیٹھنا کہ گنتی پوری کراؤ اونسے سو اونکو دو کچھ فائدہ اور رخصت کرو اونکو بھلی طرح سے + تفسیر نکاح اصل مین کہتے
ہین صحبت کرنے کو اور عقد کو نکاح کہنا اسلیے ہی کہ وہ سبب ہوتا ہی صحبت کا اور نہین آیا ہی لفظ نکاح کا کتاب اللہ مین مگر بیچ معنی عقد کے
اسلیے کہ نکاح بیچ معنی وطی کے قبیل تصریح سے ہی اور آداب قرآن سے یہ ہی کہ صریح اوسکو نہین فرماتے ہین بلکہ کنایہ کرتے ہین اوس سے
ساتھ لفظ ملامسۃ اور مماسۃ اور قربان اور تغشی اور اتیان کے اور بیچ تخصیص مومنات کے باوجودیکہ کتابیات بھی برابر ہین مومنات
کے اس حکم مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اولی مومن مرد کو یہ ہی کہ نکاح کرے مومن عورت سے اور ہاتھ لگاؤ یعنی جماع کرو اور خلوت صحیحہ بھی
مانند جماع کے ہی اور رخصت کرو بھلی طرح سے یعنی روک نرکھو اونکو ضرر پہونچانے کیلیے اور نکالو اونکو اپنے مکانون سے اچھی طرح
بن ستائے اور حکم شرعی اسمین یہ ہی کہ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اوسکا مہر کچھ بندھا تھا تو آدھا مہر دے
اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور وہ عورت اوسی وقت چاہے تو اور نکاح کرے عدت اوسپر
کچھ نہیں اور اگر صحبت ہوئے یا خلوت ہوئے گو صحبت نہوئے تو مہر بھی پورا دینا چاہیے اور عدت بھی بٹھانا یہ مسئلہ یہان فرمایا
حضرت کی بیویون کے ذکر مین شاید اسواسطے کہ حضرت نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اوسکے پاس گئے کہنے لگی اللہ تجھسے
پناہ دے حضرت نے اوسکو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اور اوس سے مفارقت کی آپنے اسپر یہ حکم
فرمایا ہو اور خطاب فرمایا ایمان والون کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہیں سب مسلمانون پر یہی حکم ہی + ف ۱ ش موضح

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ای نبی ہمنے حلال رکھین تجکو تیری عورتین جنکے مہر تو دیچکا اور لونڈیان کہ مالک ہوئی تیرے ہاتھ جو ہاتھ لگا دین تجکو
اللہ نے اور حلال کین ہمنے تیرے چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان یعنی قریش مین کی عورتین اور تیرے ماموں کی بیٹیان

اور خالاؤن کی بیٹیان یعنی بنی زہرہ مین کی جنھون نے وطن چھوڑا تیرے ساتھہ اور حلال کی ہمنے مسلمان عورت اگر بخشے وہ اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اوسکو نکاح مین لے یہ حکم یعنی بلا مہر خالص تیرے ہی لیے ہی سوائے سب مسلمانون کے یعنی واجب ہی مہر سب پر تمھارے سوائے اگرچہ نہ ٹھہرا وے مہر یا نفی کرے اوسکی ہمکو معلوم ہی جو فرض کیا ہمنے اونپر اونکی بیویون کے حق مین اور اونکی لونڈیون کے حق مین تاکہ نہ اونکے ہاتھہ اونکے تانرے ہے تجپر تنگی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ۞ **تفسیر** جو عورتین تیری ہین جنکا مہر دیا یعنی اب نکاح مین ہین خواہ قریش سے ہون اور مہاجر ہون یا نہون یہ حلال ہین اور ماموں چچا کی بیٹیان یعنی قریش مین کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نکی تو حلال نہین اور ہاتھہ لگا دین یعنی کفار سے ہاتھہ لگین کہ بندی مین پکڑی آئین بس مالک ہوئے تم اونکے اور وہ صفیہ اور جویریہ تھین کہ غزوۂ خیبر اور بنی المصطلق مین پکڑی آئین تھین پھر آزاد کیا آنحضرتؐ نے اونکو اور نکاح مین لائے اونکو اور ماریہ قبطیہ بھی مملوکہ تھین حضرتؐ کی کہ جنسے ابراہیم پیدا ہوئے اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی یہ حکم خاص آنحضرتؐ ہی کے لیے تھا کہ جو عورت بن مہر اپنے تئین نذر آنحضرتؐ کی کرے اور آنحضرتؐ اوسکو بن مہر نکاح مین لائین تو درست تھا جیسے کہ زینب بیٹی خزیمہ انصاری کی نے کہ جنکا لقب ام المساکین تھا اور بموجب ایک قول کے میمونہ بنت الحارث نے اور بموجب ایک قول کے ام شریک بنت جابر اسدیہ نے اور بموجب ایک قول کے خولہ بنت حکیم نے کہ بنی سلیم مین سے تھین نفس اپنا آنحضرتؐ کو بخشا اور بے مہر حضرتؐ کے نکاح مین آئین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ واقع نہوا لیکن پیغمبر کو اذن تھا اسکا اور اور مسلمانون پر وہی حکم ہی اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح نہین خواہ ذکر مین آیا خواہ پیچھے ٹھہرالیا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہی سو لازم ہی اور آنحضرتؐ کی بیبیان دس مشہور ہین حضرت خدیجہؓ اول تھین اونکے بعد سب نکاح مین آئیان حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا حضرتؐ کے سامنے نو بیبیان ہین وفات کے بعد حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت سودہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت زینبؓ حضرت ام حبیبہؓ حضرت جویریہؓ حضرت صفیہؓ حضرت میمونہؓ پہلی چھ قریشی تھین اور ہبہ منعقد ہونے نکاح کے ساتھہ لفظ ہبہ کے بیچ حق مسلمانون کے اختلاف ہی امام مالکؒ و شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک نکاح سوائے لفظ نکاح یا تزویج کے منعقد نہین ہوتا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہو جاتا ہی اور مہر ہر صورت لازم ہی عدم مہر آنحضرتؐ کے خصائص سے تھا اور جو فرض کیا یعنی واجب کیے ہمنے مومنون پر اونکی بیبیون کے حق مین احکام کہ نہ نکاح کرین زیادہ چار سے اور نہ نکاح کرین بغیر گواہون اور مہر اور اونکی لونڈیون کے حق مین یعنی ساتھہ خریدنے وغیرہ اسباب ملک کے اور لفظ لکیلا متعلق ہی خالصۃ لک کے اور قد علمنا الخ بیچمین جملہ معترضہ ہی یعنی حکم مذکور خاص تمھارے ہی لیے مقرر فرمایا تا تجپر تنگی نہو ۞ **مع**

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝

پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے تو اپنی بیویون مین سے اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا اونمین سے جو کنارے کردی تھین تو تجھہ گناہ نہین تجپر اسمین لگتا ہی کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اونکی اور غم نہ کھاوین اور راضی رہین اوسپر جو تونے دیا سارییان اور اللہ جانتا ہی جو تمھارے دلون مین ہی اور ہی اللہ سب جانتا تحمل والا ۞ **تفسیر** کسی مرد کو جو کئی عورتین ہون اوسپر واجب ہی باری سے سب پاس رہنا برابر حضرتؐ پر یہ واجب نرکھا اسواسطے کہ عورتین اپنا حق نسمجھین تو جو دے راضی ہوکر قبول کرین پر حضرتؐ نے فرق نہین کیا سبکی باری برابر رکھی ایک حضرت سودہؓ نے اپنی باری بخشدی تھی

حضرت عایشہ کو ہبہ ❊ موضح ❊ تفسیر وسیط مین کہا کہ جو باری مقرر کرنیکا درمیان بیویون کے آنحضرت صلعم سے ساقط اس
آیت کے ساقط ہوا اور معالم مین اسکو مشہور تر قولون کا کہا ہی اور منقول ہی کہ جب خولہ نے نفس اپنا آنحضرت صلعم کو بخشا تو عایشہ رض
نے کہا عورت کو حیا نہین آتی ہی کہ نفس اپنا مرد کو بخشتی ہی اور یہ بھی ہی کہ آنحضرت صلعم کی بیویون نے نفقہ زیادہ حاجت سے طلب کیا اور
ایک مہینے تک آنحضرت صلعم نے انسے جدائی کی بعد اوسکے آیت تخییر اوتری یہ آیت اوتری عایشہ رض نے کہا یا رسول اللہ ما اریٰ ربک
الا یسارع فی ہواک پس سب بیویان راضی ہوئین اوس چیز پر کہ آنحضرت صلعم چاہین خواہ ترک باری کرین یا فضیلت دین بعض کو
بعض پر نفقے مین اور باری مین اور کشاف مین کہا کہ تاخیر دی آنحضرت صلعم نے سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو اور [illegible]
باری کی کرتے تھے درمیان انکے جسطرح کہ چاہتے اور عایشہ اور حفصہ اور زینب اور ام سلمہ کو اپنے ساتھ رکھا اور
درمیان انکے باری بجالائے اور صاحب ارشاد الساری نے کہا کہ آنحضرت صلعم اخیر عمر اپنی تک باری اپنی بیویون کے درمیان مین
مرعی رکھتے تھے سواے سودہ کے کہ اونھون نے نوبت اپنی عایشہ رض کو بخشدی تھی ❊ بعض ❊ پیچھے رکھدے تو الخ یعنی چھوڑ دے
تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اونمین سے اور ساتھ سلاوے تو جسکو چاہے یا طلاق دیوے تو جسکو چاہے اور رہنے دے تو
نکاح مین جسکو چاہے یا نہ نوبت مقرر کرے تو واسطے جسکے اونمین سے چاہے اور نوبت مقرر کرے تو جسکے لیے چاہے یا چھوڑ دے
تو نکاح مین لانا جسکا چاہے عورتون امت اپنی کی سے اور نکاح کرے تو جس سے چاہے اور جسکو جی چاہے بیرا الخ یعنی جسکو
بلاوے تو اپنے بستر پر اور طلب کرے تو صحبت اوسکی اونمین سے کہ یکسو کیا ہی تو نے نفس اپنے سے ساتھ تاخیر دینے کے
پس نہین ہی تنگی تجپر اسمین یعنی نہین ہی یہ بات کہ جب معزول کیا تو نے اوسکو تو نہ جائز ہو تیرے لیے پھر بلانا اوسکا طرف اپنے
اور اسمین لگتا ہی الخ یعنی یہ سپرد کرنا طرف مشیت تیری کے قریب تر ہی طرف ٹھنڈک آنکھون اونکی کے اور قلت غم اونکی کے اور رضا
اونکی کے سبکی اسلیے کہ جب جانین گی وہ کہ یہ سپرد کرنا اللہ کی طرف سے ہی تو خاطر جمع ہوجاویگی اونکی اور جاتی رہیگی غیرت کرنی آپسکی
اور حاصل ہوگی رضا اور اللہ جانتا ہی الخ اسمین وعید ہی اوس بیوی کے لیے کہ نہ راضی ہوا اونمین سے ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے اور
سپرد کیا طرف مشیت رسول اپنے کے اور ہی اللہ سب جانتا یعنی سینے کی باتون کو اور تحمل والا کہ نہین جلدی عذاب کرتا پس وہ لائق ہی اسکے کہ ڈرے اوس سے ❊ حل

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝

حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا
اور ہی اللہ ہر چیز پر نگہبان ❊ تفسیر ❊ یعنی جتنی قسمین کہدین اوس سے زیادہ حلال نہین اور جو ہین اونکو بدلنا نہین
حلال یہ ضرور ہین اور ہاتھ کا مال یعنی حرم ہین حضرت کی دو حرم مشہور ہین یا تین ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم
ایک ریحانہ یا شمعون یا دونون حضرت عایشہ رض نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا اب عورتین حلال ہوگئین ❊ موضح ❊ اس پیچھے
یعنی بعد نو بیویون کے اسلیے کہ نو بیویان نصاب تھین آنحضرت صلعم کے لیے یعنی اتنی ہی حلال تھین جیسے کہ چار نصاب ہین اونکی
امت کے لیے اور حاصل یہ کہ ان نو بیویون کے سواے اور بیوی کرنی درست نہین اور نہ یہ کہ ان سبکو یا بعض کو طلاق دے کر
انکے بدلے اور کرو یہ بھی درست نہین مگر لونڈیان درست ہین اور یہ احسان خدا کا اونپر جزا اوسکی ہی کہ اونھون نے بعد آنے
آیت تخییر کے خدا اور رسول کو اختیار کیا بموجب روایت انس وغیرہ کے رسول علیہ السلام اخیر عمر تک اس تحریم پر رہے اور بعد اسکے
اور بیوی نہین کی اور بقول عایشہ رض اور ام سلمہ رض کے یہ حکم منسوخ ہوا کہ بعد اسکے نکاح کرنا اور بیوی سے جس سے کہ چاہین

آنحضرت پر حلال ہوا اور منسوخ ہونا اس آیت کا یا تو سنت سے ہوا یا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ
کہ جو اوپر مذکور ہوا اور ترتیب نزول نہین ہی اوپر ترتیب مصحف کے یعنی یہ آیت اگرچہ مصحف مین اوپر مذکور ہوئی لیکن نازل بعد
لا یحل کے ہوئی ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہ نہی ہی نکاح کرنے عورت غیر قوم اپنی کے سے کہ جو اوپر مذکور ہوئین یعنی سوائے
اپنے چچا اور پھوپی اور خالہ اور ماموں کی بیٹیوں سے نکاح نکر اور انھین سے جسقدر چاہ کر اور بعضوں کے نزدیک مراد غیر مسلمات
ہین یعنی یہودیہ اور نصرانیہ بعد ان مسلمات کے نکاح مین نہ لا اور بعضوں نے کہا کہ مراد نہ طلاق دینا انکا ہی یعنی ان عورتوں کو طلاق
دیکر بجاے انکے اور نکر اسلیے کہ یہ مومنوں کی مائین ہوئی ہین نکاح انکا اور سے درست نہین لیکن نکاح اور عورتوں کا
تجھپر حرام نہین اور بعضوں نے کہا کہ عرب جاہلیت مین تبدیل بیویوں کی آپسمین کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت اوتار کر پیغمبر خدا
کو اوس سے منع کیا اور کہا ہی علما نے کہ اس آیت مین دلیل ہی جواز نظر کی طرف اوس عورت کے کہ نکاح کیا چاہے اوس سے یہ بات
معلوم ہوئی وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ سے اسلیے کہ خوش معلوم ہونا حسن کا سوائے دیکھنے کے نہین ہوتا اور روایت ہی
مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا خواستگاری کی مینے ایک عورت سے پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھا ہی تو نے
اوسکو عرض کیا مینے نہین فرمایا پس دیکھلے اوسکو اسلیے کہ یہ لائق تر ہی ساتھہ اسکے کہ موافقت ہو تم دونوں کے درمیان مین اور کئی
روایتین ایسے ہی مضمون کی آئی ہین اور شان نزول اسکا یہ کہا ہی علما نے کہ آنحضرتؐ نے عمیس کی بیٹی جعفر بن ابی طالب
کی بیوی سے بعد شہید ہونے اونکے کے ارادہ خواستگاری کا کیا تھا اور وہ حسین تھی تھین پس خداے تعالیٰ نے [illegible]
اوتارنے اس آیت کے اوس سے منع فرمایا ✤ **تنبیہ** ✤ مجمل احوال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا یہ ہی کہ آنحضرتؐ نے پچیس برس دو مہینے دس روز کی عمر مین نکاح کیا حضرت خدیجہؓ بنت خویلد
سے اور اونکی عمر چالیس برس کی تھی سب سے پہلے نکاح آپکا انھین سے ہوا اور تمام اولاد آپ کی انھین سے پیدا ہوئی
سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اونچاس برس آٹھہ مہینے
چوبیس روز کی ہوئی تو خدیجہؓ نے وفات پائی بعد ازان نکاح کیا سودہ بنت زمعہ سے اور وہ آنحضرتؐ کے پاس بڑھیا ہوئین
اور آنحضرتؐ نے چاہا تھا کہ طلاق دین اونکو پس اونھون نے نوبت اپنی عایشہؓ کو دی اور کہا کہ مجکو مردون سے کچھہ کام نہین
مقصود مجکو یہ ہی کہ اوٹھائی جاؤن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین اور وفات اونکی ہوئی سنہ چوپن مین
شوال کے مہینے مین معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت مین بعد ازان عایشہؓ بنت ابی بکر سے نکاح کیا مکے مین دو برس پہلے
ہجرت سے اور بموجب ایک قول کے تین برس پہلے ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت مین چھہ برس کی تھین اور ہمبستر کیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مدینے مین شوال کے مہینے مین دوسرے سال ہجری مین اور جب وہ نو برس کی تھین اور اونھون نے
وفات پائی مدینے مین سترھوین رمضان کو سنہ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور آنحضرتؐ نے کسی باکرہ سے نکاح
نہین کیا سوائے عایشہؓ کے اور کنیت اونکی ام عبد اللہ ہی اگرچہ عبد اللہ بن زبیر انکی بہن اسما کے بیٹے ہین لیکن مقرر فرمائی
کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استدعا کیا انھون نے بسبب اسکے کہ خالہ بمنزلے ماکے ہی بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق
کو نکاح مین لائے ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس آئے جبرئیل اور کہا کہ خدا تعالیٰ
تمکو فرماتا ہی کہ رجعت کرو اسلیے کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے از خود رجعت کی بسبب مہربانی کے عمرؓ پر واللہ اعلم اور وفات پائی انھون نے اکتالیسوین سال ہجری مین

اور بعضون کے نزدیک بیتالیسوین سال مین اور اور اقوال بھی آئے ہین اسمین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ ام حبیبہ
بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین اور مہر دیا اونکو آنحضرتؐ کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے
چارسو دینار اور متولی اونکے نکاح کے ہوئے عثمان بن عفانؓ اور بقولے خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی چوالیسوین
سال ہجری مین اور نکاح مین لائے ام سلمہؓ کو اور وفات اونکی انسٹھوین سال ہجری مین ہوئی اور وہ آنحضرتؐ کی سب
بیویون سے پیچھے مرین ہین اور بقولے سب سے پیچھے میمونہ نے وفات پائی اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو
اور وہ آنحضرتؐ کی پھوپی کی بیٹی تھین پہلے بیچ عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین بعد ازان
اونھون نے طلاق دی تب ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی اونھون نے مدینے مین بیسوین سال ہجری مین اور
آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے اول انھون ہی نے وفات پائی ہے اور نعش پر اول
یہی اوٹھائی گئین ہین اور مراد نعش سے یہ ہے کہ جنازے پر چند لکڑیان باندھین بشکل گہوارہ تا ستر خوب ہو اور نکاح مین لائے
جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوۂ بنی مصطلق مین بندی مین آئین تھین پس ثابت بن قیس کے حصے مین آئین اونھون نے اونکو
مکاتب کیا پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین تا کچھ مبلغ کتابت مین سے سوال کرین اور وہ
عورت خوش شکل تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکار نہین کرتا ہون مین بہتر اس سے ادا کرونگا تیری طرف سے
مال کتابت اور تجھے اپنے نکاح مین لاؤنگا وہ اسپر راضی ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مبلغ ادا کیے اور نکاح مین
لائے اونکو وفات پائی اونھون نے ماہ ربیع الاول مین سنہ چھپن ۵۶ ہجری مین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ صفیہؓ کو اور وہ
حضرت ہارون کی اولاد مین سے تھین بندی ہوکر آئین غزوۂ خیبر مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا اونکو اور
آزاد کرنا مہر اونکا کیا وفات پائی پچاسوین سال مین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ میمونہ کو اور وہ خالہ ہین خالد بن ولیدؓ اور عبد اللہ
بن عباس کی وفات پائی اونھون نے اوسی جگہ کہ جہان آنحضرتؐ نے اونسے نکاح کیا تھا نام اوس موضع کا سرف ہے سنہ
اکیاون ہجری مین اور بموجب ایک قول کے چھیاسٹھوین سال مین اور برتقدیر قول اخیر کے سب بیویون کے بعد وفات اونکی
ہوگی اور یہ جماعت مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرتؐ کے انتقال کے بعد باقی رہین سوائے خدیجہؓ کے اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ زینب
بنت خزیمہ کو سنہ تیسرے ہجری مین اور وہ آنحضرتؐ کے پاس زندہ نرہین مگر تھوڑے دنون دو مہینے یا تین مہینے پھر وفات
پائی اور سوائے انکے اور ایک جماعت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ یعنی خواستگاری کی اور یہ امر
انجام کو نہ پہنچا ازانجملہ فاطمہ بنت ضحاک تھین کہ آنحضرتؐ اونکو نکاح مین لائے اور جب آیت تخییر نازل ہوئی تو اونکو اختیار دیا اسمین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہین یا دنیا اختیار کرین اونھون نے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو جدا کیا بعد ازان مینگنیان اونٹ کی چنتی پھرتی تھین اور کہتی تھین مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور ازانجملہ شراف
دحیہ کلبی کی بہن کہ نکاح کیا اونسے اور دخول نہین کیا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہین کہ بخشا اونھون نے نفس اپنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشنے والی اپنے نفس کی ام شریک تھی اور اسماء جونیہ کہتے ہین کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہاتھ اوسپر ڈالین تو اوسنے کہا اعوذ باللہ منک یعنی ساتھ خدا کے پناہ مانگتی ہون تجھسے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مفارقت کی اور عمرہ بنت یزید اور ایک عورت غفار مین سے اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی
پہلے دخول کے اور بنت الصلت کہ وہ مرگئی پہلے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے نزدیک ہون اور ایک عورت اور تھی

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نزدیک ہوون فرمایا ہبی لی نفسک یعنی نفس اپنا مجکو دے اوسنے کہا کہ کوئی عورت نہین بخشتی نفس اپنا بازاری کو دیتی ہی پس آنحضرت نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ کیا ایک اور عورت سے پس اوسکے باپ نے کہا کہ وہ داغ سفید رکھتی ہی اور اوسکے بدن مین کچھ علت تھی پھر جو دیکھا تو داغ سفید پایا اور خطبہ کیا ایک عورت کا اوسکے باپ سے اوسنے صفت اوسکی بیان کی اور کہا زیادہ اس سے یہ ہی کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہی وہ فرمایا اوسکے لیے نزدیک خدا کے کچھ خیر نہین ہی پس ترک کیا اوسکو اور تھا مہر آنحضرت کے ازواج کا پانسو درہم ہر بیوی کا سوائے صفیہ اور ام حبیبہ کے کہ انکے مہر کا بیان اوپر گذر چکا ہی اور یہ قول صحیح قولون کا ہی ۞ سرور المحزون

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝

ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تمکو حکم ہو کھانے کے واسطے تو جاؤ نہ راہ دیکھتے اوسکے پکنے کی ولیکن جب بلاوے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو آپ آپکو چلے جاؤ اور نہ بیٹھو آپسمین جی لگاتے باتون مین اس بات سے تمھاری تکلیف تھا پیغمبر کو پھر تمسے شرم کرتا ہی یعنی تمھارے نکالنے سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتلانے مین اور جب مانگنے جاؤ پیغمبر کی بیویون سے کچھ چیز کام کی تو مانگ لو اونسے پردے کے باہر سے اسمین خوب ستھرائی ہی تمھارے دل کو اور اونکے دل کو اور تمکو نہین پہونچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی عورتون سے اوسکے پیچھے یعنی انتقال کے بعد کبھی البتہ یہ بات تمھاری اللہ کے ہان بڑا گناہ ہی ۞ تفسیر ۞ یہ اللہ تعالی نے ادب سکھائے مسلمانون کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر مین جمع ہوتے تو پیچھے باتین کرنے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نفرماتے کہ اوٹھ جاؤ اونکے واسطے اللہ تعالی نے فرمادیا اور اس آیت مین حکم ہوا پردے کا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جاوین سب مسلمانون کی عورتون پر یہ حکم واجب نہین اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑون مین ڈھکا ہو تو گناہ نہین اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہی ۞ اکثر مفسرون کے نزدیک شان نزول ابتدائے آیت کا یہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا زینب بنت جحش سے اور بلایا لوگون کو طعام ولیمہ کے لیے تو لوگ جمع ہوئے اور کھانا کھایا بعضے آدمی بعد کھانے کے بیٹھے رہے مشغول ہو کر باتون مین اور حضرت زینب حجرے مین دیوار کی طرف مونہہ کیے ہوئے بیٹھی رہین اور جب تک حکم پردے کا نہین تھا اور آنحضرت چاہتے تھے کہ لوگ چلے جاوین جب لوگ نہ اوٹھے تو آنحضرت خود اوس مجلس سے اوٹھے اور اکثر صحابہ چلے گئے تین چار آدمی بیٹھے رہے اور آنحضرت حیا سے اونکو نہین کہہ سکتے تھے کہ چلے جاؤ اور آپ باہر آئے حضرت عایشہ کے حجرے کے دروازے تک پہونچ کر پھر پھرے بگمان اسکے کہ لوگ چلے گئے ہونگے لیکن دیکھا تو بیٹھے تھے پھر چلے گئے پھر آئے غرض کہ بعد انتظار بہت کے خلوت ہوئی آنحضرت زینب کے گھر مین آئے اور انس نے کہا کہ مینے بھی چاہا کہ آنحضرت کے ساتھ گھر مین جاؤن پر آپنے پردہ حجرے کے دروازے پر چھوڑا اور یہ آیت نازل ہوئی اور حکم پردے کا صادر ہوا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق کتنے ایک آدمیون کے مسلمانون مین سے کہ وہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے

کھانے کے وقت کے پس آتے تھے وہ پہلے کھانا پک چکنے کے بیٹھے رہتے یہان تک کہ پک چکتا طعام پھر کھاتے اور جلدی
نہ نکلتے پس آنحضرت کو ایذا ہوتی اونکے سبب سے پس اوتری آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا الخ بتمامہ
روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا زینب رض کے نکاح مین ساتھ کھجور دن اور ستو اور بکری کے گوشت کے
اور حکم کیا انس کو کہ لوگون کو بلالائیں پے درپے آئین جماعتین کھا جاتی تھی ایک جماعت پھر آتی اور جماعت یہان تک کہ کہا انس نے
یا رسول اللہ بلایا مینے لوگون کو یہان تک کہ نہین پاتا ہون مین اب کسیکو کہ بلاؤن اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ اوٹھاؤ کھانا
اور متفرق ہوئے لوگ اور باقی رہے تین شخص باتین کرتے پس بہت دیر تک بیٹھے رہے پس اوٹھے آنحضرت تاکہ چلے جاوین
وہ اور پھرے بیویون کے حجرون مین اور سلام علیک کی اونسے اور دعا دی اونھون نے پھر پھرے حضرت تو دیکھا کہ وہ بیٹھے
بیٹھے ہوئے باتین کرتے تھے اور آنحضرت بہت شرم رکھتے تھے پس پھرے آنحضرت پس جب دیکھا اونھون نے حضرت کو پھرتے
نکلے وہ اور آنحضرت تشریف لائے اور نازل ہوئی یہ آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ اور اللہ نہین شرم کرتا ہی حق سے یعنی
نکالنا تمھارا حق تھا نہین لائق یہ کہ حیا کیجاوے اوس سے اور ہرگاہ کہ تھی حیا اوس قبیل کی کہ منع کرتی ہی حیا والے کو
بعض افعال سے کہا گیا واسطے اللہ کے کہ نہین حیا کرتا وہ حق سے یعنی نہین باز رہتا اوس سے اور نہین چھوڑ دیتا اوسکو
مانند چھوڑ دینے حیا والے کے تم مین سے کسی امر کو اور خوب ستھرائی ہی الخ یعنی شیطان کے خطرون سے اور فتنون کے عوارض سے
اور آیا ہی کہ پہلے اوترنے اس آیت کے کہ متضمن ہی فرضیت پردے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان شب کو واسطے پائخانے
پھرنے کے باہر جاتی تھین اور عمر رض چاہتے تھے کہ پردے مین بیٹھین آنحضرت کی بیویان اور آرزو رکھتے تھے کہ کچھ اس باب مین
نازل ہو اور بار بار جناب رسالت مآب مین عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم فرمایئے
امہات المومنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر ہی قضا کار ایک روز سودہ بنت زمعہ کہ بیوی تھین آنحضرت کی پائخانے کے لیے
باہر نکلین اور قد اونکا دراز تھا حضرت عمر رض نے آواز دی کہ پہچانا ہمنے تمکو ای سودہ اور غرض اونکی حرص تھی اوپر اوترنے حکم پردے
کے پس اوتری یہی آیت پردے کی پس بعد اسکے اوترنے کے نہین درست تھا کسیکو کہ دیکھے طرف کسی بیوی آنحضرت کے
خواہ نقاب ڈالے ہو یا بغیر نقاب کے حاصل یہ کہ حضرت کی بیویون کے حق مین یہ حکم تھا کہ کوئی وجود بھی اونکا نہ دیکھے اگرچہ بدن
ڈھکا ہوا اور سے لیے یہ حکم نہین اگر جسم ڈھکا ہو تو تستخص یعنی وجود کا پردہ نہین روایت ہی انس سے کہ کہا عمر رض نے موافق مرضی
میری کے تین حکم نازل کیے میرے رب نے ایک تو یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو مصلی ٹھہرایئے تو بہتر ہی
پس نازل کی اللہ تعالی نے آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور دوسرے یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم کیجیے امہات المومنین کو پردے کا تو بہتر ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت حجاب
کی اور تیسرے یہ کہ مینے سنا کچھ ایذا دینا آنحضرت کی بیویون کا آنحضرت کو یعنی درباب طلب نفقہ کے پس گیا مین بیویون پاس
اور شروع کیا مینے سمجھانا ایک ایک کو کہا مینے قسم خدا کی باز آؤ تم ان باتون سے والا بدل دیگا اللہ تعالی آنحضرت کے لیے
بیویان بہتر تمسے یہان تک کہ آیا مین زینب کے پاس پس کہا زینب نے ای عمر کیا نہین ہی آنحضرت مین اتنی سمجھ کہ سمجھا دین اپنی
بیویون کو یہان تک کہ تم نصیحت کرتے ہو اونکو کہا عمر رض نے پس نکلا مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ
اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ آخر آیت تک اور نہ یہ کہ نکاح کرو الخ نازل ہوئی بیچ حق ایک شخص کے آنحضرت کے صحابیون مین سے
کہ کہا اگر انتقال ہوگا آنحضرت کا تو مین نکاح کرونگا عائشہ رض سے کہا مقاتل بن سلیمان نے کہ وہ کہنے والے طلحہ بن عبید اللہ تھے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ یہ حرام ہی

إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○

اگر کھولو کچھ چیز کو یعنی ایذا دینی آنحضرت کی یا نکاح کرنا اونکی بیویون سے یا اوسکو چھپاؤ یعنی اپنے دلون مین سو اللہ کو
ہر چیز جانتا ہے ✤ تفسیر ✤ پس عذاب کریگا تمکو بسبب اسکے اور یہ بھی نازل ہوئی اوسی شخص کے حق مین کہ دل مین
اوسکے ارادہ تھا نکاح کرنیکا عایشہ رضؓ سے بعد آنحضرت صلعم کے اور بعضون نے کہا کہ کہا ایک شخص نے صحابہ مین سے کہ کیا
حال ہے ہمارا اگر منع کیے جاتے ہین ہم اپنے چچا کی بیٹیون کے پاس کے جانے سے اوسپر یہ آیت مذکورہ اوتری معالم ✤
تنبیہ ✤ دیکھا چاہیے کہ کیا مرتبہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اتنی سی تکلیف آپ کی جناب کبریائی نے روا رکھی
اور کیا کچھ اسپر لے دے فرمائی ہے چہ جائیکہ امتیون کے اعمال بد عرض ہون آنحضرت پر اور اوس جناب اشفق کو رنج ہو بسبب
سننے انکے کے تو خیال کرنا چاہیے کہ کیا کچھ مستحق عتاب ہوتے ہون اور قطع نظر اسکے گناہ کرنا خود موجب غضب الٰہی کا ہے
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ ✤

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ○

گناہ نہین اون عورتون کو سامنے ہونیکا اپنے باپون کے اور نہ اپنے بیٹون کے اور نہ اپنے بھائیون کے اور نہ اپنے بھتیجون کے
اور نہ اپنے بھانجون کے اور نہ اپنی عورتون کے اور نہ اپنے ہاتھ کے مال کے اور ڈرتیان رہو اللہ سے بیشک اللہ کے سامنے
ہی ہر چیز یعنی اعمال بندون کے ✤ تفسیر ✤ جب اوتری آیت حجاب کی تو کہا آنحضرت کی بیویون کے باپون اور بیٹون اور
اور اقربا محرمون نے کہ یا رسول اللہ کیا ہم بھی کلام کیا کرین اونسے پردے کے پیچھے سے پس اوتری یہ آیت کہ یہ محرم ہین
انکے سامنے ہونیکا مضایقہ نہین اور مراد اپنی عورتون سے مسلمان اور نیک بخت عورتین ہین انکی وضع کی پس کافر اور
بدکار عورتین حکم اجنبی مردون کا رکھتی ہین انکے سامنے بھی نہووین اور اپنے ہاتھ کے مال سے مراد بحسب صحیح روایت کے
لونڈیان ہین اور غلام اونکے جمہور کے نزدیک مانند اور اجنبی مردون کے ہین اور چچا اور ماموں آیت مین نہین مذکور ہوئے
اسلیے کہ یہ قائم مقام والدین کے ہین چنانچہ چچا کو باپ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اس آیت مین والہ آبائک ابراہیم
واسمعیل واسحٰق یہان خطاب ہے حضرت یعقوب کو پس حضرت اسمعیل کو انکے باپون مین شمار کیا باوجودیکہ وہ چچا
ہین حضرت یعقوب کے پھر نقل کیا گیا کلام غیبت سے طرف خطاب کے یعنی پہلے لا جناح علیہن فی آبائہن الخ
تھا کہ ساتھ ضمیرون غائب کے ذکر فرمایا پھر خطاب فرمایا بلفظ واتقین اللہ اور اس نقل مین قصد کیا گیا ہے تشدد کرنا گویا کہ
کہا گیا اور ڈرو تم اللہ سے اوس چیز مین کہ حکم کی گئی ہو تم اوس چیز کو کہ وہ پردہ کرنا ہے اور احتیاط کرو تم اوسمین اور شہید کے
معنی ہین عالم یعنی جاننے والا کہا ابن عباس نے کہ شہید اوسکو کہتے ہین کہ جانے دلون کے خطرون کو جیسے کہ جانے حرکات اعضا کو یہ شان
اللہ ہی کی ہے کسی اور کی نہین اور پھر کچھ آداب حضرت کے گھر والون کے مذکور ہوئے بسبب فضیلت و قدر ہونے انکے کے اللہ تعالی کے
نزدیک اب آگے فرماتے ہین کہ یہ رسول ہمارے نزدیک بڑی قدر والا ہے محفوظ رکھو آداب اوسکے اور اوسکے گھر والون کو اور درود بھیجو
اوسپر کہ اللہ بھی اوسپر رحمت بھیجتا ہے اور اوسکے فرشتے بھی استغفار کرتے ہین اوسکے لیے اللھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ
ابداً ابداً ✤ ع ✤

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○

تحقیق خدا اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے مسلمانون درود بھیجو تم اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا فقط
تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے رحمت و استغفار بھیجتے ہین رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اوسپر یعنی دعا کرو اوسکے لیے
اور سلام بھیجو سلام کہکر [illegible] تفسیر یہ حکم ادا ہوتا ہی نماز مین اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اللہ سے
رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اونکے ساتھ اونکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہی اونپر اونکے لائق رحمت اور ترقی ہی اور دس رحمتین
اور ترقی ہین مانگنے والے پر جتنا چاہے اوتنا حاصل کرے صو رحمت بھیجو یعنی کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ یا صَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اور سلام بھیجو یعنی کہو اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ یعنی سَلِّمُوْا کے ہین تابعدار ہو اونکے امر کے اور مانو
اور بجا لاؤ اوسکو اور پوچھی گئی آنحضرت سے تفسیر اس آیت کی پس فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالی نے مقرر کیے ہین واسطے میرے
دو فرشتے پس نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک کسی بندے مسلمان کے پھر وہ درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہتے ہین وہ دونون فرشتے
غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اور فرماتا ہی اللہ اور ملائکہ اوسکے جواب مین اون دونون فرشتون کے آمین اور نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک
کسی بندے مسلمان کے پس نہین درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہتے ہین وہ دونون فرشتے غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اور فرماتا ہی اللہ اور
فرشتے اوسکے واسطے اون دونون فرشتون کے آمین پس اگر سنے اسم مبارک نبی علیہ السلام کا تو درود بھیجے اونپر کہ یہ واجب ہی
پھر اگر سنے کئی بار ایک مجلس مین تو اختلاف کیا علما نے بعضون نے تو کہا کہ نہین واجب ہی سننے والے پر مگر ایک بار درود بھیجنا
کذا فی فتاوی قاضیخان اور قنیہ مین کہا کہ اسپر فتوی دیا گیا ہی اور کہا طحاوی نے کہ واجب ہی اوسپر درود بھیجنا ہر سننے
کے وقت اور مختار قول طحاوی ہی کا ہی کذا فی الولوالجیہ اور احتیاط اسی مین ہی اور اسپر جمہور ہین اور اگر درود بھیجے آنحضرت کے
غیر پر بطور تبعیت کے جیسے کہ کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ تو کچھ کلام نہین ہی اسمین جائز ہی اور حسن صورت مین اکیلے
کسی پر درود بھیجے اہل بیت مین سے تو مکروہ ہی اور شعار روافض سے ہی اور سلام کفایت کرتا ہی صلوۃ سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور اگر سنے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھتے وقت تو نہین واجب ہی درود بھیجنا اور اگر بعد فارغ ہونے کے
قرآن سے بھیجے تو اچھا ہی اور اگر قرآن پڑھتے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پہنچے تو پڑھنا قرآن کا بحسب تالیف اور
نظم اوسکے افضل ہی درود بھیجنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت مین پس اگر فارغ ہوکر بھیجے تو افضل ہی اور اگر
نہ بھیجے تو کچھ ضرر بھی نہین اسکو اور پوچھے گئے بقالی پڑھنے قرآن کے سے کہ آیا وہ افضل ہی یا درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
پس کہا اونھون نے کہ وقت طلوع آفتاب کے اور اون اوقات مین کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور دعا اور تسبیح اولی ہی قرآن کے پڑھنے سے اور سلف تسبیح کرتے تھے ان اوقات مین اور قرآن نہین پڑھتے تھے
اور کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ الخ کے کہ مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور ملائکہ دعا کرتے ہین اونکے لیے اور ابن عباس رض سے تفسیر يُصَلُّوْنَ کی برکت کرتے ہین بھی منقول ہی یعنی تعریف کرتے
ہین اونکی اور بعضون نے کہا کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار اور کہا ابو العالیہ نے
کہ صلوۃ اللہ کی ثنا کرنی اوسکی ہی آنحضرت پر نزدیک ملائکہ کے اور صلوۃ ملائکہ کی دعا ہی

مسئلہ عالمگیری

جمہور اسپر ہین کہ امر درود بھیجنے کا پیغمبر خدا پر اس آیت مین وجوب کے لیے ہی لیکن امام مالک رح کہتے ہین کہ ایکبار
تمام عمر مین فرض ہی اور زیادہ اسپر سنت اور مستحب ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ ایکبار فرض ہی اور ہر وقت سننے نام آنحضرت کے
[illegible] واجب ہی اور [illegible] اور تمام اوقات مین مستحب ہی اور امام شافعی اور احمد رح کے نزدیک [illegible]

نماز کے قعدۂ اخیر مین فرض ہی اور بوقت سننے نام آنحضرت صلعم کے بھی واجب ہی اور بیچ فتاوی برہنہ حنفیہ کے لکھا ہی کہ وقت
سننے نام ہر پیغمبر کے انبیا مین سے درود بھیجنا واجب ہو اور خلاصہ مین کہا کہ اگر وقت تلاوت کے بھی سنے تو بھی درود
واجب ہو اور تعظیم خدا تعالی کی ساتھہ جل جلالہ کے کہنی ہر بار کہ نام پاک اوسکا سننے واجب ہی کذا فی الجامع اور نظم مین کہا کہ
ہر مجلس مین ایکبار کافی ہی اور فتح القدیر مین کہا اگر فوت ہو تعظیم مذکور کہنی تو اوسپر دین نہین ہوگا برخلاف درود کے کہ دین ذمہ پر
رہتا ہی پس قضا اوسکی لازم ہی نہ قضا تعظیم خدا کی اگر فوت ہو اور عدۃ الواعظین مین کہا جو نام پاک کہ سنے جل جلالہ کہنا
واجب ہی اور فضائل درود کی کچھہ حد نہین ہی کوئی قربت بعد ذکر خدا کے مانند اسکے نہین ہی جسقدر کہ خدا توفیق دے
غنیمت جانے اور ذکر کرنے اوسکے تمام فضائل کے سبب طول ہوتا ہی اور کسی پر مخفی نہین اسلیے چند احادیث کے بیان پر اکتفا
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِی یَومَ القِیٰمَۃِ اَکثَرُھُم عَلَیَّ صَلوٰۃً یعنی بہت قریب
ساتھہ میرے لوگون مین سے روز قیامت کے وہ ہوگا کہ جو مجھپر درود بہت بھیجتا ہی اور یہ بھی فرمایا کہ جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی
رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیل ع میرے پاس آئے اور کہا کہ بلاشبہ تیرا رب فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا
تجکو ای محمد یہ کہ نہ درود بھیجے تجپر کوئی تیری امت مین سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی تیری
امت مین سے مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلَیہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَاَتبَاعِہٖ
اَبَدًا اَبَدًا اور یہ بھی فرمایا مَن صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰۃً صَلَّت عَلَیہِ المَلٰئِکَۃُ کَمَا صَلّٰی فَلیُقَلِّلِ العَبدُ مِن ذٰلِکَ
اَو لِیُکثِر یعنی جو درود بھیجے مجپر ایک درود استغفار کرین اوسکے لیے فرشتے جیسا کہ درود بھیجا پس چاہیے کم کرے بندہ اسسے
یا زیادہ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے لیے فرشتے ہین سیر کرنے والے زمین مین کہ پونہچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام
یہ روایتین معالم مین ہین اور الفاظ درود کے حدیثون مین طرح بطرح آئے ہین اور بہت صحیح وہ درود ہی کہ جو نماز مین پڑھتے
آئے ہین حدیث مین یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ
اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ
اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ماپے ثواب کو ساتھہ پیمانے پورے
کے یعنی جسکو بہت سا ثواب لینا منظور ہو جبکہ درود بھیجے ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین پس چاہیے کہ پڑھے یہ درود اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَاَزوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ المُؤمِنِینَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھلِ بَیتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ
عَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ اور بہت درود منقول ہین حدیث مین حتی المقدور ملحوظ اون درودونکا
پڑھنا لکھے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئے ہین اور نووی نے کہا افضل یہ ہی کہ جو الفاظ وارد ہوئے ہین
حدیثون مین اونکو جمع کرکر پڑھے جیسے کہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُولِکَ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ
وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ وَبَارِک
عَلیٰ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبرَاھِیمَ
فِی العٰلَمِینَ رَبَّنَا اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ اور آداب درود پڑھنے کے مثل آداب ذکر حق کے ہین کہ وضو کرکر بخضوع
تمام روبقبلہ بیٹھکر مسجد مین یا جاے نیک مین پڑھے اور اگر خوشبو حاضر کرے اولی تر ہی اور بعد ہر نماز کے کچھہ درود مقرر
کرے اور وقت سحر کے بعد تہجد کے جسقدر کہ ممکن ہو پڑھتا رہے بحث تنبیہ جاننا چاہیے کہ فضائل اور

فائدے درود شریف کے بیشمار ہین واسطے اکتساب سعادت کے کچھ اونمین سے قید قلم مین آتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ تعالی کو اوسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر سبب
حسرت کی دن قیامت کے اگرچہ داخل ہووین بہشت مین اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھپر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمھارا
عرض کیا جاتا ہی مجھپر یعنی درود بہت بھیجا کرو مجھپر خصوصًا دن جمعے کے کہ درود تمھارا جب پڑھتے ہو مجھپر عرض ہوتا ہی اور جمعے کو
بطریق اولی اور ادنی درجہ کثرت کا اسّی یا سو بار ہی اور فرمایا بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے
میرا اور پھر درود نہ بھیجے مجھپر اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھپر درود پس تحقیق درود بھیجنا تمکو تو ہی تمھارے لیے یعنی سبب زیادتی اجر
اور بڑھنے مال کا اور پاکی گناہون سے ہی اور فرمایا خاک مین بھرے ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر
کیا جاؤن مین اوسکے پاس اور پھر درود نہ بھیجے مجھپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے مجکو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے
مجھپر اور آیا ہی کہ ابی بن کعب صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون
واسطے درود آپکے اوس وقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا ہی مینے فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد اپنے مین سے آپ کے درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سے زیادہ کرے
تو بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیرے لیے پھر
عرض کیا کہ دو تہائی مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو بہتر ہوگا تیرے لیے تب اونھون نے
عرض کیا اجعل لك صلاتي كلها یعنی تمام وقت اپنے ورد کا آپکے درود ہی مین خرچ کرونگا پس فرمایا اذًا يكفى
همك یعنی اب کفایت کی جائیگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور برآوینگی حاجتین تیری اور بخشے جاینگے گناہ
تیرے اور فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اوسپر اللہ دس بار اور دور کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ
اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے دس درجے بہشت مین اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان اور آیا ہی کہ جو کوئی درود
بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے اوسکے ستر بار یعنی
بہت اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہان تک کہ درود بھیجا جاوے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ بڑے اولیا او فضلاے شام سے ہین
کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ
چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ بلاشبہ اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے
قبول کرتا ہی دونون درودون کو یعنی اول و آخر کے اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو
کے ہی یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہی یہ روایتین حصن حصین اور مشکوۃ مین ہین اور کتاب مفتاح مین کہ حاشیہ
حصن حصین کا تالیف کیا ہوا اوسکے مؤلف کا ہی لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر
کتاب مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے جب تک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی
اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور حمد کی اپنے رب کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی اپنے رب سے پس تحقیق
طلب کی اوسنے خیر جگہ اوسکی سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پروا ہوتا ہی
لوگون سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کہ ناگہان آیا ایک شخص حضرت پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کے فرمایا سچی بات اور ادا امانت عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمائیے فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجہپر دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ اللہ کے فرشتے ہین سیر کرنے والے جب گذرتے ہین وہ ذکر کے حلقے پر آپسمین ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھہ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین کہتے ہین پس جب یہ درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہین انکے ساتھہ یہان تک کہ فراغت پاتے ہین پھر کہتا ہی بعضا اونکا بعضے کو خوشوقتی ہووے انکو کہ پھرتے ہین یہ اوس حال مین کہ بخشے گئے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بھول جاؤ تم کچھہ پس درود بھیجو مجہپر یاد آجائیگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھہ سند جید صحیح کے کہ پہونچتی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک کہا اونھون نے جسکو ہووے کچھہ حاجت طرف اللہ تعالی کے پس چاہیے کہ روزہ رکھے بدہ اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت نماز جمعے کے لیے جاوے اور تصدق کرے کچھہ یعنی اللہ کے نام پر کچھہ دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَلَاَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کی جائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتے تھے عبد اللہ کہ یہ دعا نادانون کو نہ سکھانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھہ اسکے گناہ اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب کسی مجلس سے اوٹھنے کا ارادہ کرتے کہتے صَلَّی اللّٰہُ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَنْبِیَآئِہٖ اور لکھا ہی بعضے علمانے حدیثون سے استنباط کرکر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رکھنے اللہ تعالی کے بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان و زمین والون کے اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھہ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکے کی اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کے روبروی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ سبب ہی قائم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنیکا اوس سے اور صلوۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے دعا ہی اور دعا و سوال بندے کے رب اپنے سے دو طرح ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنے اللہ تعالی سے مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا کرے اوسکے دوست پر تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھیگا اسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھیگا اسلیے کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھہ فائدہ درود کا نہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضائے حاجات مین اور بیٹنے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور بلاؤن کی جگہہ مین پڑا مین پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنے نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا مضمون مفتاح کا اور کتاب شفا اور وظائف النبی مین لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجھپر قومین کہ نہین پہچانونگا
مین اونکو مگر بسبب کثرت درود بھیجنے اونکے کے مجھپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم مین کا دن قیامت کے ہولون اور سکے سے
اور ہر مواضع اوسکے سے بہت بھیجنے والا تمھارا ہووےگا مجھپر درود کو اور حضرت ابوبکر رضی سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ
درود گناہون کو نابود کرتا ہی اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور حضرت حسن بصری رح فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہے پیئے ساتھ پیالے پورے کے حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے
تو پڑھے اللّٰھم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واھل بیتہ
واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین ۞
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ اونھون نے امام شافعی رح سے بعد مرنے کے خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونھون نے کہ بخش دیا
مجکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو ایک رسالے کے اول مین کتابون اپنی سے اللّٰھم
صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وصل علی محمد وعلی آل
محمد کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئے
پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریا نے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا
غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال مین کہ کچھ سوتا تھا اور کچھ جاگتا دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہین اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکھا یارون
اپنے کو پس پڑھین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب ہشیار ہوا مین تو سکھایا مینے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے
پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین تھم گئین وہ یہ ہی اللّٰھم صل علی
سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا
بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا
بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر ۞
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکی کے ساتھ دیکھنے جمال جہان آرا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مشرف ہوتا ہی اللّٰھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللّٰھم صل
علی محمد کما ھو اھلہ اللّٰھم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اللّٰھم صل علی روح محمد
فی الارواح وعلی جسد محمد فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور تمام ہوا مضمون شفا اور وظائف النبی کا
اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہی کہ اس درود کی ملازمت سے ساتھ طہارت کے مشرف ہوتا ہی ساتھ
رویت سید الانام کے خواب مین اللّٰھم صل علی محمد وآلہ وسلم کما تحب وترضی لہ اور مفاخر الاسلام
مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑھے اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا منزل اپنی بہشت مین دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکھیگا بفضل الٰہی اوس جگہ

کہ مسرت بخشے اسکو اور جو کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز کی پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی
اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام کے سو بار یہ درود پڑھے اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی
وآلہ وسلم دیکھیگا خواب مین حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نصیب سکے ہوگا مین جمعے سے نہین گذریگا
انشاء اللہ تعالی اور تجربہ کیا ہی اسکو بعضے فقرا نے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہی کہ جو کوئی ادا کرے دو رکعت نماز کی
شب جمعے کو اور پڑھے ہر رکعت مین بعد از فاتحہ کے قل ہو اللہ احد پچیس بار اور بعد سلام کے ہزار بار یہ درود پڑھے
صلی اللہ علی النبی الامی دیکھیگا حضرت کو خواب مین اور یہ بھی مجرب ہی اور اور طریق بھی واسطے حاصل کرنے
اس سعادت کے بیان کیے ہین اور خلاصہ سبکا استغراق ساتھ ذکر آنحضرت کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنے درود
کے اور دوام توجہ ہی کہ ہر امر مین اتباع سنت ملحوظ رکھے اور مدار کار فضل و عنایت پر ہی واللہ الموفق اور جیسے کہ کثرت
درود کی سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام پر شب جمعے مین فضیلت رکھتی ہی شب دوشنبہ بھی اس حکم مین ساتھ اسکے
شریک ہی اسلیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہی کہ اسمین عرض اعمال بندون کے درگاہ عزت مین کرتے ہین احیاء العلوم مین
ہی کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز کی ادا کرے اور پڑھے پہلی رکعت مین بعد از فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور
زیادہ کرے دوسری رکعت مین دس بار یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری رکعت مین تیس بار اور چوتھی رکعت مین چالیس بار
اور بعد از سلام کے بھی پچھتر بار سورۂ اخلاص پڑھے اور استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے پچھتر بار اور
درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار بعد ازان جو حاجت کہ حضرت حق سبحانہ سے چاہے پاویگا ساری حدیث
بیان کی اور بیچ فضیلت درود کے روز پنجشنبہ مین بھی حدیث وارد ہوئی ہی اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی درود پڑھے سو بار دن جمعرات کے نہین محتاج ہونے کا کبھی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا

ترکیب خواندن درود برای حاجات

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَهُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ○

تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور رسول اوسکے کو لعنت کی اونکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور طیار کیا واسطے
اونکے عذاب خوار کرنے والا ۞ فتح ۞ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور
آخرت مین اور رکھی ہی اونکے واسطے ذلت کی مار ۞ تفسیر ۞ یعنی آخرت مین کہا ابن عباس نے کہ وہ یہود اور نصاریٰ
اور مشرک ہین یہود تو کہتے تھے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور ید اللہ مغلولۃ یعنی ہاتھ اللہ کا بند ہی اور کہتے تھے ان اللہ فقیر
اللہ محتاج ہی اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور ثالث ثلثۃ یعنی تیسرا ہی تین مین کا اور مشرک کہتے تھے کہ ملائک
بیٹیان اللہ کی ہین اور بت شریک ہین اللہ کے عیاذًا باللہ وہ نہایت پاک ہی ان باتون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی یشتمنی عبدی برا کہتا ہی مجکو بندہ میرا کہتا ہی اتخذ اللہ ولدا وانا الاحد
الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لی کفوا احد پکڑا اللہ نے فرزند اور مین یکتا بے پروا ہون ایسا کہ نجنا
بیٹے اور نہ جنا گیا مین اور نہین ہی میرے لیے ہمسر کوئی اور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی یؤذینی ابن آدم
یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار یعنی ایذا دیتے ہین مجکو ابن آدم کہ برا کہتے ہین
زمانے کو اور مین زمانہ ہون کہ میرے ہاتھ تمام امور ہین پھیرتا ہون مین رات اور دن کو اور بعضون نے کہا کہ معنی
اللہ کے ایذا دینے کے یہ ہین کہ کجروی کرتے ہین اوسکے اسما و صفات مین اور عکرمہ نے کہا کہ ایذا دینے والے مصور ہین

کہا ابو ہریرہؓ نے کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ فرماتا ہی اللہ اور کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ شروع کیا پیدا کرنا مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی تصویر بنائی پس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا چاہیے کہ پیدا کرین ایک دانہ دانون مین سے یا پیدا کرے ایک جو اور کہا بعضون نے کہ معنی یؤذون اللہ کے ہین یؤذون اولیاء اللہ یعنی ایذا دیتے ہین اولیاء اللہ کو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ یعنی جسنے عداوت کی میرے ولی سے پس تحقیق آگاہ کر دیا مینے اوسکو ساتھ جنگ کے یعنی وہ ہمارا دشمن ہی ہمارے اوسکے لڑائی ٹھنی اور فرمایا مَنْ اَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ یعنی جسنے حقارت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو وَاِنِّي لَاَغْضَبُ لِاَوْلِيَائِي كَمَا يَغْضَبُ اللَّيْثُ الْحَرِدُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فرمایا اللہ تعالی نے اور مین غصے ہوتا ہون اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اس سے معلوم ہوا کہ ایذا دینے والے اصحاب کرام کے اور آل اطہار کے اور اور اولیاء اللہ کے رضوان اللہ علیہم اجمعین بیچ لعنت اس آیت کے داخل ہین اور سخت گنہگار یا معنی ایذا خدا کے ہین مخالفت اوسکے امر کی کرنی اور ارتکاب اوسکے معاصی کا کرنا اور کلمہ کفر و شرک زبان پر لانا فرمایا یہ بحسب متعارف کے لوگون مین والا اللہ عزوجل منزہ ہی اس سے کہ لاحق ہوا اوسکو ایذا کسی سے اور ایذا رسولؐ کی ہی زخمی کرنا چہرہ مبارک کا اور توڑنا اونکے دندان مبارک کا اور کہنا اونکو ساحر اور شاعر اور مجنون اور جھوٹا اور طریق سنت اونکے سے روگردانی کرنی اور جو کچھ اونکو خوش نہ آوے خواہ کلام ہو یا عمل اوسکو عمل مین لانا ✣ **معالم** ✣

بحث تنبیہ ✣ مؤید ہی مضمون اخیر کی یہ حدیث شرح الصدور کی کہ حکیم ترمذی سے نقل کی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرض کیے جاتے ہین اعمال بروز دوشنبہ اور پنجشنبے کے اللہ تعالی کے سامنے اور عرض کیے جاتے ہین اعمال اوپر انبیا اور باپون اور ماؤن کے دن جمعے کے پس خوش ہوتے ہین وہ انکی نیکیون سے اور اونکے چہرون کی سفیدی اور چمک زیادہ ہو جاتی ہی یعنی اور ایذا پاتے ہین اونکی برائیون سے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور نہ ایذا دو تم اپنے مردون کو پس ہر شخص کو ضرور ہی کہ گناہ سے بچے اور اتباع سنت کرے تا مورد غضب الٰہی اور باعث ایذا تمام انبیا خصوصاً آنحضرتؐ اور ماں باپ کی کا نہووے عیاذاً باللہ منہ افسوس ہی کہ بعضے آدمی ایسی باتون کا اہتمام کرتے نہین اور پھر دم محبت مارتے ہین یعنی اپنے تئین محب آنحضرتؐ اور اور انبیا اولیا کا گنین اور پھر ناچ رنگ اور ڈھولک بازی وغیرہ گناہون کی چیزون مین مشغول ہو کر ان سبکو ایذا پونہچاوین ✣

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین ایمان والون کو اور ایمان والیون کو بغیر گناہ کے کہ عمل مین لائین ہون پس تحقیق اوٹھایا بوجھ بہتان کا اور گناہ ظاہر ✣ **فتح** ✣ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین مسلمان مردون کو اور عورتون کو بن کیے کام کے تو اوٹھایا اونھون نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا ✣ **تفسیر** ✣ یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے رسولؐ کی یا اونکی زوجہ پر طوفان لگایا سورۂ نور مین اونکے کلام ذکر ہو چکے ✣ **م** ✣ مطلق چھوڑی گئی ایذا اللہ کی اور رسولؐ کی اور مقید کی ایذا مومنین کی کہ فرمایا بغیر کیے کام کے اسلیے کہ ایذا اللہ اور رسولؐ کی ہمیشہ ہوتی ہی بغیر ہی حق کے اور مومنین و مومنات کی ایذا کبھی حق بھی ہوتی ہی مانند حد و تعزیر پونہچانے کے اور کبھی باطل اور آیا ہی کہ یہ آیت علیؓ کی ایذا دینے والون کے حق مین اوتری ہی کہ ساتھ باتون ناسزا اور برے کہنے کے اونکو ایذا دیتے تھے یہ قول مقاتل کا ہی اور بعضون نے کہا

کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت عایشہ رضؓ کے حق مین کہ اونپر بہتانِ زنا لگا کر ایذا دی تھی چنانچہ سورۂ نور مین وہ قصہ مذکور ہی
اور بعضون نے کہا کہ ایک روز عمر رضؓ نے ایک لونڈی بدکار کو ادب دیا اور ڈانٹا اوس لونڈی نے شکایت اپنے مالک سے کی
اوسنے حضرت عمرؓ کو برا بھلا کہا یہ آیت اوسکے حق مین نازل ہوئی انتہی پس فسق بلکہ کفر صحابہ اور حضرت عایشہ رضؓ کے برا کہنے والونکا
اس آیت سے بھی ثابت ہوا اور حدیث مین ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ
سَبَّ اللّٰہَ اور ضحاک اور کلبی نے کہا کہ یہ آیت زانیون کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ راتون کو مدینے کے سر راہون پر بیٹھتے
تھے اور دستِ تعدی عورتون پر دراز کرتے تھے اوس وقت کہ عورتین قضائے حاجت کو نکلتین تھین پس ٹوکتے تھے عورت کو اگر
چپ ہو رہی وہ تو پیچھا کرتے تھے اوسکا اور اگر ڈانٹ دیا اوسنے اونکو باز رہتے تھے اوس سے اور نہین طلب کرتے تھے مگر
لونڈیون کو و لیکن وہ امتیاز نہین کرتے تھے آزاد اور لونڈی مین اسلیے کہ سب ایک وضع کی ہوتی تھین کہ نکلتی تھین آزاد اور
لونڈیان پیرہن اور اوڑھنی مین پس شکوہ کیا بیبیون نے اسکا اپنے خاوندون سے پس ذکر کیا یہ اونکے خاوندون نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الخ اور
منقول ہی فضیل سے کہ نہین حلال ہی تجکو یہ کہ ایذا دے تو کتے یا سوٗر کو ناحق پس کیونکر ایذا دیتا ہی تو مومنین و مومنات کو انتہی
پھر منع کی گئین آزاد عورتین تشبہ کرنے سے ساتھ لونڈیون کے اس آیت مین یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ کہ جو آگے
آتی ہی **من معالم تنبیہ** کسیکو ضرر و ایذا پونہچانے کی برائی حدیث شریف مین بھی بہت آئی
ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ یعنی جو کوئی ضرر پونہچاوے
کسیکو ضرر پونہچاتا ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی دشمنی کرے کسی سے دشمنی کرتا ہی اللہ اوس سے اور فرمایا مَلْعُوْنٌ مَّنْ ضَارَّ
مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ یعنی لعنت کیا گیا وہ شخص کہ جسنے ضرر پونہچایا مومن کو یا مکر کیا ساتھ اوسکے اور چڑھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم منبر پر پس پکارے ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا ای گروہ اون لوگون کے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے
اور نہین پونہچا ایمان طرف دل اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے پس تحقیق جو کوئی
ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے بھائی مسلمان کا تو ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو
اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ
الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ یعنی تحقیق بڑے بیازون کا بیاز زبان درازی ہی بیچ آبرو مسلمان کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ جب اوپر لے گیا مجھے رب میرا یعنی شب معراج مین گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنا اور
سینے اپنے پس کہا مینے کون ہین یہ ای جبرئیل عؑ کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور
اوپر پڑتے ہین آبرو ریزی اونکی مین یعنی عیب لگاتے ہین اور گالیان دیتے ہین **مشکوۃ**

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ
ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

ای پیغمبر کہدے اپنی بیویون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی بیویون کو کہ چھوڑ لین اوپر اپنے چادرین اپنی یہ نزدیک تر
ہی ساتھ اسکے کہ پہچانی جاوین پس اونکو ایذا نہ دی جاوے اور ہی خدا بخشنے والا مہربان یعنی عفت اونکی ظاہر ہو تا کوئی فاسق
تعرض اونسے نکرے واللہ اعلم **فہ** ای نبی کہدے اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی عورتون کو نیچے

لٹکا لین اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادرین اسمین لگتا ہی کہ پہچانی پڑین تو کوئی نہ ستاوے اور ہی اللہ بخشنے والا یعنی اوس تقصیر کو کہ پہلے گذری مہربان کہ تعلیم کرتا ہی اچھے آداب ✤ **تفسیر** ✤ پہچانی پڑین کہ لونڈی نہین بی بی ہی صاحب ناموس یا بدذات نہین نیکبخت ہی تو بدنیت لوگ اوس سے نہ اولجھین گھونگٹ اسکا نشان رکھا یہ حکم بہتری کا ہی آگے فرما دیا اللہ بخشنے والا مہربان ہی ✤ **موضح** ✤ مراد یہ ہی کہ چادرون مین سے مونہہ پر کچھہ لٹکی رہین جسکو گھونگٹ کاڑھنا کہتے ہین یعنی نہین بیباک پیرہن اور اوڑھنی مین مانند لونڈی کے اور آزاد عورت کے لیے دو چادر یا زیادہ دو سے ہوتی تھین اوسکے گھر مین لیکن اوڑھتی تھین اور بات یہ تھی کہ عورتین اول اسلام مین رہتین تھین اوس وضع پر کہ جیسے جاہلیت مین رہتی تھین بیباک بے پردہ کہ نکلتی تھی عورت پیرہن اور اوڑھنی مین نہین فرق ہوتا تھا درمیان آزاد اور لونڈی کی اور نوجوان چھیڑتے اور ستاتے تھے لونڈیون کو جبکہ نکلتی تھین رات کو واسطے قضا حوائج کے درختون وغیرہ مین اور جو کہ ستاتے تھے آزاد کو تو بگمان لونڈی کے ستاتے تھے پس حکم کی گئین آزاد عورتین یہ کہ وضع اپنی خلاف کرین لونڈیون کی وضع کے ساتھہ اوڑھنے چادرون کے اور ڈھانکنے سرون کے اور مونہون کے تاکہ میل نکرے کوئی اونکی طرف کہا ابن عباسؓ اور ابو عبیدہ نے کہ حکم کی گئین مومنون کی بیبیان یہ کہ ڈھانکین سر اور مونہہ اپنے ساتھہ جلابیب یعنی چادرون کے مگر ایک آنکھہ کھلی رکھین تاکہ پہچانی جاوین کہ یہ آزاد ہین کہا انسؓ نے کہ گذری حضرت عمر بن الخطابؓ کے سامنے ایک لونڈی نقاب ڈالے ہوئے پس اوسکو درہ مارا اور کہا اے لڑکی کیا مشابہت کرتی ہی تو آزاد عورت کے ساتھہ پھینکدے نقاب کو اور عرب مین جو عورتین سر پر کپڑا اوڑھتی ہین چھوٹے کو تو خمار کہتے ہین کہ وہ مانند اوڑھنی کے ہوتا ہی اور اوس سے بڑے کو جلباب جسکو یہان چادر کہتے ہین ✤ معالم ✤

مد تنبیہ ✤ کسیکو یہ شبہہ گذرے کہ بیویان بدذاتون کی ایذا سے بچائی گئین اور لونڈیان نہ بچائی گئین اسلیے کہ مقصود شارع کو یہ نہین ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ چونکہ بیویون کو وہ نہ ستاتے تھے فرما دیا کہ تم ایسی وضع نہ بناؤ کہ دھوکے مین کوئی تمکو ستاوے خیر لونڈیان بیچاریان تو موذی کے چنگل مین پھنس ہی رہی ہین جو بچا سو ئی سہی اور ظاہر یہ قصہ پہلے اوترنے حکم پردے کے ہی ازواج مطہرات کے لیے اب آگے اس آیت سے یہ بات سمجھی گئی کہ لباس بیویون کے خوب تستر کے چاہیین اور لونڈیون کے لیے ایسا اہتمام نہین پس یہان کی بیویان جو خوب تستر کے لباس نہین پہنتین بندوڑین بن گئین ہین بلکہ وہان کی بندوڑون سے بھی بدتر جاگو اے بیبیون خواب غفلت سے کیون ایسے لباس باریک اور بدن کھلے پہن کر اپنی آخرت خراب کرتی ہو سوچو تو سہی اگر تمکو کوئی بندوڑون کے ساتھہ مشابہت دے تو کیسا برا مانتی ہو اور آپ اونکی مشابہ بن رہی ہو

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝

اگر باز نہ رہینگے منافق اور وہ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی اور خبر بد اوڑانے والے مدینے مین یعنی اپنے افعال سے تو البتہ پیچھے لگا دینگے ہم تمکو اونکے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے مدینے مین مگر تھوڑے دنون یعنی جلاوطن کیے جاوینگے لعنت کیے گئے جہان کہ پائے جاوین قیدی پکڑے جاوین اور قتل کیا جاوے اونکو خوب قتل کرنا ✤ **فتح** ✤ کبھی باز نہ آوین منافق اور جنکے دل مین روگ ہی اور جھوٹی خبر اوڑانے والے مدینے مین تو ہم لگا دینگے تجکو اونکے پیچھے پھر نہ رہنے پاوینگے تیرے ساتھہ اس شہر مین مگر تھوڑے دنون پھٹکارے ہوئے جہان پائے گئے پکڑے گئے اور مارے گئے جان سے ✤ **تفسیر** ✤ روگ ہی یعنی بدکاری کا اور روگ والے وہی زناکار ہین اور جھوٹی خبر اوڑانے والے وہ لوگ مراد ہین کہ بعد نکلنے آنحضرت صلعم کے لشکر کے

جہاد کے لیے خبرین شکست اور قتل اونکی کی جھوٹ مدینے مین افشا کرتے پس اس سے مومن شکستہ دل ہوتے اور
لگا دینگے الخ یعنی البتہ حکم کرینگے ہم تجکو اونکے قتل کرنیکا یا مسلط کرینگے تجکو اونپر اور معنی ساری آیت کے یہ ہین کہ اگر
نہ باز آوینگے منافق اپنی عداوت اور مکر سے اور فاسق اپنی بدکاری سے اور خبر بد اوڑانے والے بری خبرون کے
اوڑانے سے تو حکم کرینگے ہم تجکو ساتھ اسکے کہ کرے تو اونسے ایسے کام کہ برا حال کرین اونکا پھر حکم کرینگے تجکو ساتھ اسکے
کہ مضطر کرے تو اونکو طرف طلب کرنے جلاوطنی کے مدینے سے اور طرف اسکے کہ نہ سکونت کرین تیرے ساتھ مدینے مین
مگر تھوڑے دنون پھر کوچ کر جاوین اور جہان پائے گئے یعنی حکم کرے گا تو اونکے حق مین کہ جہان پائے جاوین پکڑے
جاوین اور قتل کیے جاوین اور تشدید قتلوا کی دلالت کرتی ہی کثرت پر ✣ مد ✣ معالم ✣

سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ○

مانند روش خدا کے اون لوگون مین کہ گذر گئے پہلے اس سے اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے روش خدا کے تغییر ✣ فتح ✣
دستور پڑا ہوا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو آگے ہو چکے ہین اور تو نہ دیکھیگا اسکی چال بدلتے ✣ تفسیر ✣ جو لوگ
بدنیت تھے مدینے مین عورتون کو چھیڑتے ٹوکتے جھوٹی خبرین اوڑاتے مخالفون کے زور کی اور مسلمانون کے نیچ کی
اونکو یہ فرمایا اور توریت مین بھی تقید ہی کہ مفسدون کو اپنے بیچ سے باہر کرو ✣ مو ✣ دستور پڑا ہی الخ یعنی سنت
اللہ یہی ہی کہ انبیا کو واسطے قتل کرنے اور جلاوطن کرنے منافقون اور جھٹلانے والون کے حکم کرے اور انبیا کو
غالب کرے اور تو نہ دیکھیگا الخ یعنی نہین بدلتا ہی اللہ طریق اپنا بلکہ جاری رکھیگا اوسکو بدستور سابق ✣ بحر ✣ مد

یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ ۭ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ○

سوال کرتے ہین تجھسے لوگ قیامت سے کہہ سوائے اسکے نہین کہ معرفت اوسکی نزدیک خدا کے ہی اور کیا چیز معلوم کرواتی ہی تجکو
شاید کہ قیامت موجود ہونے کی بیچ زمانے نزدیک کے ✣ فتح ✣ لوگ پوچھتے ہین تجھسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہی اللہ ہی پاس
اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ✣ تفسیر ✣ شاید یہ بھی منافقون نے ہتھکنڈا پکڑا ہو گا کہ جس چیز کا جواب
نہین وہی سوال کرین بار بار اسپر یہان ذکر کردیا ✣ مو ✣ مشرک سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت قائم ہونے
قیامت کے سے ازروے استعجال کے بطریق تمسخر کے اور یہود سوال کرتے تھے اونسے ازروے امتحان کے اسلیے کہ اللہ تعالی
نے پوشیدہ رکھا تھا وقت اوسکا توریت مین اور سب اپنی کتابون مین پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ جواب دین
اونکو اسطرح کہ اسکا علم خدا ہی کو ہی پھر بیان کیا اپنے رسول کے لیے کہ وہ قریب الوقوع ہی واسطے تہدید جلدی کرنے والون کے
اور واسطے ساکت کرنے امتحان کرنے والون کے ساتھ قول اپنے کے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ الخ ✣ تنبیہ ✣
جیسے ان لوگون کا پوچھنا ازراہ بدذاتی کے تھا اسکے مقابلے مین بعضے مومنون کا پوچھنا فقط تحقیق حال کے لیے تھا وہ
اسمین داخل نہین جیسا کہ آیا ہی انس رض سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا اولے تجکو کیا مہیا کیا ہی
تو نے قیامت کے لیے عرض کیا اوسنے کہ کچھ نہین آمادہ کیا ہی مینے اوسکے لیے سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون
اللہ کو اور اوسکے رسول کو فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوویگا کہ جسکو دوست رکھا تو نے کہا انس رض نے کہ پس نہین دیکھا مینے
مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ ان بات کے
انتہی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی کہ اسمین بشارت ہی انبیا اور صلحا اور علما اور اتقیا کے دوستدارون کے لیے

ربع ۵ [illegible]

کہ امید ہی کہ کل کو انکے زمرے مین اوٹھینگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالی اللھم ارزقنا ھذہ النعمۃ ✦ بخاری ✦ سبب لھم و[illegible]

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

تحقیق خدا نے لعنت کی ہی کافرون کو اور طیار کی ہی واسطے انکے آگ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ نہ پاوینگے کوئی دوست اور نہ مددگار ✦ فتح ✦ اللہ نے پھٹکارا ہی منکرون کو اور رکھی ہی انکے واسطے دہکتی آگ رہا کرین اوسمین ہمیشہ نہ پاوین کوئی حمایتی اور نہ مددگار ✦ تفسیر ✦ کہ عذاب انسے باز رکھے یہ آیت رد کرتی ہی مذہب جہمیہ کو کہ وہ کہتے ہین جنت اور دوزخ فنا ہوجاوینگے یعنی جب ہمیشہ رہنا فرمایا دوزخ مین تو فنا کہان ہوئی اور لفظ سعیر اپر وقف نکر اسلیے کہ جملہ خالدین حال ہی ضمیر سے کہ لفظ لہم مین ہی ✦ صل ✦

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝

جسدن کہ پھیرے جاوینگے مونہہ انکے آگ مین کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمان برداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمان برداری کی ہوتی ہمنے رسول کی ✦ فتح ✦ جسدن اوندھے ڈالے جاوینگے انکے مونہہ آگ مین کہینگے کسیطرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا ✦ تفسیر ✦ صاحب معالم نے معنی تقلب کے لکھے ہین اولٹ پلٹ کیے جاوینگے کہ کبھی اوندھے ہوجاوینگے اور کبھی سیدھے جسوقت کہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین اور مدارک والے نے کہا پھیرے جاوینگے مونہہ دوزخ کی طرفون مین جیسے کہ دیکھتا ہی تو بوٹی کو پھرتے ہانڈی مین جسوقت کہ جوش مارتی ہی اور خاص ذکر کیا مونہہ کو اسلیے کہ مونہہ بزرگ چیز ہی انسان کے نزدیک اوسکے بدن مین سے یا ہو مونہہ عبارت تمام انسان سے اور اوسدن آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم اطاعت کرتے اللہ اور رسول کی تو خلاصی پاتے ہم اس عذاب سے پس آرزو کرینگے اوسوقت مین کہ نہین نفع دیگی آرزو کرنی دوہیرہ آچھے دن پاچھے گئے ہرسے کیا نہ بیت ✦ اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کھیت ✦

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝

اور کہینگے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے فرمانبرداری کی سردارون اپنے کی اور بزرگون اپنے کی پس گمراہ کیا ہمکو راہ سے ✦ فتح ✦ اور کہینگے ای رب ہمارے ہمنے کہا مانا اپنے سردارون کا اور اپنے بڑون کا پھر اونھون نے چوکا دی ہمسے راہ ✦ تفسیر ✦ مراد سردارون سے سردار کافرون کے ہین کہ جنھون نے سکھایا تھا اونکو کفر اور اچھا کر دکھایا تھا کفر کو انکے لیے اور بڑون سے مراد یا تو بڑی عمر والے ہین اور یا علما ✦ ھ ✦

رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ ع ١

ای پروردگار ہمارے دے اونکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اونکو لعنت بڑی ✦ فتح ✦ ای رب ہمارے دے اونکو دوہری مار یعنی بہ نسبت عذاب غیر اونکے کے بسبب گمراہی کے اور گمراہ کرنے کے اور پھٹکار اونکو بڑی پھٹکار ✦ تفسیر ✦ پڑھا ہی عاصم نے لفظ کبیر ب سے تاکہ دلالت کرے اشد لعن پر اور بہت بڑی لعن پر کہا کلبی نے کہ معنی لعنا کبیرا کے عذابا کبیرا ہین اور اورون نے ث سے پڑھا ہی یعنی بہت سی لعنتین کر اونپر ✦ تنبیہ ✦ یہان سے معلوم ہوا کہ سراسر فلاح دارین اللہ اور رسول کی فرمان برداری ہی مین ہی جیسے کہ صریح فرمایا اللہ تعالی نے آگے وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا اور فرمایا آنحضرت نے مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا اور عالم اور پیر جو خلاف شرع باتون کی راہ بتاوین اور کوئی اونکی پیروی کرے سراسر موجب ندامت کی ہوگی اور مارے افسوس کے

[illegible]

پس فرمایا کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی کہ گناہ نکرنا اور حاکمون کی تابعداری کرنے کی اگرچہ غلام حبشی ہو پس تحقیق
جو شخص کہ جیوے گا تم مین سے بعد میرے پس دیکھیگا اختلاف کثیر پس لازم کرو اپنے پر سنت میری اور سنت خلفاے راشدین
مہدیین کی پکڑو اوسکو اور خوب محکم پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئے نکالے گئے امور سے اسلیے کہ ہر نیا نکالا گیا امر
بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی اور کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ ایک خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خط مستقیم پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہی پھر کئی خط کھینچے داہنے اوس خط کے اور بائین اوسکے اور فرمایا کہ یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر انمین سے
شیطان ہی کہ بلاتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت ساری وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ راہ
میری ہی سیدھی پس پیروی کرو تم اسکی پس بندے کو چاہیے کہ ہر ساعت و ہر لحظہ تابع رہے آنحضرتؐ کی شریعت کا کہ
پورا مومن جبھی ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پورا مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی
تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی قرآن و شریعت اور نشانی محبت کی بھی پیروی ہی ہی جو اللہ اور رسول کو دوست رکھیگا
بالضرور طالب اونکی پیروی اور رضا جوئی کا ہوگا اور رغبت اوسکو سنت کی ہوگی ڈھونڈ ڈھونڈکر آنحضرتؐ کی سنت کی
پیروی کرے گا اگرچہ تھوڑی ہی سی ہو اور بدعتون سے بھاگیگا اگرچہ صورت مین اچھی ہی ہو کیونکہ جو انوار و برکات
سنت مین ہین وہ بدعت مین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم نے
بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوسکی سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے یہ حدیث
مشکوۃ مین ہی اسکی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور سید جمال الدین رح لکھتے ہین کہ چنگل مارنا ساتھ سنت کے
اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ بسبب اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہی نور اور بسبب
گرفتاری بدعت کے در آتی ہی ظلمت مثلا رعایت آداب پاخانہ اور استنجے کی بروجہ سنت کے بہتر ہی بنانے خانقاہ اور مدرسے
کے سے اسلیے کہ چلنے والا راہ حق کا بسبب رعایت آداب سنت کے ترقی کرتا ہی مقام قرب مین اور اوسکے ترک کرنے سے
تنزل کرتا ہی اوس مقام قرب سے اور یہ باعث ہوتا ہی اوس سے افضل کے ترک کا تا آنکہ پہونچتا ہی مرتبہ قساوت قلب کو کہ اوسکو
رین اور طبع اور ختم کہتے ہین نعوذ باللہ من ذلک انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری رح نے لکھکر لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو
کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جان کر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب
ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمین سے
نہین لازم آتی انتہی آیسیہی کیا خوب بات کہی ہی حضرت ابراہیم بن ادہم رح نے جسوقت کہ پوچھا اونسے لوگون نے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم دعا کرتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہمارے لیے پس کہا اونھون نے کہ سبب اسکا
یہ ہی کہ تمھارے دل مر گئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ تمنے اللہ تعالی کو پہچانا اور پھر حق اوسکا ادا کرتے نہین اور پڑھی
تمنے کتاب اللہ اور عمل کرتے نہین اوسپر اور دعوی کیا تمنے شیطان کی عداوت کا اور رکھتے ہو دوستی اوس سے کہ جو وہ کہتا ہی مان لیتے ہو
اور دعوی کیا تمنے آگ سے ڈرنے کا اور باز نہ آئے گناہون سے اور دعوی کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دی تمنے حدیث
و سنت اونکی اور دعوی کیا تمنے حب جنت کا اور عمل کرتے نہین اوسکے لیے اور دعوی کیا تمنے کہ موت حق ہی اور سامان درست کرتے نہین اوسکے
لیے اور مشغول ہوے تم اورون کے عیبون مین اور چھوڑ دیے تمنے اپنے نفسون کے عیب یعنی اسکا تدارک کچھہ نہین کرتے اور آپس مین لگ رہے ہین کہ فلانا
ایسا ہی اور فلانا ایسا اور کھاتے ہو تم اللہ کا رزق اور شکر نہین کرتے اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے موتی کو اور عبرت کچھہ نہین پکڑتے اونسے انتہی مناجات

یہ دعا کرتا ہوں با عجز اتم — سنت نبوی پہ ہوں ثابت قدم
امت احمد میں ہو میرا شمار — اور تیرے بندوں میں پروردگار
بندگان خاص میں کیجے پسند — مہربان ہو میں بہت ہوں دردمند
شرک و بدعت سے خدایا پاک کر — نار دوزخ سے مجھے بیباک کر
حب میں محبوب اپنے کے خدا — جام دل لبریز کر رکھیو سدا
سنت نبوی پہ میں محکم چلوں — جان دوں بر آن ہاتھوں سے بدوں
آبرو و عزت دنیا و دین — پاس ننگ و عار خویش و ہمقرین
کچھ رہے باقی نہ سنت کے سوا — تو کفایت ہووے اور خیر الورا
آخری دم میں مرا ہو دستگیر — جب کرے آ لشکر شیطان اسیر
اوس لعین کا دور مجھسے دام کر — ڈوبتے کو رکھنا مولیٰ تھام کر
یاد میں تیرے مرا ہو ختم دم — نزع کے مٹ جاویں سب درد و الم

مناجات دیگر بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی میں ہوں بندہ بس گنہگار — کہ بھاگا در سے تیرے دن میں سو بار
الٰہی نفس و شیطان نے ستایا — نجانا تھا جہاں رستہ بتایا
الٰہی تو شہنشاہ جہاں ہے — الٰہی دوسرا تجھسا کہاں ہے
الٰہی تو غنی میں بے نوا ہوں — الٰہی شاہ تو ہے میں گدا ہوں
الٰہی تو قوی اور ناتواں میں — خداوندا کہاں تو اور کہاں میں
الٰہی میں کروں غم کس سے اظہار — الٰہی کون ہے میرا مددگار
الٰہی بخش دے اپنے کرم سے — چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
الٰہی آسرا رکھتا ہوں تیرا — تو کر دے خاتمہ بالخیر میرا
نہ رکھوں کچھ غرض شاہ و گدا سے — جو کچھ چاہوں میں چاہوں تجھ خدا سے
الٰہی عشق میں احمد کے رکھ چور — ہی بیمار محبت اوسکا مغفور
الٰہی سینۂ بریاں عطا کر — الٰہی دیدۂ گریاں عطا کر
الٰہی ہوں میں جب اس سے نرالا — تو میری گور میں کر دے اوجالا

الٰہی در بدر بھٹکا پھرا ہوں — نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا میں
الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے — پڑا اب تیرے دروانہ پہ آکے
نہیں قادر الٰہی کوئی تجھسا — نہیں عاجز الٰہی کوئی مجھسا
الٰہی تو غفور اور میں گنہگار — الٰہی تو کریم اور میں گرفتار
کیا میں نے جو تھا مجھکو سزاوار — تو اب وہ کر جو ہے تجھکو سزاوار
الٰہی کمترین بندگان جان — الٰہی کر مری مشکل تو آسان
الٰہی ہیں سبھی محتاج تیرے — الٰہی بخش دے ماں باپ میرے
الٰہی نام سے دے اپنے الفت — الٰہی غیر کی صورت سے نفرت
الٰہی ترک دنیا جب کروں میں — تری ہی یاد میں آخر مروں میں
الٰہی درد عشق مصطفیٰ دے — پھر اوسکے وصل کی مجھکو دوا دے
الٰہی مجھکو کر خاک مدینہ — لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ
الٰہی آگ سے امن و امان دے — الٰہی جنت اعلیٰ مکان دے

مشکوٰۃ منہیات وغیرہا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

اے مسلمانوں مت ہو مانند اون لوگوں کے کہ ایذا دی انھوں نے موسیٰ کو پس پاک کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا موسیٰ نزدیک خدا کے با آبرو یعنی موسیٰ وقت غسل کے ستر کرتے تھے بنی اسرائیل کے جاہلوں نے کہا آدرہے یعنی بیضے انکے پھولے ہوئے ہیں ایک روز حسب اتفاق کے پانی کے کنارے پر نہاتے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر روان ہوا اور موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ ایک جماعت نے بنی اسرائیل میں سے اونکو ننگا دیکھا اور کہا آدرہ نہیں رکھتے ہیں اور آدرہ انتفاخ خصیہ کو کہتے ہیں واللہ اعلم ف یعنی اے ایمان والو تم مت ہو ویسے جنھوں نے ستایا موسیٰ کو پھر بے عیب دکھایا اوسکو اللہ نے اونکے کہنے سے اور تھا موسیٰ اللہ کے ہاں آبرو رکھتا تفسیر یعنی تھے موسیٰ جاہ و قدر رکھتے اللہ کے نزدیک کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ تھے موسیٰ نصیبہ ور اللہ کے نزدیک نہیں مانگتے تھے کچھ مگر کہ دیتا اونکو اللہ اور کہا حسن نے تھے موسیٰ مستجاب الدعوات اور بعضوں نے کہا تھے محبوب و مقبول اور مراد یہ ہے کہ اے مومنو نہ ستاؤ پیغمبر محمد کو ایذا دو جیسے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ایذا دی تھی اور اختلاف کیا ہے مفسروں نے کہ موسیٰ کو ایذا کیا دیتے تھے

بعضون نے تو یہ نقل کی ابی ہریرہ رضسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰ تھے شخص باحیا چھپانے والے اپنے بدن کو کہ نہین دکھلاتے تھے اپنی جلد مین سے کچھ مارے حیا کے پس ایذا دی اونکو بعضے بنی اسرائیل نے کہ کہا نہین اتنا چھپائے رکھتے ہین یہ اپنے بدن کو مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہی یا تو برص ہی اور یا بیضے پھولے ہوئے ہین اور یا کچھ اور آفت ہی اور اللہ تعالی نے چاہا کہ بری کرے اونکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے وہ پس گوشے مین گئے موسیٰ ایک روز تنہا اور رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پھر نہلائے پس جب فارغ ہوئے متوجہ ہوئے اپنے کپڑون کی طرف تاکہ پہنین اور پتھر بھاگا اونکے کپڑے لیکر پس موسیٰ اپنا عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے ثوبی حجر ثوبی حجر یعنی میرے کپڑے دے ای پتھر یہان تک کہ پونہچے طرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اونھون نے اونکو کہ بھلی چنگی ہی جلد اونکی اور کچھ علت نہین رکھتے اور ٹھہر گیا پتھر پس لیے موسیٰ نے کپڑے اپنے اور پہنے اور شروع کیا مارنا پتھر کو عصا سے پس قسم ہی اللہ کی کہ بلاشبہہ پتھر مین البتہ نشان پڑ گئے مارنے سے تین یا چار یا پانچ پس یہ ہی مراد اللہ کے قول سے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا الخ اور بعضون نے کہا کہ ایذا دینی اونکی موسیٰ کو یہ تھی کہ جب ہارون ع نے تیہ مین وفات پائی تو بعضے مفسدون نے حضرت موسیٰ ع کو تہمت لگائی کہ حضرت ہارون ع کو جنگل مین لے جاکر مار آئے تا شریک ریاست نرہین پھر اونکا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور اونکی آواز آئی کہ مین اپنی موت سے مرا ہون پس بری کیا اونکو اللہ نے اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایذا یہ تھی کہ قارون نے ایک عورت کو کچھ دینا کیا تھا کہ لوگون کے سامنے موسیٰ ع کو تہمت زنا کی لگا نا کہ مجھسے کیا ہی پس اوسنے وقت بہتان لگانے کے حکم الٰہی سے برات موسیٰ ع کی ظاہر کی اور حضرت کی ایذا دینی یہان یہ تھی کہ کہا ابو وائل نے کہ سُنا مینے عبد اللہ کو کہ کہا تقسیم کیا آنحضرت صلعم نے کچھ یعنی مال غنیمت پس کہا ایک شخص نے کہ اس تقسیم مین نہین ارادہ کی گئی ہی رضامندی اللہ تعالی کی پس آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہ خبر دی مینے آپ کو پس غصے ہوئے آنحضرت صلعم یہان تک کہ دیکھا مینے اثر غصے کا آنحضرت صلعم کے چہرۂ مبارک مین پھر فرمایا رحم کرے اللہ موسیٰ ع کو البتہ تحقیق ایذا دیے گئے زیادہ اس سے پھر صبر کیا *معالم* **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ بعضے شخص انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے ایسی بے ادبی کرنے مین نچوکتے تھے تو اب اور کسکی کیا حقیقت ہی اب جو کوئی کسیکے ہاتھ یا زبان سے ایذا پاوے تو اسمین غور کرکر صبر کرے **شعر** قِیْلَ اِنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَلَدٍ ۔ قِیْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَهَنَا ۔ مَا نَجَا اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا ۔ عَنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝

ای مسلمانون ڈرو تم خدا سے اور کہو بات استوار تا سنوار دے واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشدے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے خدا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پونہچا مراد کو پہونچنا بڑا **ف** ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد **تفسیر** سَدِیْدًا کے معنی ابن عباس رض نے کہے صواباً اور قتادہ نے کہے عدلاً اور حسن نے کہے صدقاً اور بعضون نے کہا مستقیماً اور عکرمہ نے کہا قول سدید لا الٰہ الا اللہ ہی اور مراد منع کرنا لوگون کا ہی اوس چیز سے کہ چرچا کیا تھا اونھون نے زینب کے مقدمے مین بغیر عدل و صواب کے اور رغبت دلانی ہی اسپر کہ راستی و درستی

اپنے قول کو ہر باب مین اسلیے کہ محفوظ رکھنا زبان کا اور بات عدل کی کہنی سر ہی تمام بھلائیون کی آور سنوار دے الخ یعنی قبول کرے
نیکیان تمھاری یا توفیق دے تمکو اچھے عملون کی آور کہا مقاتل نے پاک کرے اعمال تمھارے یعنی ریا وغیرہ سے آور بخشدے الخ یعنی مٹا دے
گناہ تمھارے آور معنی یہ ہین کہ ڈرو اللہ سے اور لحاظ کرو اللہ کا اپنی زبانون کے محفوظ رکھنے مین اور بات کے درست کہنے مین
پس تم اگر کروگے یہ تو دیگا اللہ تمکو وہ چیز کہ غایت مطلوب ہی تمھاری کہ وہ قبول کرنا تمھاری نیکیون کا ہی اور ثواب دینا اور نیز بخشنا
تمھارے گناہون کا اور ہر گاہ کہ متعلق کیا ساتھ طاعت کے بڑی مراد پانے کو اس قول اپنے مین وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا اوسکے پیچھے لائے اس آیت کو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ۔ **تنبیہ** ۔ اس آیت
کریمہ مین اول تو حکم فرمایا تقوی کرنے کا یعنی ڈرنے کا اللہ سے کہ اوسکے ڈر سے گناہ نکرے اور جو چیزین کرنے کو فرمائی ہین اونکو بجا لاوے
تا بچے عذاب دوزخ سے اور جنت کی نعمتون کو پہنچے اور تقوی کی بہت فضیلتین آئی ہین اور بڑی فضیلت یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہی وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل
لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جگہہ نجات کی اور رزق
دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی انتہی آور یہ جو فرمایا کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے اونکو مراد یہ ہی کہ اگر
تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور مشقت اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکے کے چنانچہ منقول ہی
بعض مشائخ کا کہ ہر قوم کا حرفہ ہی اور حرفہ ہمارا تقوی اور توکل ہی آور حضرت ابو بکر صدیق رضی سے منقول ہی کہ فرمایا اونھون نے
کہ اندھیریان پانچ ہین اور چراغ اونکے لیے بھی پانچ ہین محبت دنیا کی اندھیری ہی اور چراغ اوسکا تقوی ہی آور گناہ اندھیری ہی
اور چراغ اوسکا توبہ ہی آور قبر اندھیری ہی اور چراغ اوسکا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ہی آور آخرت اندھیری
ہی اور چراغ اوسکے لیے عمل صالح ہی آور صراط ظلمت ہی اور چراغ اوسکا یقین ہی آور پھر حکم فرمایا سیدھی بات کہنے کا کہ
جس سے گناہ نہ لازم آوے یہ بھی بڑے کام کی بات ہی اس لیے کہ اکثر گناہ کلام کرنے ہی سے لازم آتے ہین پس آدمی کو چاہیے
کہ ایسی بات نہ نکالے موہنہ سے کہ فردائے قیامت کو اوس سے ندامت اوٹھاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حاضر ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو یعنی بات تھوڑی سی ہو اور فائدہ مند بہت پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین تو پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی یعنی مانند اوس شخص کے کہ
چھوڑنے والا ہی ماسوی اللہ کو یعنی خلق کو یا مراد پچھلی نماز ہی کہ اوسکے بعد اور نماز نہو اور قاعدہ یون ہی کہ پچھلی ملاقات انسان بڑے
اشتیاق سے کرتا ہی اور نہ بول تو وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے آور قصد کر ناامیدی کا
اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھہ مین ہی یعنی مال کی طمع نکر اور آیا ہی کہ حضرت لقمان سے کسینے پوچھا کہ کس چیز نے پہنچایا تمکو اس رتبے
کو کہ دیکھتے ہین ہم مراد رکھتا تھا بزرگی کی کہا حضرت لقمان نے کہ سچ بات نے اور ادائے امانت نے اور چھوڑنے بے فائدہ بات کے نے
اور عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی افضل ہی فرمایا ہر مخموم القلب سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ
سچا زبان کا جانتے ہین ہم اوسکو پس کیا ہی مخموم القلب فرمایا کہ وہ ہی پاک متقی کہ نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہوویں تجھہ مین پس نہین ضرر ہی تجکو دنیا کے فوت ہونے سے
محافظت امانت کی آور سچ بات آور نیک طبیعت آور پرہیزگاری لقمے مین کہ حرام نہو اور زیادہ حاجت سے نہو اور بہت نکھاوے
اور پھر فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اوسنے بڑی مراد پائی پس اس سے معلوم ہوا کہ فلاح دارین اللہ

در سول کی اطاعت ہی مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے
اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو مینے حکم کیا ہی تمکو ساتھ اوسکے اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے
اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا مینے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل ع نے پھونکا بیچ دل مین
یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز نہین مریگا یہان تک کہ پورا لیلے رزق اپنا یعنی پس صبر کرے کہ بغیر رزق مقدر کے
نہین مرنے کا آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو یعنی کمی زیادتی نہ کرو طلب رزق مین یعنی بطور شرع کے حاصل کرو
اور نہ باعث ہو تمکو دیر کر پہونچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہون اللہ کے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق
حرام سے طلب کرو پس تحقیق نہین ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر بسبب طاعت اوسکی کے انتہی پس
ہر شخص کو چاہیے کہ خواہش نفسانی اپنی کا تابع نہو اور آرزوئین زندگانی دنیا فانیہ کی چھوڑکر ہر امر مین مطیع اللہ و رسول کا
ہو اور فکر اوس گھر باقی کے سفر کی کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت ڈرانے والی اوس چیز کی
کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی ہی اور درازگی آرزوے زندگانی کی پس اپر خواہش نفسانی روکتی ہی حق سے
اور اپر درازگی آرزوے زندگانی کی پس بھلادیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کیے ہوئے چلی جاتی ہی اور یہ آخرت کوچ
کیے ہوئے چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تابعدارون دنیا
کے سے تو پس کرو اسلیے کہ بلاشبہہ تم آجکے دن عمل کے گھر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو دار آخرت مین ہوگے
اور نہین عمل ہوگا وہان۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو بلاشبہہ دنیا اسباب موجود ہی کھاتے
ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام
بھلائیان اکٹھی بہشت مین ہین آگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیان اکٹھی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی
کی طرف سے خوف پر ہو یعنی خوف ہی حساب و عذاب کا اور نہ قبول ہونے بندگی کا اور جان لو کہ تم پر پیش کیے جاوینگے عمل
تمہارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھے گا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھے گا اوسکو۔
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف دو فرشتے ہوتے ہین پکارتے
ہین سناتے ہین خلائق کو سواے جن و انس کے کہ ای لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت
کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد الٰہی سے مشکوۃ مصابیح

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

ع ۵

تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو یعنی استعداد تکلیف کو ساتھ اوامر و نواہی کے واللہ اعلم آسمانون پر اور زمین پر اور پہاڑون پر
پس قبول نکیا کہ اوٹھاوین اوسکو اور ڈرے اوس سے اور اوٹھایا اوسکو آدمی نے تحقیق وہ ہی ستمگار نادان یعنی بالفعل
عدالت و علم نہین رکھتا اور قابلیت اوسکی رکھتا ہی واللہ اعلم تا ہو آخر کار وہ کہ عذاب کرے خدا تعالی منافق مردون کو اور منافق
عورتون کو اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیون کو اور ساتھ رحمت کے رجوع کرے اللہ مسلمان مردون پر اور مسلمان
عورتون پر اور ہی خدا بخشنے والا مہربان۔ ف ہمنے دکھائی امانت آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پھر سبنے قبول نکیا

کہ اوسکو اوٹھالیوین اور ادس سے ڈر گئے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یہ ہی بڑا بے ترس ناداں تا عذاب کرے اللہ منافق
مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو اور معاف کرے اللہ ایمان دار مردون کو اور عورتون کو اور ہی
اللہ بخشنے والا مہربان ✤ تفسیر ✤ مراد امانت سے طاعتین فرض ہین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون پر پیش کیا
اونکو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر بنابر اسکے کہ وہ جب ادا کرین اونکو ثواب دے اونکو اور اگر ضائع کرین اونکو عذاب کرے
اونکو پس یہ تو قول ابن عباس کا ہی اور کہا ابن مسعود نے کہ امانت نماز ہین اور دینا زکوۃ کا اور روزے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ
اور سچی بات اور ادا کرنا دین کا اور عدل کرنا سپانہ اور ترازو مین اور اشد ان سب سے امانتین ہین آور کہا مجاہد نے امانت فرائض
اور حدود دین کی ہین آور کہا ابو العالیہ نے کہ امانتین وہ چیزین ہین کہ حکم کیے گئے اونکے کرنے کا اور منع کیے گئے اونکے کرنے سے
آور کہا زید بن اسلم نے وہ روزہ ہی اور غسل جنابت اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہی شرائع سے آور کہا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہ اول جو پیدا کیا اللہ نے انسان مین فرج یعنی ستر اوسکا ہی آور کہا یہ امانت ہی کہ امانت رکھی مینے تم دونون کے پاس یعنی مرد
وعورت کے پاس پس فرج امانت ہی اور کان امانت ہی اور آنکھ امانت ہی اور ہاتھ امانت ہین اور پانون امانت ہین و لا ایمان
لمن لا امانۃ لہ یعنی جن جن چیزون کے لیے یہ اعضا پیدا کیے ہین اونھین مین صرف کرین سب بے محل صرف کرنا خیانت
ہی مثلاً فرج یعنی ستر کو پیدا کیا کہ عقد حلال سے اونکو کام مین لاوین جو حرام کاری یا اغلام یا چپٹی بازی کرے اوسنے خیانت کی اسی
طرح کان امانت ہین کہ اونسے ذکر اللہ اور حق باتین اور مباح ضروری سنین جو اونسے غیبت اور کہانی اور جھوٹی باتین اور
باجے گاجے وغیر ذالک گناہ کی چیزین سنے اوسنے خیانت کی اور اسی طرح اور اعضا مین سمجھ لینا چاہیے پس جسنے خیانت
کی ان امانتون مین اوسکا ایمان پورا نہین آور کہا بعضون نے کہ وہ امانتین لوگون کی ہین اور وفا کرنا عہدون کا پس حق
ہی مومن پر یہ کہ نہ دغا بازی کرے مومن سے اور نہ ذمی سے کسی چیز تھوڑی ہین اور نہ بہت مین اور یہ روایت ضحاک کی ہی ابن
عباس سے فرض کی اللہ نے یہ امانت اور پیش کیا آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر یہ قول ابن عباس کا ہی اور ایک جماعت
کا تابعین مین سے اور اکثر اہل سلف سے آور فرمایا واسطے اونکے کہ کیا اوٹھاتے ہو تم اس امانت کو ساتھ اوس چیز کے کہ اسمین ہی
کہا اونھون نے اور کیا ہی اسمین فرمایا اگر نیکی کروگے جزا دیے جاؤگے اور اگر نافرمانی کروگے عذاب دیے جاؤگے کہا اونھون نے نہ اے رب ہمارے
ہم تابعدار ہین تیرے امر کے نہین چاہتے ہم ثواب اور نہ عذاب اور کہا اونھون نے یہ از راہ خوف اور تعظیم دین خدا کے کہ اگر نہ ادا
کر سکین تو خرابی ہی نہ از راہ نافرمانی اور مخالفت کے اور تہا یہ پیش کرنا اونپر از راہ تخییر کے نہ لازم کرنیکے اور اگر لازم کرتا اللہ اونپر تو
نہ باز رہتے وسکے اوٹھانے سے کیونکہ جمادات سارے جھکنے والے اور مطیع ہین اللہ تعالی کے لیے اور سجدہ کرنے والے ہین جیسے کہ فرمایا
اللہ عز وجل نے آسمانون اور زمین کے لیے ائتیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین اور فرمایا پتھرون کے لیے
وان منها لما یهبط من خشیة الله اور فرمایا الم تر ان الله یسجد له من فی السموات ومن فی الارض
والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب الخ اور کہا بعضے اہل علم نے کہ پیدا کی اللہ عز وجل نے اون مین
عقل و فہم اوس وقت کہ پیش کی اونپر امانت یہان تک کہ سمجھے وہ خطاب کو اور جواب دیا جو کچھ کہ دیا آور کہا بعضون نے کہ مراد پیش کرنے
سے آسمان و زمین پر پیش کرنا ہی اہل آسمان و زمین پر کہ پیش کیا اوسکو اونپر کہ اون مین تھی جنس ملائکہ سے اور اوسی سے ہی اور وہی ہی قول
علما کا آور اون سے ڈر گئے یعنی امانت سے کہ اگر نہ ادا کر سکین گے تو لاحق ہوگا عذاب آور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یعنی آدم علیہ
السلام نے پس کہا اللہ تعالی نے اے آدم بلا شبہہ مینے پیش کی امانت آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر پس نہ اوٹھا سکے وہ پس کیا تو لیگا

اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی کہا آدم علیہ السلام نے اور کیا ہی اوسمین فرمایا اگر نیکی کریگا تو جزا دیا جاویگا اور اگر برائی کریگا عذاب دیا جاویگا پس اوٹھانے لگا اوسکو آدم علیہ السلام پس کہا رکھدے تو اسکو درمیان دونون کانون اور کندھون کے فرمایا اللہ عز وجل نے اوپر جبکہ اوٹھایا تو نے پس مدد کرونگا مین تیری اور گردانونگا تیری بینائی کے لیے پردہ جبکہ ڈریگا تو دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ نہین حلال تیرے لیے پس ڈالا اوسپر پردہ اور فرمایا کہ گردانونگا مین تیری زبان کے لیے دو کلّے اور بند یعنی دانت وہونٹ پس جب ڈریگا تو تو بند کردونگا زبان اور گردانونگا تیرے ستر کے لیے لباس پس کھولنا نہین اوسکو اوس چیز پر کہ حرام کی مینے تجھپر کہا مجاہد نے پس تھا عرصہ درمیان اوٹھانے امانت کے اور درمیان نکالے جانے اونکے کے جنت سے بمقدار اوس عرصے کے کہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا اونھون نے کہ صورت دی گئی امانت مانند ایک پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے کے اور بلائے گئے آسمان و زمین اور پہاڑ طرف اوسکے پس نزدیک آئے اوسکے کہنے لگے کہ نہین طاقت رکھتے ہم اسکے اوٹھانے کی اور آئے آدم علیہ السلام بغیر بلائے ہوئے اور ہلایا اوس پتھر کو اور عرض کیا کہ اگر حکم فرماے تو اسکے اوٹھانے کا تو اوٹھالون اسکو پس کہا آسمان زمین نے کہ اوٹھالے پس اوٹھایا آدم نے اوسکو کمر تک پھر رکھدیا اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے ٹھہرا رہ یہان اور جان لے کہ یہ امانت تیری گردن پر اور تیری ذریت کی گردن پر ہی بعد تیرے روز قیامت تک اور یہی انسان بے ترس نادان کہا ابن عباس نے کہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر بسبب اوٹھانے امانت کے نادان واسطے امر اللہ کے اور امانت کے کہ اوٹھائی اور کہا کلبی نے جسوقت کہ نافرمانی کی اپنے رب کی تھا نادان نہین جانتا تھا کہ کیا ہی عذاب بیچ ترک امانت کے اور کہا زجاج وغیرہ اہل معانی میں سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ یہ کہ اللہ تعالی نے امین پکڑا آدم کو اور اونکی اولاد کو ایک چیز پر اور امین پکڑا آسمانون اور زمین کو ایک چیز پر پس امانت بنی آدم کے حق مین طاعت ہی اور ادائے فرائض اور امانت آسمانون اور زمین کے حق مین خضوع اور فرمانبرداری ہی واسطے اوس کام کے کہ پیدا کیے گئے اوسکے لیے پس معنی فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا کے یہ ہین کہ ادا کی اونھون نے امانت کہا جاتا ہی کلام عرب مین فُلَانٌ لَمْ يَتَحَمَّلِ الْأَمَانَةَ یعنی نہین خیانت کی امانت مین وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے امانت مین کہا جاتا ہی فُلَانٌ حَمَلَ الْأَمَانَةَ یعنی گناہ کیا امانت مین بسبب خیانت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور البتہ اوٹھاوینگے بوجھ گناہ اپنے کے إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا نقل کیا گیا حسن سے بنا بر اس تاویل کے کہ اونھون نے کہا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ یعنی کافر و منافق نے خیانت کی امانت مین اور قول سلف کا اوپر مذکور ہوچکا اور تاکہ عذاب کرے اللہ الخ یعنی بسبب اسکے کہ خیانت کی اونھون نے امانت مین اور توڑ ڈالا عہد اور پھیرے اللہ مومن مردونپر اور مومن عورتون پر یعنی ہدایت دے اونکو اور رحم کرے اون پر بسبب اسکے کہ ادا کی اونھون نے امانت اور کہا ابن قتیبہ نے یعنی پیش کی ہمنے امانت تاکہ ظاہر ہو نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا پس عذاب کرے اونکو اور ظاہر ہو ایمان مومن کا پس رجوع کرے اوسپر ساتھ رحمت اور مغفرت کے اگر ہو جاوے اوس سے تقصیر بعضی طاعات مین بعض علما مراد امانت سے طاعت اللہ تعالی کی ہی اور مراد امانت کے اوٹھانے سے خیانت ہی کہا جاتا ہی کہ فلانا حامل ہی امانت کا اور متحمل ہی اوسکا یعنی نہین ادا کرتا امانت کو طرف صاحب امانت کے تاکہ زائل ہو اوسکے ذمے سے اسلیے کہ امانت گویا کہ سوار ہی امین پر اور وہ اوٹھانے والا ہی اوسکا اور اسی لیے کہا جاتا ہی رَكِبَتْهُ الدُّيُونُ وَلِي عَلَيْهِ حَقٌّ پس جبکہ ادا کی امانت نہین باقی رہی سوار اوسپر اور نہ امین اوٹھانے والا اوسکا رہا یعنی ان بڑے بڑے اجرام نے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ ہین

اور منافق کا
اور مشرک مشرک کا
اور ایمان مومن کا
ظاہر ہو اور منافقون
اور مشرکون کو عذاب
کرے اور مومنون پر
مغفرت

تابعداری کی اللہ کے حکم کی جیسے کہ لائق ہی اونکے لیے اور ہوا کرتی ہی جمادات سے کہ جو مشیت و ارادۂ الٰہی مین بات کروانی او سے منظور ہوتی ہی بجا لاتے ہین جیسے آسمان کی گردش اور زمین مین کھیتی ہونی اور درختون کا کھڑے رہنا اور پہاڑون کا بجائے خود قائم رہنا وغیرہ اسکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ○ اور خبر دی کہ آفتاب اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے سجدہ کرتے ہین اللہ کو اور فرمایا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور اس انسان پس نہین ہی حال اسکا مانند کے بجا لانے مین اور فرمان برداری کے کرنے مین اوامر الٰہی کے اور نواہی اوسکے کہ حال انکہ وہ حیوان عاقل ہی صالح تکلیف کا مانند حال اس جمادات کے اوس چیز مین کہ لائق ہی اونکے قسم انبیا وغیرہ سے اور یہی معنی ہین قول اللہ تعالی کے فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا یعنی نہ خیانت کی اوس امانت مین اور ادا کیا اوسکو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا یعنی ڈرے خیانت کرنے سے اوسمین وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے اوسمین اور نہ ادا کیا اوسکو اور ہی انسان ظالم یعنی بسبب ترک کرنے ادائے امانت کے اور جہول بسبب خطا کرنے اوسکے اوس چیز سے کہ نیک کرے اوسکو باوجود قدرت رکھنے کے اوسپر اور وہ ادائے امانت ہی کما زجاج نے کہا کافر اور منافق نے خیانت کی اور نہ اطاعت کی اور جسنے اطاعت کی انبیا اور مومنین مین سے پس نہین کہا جاویگا کہ ہی وہ ظلوم جہول ○ صدق

سُوْرَۃُ السَّبَا مَکِّیَۃٌ غَیْرُ وَیَرَى الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَھِیَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ اوسکے ہاتھ مین ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور اوسکے لیے ہی تعریف آخرت مین اور وہ ہی باحکمت آگاہ ○ **فـ** سب خوبی اللہ کی ہی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمان مین اور زمین مین اور اوسکی تعریف ہی آخرت مین اور وہ ہی حکمتون والا یعنی ساتھ تدبیر کرنے اوس چیز کے کہ آسمان اور زمین مین ہی جانتا یعنی اپنے مخلوق کو ○ **تفسیر** اس سورت کا نام ہی سورۂ سبا یہ نام اسلیے اسکا مقرر ہوا کہ اسمین قصہ مذکور ہی قوم سبا کا چنانچہ وہ قصہ بیان ہوویگا بیچ تفسیر آیت لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ الآخر کے اور یہ سورت مکی ہی اوتری ہی بعد سورۂ لقمان کے آیتین اسکی چوّن ہین او کلمات اسکے آٹھ سو ترانوے اور حروف اسکے تین ہزار پانسو بارہ اور رکوع اسکے چھہ اور اسکو بعد سورۂ احزاب کے اسلیے لکھا کہ وہ ختم ہوئی اس آیت لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور یہ شروع ہوئی ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کر اور یہ وصف لائق ہی اوس حکم کے اسلیے کہ بکمال علم اور قدرت تامہ تقاضا کرتی ہی اسکو کہ جسکو چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے بخشے اور رحم کرے اور سبر اور دوسرے یہ کہ آخر سورۂ احزاب کے ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ اور اس سورت کی دوسری آیت تمام ہوئی ہی وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ پر اور اسمین مذکور ہی کفار کی جماعتون کا کہ اللہ تعالی نے تو اونپر ایسی نعمت نازل فرمائی کہ رسول رحمۃ للعالمین بھیجا اور وہ ایسے ناشکر تھے کہ کچھ اونکی قدر نجانی اور درپے ایذا رسانی اور مقابلے کے ہوئے آخر کو خراب ہوئے اور اسمین قوم سبا کا مذکور ہی کہ اونھون نے قدر اللہ تعالی کی نعمتون کی نجانی آخر تباہ و برباد ہوئی اور بہت سی وجہین مناسبت کی نکل سکتی ہین اگر غور کرے تو اب آگے مذکور ہوتی ہی تفسیر الحمد للہ الآخر کی کہ جتنی تعریفین ہین یعنی جو کوئی کسی شخص کی یا کسی

الحمد دونون [illegible] کا بھی [illegible] ۱۲

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

اور کہا کافروں نے نہیں آوے گی ہمارے آگے قیامت کہہ ہاں قسم پروردگار میرے کی البتہ آوے گی تمھارے پاس اپنا پروردگار کہ جاننے والا پوشیدہ کا ہی غائب نہیں ہوسکتا اوس سے ہم وزن ذرّے کے آسمانوں مین اور نہ زمین مین اور نہیں چھوٹا اوس سے اور نہ بڑا مگر بیچ کتاب ظاہر مین تا جزا دیوے اونکو کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے یہ جماعت واسطے انکے ہی بخشش اور روزی گرامی + فــ اور کہنے لگے منکر یعنی قیامت کے نہ آویگی ہم پر وہ گھڑی یعنی قیامت تو کہہ کیوں نہیں قسم ہی میرے رب کی البتہ آویگی تم پر جیسے جاننے والے کی غائب نہیں ہوسکتا اوس سے کچھ ذرہ بھر آسمانوں مین اور نہ زمین مین اور کوئی چیز نہیں ذرہ سے چھوٹی اور نہ اوس سے بڑی جو نہیں ہی کھلی کتاب مین یعنی لوح محفوظ مین قیامت اس واسطے آتی ضرور ہی تا بدلا دیوے اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ جو ہین اونکو ہی معافی اور روزی عزت کی یعنی جنت + مو تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہین وہ جزا نیک اور روزی عزت کی پاوینگے اور مغفرت ہوگی اونکو پس سبکو چاہیے کہ اپنے مولی کی طاعت مین ہردم مشغول رہین اور دنیا کی فکروں سے نچنت ہوں اور گناہوں سے بچین اور توشہ راہ آخرت کا طیار کرین منقول ہی حضرت علی سے کہ لازم کرو اپنے پر پانچ خصلتین کہ عمل کرو اوپر عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجت اپنی کے طرف اوسکے اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمین اور گناہ کرو اللہ کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور لو توشہ راہ آخرت کا بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لیے بقدر اوس مدت کے کہ ارادہ رکھتے ہو ٹھہرنے کا اوسمین + ضـ

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيٰتِنَا مُعٰجِزِينَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝

اور اونھوں نے کوشش کی بیچ رد آیات ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ جماعت اونکے لیے ہی عذاب عقوبت درد دینے والے سے + فــ اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتوں کے ہرانے کو اونکو بلا کی مار ہی دکھ والی + مو تفسیر مدارک مین اس آیت کے معنی لکھے ہین اور اون لوگوں نے کہ کوشش کی بیچ رد قرآن کے بگمان اسکے کہ بھاگ جاوینگے ہمسے یہ لوگ انکے لیے عذاب درد دینے والا بدتر سے عذاب ہی

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

اور دیکھتے ہین یعنی جانتے ہین وہ لوگ کہ دیا گیا ہی اونکو علم اوس چیز کو کہ اوتاری گئی تیرے پروردگار کی جانب سے یعنی قرآن راست اور راہ بتلانے والی طرف راہ خدا غالب تعریف کیے گئے کے + فــ اور دیکھ لیتے جنکو ملی ہی سمجھ کہ جو اترا تجھکو تیرے رب سے وہی ٹھیک ہی اور سجھاتا ہی راہ اوس زبردست خوبیوں والے کی + تفسیر یعنی اسواسطے قیامت آتی ہی کہ جنکو یقین تھا وہ آنکھوں سے دیکھ لین + مو وہ لوگ کہ دیا گیا ہی اونکو علم یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کہ بعد انکے آئے بیچ اخیر کی امت مین سے یا علما اہل کتاب کے کہ جو مسلمان ہوئے مانند عبداللہ بن سلام اور کعب احبار کے اور راہ سے مراد دین خدا ہی + ضـ

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝

اور کہا کافروں نے یعنی قریش نے آپسمین کیا راہ بتاوین ہم تمکو اوپر اوس شخص کے کہ خبر دیتا ہی تمکو کہ جب پارہ پارہ کیے جاؤگے تم نہایت پارہ پارہ ہونا تحقیق تم بیچ پیدائش نئی کے ہوگے + فــ اور کہنے لگے منکر ہم بتاوین تمکو ایک مرد کہ تمکو خبر دیتا ہی جب تم پھٹ کر ہوجاؤ ٹکڑے ٹکڑے تمکو پھر نیا بننا ہی + مو تفسیر یعنی کفار آپسمین کہتے تھے کہ ایک مرد یعنی محمد بعث کے بعد فانی ہونے کی خبر دیتے ہین + ضـ

أَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيدِ ۝

کیا باندھلیاہی اوسنے اوپر خدا کے جھوٹ یا اوسکو جنون ہی بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے ہونگے اور بیچ گمراہی دور کے ہین ✽ **فتح** ✽ کیا بنالیا ہی اللہ پر جھوٹ یا اوسکو سودا ہی کوئی نہین پر جو یقین نہین رکھتے آخرت کا آفت مین ہین اور صریح غلطی مین ✽ **مو** ✽ **تفسیر** ✽ پہلا قول کافرون کا تھا کہ وہ کہتے تھے کیا اسنے جھوٹ کہا یا اسکو جنون ہی اللہ تعالی نے اونکے قول کو رد فرمایا ساتھ کلام پاک اپنے کے بَلِ الَّذِیْنَ الخ یعنی محمدؐ نے جھوٹ نہین بنایا اور نہ اوسکو جنون ہی مجھے بھی وہ مبرّا ان دونون سے ہی بلکہ یہ کہنے والے منکر بعث کے پڑے ہین عذاب دوزخ مین اور اوس چیز مین کہ باعث ہی عذاب کی یعنی گمراہی حق سے اور وہ غافل ہین اس سے اور یہ بڑے جنونون کا جنون ہی اور گردانا گیا واقع ہونا اونکا عذاب مین قریب الوقوع ہے زاونکے گمراہی مین گویا کہ یہ دونون ہین ایک وقت مین اسلیے کہ ہر گاہ کہ تھا عذاب لازم گمراہی سے گرداننے گئے وہ دونون گویا کہ پاس پاس ہین ✽ **صل** ✽

اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝

کیا نہ دیکھا انھون نے طرف اوس چیز کے کہ آگے انکے اور جو پیچھے انکے ہی آسمان اور زمین سے اگر چاہین ہم دھنسا دین انکو زمین مین یا ڈالین ہم انپر ایک ٹکڑا آسمان سے تحقیق بیچ اس کام کے البتہ نشانی ہی واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے ✽ **فتح** ✽ کیا دیکھتے نہین جو کچھ انکے آگے ہی اور پیچھے ہی آسمان اور زمین اگر ہم چاہین دھنسا دین انکو زمین مین یا گرا دین اونپر ٹکڑا آسمان سے اسمین پتا ہی ہر بندے کو جو رجوع رکھتا ہی ✽ **مو** ✽ **تفسیر** ✽ یعنی کیا یہ اندھے ہین کہ نہین دیکھتے طرف آسمان و زمین کے کہ کس طرح اونھون نے انکو گھیر رکھا ہی نہین نکل سکتے اونکے کنارون مین سے اور اللہ کی بادشاہت سے اور نہین ڈرتے اس سے کہ اللہ دھنسا دے اونکو یا گرا دے اونپر ٹکڑا آسمان کا بسبب جھٹلانے اونکے کے آیتون کو اور بسبب کفر اونکے کے ساتھ رسول کے اور شریعت کے جیسے کہ معاملہ کیا ساتھ قارون کے اور ایکہ والون یعنی امت شعیب علیہ السلام کے تحقیق اس دیکھنے مین طرف آسمان و زمین کے اور فکر کرنے مین بیچ انکے اور قدرت اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین یہ دونون اوسپر البتہ آیت ہی یعنی دلالت ہی واسطے ہر بندے کے کہ رجوع رکھتا ہی اپنے دل سے اپنے رب کی طرف اور مطیع ہی اوسکا اسلیے کہ رجوع رکھنے والا اپنے دل سے جب نظر کرتا ہی اللہ تعالی کی نشانیون پر سمجھتا ہی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر بعث پر اور عذاب اوس شخص پر کہ انکار کرتا ہی بعث کا و غیر ذلک ✽ **صل** ✽

تنبیہ ✽ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون کے دیکھنے سے اور اوسمین فکر کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی جمہور علما سے کہ فکر کرنی پانچ وجہون پر ہی ایک تو فکر کرنی اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون مین کہ وہ آسمان و زمین وغیرہ ہین پیدا ہوتی ہی اوس سے توحید و یقین اور دوسری فکر کرنی اللہ تعالی کی نعمتون مین پیدا ہوتی ہی اوس سے محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدے مین پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی نیک کامون کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کی وعید یعنی ڈرانے مین پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ تقصیر نفس کے طاعت سے باوجود احسان الٰہی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا ✽ **مشابہات** ✽ اور چونکہ اس آیت مین ذکر ہوا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والے بندون کا اسپر آگے قصہ بیان فرمایا دو کامل رجوع کرنے والے بندون کا کہ وہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہین ✽

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو اپنے پاس سے بزرگی کہا ہمنے اے پہاڑون بزرگی پڑھو تسبیح کہو ہمراہ اوسکے اور مسخر اوسکا کیا ہمنے پرندون کو

اور نرم کیا ہمنے اوسکے لیے لوہے کو فرمایا ہمنے کہ بنا زرہین کشادہ اور اندازہ نگاہ رکھ بیچ پرونے ایک حلقے کے دوسرے مین اور
ای داؤد و اور داؤد کے گھر والون کرو کام شایستہ یعنی خالص لائق قبولیت کے تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہون یعنی پس جزا دونگا تمکو اوسپر ✽ فائدہ ✽ اور ہمنے دی ہی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی ای پہاڑون رجوع کرتے پڑھو اوسکے ساتھ
اور اوڑتے جانور اور نرم کر دیا ہمنے اوسکے آگے لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور اندازے سے جوڑ کڑیان اور کرو تم سب کام بھلا مین
جو کرتے ہو دیکھتا ہون ✽ تفسیر ✽ حضرت داؤد جو تھے دن جنگل مین نکلتے اپنے گناہون پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز
اوسکے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آبیٹھ کر اوسی طرح آواز کرتے اوس مجلس مین لوگون کے بہت جنازے
نکلتے اور کڑیون کی زرہ پہلے اونھین سے نکلی کہ کشادہ ہے ✽ مصرع ✽ مراد بزرگی سے نبوت ہی اور زبور یا بادشاہت اور
بخشون سے کہا تمام وہ چیزین کہ دیے گئے تھے یعنی نرم ہونا لوہے کا اونکے ہاتھ مین اور خوش آوازی جیسے کہ مشہور ہی کہ اونکی خوش آواز
سے وحوش وطیور جمع ہوتے اور مست ہوتے اور سوا اسکے جو بزرگی کی باتون کر خاص کیے گئے تھے وہ مراد ہین اور اوّبی
تاویب سے ہی یعنی خوش الحانی سے پڑھو ساتھ اوسکے تسبیح اور معنی تسبیح کرنے پہاڑون کے یہ ہین کہ اللہ تعالی پیدا کرتا تھا پہاڑون
مین تسبیح پس سنی جاتی تھی تسبیح اونسے جیسے کہ آدمی تسبیح کرنے والے سے سنی جاتی ہی یہ معجزہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام کا جیسے کہ ہمارے
نبی کے ہاتھ مین سنگریزون نے تسبیح کی اور بعضون کے نزدیک معنی اوّبی کے ہین سیر کرو اور یہ بھی معجزہ تھا داؤد کا کہ جب چاہتے پہاڑ
اونکے ساتھ چلتے اور جانورون کا مسخر ہونا بھی یہی ہی کہ اونکے ساتھ ذکر الٰہی مین موافقت کرتے اور نرم کیا ہمنے الخ کہا ہی مفسرون نے
کہ لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین مانند موم اور گندھے ہوئے آٹے کے ہوجاتا تھا جو کچھ چاہتے اوس سے بناتے بغیر
آگ اور ہتوڑی کے اور ہر روز ایک زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے دو ہزار اللہ دیتے اور ساتھ دو ہزار کے نفقہ اپنا اور
اپنے عیال کا کرتے اور اونکی وفات کے بعد ہزار زرہین اونکے خزانے مین تھین اور روایت کیا گیا ہی کہ عادت حضرت داؤد کی
یہ تھی بعد بادشاہ ہونے کے بنی اسرائیل پر کہ بھیس بدل کر نکلتے اور انجان لوگون سے پوچھتے کہ تمھارا والی داؤد کیسا شخص ہی سب
تعریف اونکی کرتے ایک روز ایک فرشتہ حکم الٰہی سے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤد سے ملا داؤد نے بحسب اپنی عادت کے اوس سے
بھی پوچھا اوس فرشتے نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہی اگر ایک خصلت اوسمین نہوتی داؤد نے پوچھا کہ وہ کونسی خصلت ہی اوسنے کہا
کہ وہ اور عیال اوسکے بیت المال سے کھاتے ہین پس داؤد علیہ السلام نے خدا تعالی سے درخواست کی کہ کونسا پیشہ اختیار کرون
حکم ہوا کہ زرہ بنایا کر اور لوہا اونکے ہاتھ مین موم کر دیا ✽ حل ✽ تنبیہ ✽ انوار التنزیل اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی
کہ حضرت داؤد کا نسب پشت سے یہودا ابن یعقوب پیغمبر کو پہونچتے ہین اور ایشا باپ انکے بحسب ایک قول کے تیرا فرزند رکھتے تھے
سب مین چھوٹے حضرت داؤد تھے اور بدن مین بہ نسبت اور بھائیون کے دبلے پتلے تھے اور بموجب اشارے باپ اپنے کے
فلاخن یعنی گوپیا اور توبڑہ پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور بکریان چرایا کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک دن
اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا پتھر فلاخن کا جس چیز پر پہونچتا ہی گرا دیتا ہی انھون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
تجکو حاکم قلعون کا کریگا پھر انھون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مینے دیکھا کہ فلانے جنگل مین شیر میرا تابع ہوا اور اوسپر مینے سواری کو
اوسکے کان پکڑ لیے اور اوسنے میری تابعداری کی انکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذو المنن ایک مرد عالی رتبہ کو تیرا مسخر کریگا پھر ایک دن
اپنے باپ سے آکر کہا کہ جب پہاڑون کی سیر مین مین تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میرے ساتھ تسبیح کہتے ہین ایشا نے کہا کہ تجکو
بشارت ہو کہ بخشندہ بے منت خیر و کرامت تجکو عطا فرماویگا مورخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا تو حضرت شموئیل کو

وحی پونہچی کہ قاتل جالوت ایشا کے فرزندون مین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہی اوسکے سر پر توڑیگا وہ جوش کھا کر مانند تاج کے اوس نیکبخت کے سر پر ٹھہر جائیگا اور فلانی زرہ اوسکے قد پر پوری آویگی نہ دراز ہوگی اور نہ کوتاہ حضرت اشمویل ع نے گھر جاکر ایشا کے فرزندون کو بلایا اونھون نے بارہ فرزندون کو اشمویل ع کے پاس بھیجدیا لکھا ہی کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت اور خوبصورت اور قوی ہیکل اور زبردست تھے اور ایک ان مین سے بملاحت رخسارہ اور طول قد اور فربہی سب بھائیون مین امتیاز رکھتا تھا اشمویل ع نے جانا کہ اغلب ہی کہ قاتل جالوت یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور استعمال روغن اور زرہ کا کیا مگر کچھ علامت واثر اوسکا ظاہر نہوا اوسوقت خطاب الٰہی نازل ہوا کہ تو اختیار کرتا ہی آدمیون کو حسن و جمال پر اور مین اختیار کرتا ہون طہارت قلوب پر حضرت اشمویل ع نے مناجات کی کہ یارب مینے بموجب حکم کے ایشا کے فرزندون کی آزمایش کی وہ شخص موعود نہین نہ پایا وحی آئی کہ اوسکا ایک فرزند اور ہی کہ لائق اس امر خطیر کے ہی حضرت اشمویل ع نے ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کر جواب دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہی کہا حضرت عالم الغیب والشہادہ نے خبر دی ہی کہ تیرا فرزند اور بھی ہی ایشا نے کہا کہ ایک بیٹا چھوٹا اور ہی کہ بنابر کوتاہی قد اور کبودگی آنکھ اور نحافت جسم اور عدم جمال ظاہری کے اوسکو مجمع عام مین نہین لایا اب وہ فلانی جگہہ بکریان چرانے مین مشغول ہی اشمویل ع جب اوس جنگل مین پونہچے دیکھا کہ وہان شدت سے پانی جاری ہی اور حضرت داؤد ع ہر نوبت دو دو بکریان اوٹھا اوٹھا کر پانی سے اوتار رہے ہین شمویل ع نے بنور نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہین اونکے پاس جاکر سلام کیا اور سینگ مذکور اونکے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اونکے سر پر ٹھہرا ہوا اور وہ زرہ اونکے قد پر درست آئی بعد ازان اشمویل ع نے کچھ عجائبات انسے پوچھے اور انھون نے بیان کیے اور پھر لشکر طالوت مین آئے اور جالوت کو مارا اور طالوت نے اپنی بیٹی انسے بیاہ دی پھر بعد مرنے طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے اور عدل و انصاف کرتے رہے اور نبی ہوئے سارا قصہ انکا طویل ہی عجائب القصص وغیرہ تواریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور عمر انکی ساٹھ برس کی ہوئی اور بعد انکے حضرت سلیمان ع بیٹے انکے قائم مقام انکے ہوئے عجائب القصص

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان ع کے ہوا کو سیر اول روز اوسکے کی ایک مہینے کی راہ تھی اور سیر آخر روز اوسکے کی بھی ایک مہینے کی راہ تھی اور بہایا ہمنے اوسکے لیے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے جنّون مین سے اونکو کہ کام کرتے تھے آگے اوسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے اور کہا ہمنے جو کہ کجروی کرے جنّون مین سے ہمارے حکم کی چکھاوین اوسکو کچھ عذاب دوزخ مین سے **فائدہ** اور سلیمان ع کے آگے باؤ صبح کی منزل اوسکی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینا اور بہا دیا ہمنے اوسکے واسطے چشمہ پگلے تانبے کا اور جنّون سے جو کتنے لوگ محنت کرتے آگے اوسکے سامنے اوسکے رب کے حکم سے اور جو کوئی پھرے اونمین ہمارے حکم سے چکھاوین ہم اوسکو آگ کی مار **موضح** **تفسیر** یعنی ہوا اول روز مین مہینے بھر کی راہ پر پونہچاتی تھی سلیمان ع کو اور آخر روز مین بھی مہینے بھر کی راہ پر اول روز مین چلتے تھے حضرت سلیمان ع دمشق سے اور قیلولہ کرتے تھے اصطخر مین کہ نام ایک موضع کا ہی فارس مین اور ان دونون کے درمیان مین مسافت ایک مہینے کی ہی اور آخیر روز مین چلتے تھے اصطخر سے اور رات کو جا رہتے تھے کابل مین اور مسافت ان دونون مین بھی ایک مہینے کی ہی تیز رو سوار کی چال سے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا رے مین کھاتے تھے اور شام کا کھانا سمرقند مین اور چشمے سے مراد ہی کان یمن تانبا بہتا تھا اوسمین سے تین دن ہر مہینے مین جیسے کہ بہتا ہی پانی اور اوس سے لوگ منتفع ہوتے تھے اور تھا یہ زمین یمن مین اور جو کہ کجروی کرے یعنی عدول کرے ہمارے حکم سے کہ

حکم دیا تھا ہمنے سلیمان کی فرمان برداری کرنیکا اور عذاب دوزخ میں سے یعنی آخرت میں اور بعضوں نے کہا دنیا میں اور وہ یہ تھا کہ اللہ تعالی نے متعین کیا تھا اونپر فرشتہ کوڑا آگ کا لیے ہوئے کہ وہ سلیمان ع کے ساتھ رہتا تھا پس جو کوئی عدول حکمی کرتا سلیمان ع کی مارتا وہ اوسکو ایک کوڑا کہ جلا دیتا اوسکو ۞ ف ل ۞

یَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَ تَمَاثِیۡلَ وَ جِفَانٍ كَالۡجَوَابِ وَ قُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّكُوۡرُ ۞

بناتے تھے جن واسطے سلیمان ع کے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور صورتون سے اور لگنون سے بقدر حوضون کے اور دیگین اپنی جگہہ دھری رہنے والی کہا ہمنے عمل مین لاؤ اے لوگون داؤد کے شکر خدا کا اور تھوڑے ہین بندون میرے سے شکر گزار ہوا ف شکر بناتے اوسکے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اور دیگین چولھون پر جمی کام کرو داؤد کے گھر والون حق مان کر اور تھوڑے ہین میرے بندون مین حق ماننے والے ۞ تفسیر ۞ مراد محاریب سے مسجدین ہین اور قلعے اونچے کہ دیوون نے سلیمان ع کے لیے بنائے تھے مانند قلعہ میتون اور مرواح وغیرہ کے کہ یمن مین تھے کثرت سے عجیب عجیب پہاڑون کے تراشے ہوئے اور مسجدین جو بنائی تھین اون مین سے ایک مسجد بیت المقدس تھی شروع کیا بنانا اوسکا حضرت داؤد علیہ السلام نے اور برابر قد مرد کے بلند کیا تھا کہ وحی بھیجی خدا تعالی نے کہ اتمام اس مسجد کا تمھارے ہاتھ پر مقدر نہین ہی لیکن تمھارا بیٹا سلیمان ع نام اسکو تمام کریگا اور جب حضرت داؤد ع نے وفات پائی حضرت سلیمان ع اونکی جگہہ خلیفہ ہوئے پس چاہا تمام کرنا بنای بیت المقدس کا اور جن اور شیاطین کو جمع کر کے ہر فرقے کو ایک ایک کام پر متعین کیا جن اور شیاطین نے سنگ مرمر اور بلور کانون مین سے لاکر شہر بنایا اور بارہ محلے اوسمین بنائے اور سلیمان ع نے ایک ایک قبیلے کو ایک ایک محلے مین اوتارا اور بعد فارغ ہونیکے شہر کے بنانے سے بنانا بیت المقدس کا شروع کیا شیاطین نے بموجب حکم سلیمان ع کے فرقہ فرقہ ہو کر سونا اور چاندی اور یاقوت اور موتی اور جواہر اور پتھر اور مشک و عنبر و تمام خوشبوئیان کانون اور دریا اور اونکی جگہون مین سے اسقدر لاکر جمع کیا کہ اوسکی حد مقدار اور شمار اونکی اور مسجد بنائی ساتھ سنگ مرمر اور زرد اور سبز پتھرون کے اور ستون اوسکے بلور کے اور چھت اوسکی ساتھ تختیون جواہر بیش قیمت کے اور جڑے اوسکی چھت اور دیوارون پر موتی اور یاقوت اور تمام جواہر اور بچھائین اوسکی زمین مین تختیان فیروزے کی پس نہین تھا زمین مین کوئی مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اوس مسجد سے یہان تک کہ اندھیری رات مین مانند چودھوین رات کے چاند کے چمکتے تھے اور جس روز بن چکی اوس دن عیدکی اور علمای بنی اسرائیل کو اوسمین جمع کیا اور اعلام کیا اونکو کہ یہ بنائی ہی یہ واسطے اللہ تعالی کے اور بلا شبہہ اسمین ہر چیز خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہی اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب فارغ ہوئے سلیمان ع بیت المقدس کے بنانے سے سوال کین اپنے رب سے تین چیزین پس دین اونکو دو چیزین اور مین امید رکھتا ہون یہ کہ دی ہوا اونکو تیسری چیز سوال کیا اونھون نے اللہ تعالی سے حکم کہ موافق حکم خدا کے ہو پس دیا اونکو یہ اور سوال کیا اوس سے ملک کہ نہ سزاوار ہو کسیکے لیے بعد اونکے پس دیا اونکو اور سوال کیا اوس سے کہ جو کوئی اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز کی پڑھے پاک ہو گناہون سے مانند روز پیدا ہونے کے ماں کے پیٹ سے پس مین امید رکھتا ہون یہ کہ دیا ہو اونکو یہ اور وہی بنا سلیمان ع کی رہی تا وقتیکہ بخت نصر شام پر مسلط ہوا اور بیت المقدس اور اوسکے شہر کو خراب کیا اور سونا و چاندی اور جواہر اور موتی اور یاقوت سب اپنی زمین سلطنت مین کہ عراق مین تھی لے گیا اور تصویر سے مراد ہین مورتین کہ بناتے تھے جنات اونکے لیے تانبے اور پیتل اور سیسے اور سنگ سفید کی اور صنوبر مین

یعنی ایک بیٹھنے کا تخت بنایا کہ خوبصورتی میں
اور ایک جاپان کیسی
اونکے ساتھ بیٹھتے
ادمی بیٹھتے ۱۲

دعوی کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے ۔ بعض نے کہا اہل علم نے کہ حضرت سلیمان ع اعتکاف کرتے تھے بیت المقدس مین برس برس
اور دو دو برس اور مہینا مہینا بھر اور دو دو مہینے بھر تک اور کم اور زیادہ اس سے اور کھانا اور پانی اونکا وہان پہنچا دیتے تھے پس
داخل ہوئے اوسمین اوس مرتبے مین کہ وفات پائی اوسمین اور ہوئی ابتدا اسکی یہ کہ نہین صبح کرتے تھے وہ کسی دن مگر کہ اوگتا تھا بیت المقدس
کی محراب مین ایک درخت اور سلیمان ع اوس سے نام اوسکا پوچھتے پس وہ کہتا کہ یہ نام ہی میرا پھر کہتے کہ کس چیز کے لیے ہی تو پس وہ کہتا کہ فلان
چیز کے لیے ہون پس کٹوا لیتے اوسکو پس اگر اوگتا تھا لگانے کے لیے لگا دیتے تھے اوسکو اور جگہہ اور اگر دوا کے لیے اوگتا لکھہ لیتے
یہان تک کہ اوگا خرنوب پس کہا کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنے خرنوب فرمایا کاہے کے لیے ہی تو کہا اوسنے واسطے خراب ہونے مسجد تیری کے حضرت
سلیمان ع نے کہا جب تک کہ مین زندہ ہون خدائے تعالی نہین خراب کرنے کا اسکو اور اوسکو اوکھاڑ کر اور جگہہ لگا دیا اور دعا کی سلیمان ع نے
کہ الہی موت میری جنات پر پوشیدہ رکھہ تا تمام ہو مسجد کہ کام ایک سال کا باقی رہا ہی انجام کو پہنچے اور تا کہ آدمی جان لین کہ جن بھی غیب نہین جانتے ہین
اور دعوی اونکا ساتھہ علم غیب کے کہ کرتے ہین باطل ہی پھر سلیمان ع بحسب عادت اپنی کے محراب مین گئے اور تکیہ عصا پر کرکر نماز پڑھتے کھڑے ہوئے
اور کھڑے ہی کھڑے وفات پائی جن کھڑکیون مین سے اونکو کھڑے دیکھہ کر زندہ جانتے تھے اور اعمال شاقہ مین مشغول رہے یہان تک کہ بعد
اونکی موت کے ایک برس گذرا اور لکڑی کے کیڑے نے عصا اونکا نیچے سے کھایا اور مردہ سلیمان ع کا زمین پر گرا اوسوقت جنون نے
اونکی موت سے آگاہ ہوکر بھاگ کر پہاڑون مین جگہہ پکڑی اور حضرت سلیمان ع جو بہت دنون تک محراب مین رہے جنات نے تعجب اسلیے
نکیا کہ پہلے اسکے بھی یہ نماز طول طویل پڑھا کرتے تھے وہ سمجھے کہ اب بھی بحسب عادت قدیمہ کے نماز مین مشغول ہین اور عذاب خوار
کرنے والے سے مراد ہی تکالیف شاقہ کہ بیچ کار بیت المقدس کے اوٹھاتے تھے اور حضرت سلیمان ع تیرا ۱۳ برس کے تھے کہ جانشین حضرت
داؤد ع کے اور بادشاہ ہوئے بنی اسرائیل پر اور چالیس برس سلطنت کی اور ترپن ٥٣ برس کی عمر مین وفات پائی اور چھتیس ٣٦ برس بیت المقدس
کے بنانے مین مشغول رہے ۔ **فائدہ تنبیہ** ۔ سبحان اللہ دونون قصون مین کیا حکمت الہی معلوم ہوتی ہی کیا
قادر بیچون ہی کہ جسنے اپنے مخلوق مین ایسے ایسے لوگ پیدا کیے کیا کیا کچھ دنیا اور آخرت کی خوبیان انکو عطا فرمائین اور یہ سب
نتیجہ تھا اوس پاک پروردگار کی یاد کرنے کا اور اوسکی فرمان برداری کا اور اوسکی طرف رجوع رکھنے کا یہ کچھ تو اللہ تعالی نے
اونکا مرتبہ کیا تھا اور پھر اوسکی یاد کیسی کرتے تھے اسی لیے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین صحابی سے فرمایا کہ
کیا نہ بتاؤن مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہونچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین
ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللهِ اور جب تنہا ہووے تو
پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھہ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو رزین
کیا جانتا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے واسطے ملاقات کرنے بھائی مسلمان اپنے کے پیچھے پیچھے اوسکے چلتے ہین
ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت
سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ اسکے پس کر اتنی اور حاصل معنی شکر کا یہ معلوم ہوا کہ قلب اور تمام
اعضا اپنے مولی کی طاعت مین مصروف رکھے اور اونکو گناہون سے بچاوے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ اپنے گھر والون سے غافل نرہے اونکو مولی کی طاعت مین مصروف رکھواوے اور اونکو گناہون سے بچاوے بلا تشبیہ یہ ایسی
بات ہی کہ جسکو اللہ تعالی مال دیتا ہی وہ آپ بھی اوسکی محافظت کرتا ہی اور اپنے گھر والون سے بھی محافظت کرواتا ہی اس دین کی دولت
ہزار ہا درجہ افضل ہی یہان کے مال سے اوسکی محافظت تو بہت ہی ضرور ہی کہ آپ بھی اوسکی محافظت کرے اور اپنے اہل سے بھی محافظت کرواوے

ف بنیاد اوسکی حضرت داؤد نے رکھی تھی پس [illegible] تمام کر [illegible]

[illegible]

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَہْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُہَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْہَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ خیال تو کرو بھائیون کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے اونکو بزرگیان اور خوبیان عطا فرمائین اور پھر کیسے اوس جل شانہ کی طاعت مین مصروف تھے بخلاف اسوقت کے لوگون کے کہ ذرہ سی دنیا ملنے مین مغرور ہو کر سب کچھ چھوڑ دیتے ہین یہ سب اقتضائے غفلت ہی اسی لیے حضرت علی فرماتے ہین اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَہُوْا یعنی لوگ سوتے ہین پھر جب مرینگے جاگ اوٹھینگے بھائیون جاگو اس خواب غفلت سے اور ان بزرگوارون کے حال مین بغور تامل کرو کہ باوجود ایسے ایسے مرتبون کے ملنے کے کیسے مولیٰ کے شکر گذار تھے اور کیسے لرزان ترسان رہتے تھے اور اوسکی بندگی مین کیسے مصروف تھے اب آگے رجوع رکھنے والے اور شکر گذار بندون کے مقابلے مین ناشکرون کا ذکر فرمایا

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِہِمْ اٰیَۃٌ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○

تحقیق تھی قوم سبا کو بیچ جگہہ رہنے اونکی کے نشانی اونکے لیے تھے دو باغ داہنی طرف سے اور بائین طرف سے کہا ہمنے کھاؤ تم رزق پروردگار اپنے کا اور شکر کرو اوسکا شہر ہی پاکیزہ اور پروردگار ہی بخشنے والا ✣ **فتح** ✣ قوم سبا کو تھے اونکی بستی مین نشانی دو باغ داہنے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اوسکا شکر کرو دیس ہی پاکیزہ اور رب ہی گناہ بخشتا ✣ **تفسیر** ✣ بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن مین اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پانی جھیلون کا سب سمیٹ کر ایک جاگہہ روکا اور پرے نیچے تین کھڑکیان رکھین اونچی اونچی زمینون کے واسطے سارے برس مینہہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتی خرچ کرتی خوب سرسبز آباد ملک ہوا ✣ **مو** ✣ سبا نام بیٹے یشجب بن یعرب بن قحطان کا ہی کہ اولاد اوسکی بیچ حوالی مارب کے کہ یمن کے شہرون مین سے ہی سکونت رکھتی تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ اونکے اعلیٰ سے اسفل تک مسافت اٹھارہ فرسخ کی تھی اور گھاٹ اونکے پانی پینے کا چشمے سے پایان اوس پہاڑ مین تھا اور کبھی بسبب آنے پانی کے ولایت عمان سے اوس جنگل مین گھر اونکے خراب ہو جاتے تھے بلقیس والیہ ملک اپنے سے چاہا بنانا سد کا اوسنے سد درمیان دونون پہاڑون کے باندھی اور تین سوراخ اوس سد مین چھوڑے تا پانی سیل ملک عمان کا سد کی اوس جانب مین جمع اور بند رہے اور جب اہل سبا پانی کے محتاج ہون سوراخ اعلیٰ کو کھول کر پانی اپنے زراعات اور باغات کو دین اور جب پانی کم ہو بیچ کے سوراخ کو کھولکر پانی لین اور جب اوس سے بھی کمتر ہو نیچے کے سوراخ سے کھولکر لین اور جب پانی کی حاجت نہو سوراخ بند کر دین پس بڑی رفاہیت و فلاح مین تھے بسبب سرسبزی باغات اور سیر حاصلی کے چنانچہ ابن عباس سے منقول ہی کہ تھے سبا تین فرسخ پر صنعا سے اور نہایت سیر حاصل آباد تھے شہر اونکے حتیٰ کہ نکلتی تھی عورت ٹوکرا سر پر لے کر اور وہ گذرتی تھی باغون مین پس بھر جاتا تھا ٹوکرا اوسکا طرح بطرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگانے کے کسی چیز کو اور پاکیزگی ایسی تھی کہ نہ وہان مچھر تھے اور نہ مکھی اور نہ پسو اور نہ بچھو اور نہ سانپ اور جو کوئی غربا مین سے وہان سے گذرتا تھا مر جاتین جوئین اوسکے کپڑون کی بسبب اچھے ہونے ہوا اوسکی کے پس اسی طرح آل سبا رفاہ و فلاح مین تھی اور جب حق تعالیٰ پیغمبر انپر بھیجتا جھٹلاتے حتیٰ کہ تیرہ انبیا پر ایمان نہ لائے اور آخری پیغمبر کہ بعد اوٹھہ جانے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر ان پاس آیا اوسکو بہت ستایا حق تعالیٰ نے جنگلی چوہے نیچے بند پانی کے پیدا کیے اور بموجب حکم الٰہی کے بند پانی اونکے مین سوراخ کیے آدھی رات کو کہ وہ سب سوتے تھے بند اونکے پانی کا ٹوٹا اور زور سے آن کر اونکے باغون کو کہ داہنے بائین اونکے مکانون کے تھے اور اونکے مکانون کو خراب کیا اور بہت لوگ اور جانور بھی ہلاک ہوئے اور باقی مستغرق ہوئے اور بقول بعضون کے آیا ہی کہ جب چوہے پیدا ہوئے اور سوراخ کرنے لگے

اونھون نے اوپر ہر سوراخ چوہے کے ایک ایک بلی باندھی کہ تا چوہے ڈر کے مارے دفع ہوون اور جب وقت اونکے ہلاک کا پونہچا حق تعالی نے ایک چوہا سرخ رنگ پیدا کیا اور بلی اوسکی ہیبت سے اوسکے سوراخ سے ہٹ گئی وہ چوہا اوس سوراخ مین گیا اور اندر ہی اندر کھودا حتی کہ بند سست ہوکر ٹوٹ گیا اور رو آئی چنانچہ آیات آیندہ مین یہ سب مذکور ہی اور معنی دونون باغون کی نشانی ہونے کے یہ ہین کہ اون باغ والون نے جب اعراض کیا اللہ کے شکر سے سلب کی اونسے نعمت تاکہ عبرت پکڑین اور پند پذیر ہوون لیس عود کرین طرف اوس چیز کے کہ تھے اوسپر یعنی کفر اور ناقدر دانی نعمت کی یا گردانا اونکو آیت یعنی علامت دلالت کرنیوالی اوپر قدرت الہی کے اور احسان اوسکے کی اور وجوب شکر اوسکے کے اور مراد دو باغون سے دو جماعتین باغون کی ہین کہ ایک جماعت اونکے شہرون کے دائین طرف تھی اور ایک بائین طرف اور ہر ایک دونون جماعتون مین سے بسبب پاس پاس ہونے اور ملے ہوئے ہونے باغون کے گویا کہ ایک باغ تھا جیسے کہ ہوتے ہین باغ آباد شہرون کے یا مراد ہین دو باغ ہر شخص کے اونمین سے کہ ایک دائین طرف اوسکے گھر کے تھا اور ایک بائین طرف + بحر مدارک +

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ
وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝

پس مونہہ پھیر لیا یعنی شکر سے پس بھیجی ہمنے اونپر رو تندیا رو کہ ساتھ پشتون کے بند باندھا تھا اوسکا اور بدل دیے ہمنے اونکو بدلے دو باغون اون کے کے دو باغ میوے بدمزہ والے اور جھاؤ کے درخت والے اور کچھ تھوڑے سے بیرون والے + فتح + پھر دھیان مین نہ لائے پھر چھوڑ دیا ہمنے اونپر نالہ زور کا اور دیے اونکو بدلے ان دو باغون کے اور دو باغ جنمین کچھ ایک میوہ کسیلا اور جھاؤ اور کچھ بیر تھوڑے سے + تفسیر + جب چاہا اللہ نے کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اوس پانی کے بند مین اوسکی جڑ کرید ڈالی ایکبار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام سے جاتی رہی تب سے وہ قوم ویران ہوکر جدا جدا ہوگئی اور کچھ جو رہی تھی اون باغون کے بدلے یہ چیزین پانے لگی + موضح + مونہہ پھیرا یعنی انبیا کا کہنا نمانا اور جھٹلایا اونکو اور کہا نہین جانتے ہین ہم واسطے اللہ عز وجل کے اپنے اوپر نعمت پس کہو تم اپنے رب سے کہ روک لیوے یہ نعمت ہمسے اگر طاقت رکھے اور عرم کے معنی ہین مینہہ شدید یا عرم نام ہی جنگل کا یا وہی چوہا ہے کہ جنھون نے کریدی تھی سد کہ جب اونھون نے سرکشی کی مسلط کیا اونکو اللہ نے اونپر پس کھود ڈالی سد نیچے سے اور غرق کیا اونکو اور وہ بیری یہ نہین تھی کہ جو باغون مین لگائی جاتی ہی اور اوسکے پتون سے بدن دھوتے ہین بلکہ وہ جنگلی بیری تھی کہ جسکے پتے کسی کام نہین آتے + معالم +

ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝

یہ سزا دی ہمنے اونکو بسبب ناشکری اونکی کے اور سزا ایسی نہین دیتے ہین ہم مگر ناشکر کو + فتح + یہ بدلا دیا ہمنے اونکو اسپر کہ ناشکری کی اور ہم بدلا اوسی کو دیتے ہین جو ناشکر ہو + موضح + تفسیر + ضحاک سے ہی کہ تھی یہ قوم سبا اوس زمانے مین کہ خالی تھا نبی سے درمیان عیسی اور محمد علیہما السلام کے اور طاؤس سے ہی کہ سزا سے بد سے مراد ہی مناقشہ حساب مین اور جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور وہ کافر ہی کہ نہین بخشا جاویگا اور ابی خیرہ سے کہ جو حضرت علی رضؓ کے یارون مین سے ہی منقول ہی کہ جزا معصیت کی سستی پیدا ہونی ہی عبادت مین اور تنگی معیشت مین اور جب لذت حلال پاتا ہی گنہگار کوئی آکر خلل انداز ہوتا ہی اوسمین + مدارک + نفقہ +

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ
سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝

اور پیدا کیے ہمنے درمیان اونکے یعنی سبا کے اور درمیان اون گانوؤن کے کہ برکت رکھی ہے ہمنے اون مین یعنی شام کی گانوؤن متصل بایکدیگر
اور مقرر کی ہمنے اون گانوؤن مین آمد و رفت کہا ہمنے سیر کرو ان گانوؤن مین راتون کو اور دنون کو امن سے ÷ فتح ÷ اور رکھی تھی
ہمنے اون مین اور اون بستیون مین جہان ہمنے برکت رکھی ہی بستیان راہ پر نظر آتی اور منزلین ٹھہرا دین ہمنے اون مین چلنے کی
پھرو اون مین راتون اور دنون امن سے ÷ تفسیر ÷ برکت والی بستیان یعنی ملک شام انکے ملک سے شام تک راہ مین
کی آبادی بستیان پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ÷ موضح ÷ برکت رکھی ہمنے اون مین یعنی فراخی نعمتون کی اور پانی کی دیدی تھی وہان کے
رہنے والون کو اور وہ گانوؤن شام کے تھے فرماتے ہین کہ قوم سبا کے گانوؤن مین اور شام کے گانوؤن مین پیدا کیے ہمنے گانوؤن
ظاہرہ یعنی متصل بایکدیگر کہ دیکھے جاتے تھے بعض اونکے بعض سے بسبب پاس پاس ہونے اونکے کے پس وہ ظاہر تھے دیکھنے والون کی
آنکھون کے لیے یا ظاہر تھے واسطے راہ چلنے والون کے نہین دور تھے اونکی راہون سے تاکہ پوشیدہ ہون اونسے اور وہ چار ہزار
اور سات سو گانوؤن تھے متصل سبا سے شام تک اور مقرر کی ہمنے اون گانوؤن مین آمد و رفت یعنی گردانا ہمنے اون گانوؤن کو ایک مقدار
معلوم پر کہ قیلولہ کرتا تھا مسافر ایک گانوؤن مین اور شام کو رہتا تھا دوسرے گانوؤن مین یہان تک کہ پہونچتا تھا شام کو اور
راتون کو اور دنون کو امن سے یعنی چلو اون مین اگر چاہو رات کو اور اگر چاہو دن کو پس امن اون مین مختلف نہین ہی ساتھ اختلاف
اوقات کے یا چلو اون مین امن سے نہ ڈر و دشمن سے اور نہ بھوک سے اور نہ پیاس سے بسبب آبادی کے اگرچہ دراز ہووے مدت
سفر تمہارے کی اور امتداد ہووے دنون اور راتون کا ÷ ف ÷ آیا ہی کہ جو باقی رہے تھے آل سبا مین سے اونھون نے اپنے
پیغمبر سے کہا کہ قدر قادر کی جانی ہمنے اگر بعد اسکے کچھ نعمت ہمکو دے تو عبادت اوسکی بجالاوینگے ہم اور ناشکری نہین
کرینگے حق تعالی نے یہ نعمت ارزانی کی کہ یمن سے قری مبارک تک کہ گانوؤن شام کے ہین ایسی آبادی اور گانوؤن
معمور کیے کہ بسبب قرب ایک دوسرے ایک گانوؤن دوسرے گانوؤن سے نظر آتا تھا اور سفر اون مین بہت آسان تھا بلکہ ایک سیر تھی ÷ مح ÷

فَقَالُوا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ○

پس کہا اونھون نے یعنی زبان حال سے ای پروردگار ہمارے دوری پیدا کر درمیان سفر دن ہمارے کے اور ستم کیا اونھون نے
اپنے پر پس کیا ہمنے اونکو کہانیان اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق اس ماجرے مین البتہ نشانی
ہی واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے ÷ فتح ÷ پھر کہنے لگے ای رب فرق ڈال ہمارے سفر مین اور اپنا برا کیا پھر کر ڈالا
ہمنے اونکو کہانیان اور چیر کر کر ڈالا ٹکڑے اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق سمجھے ÷ تفسیر ÷ آرام مین مستی آئی
لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکون کی خبر سنتے ہین سفرون مین پانی نہین ملتا آبادی نہین ملتی ویسا ہمکو بھی ہووے یہ بڑی ناشکری
ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک مین ÷ موضح ÷ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے کہ کوئی اون مین سے مارب مین
نرہا قبیلہ غسان اونمین سے شام کو گیا اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور خزاعہ تہامہ کو اور ازد عمان
کو اور یہ دعا اس سبب سے تھی کہ جب اونکے اغنیانے تجارت کے لیے شام کی طرف آمد و رفت شروع کی اور چاشت ایک گانوؤن
مین اور شام ایک گانوؤن مین کرتے تھے فقرا کو دیکھا کہ مثل اونکے بیچ سفر کے آسایش مین ہین حسد کر کر یہ دعا کی کہ خدایا کاش کہ ہماری
منزلون مین دوری ڈال تا بے زاد و راحلہ کے سفر ساتھ آسانی کے میسر نہو اور ہم اغنیا فقرا سے ممتاز ہون پس چلین ہم اپنی
اونٹنیون پر اور فائدہ اوٹھاوین تجارتون مین اور فخر کرین سواریون اور اسباب مین غرض کہ ناشکری کی نعمت کی اور ملول ہو گئے فراغت سے

معبودون مین سے کوئی مددگار۔ **فتح** تو کہہ پکارو انکو جنکو دعوی کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ نہین مالک ایک ذرہ بھر کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہ اونکا اون دونون مین ساجھا اور نہ اونمین کوئی اوسکا مددگار۔ **تفسیر** معنی یہ ہین کہ پکارو تم اونکو کہ پوجتے ہو اونکو سوائے اللہ کے قسم بتون اور ملائکہ وغیرہ سے اور نام رکھا ہی تمنے اونکا ساتھ نام اللہ کے کہ الٰہ کہتے ہو اور التجا کرو تم طرف اونکے اوس حاجت مین کہ پیش آتی ہی تمہارے جیسے کہ التجا کرتے ہو طرف اللہ کے اور انتظار کرو قبول کرنے اونکے دعا تمھاری کو جیسے کہ انتظار کرتے ہو اللہ کے دعا قبول کرنے کا دیکھو تو کوئی تمھارے کام بھی آتا ہی پھر جواب دیا اونکی طرف سے ساتھ قول اپنے کے لَا یَمْلِکُوْنَ الخ یعنی ذرہ بھر بھلائی اور برائی اور نفع اور ضرر کے مالک نہین الخ یہ معنی تو صاحب مدارک نے لکھے ہین اور صاحب معالم نے یہ لکھے ہین کہ کہہ ای محمد کفار مکہ کو پکارو تم اونکو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ معبود ہین سوائے اللہ کے یعنی پکارو اونکو تاکہ دور کرین وہ ضرر کہ اوترا ہی تمپر قحط سالی مین پھر بیان کیا حال معبودون کا کہ وہ ایسے ہین لَا یَمْلِکُوْنَ الخ انتہی اور کوئی مددگار کہ مدد کرے اوسکی اوپر تدبیر پیدایش اوسکی کے مراد یہ ہی کہ وہ معبود تمھارے باوجود ایسے عاجز ہونے کے کیونکر لیاقت رکھین اسکی کہ پکارے جاوین جیسے کہ پکارا جاتا ہی اللہ اور امید رکھی جاوے اونسے جیسے کہ امید رکھی جاتی ہی اللہ سے۔ **تنبیہ** یہان سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہین یہ اوسی قادر مطلق مین قدرت ہی کہ جسکو چاہے نفع پونہچاوے اور جسکو چاہے ضرر پس بعضے نادان جو بعضے بزرگون کی قبرون پر چوکیان بھرتے ہین یا چلے باندھتے ہین یا ناک گھسنی کرتے ہین یا کسی بزرگ کا توشہ وغیرہ مانتے ہین یا تعزیون اور ملیدہ ھیون پر ردٹیان اور مٹھے چڑھاتے ہین بنظر حصول منفعت کے اور دفع ضرر کے محض خبط ہی اور باطل ہی

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اور نفع نکرے درخواست نزدیک خدائے تعالی کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو واسطے اوسکے اہل محشر مضطرب ہون اوس وقت تک کہ اضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے کہین کیا فرمایا ہی پروردگار تمھارے نے ملأ اعلی یعنی ملائکہ کہین فرمایا ہی سخن راست یعنی اذن شفاعت کا دیا اور وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر۔ **فتح** اور کام نہین آتی سفارش اوسکے پاس مگر اوسکو جسکے واسطے حکم دیا یہان تک کہ جب گھبراہٹ اوٹھائی جاوے اونکے دل سے کہین کیا فرمایا تمھارے رب نے وہ کہین جو واجبی ہی اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا۔ **تفسیر** یعنی اللہ کے ہان سفارش عوام جانتے ہین اولیا سے وہ انبیا سے وہ فرشتون سے فرشتون کا یہ حال ہی جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اوترتا ہی آواز آتی ہی جیسے پتھر پر زنجیر کی فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہین جب تسکین آئی اور کلام اوترچکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہین نیچے والون کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہی اور آگے سے قاعدہ معلوم ہی وہی حکم ہوا۔ **مو** مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو یعنی نہین نفع دیگی سفارش مگر اوسکے لیے کہ واقع ہوا اذن شفیع کو واسطے اوسکے یہ تکذیب ہی کفار کی کہ وہ کہتے تھے کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی اور عیسی ابن اللہ وغیرہ ہماری سفارش کر کر ہمکو چھڑا لین گے اسپر فرمایا کہ سفارش اوسی کے لیے نفع کریگی کہ جسکے لیے اذن ہوگا کہ وہ مومن ہی نہ کافر اور اضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے یعنی شفاعت کرنے والون کے دلون سے اور اونکے دلون سے کہ جنکی شفاعت کی جاوے گی بسبب ایک کلمے کے کہ بولیگا اوسکو رب العزت بیچ جاری کرنے اذن کے اور حتی کے پہلے یَتَرَبَّصُوْنَ اور یَتَوَقَّفُوْنَ مقدر ہی یعنی گویا کہ کہا گیا کہ درنگ کرینگے اور ٹھہرینگے شفاعت کرنے والے اور امیدوار شفاعت کے ایک زمانہ دراز تک بانتظار و توقع اذن کے لرزان ترسان

ایک ہم مین کا جھوٹا ہی حال انکہ وہ جانتا ہی اپنے کو کہ مین سچا ہون اور وہ جھوٹا اور معنی یہ ہین کہ نہین ہین ہم اور تم ایک امر پر بلکہ دونون
فریقون مین سے ایک ہدایت پر ہی اور دوسرا گمراہی پر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعدار اونکے ہدایت پر ہین اور مخالف اونکے گمراہی پر
پس جھٹلایا اونکو بغیر اسکے کہ صراحۃً جھٹلاوین اور بعضون نے کہا کہ او بمعنی واو کے ہی گویا کہ بطریق لف ونشر مرتب کے فرمایا وَاِنَّا
وَاِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ یعنی ہم ہدایت پر ہین اور تم گمراہی پر اور لفظ ہدیٰ پر حرف جر علی لائے اور لفظ
ضلال پر حرف فی نکتہ اسمین یہی کہ صاحب ہدی گویا کہ چڑھا ہوا ہی گھوڑے تیز رو پر ایڑ مار کر نکل جاتا ہی جدھر چاہتا ہی اور گمراہ
گویا کہ بیٹھہ رہا ہی تاریکی مین نہین جانتا کہ کدھر جاوُن ✤ معالم مدارک تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ رزق سبکا اللہ ہی
ہی دیتا ہی بعضے سمجھتے ہین کہ ہمکو فراغت فلانے بزرگ کی طرف سے ہی محض باطل اور موجب کفر ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے اِنَّ رَبِّیْ
یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

کہہ سوال نہین کیا جاوے گا تمسے ہمارے گناہ سے اور نہ سوال کیا جاوے گا ہمسے اوس چیز سے کہ تم
کرتے ہو ✤ فتح ✤ تو کہہ تمسے نہ پوچھین گے جو ہمنے گناہ کیا اور ہمسے نہ پوچھین گے جو تم کرتے ہو ✤ موضح

قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ○

کہہ جمع کریگا پروردگار ہمارا درمیان ہمارے یعنی قیامت کے دن پھر حکم کریگا درمیان ہمارے یعنی درمیان ہمارے اور تمھارے ساتھ راستی کے
یعنی بلا بجور میل کے اور وہی حکم کرنے والا دانا ✤ فتح ✤ تو کہہ جمع کریگا ہم سبکو رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا ہم مین انصاف کا اور وہی ہی نیاو چکانیوالا سب جانتا ✤ موضح

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

کہہ دکھلاؤ مجھکو اون لوگون کو کہ ملا دیا ہی تمنے اونکو ساتھ خدا کے شریک بنا کر نہ ایسا نہین ہی بلکہ خدا وہی ہی غالب باحکمت ✤ فتح ✤
تو کہہ مجھکو دکھاؤ جنکو اوس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہرا کر کوئی نہین وہی اللہ ہی زبردست حکمتون والا ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی
معلوم کراؤ تم مجھکو اون لوگون کو کہ ملایا ہی تمنے اونکو ساتھ اللہ تعالی کے شریک ٹھہرا کر عبادت مین ساتھ اوسکے آیا وہ پیدا کرتے
ہین کچھہ اور رزق دیتے ہین نہ ایسا نہین کچھہ نہین پیدا کرتے اور نہ رزق دیتے ہین باز آو اپنی ان باتون سے اور متنبہ ہو اپنی گمراہی پر اور
انتہا ہو عبرت ان کی ہی یعنی بلکہ شان یہ ہی کہ اللہ غالب ہی اپنا امر پر حکیم ہی بیچ تدبیر اپنی کے پس کوئی شریک نہین ہی اوسکا ✤ معالم ✤ مدارک

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر واسطے لوگون کے تمام اونکے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✤ فتح ✤
اور تجکو جو ہمنے بھیجا سو سارے لوگون کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے کو لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤
خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ فضل کے اوسکے لیے کہ مانا تجھکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے اوسکے لیے کہ نہ مانا تجھکو اور اصرار کیا
ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے پس باعث ہوتا ہی اونکو جہل اونکا تیری مخالفت پر منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کہا بھیجا اللہ نے محمد کو طرف عرب وعجم کے پس بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک بہت تابعدار
اونکا ہی واسطے آنحضرت کے اور ابن عباس سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ چیزین کہ نہین دی گئین
وہ کسی نبی کو پہلے میرے بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون کے کہ احمر و اسود ہین یعنی طرف عرب و عجم کے اور ہر نبی بھیجے جاتے تھے اپنی
قوم کی طرف اور مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے کہ رعب پڑتا ہی میرا ایک مہینہ کے راستہ سے دشمن پر مسافت ایک مہینہ بھر کی راہ پر اور حلال کیا گیا مین غنیمت

یعنی غنیمت ہماری امت کے لیے حلال ہوئی اور اورون کے ہان یہ حکم تھا بلکہ رکھدیتے ایک میدان بلند مین اور آگ آن کر اوسکو جلا دیتی تھی اور ہوگئی گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور دیا گیا مین شفاعت پس ذخیرہ کر رکھا ہی مینے اوسکو اپنی امت کے لیے روز قیامت تک اور وہ اگر چاہا ہی اللہ نے پہونچنے والی ہی اون لوگون کو کہ نہین شریک کرتے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو ✤ [illegible]

تنبیہ ✤ سبحان اللہ کیا احسان ہی اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لیے بھیجا اور ہم ایسے نالائق ہین کہ اونکی قدر اور محبت اور اتباع جیسا چاہیے ویسا نہین کرتے ہمکو تو چاہیے کہ اونکی اور اونکی سنت کی محبت سبکی محبت پر غالب رکھین تا مستحق ہون بشارت کے ہون کہ جو آنحضرت نے فرمائی مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے میری سنت کو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے مجکو دوست رکھا میرے ساتھ ہوگا جنت مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَبَدًا اَبَدًا وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَشَفَاعَتَہٗ وَاَدْخِلْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَحِبَّائِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اٰمِیْن اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْن

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہتے ہین کب وجود مین آویگا یہ وعدہ یعنی قیامت اگر ہو تم سچے یعنی بیچ آنے قیامت اور بعث اور ثواب و عذاب کے ✤ فتح ✤
اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ✤ مو ✤

قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝

کہہ تمھارے لیے وعدہ ہی ایک دن کا نہ پیچھے رہوگے اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھوگے ✤ فتح ✤ تو کہہ تمکو وعدہ ہی ایک دن کا نہ دیر کروگے اوس سے ایک گھڑی اور نہ شتابی ✤ مو ✤ **تفسیر** ✤ یعنی نہین ممکن ہی تمکو پیچھے رہنا اوس سے بسبب مہلت چاہنے کے اور نہ آگے بڑھنا ہی طرف اوسکے بسبب استعجال کے اور مراد اوس دن سے ہی دن قیامت کا اور کہا ضحاک نے دن موت کا کہ نہ پیچھے رہین گے اوس سے اور نہ آگے بڑھین گے ساتھ اس طرح کے کہ زیادتی کیجاوے تمھاری اجل مین یا کمی کیجاوے اوس سے ✤ صل ✤ معالم ✤ **تنبیہ** ✤ یہ قیامت کے آنے کا سوال از راہ بدذاتی اور تمسخر کے کرتے تھے کیونکہ منکر تھے اوسکے اللہ تعالی اوسکا جواب دیکر اب آگے گویا فرماتا ہی کہ قیامت کی خبر اس قرآن مین بھی ہی اور اگلی کتابون مین بھی جب دشمن کے یہ منکر ہین تو اور باتین کہ جو اوس مین ہین اونکے انکار کا کیا پوچھنا جب اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے اور آپس مین ایک دوسرے کو جھٹکار کرینگے تب حقیقت حال معلوم ہو جائیگی اللہ تعالی فرماویگا لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ یعنی البتہ تحقیق تھا تو غفلت مین اس سے پس کھول دیا ہمنے پردہ تیرا پس بینائی تیری آج تیز ہی غرضکہ آج جن جن چیزون کا انکار کرتے ہین وہان سب چیزون کی حقیقت کھلجائیگی

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝

اور کہا کافرون نے یعنی مشرکون نے ہرگز باور نرکھین گے ہم اس قرآن کو اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھی اور تعجب کرے تو اے دیکھنے والے اگر دیکھے تو جب ستمگار کھڑے کیے جاوین یعنی حبس کیے جاوین نزدیک پروردگار اپنے کے پھیرین بعضے اونکے طرف بعضون کے بات کو یعنی سوال و جواب کرین کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان بنائے گئے اونکو کہ وہ تابعدار ہین ساتھ اون لوگون کے کہ سرکشی کی کہ وہ سردار اور پیشوا اونکے ہین اگر نہوتے تم البتہ ہم مسلمان ہوتے ✤ فتح ✤ اور کہنے لگے منکر ہم ہرگز نہ مانینگے یہ قرآن اور نہ اس سے

نصف
ع ۹

اگلا اور کبھی تو دیکھے کہ جب گنہگار کھڑے کیے گئے ہیں اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہی بات کہتے ہیں جنکو کمزور سمجھا تھا بڑائی کرنے والون کو اگر تم نہوتے تو ہم ایماندار ہوتے ❊ موضح ❊ تفسیر ❊ اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھے یعنی جو اسکی کتابین قرآن سے پہلے اوتاری گئین اونکو بھی نہ مانینگے ہم یا مراد ہی قیامت اور جنت و دوزخ یعنی انکار کیا ابو جہل وغیرہ مشرکون نے یہ کہ یہہ قرآن اللہ کیجانب سے اور یہ کہ ہو کچھہ حقیقت اوس چیز کی کہ دلالت کیا قرآن نے اوسپر کہ وہ پھر پیدا کرنا ہی واسطے جزا کے اور اگر دیکھے تو الخ خبر دی اللہ تعالی نے انجام کار اونکے سے اور مآل اونکے سے آخرت مین لیس فرمایا اپنے رسول علیہ السلام کو یا مخاطب کو کہ اگر دیکھیگا تو آخرت مین کھڑا ہونا اونکا اور جھگڑنا اور کلام کرنا اونکا آپسمین تو دیکھیگا تو عجب حال اگر نہوتے تم الخ یعنی اگر نہوتا بلانا تمھارا ہمکو طرف کفر کے تو البتہ ہم ایمان لاتے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ❊ فصل ❊

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○

کہا سرکشون نے ناتوانون سے کہ کیا باز رکھا ہمنے تمکو ہدایت سے بعد اسکے کہ آئی ہدایت تمکو بلکہ تم تھے گنہگار ❊ فتح ❊ کہنے لگے بڑائی کرنے والے کمزور گنے گیون کو کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سوجھ کی بات سے تمھارے پاس پہونچے پیچھے کوئی نہیں تم ہی تھے گنہگار ❊ تفسیر ❊ یعنی کافر بسبب اختیار کرنے تمھارے کے گمراہی کو ہدایت پر نہ بسبب کہنے ہمارے کے اور فریب دینے ہمارے کے ❊ فصل ❊

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

اور کہا ناتوانون نے سرکشون کو نہ بلکہ باز رکھا ہمکو مکر رات دن کے نے یعنی تمھارے مکر نے کہ ہمیشہ کرتے رہتے تھے جب فرماتے تھے ہمکو کہ کافر ہووین ہم ساتھہ خدا کے اور مقرر کرین ہم واسطے اوسکے شریک اور دل مین رکھینگے سب پشیمانی جب دیکھینگے عذاب کو یعنی دوزخ کا اور ڈالین گے ہم طوق کافرون کی گردنون مین نہین سزا دیے جاوینگے مگر موافق اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا مین کفر و معاصی ❊ فتح ❊ اور کہنے لگے کمزور گنے گئے بڑائی کرنے والون کو کوئی نہیں پر فریب سے رات دن کے جب تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم نہ مانین اللہ کو اور ٹھہراوین ہم اوسکے ساتھہ برابر کے اور چھپے چھپے پچتانے لگے جب دیکھا عذاب اور ہمنے ڈالین ہین طوق گردنون مین منکرون کی وہی بدلا پاتے ہین جو کرتے ہین ❊ موضح ❊ تفسیر ❊ مولوی رفیع الدین صاحب اور صاحب بحر نے ترجمہ لفظ وقال کا کیا ہی اور کہینگے اور بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ کا ترجمہ بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو اور دن کو اور معنی یہ ہین کہ مستکبرین نے جب انکار کیا ساتھہ قول اپنے کے اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ یہ کہ ہون سبب مستضعفین کے کفر کے اور ثابت کیا ساتھہ قول اپنے کے بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ یہ کہ کفر مستضعفین کا اونکے کسب و اختیار سے تھا رد کیا اونیر مستضعفون نے ساتھہ قول اپنے کے بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ پس باطل کیا مستضعفون نے اضراب متکبرون کا کہ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ہی ساتھہ اضراب اپنے کے وہ بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ہی گویا کہ مستضعفون نے کہا کہ نہیں تھا اجرام یعنی کفر کرنا ہماری جہت سے بلکہ تمھارے مکر کی جہت سے کہ کرتے تھے تم ہمیشہ رات و دن اور بسبب باعث ہونے تمھارے کے ہمکو کفر و شرک پر اور اَسَرُّوا النَّدَامَةَ کا ترجمہ ایک تو یہی ہی کہ جو لکھا گیا اور ظاہر کرینگے بھی کیا ہی مفسرون نے اور لکھا ہی کہ یہ اضداد سے ہی اور ندامت کرنے والے وہی ظالم ہین کہ مذکور ہوئے بیچ قول اللہ تعالی کے اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ یعنی پشیمان ہونگے متکبر اپنی گمراہی پر اور اونکے گمراہ کرنے پر اور پشیمان ہونگے مستضعف اپنی گمراہی پر اور گمراہ کرنے والون کے اتباع کرنے پر اور ڈالینگے ہم طوق یعنی آگ کے روایت کیا ابن ابی حاتم

حسن بن یحیی خشنی سے کہ کہا نہیں ہی دوزخ مین مکان اور نہ جنگل اور نہ طوق اور نہ بیڑی اور نہ زنجیر مگر کہ نام صاحبانِ فونکے کا لکھی (ا)
جنکے لیے وہ مہیا ہین اوسپر لکھا ہوا ہی پس بیان کی گئی یہ روایت ابو سلیمان دارانی کے سامنے پس روئے وہ پھر کہا کہ کیا حال ہوگا
اوسکا کہ جسپر یہ سب جمع ہونگی کہ پانؤن مین بیڑیان ہونگی اور ہاتھو نمین ہتھکڑیان اور گردن مین زنجیر پھر داخل کیا جاویگا مکان مین اور
جنگل مین ✤ مدارک ✤ درمنثور ✤

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے کسی گانؤن مین کوئی ڈرانے والا یعنی نبی مگر کہ کہا دولتمندون اور سردارون اوسکے نے کہ تحقیق ہم ساتھ اوس
چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے نامعتقد ہین ✤ فتح ✤ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے ہین
وہان کے آسودہ لوگ ہم تمھارے ہاتھ بھیجا نہین مانتے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اونکو قوم یعنی کفار
قریش جھٹلاتے تھے اور نہ مانتے تھے کتاب اللہ کو اور اونکی شریعت کو اونکی تسلی کے لیے یہ فرمایا کہ جو نبی جس بستی مین آیا ہی
وہان کے دولتمندون اور سردارون نے یہی کہا ہی کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اہل مکہ نے اور مانند انکے فخر کیا ہی ساتھ
کثرت اموال و اولاد کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا الخ یہ تفسیر مدارک مین ہی اور
تفسیر درمنثور مین ہی کہ روایت کیا ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابی رزین سے کہ کہا تھے دو شخص شریک تجارت مین پس نکلا ایک
اون دونون مین کا طرف کنارے دریا کے یعنی تجارت کے لیے اور رہا دوسرا شہر مین پس جب مبعوث ہوا یعنی نبی ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اوس مسافر نے اپنے یار کو کہ شہر مین تھا کہ کیا ہوا حال آنحضرت کا پس اسنے لکھ بھیجا اوسکو کہ نہین اتباع
کیا اونکا کسی نے قریش مین سے مگر رزالون اور مسکینون نے پس چھوڑ دی اوسنے تجارت اپنی پھر آیا اپنے یار کے پاس اور کہا
بتا مجکو مکان آنحضرت کا اور وہ اگلی کتابین پڑھا ہوا تھا پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ کس چیز کی طرف
بلاتے ہو تم فرمایا آنحضرت نے طرف اس بات کے اور طرف اس بات کے یعنی مثلا توحید کی طرف اور رسالت و معاد کے ماننے کی طرف کہا
اوسنے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو خدا کے فرمایا آنحضرت نے کیونکر جانا تونے یہ اوسنے
کہا کہ نہین بھیجا گیا ہی کوئی نبی مگر کہ اتباع کیا ہی اوسکا رزالون اور مسکینون نے پس نازل ہوئین یہ آیتین وَمَآ اَرْسَلْنَا
فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ کی آیتین پس بھیجا آنحضرت نے اوسکی طرف کسیکو کہ اوس سے جاکر کہے بلا شبہ
اللہ نے اوتاری ہی تصدیق اوس بات کی کہ کہی تونے انتہی ✤

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○

اور کہا یعنی اغنیا نے فقرائے مومنین سے کہ ہم بہت زیادہ ہین باعتبار اموال اور اولاد کے اور نہین ہین عذاب کیے گئے ✤ فتح ✤
اور کہنے لگے ہمکو زیادہ ہی مال اور اولاد اور ہمپر آفت نہین آنی ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی اونھون نے بنظر اصول اپنے کے دنیا مین
ارادہ کیا یہ کہ ہم اللہ کے نزدیک بہت عزیز ہین ہمکو عذاب نہین کرنے کا اور گمان کیا یہ کہ اگر ہم عزیز نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ رزق
دیتا ہمکو اور اگر مومن حقیر نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ محروم کرتا اونکو پس باطل کیا اللہ نے اونکے گمان کو اسیطرح کہ رزق فضل ہی
اللہ کا تقسیم کرتا ہی اوسکو جس طرح چاہتا ہی پس بعض اوقات وسعت رزق کرتا ہی عاصی کے لیے اور تنگی کرتا ہی مطیع پر اور
بعض اوقات عکس اسکے کرتا ہی کہ وسعت رزق کرتا ہی مطیع کے لیے اور تنگی کرتا ہی عاصی پر اور بعض اوقات تنگی دونون پر ہوتی ہی
اور بعض اوقات فراخی دونون پر پس نہین قیاس کیا جاتا ہی ان دونون باتون پر امر ثواب کا پس باطل کیا اللہ تعالی نے اونکے اس گمان کو ساتھ قول اپنے کے ✤ فال ✤

ع ۲

قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسکو ⁂ فق: تو کہہ میرا رب ہی جو پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی لیکن بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ⁂ مو:

تنبیہ ⁂ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر اغنیا حق بات نہین قبول کرتے ہین اور غریب بیچارے قبول کر لیتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ اغنیا کی ہمت دنیا کی طرف لگ رہی ہی شب و روز اوسیمین مشغول رہتے ہین گویا کہ اوسکے بندے بن رہے ہین دنیا کی تدبیرین خوب سوچ سوچ کر نکالتے ہین اور دین کی طرف بالکل التفات نہین پھر دین کی بات دل مین کیونکر جمے اور بڑی خرابی جہل سے پیدا ہوتی ہی اگر کچھہ محبت دین کی ہو تو علم پڑھین یا سنین اوس سے نفع و ضرر اپنا معلوم کرین جو دین کی بات پڑھتے ہین نہ سنتے ہین پھر راہ حق پر کیونکر لگین اور اسی سبب سے حرام حلال مین کچھہ امتیاز نہین کرتے بلکہ کفر و ایمان مین بھی ⁂ شعر ⁂ جم رہی ہی دل کے اندر حب جاہ ⁂ کب سماوے اوسمین فقر الا اللہ ⁂ اور حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہین رباعی گر ورد تو لا الہ الا اللہ ست ⁂ بے سینۂ صاف کی آن سو راہ ست ⁂ صراف زر قلب تو کی بستاند ⁂ ہر چند برو سکۂ نام شاہ ست ⁂ نہ خیال جمعہ جماعت کا ہی اور نہ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ حق وارث کے حق ادا کرنے کا اس دنیا نے ایسا غافل کر رکھا ہی کہ شب و روز اسیکے سوچ بچار مین رہتے ہین اور فقرا ان سب آفتون سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے مولی کی اطاعت کا خیال رکھتے ہین کیا خوب فرمایا شقیق بلخی رحمہ اللہ نے کہ اختیار کین ہین فقرا نے پانچ باتین اور اغنیا نے پانچ باتین اختیار کی ہی فقرا نے راحت نفس کی اور فراغت دل کی اور بندگی رب کی اور خفت حساب کی اور بلندی درجے کی اور اختیار کین ہین اغنیا نے پانچ باتین تعب نفس کا اور شغل قلب کا یعنی دنیا مین اور بندگی دنیا کی اور سختی حساب کی اور پستی درجے کی انتہی اور جب تک محبت اس دنیا کی دل سے نہ نکالے اور سختی و مشقت کو نعمت و راحت پر نہ اختیار کرے تقوے ہی کو نہین پہونچتا چنانچہ منقول ہی بعضے حکما سے یعنی دانشمندان دین سے کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی گذرے اون گھاٹیون سے پونہچے تقوی کو وہ گھاٹیان یہ ہین اختیار کرنا شدت کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر انتہی اور خاصیت اس مال کی بھی یہ ہی کہ اکثر مال دار آخرت کو بھول ہی جاتے ہین چنانچہ سفیان ثوری سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا نہین جمع ہوتا ہی اس دنیا مین جسکے پاس مال مگر کہ اوسمین پانچ خصلتین ہوتی ہین طول امل اور حرص غالب اور بخل شدید اور قلت ورع اور نسیان آخرت اور یہ مال اللہ کی یاد سے بھی غافل کرتا ہی اور بڑی بڑی آفتین پیدا کرتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال کے جمع کرنے مین پانچ خصلتین ہین رنج و تعب اوسکے جمع کرنے مین اور غفلت ذکر اللہ سے بسبب اصلاح اوسکی کے اور خوف اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور اوٹھانا نام بخیل کا اپنے نفس کے لیے اور مفارقت صالحین کی بسبب اوسکے اور مال کی تفریق مین پانچ چیزین ہین راحت نفس کی اوسکے تلف ہو جانے سے اور فراغ خاطر واسطے ذکر اللہ تعالی کے محافظت اوسکی سے اور امن اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور حاصل کرنا اسم کریم کا واسطے نفس اپنے کے اور مصاحبت صالحین کی بسبب فارغ ہونے کے اوس سے انتہی غرض کہ یہ مال دین و دنیا سے تباہ کر دیتا ہی بچنا چاہیے اسکی زیادہ طلبی سے اور قدر ضرورت پر کفایت کرنا چاہیے حضرت علی فرماتے ہین کہ لازم کرو اپنے پر پانچ باتین اور عمل کرو اوس پر عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجتون اپنی کے طرف اوسکے اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمین اور گناہ کرو اللہ تعالی کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور توشہ آخرت کا بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لیے اوسقدر کہ چاہتے ہو تم ٹھہرنا اوسمین ⁂ [illegible]

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○

اور نہین ہین اموال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے بمرتبۂ قربت لیکن مقرب وہ ہی کہ ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پس یہ جماعت واسطے انکے ہی جزا دُگنی بمقابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالاخانون مین نڈر ہونگے ۞ **فـ**ـ اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد وہ نہین کہ نزدیک کردین ہمارے پاس تمھارا درجہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو اونکو ہی بدلا دونا اونکے کیے پر اور وہ جھروکون مین بیٹھے ہین خاطر جمع سے ۞ **مو تفسیر** ۞ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ استثنا ہی لفظ کم سے بیچ تقربکم کے یعنی اموال نہین نزدیک کرتے ہین اللہ کے کسیکو مگر مومن صالح کو کہ جو خرچ کرے اونکو اللہ کی راہ مین اور اولاد بھی نہین نزدیک کرتی ہی کسیکو مگر اوسکو کہ سکھاوے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اوسکو سمجھ دین کی اور باعث ہوا اونکو نماز و طاعات پر اور ابن عیسیٰ سے ہی کہ اِلَّا بمعنی لکن کے ہی اور مَن شرطی ہی جواب اوسکا فَاُولٰٓئِكَ الخ اور معنی جزاء ضعف کے یہ ہین کہ دو چند کیجاتی ہین اونکے لیے نیکیان کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین سات سو تک اور بالاخانون مین یعنی منازل جنت مین نڈر رہونگے یعنی ہر ہولناک چیز سے قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت وَمَآ اَمْوَالُكُمْ الخ کے کہ کہا نہ اعتبار کرو لوگون کا ساتھ کثرت مال و اولاد کے اسلیے کہ کافر کو مال دیا جاتا ہی اور بعض اوقات روک رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو مومن سے اور طاؤس تابعی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْاِيْمَانَ وَالْعَمَلَ وَجَنِّبْنِي الْمَالَ وَالْوَلَدَ یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سنا ہی مینے اوس چیز کو جو وحی کی تو نے وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا ہی طرف صورتون تمھاری کے اور مالون تمھارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمھارے کے اور اعمال تمھارے کے اور حضرت علیؓ سے روایت ہی یعنی بیچ تفسیر وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتے ہین اوپر کے رخ اونکے اندر اونکے سے اور اندر کے رخ اونکے باہر اونکے سے صحابہ نے عرض کیا کہ کنکے لیے ہین وہ فرمایا اونکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہین اور کھلاتے ہین کھانا یعنی فقرا و غربا کو اور ہمیشہ رکھتے ہین روزے یعنی با کثر رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین راتون کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہوتے ہین یعنی نماز تہجد پڑھتے ہین ۞ **مدر منثور** ۞ **تنبیه** ۞ اس اموال و اولاد کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ تغابن مین فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت مین اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ یعنی نہین ہین اموال تمھارے اور اولاد تمھاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہین امور آخرت سے اور ڈالتے ہین گناہ و عقوبت مین اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت مین اور یہ بڑی نفع کی چیز ہی بہ نسبت اموال و اولاد کے پس نہ فوت کرو اوسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہی مال اوسکے سے تین چیزین ہین جو کچھ کھایا پس فنا کر دیا اوسکو یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سوائے اسکے ہی پس ہی وہ جانے والا ہاتھ اسکے سے اور چھوڑ جاویگا اوسکو لوگون کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین مُردے کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتھ اوسکے ایک ساتھ چلتے ہین اوسکے اہل و مال اوسکے اور عمل اوسکے پس پھر آتے ہین اہل اوسکے اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا انتہی اور بہت سی مذمت آئی ہی اموال و اولاد کی لیکن مذمت باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر یہ چیزین اللہ کی راہ سے روکتی ہین اور جسکے لیے

واسطے تقریع مشرکون کے اور قطع طمع اونکی کے شفاعت ملائکہ کے سے ہے اور اسکو استفہام تقریری کہتے ہین اور آیت ولا تنفع الشفاعۃ
مین پہلے اسی سورت مین گذرا ہے کہ ملائکہ اور اور کوئی شافع اور مشفع اور مشفوع سوائے اذن حق کے نہین ہوسکین گے اور اسی لیے
ملائکہ ان کفار سے بیزار ہوکر کہین گے سبحانک الخ بحث

قالوا سبحنک انت ولینا من دونھم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون ○

فرشتے کہین گے پاکی ہے تجکو تو کارساز ہمارا ہے سوائے انکے بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی عبادت ملائکہ بسبب وسوسہ شیاطین کے
تھی پس گویا عبادت شیاطین کی کی اکثر انکے یعنی انسان کے یا کفار کے ساتھ دیوون کے اعتقاد رکھتے ہین ✣ فتح ✣ وہ بولے پاک ذات ہے
تیری ہم تیری طرف ہین نہ اونکی طرف پر پوجتے تھے جنون کو یہ اکثر اونھین پر یقین رکھتے ہین ✣ مو ✣ تفسیر ✣ انت ولینا جو فرمایا
تحقیق اسکی یہ ہے کہ موالات خلاف ہے معادات کے اور وہ مفاعلہ ہے ولی سے بمعنی قرب کے اور ولی واقع ہوتا ہے موالی اور موالی دونون
اور معنی یہ ہین کہ تو ہی ہے ایسا کہ موالات کرین ہم تجسے نہ اونسے اسلیے کہ نہین ہے موالات درمیان ہمارے اور درمیان اونکے پس بیان
کی اونھون نے ساتھ اثبات موالات اللہ کے اور معادات کفار کے برأت اپنی راضی ہونے سے ساتھ پوجنے اونکے کے اونکو اسلیے کہ جو ہوگا
اس صفت پر ہوگا حال اوسکا منافی اسکے ✣ بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی شیاطین کی اطاعت کرتے تھے بیچ عبادت غیر اللہ کے
یا داخل ہوتے تھے شیاطین بتون کے اندر جسوقت کہ وہ پوجے جاتے تھے پس عبادت کیے جاتے تھے ساتھ پوجنے بتون کے یا بناتے تھے
اونکے لیے شیاطین صورتین ایک قوم کی جنات ہین سے اور کہتے تھے یہ صورتین فرشتون کی ہین پس پوجا انکو ✣ مدارک ✣

فالیوم لا یملک بعضکم لبعض نفعا ولا ضرا ونقول للذین ظلموا ذوقوا عذاب النار التی کنتم بھا تکذبون ○

پس آج کے دن نہین طاقت رکھیگا بعض تمہارا واسطے بعضون کے نفع پونہچانے کی اور نہ ضرر پونہچانے کی اور فرماوینگے
ہم ستمگارون کو کہ چکھو عذاب اوس آگ کا کہ تم جھٹلاتے تھے اوسکو یعنی دنیا مین ✣ فتح ✣ سو آج تم مالک نہین ایک دوسرے
کے بھلے کے نہ برے کے اور کہین گے ہم اون گنہگارون کو چکھو تکلیف اوس آگ کی جسکو تم جھوٹ بتاتے تھے ✣ مو ✣
تفسیر ✣ نفع پونہچانے کی الخ اسلیے کہ حکم اوس دن مین فقط اللہ ہی کا ہوگا نہین مالک ہوگا اوسمین کوئی منفعت کا اور نہ مضرت
کا کسیکے لیے اسلیے کہ وہ گھر ثواب اور عذاب کا ہوگا اور ثواب دینے والا اور عذاب دینے والا وہ اللہ ہی ہوگا پس ہوگا حال اوس گھر کا
خلاف حال دنیا کے کہ جو دار تکلیف ہے اور لوگ اوسمین مخلّی بالطبع ہین آپس مین ضرر بھی پونہچاتے ہین اور نفع بھی اور مراد یہ ہے کہ نہین ہے
کوئی ضرر پونہچانے والا اور نہ نفع پونہچانے والا اگر ہے پھر ذکر کی سزا ظالمون کی ساتھ قول اپنے کے ونقول الخ ✣ مد ✣ تنبیہ ✣ بھائیون
خیال کرو کہ جب ملائکہ اور حضرت عیسی علیہم السلام سے ایسا سوال ہوگا تو کیا عجب ہے کہ ایسا ہی سوال ہو بعضے بزرگون سے بھی
کہ جنکی قبرون کو بعضے پوجتے ہین اور جنکو بعضے حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین اور جنکے نام کے تعزیے اور مینڈھیان بناکر پوجتے
ہین اور جنکے نام کی بیڑیان بدھیان بٹھاتے ہین اور جنکی چوٹیان رکھتے ہین وغیر ذلک انواع شرک کرتے ہین پس یہ دوستی اونکی ہرگز
نہین ہے بلکہ حقیقت مین دشمنی ہے اونکی کہ اون بزرگوار دن جمع اللہ کو میدان محشر مین ایک طرح کا رنج دینگے عیاذاً باللہ منہ ✣

واذا تتلی علیھم ایتنا بینت قالوا ما ھذا الا رجل یرید ان یصدکم عما کان یعبد اباؤکم وقالوا ما ھذا الا افک مفتری وقال الذین کفروا للحق لما جاءھم ان ھذا الا سحر مبین ○

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری روشن یعنی قرآن کہتے ہین آپس مین نہین ہے یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک مرد ہے

چاہتا ہی کہ باز رکھے تمکو اوس چیز سے کہ پوجتے تھے باپ تمھارے اور کہتے ہین نہین ہی یہ قرآن مگر جھوٹ باندھا لیا ہوا اور کہتے ہین کافر سخن راست کو یعنی قرآن کو یا سارے امر نبوت کو جسوقت کہ آتا ہی انکے پاس یعنی اور عاجز ہوتے ہین یہ اوسکے مثل کے لانے سے نہین ہی یہ مگر سحر ظاہر + **فتح** + اور جب پڑھی جاوین اون پاس ہماری آیتین کھلی کہین اور نہین یہ ایک مرد ہی کہ چاہتا ہی روک دے تمکو اونسے جنکو پوجتے رہے تمھارے باپ دادے اور کہین اور نہین یہ جھوٹ ہی باندھ لیا اور کہتے ہین منکر ٹھیک بات کو جب پہنچے اون تک اور نہین یہ جادو ہی صریح + **مو**

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝

اور نہین دین ہمنے مشرکین عرب کو کتابین کہ پڑھین اونکو یعنی اونمین دلیل ہو اوپر صحت شرک کے اور نہین بھیجا ہمنے طرف انکے پہلے تیرے کوئی ڈرانے والا + **فتح** + اور ہمنے دی نہین اونکو کچھ کتابین جنکو پڑھتے ہین اور بھیجا نہین ان پاس تجسے پہلے کوئی ڈرانے والا + **مو** + **تفسیر** + کہ ڈراوے اونکو ساتھ عذاب کے تاکہ نہ شریک کرین پس چاہیے کہ غنیمت جانین اسکو پھر دڑکا دیا اونکو اونکے جھٹلانے پر ساتھ قول اپنے کے + **مل**

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

اور جھٹلایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور یہ مشرک نہین پہنچے ہین دسوین حصے کو اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلے لوگون کو پس جھٹلایا اونھون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا + **فتح** + اور جھٹلایا ہی انسے اگلون نے اور یہ نہین پہنچے دسوین حصے کو جو ہمنے اونکو دیا تھا پھر جھٹلایا میرے بھیجون کو تو کیا ہوا انکار میرا + **مو** + **تفسیر** + پہلے انسے تھے یعنی جھٹلایا اگلی امتون نے مانند قوم عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط وغیرہم کے رسولون کو جیسے کہ یہ تجکو جھٹلاتے ہین اور اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلی امتون کو یعنی قوت اور نعمت اور درازگی عمر کی اور کثرت اموال اور عذاب میرا یعنی اگلے جھٹلانے والون کے لیے حاصل یہ کہ عاد اور ثمود وغیرہ نے باوجود اوس قوت اور نعمت کے کہ رکھتے تھے جب میرے رسولون کو جھٹلایا میرے عذاب سے ہلاک ہوئے تو اہل مکہ کہ دسوان حصہ بھی اگلون کی قوت و نعمت مین سے نہین رکھتے ہین کیون عذاب کرنے اور ہلاک کرنے میرے سے نہین ڈرتے ہین اور تیرے جھٹلانے سے ای محمد اور قرآن کے جھٹلانے سے باز نہین آتے ہین + **مل** +

بحث + اور مدارک کے حاشیے مین لکھا ہی کہ یہ جو قول اللہ تعالی کا ہی وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اسمین چار قول ہین ایک تو یہ کہ نہین پہنچے اگلے لوگ عمل مین دسوین حصے اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے یعنی نہین عمل کیا دسوین حصے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے اور یہ قول حسن کا ہی اور دوسرا یہ کہ نہین پہنچے قریش دسوین حصے اوس چیز کو کہ دیے گئے اگلے قسم قدرت اور قوت اور مال سے کہا فقیہ نے کہ یہ جواب ہی اونکے قول کا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور یہ قول ابن زیاد کا ہی اور تیسرا یہ کہ نہین پہنچے اگلے لوگ دسوین حصے شکر اوس چیز کو کہ دی ہمنے اونکو نقل کیا یہ نقاش نے اور چوتھا یہ کہ نہین دیا اللہ نے اگلون کو دسوان حصہ اوس چیز کا کہ دی ہمنے امت محمد کو قسم علم اور بیان اور حجت اور دلیل سے کہا ابن عباس نے پس نہین ہی کوئی امت بہت علم رکھنے والی آنحضرت کی امت سے اور نہ کوئی کتاب بہت واضح البیان اونکی کتاب سے اور بعضون نے کہا اسکی تفسیر مین یہ کہ اگلون کی عمرین طویل ہوتی تھین ہزار ہزار برس کی سات سات سو برس کی اور مانند انکے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ اگلی امتین بہت طویل العمر ہوتین تھین تمھاری عمرین تو اونکی عمر کے دسوین حصے برابر بھی نہین جب وہ کفر و شرک سے ہلاک ہوئے تو تمھاری کیا حقیقت ہی

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ ایک بات کے کہ کھڑے ہوؤ واسطے خدا کے دو دو اور ایک ایک پھر تامل کرو تم

که نہین ہی اس یار تمہارے کو کچھ جنون نہین ہی وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمہارے آگے آنے عذاب سخت کے سے ٭ فتح ٭ تو کہہ
مین تم کو ایک ہی نصیحت کرتا ہون تمکو اوٹھ کھڑے ہوؤ واسطے اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر دھیان کرو اس تمہارے رفیق کو کچھ سودا
نہین یہ ایک ڈرانے والا ہی تمکو آگے آنے ایک بڑی آفت کے ٭ موضح ٭ تفسیر ٭ تقدیر انما اعظکم بواحدۃ کی ہی
انما اعظکم بخصلۃ واحدۃ اور اوسکو بیان کیا ساتھ قول اپنے کے ان تقوموا الخ اور ارادہ کیا ساتھ کھڑے ہونے
اونکے کے اوٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اور متفرق ہونا اونکا اپنے مجمع مین سے کہ آنحضرت پاس تھا یا ارادہ کیا
کھڑے ہونے سے قیام قصد کا طرف ایک شی کے نہ معنی حقیقی جو اوٹھنا اور کھڑے رہنا ہی اور معنی یہ ہین کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون
ایک بات کی کہ اگر کرو گے تم اوسکو تو پونہچو گے حق کو اور خلاصی پاؤ گے کفر سے اور وہ یہ ہی کہ کھڑے ہوؤ واسطے اللہ کے یعنی خالص
اوسی کی رضامندی کے لیے نہ واسطے حمیت اور تعصب کے بلکہ واسطے طلب حق کے پھر فکر کرو محمد کے امر مین اور اوس چیز مین
کہ لیکر آیا ہی وہ یعنی قرآن و شریعت اور دو دو اور ایک ایک کے کھڑے ہونے کو اسلیے فرمایا کہ دو ہوتے ہین تو فکر کرتے ہین اور
پیش کرتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے جو کچھ کہ حاصل ہوا ہی اوسکی فکر سے آپنے یار پر اور دیکھتے ہین دونون اوسمین نظر صدق
اور انصاف سے یہان تک کہ پونہچاتی ہی اون دونون کو نظر صحیح طرف حق کے اور اسی طرح ایک اکیلا فکر کرتا ہی اپنے نفس مین عدل
و انصاف سے اور پیش کرتا ہی اپنی فکر کو اپنی عقل پر اور اونکو متفرق ہونے کو جو فرمایا کہ دو دو اور ایک ایک کھڑے ہوں تو سبب
اسکا یہ ہی کہ اجتماع مین تشویش خاطر ہوتی ہی اور مطلوب کو اچھی طرح سوچنا دیکھنا نہین اور کم ہوتا ہی اوسمین انصاف اور بہت ہوتا
ہی تعصب و بے انصافی اور نہین سنتا ہی مگر نصرت مذہب کی اور معنی ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ کے یہ ہین کہ پھر
فکر کرو پس جانو گے کہ نہین ہی تمہارے یار کو جنون اور آگے عذاب سخت کے وہ عذاب آخرت ہی اور یہ ہی مانند قول آنحضرت علیہ السلام
کے بعثت بین یدی الساعۃ پھر بیان فرمایا کہ وہ نہین مانگتا ہی مزدوری ڈرانے پر ساتھ قول اپنے کے قل ما سالتکم الخ
اور مجاہد اور سدی اور ابن جریج سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے انما اعظکم بواحدۃ کہا ساتھ لا الہ الا اللہ
کے یعنی نہین نصیحت کرتا ہون مین مگر لا الہ الا اللہ کے کہنے کی ٭ مدارک ٭ در منثور ٭ کچھ جنون یعنی سودا کہ دعوی
رسالت کا کرتا ہی بلکہ تم اول خلقت اوسکی سے امانت اور صدق اور کمال عقل اور حیا اور مروت اوسکی جانتے ہو ٭ موضح ٭

قل ما سالتکم من اجر فهو لکم ان اجری الا علی اللہ وهو علی کل شیء شهید ۝

کہہ جو کچھ مانگا ہو مینے تمسے قسم مزدوری سے یعنی اپنے ڈرانے اور پونہچانے رسالت پر پس وہ واسطے تمہارے ہی یعنی بالکل مزدوری نہین مانگی
مینے تمسے نہین ہی مزدوری میری مگر خدا پر اور وہ ہر چیز پر خبردار ہی ٭ فتح ٭ تو کہہ جو مینے تمسے مانگا تھا کچھ نیگ سو تمہین کو پہنچے میرا نیگ ہی اوسی
اللہ پر اور اوسکے سامنے ہی ہر چیز ٭ موضح ٭ تفسیر ٭ پس وہ جانتا ہی کہ مینے نہین طلب کی مزدوری تمہاری نصیحت پر اور تمہارے بلانے پر اوسکی طرف [illegible]

قل ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی علم غیب سے وحی راست کو وہ پروردگار جاننے والا پوشیدہ کا ہی ٭ فتح ٭
تو کہہ میرا رب پھینکتا جاتا ہی سچا دین یعنی اوپر سے اوتارتا ہی وہ جاننے والا چھپی چیزین ٭ موضح ٭ تفسیر ٭
معنی یقذف بالحق کے یہ ہین کہ ڈالتا ہی اور اوتارتا ہی وحی طرف انبیا کے ٭ مدارک ٭

قل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید ۝

کہہ آیا سخن راست اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل اور نہ دوبارہ پیدا کریگا ٭ فتح ٭ تو کہہ آیا دین سچا اور جھوٹ کو

نہ پہلا اور نہ دوسرا ✣ **موضح تفسیر** ✣ جاء الحق کے معنی ہین آیا حق یعنی اسلام یا قرآن وما یبدئ الباطل وما یعید کے معنی ہین جاتا رہا باطل اور ہلاک ہوا اور معنی سب کے یہ ہوئے آیا حق اور ہلاک ہوا باطل مانند قول اللہ تعالی کے جاء الحق وزھق الباطل اور ابن مسعود رضی سے ہی کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین اور گرد خانۂ کعبہ کے بت تھے پس شروع کیا آنحضرت نے کہ لگاتے تھے اونپر لکڑی بنعہ کی کہ نام ایک درخت کا ہی اور فرماتے تھے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ○ جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید ○ اور بعضون نے کہا کہ باطل بت ہین اور بعضون نے کہا ابلیس اس لیے کہ وہ صاحب باطل ہی یعنی نہین پیدا کرتا ہی شیطان اور نہ بت کسیکو اور نہ مرنے کے بعد اوٹھاوینگے پس پہلی بار پیدا کرنے والا اور مرے کے بعد اوٹھانے والا وہ اللہ ہی ہی اور جب کہا کفار نے آنحضرت کو کہ تو گمراہ ہو گیا بسبب ترک کرنے دین باپ دادون اپنے کے فرمایا اللہ تعالی نے ✣

قل ان ضللت فانما اضل علی نفسی ۚ وان اھتدیت فبما یوحی الی ربی ۚ انه سمیع قریب ○

کہہ اگر گمراہ ہو جاؤن مین پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون مین اوپر نفس اپنے کے یعنی گناہ میری گمراہی کا میری جان پر ہی اور اگر راہ پاؤن مین پس بسبب اوسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی طرف میرے پروردگار میرا یعنی قرآن و حکمت تحقیق وہ سننے والا نزدیک ہی ✣ تو کہہ اگر مین بہکتا ہون تو یہی کہ بہکون گا اپنے برے کو اور اگر مین سوجھا ہون تو اوس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہی مجکو میرا رب وہ سنتا ہی نزدیک ✣ **موضح تفسیر** ✣ اگر گمراہ ہو جاؤن مین الخ یعنی اگر لغزش قدم ہو مجکو تو مجسے ہی اور ضرر اوسکا مجپر ہی اور اگر راہ پاؤن تو بسبب رہنمائی اوسکی کے ہی ساتھ وحی بھیجنے کے طرف میرے سننے والا ہی یعنی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین تمھارے لیے نزدیک ہی مجسے اور دیسے جزا دیگا مجکو اور جزا دیگا تمکو ✣ **ع ا**

ولو تری اذ فزعوا فلا فوت واخذوا من مکان قریب ○ وقالوا امنا به ۚ وانی لھم التناوش من مکان بعید ○

اور تعجب کرے تو اگر دیکھے تو جب گھبراوین پس نہو عذاب سے خلاص ہونا اور پکڑے جاوین ہر جانب نزدیک سے یعنی پکڑے جاوین ساتھ آسانی کے اور کہین اوس وقت ایمان لائے ہم ساتھ قرآن کے اور کہان سے ہو اونکو ہاتھ مین لانا ایمان کا جائے دور سے یعنی محال ہوا ✣ **ف** ✣ اور کبھی تو دیکھے جب یہ گھبراوین گے پھر بھاگ نہین بچتے اور پکڑے آئے نزدیک جگہہ سے اور کہنے لگے ہمنے اسکو یقین مانا اور اب کہان انکا ہاتھ پہونچ سکتا ہی دور جگہہ سے یعنی ایمان لانے کا وقت نرہا ✣ **موضح تفسیر** ✣ جب گھبراوین یعنی وقت اوٹھنے کے قبرون سے یا نزدیک مرنے کے یا دن بدر کے اور فلا فوت کے معنی ہین پس نہین ہوگی جگہہ بھاگنے کی یا تقدیر اسکی یہی ہی فلا فوت لھم منا یعنی پس نہین بھاگ سکین گے ہمسے اور مراد مکان قریب سے موقف ہی طرف دوزخ کے جب کہ اوٹھائے جاوین گے قبرون سے یا پشت زمین سے طرف پیٹ اوسکے جبکہ مرینگے یا زمین کے پیٹ سے طرف پشت اوسکی کے جبکہ نکلین گے قبرون سے یا صحرا بدر سے طرف کنوین بدر کے اور جہان کہ ہون گے پس وہ اللہ سے قریب ہی ہین نہین بھاگ سکین گے اوس سے اور کہین گے جبکہ دیکھین گے عذاب وقت جانکنی کے اور بعضون نے کہا وقت بعث کے اور معنی تناوش کے ہین ہاتھ مین لانا یعنی کیونکر ہاتھ مین لاوین گے ایمان و توبہ حال انکہ بعید ہوئے اوس سے مراد یہ ہی کہ ایمان و توبہ قبول ہوتے اونسے دنیا مین اور اب جاتی رہی دنیا اور دور پڑے آخرت سے اور ابن عباس رضی سے ہی کہ سوال کرین گے کافر پھر نا طرف دنیا کے اور کہان ہوگا اونکے لیے پھرنا طرف دنیا کے مکان بعید سے یعنی آخرت سے طرف دنیا کے ✣ **ص ل معا** ✣

وقد کفروا به من قبل ۚ ویقذفون بالغیب من مکان بعید ○

اور حال آنکہ کافر تھے ساتھ قرآن کے پہلے اس سے اور ڈالتے ہین یعنی گمان مین ڈالتے تھے بن دیکھے مکان دور سے ❊ فــ ❊ اور پھینکتے
رہے بن دیکھے نشانے پر دور جگہہ سے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ کافر تھے ساتھ قرآن کے اور بعضون نے کہا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے پہلے اس سے یعنی پہلے اس سے کہ دیکھین عذاب اور احوال قیامت کے اور معنی ویقذفون بالغیب کے یہ ہین کہ تھے
کلام کرتے ساتھ غیب کے یعنی غائب چیز مین کلام کرتے تھے کہ کہتے نہین ہی بعث اور نہ حساب اور نہ جنت اور نہ دوزخ اور مکان
دور سے کہ دور ہی صدق سے یا حق سے اور صواب سے یقذفون بالغیب الخ سے مراد ہی کہنا اونکا رسول اللہ کے حق مین
شاعر ساحر کذاب اور یہ کلام کرنا ساتھ غیب کے اور امر پوشیدہ کے اسلیے ہی کہ نہین دیکھا تھا اونھون نے حضرت سے سحر اور نہ شعر
اور نہ جھوٹ اور لائے اس غیب کو جہت بعیدہ سے کہ دور ہی حال اونکے سے اسلیے کہ بعید تر چیز اوس چیز سے کہ لائے اوسکو
آنحضرت سحر اور شعر ہی اور بعید تر چیز اونکی عادت سے کہ معروف ہی درمیان اونکے اور تجربہ کی گئی ہی جھوٹ ہی کہنا سچا ہے یعنی
بہت کہتے ہین آنحضرت کو ساتھ ظن کے نہ یقین کے اور وہ برا کہنا یہ ہی کہ کہتے تھے آنحضرت کو شاعر ساحر کاہن اور معنی غیب کے
وہی ظن ہی اسلیے کہ غائب ہی علم اوسکا اونسے اور مراد مکان بعید سے دور ہونا اونکا ہی جاننے اوس چیز کے سے کہ کہتے تھے اور معنی یہ ہین
کہ برا کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانتے اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے ❊ مــ ❊ معالم ❊

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ۝

اور جدائی ڈالی گئی درمیان اونکے اور درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کیا گیا تھا ساتھ مانندون اونکے کے یعنی کفر
مین پہلے اس سے تحقیق یہ تھے شک قوی مین ❊ فــ ❊ اور اٹکاؤ پڑ گیا اونمین اور جو اونکا جی چاہے اون مین جیسا کیا گیا
ہی انکی راہ والون سے پہلے وہ تھے دھوکے مین جو چین نہ لینے دیتا ❊ مو ❊ تفسیر ❊ درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے
تھے کہ وہ نفع دیتا ایمان کا ہی اوس دن اور نجات ہونی بسبب اوسکے دوزخ سے اور مطلب یاب ہونا ساتھ بہشت کے یا پھر لوٹنا طرف
دنیا کے جیسا کہ نقل کیا اللہ تعالی نے حال اونکا ارجعنا نعمل صالحا اور یہ افعال جو ذکر کیے گئے یعنی فزعوا اور اخذوا اور
حیل سب ہین صیغے ماضی کے اور مراد انسے استقبال ہی یعنی زمانہ آیندہ قیامت وغیرہ مین یون ہوگا اور ماضی لائے واسطے
تحقیق وقوع انکے کے یعنی ضرور یہ باتین ہونگی انکے وقوع مین کچھ شبہہ نہین گویا ہو چکین ہین اور ساتھ مانندون انکے کے یعنی جیسے
اور کافر کہ تھے مانند انکے کفر مین اگلے زمانے مین اونکا ایمان و توبہ نہ قبول ہوئی وقت جانکنی کے ویسے ہی آنحضرت کے وقت کے
کفار کے ساتھ معاملہ کیا جاویگا بیچ شک کے یعنی امر رسل مین اور بعث مین اور یہ رد ہی اونپر کہ کہتے ہین کہ اللہ نہین عذاب کرتا
شک پر ❊ مــ ❊ معالم ❊ اور بعضون نے کہا کہ ما یشتہون سے مراد نعمتین دنیا کی ہی اور زینت اوسکی مراد ہی چنانچہ
روایت کی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وحیل بینہم وبین ما یشتہون کہ کہا اونھون
نے تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین سے غنی کہ کشایش مال کی دی تھی اللہ نے اوسکو پس مر گیا وہ اور اوسکے مال کا وارث ہوا اوسکا
بیٹا بدکار پس اوس مال کو اللہ کے گناہون مین خرچ کرنے لگا یعنی شراب خواری زناکاری وغیرہ مین پس جب دیکھا یہ اوسکے چچاؤن
نے تو آئے وہ اوس نوجوان کے پاس اور غصہ اور ملامت کی اوسپر پس تنگدل اور جز بز ہوا وہ جوان اور بیچی زمین اپنی بعوض نقدی
کے پھر کوچ کیا وہان سے اور پونہچا ایک چشمے پر کہ خوب جاری تھا پس خرچ کیا اوسمین مال اپنا کہ بنایا ایک محل اوسمین پس
ایک روز وہ بیٹھا تھا کہ ناگہان اوڑا لائی اوسکے پاس ہوا ایک عورت کو کہ نہایت خوبصورت تھی وہ اور بہت خوشبو آتی تھی
اوسمین سے پس کہا اوس عورت نے کہ کون ہی تو ای بندے اللہ کے اوسنے کہا کہ مین ایک شخص ہون بنی اسرائیل مین سے کہا او

کہ تیرا ہی یہ محل اور یہ مال اوسنے کہا ہان کہا اوس عورت نے کہ تیرے بیوی بھی ہی اوسنے کہا نہین کہا اوسنے کہ پھر
کیونکر گوارا ہوتا ہی تجھے عیش اِس حال مین کہ تیرے بیوی نہین ہی اوسنے کہا کہ حال تو یہی ہی جو مینے بیان کیا پس آیا
تیرے لیے خاوند ہی اوسنے کہا نہین پس کہا اوس شخص نے کہ آیا تجھکو رغبت ہی اسکی کہ نکاح کرون مین تجھسے اوسنے کہا
کہ مین ایک عورت ہون رہنے والی مسافت ایک کوس بھر کی تجھسے پس جب کل ہووے تو توشۂ راہ لے ایک دن کا اور آ میرے پاس اور
اگر دیکھے تو اپنی راہ مین کچھ دہشت کی چیز تو ڈرنا نہین پس جب کل ہوئی تو توشۂ راہ لیا اوسنے ایکدن کا اور چلا پس پونہچا طرف
ایک محل کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اوسکا پس نکلا طرف اوسکے ایک جوان کہ بہت خوبصورت تھا اور خوب خوشبو آتی تھی اوسمین سے
پس کہا اوسنے کہ کون ہی تو ای بندے اللہ کے کہا اسنے کہ مین اسرائیلی ہون اوسنے کہا کہ پھر کیا حاجت ہی تیری اسنے کہا کہ بلایا تھا
مجکو اس محل کی مالکہ نے اپنے پاس کہا اوسنے کہ سچ کہا تونے پس آیا دیکھی تونے اپنی راہ مین کوئی ڈرانی چیز اوسنے کہا ہان دیکھی تھی اور
اگر نہ خبر دی ہوتی اوس عورت نے مجکو کہ تو ڈرنا نہین تو البتہ ڈرتا مین اوس چیز سے کہ دیکھی مینے پھر بیان کرنا شروع کیا اسنے کہا کہ
مین آتا تھا کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک راہ اوسمین مینے دیکھی ایک کتیا موہنہ کھولے ہوئے پس ڈرا مین پھر جست کر کر وہ مجھسے آگے
نکل گئی پھر جو مین اوسکے پیچھے پونہچا تو دیکھا کہ پلّے اوسکے اوسکے سینے پر بول رہے ہین کہا اوس جوان نے کہ تو نہین پاویگا اسکو یہ ہوگا
اخیر زمانے مین کہ بیٹھین گے لڑکے بڈھون کے ساتھ پھر غالب آوینگے وہ اوپر اونکی مجلس مین اور رہبر جا کرینگے اونکی باتون کا کہا اوسنے پھر آگے
چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک اور راہ اور دیکھین مینے اوسمین سو بکریان بھری ہوئی تھنون کی اور ناگہان اونمین
ایک بکری کا بچہ ہی کہ دودھ پیتا پھرتا ہی اوسکا پھر جو آتا ہی لوٹ اونکے پاس گمان کرتا ہی کہ مینے نہین چھوڑا دودھ کچھ بھی پس کھولتا ہی موہنہ
ڈھونڈھتا ہی اور دودھ کہا اوس جوان نے کہ نہین پاویگا تو اسکو یہ ہوگا آخر زمانے مین ایک بادشاہ کہ جمع کریگا سب لوگون کی نقدی
یہان تک کہ جب گمان کریگا کہ مینے کچھ نہین چھوڑا کھولیگا موہنہ طلب کریگا اور مال کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ معلوم ہوئی
مجکو اور راہ ناگہان دیکھے مینے درخت پس خوش لگی مجکو ٹہنی ایک درخت کی اونمین سے کہ تر و تازہ تھی پس چاہا مینے کاٹنا اوسکا
پس پکارا مجکو ایک اور درخت نے کہ ای بندے اللہ کے مجھمین سے لے یہان تک کہ پکارا مجکو سب درختون نے کہ ای بندے
اللہ کے ہم مین سے لے کہا اوس جوان نے کہ نہین پاویگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ کم ہونگے مرد اور بہت ہونگی عورتین یہان تک کہ مرد
البتہ خواستگاری کریگا ایک عورت سے پس بلاوینگی اوسکو دس بیس عورتین اپنی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان
معلوم ہوئی مجکو اور راہ پس ناگہان دیکھا مینے ایک شخص کو کہ کھڑا ہی ایک چشمے پر چلّو بھر بھر کر دیتا ہی ہر شخص کو پانی مین سے
پس جب متفرق ہوئے لوگ اوسکے پاس سے ڈالا اپنی زمین مین پانی پس نہ ٹھہرا اوسکی زمین مین پانی مین سے کچھ کہا اوسنے نہین
پاویگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ واعظ تعلیم کریگا لوگون کو علم پھر مخالفت کریگا اونکی کہ رجوع کریگا اللہ تعالی کے
گناہون کی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ جب معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون ایک گائے اور لوگ پکڑے ہوئے
ہین ہاتھ پاؤن اوسکے اور ایک شخص پکڑے ہوئے ہی سینگ اوسکے اور ایک شخص دم پکڑے ہوئے ہی اوسکی اور ایک شخص سوار
ہی اوسپر اور ایک شخص دودھ دوہ رہا ہی اوسکا پس کہا اوسنے کہ گائے دنیا ہی اور جو اوسکے ہاتھ پاؤن پکڑے ہوئے تھے پس وہ کم رتبہ
ہین بنسبت اوسکے کہ جو اوپر اوسکے ہی یعنی طالب دنیا اور جو کہ سینگ پکڑے ہوئے تھا پس وہ تنگ دست ہی کہ تدبیر اپنی معاش کی کرتا
ہی اور جو کہ دم پکڑے ہوئے تھا اوسکی پس اوس سے پیٹھ پھیری ہی دنیا نے اور جو کہ سوار تھا اوسپر پس اوسنے ترک کیا ہی دنیا کو اور
جو کہ دودھ دوہتا ہی اوسکا پس وہ خوش حال و عیش والے ہین کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ایک راہ اور معلوم ہوئی مجکو

دیکھتا ہون کہ ایک شخص خوش بیٹھا ہوا ہی کنوین پر جب نکالتا ہی ڈول ڈالتا ہی اوسکو حوض مین پھر جا پڑتا ہی پانی کنوین مین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ رد کیے ہین اللہ نے اوسپر عمل نیک اوسکے پس نہین قبول کیے جاتے ہین وہ کہا اوسنے پھر آگے چلتا ہون یہانتک کہ معلوم ہوتی ہی مجکو اور راہ ناگہان دیکھتا ہون ایک شخص کو کہ ڈالتا ہی بیج زمین مین پھر کاٹتا ہی زراعت پس ناگہان دیکھتا ہی کہ بہت اچھے گیہون ہین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ قبول کیے اللہ نے عمل نیک و پاکیزہ اوسکے کہا اوسنے پھر آگے چلا مین یہانتک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون کہ ایک شخص لیٹا ہوا ہی چت پس کہا اوسنے کہ ای بندے اللہ کے نزدیک ہو مجسے پس پکڑ ہاتھ میرا اور بٹھا مجکو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین بیٹھا مین جبسے کہ پیدا کیا ہی مجکو اللہ نے پس پکڑا سینے ہاتھ اوسکا پس اوٹھکر دوڑنے لگا اور چلا گیا یہانتک کہ نہین دکھائی دیتا تھا مجکو پس کہا واسطے اوسکے اوس جوان نے کہ یہ عمر تیری تھی کہ پوری ہو چکی اور مین ملک الموت ہون اور مین ہی تھا وہ عورت کہ آئی تھی تیرے پاس حکم کیا ہی مجکو اللہ نے تیری روح کے قبض کرنے کا اس مکان مین پھر لیجاونگا مجکو طرف آگ جہنم کے کہا ابن عباس نے پس اسمین اوتری ہی یہ آیت وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ اونہون نے پیا ٹھنڈا پانی پھر روئے پس کہا گیا کہ کس چیز نے رولایا تمکو کہا اونہون نے کہ یاد کی مینے یہ آیت کتاب اللہ کی وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ پس جانا مینے کہ دوزخی نہین چاہین گے مگر پانی ٹھنڈا اور تحقیق فرمایا ہی اللہ تعالی نے اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّھُمْ کَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ کہا بچاؤ تم اپنے تئین شک وریب سے اسلیے کہ جو مریگا شک پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور جو مریگا یقین پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا۔ معالم در منثور

سُوْرَةُ الْمَلٰٓئِکَةِ مَکِّیَّةٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ ملائکہ ہی اسلیے کہ اول ہی سورت مین ذکر ملائکہ کا آیا ہی اور سورۂ فاطر بھی کہتے ہین واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر کے ابتدا مین اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسکی پینتالیس اور کلمات اسکے سات سو ستتر اور حروف اسکے تین ہزار ایک سو تیس اور رکوع اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورۂ فرقان کے ہی اور اسکو بعد سورۂ سبا کے اسلیے لکھا کہ وہ بھی لفظ الحمد سے شروع ہوئی ہی اور یہ بھی اور دونون کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہی کہ دونون مقدار مین قریب قریب ہین اور بعضون نے کہا کہ ابتدا سورۂ فاطر جو حمد کر ہوئی اسکو مناسبت ہی اوپر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وَحِیْلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَھُوْنَ الخ سے کہ کافرون کی خرابی و تباہی جب اوس سورت کے اخیر مین مذکور ہو چکی تو گویا اسکی ابتدا مین اوسپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؀

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؀

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؀

سب تعریف واسطے اوس خدا کے ہی کہ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا فرشتون کو پیغمبر بنانے والا اونکو صاحب بازوون کا دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہی پیدایش مین جو کچھ چاہتا ہی تحقیق خدا سب چیز پر قادر ہی ؀ فتح ؀ سب خوبی اللہ کو ہی جسنے بنا نکالے آسمان و زمین جسنے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جنکے پر ہین دو دو اور تین تین اور چار چار بڑھا تاہی پیدایش مین جو چاہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی ؀ تفسیر ؀ بڑھاتا ہی یعنی چار سے زیادہ پر بھی بعضون کے

جبرئیل ع کے چھ سو پر ہین ۔ ف ۔ اللہ تعالی نے حمد کی اپنی ذات پاک کی از راہ تعلیم و تعظیم کے اور فاطر السموات کے معنی ہین پہلے پہل پیدا کرنے والا آسمانون کا کہ ویسے کسی نے نہین پیدا کیے تھے اوس سے پہلے کہا ابن عباس رض نے کہ نہین جانتا تھا مین معنی فاطر السموات والارض کے یہان تک کہ جھگڑتے آئے میرے پاس دو اعرابی ایک کنوین کے مقدمے مین پس کہا ایک نے اونمین سے انا فطرتہا یعنی مینے بنایا ہی اسکو پہلے پہل اور فرشتون کے پیغمبر بنانے سے مراد یہ ہی کہ وحی لاتے ہین انبیا علیہم السلام کے پاس اور صاحب بازوون کا دو دو والخ یعنی ملائکہ مین سے ایک جماعت ہی ہر ایک کے اونمین سے دو دو بازو ہین اور ایک جماعت ہی کہ اونکے تین تین بازو ہین اور شاید کہ تیسرا بازو پشت پر ہو درمیان مین دونون بازوون کے کہ بڑھاتا ہو اون دونون کی قوت اور ایک جماعت ہی کہ اونکے چار چار بازو ہین اور مراد ان عددون سے تعدد بازوون کا ہی حصر نہین ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جبرئیل ع کے چھ سو بازو ہین اور بقول قتادہ اور مقاتل کے یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ سے مراد یہی زیادتی بازوون کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اس سے یہ کہ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدایش بازوون وغیرہ کے جو کچھ چاہتا ہی پس آیت مطلق ہے کہ شامل ہی ہر زیادتی کو پیدایش مین مانند طول قد اور اعتدال صورت اور تیزی کے عقل مین اور فصاحت کے زبان مین اور محبت کے بیچ قلوب مومنین کے اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ مراد زیادتی سے پیدایش مین صورت حسین ہی اور آواز خوش اور بال اچھے اور نمکینی آنکھون مین ۔ ع ۔ لِ ۔ مجی ۔

مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا ج وَمَا یُمْسِکْ لا فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ ط وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

جو کچھ کہ کھولدیوے خدا واسطے لوگون کے رحمت سے پس کوئی بند کرنے والا نہین ہی اوسکو اور جو کچھ کہ بند کرے پس کوئی کھولنے والا نہین ہی اوسکو بعد اوسکے یعنی غیر اوسکے اور وہ ہی غالب با حکمت ۔ ف ۔ جو کھولدے اللہ لوگون پر کچھ مہر تو کوئی نہین اوسکو روکنے والا اور جو روک رکھے تو کوئی نہین اوسکو بھیجنے والا اوسکے سوا اور وہی ہی زبردست حکمتون والا ۔ ف ۔ تفسیر ۔ رحمت سے مراد ہی رزق یا مینہ یا صحت یا غیر انکے اور انعامات پس کوئی بند کرنے والا نہین یعنی کوئی نہین بند کر سکتا اوسکو بعد اوسکے یعنی بعد روکنے اوسکے اور معاذ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا ہمیشہ ہی ہاتھ اللہ کا پھیلایا گیا اس امت پر جبتک کہ نہ نرمی کرین نیک اونکے ساتھ بدون اونکے اور نہ تعظیم کرین نیک اونکے بدکارون اونکی کی اور نہ مدد کرین قاری اونکے امرا اونکے کی اللہ تعالی کے گناہ پر پس جب کرین یہ کھینچ لیتا ہی اللہ تعالی ہاتھ اپنا اونسے اور مغیرہ بن شعبہ سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے ہر نماز کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور روایت کی ابن منذر نے عامر بن عبد القیس سے کہ کہا چار آیتین ہین کتاب اللہ مین جب پڑھتا ہون مین اونکو پس نہین پروا کرتا مین اوس حالت کی کہ صبح کرتا ہون مین اوسپر اور شام کرتا ہون مین یعنے کیسی ہی حالت گذرے مجھے کچھ پروا نہین یعنی بہرحال خوش رہتا ہون مین اونکے مضمون کو دیکھکر ایک تو یہ آیت ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ اور دوسری یہ ہی وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ط وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ اور تیسری یہ ہی سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا اور چوتھی یہ ہی وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اور وہ ہی غالب قادر کھولنے اور روک رکھنے پر اور با حکمت یعنی کھولتا اور روکتا ہی اوس چیز کو کہ مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکے کھولنے اور روک رکھنے کو ۔ ف ۔ مل معا

درمنثور ۔ تنبیہ ۔ بھائیو سوچو تو سہی یہان سے صاف ہی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کی بھلائی برائی کو

بغیر ستون کے اور بھیجنا رسولوں کا واسطے بیان کرنے راہ حق کے اور زیادتی پیدا الیش میں اور کھولنا رزق جنکے دروازوں کا پھر
آگاہ کیا اوپر ان نعمتوں کے اور وہ یکا ہونا منعم کا ہی ساتھ قول اپنے کے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ اور رزق آسمان کی طرف سے سبب
برسانے مینہ کے ہی اور زمین سے ساتھ انواع نبات کے اور کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی اس کی وجہ سے پھیرے جاتے ہو توحید سے طرف شرک کے ﴿ف﴾

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کریں تجکو پس تحقیق ساتھ جھوٹ کے نسبت کیے گئے ہیں پیغمبر پہلے تجسے اور طرف خدا کے پھیرے جاتے
ہیں سب کام ﴿فـ﴾ اور اگر تجکو جھٹلاویں تو جھٹلائے گئے کتنے رسول تجسے پہلے اور اللہ تک پہونچتے ہیں سب کام ﴿مو﴾
﴿تفسیر﴾ اسمین تنبیہ کی اللہ تعالی نے قریش پر بسبب نہ ماننے اونکے کے اللہ کی آیتوں کو اور بسبب جھٹلانے اونکے کے آیتوں کو
اور تسلی دی اپنے رسول کو کہ یہ معاملہ جھٹلانے کا کچھ تمہارے ہی ساتھ نہیں ہوا ہی بلکہ اگلی امتوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا ہی
اور اونھوں نے صبر کیا ہی اور فتحیاب ہوئے ہیں تم بھی صبر کرو فتحیاب ہووگے اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام یہ کلام
شامل ہی اوپر وعدہ و وعید کے کہ سب امور آخرت میں اوسی کی طرف رجوع ہوویں گے اور ہر ایک کاذب اور مکذب کو جزا و سزا دیگا ﴿ف﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ۝

ای لوگو تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھ بعث و جزا کے حق ہی یعنی ہونے والا ہی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو
بہ نسبت خدا کے شیطان فریب دینے والا ﴿فـ﴾ ای لوگو بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی سو نہ بہکاوے تمکو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے
تمکو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ﴿مو﴾ ﴿تفسیر﴾ فریب نہ دے تمکو دنیا اور غافل نہ کر دے تمکو فائدہ اوٹھانا اور لذت حاصل کرنی
ساتھ منافع دنیا کے عمل آخرت سے اور طلب کرنے اوس چیز کے سے کہ اللہ کے پاس ہی اور فریب نہ دے تمکو شیطان اسلیے کہ وہ ڈالتا
ہی تمہارے دل میں جھوٹی آرزوئیں اور کہتا ہی کہ اللہ بے پرواہ ہی تیری عبادت سے اور تیرے عذاب کرنے سے ﴿ف﴾ ﴿تنبیہ﴾
سچ ہی اس دنیا اور شیطان نے راہ حق سے بہت ہی الگ کر رکھا ہی اچھے اچھے لوگ انکے مکر و فریب سے لرزان ترسان رہتے تھے
چنانچہ ایک عابد رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ اپنی مناجات میں یوں دعا کیا کرتے تھے إِلٰهِي طُولُ الْأَمَلِ غَرَّنِي ﴿ وَحُبُّ الدُّنْيَا
أَهْلَكَنِي ﴿ وَالشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ أَضَلَّنِي ﴿ وَالنَّفْسُ الْأَمَّارَةُ بِالسُّوءِ عَنِ الْحَقِّ مَنَعَتْنِي ﴿ وَقَرِينُ السُّوءِ عَلَى
الْمَعْصِيَةِ أَعَانَنِي ﴿ فَأَغِثْنِي يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ ﴿ فَإِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْحَمُنِي غَيْرُكَ ﴿
سبحان اللہ بزرگ ایسے ہوتے ہیں کہ باوجود مقبول الٰہی ہونے کے ایسا اپنے تئیں جانتے تھے اور لرزان و ترسان رہتے تھے نہ یہ
کہ جہاں مولوی گری یا فقیری کا نام لگا گویا معافی کی چٹھی لکھوالی کہ سب کچھ اپنے حق میں مباح سمجھنے لگے یعنی بعضے مولوی تو تاویلات
باطلہ کر کر بہت سی حرام چیزوں کو مباح سمجھتے ہیں اور بعضے فقیر باقتضائے جہالت بدعات شنیعہ اور حرام چیزوں کو اپنے لیے روا جانتے ہیں
کہ سب کچھ ہمارے ہی لیے پیدا ہوا ہی جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو افیون چنڈو چرس کھایا پیا کرو بھنگ بوزہ ڈھولک ستارے سے
عرفان حاصل کرو عیاذاً باللہ منہ حقیقت میں تابع نفس امارہ کے ہوئے ہیں اور نام مولوی گری اور فقیری کو بدنام کیا ہی اللّٰهُمَّ
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مثنوی ای بسا ابلیس آدم روی ہست ﴿ پس بہر دستے نباید
داد دست ﴿ کار شیطان میکند نامش ولی ﴿ گر ولی اینست لعنت بر ولی ﴿ اور حضرت مجدد رحمہ اللہ نے کسی بزرگ کی نقل لکھی
ہی کہ اونھوں نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال بیٹھا ہی اونھوں نے کہا ای ملعون تجکو ایسی فراغت کہاں سے حاصل ہوئی اونسے
کہا کہ علماء سوء وقت کے میرے خلیفہ ہیں گمراہ کرنے کے لیے مجھے حاجت نہیں ہی کہ گمراہ کرنے کی ﴿

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ہی پس دشمن پکڑو اوسکو سوا اسکے نہین کہ وہ بلاتا ہی اپنے تابعون کو تا ہوون اہل دوزخ سے ۛ فتح
تحقیق شیطان تمھارا دشمن ہی سو تم سمجھ رکھو اوسکو دشمن وہ تو بلاتا ہی اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہووین دوزخ والون مین ۛ موضح
تفسیر ۛ دشمن ہی یعنی ظاہر العداوت کیا تمھارے باپ کے ساتھ جو کچھ کہ کیا اور تم معاملہ کرتے ہو اوس سے اوس کا سا کہ جنکو علم نہوا اوسکے حال کا پس پکڑو اوسکو دشمن اپنے عقائد مین اور افعال مین اور ہرگز نہ پائی جاوے تم سے مگر وہ چیز کہ دلالت کرے اوسکی دشمنی پر بیچ باطن و ظاہر تمھارے کے پھر بیان فرمایا پوشیدہ کر امر اوسکا اور نسبت خطا کی اونکو اتباع کیا ہی اوسکا طرح کہ غرض اوسکی اپنی جماعت کے بلانے مین یہی کہ پونہچاوے اونکو ہلاکت کی جگہہ مین ساتھہ قول اپنے کے انما یدعوا حزبہ الخ پھر کھولدیا پردہ پس بتا دیا تمام امر کو ایمان اور اوسکے ترک پر پس فرمایا ۛ مدارک

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

وہ لوگ کہ کافر ہوے اونکے لیے ہی عذاب سخت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اونکے لیے ہی بخشش اور ثواب بڑا ۛ فتح
جو منکر ہوے اونکو سخت مار ہی اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا ۛ موضح ۛ تفسیر ۛ وہ لوگ کہ کافر ہوے الخ یعنی پس جسنے اطاعت کی اوسکی جس وقت کہ پکارا اوسنے پس اوسکے لیے عذاب سخت ہی اسلیے کہ ہوا اوسکے حزب یعنی تابعداروں سے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے الخ یعنی اور نہ اطاعت کی اوسکی اور نہ ہوے اوسکے حزب سے بلکہ دشمنی رکھی اوس سے اونکے لیے مغفرت ہی اور اجر بڑا واسطے بڑا جہاد کرنے اونکے کے اور جبکہ ذکر کیا دونون فریق کا فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو ۛ مدارک

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝

کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا مثل مومن صالح کے ہی پس تحقیق خدا گمراہ کرتا ہی جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہے پس چاہیے کہ ہلاک نہو نفس تیرا اوپر اونکے از روے حسرت کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین ۛ فتح ۛ بھلا ایک شخص جسکو بھلی سجھائی اوسکی برائی کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہی جسکو چاہے اور سجھاتا ہی جسکو چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے اونپر پچتا پچتا کر اللہ کو معلوم ہی جو کرتے ہین ۛ موضح ۛ تفسیر ۛ تقدیر اسکی یہ ہی کہ کیا وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس اوسکو اچھا جانا بسبب آراستہ کر دکھانے شیطان کے مانند اوسکے ہی کہ نہین آراستہ کیا گیا اوسکے لیے پس گویا کہ آنحضرت نے کہا لا یعنی برابر نہین اونپر فرمایا اللہ تعالی نے فان اللہ یضل الخ ۛ معالم
یعنی کافر فاسق مانند مومن اور صالح کے نہین ہین اور نزول اس آیت کا بیچ حق ابو جہل اور زاہل … کے مشرکون کے ہی کہ شرک کو اچھا جانتے تھے اور بقولے بیچ حق خوارج اور مبتدعون کے ہی اور حسرت کہتے ہین شدت غم کو اور بقولے کسی امر کے اوپر معنی یہ ہین کہ نہ غم کر تو بسبب کفر اونکے کے اور ہلاک اونکے کے اگر ایمان نہ لاوین اور اللہ جانتا ہی الخ یہ وعید ہی اونکے لیے ساتھہ عذاب اوپر افعال بد اونکے کے ۛ مدارک ۛ معالم ۛ تنبیہ ۛ اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کافرون کا کام ہی اور یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا کہ جو کوئی حرام قطعی کو حلال جانے اور حلال قطعی کو حرام وہ کافر ہوجاتا ہی پس مومن کو چاہیے کہ برے کام سے نہایت بیزار ہو اور برا جانے اوسکو اور اچھا کام کر کر خوش ہو کہ اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت ایمان کی فرمایا ہی چنانچہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی علامت صحت ایمان کی

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جب خوش کرے تجکو نیکی تیری اور بدول و غمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو شخص دوست رکھے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خاص اللہ ہی کے لیے اور دشمن رکھے اور برا جانے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ کے لیے اور دیوے خالصۃً للہ اور نہ دیوے خاص اوسی کی رضا کے لیے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اپنا آب آگے وہان سے کفار کی اور ایک بداعتقادی بیان فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ ایسے احمق ہین کہ اکثر ہماری قدرت دیکھتے ہین اور پھر ہمکو عاجز جانتے ہین مرے کے بعد جلانے سے ﴿

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ○

اور اللہ وہ ہی کہ بھیجین ہوائین پس اوٹھایا اون ہواؤن نے ابر کو پس روان کیا ہمنے ابر کو طرف شہر مردہ کے یعنی خشک کے کہ نہو روئیدگی اوسمین پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوس ابر کے زمین کو بعد مردہ ہونے اوسکے کے یعنی خشک ہونے اوسکے یعنی اوگائی ہمنے اوسمین زراعت و گھانس اسی طرح ہوگا اوٹھنا مردون کا ﴿ فتح ﴾ اور اللہ ہی جسنے چلائین ہین بادین پھر اوبھاریان مین بدلی پھر ہانک لے گئے ہم ایک مرگئے دیس کو پھر جلائی ہمنے اوس سے زمین اوسکے مرگیے پیچھے اسیطرح ہی جی اوٹھنا ﴿ صو ﴾ تفسیر ﴿ یعنی مثل زندہ کرنے زمین خشک کے اوٹھنا اموات کا ہوگا قبرون سے کہا گیا ہی کہ زندہ کریگا اللہ خلق کو ساتھ ایک پانی کے کہ بھیجیگا اوسکو عرش کے نیچے سے کہ اوسمین تاثیر منی کی ہوگی اوگاویگا اوس سے جسا د خلق کے ﴿ صل ﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ○

جو کوئی چاہے عزت پس واسطے خدا کے ہی عزت ساری طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہی اوسکو خدا اور جو لوگ کہ اندیشہ کرتے ہین فتنہ واسطے اونکے عذاب ہی سخت یعنی آخرت مین اور بداندیشی اونکی وہی نابود ہوگی ﴿ فتح ﴾ جسکو چاہیے عزت تو اللہ کی ہی عزت ساری اوسکی طرف چڑھتا ہی کلام ستھرا اور کام نیک اوسکو اوٹھا لیتا ہی اور جو لوگ داؤ مین ہین برائیون کے اونکو سخت مار ہی اور اونکا داؤ ہی ٹوٹے کا ﴿ تفسیر ﴾ یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہی تمھارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہین جب اپنی حد کو پہنچین گے تب بڑی برغلبہ کرینگے کفر دفع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی ﴿ صو ﴾ کہا فراء نے کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ جانے کہ کسکے لیے عزت ہی پس اللہ ہی کے لیے ہی عزت ساری اور کہا قتادہ نے کہ جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے بسبب طاعت اوسکی کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ جو کوئی چاہتا ہو مال پس مال واسطے فلانے کے ہی یعنی پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اوسکے پاس سے ﴿ صعالم ﴾ یعنی ساری عزت خاص کی گئی ہی ساتھ اللہ کے عزت دنیا کی اور عزت آخرت کی اور کافر عزت طلب کرتے تھے ساتھ بتون کے جیسے کہ فرمایا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور منافق عزت طلب کرتے تھے ساتھ مشرکون کے جیسے کہ فرمایا

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ○

پس بیان کیا کہ نہین ہی عزت مگر واسطے اللہ کے اور معنی یہ کہ پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے اور مانند اسکے ہی کہنا تیرا اوسکو کہ چاہیے نصیحت تو وہ نزدیک نیکون کے ہی مراد یہ ہی کہ پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو لوگون کے پاس سے اور حدیث مین آیا ہی کہ تحقیق پروردگار تمھارا فرماتا ہی ہر روز اَنَا الْعَزِيْزُ فَمَنْ اَرَادَ عِزَّ الدَّارَيْنِ فَلْيُطِعِ الْعَزِيْزَ یعنی مین عزیز ہون پس

جو کوئی چاہے عزت دارین کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے عزیز کی شعر بنشین بگدایان در دوست کہ ہر کس بنشست یابن
طائفہ شاہی شدہ برخاست ٭ پھر معلوم کردیا کہ جس چیز کے سبب سے طلب کیجاتی ہی عزت وہ ایمان ہی اور عمل صالح ساتھ قول اپنے کے
الیہ یصعد الکلم الطیب اور معنی لفظ الیہ کے الی محل القبول والرضا ہین یعنی طرف جگہ قبول اور رضا کے چڑھتے ہین اور جو چیز کہ متصف
ہوتی ہی ساتھ قبول کے وصف کیجاتی ہی ساتھ رفعت اور صعود کے یا معنی الیہ کے ہین الی حیث لا ینفذ فیہ الا حکمہ یعنی چڑھتے
ہین کلمے طیب طرف اوس جگہ کے کہ نہین جاری ہوتا ہی اوسمین مگر حکم اللہ کا اور کلم الطیب کلمے توحید کے ہین یعنی لا الہ الا اللہ اور
عمل صالح عبادت خالصہ ہی یعنی اور عمل صالح بلند کرتے ہین اوسکو کلمے طیب پس اوٹھانے والے کلمے طیب ہوے اور اوٹھائے گئے عمل اسلیے کہ قبول
نہین ہوتا ہی عمل مگر موحد سے یا معنی عکس اسکے ہین یعنی اوٹھاتا ہی عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول مین اسلیے کہ نرا قول بے عمل صالح کے
نافع نہین ہی یہ قول ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور اکثر مفسرون کا ہی پس ضمیر یرفعہ کی راجع ہوگی طرف کلم الطیب کے اور کہا ہی
علمانے کہ ایمان ساتھ تمنی اور تحلی کے نہین ہی لیکن ساتھ اوس چیز کے ہی کہ سینون مین جگہ پکڑی ہو اور اعمال تصدیق اوسکی کرین پس
جو کوئی اعتقاد حق اور نیک رکھے اور عمل غیر صالح کرے مردود خدا کا ہو شعر تعصی الاله وانت تظہر حبہ ٭ ہذا
لعمری فی القیاس بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب لمن یحب مطیع ٭ اور حدیث
شریف مین ہی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی
علی اللہ یعنی دانا وہ شخص ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے
نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو کرے اللہ پر کہ وہ غفور رحیم ہی بخش دیگا اور کیا خوب کسی بزرگ نے فرمایا کہ دنیا مثل دریا کے ہی
اور ہم لوگ بمنزلے مسافرون کے ہین اور تقوی خدا کا بمنزلے کشتی کے ہی اور آخرت بمنزلے کنارے کے ہی جسنے تقوی نکیا وہ ڈوبا اور
بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائے فرائض خدا کا ہی پس جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے
بجا لاوے خدا ذکر اوسکے کلام کو اوپر عمل اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہی لا یقبل اللہ قولا الا بالعمل و
لا قولا ولا عملا الا بالنیۃ اور اسی لیے اخلاص عمل مین واجب ہی اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہی اور اوٹھایا گیا
عمل ہی یعنی عمل صالح اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل موقوف ہی اوٹھانے پر اور کلم الطیب چڑھتے
ہین از خود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہی عامل کو اور بزرگ کرتا ہی اوسکو یعنی جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ کرے
عمل صالح پس تحقیق عمل صالح ایسی چیز ہی کہ بلند قدر کرتا ہی بندے کو اور بعضون کے نزدیک کلم طیب سے مراد ہی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور ابن مسعود سے ہی کہا جب بیان کرتا ہون مین تمسے کوئی حدیث تو خبر دیتا
ہون مین تمکو اوسکے مصداق کی کتاب اللہ سے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہی پانچ کلمے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ مگر کہ لیتا ہی اونکو فرشتہ پس رکھتا ہی اونکو نیچے پرون اپنے کے یعنی کمال احتیاط سے رکھتا
ہی اور لے چڑھتا ہی اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہی ساتھ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین وہ
واسطے کہنے والے اونکے یہانتک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتھ اونکے ذات اللہ تعالی کی یعنی اونکو درگاہ باری تعالی مین عرض کرتے
ہین بار رحمت وخوشنودی اوسکی پڑھنے والے پر متوجہ ہوتی ہی اور مصداق اسکی کتاب اللہ عز وجل سے یہ قول اللہ تعالی کا ہی الیہ
یصعد الکلم الطیب قتادہ سے ہی کہ مراد الیہ یصعد الکلم الطیب سے یہ ہی کہ قبول کرتا ہی کلمہ طیب کو اور سفیان
بن عیینہ نے کہ عمل صالح وہ ہی خالص ہی یعنی اخلاص سبب قبول ہونے خیرات کا ہی قسم اقوال وافعال سے دلیل اسکی قول

اللہ عزوجل کا ہی فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ۞ پس کردانا نقیض عمل صالح کا شرک اور ریا کو اور
کہا کلبی نے بیچ تفسیر والذین یمکرون السیئات کے یعنی عمل کرتے ہین برے اور کہا مقاتل نے مکر سے مراد شرک ہی اور
کہا ابو العالیہ نے کہ مراد مکر قریش کا ہی ساتھ آنحضرت کے کہ دار الندوہ مین جمع ہوکر آنحضرت کے حق مین مشورہ حبس اور قتل اور اخراج
کا کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ انفال مین واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک اور کہا مجاہد نے
اور شہر بن حوشب نے وہ ریاکار ہین اونکے لیے عذاب شدید ہوگا اور ومکر اولئک ہو یبور کے معنی یہ ہین کہ اونھین کا
مکر باطل ہوا نہ مکر اللہ کا ساتھ اونکے جس وقت کہ نکالا اونکو مکے سے اور قتل کیا اونکو اور حبس کیا اونکو بدر کے کنوین مین پس اونپر
سارے مکر اونکے اور ثابت کیا اونکے حق مین قول اپنا ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور قول اپنا ولا یحیق
المکر السیئ الا باہلہ یعنی نہین اوترتا ہی مکر برا مگر مکر کرنے والے پر اور اگر الذین یمکرون السیئات سے ریاکار
مراد ہوں جیسے کہ مجاہد نے کہا تو معنی یبور کے یہ ہونگے کہ وہ کیا ہوا اونکا باطل ہوگا کچھ ثواب آخرت مین نہین پاونے کے * فصل
معاد منقول * وغیرہ * تنبیہ * اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوا کہ سراسر عزت دارین اللہ تعالی کی طاعت مین
ہی اور ایمان اور عمل صالح سے مقبول خدا کا ہوتا ہی اور رتبہ اسکا بڑھتا ہی حضرت علی فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب
طلب کی جنت اور خوب بھاگا آگ سے اول اون چھ مین کی یہ ہی کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس
نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس چھوڑ دیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا
اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے انتہی اور یحیی بن معاذ سے ہی کہ اونھون نے کہا اپنی مناجات مین یا الٰہی نہین خوش
لگتی رات مگر ساتھ مناجات تیری کے اور نہین خوش آتا دن مگر ساتھ طاعت تیری کے اور نہین خوش لگے گی جنت مگر ساتھ
عفران تیرے کے اور نہین خوش آتی دنیا مگر ساتھ ذکر تیرے کے اور نہین خوش لگے گی آخرت مگر ساتھ عفو تیرے کے * [illegible]
پھر لگے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای بندون تم ہماری طاعت سے کیونکر منہ موڑتے ہو باوجود حاصل ہونے عزت کے اوسمین بھلا تم
اپنی حقیقت اور ہمارا رتبہ اور احسان تو دیکھو یہ نسبت لینے کہ *

واللہ خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم جعلکم ازواجا وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمہ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتب ان ذلک علی اللہ یسیر ۞

اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو خاک سے پھر پیدا کیا تمکو یعنی آدم کی نسل کو نطفے سے پھر کیا تمکو جوڑے مرد و زن
اور نہین اوٹھاتی پیٹ مین کوئی عورت اور نہ جنتی ہی مگر ساتھ علم اوسکے کے اور نہین زندگانی دیا جاتا ہی کوئی دراز عمر اور نہ کم کیا جاتا
ہی اوسکی عمر مین سے مگر کہ ثبت ہی کتاب مین تحقیق یہ کام اللہ پر آسان ہی * فتح * اور اللہ نے تمکو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے
پھر بنائے جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہی کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہی بن خبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہی کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہی
کسیکی عمر مگر لکھا ہی کتاب مین یہ اللہ پر آسان ہی * تفسیر * یعنی ہر کام سہج سہج ہوتا ہی جیسے آدم کا بنانا * مو * کتاب سے
مراد لوح محفوظ ہی یا قسمت نامہ انسان کا اور اگر کوئی کہے کہ انسان یا تو معمر یعنی دراز عمر ہوتا ہی یا کوتاہ عمر پس اوسکی عمر مین گھٹنا
بڑھنا محال ہی پس کیونکر صحیح ہو قول اللہ تعالی کا وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ تو جواب اسکا یہ ہی کہ تاویل
اسکی یہ ہی کہ ایک کی عمر مین گھٹنا بڑھنا مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ ایک کی عمر زیادہ ہوتی ہی اور ایک کی کم یہ سب لکھا ہوا ہی کہ فلانا دراز عمر ہی فلانا
کوتاہ عمر اسمین کمی زیادتی نہین ہوتی کی پس وہ ایسا ہی ہوتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ جیسے کہا کرتے ہین لا یثیب اللہ عبدا ولا یعاقبہ [illegible]

الا کتحیق یعنی نہین ثواب دیتا ہی اللہ بندے کو اور نہ عذاب دیتا ہی اوسکو مگر ساتھ حق کے تو اسمین ایک ہی شخص مراد ہین یعنی ملکہ
پھر لوہی ہر کسیکو ثواب دیتا ہی اور کسیکو عذاب سب حق ہی ہوتا ہی یا تاویل آیت کی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی اسکے قسمت نامہ مین کہ عمر اسکی
اتنے اتنے برس کی ہی پھر لکھا جاتا ہی اوسکے نیچے کہ ایک دن گیا دو دن گئے تین دن گئے یہان تک کہ اخیر عمر اوسکی تک اسی طرح لکھا جاتا ہی
پس یہ نقصان اوسکی عمر کا ہو ابن عباس سے روایت ہی کہ اس صورت مین ایک ہی شخص کا حال ہوگا ابی مالک سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وما یعمر
من معمر کہا یہ ایام حیات اوسکی کے ہین اور بیچ تفسیر ولاینقص من عمرہ کے کہا ہر دن بیچ نقصان کے ہی اور قتادہ سے ہی کہ
معمر وہ ہی کہ پہونچے ساٹھ برس کو اور منقوص من عمرہ وہ ہی کہ مرے پہلے ساٹھ برس کے اور کہا کعب احبار نے جسوقت کہ وفات
ہوئی عمر کی کہ اگر دعا کرتے عمر اپنے رب سے یہ کہ تاخیر دیوے اونکی اجل مین تو البتہ تاخیر دیتا پس لوگون نے کہا اونسے کہ اللہ عز وجل
فرماتا ہی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ پس کہا کعب نے کہ یہ مذکور اوسوقت کا
ہی کہ جب اجل آوے اور اوسپر پہلے اسکے پس جائز ہی یہ کہ زیادہ کیجاوے عمر اور ناقص کیجاوے اور پڑھی یہ آیت وما یعمر من معمر الخ
اور ابن عباس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بنی اسرائیل مین دو بھائی بادشاہ تھے دو شہرون مین
ایک تو اون دونون مین سے سلوک کرتا تھا ناتے دارون سے اور عدل کرتا تھا رعیت پر اور دوسرا بدسلوک ناتے دارون سے اور
ظالم نسبت رعیت کے تھا اور اونکے عصر مین ایک نبی علیہ السلام تھے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اونکو کہ اس نیک کی عمر مین سے
تین برس باقی رہے ہین اور اوس بد کی عمر مین سے تیس برس پس خبر دی نبی نے دونون کی رعیت کو پس اس سے دونون کی رعیت
غمگین ہوئی پس تفریق کی اونھون نے درمیان ماؤن کے اور بچون کے اور چھوڑ دیا کھانا پینا اور نکلے جنگل کی طرف دعا کرتے ہوئے
اللہ سے کہ بہرہ مند کر ہمکو ساتھ عادل کے اور دفع کر ہم سے ظالم کو پس تین دن تک جنگل مین رہے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اون
نبی کو یہ کہ خبر دے میرے بندون کو کہ مینے رحم کیا اونپر اور قبول کی دعا اونکی پس مقرر کی مینے باقی عمر اس نیک کی واسطے اوس ظالم کے
اور باقی عمر ظالم کی اوس نیک کے لیے پس پھرے وہ اپنے گھرون کی طرف اور مرا وہ ظالم تین برس کے بعد اور باقی رہا عادل
اون مین تیس برس پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا
فِیْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ اور یہ یعنی لکھ رکھنا اسکا یا زیادتی عمر کی اور نقصان اوسکا اللہ پر سہل ہی۔ فائدہ
در منقول تنبیہ۔ تحقیق محققین کی یہ ہی کہ تقدیرین دو ہین ایک معلق اور دوسری مبرم معلق مین تغیر و تبدل
ہوتی ہی اور مبرم مین نہین پس جہان کہین زیادتی آئی ہی وہ باعتبار معلق کے ہی اور جہان نہونا کمی زیادتی کا آیا ہی وہ باعتبار مبرم کے
ہی پس کچھ تعارض درمیان آیات و روایات مذکورہ مین نہ۔

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ
لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور برابر نہین ہوتے یعنی یکسان نہین ہوتے ہین بسبب اختلاف کے دو دریا ایک شیرین ہی بیچ نہایت شیرینی کے ہی خوشگوار ہی پانی اوسکا
اور وہ دوسرا شور مائل بتلخی ہی اور ہر ایک سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو زیور کہ پہنتے ہو اوسکو اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو دریا
مین پھاڑنے والیان پانی کی تو کہ روزی طلب کرو اوسکے فضل سے اور تو ہو کہ تم شکر کرو۔ فائدہ اور برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی
پیاس بجھاتا ہی پینے مین رچتا اور یہ کھاری کڑوا اور دونون مین سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جسکو پہنتے ہو اور
تو دیکھے جہاز اوسمین چلتے ہین پھاڑتے تا تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو۔ تفسیر یعنی کفر اور اسلام برابر نہین

خدا کفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونون سے فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین اور کافرون سے جزیہ خراج گوشت میٹھے کھاری دونون پانیون سے نکلتا ہی یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھاری سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو معلوم ہوا جواہر کا پہننا مردون کو حرام نہین ✽ صو ✽ روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی جعفر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے پانی فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا ✽ در منثور ✽

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۞

داخل کرتا ہی رات کو دن مین اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین اور رام یعنی تابع کیا آفتاب کو اور چاند کو ہر ایک چلتے ہین وقت مقرر تک یعنی روز قیامت کے منقطع ہوگا چلنا اونکا یہ ہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی اور جنکو پوجتے ہو سوا اوسکے یعنی بت مالک نہین مقدار پوست کھجور کی گٹھلی کے ✽ فتح ✽ رات بیٹھاتا ہی دن مین اور دن بیٹھاتا ہی رات مین اور کام لگایا سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہی ایک ٹھہرائے وعدے پر یہ اللہ ہی تمھارا رب اوسی کی بادشاہی ہی اور جنکو تم پکارتے ہو اوسکے سوا وے مالک نہین ایک چھلکے کے ✽ تفسیر ✽ یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہی کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی ہی دیر سویر نہین ہوتی پھر اوسمین سے اللہ کی وحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہین باریک چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہی ✽ صو ✽ داخل کرتا ہی یعنی اللہ رات کو دن مین پس بڑھجاتا ہی دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین پس وہ بڑھجاتی ہی حاصل یہ کہ داخل کرتا ہی ساعتین ایک کی دوسرے مین یہان تک کہ ہوجاتا ہی زائد اون دونون مین سے پندرہ ساعت کا اور ناقص نو ساعت کا یہ اوسی کی قدرت کاملہ سے ہی کون کرسکتا ہی ✽ جلا ✽

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ۞

اگر پکارو تم اونکو یعنی بتون کو نہ سنینگے پکارنا تمھارا یعنی اسلیے کہ وہ جماد ہین اور اگر بالفرض سنین گے قبول نکرینگے کہنا تمھارا اور روز قیامت کے منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمھارے کے اور نہ خبر دیگا تجکو کوئی مانند دانا کے مترجم کہتا ہی لَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ بمنزلہ مثل کے ہی جب سخن بلیغ کہتے ہین اور تحقیق نہایت کو پہونچاتے ہین تو یہ کلمہ کہتے ہین ✽ فتح ✽ اگر تم اونکو پکارو سنین نہین تمھاری پکار اور اگر سنین پہونچین نہین تمھارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمھارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتاویگا تجکو جیسا بتادے خبر رکھنے والا ✽ تفسیر ✽ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہی کہ یہ شریک غلط ہین ✽ صو ✽ قبول نہ کرینگے اس لیے کہ وہ نہین دعوی کرتے ہین اوس چیز کا کہ دعوی کرتے ہو تم اونکے لیے یعنی معبودیت کا اور تبری کرینگے وہ اوس سے اور منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمھارے کے اونکو اور عبادت کرنے تمھاری کے اونکو اور کہینگے مَا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہین تھے تم ہمکو پوجتے اور نہ خبر دیگا تجکو ای مفتون ساتھ اسباب غرور کے جیسے کہ خبر دیتا ہی تجکو اللہ کہ جو خبردار ہی پوشیدہ امور کا اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ نہین خبر دے سکیگا تجکو کسی کام کی کوئی خبر دینے والا کہ وہ مثل خبیر کے عالم ہو اوسکا مراد یہ ہی کہ خبردار امور کا نرا وہی ہی کہ جو خبر دیتا ہی تجکو حقیقت کی نہ اور تمام خبر دینے والے اور معنی یہ ہین کہ یہ جو خبر دیتا ہون مین تمکو حال بتون کی یہ حق ہی اسلیے کہ مین خبردار ہون ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی مینے اوسکی ✽ مدارک ✽ پہلے اپنی قدرت کاملہ بیان کرکر عجز بتون کا بیان فرمایا اب آگے پھر اپنی قدرت بیان کرکر بت پرستون پر غصہ فرماتا ہی ✽

ثلثة ارباع

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○

اے لوگون تم ہو محتاج طرف خدا کے اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا ✢ فقہ ✢ اے لوگون تم ہو محتاج اللہ کی طرف
اور اللہ وہی ہے بے پروا سب خوبیون سراہا ✢ مو ✢ تفسیر ✢ تم ہو محتاج الخ کہا ذوالنون مصری نے کہ خلق محتاج ہین
طرف اللہ کے ہر دم اور ہر خطرہ اور ہر لحظہ مین اور کیونکر نہ محتاج ہون حال انکا یہ ہے کہ وجود انکا اوسی سے ہے اور بقا انکا اوسی سے
اور بے احتیاج یعنی سب چیزون سے تعریف کیا گیا یعنی تمام زبانون پر اور نہین فرمایا لوگون کو محتاج واسطے تحقیر کے بلکہ واسطے
تعریف کے اوپر استغنا کے اور اسی لیے وصف کیا اپنے نفس کو ساتھ غنی کے ایسا غنی کہ وہ کھلانے والا اغنیا کا ہے اور
ذکر کیا الحمید تا کہ دلیل ہو اسپر کہ وہ غنی نفع دینے والا ہے اپنے غنا سے اپنی خلق کو اور بڑا سخی انعام کرنے والا ہے اور اسلیے کہ نہین
ہر غنی دینے والا اپنے غنا سے مگر جبکہ ہو غنی سخی انعام کرنے والا اور جب سخاوت کرتا ہے اور انعام کرتا ہے تو تعریف کرتے ہین لوگ
وہ کہ انعام کرتا ہے کہا سہل نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو حکم کیا اپنے لیے ساتھ غنا کے اور خلق کے لیے ساتھ فقر کے
پس جسنے دعویٰ کیا غنا کا پردے مین کیا گیا اللہ سے اور جسنے ظاہر کیا فقر اپنا پہونچایا اوسکے فقر نے طرف اللہ تعالیٰ کے پس لائق
ہے بندے کو یہ کہ ہو احتیاج رکھنے والا باطن مین طرف اوسکے اور ہو لوگون سے انقطاع کر کر رجوع رکھنے والا طرف اوسکے تا کہ ہو عبودیت
اوسکی خالص پس عبودیت وہی خوار جانتا ہے اپنے کو اور جھکنا طرف اوسکے اور علامت اوسکی یہ ہے کہ نہ سوال کرے کسی سے کچھ اور
کہا واسطی نے کہ جسنے غنا طلب کی ساتھ اللہ کے نہین محتاج ہوگا اور جسنے عزت طلب کی ساتھ اللہ کے نہین ذلیل ہوگا اور کہا حسن
کہ بمقدار محتاجگی بندے کی طرف اللہ کے ہوتی ہے غنا اوسکی ساتھ اللہ کے کہ جتنا زیادہ ہوتا ہے محتاجگی مین زیادہ ہوتا ہے غنا مین اور
کہا یحییٰ نے کہ فقر بہتر ہے واسطے بندے کے غنا سے اسلیے کہ ذلت فقر مین ہے اور کبر غنا مین اور رجوع کرنی طرف اللہ کے ساتھ
تواضع اور ذلت کے بہتر ہے رجوع کرنے سے طرف اوسکے ساتھ بہت کرنے اعمال کے اور بعضون نے کہا ہے کہ صفت اولیا کی تین چیزین
ہین اعتماد کرنا اللہ پر ہر چیز مین اور محتاج ہونا طرف اوسکے ہر چیز مین اور رجوع کرنی طرف اوسکے ہر چیز سے اور کہا شبلی نے کہ فقر
دریا ہے بلا کا اور ساری بلائین اوسکی عزت ہین ✢ مل تنبیہ ✢ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم فقیر و محتاج ہو اللہ کے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن مین صفت فقیری ہی کی اختیار کی تھی آیا ہے حدیث شریف مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر کے لوگ نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہے کہ ابوہریرہؓ
گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونھون نے ابوہریرہ کو پس انکار کیا اونھون نے کھانے سے اور
کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے انتہی سبحان اللہ محبت کے یہ معنی ہین کہ جو اپنے محبوب نے
کیا آپ بھی کیا یہ نہین کہ پیٹ تن تن کر کھاوین اور جہان کے مزخرفات کرین اور حضرتؐ کی پیروی کا خیال نرکھین اور پھر دم
محبت مارین اور حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مین گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان آپ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان
حضرتؐ کے اور درمیان چارپائی کے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیئے تھے چارپائی نے آپ کے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا
اوسکا درخت خرما کا پوست تھا عرض کیا مین نے کہ اے رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپ کی امت پر اسلیے کہ تحقیق فارس
و روم پر فراخی کی گئی ہے حال انکہ وہ نہین عبادت کرتے ہین اللہ کی پس فرمایا آپ نے کیا اسی فکر مین ہے تو اے ابن خطاب یہ قوم ہے کہ جلدی
کی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے اونکے لیے
دنیا اور ہمارے لیے آخرت انتہی اور بعض صحابہؓ سے ہے کہ کہتے ہین شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا

پس کھول کر دکھائے ہمنے پیٹون اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر دکھائے پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے
تھے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی فقر ہی
اختیار کر رکھا تھا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ البتہ تحقیق دیکھے مینے ستر صحابی صفہ والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر
اور ستر بند ہو یا فقط تہ بند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضا اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلی
تک اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے ٹخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو
ستر اوسکا اور اسی سبب سے کہ حال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فقر تھا اجماع کیا ہی اکابر محدثین نے اور
جمہور صوفیۂ ابرار نے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے حتی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بد دعا کی ابن عطا پر
اسی لیے کہ اونھون نے دعوی افضلیت غنا کا کیا تھا اور دعا حضرت جنید کی اونکے حق مین قبول ہوئی اور حضرت عبد القاہر ابو نجیب
سہروردی رحمہ اللہ نے آداب المریدین مین لکھا ہی کہ اگر کوئی دلیل لاوے حدیث اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی
کو اوپر فضل غنا کے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ دلیل فضل غنا کی نہین ہی بلکہ اسواسطے وہ بہتر ہی کہ وہ قریب فقر کے ہو جاتا ہی مثلاً
جسکے پاس سو روپے ہین اوسنے دس دیے تو دس کم ہو گئے وہ قریب فقر کے ہو گیا اور جسنے لیے وہ قریب غنا کے ہوا اور سوائے
اسکے ہاتھ دینے والے کو فضیلت ہی باعتبار نفع رسانی کے اور فقیر کو فضیلت اور بہت وجہ کر ہی اور اس مال کے ہونے سے
جو کوئی یہ سمجھے کہ مال ہوگا تو اجر آخرت اس سے حاصل کر لونگا یہ بات بہت مشکل ہی مثال اسکی ایسی ہی کہ ایک شخص کو منتر سانپ کا
آتا ہو تو وہ سانپ سے کٹوائے کہ مجھے منتر آتا ہی مین تندرست ہو جاؤنگا ایسیہی اس مال کا حال ہی کہ ہاتھ لگے پر آپے مین رہنا
بڑا ہی دشوار ہی مصرع کہ بدولت بر سی ست نگردی مردی + اور اس فقر کے سبب سے آدمی بڑا مرتبہ پاتا ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مینے جنت مین پس دیکھے مینے اکثر رہنے والے اوسکے محتاج اور جھانکا مینے دوزخ مین پس دیکھی مینے
اکثر رہنے والی اوسکی عورتین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے تونگرون کے پانسو برس کہ آدھا دن ہی
قیامت کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے ضعیفون مین یعنی اونکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اونمین پاؤگے
پس سوا اسکے نہین کہ رزق دیے جاتے ہو تم بسبب برکت ضعیفون اپنے کے انھی خیال تو کرو بھائیون کہ جہان حضرت صلعم فرماوین
اپنے تئین ڈھونڈھنے کو وہان تو اکثر لوگ ڈھونڈھتے نہین اور جہان کچھ اصل و سند نہو آنحضرت صلعم کے تبرکات وغیرہ کی اوسکے لیے
سر گچھول کرتے پھرین بات کیا ہی کہ تابع خواہش نفسانی کے ہین اور شطح کرتے ہین حضرت صلعم کی محبت کی ہم تو پوری محبت
اسکو جانتے ہین کہ بموجب فرمانے حضرت صلعم کے ان ضعفا غربا کی خبر گیری کرین اور ہر چیز مین حضرت کی سنت کو دوست رکھین کہ جسکو
خود آپنے اپنی محبت فرمایا ہی کہ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا
ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت
کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی اور بہت سا کچھ آیا
ہی فضیلت فقر مین اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سرور عالم و فخر الاولین والآخرین نے اسکو پسند کیا جیسا کہ اوپر کی روایتون سے
معلوم ہوا اور حضرت صلعم کی اس دعا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ
پس سوچو ای بھائیو ان احادیث کے مضامین کو اور چھوڑو اس دنیا مکارہ کی محبت کو اور دھن باندھو آخرت کے گھر بنانے کی

مِن خَطیٰهُمْ مِنْ شَیْءٍ اور اگر بلا وے کوئی جان بوجھہ والی یعنی بسبب گناہون کے کسیکو طرف بوجھہ اپنے کے یعنی گناہون اپنے کے تاکہ اوٹھا لیوے وہ بلایا گیا اون گناہون مین سے کچھہ نہین اوٹھا دیگا وہ اون مین سے کچھہ اگرچہ ہووہ بلایا گیا اوسکا صاحب قرابت قریبہ کا جیسے بیٹا یا باپ یا مان یا بھائی کہا ابن عباس نے کہ ملیگا باپ یا مان اپنے بیٹے سے پس کہینگے ای بیٹے میرے اوٹھالے مجھسے کچھہ گناہ میرے پس کہیگا وہ بیٹا نہین طاقت رکھتا ہون مین بھی بس ہی مجکو کہ جو کچھہ مجھپر ہی انتہی اور فرق درمیان معنی قول اللہ تعالی کے وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور درمیان معنی اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ کے یہ ہی کہ اول دلالت کرتا ہی اوپر عدل اللہ تعالی کے بیچ حکم کرنے اوسکے اور اوپر اسکے کہ نہین مواخذہ کریگا کسی نفس سے بغیر گناہ اوسکے کے اور دوسرا بیچ بیان اسباب کے ہی کہ نہین فریادرسی ہوگی اوس دن واسطے اوس شخص کے کہ فریادرسی چاہیگا حتی کہ کسی نفس کو جو بوجھل کر دیا ہوگا اوسکے گناہون کے بوجھہ نے اگر وہ بلاویگا کسیکو طرف اسکے کہ سبکسار کرے کچھہ بوجھہ اوسکا تو نہین قبول کریگا کہنا اوسکا اور نہین فریادرسی کیجاوے گی اگرچہ ہو بلایا گیا قرابتی اوسکا اور سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو الخ یعنی نہین نفع اوٹھاتے ہین تیرے ڈرانے سے مگر یہ کہ جو مذکور ہوئے اور غائبانہ یعنی ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اسحال مین کہ غائب ہین اوسکے عذاب سے یا ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے اسحال مین کہ غائب ہی عذاب اونسے اور بعضون نے کہا بالغیب سے مراد ہی پوشیدگی مین اسطرح کہ نہین اطلاع ہوتی غیر کو اوسپر اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہتے ہین اوسکو اوسکے وقتون مین مع ادائے شرائط اور ارکان وغیرہ اوسکے کے اور جو کوئی پاک ہوا یعنی بسبب کرنے طاعات کے اور ترک کرنے گناہون کے پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفس اپنے کے یعنی ثواب اوسکا اوسیکو ہوتا ہی اور طرف اللہ کے ہی بازگشت یہ وعدہ ہی پاک ہونے والون کے لیے ساتھ ثواب کے ۞ ف معالم جلالین تنبیہ ۞ رب ذوالجلال سے ڈرنا عجب چیز ہی بغیر اسکے آدمی ہیچ ہی کہ نہ گناہ سے بچیگا اور نہ طاعات بجالاویگا اور جسکے دل مین خدا تعالی کا ڈر ہوگا اوس سے سب کچھہ بن آویگا حضرت عثمان فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھہ ہین دل مین اوسکے خوف اور رجا ہو اور زبان پر اوسکے حمد و ثنا اور آنکھون مین اوسکے حیا اور رونا اور ارادے مین اوسکے ترک اور رضا یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضائے مولی اپنے کا ۞ علم ہادت

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ۝

برابر نہین ہین نابینا اور بینا اور نہ تاریکیان اور روشنی اور نہ سایا اور ہوا تیز و گرم اور نہ برابر ہوتے ہین زندے اور مردے تحقیق خدا سنا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین نہین ہی تو مگر ڈرانے والا ۞ ف اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا اور نہ اوجالا اور نہ سایہ اور نہ باؤ گرم اور برابر نہین جیتے اور مردے اللہ سناتا ہی جسکو چاہے اور تو نہین سنانے والا قبر مین پڑون کو تو تو یہی ہی ڈر کی خبر پہنچانے والا ۞ تفسیر ۞ یعنی سب خلق برابر نہین جنکو ایمان دیتا ہی اونہین کو ملیگا رتبہ بہتیرے آرزو مین کرین تو کیا ہوتا ہی یہ جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اوجالا یعنی نہ اندھیرا برابر اوجالے کے نہ اوجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہین سناتا قبر مین پڑون کو اور حدیث مین ہی کہ مردون سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہین اور بہت جگہہ مردے کو خطاب کیا ہی اوسکی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی ہی اور قبر مین پڑا ہی دھڑ وہ نہین سن سکتا ۞ مو ۞ اندھا اور بینا

مثال ہوگی کافر اور مومن کی یا جاہل اور عالم کی اور اندھیری اور روشنی مثال ہی کفر کی اور ایمان کی اور سایہ اور دھوپ گرم مثال ہی حق اور باطل کی یا جنت اور دوزخ کی اور حرور کہتے ہین ہوے گرم کو مانند سموم کے لیکن سموم ہوتی ہی دن کو اور حرور دن مین بھی اور رات مین بھی اور زندے اور مردے مثال ہی اون لوگون کی کہ داخل ہوئے اسلام مین اور اون لوگون کی کہ نہین داخل ہوے اوسمین تحقیق خدا اسناد دیتا ہی الخ یعنی اوسنے جان کہا ہی اونکو کہ داخل ہونگے اسلام مین اور اونکو کہ نہ داخل ہونگے اوسمین پس ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی ہدایت کرنا اور تمپر پوشیدہ ہی حال اونکا پس اسلیے حرص کرتے ہو تم اوپر اسلام اوس قوم کے کہ محروم ہین اسکی ہدایت سے اور تشبیہ دی کافرون کو ساتھ موتیٰ کے اس سبب سے کہ حیات روح بسبب علم اور معرفت صانع کے ہی جیسے کہ حیات جسد بسبب روح کے ہی اور نہین ہی تو مگر ڈرانے والا یعنی نہین ہی تجپر مگر یہ کہ پونہچا وے تو احکام الٰہی اور ڈراوے تو دوزخ سے پس اگر ہی ڈرایا گیا اون لوگون مین سے کہ سنتا ہی ڈرانے کو نفع دیتا ہی اوسکو ڈرانا اور اگر ہی اصرار کرنے والون مین سے پس نہین ضرر تجپر ❊ ف ❊ نیشاپوری ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہا ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے مقتولون پر روز بدر کے اور فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ای فلانے ابن فلانے کیا نہین کفر کیا تو نے ساتھ رب اپنے کے کیا نہین جھٹلایا تو نے اپنے نبی کو کیا نہین قطع رحم کیا تو نے پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا سنتے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین آپ فرمایا حضرت نے تم انسے زیادہ نہین سنتے اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور آیت وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ نے واسطے کافرون کے کہ وہ نہین سنتے ہین قول اوسکا اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہتے تھے قتادہ جیسے نہین سنتے ہین وہ کہ قبرون مین ہین پس اسی طرح کافر نہین سنتا ہی اور نہین نفع اوٹھاتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سنتا ہی در منثور ❊ تنبیہ ❊ جاننا چاہیے کہ سماع اموات مین اگرچہ بعضے علما نے اختلاف کیا ہی لیکن مذہب امام اعظم کا اور اکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع موتیٰ کا ہی بدلیل اس آیت وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کے اور آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کے جیسا کہ صاحب غرائب فی تحقیق المذاہب امام اعظم رح سے یون روایت کرتے ہین رَاٰى الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح مَنْ يَّاْتِي الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيَتَكَلَّمُ وَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ خَبَرٍ وَّهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ اَثَرٍ اِنِّي اَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِّنْ شُهُوْرٍ وَّلَيْسَ سُؤَالِي مِنْكُمْ اِلَّا الدُّعَاءَ فَهَلْ دَرَيْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ فَسَمِعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ يُخَاطِبُ بِهِمْ فَقَالَ هَلْ اَجَابُوْا لَكَ قَالَ لَا فَقَالَ لَهٗ سُحْقًا وَّتَرِبَتْ يَدَاكَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ جَوَابًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَّقَرَاَ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ انتہی یعنی دیکھا امام ابو حنیفہ رح نے کہ ایک شخص مقابر اولیا مین آتا ہی پس سلام کرتا ہی اور خطاب و کلام کرتا ہی اور کہتا ہی اے اہل قبور آیا ہی تمکو خبر اور ہی کچھ تمھارے پاس اثر کہ مین آتا ہون تمھارے پاس اور پکارتا ہون تمکو مہینون سے اور نہین ہی سوال میرا تمسے مگر دعا پس آیا خبردار ہو یا غافل پس سنا ابو حنیفہ رح نے کلام اور خطاب اوسکے کو اہل قبور سے پس کہا ابو حنیفہ رح نے اوس سے آیا جواب دیا تجکو اونھون نے کہا نہین پھر کہا امام نے دوری ہو جیو تجکو رحمت خدا سے اور خاک مین ملین تیرے دونون ہاتھ کیا کلام کرتا ہی تو مردون سے کہ طاقت نہین رکھتے جواب کی اور مالک کسی چیز کے نہین اور کسیکی آواز کو نہین سنتے اور پڑھی امام نے آیت وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی تو نہین سنا سکتا

اہل قبور کو بس بیچ زجر و توبیخ امام ہمام کے پکارنے والے کے حق مین تامل کرنا چاہیے اور شرح مقاصد مین کہ عقائد کی کتابون مین
سے ہی بیچ باب عذاب قبر کے لکھا ہی لا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتہی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہی والموت
ینافی الکلام لان المراد من الکلام الاسماع والمیت لیس باہل للاسماع الا تری الی قولہ تعالیٰ
انک لا تسمع الموتیٰ وما انت بمسمع من فی القبور انتہی کلام العینی شارح الہدایۃ یعنی موت منافی
کلام کی ہی اسلیے کہ مراد کلام سے سنانا ہی اور میت نہین اہل ہی واسطے سنانے کے کیا نہین دیکھتا ہی تو طرف قول اللہ تعالیٰ کے کہ تحقیق
تو نہین سنا سکتا ہی موتی کو اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین تمام ہوا کلام عینی شارح ہدایہ کا اور تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی
قال اللہ تعالیٰ انما یستجیب الذین یسمعون والموتیٰ یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون یعنی ان الذین
یحرص علی قبول ایمانہم بمنزلۃ الموتیٰ الذین لا یسمعون کقولہ تعالیٰ انک لا تسمع الموتیٰ
والموتیٰ یبعثہم اللہ مثل لقدرتہ علی الجائہم الی الاستجابۃ والمراد انہ تعالیٰ ہو الذی
یقدر علی احیاء قلوب ہؤلاء الکفار بحیوۃ الایمان وانت لا تقدر علی ذلک اما وجہ تشبیہ
الکفرۃ بالموتیٰ فلان حیوۃ الروح بالعلم ومعرفۃ الصانع کما ان حیوۃ الجسد بالروح انتہی
ما فی التفسیر النیشاپوری یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین ایمان وہ لوگ کہ سنتے ہین اور موتی
اوٹھاویگا اونکو اللہ پھر اوسکی طرف پھیرے جاوینگے یعنی جو لوگ کہ حرص کرتا ہی تو اوپر قبول ایمان اونکے کے بمنزلہ موتی کے ہین کہ جو
نہین سنتے مانند قول اللہ تعالیٰ کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا موتی کو والموتیٰ یبعثہم اللہ مثل ہی واسطے قدرت اللہ تعالیٰ کے
اوپر خواہ مخواہ لے آنے اونکے کے طرف قبول کرنے ایمان کے اور مراد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اوپر زندہ کرنے ان کافرون کے
دلون کے ساتھ حیات ایمان کے اور تو نہین قادر ہی اسپر اسپر وجہ تشبیہ کافرون کے ساتھ موتی کی پس اسلیے ہی کہ حیوۃ روح کی
بسبب علم اور معرفت صانع کے ہی جیسے کہ حیوۃ بدن کی بسبب روح کے ہی تمام ہوا مضمون نیشاپوری کا اور کتاب کافی شرح
وافی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ سے صراحۃً اور اشارۃً قریب تصریح کے ہی اور مستخلص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ
سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ اموات نہین سنتے ہین چنانچہ عبارتین ان سبکی جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم نے مائۃ المسائل
مین بعینہ نقل کین ہین جسکو شبہ ہو اونمین سے دیکھ لے کہ ان سب علما نے حرمت دل اس مسئلے کو لکھا ہی اور مخالفین کے جوابون اور دلیلون کو خوب طرح رد کیا ہی

انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر ○

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو ساتھ دین سچ کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور نہین ہی کوئی امت مگر گذرا ہی اوسمین ڈرانے والا ✣ فـ ہمنے بھیجا
ہی تجکو سچا دین دیکر خوشی اور ڈر سنانا اور کوئی فرقہ نہین جسمین نہین ہو چکا کوئی ڈرانے والا ✣ تفسیر ✣ ڈرانے والا خواہ نبی
ہو خواہ نبی کی راہ پر ہو ✣ ف ✣ خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ جنت اور نجات کے اوسکو کہ مانے تیرا اور ڈرانے والا یعنی ساتھ
دوزخ و عذاب کے اوسکو کہ نہ مانے تیرا اور نہین ہی کوئی امت یعنی تیری امت کے پہلے اور امت کہتے ہین جماعت کثیرہ کو
بولا کرتے ہین وجد علیہ امۃ من الناس اور کہا جاتا ہی ہر عصر کے لوگون کو امت اور مراد یہان عصر کے لوگ ہین مگر کہ
گذرا ہی اوسمین ڈرانے والا کہ ڈراتا تھا اونکو شامت طغیان سے اور انجام بد کفران کے سے اور اگر کوئی کہے کہ مابین حضرت عیسیٰ
اور حضرت محمد علیہما السلام کے کہان تھا ڈرانے والا تو جواب اسکا یہ ہی کہ آثار ڈرانے کے باقی تھے مابین عیسیٰ اور محمد علیہما السلام کے پس نہین خالی ہین انکے
درمیان کے زمانے ڈرانے والے سے اور جبکہ پرانے ہوئے اور مٹنے لگے آثار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ڈرانے کے بھیجے گئے محمد علیہ السلام ✣ ف

فَاِنْ یُّکَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ۝ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کرین تجکو تو پس تحقیق جھٹلایا ہی اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے آئے تھے اون پاس پیغمبر اونکے ساتھ نشانیون واضح کے اور ساتھ چھوٹی کتابون کے اور ساتھ کتاب روشن کے پھر گرفتار کیا مینے کافرون کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ۞ فقط ۞ اور اگر وہ گروہ تجکو جھٹلاوین تو آگے جھٹلا چکے ہین اونسے اگلے پونچے اون پاس رسول اونکے لیکر کھلی باتین اور ورق اور چمکتی کتاب پھر پکڑا مینے منکرون کو تو کیسا ہوا بگاڑ ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ جھٹلایا ہی الخ یعنی اپنے رسولون کو اور نشانیون واضح سے مراد معجزے ہین اور زبر سے صحیفے یعنی چھوٹی چھوٹی کتابین اور کتاب روشن سے مراد ہی توریت و انجیل اور زبور اور گرفتار کیا مینے یعنی عذاب کیا مینے ساتھ طرح بطرح کے عذابون کے اور اسمین تسلی ہی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جیسے یہ کفار تمکو جھٹلاتے ہین ویسے ہی اگلے کافر بھی اپنے رسولون کو جھٹلاتے رہے ہین اور اوسکے سبب سے غضب الٰہی مین گرفتار ہوتے تھے ایسا ہی حال ہوگا تمہارے وقت کے منکرون کا بھی خاطر جمع رکھو ۞

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ سُوْدٌ ۝

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے اوتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے بسبب اوسکے میوے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اور پہاڑون سے راہین ہین طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے ایک ٹکڑا سفید اور ایک ٹکڑا سرخ اور ایک ٹکڑا سیاہ بیچ نہایت سیاہی کے ۞ فقط ۞ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر ہمنے نکالے اوس سے میوے طرح طرح اونکے رنگ اور پہاڑون مین گھاٹیان ہین سفید اور سرخ طرح طرح اونکے رنگ اور بھجنگ کالی ۞ تفسیر ۞ سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہی قدرت رنگارنگ کا اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا ہو جاوے کب ہو سکے یہ تسلی ہی حضرت کو ۞ صح ۞ آول الوانہا سے جنسین میوون کی مراد ہین قسم انار اور سیب اور انجیر اور انگور وغیرہ اسے کہ بیشمار ہین اور اد ہین ہیئتین اونکی قسم سرخ اور زرد اور سبز اور مانند اونکے سے اور جدد کے معنی ہین راہین کہ طرح بطرح کے ہون رنگ اونکے جمع جُدة کی ہی مانند مدة اور مُدد کے اور غرابیب سود مین تقدیم و تاخیر ہی کہا جاتا ہی اسود غربیب یعنی نہایت سیاہ تشبیہ دینے کو ساتھ رنگ کوے کے یعنی راہین سیاہ ۞ صل ۞ معا ۞

وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ۝

اور لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایون سے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اسی طرح سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے بندون اوسکے مین سے عالم تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہی ۞ فقط ۞ اور آدمیون مین اور کیڑون مین اور چارپایون مین کئی رنگ کے ہین اسی طرح اللہ سے ڈرتے وہی ہین اوسکے بندون مین سے جنکو سمجھ ہی تحقیق اللہ زبردست بخشنے والا ۞ تفسیر ۞ یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہین ڈرنا اللہ سے سمجھ والون کی صفت ہی اور اللہ کی صفات بھی دو طرح کی زبردست بھی کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی کہ ہر گنہگار کو بخشے ۞ صح ۞ اور لوگون سے الخ یعنی اور اونمین سے بعضے ہین کہ مختلف ہین رنگ اونکے اسی طرح یعنی مانند اختلاف میوون اور پہاڑون کے اور جگہ

کلھا ثم عرضھم علی الملٰئکۃ ۔ یعنی اور سکھائے آدم کو نام ساری چیزون کے پھر پیش کیا اونکو ملائکہ پر پس
اللہ تعالی نے الزام دیا ملائکہ کو اور بزرگی ظاہر کی آدم کی سبب علم کے اور چوتھی آیت یہ ہی قل رب زدنی علما
کہہ اوی رب میرے زیادہ دے مجکو علم اگر کوئی اور چیز علم سے زیادہ شریف ہوتی تو حق تعالی اپنے پیغمبر کو حکم فرماتا اوسکے طلب
کرنیکا پانچوین آیت حضرت سلیمان ع کی بات کے بیان مین کہ اونھون نے کہا وعلمنا منطق الطیر اور سکھائے گئے ہم
بولی جانورون کی دیکھو کہ حضرت سلیمان ع باوجودیکہ بادشاہ تھے جن و انس اور وحش و طیر پر کسی چیز سے فخر نکیا مگر ساتھ علم کے
اور چھٹی آیت یہ ہی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی بلند درجہ کریگا اللہ اون
لوگون کو کہ ایمان لائے تم مین سے اور جو لوگ دیے گئے ہین علم اونکے لیے بہت سے درجے ہون گے پس اول تو مومنون کے
درجے بلند کرنیکا ذکر فرمایا بعد ازان فرمایا کہ جتنے ہین اہل علم کے لیے پس اس سے لازم آتا ہی کہ درجے اہل علم کے اورون کے
درجون سے زیادہ ہونگے اور جو چیز کہ سبب کمال درجے کی ہوگی بالضرور شریف ہوگی ساتوین آیت یہ ہی قل ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے
پس نفی برابری کی درمیان اونکے بواسطہ شرف علم اور نقصان جہل کے ہی آٹھوین آیت شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو
والملٰئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط گواہی دی اللہ نے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اور گواہی دی فرشتون نے
اور علم والون نے درحالیکہ قائم ہین ساتھ عدل کے پس اہل علم کو بواسطہ شرف علم کے شہادت مین اپنے ساتھ اور ملائکہ کے ساتھ
نزدیک کیا نوین آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا اسلیے کہ معنی یہ ہین کہ سوائے عالمون کے خدا سے کوئی
نہین ڈرتا اور دوسری آیت مین فرمایا کہ بہشت ہمیشگی کی اونکے لیے ہوگی کہ خدا سے ڈرے اور وہ آیت یہ ہی جزاؤھم
عند ربھم جنت عدن تجری من تحتھا الانھار یہان تک کہ فرمایا ذلک لمن خشی ربہ دسوین آیت
یہ ہی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحب
امر کی تم مین سے اسلیے کہ اکثر محقق اہل تفسیر کے اسپر ہین کہ مراد اولوا الامر سے عالم ہین اسلیے کہ تیغ بادشاہون کی تابع قلم علما کے
ہوتی ہی اور قلم علما کا تابع اونکی تلوار کے نہین دوسرے جیسا کہ توریت مین آیا ہی کہ فرمایا اوی موسی بڑی حکمت حاصل کر اسلیے کہ
مین نہین ڈالتا ہون اوسکو کسی دل مین مگر اس حال مین کہ چاہتا ہون مین بخشنا اوسکا پس سیکھ اوسکو پھر عمل کر اوسپر پھر خرچ کر
اوسکو تاکہ پہونچے تو میری بزرگی کو دنیا اور آخرت مین اور چونکہ پہونچنا بزرگی دنیا اور عقبی کا متعلق ساتھ علم اور عمل کے ہوا
معلوم ہوا کہ شرف اوسکا کس درجے کا ہی تیسرے جیسا کہ انجیل مین بیچ سفر دوسرے کے آیا ہی اور وہ قول اللہ تعالی کا ہی
واے ہی واسطے اوسکے کہ سنا علم کو اور نہ طلب کیا اوسکو کیونکر جمع کرینگے ہم عالم کو ساتھ جاہلون کے طرف دوزخ کے
طلب کرو علم کو اور سیکھو اوسکو اور نہ کہو کہ ڈرتے ہین ہم یہ کہ علم سیکھین ہم اور نہ عمل کرین ہم ولیکن کہو امید رکھتے ہین ہم یہ
کہ سیکھین ہم پھر عمل کرین اوسپر اور علم شفاعت کریگا واسطے صاحب اپنے کے یعنی عالم کے اور حق ہی اللہ پر یہ کہ نہین رسوا کریگا
عالم کو فرماویگا اللہ تعالی اوی گروہ علما کے کیا گمان ہی تمھارا ساتھ رب اپنے کے پس کہینگے علما گمان کرتے تھے ہم یہ کہ رحم کریگا ہم پر
رب ہمارا اور بخشے گا ہمکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینے کیا یعنی بخشا تمکو اور رحم کیا تمپر تحقیق مینے امانت رکھی تھی تم مین
حکمت اپنی نہ واسطے شر کے کہ ارادہ کیا ہو مینے ساتھ تمھارے داخل ہو تم میری جنت مین بسبب رحمت میری کے انتہی [illegible]
سے ساتھ کتنی وجہون کے شرف علم کا معلوم ہوا اور مقاتل بن سلیمان سے نقل ہی کہ حق تعالی نے انجیل مین فرمایا اوی عیسی تعظیم کر

علما کی اور پہچان تو فضل اونکا پس تحقیق سینے فضیلت دی ہی اوسکو اوپر تمام خلق اپنی کے سوائے نبیون اور رسولون کے مانند
فضیلت آفتاب کے سب ستارون پر اور مانند فضیلت آخرت کے دنیا پر اور مانند فضیلت اپنی کے تمام چیزون پر اور جو کچھ
کہ حدیثون مین آیا ہی اور وہ اگرچہ نہایت بہت ہی لیکن دس حدیثین کہ دلالت مقصود پر نہایت واضح ہین ذکر کی جاتی ہین
اول تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَفَکُّرُ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً یعنی تفکر کرنا ایک ساعت
کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ فکر بندے کو حق کی طرف پونہچاتا ہی اور طاعت ثواب کو اور یہ بھی ہی کہ فکر سبب طاعت
کے سبب نجات کی ہوتی ہی اسلیے کہ اگر کافر بیچ دلائل توحید الٰہی کے فکر کرے یعنی اقرار کرے توحید اور رسالت کا اور اوسی
وقت مرجاوے تو باتفاق علما کے نجات پاویگا اور اگر کوئی ہزار برس بعلم و معرفت کے عمل کرے نجات نپاویگا اور دوسری یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْجِهَادِ یعنی قریب تر لوگون کے
درجۂ نبوت سے اہل علم اور جہاد کرنے والے ہین اور تیسری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے علی رض کے جبکہ بھیجا اونکو
عامل کر کر طرف اہل یمن کے فَاِنْ یَّهْدِ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا یَطْلُعُ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یعنی پس اگر ہدایت
کرے اللہ بسبب تیرے ایک شخص کو بہتر ہی تیرے لیے اوس چیز سے کہ نکلتا ہی اوسپر آفتاب یعنی تمام دنیا سے چوتھی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت
میری کے ہی تمھارے ادنی پر پانچوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ
یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنِّیْ عَلِیْمٌ اُحِبُّ كُلَّ عَلِیْمٍ یعنی وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف ابراہیم ع کے کہ ای ابراہیم بلاشبہ مین علم
رکھنے والا ہون دوست رکھتا ہون ہر علم رکھنے والے کو چھٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لَمَوْتُ قَبِیْلَةٍ
اَیْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ یعنی البتہ مرنا ایک قبیلے کا آسان تر ہی مرنے عالم کے سے اور ساتوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جو کوئی چلے ایک راہ مین واسطے طلب علم کے چلاویگا اللہ اوسکو ایک راہ مین جنت کی راہون مین سے اور تحقیق ملائکہ
بچھاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے اور تحقیق عالم کے لیے بخشش مانگتے ہین وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین
مین ہین اور مچھلیان پانی کے اندر اور تحقیق علما وارث ہین انبیا کے آٹھوین حدیث آنحضرت علیہ السلام کی یَشْفَعُ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ یعنی شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین جماعتین انبیا پھر
علما پھر شہدا نوین حدیث آنحضرت ص کی مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَكَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ
یعنی جسنے نماز پڑھی پیچھے عالم کے علما مین سے پس گویا کہ اوسنے نماز پڑھی پیچھے نبی کے انبیا مین سے دسوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ کہ لائی جاویگی روشنائی علما کی روز قیامت کے اور وزن کی جاویگی شہدا کے خون کے ساتھہ پس غالب آویگی روشنائی علما کی شہدا کے خون پر اور بیچ جو کچھ
کہ اثر مین آیا ہی اور وہ بیشمار ہی اور روشن تر سب سے یہ ہی کہ حضرت امیر المؤمنین علی رض نے اپنے شاگرد کمیل بن زیاد نام کو کہا ای کمیل علم بہتر ہی تیرے لیے
مال سے علم نگہبانی کرتا ہی تیری اور تو نگہبانی کرتا ہی مال کی اور علم حاکم ہی اور مال محکوم علیہ اور مال کو ناقص کرتا ہی نفقہ اور علم بڑھتا جاتا ہی
خرچ کرنے سے یعنی پڑھانے سے اور اور جا فرمایا کہ عالم افضل ہی روزہ دار قائم اللیل مشقت کرنے والے سے عبادت مین اور جبکہ
مرتا ہی عالم چھید پڑ جاتا ہی اسلام مین ایسا چھید کہ نہین بند کرتا ہی اوسکو کوئی مگر جانشین نیک اوسکا اور یہ بھی حضرت علی رض
سے منقول ہی کہ بزرگی علم کی مال پر دس وجہ سے ہی اول تو یہ کہ بسبب مال کے دشمن بہت ہو جاتے ہین تا بحدیکہ جو کوئی اسکا
بہت قریب ہوتا ہی ناتے مین مانند فرزند اور بھائی وغیرہ کے واسطے میراث کے مرنا اسکا چاہتا ہی اور علم کے سبب سے دوست

٥١ یعنی نقصان واقع ہونا [illegible] ١٢ منہ دام ظلہ

بہت ہوتے ہین اسلیے کہ جب خلق کو معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص عالم بزرگ ہی دلون کو اوسکی طرف میل ہوتا ہی دوسری یہ کہ علم سبب قرب
اور کرامت حق کا ہی اور مال سبب بعد اور مواخذہ کا اور تیسری یہ کہ علم میراث ملائکہ اور انبیا کی ہی اور مال میراث نمرود اور قارون
کی چوتھی یہ کہ مال متاع دنیا فانی کی ہی اور علم متاع آخرت باقی کی پانچوین یہ کہ علم عالم سے کسی طرح جدا نہین ہوتا بخلاف
مال کے کہ ایک ساعت مین جدا ہوجاتا ہی کتنے ہی غنی فقیر ہو گئے ہین چھٹی یہ کہ مال کی تو نگہبانی کرتا ہی اور علم تیرا نگہبان ہی
یعنی سبب اوسکے خدا کے گناہ سے بچتا ہی ساتوین یہ کہ صاحب مال پکارا جاتا ہی ساتھ نام بخیل و بد کے اور صاحب علم پکارا
جاتا ہی ساتھ اکرام و اعظام کے آٹھوین یہ کہ مال حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے اور علم نہین حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے
نوین یہ کہ مال بسبب بہت ہونے کے رہنے کے خراب اور پرانا ہوجاتا ہی اور علم نہین پرانا ہوتا دسوین یہ کہ مال والے کا دل سخت
ہوجاتا ہی اور صاحب علم کا دل منور ہوتا ہی یہانتک کہ صاحب مال دعوی ربوبیت کا کرنے لگتا ہی یعنی مثل فرعون کے اور
صاحب علم دینی ایسا دعوی کرتا نہین اور عبید اللہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اے بیٹون میرے
اختیار کرو ادب کو یعنی علم کو اسلیے کہ وہ رہنما ہی مروت پر اور انیس ہی وحشت مین اور یار ہی سفر مین اور مصاحب ہی وطن مین اور
صدر کرتا ہی مجلس مین اور وسیلہ ہی طرف حاصل کرنے مطالب کے اور غنی ہی وقت نہونے مال کے اور سبب رفعت ہی خسیس
کے لیے اور سبب کمال ہی شریف کے لیے ابو اسود دئلی نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی چیز عزیز تر علم سے بادشاہ حاکم ہین لوگون پر اور
علما حاکم ہین بادشاہون پر اور حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیتون مین سے ہی اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے لازم کر اپنے پر
تحصیل علم اسلیے کہ تو اگر محتاج ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے مال اور اگر غنی ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے جمال اور کہا بعضے حکما نے
کاشکے جانون مین کہ کون سی چیز پائی اوس شخص نے کہ فوت ہوا اوس سے علم اور کون سی چیز فوت ہوئی اوس سے کہ پایا اوس نے
علم اور نقل ہی کہ سکندر نے ارسطاطالیس سے پوچھا کہ علم بہتر ہی یا بادشاہی ارسطاطالیس نے کہا کہ بادشاہی سے قدر دنیا
مین ہوتی ہی اور علم سے عالم کی قدر بعد اوسکے مرنے کے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اوسکی حیات مین ہی اور سکندر نے کہا کہ
کیون ہی یہ بات کہ علما ہمیشہ بادشاہون کے دروازون پر آمد و شد کرتے ہین اور بادشاہ علما کے دروازے پر بہت کم جاتے
ہین ارسطاطالیس نے کہا کہ علما اس سبب سے جاتے ہین کہ ان بیچارون کو حاجت مال کی پڑتی ہی اور اونکے دروازون پر اوسکے حاصل
کرنے کے لیے جاتے ہین یعنی جیسے کوئی بازخانہ مین جاتا ہی اور بادشاہ جو قدر علم کی جانتے نہین ہین اور احتیاج اوسکی رکھتے
نہین اس سبب سے کم جاتے ہین انتہی یہ تمام مضمون کتاب نفائس الفنون مین سے لکھا ہی غرض اسکے بیان سے یہی کہ ہر زن و مرد
کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر طلب علم مین چست و چالاک ہون کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب العلم فریضۃ
علی کل مسلم و مسلمۃ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر اور اگر علم کے پڑھنے کی فرصت نہو
تو بھلا اسقدر تو کرو جہان اہل حق وعظ کہتے ہون وہان خواہ مخواہ حاضر ہو کر اکتساب سعادت کیا کرو کہ علم سننے سے بھی حاصل ہوتا ہی
شعر فتقربه لا تكونن جاهلا ابدا الناس موتى و اهل العلم احياء اور واقع مین عدم فرصتی
کا بہانہ کرنا بھی لغو ہی دنیا کے جس کام کو جی چاہتا ہی کیسی فرصت نکال لیتے ہو اوسکے لیے اگر دنیا کے کام کے برابر بھی
اسکو سمجھو باوجودیکہ زمین و آسمان کا فرق ہی ان مین تو بھی کیا کچھ حاصل کر لو جاگو بھائیو خواب غفلت سے اور دعا کرو
اپنے کریم کارساز سے بسبب فرمودہ اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہم ارزقنا علما نافعا
و عملا متقبلا آمین رب العالمین ۞ اور چونکہ آیت مذکورہ مین فضیلت علما کی بیان ہوئی اب آگے

پتا اون علما کا بیان ہوتا ہی کہ وہ کون سے علما ہین جو اللہ سے ڈرتے ہین اور ثواب اونکا مذکور ہوتا ہی ÷

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ○ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ○

تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہین کتاب خدا کی اور قائم رکھتا ہین نماز کو اور خرچ کیا انہون نے اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو
اور ظاہر امیدوار ہین سوداگری کے کہ ہرگز ہلاک نہوگے تو کہ پورا دے اونکو ثواب اونکا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے
تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہی ÷ فـ ÷ جو لوگ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی اور سیدھی کرکر نماز اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا چھپے
اور چھپے امیدوار ہین ایک بیوپار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تا پورے دے اونکو نیگ اونکے اور بڑھتی دے اپنے فضل سے تحقیق وہ
ہی بخشنے والا قبول کرتا ÷ تفسیر ÷ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی یعنی ہمیشہ تلاوت قرآن کیا کرتے ہین پوشیدہ اور ظاہر
یعنی صدقہ نفل پوشیدہ دیتے ہین اور صدقہ فرض ظاہر یعنی قناعت نہین کرتے ہین ساتھ تلاوت کرنے اوسکے کے حلاوت
عمل کرنے سے اوسپر یعنی قرآن پڑھتے بھی ہین اور عمل بھی کرتے ہین اوسپر امیدوار ہین سوداگری کے وہ طلب کرنا ثواب
کا ہی بسبب طاعت کے کہ ہرگز ہلاک نہوگی لن تبور کے معنی ہین لن تکسد یعنی امیدوار ہین سوداگری کے کہ منتفی ہوگا
اوس سے کساد یعنی کھوٹا ہونا اور رواج پاویگا نزدیک اللہ کے ثواب اونکا یعنی ثواب اعمال اونکے کا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے
سے کہا ابن عباس نے کہ سوائے ثواب موعود کے دیگا ایسی چیزین کہ نہ کسی کی آنکھون نے دیکھین ہین اور نہ کسی کے کانون نے
سنی ہین یا مراد ہی زیادہ دینے فضل سے فراخی قبرون کی یا قبول ہونا اونکی شفاعت کا اونکے حق مین کہ احسان کیا ہی
اونسے یا دوچند کرنا حسنات اونکے کا یا دیدار الٰہی ہونا بخشنے والا ہی یعنی لوگون کو اور شکور کے معنی یہ ہین کہ دیتا ہی ثواب بہت
عمل قلیل پر ÷ مـ ÷ صفا ÷ تنبیہ ÷ نماز کے قائم رکھنے کے یہ معنی ہین کہ ہمیشہ پڑھا کرے اوسکو اوسکے وقتون
مین اور احکام ارکان واجبات سنن مستحبات کی رعایت رکھے اور اوسی کو محافظت نماز بھی کہتے ہین اس سے بڑا درجہ پاتا ہی
نمازی دارین مین حضرت عثمان سے منقول ہی کہ جو کوئی محافظت کرتا ہی پانچون نمازون کی اونکے وقتون مین اور مداومت کرتا ہی
اونپر اوسکو اللہ تعالی نو طرح کی بزرگیان عطا فرماتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور رہتا ہی بدن اوسکا تندرست اور
محافظت کرتے ہین اوسکی ملائکہ اور اوترتی ہی برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہوتی ہی اوسکے چہرے پر علامت صالحین کی اور
نرم کردیتا ہی اللہ تعالی دل اوسکا اور گذریگا پل صراط پر مانند بجلی چمکتی کے اور نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی آگ دوزخ سے اور
اوتاریگا اوسکو اللہ تعالی اون لوگون کے ہمسایے مین کہ نہین ہی خوف اونپر اور نہ غمگین ہونگے ÷ منبہات ÷

اور جونکہ ذکر آیا تھا قرآن پڑھنے کا اوسپر خوبی اوسکی بیان فرمائی ÷

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ○

اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق سچا کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہی یعنی جو کتابین کہ پہلے
اوس سے اوتری ہین تحقیق خدا ساتھ بندون اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی ÷ فـ ÷ اور جو ہمنے تجپر اوتاری کتاب وہی ٹھیک
ہی سچا کرتی آپ سے اگلی کو مقرر اللہ اپنے بندون سے خبر رکھتا ہی دیکھتا ÷ مو ÷ تفسیر ÷ پس جاننا تجکو اور دیکھنا احوال
تیرا اس دیکھا تجکو لائق اسکے کہ وحی بھیجی طرف تیرے ایسی کتاب معجز کہ جو کسوٹی ہی ساری کتابون کی ÷ فـ ÷

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝

پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امت محمدیہ کو واللہ
واللہ اعلم پس بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور بعض اونمین سے سبقت کرنیوالا
ہی طرف نیکیون کے ساتھ حکم خدا کے یہ یعنی وارث کرنا کتاب کا ہی فضل بڑا ۞ قطعہ ۞ پھر ہمنے وارث کیے کتاب کے وہ جو چنے
ہمنے اپنے بندون مین سے پھر کوئی اونمین برا کرتا ہی اپنی جان کا اور کوئی اونمین سے بیچ کی چال پر اور کوئی اونمین سے آگے
بڑھگیا لیکر خوبیان اللہ کے حکم سے یہی ہی بڑی بزرگی ۞ تفسیر ۞ یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئی ایک اور
چنے بندے بنائے یعنی یہ امت اونمین تین درجے بنائے ایک گنہگار ایک میانہ ایک اعلی سب کو گنا چنے بندون مین امید ہی
کہ آخر سب بہشتی ہین رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہی اور میانہ سلامت ہی اور آگے بڑھنے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہی
اوسکے ہان کمی نہین ۞ موضح ۞ پھر وارث کیا ہمنے الخ یعنی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو پھر وارث کیا ہمنے اوسکا بعد
تیرے یعنی حکم کیا ہمنے اوسکے وارث کرنیکا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے الخ اور وہ امت آنحضرت کی ہی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور وہ کہ بعد اونکے پیدا ہوتے چلے جاوینگے قیامت تک اسلیے کہ اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہی اونکو تمام امتون پر
اور کیا اونکو امت وسط یعنی افضل تا کہ ہون وہ گواہ لوگون پر اور خاص کیا اونکو ساتھ بزرگی پہونچنے کے طرف افضل رسولون کے پھر
بیان فرمائے اونکے مراتب پس فرمایا کہ بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور وہ وہی ہی کہ موقوف رکھا گیا حکم خدا پر جیسا کہ
آگے آویگا بیان اسکا اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور وہ وہی ہی کہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد اور بعض اونمین سے سبقت
کرنے والا ہی طرف نیکیون کے اور یہ تاویل موافق ہی قرآن کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے
اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اونسے اور وہ راضی اوس سے اور طیار رکھے ہین واسطے اونکے
باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی اور اور
ہین کہ اقرار کیا اپنے گناہون کا ملایا ہی اونھون نے عمل نیک کو ساتھ عمل دوسرے کے کہ بد ہی نزدیک ہی کہ خدا اونکے ساتھ رحمت کے
متوجہ ہوا اور تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا
يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ یعنی اور اور ہین موقوف رکھے گئے فرمان خدا پر یا یہ کہ عذاب کرے اونکو یا ساتھ
رحمت کے متوجہ ہو اونپر اور خدا دانا درست کار ہی اور یہ تاویل موافق حدیث کے بھی ہی کہ روایت کی گئی عمر سے کہ اونھون نے
کہا منبر پر بعد پڑھنے اس آیت کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سَابِقُنَا سَابِقٌ وَمُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَظَالِمُنَا
مَغْفُوْرٌ لَّهٗ یعنی سابق ہمارا سبقت لیجانے والا ہی اور میانہ رو ہمارا نجات پانے والا ہی اور ظالم ہمارا بخشا جاویگا اور بیت
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سابق داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد یعنی میانہ رو حساب کیا جاویگا
حساب آسان پھر داخل ہوگا بہشت مین اور اپنے ظلم کرنے والا اپنے نفس پر پس حبس کیا جاویگا یہان تک کہ گمان کریگا کہ وہ شخص
ہرگز نہین نجات پانے کا پھر پہونچیگی اوسکو رحمت الہی پس داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ ابو درداء نے اور یہ تاویل موافق

کہ آیا حساب ویسے چکے تم پس دوزانو ہو بیٹھینگے وہ اور اوٹھا وینگے ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور عرض کرینگے کہ ای رب ہمارے کیا ساتھ اس حالت کے حساب دین ہم کہ تحقیق نکلے ہم وطن سے اور چھوڑے ہمنے اہل اور مال اور اولاد پس بنا دیگا اللہ اونکے لیے پر سونے کے جڑاؤ ساتھ زبرجد اور یاقوت کے پس اوڑینگے یہان تک کہ داخل ہونگے جنت مین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ تا قول اوسکے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ زیادہ پہچانتے ہونگے مکان اپنے جنت مین بنسبت مکانون اپنے کے دنیا مین اور ابن عمر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوگی اہل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پر وحشت اونکی قبرون مین اور نہ محشر مین پس گویا کہ مین دیکھتا ہون اہل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کو کہ جھاڑتے ہین مٹی اپنے سرون سے اور کہتے ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الخ ابراہیم تیمی سے ہی کہ کہا اونھون نے لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ غمگین ہو یعنی دنیا مین یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ نہ ڈرا یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہینگے إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ یعنی بلاشبہ تھے ہم پہلے اس سے اپنے اہل مین ڈرنے والے ۞ معادرمنثور ۞ اب آگے جنتیون کے مقابلے مین ذکر کرنا دوزخیون کا شروع فرمایا ۞

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی آگ دوزخ کی نہین تو حکم کیا جاویگا اونپر تا مرین اور نہ سبک کیا جاویگا اونسے کچھ عذاب دوزخ سے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو ۞ فف ۞ اور جو منکر ہین اونکو ہی آگ دوزخ کی نہ اونپر تقدیر پہونچتی ہی کہ مر جاوین اور نہ اونپر اوٹھ سکتی ہی وہان کی کچھ کلفت بھی ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو ۞ تفسیر ۞ لَا يُقْضَىٰ الخ یعنی نہین حکم کیا جاویگا اونپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ یعنی پکارینگے دوزخی مالک داروغہ دوزخ کو کہ ای مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمپر موت کا تا کہ آرام پاوین ہم آبو درداء روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوس مین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہی یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکے کے ہوگا پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے پہلے کھانے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے یعنی جو کہ گلے مین اٹک جاویگا نہ نیچے اوتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سے اونکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ای نگہبانو دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ کیا نہین آئے

تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیئے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اونکی فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو پس کہینگے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان پکارنے اونکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اوس سے نجات اپنی اسلیئے کہ نہین ہے کوئی بہتر تمہارے لیئے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت اور قدرت اور مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی سبقت لے گئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہوین اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے نا امید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ وفریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ وواویلا کرنے مین ✤ معا[illegible]

✤ مشکوٰۃ ✤

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ○

اور اہل دوزخ فریاد کرینگے اوس جگہ کہینگے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو تا کرین ہم کام اچھے سوائے اوسکے جو تھے ہم کام کرتے کہینگے کہ ہم کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمکو ڈرانے والا پس چکھو یعنی عذاب پس نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار کہ مدد کرے اونکی ✤ فتح ✤ اور وہ چلاتے ہین اوسمین ای رب ہمکو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کرین وہ نہین جو کرتے تھے کیا ہمنے عمر نہ دی تھی تمکو جتنے مین سوچ لے جسکو سوچنا ہو اور پہونچا تمکو ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہین گنہگارون کا مددگار ✤ تفسیر ✤ وہ نہین جو کرتے تھے یعنی اوسوقت تو اوسی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نکرینگے ✤ مو ✤ نکال ہمکو الخ یعنی نکال ہمکو دوزخ سے اور پھیر ہمکو طرف دنیا کے تا ایمان لاوین ہم بدلے کفر کے اور اطاعت کرین بدلے گناہ کے پس جواب دیئے جاوینگے بعد مقدار عمر دنیا کے کہ کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین الخ کہا بعضون نے کہ وہ سن بلوغ ہے اور کہا عطا اور قتادہ اور کلبی نے کہ اٹھارہ برس ہین اور کہا ابن عباس نے اور علی رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ وہ ساٹھ برس ہین اور یہی ہے وہ عمر کہ عذر نہین سنے گا اوسمین اللہ تعالی ابن آدم کا چنانچہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَّغَهٗ سِتِّیْنَ سَنَةً یعنی عذر نہین سنے گا اللہ اوس شخص کا کہ ڈھیل دی اوسکی اجل مین یہانتک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو اور ابوہریرہ رضی سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ یعنی عمرین میری امت کی مابین ساٹھ برس کے ستر برس تک ہین یعنی اکثر ایسے ہی عمر کے ہونگے

اور بہت کم ہوتے اونمین وہ کہ تجاوز کرینگے اس عمر سے چنانچہ عمر مبارک رسول اللہ کی اور خلفاے راشدین کی سواے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تریسٹھ برس کی ہوئی اور آیا تمکو ڈرانے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قول اکثر مفسرون کا ہی اور بعضون نے کہا مراد قرآن ہی اور کہا عکرمہ اور سفیان بن عیینہ اور وکیع نے کہ وہ بڑھاپا ہی معنی اسکے یہ ہین کہ گئے کہ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو یہان تک کہ بڈھے ہوئے تم کہا جاتا ہی الشیب نذیر الموت اور بعض صحابہ سے منقول ہی کہ نہین کوئی بال سفید ہوتا ہی مگر کہ کہتا ہی دوسرا بال ساتھی اوسکا استعدی فقد قرب الموت یعنی مستعد ہو چلنے کے لیے پس تحقیق قریب آ پہنچی موت ✢ ف ل عا

انّ اللہ علم غیب السموت والارض انہ علیم بذات الصدور ۝

تحقیق خدا جانتا ہی پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کی یعنی جو کچھ کہ پوشیدہ ہی آسمان و زمین مین تمسے تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو ✢ فتح ✢ اللہ بھید جاننے والا ہی آسمانون کا اور زمین کا اوسکو خوب معلوم ہی جو بات ہی دلون مین ✢ مو ✢

هو الذي جعلكم خلئف في الارض فمن كفر فعليه كفره ولا يزيد الكفرين كفرهم عند ربهم الا مقتا ولا يزيد الكفرين كفرهم الا خسارا ۝

وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین زمین مین پس جو کوئی کافر ہوا ضرر اوسپر ہی کفر اوسکے کا اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر اونکا نزدیک پروردگار اونکے کے مگر اشد غضب کو اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر اونکا مگر زیان کو ✢ فتح ✢ وہی ہی جسنے کیا تمکو قائم مقام زمین مین پھر جو کوئی ناشکری کرے تو اوسپر پڑے اوسکی ناشکری اور منکرون کو نہ بڑھیگی اونکے انکار سے اونکے رب کے ہان مگر بیزاری اور منکرون کو نہ بڑھیگا اونکے انکار سے مگر نقصان ✢ تفسیر ✢ قائم مقام کیا زمین مین یعنی رسولون کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتون کے پیچھے اب اوسکا حق ادا کرو ✢ مو ✢ وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین الخ یعنی اوسنے کیا تمکو جانشین اپنی زمین مین مالک کیا تمکو تصرف کی کنجیون کا اوسمین اور مسلط کیا تمکو اوس چیز پر کہ زمین مین ہی اور مباح کیے تمھارے لیے منافع زمین کے تاکہ شکر کرو تم اوسکا ساتھ توحید اور طاعت کے پس جو کوئی کافر ہو تم مین سے اور بیقدری کرے ایسی نعمت کی پس وبال اوسکے کفر کا رجوع کریگا اوسپر اور وہ وبال غضب اللہ کا ہی اور نقصان آخرت کا جیسے کہ فرمایا اور نہین زیادہ کرتا ہی الخ ✢ ف ل ✢

قل ارءيتم شركاءكم الذين تدعون من دون الله اروني ماذا خلقوا من الارض ام لهم شرك في السموت ام اتينهم كتبا فهم على بينت منه بل ان يعد الظلمون بعضهم بعضا الا غرورا ۝

کہہ آیا دیکھا تمنے شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو جنکو پوجتے ہو تم سواے خدا کے دکھاؤ مجھکو کیا چیز پیدا کی ہی زمین سے آیا واسطے اونکے ہی کچھ شرکت آسمانون مین بلکہ آیا دی ہی ہمنے انکو کوئی کتاب پس وہ حجت پر ہین اوس سے بلکہ وعدہ نہین دیتے ہین ظالم بعض اونکے بعض کو مگر بطریق فریب دینے کے ✢ فتح ✢ تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریک جنکو پکارتے ہو سواے خدا کے دکھاؤ مجھکو کیا بنایا اونھون نے زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین یا ہمنے دی ہی اونکو کوئی کتاب سو یہ سند رکھتے ہین اوسکی کوئی نہین پر جو وعدہ بتاتے ہین گنہگار ایک دوسرے کو سب فریب ہی ✢ مو ✢ تفسیر ✢ شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو یعنی معبودون اپنے کو کہ جنکو شریک کیا ہی تمنے عبادت مین اور لفظ ارونی بدل ہی ارایتم سے اسلیے کہ معنی ارایتم کے اخبرونی ہین گویا کہا گیا کہ خبر دو تم مجھکو ان شرکا سے اور اوس چیز سے کہ مستحق ہوئے ہین وہ بسبب اوسکی شرکت کے خبر دو مجھکو کونسا جز اجزاے زمین سے بنایا ہی اونھون نے سواے اللہ کے آیا واسطے اونکے ہی کچھ شرکت الخ یعنی کیا اونکے لیے ساتھ اللہ کے شرکت ہی آسمانون کے پیدا کرنے مین کیا اونکے ساتھ کتاب ہی اوتری ہوئی اللہ کے پاس سے

کر بولتی ہی اسپر کہ بت شرکا اللہ کے ہین پس وہ اوپر حجت اور برہان کے ہین اوس کتاب کی جہت سے نہین وعدہ دیتے ہین بعض اونکے یعنی سردار بعض کو یعنی اتباع کو مگر بطریق فریب دینے کے وہ یہ کہنا اونکا ہی ہٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ❋ فصل

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

تحقیق خدا نگاہ رکھتا ہی آسمانون اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاوین جگہہ اپنی سے اور اگر ٹل جاوین یعنی بالفرض نگاہ نہ رکھے اون دونون کو کوئی پیچھے خدا کے یعنی غیر خدا کے تحقیق وہ ہی بردبار بخشنے والا ❋ فقہ ❋ تحقیق اللہ تھانبے ہاہی آسمانون کو اور زمین کو کہ ٹل نجاوین اور اگر ٹل جاوین کوئی نہ تھانب سکے اونکو اوسکے سوا وہ ہی تحمل والا بخشتا ❋ موضح تفسیر بردبار کہ جلدی نہین کرتا عذاب کرنے مین کہ تھانب رکھاہی آسمان و زمین کو حالانکہ تھے وہ سزاوار اسکے کہ پھٹ جاوین بسبب گرانی کلمہ شرک کے جیسے کہ فرمایا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ الخ یعنی قریب ہین آسمان کہ پھٹ جاوین کلمہ شرک سے اور پھٹ جاوے زمین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کہ فرمایا واقع ہوا موسیٰ علیہ السلام کے دل مین کہ آیا سوتا ہی عزوجل یا نہین پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے اونکے پاس ایک فرشتے کو پس جگا مارا وہ اونکو تین رات تک اور دیے اونکے دونون ہاتون مین دو شیشے اور کہا کہ مضبوط پکڑے رہ ان دونون کو پس موسیٰؑ کو نیند آنے لگی اور دونون ہاتھہ آپسمین ملنے لگے پھر پہ ہوشیار ہو جاتے اور ایک کے سہارے سے دوسرے کو سنبھال لیتے یہان تک کہ سو گئے وہ اور دونون ہاتھہ آپسمین مل گئے اور ٹوٹ گئے دونون شیشے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ظاہر کی گئی موسیٰؑ کے لیے مثل کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ سوتا تو نتھنبے آسمان و زمین اور ابن عباس سے روایت ہی کہا اونھون نے جب جاوے تو سلطان ہیبت ناک کے پاس ڈرتا ہوا اس سے کہ زیادتی کریگا تجہپر تو کہہ تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب داخل ہوتا ہی اپنے گھر مین اور جگہہ پکڑتا ہی اپنے بچھونے پر تو دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اوسکا اور شیطان اوسکا کہتا ہی شیطان اوسکا کہ ختم کر یعنی اپنے جاگنے کو ساتھہ شر کے اور کہتا ہی فرشتہ کہ ختم کر ساتھہ بھلائی کے پس اگر اسنے ذکر اللہ کیا اور حمد کی اوسکی ہانک دیتا ہی فرشتہ شیطان کو اور نگہبانی کرتا رہتا ہی اسکی اور اگر وہ جاگتا ہی سونے سے تو دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اوسکا اور شیطان اوسکا کہتا ہی اوسکو شیطان کہ شروع کر یعنی امور اپنے ساتھہ برائی کے اور کہتا ہی فرشتہ شروع کر ساتھہ بھلائی کے پس اگر اسنے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس اگر گر پڑیگا اپنے بچھونے سے اور مر جاویگا تو ہوگا شہید اور اگر اوٹھیگا نماز پڑھنے کو تو نماز پڑھیگا ❋ منثور

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ

الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ط فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ج فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ج وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ○

اور قسم کھائی کفار مکہ نے ساتھ اللہ کے سخت ترین قسمین اپنی کہ اگر آوے اونکے پاس ڈرانے والا البتہ ہوونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا اونکو مگر نفرت مراد رکھتا ہون مین سرکشی زمین مین اور زیادہ نکیا مگر بداندیشی بدکو اور نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی بدکا مگر کرنے والون اوسکے پر پس منتظر نہین ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے کچھ تغیر + فائدہ + اور قسم کھاتے تھے اللہ کی تاکیدکی قسمین اپنی اگر آویگا اون پاس کوئی ڈرسنانے والا البتہ بہتر راہ چلینگے اور کسی ایک امت سے پھر جب آیا اون پاس ڈرسنانے والا اور زیادہ ہوا بدکنا غرور کرنا ملک مین اور داؤ کرنا برے کام کا اور برائی کا داؤ اولٹے گا اوسی داؤ والون پر پھر اب وہی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا + تفسیر + عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اونسے بہتر رفاقت کرین سو منکر ہونے اور عداوت کی + ف + اور قسم کھائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری کو کہ آئے اونکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت رسول کر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہین اوترتی ہی بداندیشی مگر اوسکے کرنے والے پر چنانچہ اوتری ہی روز بدر کے کہ کفار تباہ و برباد ہوئے مثل مشہور ہی چاہ کنندہ را چاہ در پیش فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم و مکر السیئ فانہ لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ ولھم من اللہ طالب یعنی بچاؤ تم اپنے تئین مکر بد سے اسلیے کہ نہین اوترتا ہی وبال مکر بد کا مگر اوسکے کرنے والون پر اور اونکے لیے اللہ کی طرف سے مواخذہ اور ابن ابی روایت ہی محمد بن کعب سے کہ کہا تین چیزین ہین جسنے کین وہ نہین نجات پانے کا یہان تک کہ اوترے وبال اونکا اوس پر جسنے مکر کیا یا سرکشی کی یا عہد توڑا پھر پڑھین یہ آیتین کہ مصداق ہین ان تینون باتون کی لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی کا مگر اوسکے کرنے والے پر یا ایہا الناس انما بغیکم علی انفسکم ای لوگون نہین ہی وبال تمہاری سرکشی کا مگر تمہاری ہی جانون پر و من نکث فانما ینکث علی نفسہ اور جو توڑے عہد پس نہین توڑیگا مگر ضرر اوسکا اوسی کی جان پر پڑیگا پس نہین منتظر ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے اور وہ اوتارنا عذاب کا ہی اون لوگون پر کہ جھٹلایا اونھون نے اپنے رسولون کو کہ وہ لوگ پہلے کی امتین تھین اور معنی یہ ہین کہ پس نہین منتظر ہین وہ بعد جھٹلانے تیرے کے مگر اسکی کہ اوتارین ہم اونپر عذاب مثل اوس عذاب کے کہ اوتارا اونسے پہلون پر کہ جو جھٹلاتے تھے رسولون کو پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی الخ بیان فرمایا کہ آئین اللہ تعالی کا کہ وہ بدلہ لینا ہی رسولون کے جھٹلانے والون سے ایسا آئین ہی کہ نہین بدلتا ہی اوسکو فی ذاتہا اور نہین پھیرتا ہی اور تغیر کرتا ہی اوسکو اوسکی اوقات سے خواہ مخواہ جاری ہی کرتا ہی اوسکو + ع + د + منزل +

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ط إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ○

کیا سیر نہین کی اونھون نے زمین مین تا دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے اور تھے وہ زیادہ تر انسے یعنی اہل مکہ سے قوت مین یعنی پس نہ بھاگ سکے اور ہرگز نہین ہی اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اوسکو کوئی چیز بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنی کوئی چیز اوس سے بھاگ کر نہین نکل سکتے تحقیق وہ ہی دانا توانا ÷ فـ ÷ کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیا ہوا اونکا جو انسے پہلے تھے اور تھے انسے سخت زور مین اور اللہ وہ نہین جسکو تھکا دے کوئی چیز آسمانون مین نہ زمین مین وہ ہی سب جانتا کر سکتا ÷ مو ÷ **تفسیر** ÷ کفار قریش شام اور عراق اور یمن کی طرف تجارت وغیرہ کو جایا کرتے تھے پس اللہ تعالی اونکے متنبہ کرنے کے لیے استفسار فرماتا ہی کہ کیا تمنے اگلی لوگون کے زمین مکان اُجڑے ہوئے نہین دیکھے ہین وہ سب اسی کفر و شرک اور نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ و برباد ہوئے تم اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے تو تم بھی اسی طرح خراب و تباہ ہووگے ÷ ف ل ÷ **تنبیہ** ÷ اس مضمون کو پاک پروردگار نے کئی جاے ذکر فرمایا ہی اور جاے حکم فرمایا ہی سیر کر کر عبرت پکڑنے کا جیسے کہ اس آیت مین قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ یعنی سیر کرو زمین مین پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرائے گیون کا مقصود یہ ہی کہ اورون کی بدحالی دیکھکر اپنا حال درست کرو تا تم بھی ویسی خرابی مین نہ گرفتار ہو جاؤ اور اس نیت سے باستثال امر الٰہی کے سیر کرنی ویران مکانون کی عجب چیز ہی لوگ سیر تماشون کے لیے دور دور از راہ طی کر کر جاتے ہین اور ایسی سیر سے غافل ہین اس سے دنیا کی فنا اور مکاری دل مین جمتی ہی اور رجوع دار آخرت کی طرف حاصل ہوتی ہی چنانچہ اسی مضمون کو عاجز نے ان اشعار مین باندھا ہی **نظم**

جا سیر ذرا کر جو مکانات ہین اُجڑے
پہنے ہوئے رہتی تھین سدا اطلس و والا
وہ ستھرے چمن سب کے اب گھانس ہی اوگین
کچھ بھی ہی نشان اونکا کہان فوج و رسالا
ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ محتاله دنیا
سب چھوڑ گئے کچھ نہ لیا زیور و کالا
جب تک کہ جوان تھا پے شہوت تھی تگ و دو
شرما تو ذرا بال ترے ہو گئے کالا
ہیہات صد افسوس صد افسوس صد افسوس
سوجھے نہ کبھی تن کی رہ مین کوئی چالا
اب مرگ سے اور گور و قیامت سے ہی غافل
کیا عذر گناہون کا بنایا ہی بھلا لا
ایکدم نہوا اپنے گناہون سے تو نادم
کافی نہین ناوان کو نہ دفتر نہ رسالا

کیا ہو گئے جنکے تھے بہت خادم و لالا
رہتین تھین پڑین چلمنین جن غرفون کے آگے
بلبل نہ وہان ہیگی نہ گل ہیگا نہ لالا
کرتے تھے جو دعوی کہ یہ ہی ملک ہمارا
جوبن کو بلا دیوے کی بھر زہر کا پیالا
اس عمر کے گلشن مین خزان آگئی تیرے
پیری مین ہوئی تشنگی حرص دو بالا
ہی قرب اجل سو عمل طول امل وائے
نقارہ ہوا کوچ کا محل نہ سنبھالا
سوجھے گی تجھے اوسگھڑی جب ہونگین آنکھین
کھلجاوینگی آنکھین جو پڑیگا تجھے پالا
اب عذر گناہون سے جو رونا ہی سو رو لے
کر توبہ زبان سے کہے پھر دل مین ہی لالا
کیسے تجھے سمجھاؤن سمجھتا نہین عاجز

کیا ہو گئین وہ پردہ نشین جنکی کنیزین
پورا نہ ہیگا مکڑی نے وہان آنکے جالا
کیا ہو گئے وہ لوگ جو رکھتے تھے تجمل
یہ ملک ہی جاگیر یہ ہی اوسکا قبالا
ملتے ہوئے دونون کف افسوس گئے اوٹھ
خم ہو گیا جون سرو ترا راست تھا بالا
کرتا ہی وہی جسمین تری روسیہی ہو
ہرگز نہ ندامت نہ ملامت نہ منجالا
شطرنج مین دنیا کے ہین منصوبہ و صد فکر
پہنا کے کفن گور مین تنہا تجھے ڈالا
اوس روز قیامت کو کہ کانپینگے اولوالعزم
کچھ کام نہ آویگا وہان گریہ و نالا
ہشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت
یہ مست نہ دیوانہ نہ مدہوش نہ بالا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ٤٥

ع ۸ ۱۷

اور اگر گرفتار کرتا خدا لوگون کو ساتھ سزا اوس چیز کے کہ کرتے ہین نچھوڑتا پشت زمین پر کسی جانور کو ولیکن ہو توقف رکھتا ہی
اونکو ایک وقت معین تک پس جب آویگا وقت مقرر اونکا تحقیق خدا ہی ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا ✦ فتح ✦
اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگون کو اونکی کمائی پر نچھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک ہلنے چلنے والا پر اونکو ڈھیل دیتا ہی ایک ٹھہرے ہوئے
وعدے تک پھر جب آیا اونکا وعدہ تو اللہ کی نگاہ مین ہین اوسکے سب بندے ✦ مو ✦ تفسیر ✦ ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہین یعنی گناہ اور دابّہ سے مراد ہی جاندار کہ چلتا ہی زمین پر یعنی اگر اللہ تعالی گرفت کرتا انکے گناہون پر تو کسیکو نہ چھوڑتا
اعمال بد کی شامت کے سبب جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے اوس چیز کو کہ زمین کی
پشت پر تھی لیکن جو کہ کشتی نوح علیہ السلام مین تھے وہی بچ رہے لیکن شان غفور رحیمی کا ظہور رہی کہ انکو مہلت دے رکھی ہی ایک
وقت مقرر تک یعنی روز قیامت تک پھر وہ اپنے بندون یعنی اہل طاعت و معصیت کا حال دیکھنے والا ہی اوس پر کسیکی حقیقت امر
کی پوشیدہ نہین ہی وہان ہر کسیکو جزا سزا ہو رہیگی ✦ ص ✦ معا ✦ تنبیہ ✦ سبحان اللہ عجب شان ہی اوسکی غفور رحیمی
کی کہ ہم شب و روز نفسون کی خواہشون مین گرفتار ہین اور پھر وہ درگذر فرماتا ہی اور ہم سے نالائقون کی پرورش کرتا ہی جو کوئی کسی
احسان کرتا ہی تو ایسکو نوکر رکھتا ہی تھوڑے سے مشاہرے کو تو کیا کیا اغماض کرتا ہی اوس پر اور ذرہ سے قصور سے مدتون خفا
رہتا ہی وہ رب العلمین کیا کیا کچھ انعام کرتا ہی پھر یہ شان بے نیازی کا ظہور ہی کہ او نعمتون پر نعمتین دیتا چلا جاتا ہی اور کچھ
خیال نہین فرماتا ہماری تقصیرات پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک چادر اوڑھے
ہوئے اور اوسکے ہاتھ مین کچھ تھا کہ اوس پر چادر لپیٹ رکھی تھی پس عرض کیا اوسنے کہ یا رسول اللہ مین گذرا تھا ایک درختون کے
بن پر پس سنین مینے اوس مین آوازین پرند جانور کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکھ لیا مینے اونکو اپنی چادر مین پس
آئی مان اونکی اور میرے سر کے گرد پھرنے لگی پس کھول دیا مینے اوسکے لیے اون بچون کو پس آپڑی وہ اونپر پس لپیٹ لیا مینے
اون بچون کو مان سمیت اپنی چادر مین پس وہ یہ ہین میرے پاس فرمایا آنحضرت صلعم نے رکھ تو دے انکو پس رکھدیا اوسنے اونکو اور مان
بچون کی جدا نہوئی اونسے ساتھ ہی لگی رہی انکے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تعجب کرتے ہو تم بسبب رحم کرنے بچون کی ان کے
اپنے بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بنسبت رحم کرنے
ان بچون کی مان کے اپنے بچون پر لیجا انکو اور رکھدے انکو جہان سے لیا ہی تو نے انکو اور مان انکی انکے ساتھ ہو پس پھرا وہ
شخص نے کر اونکو انتہی صدق اللہ وصدق الرسول ایسا ہی وہ ارحم الراحمین ہی ورنہ کیا ٹھکانا تھا ہمارا اور اس سے زیادہ آخرت مین
اوسکی رحمت کے امیدوار ہین چنانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ کے لیے
سو رحمتین ہین اوتاری ہی اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور انس اور چارپایون اور حشرات الارض کے پس سبب
اوسی ایک رحمت کے آپسمین مہربانی کرتے ہین اور بسبب اوسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی کے شفقت کرتا
ہی وحشی اپنے بچون پر اور رہنے دین ہین اللہ نے ایک کم سو رحمتین کہ رحم کریگا ساتھ انکے اپنے بندون پر روز قیامت کے یہ حدیث
بخاری مسلم کی ہی اور پہلی ابوداؤد کی لیکن ان حدیثون کو دیکھ کر کوئی بالکل نڈر بھی نہو جائے کہ وہ شان قہاری جباری کی بھی
رکھتا ہی اسی لیے کہا گیا ہی الایمان بین الخوف والرجاء یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و رجا کے ڈرتا بھی رہے
اوس سے اور امیدوار بھی ۱۲

سورة یس مکیة وهي ثلث وثمانون آیة و خمسة رکوعات

سورۂ یٰس مکی ہی اور آیتین اسمین تراسی ۸۳ ہین اور کلمات سات سو ستائیس ۷۲۷ اور حروف تین ہزار ۳۰۰۰ اور رکوع پانچ اور یہ نام اسکا اس لیے رکھا گیا کہ شروع ہی پر اسکے لفظ یٰس کا مذکور ہی اور نزول اسکا بعد سورۂ جن کے ہی اور بعد سورۂ فاطر کے یہ اس لیے لکھی گئی کہ جب ذکر ہوا سورۂ فاطر مین قول اللہ تعالیٰ کا وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ اور قول اللہ تعالیٰ کا وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ تا قول اوسکے فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ اور مراد نذیر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کافرون نے اونسے روگردانی کی اور جھٹلایا اونکو پس شروع کی یہ سورت ساتھ قسمون کے اوپر صحت رسالت اونکی کے اور اوپر اسکے کہ وہ صراط مستقیم پر ہین پھر آگے فرمایا لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ اور یہ وجہ اتصال کی ظاہر ہی اور اور وجہ ہی کہ سورۂ فاطر مین ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور سورۂ یٰس مین ہی وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ دو آیتین اور یہ وجہ قراخ تر اور واضح تر اور اور یہ وجہ ہی کہ فاطر مین ہی وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ اور یٰس مین ہی وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ یہ کئی آیتین ہین کہ نشانیان اوسکی قدرت کی تفصیل سے انمین مذکور ہین اور اس سورۂ مبارک کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین انس رضہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جسنے پڑھی یٰس لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس رات کو واسطے طلب رضامندی اللہ تعالیٰ کے بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوس رات مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس پس گویا پڑھا قرآن دس بار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سنی سورۂ یٰس برابر کی گئی واسطے اوسکے یعنی ثواب اوسکا برابر کیا گیا تصدق کرنے بیس دینار کے اللہ کی راہ مین اور جسنے پڑھا اوسکو برابر کی گئی واسطے اوسکے بیس ۲۰ حج کے اور جسنے لکھا اوسکو اور پیا اوسکو داخل کیے گئے اوسکے دل مین ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے گئے اوس سے تمام بغض و کینے اور بیماریان اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ یٰس بیچ دل ہر انسان کے ہو امت میری مین سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ یٰس پڑھے ہر رات پھر مرا شہید اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ کہا جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے دیا گیا آسانی و فراخی اوس دن کی شام تک اور جسنے پڑھا اوسکو رات مین دیا گیا آسانی و فراخی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوے اوسکے پاس یٰس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور ابو قلابہ سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہی کہ کہا جو کوئی پڑھے یٰس مغفرت کیجاوے اوسکے لیے اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ بھوکا ہو سیر ہو اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ راہ بھولا ہو راہ پاوے اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ کوئی چیز اوسکی جاتی رہی ہو پاوے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو وقت کھانے کے کہ ڈرتا ہو قلت اوسکی سے کفایت کرے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک میت کے یعنی قریب المرگ کے پاس میت حقیقی کے آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک عورت کے کہ دشوار ہونے بچے کا ہونا اوسپر آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کے لیے دل ہی اور قرآن کا دل یٰس ہی یہ روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بیٹے علی یعنی امام زین العابدین رضہ کے سے کہ کہا جو شخص پاوے اپنے دل مین سختی یعنی سنگدلی پس چاہیے کہ لکھے یٰس وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ایک پیالے مین ساتھ زعفران کے پھر پی لے اوسکو اور پڑھی ہی

فضائل یٰس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ق و القرآن المجید اور یس و القرآن الحکیم صبح کی نماز مین اور عمار بن یاسر پڑھا کرتے تھے یٰس جمعے مین منبر پر کہا یحیی بن کثیر نے کہ جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین شام تک اور جسنے پڑھی یٰس وقت شام کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین صبح تک خبر دی ہمکو اوسنے کہ تجربہ کیا ہی اسکا اور کہا یٰس دل ہی قرآن کا پڑھی یٰس سعید بن جبیر رضی نے ایک شخص مجنون پر پس اچھا ہو گیا وہ اور روایت کی ابو الشیخ نے کتاب عصمت مین محمد بن سہل مقری سے اونھون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمر و تابع سے اونھون نے اپنے باپ سے کہا چلا مین ایک راہ مین کہ اوسمین غول بیابانی یعنی بھتنے تھے پس ناگہان دیکھا ایک عورت کو کہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہی اور قندیلین روشن ہین اور وہ بلاتی ہی جسکا پس جب دیکھا مینے یہ شروع کی مینے یٰس پڑھنی پس بجھ گئین قندیلین اوسکی اور وہ کہتی تھی ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے پس سالم رہا مین اوس سے کہا مقری نے پس نہ پونہچے تمکو کچھ قسم خوف یا مطالبے کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑھو تم یٰس پس وہ دفع کیا جاوے گا تمسے ساتھ برکت اسکی کے جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے صبح کو سورۂ یٰس اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کے قبر کی یا ایک کی اون دونون مین سے ہر ہفتے مین پھر پڑھے اونکے پاس یٰس بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے گناہ بقدر شمار ہر حرف کے اوس سے اور حل قطعے کے لیے بھی پڑھنا اسکا بہت مجرب ہی کہ چار رکعت پڑھے شب جمعہ مین پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور یٰس پڑھے چنانچہ وہ ساری ترکیب حصن حصین مین مذکور ہی اور ظفر جلیل شرح حصن حصین مین تفصیل سے لکھی گئی ہی ❊ تناسق الدرر فی تناسب السور ❊ مرفوعات ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ○

قسم قرآن باحکمت کی ❊ فـ ❊ قسم ہی اس پکے قرآن کی ❊ مو ❊ تفسیر ❊ بیچ معنی یٰس کے اقوال بہت ہین بعضے علما نے تو کہا ہی کہ یہ مثل اور مقطعات کے اسرار غیب سے ہی کہ سوائے خدا اور رسول کے کسیکو اوسکی اطلاع نہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ نام قرآن یا سورت کا ہی اور ابن عباس رضی سے ہی کہ معنی اسکے یا انسان ہین بیچ لغت طی کے اور ابن حنفیہ سے ہی یا محمد اور حدیث مین آیا ہی اللہ تعالی نے نام رکھے میرے اور ذکر کیے نام میرے قرآن مین سات نام محمد اور احمد اور طٰہٰ اور یٰس اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور بعضون نے کہا معنی یٰس کے ہین یا سید اور بعضون نے کہا یا سید البشر اور بعضون نے کہا یا رجل اور بحسب ایک قول کے نام خدائے تعالی کا ہی ❊ عل ❊ بحر ❊

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

تحقیق تو پیغمبرون مین سے ہی راہ سیدھی پر ❊ فـ ❊ تو تحقیق ہی بھیجے ہوؤن سے اوپر سیدھی راہ کے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ جواب ہی قسم کا اور یہ رد ہی کفار پر جسوقت کہ کہا اونھون نے کہ نہین ہی تو رسول ❊ مدا ❊

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○

مراد رکھتا ہون بھیجنا غالب مہربان کا تا ڈرا دے تو اوس قوم کو کہ ڈرائے نہین گئے ہین باپ اونکے پس وہ غافل ہین یعنی اولاد اسمعیل مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا تھا ❊ فـ ❊ اوتارا زبردست رحم والے نے کہ تو ڈراوے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنا اونکے باپ دادون نے سو وہ خبر نہین رکھتے ❊ مو ❊

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○

البتہ ثابت ہوا وعدہ عذاب کا اوپر اکثر اونکے کہ پس وہ ایمان نہین لانے کے ❊ فـ ❊ ثابت ہو چکی ہی بات اون بہتون پر

سو وہ نہ مانینگے ٭ صو تفسیر ٭ ثابت ہو چکی ہی بات مراد بات سے یہ قول اللہ تعالی کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ○ یعنی البتہ بھرینگے ہم جہنم کو جنات اور آدمیون سے سب سے یعنی متعلق ہوا ہی ساتھ انکے
یہ قول اور ثابت ہوا ہی اونپر اور واجب ہوا ہی اسلیے کہ یہ اون لوگون مین سے ہین کہ جان لیا ہی اللہ تعالی نے کہ وہ کفر پر مرینگے
پھر مثال بیان فرمائی اونکے کفر پر اڑے رہنے کی اور راہ پر نہ آنے کی ساتھ اسطرح کے کہ ٹھہرایا اونکو مانند طوق بگردنون سر
اوٹھائے ہوؤن کے بیچ اس بات کے کہ نہین التفات کرتے ہین وہ طرف حق کے اور نہین پھیرتے ہین گردنین اپنی اوسکی طرف
اور نہین جھکاتے ہین سر اپنے اوسکے لیے اور ٹھہرایا اونکو مانند اونکے کہ واقع ہون درمیان دو دیوارون کے نہ دیکھتے ہون کوئی
چیز کو کہ آگے اونکے ہو اور اوس چیز کو کہ پیچھے اونکے ہو بیچ اسکے کہ نہین تامل کرتے ہین اور نہ دل کی بینائی رکھتے ہین اور وہ اندھے
ہین نظر کرنے سے اللہ کی آیتون مین ساتھ قول اپنے کے اِنَّا جَعَلْنَا ٭ ربع ٭

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

تحقیق کیے ہمنے بیچ گردنون اونکی کے طوق پس وہ طوق ٹھوڑیون تک ہین پس وہ سر اونچے کر رہے ہین ٭ فتح ٭
ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک پھر اونکے سر بالا ہو رہے ہین ٭ صو تفسیر ٭
پس وہ ٹھوڑیون تک ہین معنی اسکے یہ ہین کہ پس طوق پہونچنے والے ہوتے ہین ٹھوڑیون تک پس وہ سر اونچے کر رہے
ہین طوق بگردن کا سرا اونچا اسلیے رہتا ہی کہ طوق مین ایک حلقہ ہوتا ہی ٹھوڑی کے نیچے اوسمین سے ایک کیل نکلی ہوئی
ہوتی ہی اور وہ ٹھوڑی تک پہونچتی ہی کہ سر کو نیچا نہین ہونے دیتی پس ہمیشہ سر اوٹھا ہی رہتا ہی ٭ مدا ٭ یعنی بسبب
کثرت طوقون کے سر نیچے نہین کر سکتے ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہاتھ اونکے جو نکے گردن کے ساتھ ملا کر طوق
ڈالے گئے ہین اونچا اوٹھا رکھا ہی اونکے طوقون نے اونکی ٹھوڑیون کو اور سرون کو پس اونکے سر اوٹھ رہے ہین بسبب
اونچے ہونے طوقون کے اور جھکا نہین سکتے ہین اونکو کہا اہل معانی نے کہ یہ تمثیل ہی باز رکھنے خدا کی مشرکون کو
ایمان سے بسبب موانع اوسکے کہ بحسب علم ازلی کے کہ جانا اور مقدر کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لانے کے اور نہین تھا
طوق بلکہ مراد یہ ہی کہ باز رکھا ہمنے اونکو ایمان سے بسبب موانع کے پس گردانا اغلال کو مثل اسکے لیے اور بعضون نے کہا
کہ نزول اس آیت کا بیچ حق ابو جہل اور ایک شخص کے بنی مخزوم مین سے ہی قصہ اونکا یہ ہی کہ ابو جہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر
محمد کو نماز مین دیکھونگا تو سر اونکا توڑ ڈالونگا دوسرے روز دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ایک پتھر اوٹھا کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب پتھر ہاتھ مین لیکر اوٹھایا تو اوسپر ہاتھ اوسکا اوسکی گردن مین طوق ہو گیا اور
پتھر اوسکے ہاتھ مین چسپان رہا اوسی حال سے اپنے یارون کے پاس پھر کر آیا اور اوس حال کی خبر دی اوسوقت وہ پتھر اوسکے
ہاتھ سے گرا ایک شخص نے بنی مخزوم مین سے کہا کہ مین محمد کو اس پتھر سے جا کر مارتا ہون اور اوس پتھر کو اوٹھا کر آنحضرت
کے پاس آیا دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہین چاہا کہ پتھر مارون نابینا ہوا وہ قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتا تھا اور
آپکو دیکھتا نہین تھا اپنے یارون کی طرف پھر کر آیا اونکو بھی نہ دیکھا آواز اونکی سنی کہ پوچھتے ہین کیا کیا تو نے اوسنے کہا کہ آواز
اونکی سنتا تھا مین اور اونکو نہین دیکھتا تھا اور درمیان میرے اور اونکے ایک چیز مانند ہیئت اونٹ کے حائل ہوئی اور مجکو اپنی
دم سے روکتا تھا اگر اوسکے پاس ہوتا مین تو مجکو کھا جاتا حق تعالی نے یہ آیت اور اسکے بعد کی آیت اونکے حق مین بھیجی ٭ معالم ٭

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

اور بنائی ہمنے آگے اونکے ایک دیوار اور پیچھے اونکے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے آنکھون اونکی کو پس وہ نہین دیکھتے ہین یعنی
حق کو مترجم کہتا ہی کہ یہ دونون آیتین تمثیل و تصویر ہین اونکی ناامیدی کی پہچاننے حق سے + فتح + اور بنائی ہمنے انکے آگے دیوار
اور انکے پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو انکو نہین سوجھتا + ص +

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

اور برابر ہی اوپر اونکے کہ ڈراوے تو اونکو یا نہ ڈراوے تو اونکو ایمان نہین لانے کے + فتح + اور برابر ہی تو نے اونکو ڈرایا
یا نہ ڈرایا یقین نہین کرتے + ص + تفسیر + یعنی برابر ہی اوپر ڈرانا اور ترک کرنا اوسکا اور معنی یہ ہین کہ جسکو ایسا
گمراہ کیا ہی اللہ تعالی نے نہین نفع دیگا اوسکو ڈرانا منقول ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے پڑھی یہ آیت اوپر غیلان قدری یعنی
منکر تقدیر کے پس کہا اوسنے گویا کہ نہین پڑھا تھا مینے اسکو گواہ کرتا ہون تجکو کہ مینے توبہ کی اپنے قول سے باب قدر مین
پس کہا عمر نے یا اللہ اگر سچ کہتا ہی یہ تو توبہ قبول کر اسکی اور اگر جھوٹ کہتا ہی تو مسلط کر اسپر اوسکو کہ نہ رحم کرے اسپر پس
پکڑا اوسکو ہشام بن عبد الملک نے دوسرے دن اور کاٹے ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے اور سولی دی اوسکو دمشق کے
دروازے پر اور ابن عباس رض سے منقول ہی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر قراءت پڑھتے تھے مسجد مین حتی کہ ایذا پائی اوس سے
لوگون نے قریش مین سے یہان تک کہ اوٹھے آنحضرت کے پکڑنے کو پس ہاتھ اونکے اونکی گردنون کی طرف جمع کیے گئے
اور وہ نابینا ہوگئے پس آئے آنحضرت صلعم کے پاس اور عرض کیا کہ قسم دیتے ہین ہم تمکو یا محمد ص اللہ کی اور قرابت کی اور کوئی ایسا
بطن نتھا بطون قریش مین سے کہ حضرت قرابت نرکھتے ہون اوسمین یعنی سب حضرت سے قرابت رکھتے تھے پس دعا کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ دور کی اللہ تعالی نے وہ علت اونسے پس نازل ہوئی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ تا قول اوسکے
اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کہا ابن عباس رض نے پس نہ مسلمان ہوا اوس جماعت مین سے کوئی اور دلائل بیہقی مین ابن عباس
سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا کہا کہ کفار قریش نے سرکشی کی پس
ڈھانکین ہمنے آنکھین اونکی پس وہ دیکھتے نہین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تا کہ ایذا دین اور یہ قصہ یون تھا کہ کتنے ایک
لوگون نے بنی مخزوم مین سے عہد کیا آپسمین آنحضرت کے قتل کرنیکا اونمین ابوجہل اور ولید بن مغیرہ بھی تھے پس جسوقت
کہ آنحضرت کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قراءت حضرت کی پس بھیجا اونھون نے آنحضرت کی طرف ولید بن مغیرہ
کو آپکے قتل کرنے کے لیے پس چلا وہ یہان تک کہ آیا اوس مکان مین کہ آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے پس سنتا تھا وہ قراءت
آنحضرت کی اور آپکو دیکھتا نہین تھا پس پھرا ولید اون کفار کی طرف اور آگاہ کیا اونکو اس ماجرے سے پس آئے وہ
آنحضرت کے پاس پس جبکہ پہونچے وہ کفار اوس مکان کی طرف کہ جسمین آنحضرت ص نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قراءت
آپکی پس چلے وہ طرف آواز کے پس ناگہان اونکے پیچھے سے آواز آنے لگی پس چلے اودھر کی طرف پس سنتے تھے آواز کو
وہان بھی اپنے پیچھے ہی سے پس پھرے وہ اور نہ پائی طرف آنحضرت کے راہ پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا مِنْۢ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا الخ اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ کہا جمع ہوئے قریش آنحضرت کے
دروازے پر منتظر تھے آنحضرت صلعم کے نکلنے کے تا کہ ایذا دین آپکو پس دشوار ہوا یہ امر حضرت ص پر پس لائے آپکے پاس
جبرئیل سورۂ یٰس اور حکم کیا آپکو نکلنے کا پس لی مٹھی مٹی کی اور نکلے پڑھتے ہوئے سورۂ یٰس اور ڈالتے تھے مٹی اونکے
سرون پر پس نہین دیکھا اونھون نے حضرت کو یہان تک کہ گذرے پس شروع کیا ہر ایک نے ٹٹولنا سر اپنے کا پس پاتا تھا

مثل اور آیا کوئی اونمین کا اور کہا کس چیز نے روکا ہی تمکو کیا اونھون نے کہ انتظار کرتے ہین ہم محمد کا پیر گیا اوسنے کہ تحقیق ہیں
دیکھا ہی اونکو اندر مسجد کے کہا اونھون بس تحقیق سحر کیا تمپر* مِن در منثور

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ ڈراتا ہی تو اوسکو کہ پیروی نصیحت کی کرے یعنی نہین نفع دیتا ہی ڈرانا تیرا مگر اوسکو کہ پیروی
کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے غائبانہ یعنی ڈرے اللہ کے عذاب سے حالانکہ دیکھا نہین ہی اوسکو پس خوشخبری
دے اوسکو ساتھ بخشش کے یعنی عفو گناہون اوسکے کے اور ثواب بزرگ کے یعنی جنت کے* فتح* تو تو ڈر سنادے
اوسکو جو چلے سمجھانے پر اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی* موضح

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

تحقیق ہم زندہ کرتے ہین مردون کو اور لکھتے ہین ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا یعنی اعمال اچھے برے اور لکھتے ہین ہم نقش قدم
اونکے اور ہر چیز کو گھیر رکھا ہی ہمنے بیچ کتاب ظاہر کے یعنی لوح محفوظ کے* فتح* ہم ہین جو جلاتے ہین مردے اور لکھتے ہین
جو آگے بھیج چکے اور اونکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہی ہمنے ایک کھلی اصل کتاب مین* تفسین* جو آگے
بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یا بد* مع* از زندہ کرتے ہین ہم یعنی
اوٹھا دینگے ہم اونکو بعد مرنے اونکے کے یا نکالتے ہین ہم اونکو شرک سے طرف ایمان کے اور آثار سے مراد ہین نشانیان
کہ مرنے کے بعد چھوڑین خواہ نیک ہون جیسے علم سیکھو سکھا گیا یا کتاب تالیف کر گیا یا زمین وغیرہ وقف کر گیا یا حاجتو
یا مسجد بنا گیا یا بری جیسے بعضے ظالم کسی پر کچھ چٹی لگا دیتے ہین اور اسیطرح تمام طریقے نیک یا بد کہ جاری کیے جاوین
اور مانند اسکے ہی قول اللہ تعالی کا يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ یعنی خبر دیا جاویگا انسان اوسدن ساتھ
اوس چیز کے کہ آگے بھیجی یعنی اعمال اور پیچھے چھوڑی یعنی نشانیان مذکورہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی رواج دے
اسلام مین طریقہ نیک کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا واسطے اوسکے ثواب اوسکا اور ثواب اون شخصون کا کہ عمل کیا
اوسپر بغیر ناقص ہونے اجر اونکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا اسلام مین طریقہ بد کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا اوسپر
گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلین گے اوسپر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو گناہون اونکے سے کچھ اور بعضون نے کہا
کہ وہ آثار قدم رکھنے اونکے ہین طرف جمعے یا جماعتون کے ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا رہتے تھے بنو سلمہ مدینے کی ایک
جانب مین پس ارادہ کیا انتقال مکان کرنے کا قریب مسجد نبوی کے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ پس بلایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ لکھے جاتے ہین نشان قدم
تمھارے پھر پڑھی یہ آیت اونپر پس چھوڑ دیا اونھون نے وہان سے اوٹھنا اور ابی موسی سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا لوگون کا از روے ثواب کے نماز مین بعید تر اونکا ہی چلنے مین یعنی جتنی زیادہ دور سے
چلکر آوے گا وہ تنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ انتظار کرے نماز کا یہان تک کہ پڑھے اوسکو ساتھ امام کے بہت بڑا ہی
ثواب مین اوس شخص سے کہ نماز پڑھتا ہی پھر سو رہتا ہی ابی بن کعب نے کہا کہ تھا ایک شخص نہین جانتا مین کسیکو اہل مدینے سے
اون لوگون مین سے کہ نماز پڑھتے ہین قبلے کی طرف بہت دور رہنے والا مسجد سے اوس شخص سے پس ہوتا تھا وہ نماز مین
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا گیا اوس سے کہ اگر خریدے تو حمار کہ سوار ہووے تو اوسپر گرمی اور اندھیرے مین [illegible]

اوس نے کہا قسم اللہ کی نہین خوش آتا مجھکو کہ مکان میرا لاہوا ہو مسجد سے پس خبر دی گئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس پوچھا اوس سے سبب اسکا اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلیے پاس ہونا مکان کا مین نہین چاہتا ہون کہ تا لکھے
جاوین نشان قدم میرے اور قدم میرے اور پھر آنا میرا اور متوجہ ہونا میرا اور پشت دینا میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دے تجکو اللہ یہ سب اور دے تجکو جو کچھ کہ امید ثواب کی رکھتا ہی سب ۔ [illegible]
تنبیہ ۔ اس سے یہ سمجھا گیا کہ سنت کی باتون کے رواج دینے مین اور بدعتون کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہی اور
سنت کے ترک کرنے مین اور بدعتون کے جاری کرنے مین بہت ضرر ہی پس اسوقت مین عورت کا دوسرا نکاح کروانا سنت ہی اور اسکو
عار جاننا بدعت و کفر اور ایسے ہی خرید و فروخت کرنی بذات خود سنت ہی اور اسکو برا اور عار جاننا بدستور سابق اور ان دونون بلاؤن مین
بھی اکثر لوگ بلکہ بعضے علما و مشائخ بھی گرفتار ہو رہے ہین اور ایسے ہی سنت سلام اور مصافحہ کی اور مانند انکے کی بہت سنتین مٹ گئی
ہین کہ جو اونکو اب رواج دے وہ بشارت مذکور مین داخل ہوا اور تعزیہ مہندی سہرا کنگنا مونڈھا باندھنا اور باندھنا [illegible] پہنانا
یا چوٹی کسیکے نام کی رکھنی یا بچے کو فقیر اماموں کا بنانا یا گنج بھرنا بچے کی سلامتی کے لیے یا داڑھی کا منڈانا یا پائجامون [illegible] کا رکھنا اور
مانند انکے کے یہ سب بدعات سیئہ ہین اور انکو مٹانا حتی الوسع اپنے گھر اور دوستون مین سے ایک طرح کا آثار مذکورہ سے جانا ہی
اور سبب داخل ہونے کا وعید مذکور مین اور ایسے ہی مسجد مین حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنی سنن ہدی سے ہی اور اسکا ترک
کرنا علامت منافقون کی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکلا اپنے گھر سے با وضو طرف نماز فرض کے پس اجر اوسکا مانند اجر
حاجی احرام باندھے ہوئے کے ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی نماز تنہا پر ستائیس درجہ
اور عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق
معلوم النفاق یا بیمار کامل اور خفیف بیماری والے کا یہ حال تھا کہ دو شخص دو طرف سے پکڑ کر لاتے تھے نماز کے لیے اور کہا ابن مسعود
نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائین ہمکو سنن ہدی اور بلا شبہ سنن ہدی سے ہی نماز پڑھنی ایسی مسجد مین کہ اذان دی جاتی
ہو اوس مین یعنی با جماعت پڑھنی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن مسعود نے جسکو خوش لگے یہ کہ ملے اللہ تعالی سے فردا قیامت کو
مسلمان یعنی کامل مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جسوقت کہ اذان دی جاوے ان نمازون کی یعنی
جماعت سے پڑھے مسجد مین پس تحقیق اللہ نے ظاہر کیے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے اور تحقیق پانچون نمازین با جماعت
مسجد مین پڑھنی سنن ہدی سے ہین اور اگر تمنے نماز پڑھی اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھی جیسے کہ پڑھتا ہی یہ متخلف اپنے
گھر مین البتہ چھوڑی تمنے سنت اپنے نبی کی اور چھوڑ دیگے سنت اپنے نبی کی البتہ گمراہ ہو جاؤگے اور نہین کوئی شخص کہ طہر کرے اچھی طرح پھر قصد کرے ان
مسجدون مین سے کسی کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے عوض ہر قدم کے کہ رکھتا ہی نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب قدم کے
درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ اور البتہ دیکھا ہی ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا اس نماز با جماعت
سے مگر منافق معلوم النفاق اور تھا مرد یعنی مومن مریض لایا جاتا اوسکو اس طرح کہ دو شخصون کے کندھون پر ہاتھ رکھے ہوتا
یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت نے اگر نہوتین گھرون مین عورتین اور ذریت تو قائم کرتا
مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے جوانون کو کہ جلا دین جو کچھ کہ گھرون مین ہو ساتھ آگ کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جسنے سنا
اذان کو پس نہ جواب دیا اوسکا یعنی ساتھ قول اور فعل کے پس نہین ہی نماز اوسکے لیے مگر عذر سے انتہی آمد جماعت سی روایتین
آئی ہین جماعت کی فضیلت مین چنانچہ بعضی روایتین سو اسکے آگے بھی اور گذرین ہین اور پھر ایسی نعمت کو ہاتھ سے دینا اور منافقون کے

گرد ہین گنے جانا عقل سے کمال ہی بعید ہی اور اسکے ترک کی عادت ڈالنی اور اسکو رواج دینا اپنے تابعین مین اور اپنے وقت کے
لوگو نمین آثار بد سے ہی اس جماعت کے ترک کی آفت مین بھی بہت لوگ پھنس رہے ہین حتی کہ بعضے اہل علم اور اکثر مشایخ بھی گرفتار
ہین چہ جائے جاہل و عوام علما نے بہانا کیا تعلیم و تعلم کا مشایخ نے حیلہ کیا وظیفہ خوانی کا کہ رات کو وظیفے پڑھتے مین بیدار رہتے ہین
اس سبب سے جماعت کے لیے نہین پہونچ سکتے ہین کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہی وہی ہمارے سونے کا وقت ہوتا ہی یا وظیفے کا
اور یہ بھی باقتضاے جہالت ہی اگر علم ہوتا تاکید کرنی حضرت عمرؓ کی مد نظر رکھتین کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے نپایا سلیمان بن ابی حثمہؓ کو نماز صبح مین
اور حضرت عمرؓ صبح کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درمیان مین تھا مسجد اور بازار کے پس گذرے حضرت عمرؓ اوپر شفا کے کہ
ماں تھی سلیمان کی اور فرمایا اوسکو کہ نہین دیکھا مینے سلیمان کو صبح کی نماز مین پس کہا شفا نے کہ رات گذاری تھی اوسنے نماز پڑھتے
یعنی تہجد کی پس غالب ہوئین اوسپر آنکھین اوسکی یعنی نیند غالب ہوئی آنکھ لگ گئی پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو
جماعت مین محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ قیام کرون رات کو یعنی شب بیدار رہون انتہی اور قطع نظر اسکے جب جاگتے اور
فارغ ہوتے ہین تب کب آتے ہین جہان ذرا نام نوابی یا خانی یا شاہی کا لگا قید جمعہ و جماعت کی اوٹھ گئی معلوم نہین کہ عار آتی ہی
غربا کے پاس کھڑے رہنے سے یا اس جماعت کا کچھ وجود ہی نہین جانتے کہ عرسون اور میلون وغیرہ مین تو براہ دور و دراز جاوین
سواریون پر چڑھ چڑھ کر اور نہ آوین تو محلے کی مسجدون مین نہ آوین عوام کار باری آپکو بگڑے انکو دیکھکر اونھون نے کہا کہ جب
ایسے ایسے لوگ کہ بزرگ گنے جاتے ہین مسجدون مین نہ آئے تو ہم غریب کہ کار بار مین لگے رہتے ہین اگر نہ آوینگے تو کیا ہوگا حیف
صد حیف ضلّوا و اضلّوا آپ بھی ڈوبے اور اورون کو بھی ڈبویا اگرچہ اس عاجز کا لکھنا ناگوار تو گذریگا لیکن محض بنظر
النصح لکل مسلم کے عرض کیا گیا ہی کہ شاید بنظر انصاف قلب کی طرف متوجہ ہون اور حق بات خیال مین آجاوے اللھم
اھدنا الصراط المستقیم ۔ احادیث مشکوۃ ۔ اب آگے اون مشرکون کے سمجھانے کے لیے ایک
قصہ بیان ہوتا ہی کہ دیکھو جیسے وہ لوگ نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ ہوے ویسے ہی تم ہوگے اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آوگے

واضرب لهم مثلا اصحٰب القرية اذ جاءها المرسلون ○

اور بیان کر واسطے انکے قصہ گاؤنکے رہنے والون کا جب آئے اوس گاؤن پر پیغامبر ۔ فـ ۔ اور بیان کر اونکے واسطے
ایک کہاوت لوگ اوس گاؤنکی جب آئے اوسمین بھیجے ہوئے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ بیان کرنی ذکر انکے لیے قصہ
عجیبہ قصہ گاؤن والون کا جب آئے اونپر پیغمبر یعنی بھیجے ہوئے حضرت عیسی علیہ السلام کے آیا ہی کہ حضرت عیسیٰ نے دو
شخصون کو اپنے حواریین مین سے کہ نام اونکا صادق اور صدوق تھا قریہ انطاکیہ پر بھیجا تا لوگون کو حق کی طرف بلاوین اور
تھے وہ بت پرست جب وہ قریب گاؤنکے پہونچے تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ بکریان چرا رہا ہی اور نام اوسکا حبیب نجار تھا
اوس سے اونھون نے سلام علیک کی اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے کہا کہ ہم رسول عیسی کے ہین تمکو بتون کی پرستش
سے خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہین ہم اوس بڈھے نے کہا کہ کچھ دلیل اپنے دعوے پر رکھتے ہو انھون نے کہا ہان رکھتے
ہین بیمارون کو شفا دیتے ہین ہم اور کوڑھی اور اندھے کو بھلا چنگا اور بینا کر دیتے ہین یعنی اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین وہ
علتون مذکور کو دفع کر دیتا ہی اوس بڈھے نے کہا اچھا کہ میرا بیٹا سالہا سال سے بیمار ہی اور اطبا اوسکے معالجے سے عاجز
آئے ہین اگر تم اوسکو اچھا کر دو تو تمہارے خدا پر ایمان لاوین ہم پس اونکو اپنے بیٹے کے سرہانے لے گیا اونھون نے دعا کی اور
ہاتھ اوسکے بیٹے پر پھیرا حق تعالی نے اوسکو شفا دی اور یہ خبر اوس گاؤنمین شائع ہوئی اور بہت بیمارون نے اون دونون رسولون

کے ہاتھ سے شفا پائی اور وہ بڈھا مسلمان ہوا اور یہی تھا کہ چھ سو برس پہلے ہمارے پیغمبر پر ایمان لایا ہین دیکھے اور ایک
سابقین فی الاسلام سے اور ملقب ساتھ صاحب یٰس کے ہی غرض کہ جب یہ خبر اون دو رسولون عیسیٰ کی انطاکیہ مین منتشر
ہوئی اور وہان کے رہنے والون مین سے بہت سے اونکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور یہ خبر پہنچی وہان کے بادشاہ کو کہ
انطیخس نام رکھتا تھا اور روم کے بادشاہون مین سے تھا اور بت پرست تھا تو اونکو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے
کہا کہ ہم رسول عیسیٰ ع کے ہین بادشاہ نے کہا کہ کیون آئے ہو کہا تو کہ تمکو خدا کی عبادت کی طرف بلاوین اور بت پرستی سے
باز رکھین اوسنے کہا کہ سوائے معبودون ہمارے کے یعنی بتون کے کوئی اور معبود بھی ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہی جو کہ خالق تیرا
ہی اور تیرے معبودون کا بھی اوس بادشاہ نے اون دونون رسولون کو قید خانے مین مقید کیا اور ہر ایک کو سو کوڑے مارے اور
جب یہ خبر حضرت عیسیٰ ع کو پہنچی تو اپنے حواریون کے سردار شمعون نام کو اونکی مدد کے لیے بھیجا شمعون نے انطاکیہ مین آکر بادشاہ کے
خاص لوگون سے آشنائی پیدا کی حتی کہ شدہ شدہ بادشاہ کے آگے گئے اور از راہ دانشمندی و حکمت کے ایسے مقرب بادشاہ
کے ہوئے کہ بادشاہ بغیر مشورے اونکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایک روز شمعون نے بادشاہ سے پوچھا کہ مینے سنا ہی کہ دو مسافرون
کو تو نے قید خانے مین رکھا ہی سبب اسکا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ سوائے بتون تمھارے کے کوئی اور خدا ہی
شمعون نے تعجب کر کر کہا کہ اپنے نوکرون کو کہ اونکو ہمارے آگے حاضر کرین تو ہم بھی اونکے حال و مقال پر مطلع ہووین بادشاہ نے
اونکے حاضر کرنے کا حکم کیا جب وہ آئے اور شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور خاطر جمع سے بیٹھے شمعون نے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی
اونھون نے کہا اوس اللہ نے بھیجا ہی کہ پیدا کیا اوسنے ہر چیز کو اور رزق دیا ہر زندے کو پس کہا شمعون نے کہ وصف بیان کرو اوسکا
اور مختصر بیان کرو اونھون نے کہا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنی کرتا ہی وہ جو کچھ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو کچھ ارادہ
کرتا ہی شمعون نے کہا اونکو کہ خدا تمھارا کیا قدرت رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ نابینا کو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ایک
نابینا کو حاضر کرین اور اون دونون رسولون کو کہا کہ اسکو بینا کرو اونھون نے دعا کی فی الحال بینا ہوا اور ایک روایت مین بدلے
پہلی عبارت کے یون ہی کہ شمعون نے کہا کہ کیا ہی نشانی تمھاری یعنی تمھاری حقیت کی اونھون نے کہا کہ جو کچھ آرزو ہو بادشاہ
کی وہ کر سکتے ہین ہم پس بلایا بادشاہ نے ایک لڑکے نابینا کو پس دعا کی اونھون نے اللہ سے پس بینا ہوا وہ لڑکا شمعون نے
کہا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنے معبودون سے مانگے کہ کرین مانند اسکے تو ہو شرف تیرے لیے اور تیرے معبودون کے لیے پس
بادشاہ نے آہستہ سے ساتھ شمعون کے کہا کہ مجھکو تجھسے پردہ نہین ہی ہمارے معبود تو نہ کچھ دیکھتے ہین اور نہ سنتے ہین اور نہ بولتے
ہین اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہین اور نہ نفع اور کسی چیز پر قادر نہین ہین شمعون نے پھر اون رسولون سے کہا کہ خدا تمھارا اور کیا قدرت
رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ مرے کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا یہ کام کرے تو ہم سب تمھارے خدا پر اور تمپر ایمان لاوین
اور سات روز کے مرے کو اونکے سامنے لائے اون دونون نے خدا تعالی سے دعا کی اور شمعون دل مین دعا کرتے تھے وہ مردہ
زندہ ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین داخل کیا گیا آگ کے سات نالون مین سبب اسکے کہ مین مرا شرک پر اور کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور ایک
روایت مین ہی کہ کہا مین نے اوتارا ہون تمکو اوس چیز سے کہ تم اوسمین ہو پس ایمان لاؤ اور یہ دونون رسول سچے ہین اور کہا اوسنے کہ
کھولے گئے دروازے آسمان کے پس دیکھا مینے ایک جوان خوبصورت کو کہ شفاعت کرتا ہی ان تینون کے لیے بادشاہ نے
کہا کہ کنکے لیے کہا اوس مردے نے کہ شمعون کے لیے اور ان دونون رسولون کے لیے پس بادشاہ متعجب ہوا اور شمعون نے
جب جانا کہ میری بات نے اثر کیا بادشاہ کے دل مین تو اوسکو حقیقت حال کی خبر دی اور نصیحت کی اوسکو ایمان کے لانے کی پس

بادشاہ اور بعضے لوگ ایمان لائے اور بعضے کافر رہے اور کافروں نے قصد کیا بادشاہ کے اور مومنوں کے قتل کرنے کا پس
حبیب نجار کو جب خبر قصد قتل اونکی کی پہنچی تو وہ بھی اپنے مکان سے کہ شہر کے کنارے پر تھا متوجہ انکی طرف ہوا اور اظہار
اسلام کیا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی طرف کی لوگوں نے انکا کہنا نمانا اور انکو شہید کیا پھر جبرئیل نے ایک چیخ ماری کہ کافر
ہلاک ہوگئے چنانچہ آیات آیندہ میں یہ قصہ مذکور ہے + مـل + بحـر +

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ○

اور جس وقت کہ بھیجا ہمنے طرف اونکے یعنی گانوں والوں کے دو شخصوں کو پس جھٹلایا گانوں والوں نے اونکو پس قوت دی ہمنے ساتھ
تیسرے کے پس تینوں نے کہا یعنی گانوں والوں سے کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہیں + فتح + جب بھیجے ہمنے اونکی
طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمھاری طرف آئے ہیں بھیجے + تفسیر + یہ شہر تھا
انطاکیہ حضرت عیسیٰ کے دو یار وہاں پہنچے شہر والوں نے ٹال دیے پھر تیسرے یار بھی پہنچے تیسرے بڑے یار شمعون
نسبت بھیجنے کی خدا تعالی نے اپنی طرف کی باوجودیکہ وہ رسول بھیجے ہوئے عیسیٰ کے تھے اسلیے کہ فعل پیغمبر کا سوائے امر الٰہی کے
نہیں ہوتا ہے اور مراد دو سے وہی صادق اور صدوق ہیں اور بقولے یحیی اور یونس اور تیسرے شمعون اور بقولے سلوم اور مشہور قول اول ہی ہے + بحر +

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

کہا گانوں والوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اور نہیں بھیجا خدا نے کچھ یعنی وحی اور نہیں ہو تم مگر دروغ گوے + فتح +
وہ بولے تم بھی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھ نہیں اوتارا تم سارا جھوٹھ کہتے ہو + مو + مـل +

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ○ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

کہا رسولوں نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہیں اور نہیں ہے ہمپر مگر پیغام پہنچانا
ظاہر + فتح + کہا ہمارا رب جانتا ہے ہم بیشک تمھاری طرف بھیجے آئے ہیں اور ہمارا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا کھولکر + مو +
تفسیر + یعنی ساتھ دلیلوں واضحہ کے کہ اونسے ثابت ہو سچا ہونا پیغام کا اور وہ بینا کرنا اندھے کا اور چنگا
کرنا کوڑھی کا اور بیمار کا اور زندہ کرنا میت کا ہے + جلالین + مـل +

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہا اونھوں نے کہ تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھ تمھارے اگر نہ باز رہو گے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ پہنچیگا
تمکو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا + فتح + بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو
سنگسار کرینگے اور تمکو لگے گی ہمارے ہاتھ سے دکھ کی مار + مو + تفسیر + شگون بد لیا اور وہ یہ تھا
کہ اونھوں نے مکروہ رکھا رسولوں کے دین کو اور نفرت کی اوس سے اونکے نفسوں نے اور عادت جاہلوں کی یہ ہے کہ
یمن یعنی مبارکی لیتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ مائل ہوتے ہیں طرف اوسکے اور قبول کرتے ہیں اوسکو طبیعتیں اونکی اور شگون بد
لیتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ نفرت کرتے ہیں اوس سے اور مکروہ جانتے ہیں اوسکو پس اگر پہونچتی ہے انکو کوئی بلا
یا نعمت تو کہتے ہیں کہ یہ بلا اسکی نحوست سے پہنچی اور یہ نعمت اوسکی برکت سے اور بعضوں نے کہا کہ مینہ بند رہا تھا اون ایام
اونھوں نے کہا کہ جب سے تم آئے ہو تو مینہ نہیں آیا ہمکو پہنچی یہ مصیبت ہمکو تمھاری نحوست سے کہ مینہ برستا نہیں اور زراعت
ہماری خشک ہو گئی ہے اگر نہ باز رہو گے یعنی اپنی اس گفتگو سے تو مار ڈالینگے ہم تمکو یا نکال دینگے تمکو یا برا بھلا کہینگے ہم + مـل +

قَالُوْا طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○

کہا اونھون نے شگون بد تمہارا ہمراہ تمہارے ہی کیا اگر نصیحت دیے جاتے ہو تم اور شگون بد کے حمل کرتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی ✦ فائدہ ✦ کہنے لگے تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھہ ہی کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا گیا کوئی نہین بلکہ تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے ✦ تفسیر ✦ شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اوسکو نامبارکی سمجھے یا آپسمین اختلاف ہوا کسیکے مانا کسیکے نہ مانا اوسکو کہا ہر طرح شامت اونھین کی ہی ✦ حسینی ✦ شگون بد تمہارا یعنی سبب تمہاری نحوست کا تمہارے ساتھہ ہی اور وہ کفر ہی کہ اوسکی شامت سے قحط وغیرہ مین گرفتار ہوئے ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی نافرمانی مین پس اس سبب سے آئی ہی تمپر نحوست نہ اللہ کے رسولون کے سبب سے اور نہ اونکی نصیحت کرنے سے یا یہ معنی ہین کہ بلکہ تم حد سے نکلنے والے ہو اپنی گمراہی مین کہ نسبت نحوست کی کرتے ہو اونکی طرف کہ واجب ہی بابرکت سمجھنا اونکو اور برکت حاصل کرنی اونکی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ✦ ف ✦

تنبیہ ✦ اس آیت کریمہ سے یہ بات سمجھی گئی کہ نحوست و بدشگنی کسیکے قدم سے یا آواز وغیرہ سے نہین ہوتی جیسے یہان مشہور ہی کہ فلانے کا یا نوکر یا جانور نو خریدہ یا بچہ نو تولد کا قدم منحوس ہوا کہ اوسکے آنے سے فلانی مصیبت پڑی یا فلانا جانور بولا یا بلی نے رستا کاٹا یا چھینک ہوئی اس سے یہ ضرر پہنچا اسکی کچھہ اصل نہین بلکہ اسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اسکی شرح صاحب مجالس نے یون لکھی ہی کہ یعنی شگون بد لینا اعمال اہل شرک و کفر کے سے ہی جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالی نے عقیدہ اونکا کئی ہی جگہہ اپنی کتاب مین کہ وہ بدشگنی لیتے تھے ساتھہ رسولون کے اور تابعدارو اونکے کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول جب بلاتے تھے اونکو طرف اوس دین کے کہ جسکی الفت نہ رکھتے تھے تو اس سے تعجب کرتے تھے وہ اور انبیا سے اونکی طبیعتین متنفر ہوتی تھین اسلیے کہ عادت جاہلون کی یہ تھی کہ مبارک جانتے تھے اوس چیز کو کہ موافق ہوتی تھی خواہش اونکی کے اگرچہ باعث ہوتی ہر شر و وبال کی اور منحوس جانتے تھے اوس چیز کو کہ مخالف ہوتی اونکی خواہش کے اگرچہ سبب ہوتی ہر خیر و نوال کی اور اونکی عادات مین سے یہ بھی تھا کہ نحس جانتے تھے بعضے دنون اور مہینے کو جیسے کہ ماہ صفر ہی پس بہت لوگ اس زمانے مین بھی نحس جانتے ہین اوسکو اور بعضے باز رہتے ہین اوسمین سفر کرنے اور نکاح کرنے اور مانند اونکے سے اور اسکو منحوس جاننا جنس طیرہ منہی عنہا کے سے ہی اسلیے کہ تخصیص نحوست کی ساتھہ ایک زمانے کے نہ اور کے غیر صحیح ہی اسلیے کہ زمانہ عبارت ہی مدت دراز سے معلوم ہوتی ہی مقدار اوسکی ساتھہ حرکت افلاک اور ستارون کے اور زمانہ بذاتہ امر واحد ہی متشابہ الاجزا حاصل ہوا ہی ساتھہ پیدائش اللہ تعالی کے اور واقع ہوتے ہین اوسمین افعال بندون کے پس نہین ہوتا ہی اوسمین یمن اور شوم مگر باعتبار افعال بندون کے پس جو زمانہ کہ مشغول ہو بندہ اوسمین ساتھہ عبادت کے پس وہ زمانہ مبارک ہی اور سپر اور جس زمانے مین کہ مشغول ہو بندہ ساتھہ گناہ کے پس وہ زمانہ منحوس ہی اور سپر اور حقیقت مین یمن وہی طاعت ہی اور شوم وہی معصیت ہی جیسے کہ کہا عدی بن حاتم نے یُمْنُ الْمَرْءِ وَشُؤْمُهٗ بَیْنَ لَحْیَیْهِ یعنی مبارکی آدمی کی اور نحوست اوسکی درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان اوسکی اور کہا ابن مسعود نے کہ اگر ہو نحوست کسی چیز مین تو اوس چیز مین ہو کہ درمیان دونون کلون کے ہی یعنی زبان مین اور حضرت عایشہ رض سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ یعنی نحوست بدخلقی ہی پس بنا بر اسکے نہین ہی نحوست مگر معاصی و ذنوب اسلیے کہ وہ غصہ دلاتے ہین اللہ تعالی کو پس اللہ تعالی جب غصے ہوا بندے پر ہوتا ہی وہ بندہ بدبخت دنیا اور آخرت مین اور جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی بندے سے ہوتا ہی وہ بندہ نیکبخت دنیا اور آخرت مین اور بعض صالحین سے شکوہ کیا گیا بلا کا کہ واقع ہین اوسمین لوگ پس کہا نہین جانتا ہون

ا رکعتین سوائے فرض کے پھر پڑھے کہے اللھم انی استخیرک الخ ۱۲

اس بلا کو کہ تم اوسمین پڑے ہو مگر بسبب نحوست گناہون اور معاصی کے پس گنہگار منحوس ہوتا ہی اپنے نفس پر اور اپنے غیر پر اسلیے
کہ نہین امن مین ہوتا ہی اس سے کہ اوترے اوسپر عذاب پس گھیرے سب لوگون کو خصوصا اونکو کہ نہ برا جانین اوسکے عمل کو پس ضروری
اوس سے لازم ہی اور اسیطرح وہ مکان کہ کیے جاتے ہین اون مین گناہ لازم ہی دور ہونا اونسے اور بچنا گناہ اونسے بخوف اوترنے
عذاب کے اوپر اونکے کہ ہون او نہین پس جدا ہونا گنہگارون سے اور اونکے مکانون سے جملہ ہجرت مامور بہا سے ہی اور کفار
کی عادت یہ بھی تھی کہ تفتیش کرتے تھے مطلب کو اسباب شر سے مانند رمل کے اور نظر کرنے کے ستارون وغیرہ مین اور یہ
سب قبیل طیرہ منہی عنہا سے اور قبیل استقسام بالازلام سے ہی اور کہا ابو اسحق الزجاج وغیرہ نے کہ استقسام ساتھہ ازلام
کے یعنی قسمت بھلی بری اپنی معلوم کرنی ساتھہ تیرون کے حرام ہی اسلیے کہ یہ داخل ہوتا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ جو غائب
ہم سے اور داخل ہی استقسام بالازلام مین فال جو نکالتے ہین ہمارے زمانے مین اور کہتے ہین اوسکو فال قرآن اور فال دنیال
اور مانند اونکے پس وہ نہین ہین اوس فال مین سے کہ جسکی تعریف کی گئی ہی شرع مین بلکہ وہ قبیل استقسام بالازلام سے
ہی پس نہین جائز ہی استعمال اونکا اور نہ اعتقاد رکھنا اونکی حقیقت کا اسلیے کہ ایسی فالون مین خبر دینی ہی غیب سے اور [illegible]
شگون لینا ہی قرآن عظیم سے نہین ہی فال محمود شرع مین مگر یہ کہ یمن و برکت معلوم کرے ساتھہ ایک کلمے کے کہ موافق ہو مراد کے
جیسے کسی کام کو نکلے اور لفظ راشد یا نجیح سنے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آتا تھا
جس وقت کہ نکلتے کسی حاجت کو یہ کہ سنین یا راشد یا یا نجیح اور اور حدیث مین آیا ہی انہ عم کان یتفاءل و لا یتطیر
یعنی آنحضرت فال نیک لیتے تھے اور شگون بد نہین لیتے تھے اور اور حدیث مین آیا ہی کان یحب الفال و یکرہ الطیرۃ
یعنی آنحضرت دوست رکھتے تھے فال نیک کو اور مکروہ رکھتے تھے شگون بد لینے کو کہا ہی علما نے کہ نہین دوست رکھتے تھے آنحضرت
فال نیک کو اور نہین مکروہ رکھتے تھے طیرہ یعنی شگون بد لینے کو مگر اسلیے کہ طیرہ مین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر اور بدگمانی لیجاتی
ہوتی ہی اللہ تعالی پر اور توقع رکھنی بلا کی ہوتی ہی اور فال نیک مین نہین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر بلکہ اوسمین نری طلب خیر کی
اور حسن ظن ساتھہ اللہ تعالی کے اور امید حصول مراد کی ہوتی ہی پس انسان جب امید رکھے اللہ تعالی سے بھلائی اور نفع کی
نزدیک کسی سبب قوی یا ضعیف کے تو یہ بہتر ہی اوسکے لیے اور جب قطع کرے امید اپنی اللہ تعالی سے تو یہ برا ہی اوسکے لیے
بموجب قول اللہ تعالی کے انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکفرون ○ یعنی نہین نا امید ہوتی اللہ کی
رحمت سے مگر قوم کافر اور ذکر کیا گیا ہی نصاب الاحتساب مین کہ ایک شخص جب نکلا سفر کو پس آواز کی عقعق نے کہ ایک قسم ہی
کوے کی پس پھر آیا وہ سفر سے تو کافر ہوا نزدیک بعض مشائخ کے اور ذکر کیا گیا ہی محیط مین کہ نامہ جب آواز کرے اور کہے
کوئی شخص کہ مر جاویگا مریض تو کافر ہوتا ہی کہنے والا بعضون کے نزدیک اور مثال فال نیک لینے کی یہ ہی کہ ہو اوسکو حاجت
پس سنے کسیکو کہتا ہی یا واجد پس پڑے اوسکے دل مین امید حاجت کے پانے کی یا اوسکا کوئی بیمار ہو پس سنے کسیکو
کہ کہتا ہی یا سالم پس پڑے اوسکے دل مین امید سلامتی کی حاصل یہ کہ اللہ کے مومن بندون کو شگون بد وغیرہ پر التفات
نہین کرنا چاہیے اور جب پیش آوے اونکو کوئی امر امور دین اور دنیا مین سے تو استخارہ کرین اللہ تعالی سے کہ دو گانہ نماز کا
پڑھکر دعاے استخارہ اللھم انی استخیرک بعلمک الخ کہ حدیث شریف مین آئی ہی چنانچہ حصن حصین اور مشکوۃ اور
صحیحین وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہی پڑھے کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی استخارہ کرنا ساتھہ نماز اور دعا مذکور کے تمام امور مین
جیسے کہ تصریح کی ہی اوسکی حدیث مذکور مین کہ فرمایا اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ

کا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ کے ڈر سے گناہ سے بچتا ہی پیدا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی ہر تنگی سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان بھی نہین رکھتا اوس سے ملنے کا ۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

اور آیا دور ترین محلون اوس شہر کے سے یعنی انطاکیہ کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا ای قوم میری پیروی کرو ان بھیجے گیون کی پیروی کرو اون شخصون کی کہ نہین مانگتے تمسے کچھ مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہین ۔ فتح ۔ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا ای قوم راہ پہ چلو ان بھیجے ہوؤن کی چلو راہ پر ایسون کی جو تمسے نیگ نہین مانگتے اور سوجھے ہین ۔ مو ۔ تفسیر ۔ مراد مرد سے وہی حبیب نجار ہی کہ جو مسلمان ہوئے تھے ان رسولون کے ہاتھ پر اور پہلے وہ بت تراشا کرتے تھے اور سدی نے کہا دھوبی تھے اور چھ سو برس کی عمر تھی اونکی اور ہوئے وہ مومن سخی جو کچھ کماتے تھے شام کو جمع کرتے اور دو حصے کرتے اوسکے ایک حصے مین قوت اپنے عیال کا کرتے اور ایک حصہ للہ دیتے اور تھا مکان اونکا بہت دور شہر کے دروازے کے پاس کہ وہ دروازہ بہ نسبت اور دروازون کے بہت دور تھا اور کہا قتادہ نے کہ حبیب پہاڑ کے غار مین عبادت مولی مین مشغول تھے جب اونکو یہ خبر پہنچی کہ اونکی قوم نے قصد کیا ہی رسولون کے قتل کرنے کا تو وہ آئے اونکے پاس اور اپنا دین ظاہر کیا اور کہا رسولون سے کہ کیا تم مانگتے ہو مزدوری اس ابلاغ رسالت پہ اونھون نے کہا نہین پس وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ای قوم میری پیروی کرو بھیجے گیون کی الخ جب اونھون نے یہ کہا تو قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہی اور انکے معبود پر ایمان رکھتا ہی پس کہا حبیب نے آگے کا قول اور بعضون نے کہا کہ حبیب نے جب کہا کہ پیروی کرو رسولون کی تو پکڑ کر لے گئے وہ حبیب کو بادشاہ کے پاس پس کہا اوسنے بادشاہ نے کہ تو پیروی کرتا ہی رسولون کی پس کہا حبیب نے ومالی لا اعبد الذی الخ ۔ مدثم معا ۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور کیا ہی مجھکو کہ نہ عبادت کرون مین اوس معبود کی کہ پیدا کیا مجھکو اور اوسی کی طرف پھیرے جاوٴگے ۔ فتح ۔ اور مجھکو کیا ہی کہ بندگی نہ کرون اوسکی جسنے مجھکو بنایا اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ یعنی بعد موت کے پس سزا دیگا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرنے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نعمت کا تھا اوسکو اپنے اوپر ظاہر کیا اور رجوع کو اونکی طرف کہ معنی زجر کے رکھتا تھا ۔ بحر ۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝

کیا سوائے اوسکے ایسے خدا پکڑون مین کہ اگر چاہے خدا میرے حق مین ایک نقصان دفع نکرے مجھسے شفاعت اونکی کسی چیز کو اور وہ نہ خلاص کرین مجھکو ۔ فتح ۔ بھلا مین پکڑون اوسکے سوائے اورون کو پوجنا کہ اگر مجھپر چاہے رحمن تکلیف کچھ کام نہ آوے مجھکو اونکی سفارش اور نہ وہ مجھکو چھڑاوین ۔ مو ۔ تفسیر ۔ کیا پکڑون مین استفہام معنی انکار کے ہی یعنی نہین پکڑنے کا مین سوائے خدا کے ایسے خدا کہ کچھ قدرت نہین رکھتے ہین اور آپ پتھر یا لکڑی کے ہین دفع نکرے مجھسے شفاعت اونکی یعنی وہ شفاعت کرنے ہی کے نہین کہ دفع کرے شفاعت اونکی کچھ اور نہ خلاص کرین مجھکو

یعنی اوس نقصان سے اور بعضون نے کہا نہ چھڑاوین عذاب سے اگر عذاب کرے مجکو اللہ اگر دون مین بیہ * مضا

اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○

تحقیق مین او سوقت یعنی اگر پوجون مین غیر اللہ کو البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوونگا * فتح * تو مین بھٹکا راہون صریح * مو *

اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ○

تحقیق مین ایمان لایا ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو تم مجسے مترجم کہتا ہی کہ گانُون والون نے شہید کیا اوسکو واللہ اعلم * فتح * مین یقین لایا تمھارے رب پر مجسے سن لو * تفسیر * آگے نقل کیا کہ قوم نے اوسکو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین اللہ تعالی نے جیتا اوٹھا لیا * مو * جب نصیحت کی حبیب نے اپنی قوم کو تو وہ پتھراو کرنے لگی حبیب پر پس وہ جلدی سے متوجہ ہوئے اون رسولون کی طرف پہلے مارے جانے کے اور کہا اونسے کہ مین ایمان لایا تمھارے رب پر پس سنو تم ایمان میرا یعنی گواہ رہو میرے ایمان پر اور فردا ے قیامت کو خدا کے آگے گواہی دینا اور بعضے کہتے ہین کہ حبیب نے اپنی قوم کی طرف خطاب کرکر یہ بات کہی کہا ابن عباس نے روندا اون کافرون نے حبیب کو اپنے پانون سے یہان تک کہ نکل آئین آنتین اونکی دبر کی راہ سے کہا سدی نے کہ کافر مارتے تھے پتھر حبیب کو اور وہ کہتے تھے رَبِّ اهۡدِ قَوۡمِیۡ فَاِنَّهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ یعنی ای رب میرے ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ جانتے نہین ہین پس پتھراو کرتے رہے وہ یہان تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا اونکو اور قتل کیا اونکو پس شہید ہوئے وہ اور قبر اونکی بیچ بازار انطاکیہ کے ہی اور جب وہ قتل کیے گئے کہی گئی آگے کی بات * من معالم منقول *

قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّۃَ ؕ قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ○ بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ○

کہا گیا اوسکو کہ داخل ہو بہشت مین کہا ای کاش میری قوم جانین کس چیز سے بخشا مجکو پروردگار میرے نے اور کیا مجکو نوازون مین سے کہ جنت مین داخل کیا * فتح * حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین * تفسیر * قوم نے اوس سے دشمنی کی اوسکو بہشت مین بھی قوم کی خیرخواہی رہی کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لاوین * مو * اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنت پیدا کی جا چکی ہی اور حسن بصری نے کہا کہ جب ارادہ کیا قوم نے اونکے قتل کرنے کا تو اوٹھا لیا اونکو اللہ تعالی نے اپنی طرف اور وہ جنت مین ہین مرنے کے نہین مگر وقت فنا ہونے آسمان و زمین کے پس جب وہ داخل ہوئے بہشت مین اور وہان کی نعمتین دیکھین تو کہا ای کاش الخ اور یہ آرزو اونھون نے اسلیے کی کہ تا رغبت کرین لوگ رسولون کی پیروی مین پس جب قتل کیے گئے حبیب غضب الٰہی اوسکے سبب سے جوش مین آیا اور جلدی سزا دی اونکو کہ حکم ہوا جبرئیل کو کہ اونھون نے ایک چیخ ماری پس وہ مرگئے جیسے کہ آگے فرماتے ہین * معا *

وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا کُنَّا مُنۡزِلِیۡنَ ○

اور نہین اوتارا ہمنے حبیب کی قوم پر بعد اوسکے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین ہین ہم اوتارنے والے لشکر * فتح * اور اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اوتارا نہین کرتے * مو * تفسیر * بعد اوسکے یعنی بعد قتل اوسکے کے یا بعد جیتے جی اوٹھ جانے اوسکے کے اور لشکر آسمان سے یعنی ملائکہ کا اونکے عذاب کرنے کے لیے اور مَا کُنَّا مُنۡزِلِیۡنَ کے معنی یہ ہین کہ نہین صحیح تھا ہماری حکمت مین کہ اوتارین ہم قوم حبیب کے ہلاک کرنے کے لیے لشکر اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے مقدر کیا ہی ہلاک کرنا ہر قوم کا بعضی بعضی طرح پر بسبب حکمت کے کہ مقتضی ہوئی ہی

قولہ یغفر لی ای بغفران ربی لی ... او بمغفرة ربی ای بالذی غفرلی ... ۱۲ فتح

قولہ دخل ... ایک دکر ... تو کہا گیا ... صاحب جلالین ... عند موتہ ادخل الجنۃ وقیل دخلہا حیا ۱۲

اوسکو بس حکمت الٰہی مقتضی اسکو تھی کہ لشکر ملائکہ اونکے ہلاک کرنے کے لیے اوترے آور یا یہ معنی ہین کہ نہین اوتارتے ہین ہم
کسیکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر ملائکہ کا بلکہ اور جسطرح چاہتے ہین ہلاک کرتے ہین مانند طوفان اور صاعقہ اور صیحہ اور ہوا اور مانند
اونکے پھر آگے بیان فرمایا عذاب اونکا ✤ مدح صعا ✤

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝

نہتھی عقوبت یعنی عذاب اونکا مگر ایک چیخ زور کی پس ناگہان وہ مانند آگ بجھی ہوئی کے ہوئے ✤ فتح ✤ یہی تھی ایک چنگھاڑ
پھر تبھی سب بجھ رہے ✤ موضح ✤ تفسیر یعنی اللہ تعالیٰ کافی اونکے امر کا ہوا ساتھہ آواز فرشتے کے کہ جبرئیل نے
دونون بازو دروازہ انطاکیہ کے پکڑ کر ایک چنگھاڑ ماری سب مر رہے گئے جیسے آگ یکبارگی ہی بجھ جاتی ہی اور نہین اوتارا
اونکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر آسمان سے جیسے کہ کیا گیا روز بدر اور خندق کے اور جب یہ کچھ تکلیف انکو پہونچی تو اوسنے تو
بھی اونکا برا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر بہتر ہین اہل زمین کے ہین مگر یہ کہ نبی نہین ہین سوائے مومن آل یٰسین کے
اور سوائے مومن آل فرعون کے اور روایت مین ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صدیق تین ہین حزقیل مومن آل فرعون کا اور حبیب نجار
صاحب آل یٰسین اور علی ابن ابی طالب اور آیا ہی کہ عروہ بن مسعود ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس اسلام لائے
پھر اون کا پھرنے کا طرف قوم اپنی کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مار ڈالینگے تجکو کہا اگر پاوینگے
مجکو سوتے تو جگانے کے نہین یعنی چہ جائے قتل کرنا پس پھرے طرف قوم کے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف پس نہ مانا اونھون نے
کہنا اونکا اور ایذا کی باتین سنائین انکو پس جب طلوع ہوئی فجر کھڑے ہوئے عروہ بالاخانے پر اور اذان دی نماز کے لیے اور
کلمہ شہادت پڑھا پس ایک شخص نے ثقیف مین سے اونکو تیر مارا اور مار ڈالا پس جب آنحضرتؐ کو یہ خبر پہونچی تو فرمایا کہ مثل
عروہ کی مثل صاحب یٰسین کے ہی کہ بلایا اپنی قوم کو اوسنے طرف اللہ کے پس قتل کیا اوسکو ✤ ص ل درمنثور معا ✤

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ای وائے بندون پر نہین آتا ہی اونپر کوئی بھیجا ہوا مگر کہ ساتھ اوسکے تمسخر کرتے تھے ✤ فتح ✤ کیا افسوس ہی بندون پر
کوئی رسول نہین آتا ان پاس جس سے ٹھٹھا نہین کرتے ✤ موضح ✤ تفسیر معنی یہ ہین کہ وہ لائق تر اسکے ہین کہ حسرت
کرین اونپر حسرت کرنے والے اور افسوس کرین اونکے حال پر افسوس کرنے والے قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ یعنی ای حسرت بندون کو اوپر نفسون اونکے کے اوپر اوس چیز کے کہ ضائع کیا امر الٰہی سے اور
زیادتی کی اللہ کے مقابلے مین اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کے کہ ندامت ہوگی قیامت کے
دن بندون پر کہ نہین آیا اونکے پاس کوئی رسول مگر کہ استہزا کرتے تھے اوس سے معنی حسرت کے شدت ندامت کے ہین
اور یہ قول خدا کا ہوگا کہ روز قیامت کے سب کافرون کو خطاب کریگا کہ حسرت ہی تمپر کہ میرے رسولون پر ایمان نہ لائے اور
نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے یہ مقولہ قوم کفار انطاکیہ کا ہی کہ بوقت دیکھنے عذاب کے حسرت اوپر جھٹلانے
تینون رسولون اپنے کے کھائی اور آرزو ایمان کی اوسوقت کی اور نفع نہ دیا ✤ بحر ✤ مدارک درمنثور ✤

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا اونھون نے کہ کسقدر ہلاک کیے ہمنے پہلے اونکے طبقات لوگون کے کیا نہ دیکھا کہ وہ جماعت یعنی
ہلاک کی ہوئی طرف اونکے یعنی گئے والون کے پھر نہین آتے ہین ✤ فتح ✤ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے

سنگتین کہ وہ ان پاس پھر نہین آتے ✤ مو تفسیر ✤ یعنی طرف دنیا کے پس کیون نہین عبرت پکڑتے
ساتھہ انکے اور قرون سے مراد قوم عاد اور ثمود اور قرون انکے درمیان مین بہت گذرے ✤ [illegible] ✤

وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝

اور نہین ہی ہر طبقہ مگر جمع ہوکر نزدیک ہمارے حاضر کیا گیا ہوگا ✤ فتح ✤ اور سارون مین کوئی نہین جو اکھٹے نہ آوین
ہمارے پاس پکڑے ✤ مو تفسیر ✤ یعنی یہ ہین کہ سب خلائق حشر کیے جاوینگے جمع اور حاضر کیے جاوینگے
حساب کے لیے روز قیامت کے اور ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا پاویگا ✤ مل بحر ✤

وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝

اور نشانی ہی انکے لیے زمین مردہ زندہ کیا ہمنے اوسکو اور نکالا ہمنے اوسمین سے اناج پس اوس مین سے کہاتے ہین ✤ فتح ✤
اور ایک نشانی ہی انکو زمین مردہ اوسکو ہمنے جلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسمین سے کہاتے ہین ✤ مو تفسیر ✤
یعنی علامت کہ دلالت کرتی ہی اوپر کہ اللہ اوٹھاویگا موتے کو زندہ کرنا زمین مردہ یعنی خشک بے گیاہ کا ہی کہ کس طرح خشک پڑی ہوتی ہی
اور پھر مینہہ برساتا ہی اور وہ سرسبز ہو جاتی ہی پس اوسکو دیکھکر ایمان لاوین ہماری توحید اور قدرت جلانے اور اوٹھانے اموات کے پر ✤ مل بحر ✤

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ
وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝

اور پیدا کیے ہمنے زمین مین باغ کھجور کے درختون سے اور انگور کے درختون سے اور جاری کیے ہمنے اون باغون مین
چشمے تاکہ کھاوین میوہ اوس چیز کے سے کہ مذکور ہوئی اور نہین بنایا ہی میوے کو انکے ہاتھون نے کیا پس شکر نہین کرتے ✤ فتح ✤
اور بنائے ہمنے اوسمین باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین بعضے چشمے کہ کھاوین اوسکے میوون سے اور وہ
بنایا نہین انکے ہاتھون نے پھر کیون شکر نہین کرتے ✤ مو تفسیر ✤ ضمیر ثمرہ کی اللہ تعالی کی طرف پھرتی ہی یعنی تاکہ
کھاوین اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ نے قسم میوے سے اور کیون نہین شکر کرتے یعنی اللہ کا ان نعمتون پر
یعنی کیون موحد و مومن نہین ہوتے ✤ مل بحر ✤

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝

پاک ہی وہ کہ جسنے پیدا کیا تمام جنسون کو اوس چیز سے کہ اوگاتی ہی اوسکو زمین اور جنس آدمیون سے اور اوس چیز سے کہ وہ
نہین جانتے ہین ✤ فتح ✤ پاک ذات ہی جسنے بنائے جوڑے سب چیز کے اوس قسم سے جو اوگتا ہی زمین مین اور آپ اون مین
اور جن چیزون مین کہ انکو خبر نہین ✤ مو تفسیر ✤ اوگاتی ہی زمین قسم کھجور اور اور درخت اور زراعت اور میوون سے
اور جنس آدمیون سے یعنی اولاد مرد اور عورت اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے یعنی اور طرح طرح کی چیزین پیدا کین ہین
اللہ تعالی نے کہ نہین مطلع کیا لوگون کو اوپر بہترین چیزین جنگلون اور دریاؤن مین ایسی پیدا کین ہین کہ کوئی جانتا بھی نہین ہی اونکو ✤ مل ✤

وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝

اور نشانی ہی واسطے اونکے شب مانند پوست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو پس ناگہان وہ تاریکی مین آنے والے ہین
اور سورج چلتا ہی اوس راہ کہ قرارگاہ اوسکی ہی یہ ہی اندازہ غالب دانا کا ✤ فتح ✤ اور ایک نشانی ہی انکو رات اوسمین سے کھینچ لیتے ہین ہم

دن

اوس سے دن پھر تبھی یہ رہ جاتے ہین اندھیرے مین اور سورج چلا جاتا ہی اپنی ٹھہری راہ پر یہ اندازہ ہی اوس زبردست باخبر کا ✤ موضح
تفسیر ✤ نشانی ہی کہ دلالت کرتی ہی ہماری قدرت پر مانند پوست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو یعنی نکال لیتے ہین
اور الگ کر لیتے ہین ہم رات سے دن کو اسطرح کا نکالنا کہ نہین باقی رہتی ساتھ اوسکے کچھ بھی روشنی دن کی آنے والے ہین
تاریکی مین یعنی داخل ہونے والے ہین اوسمین اور معنی اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی دن اور آجاتی ہی رات اور یہ یون ہی کہ اصل
تاریکی ہی ہی اور دن آنے والا ہی اوسپر پس جب غروب ہوتا ہی آفتاب نکلتا ہی اور الگ ہو جاتا ہی دن رات سے پس ظاہر
ہوتی ہی تاریکی اور سورج چلتا ہی یعنی اور نشانی لوگون کے لیے یہ ہی کہ چلتا ہی سورج اپنی حد کے لیے کہ موقف اور مقصد ہی ہو پہنچنا
اوسکا طرف اوسکے لیے آسمان سے آخر سال مین شباہت دی اوسکو مسافر کے ٹھہرنے کی جگہ کے ساتھ جبکہ منقطع کرتا ہی چلنا اپنا یا چلنا
ہی واسطے حد ہر روزہ اپنی کے روبرو ہمارے کہ وہ مغرب ہی یا چلتا ہی واسطے انتہا امر اپنے کے نزدیک تمام ہونے دنیا کے اور
قائم ہونے قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو پہونچا ہی کہ آپ نے فرمایا مستقر آفتاب کا عرش کے نیچے ہی وہ
حدیث یہ ہی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا
قَالَ مُسْتَقَرُّہَا تَحْتَ الْعَرْشِ اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر سے جس وقت کہ غروب
ہوا آفتاب کہ تو جانتا ہی کہ کہان جاتا ہی یہ ابوذر نے کہا کہ کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ چلا جاتا ہی یہان تک
کہ سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اذن چاہتا ہی یعنی طلوع ہونے کا اور قریب ہی کہ سجدہ کرے پس نہ قبول کیا جاوے اوس سے اور اذن
مانگے پس نہ اذن دیا جاوے اوسکے لیے کہا جائیگا اوسکو پھر جا جہان سے آیا ہی پس طلوع کریگا اپنے غروب ہونے کی جگہہ سے پس یہ ہی
قول اللہ تعالی کا وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا یعنی جاری ہونا اوسکا اس تقدیر و حساب دقیق پر اندازہ ہی خدائے غالب دانا کا کہ جو
غالب ہی ہر چیز پر اور جانتا ہی ہر معلوم کو ✤ ھٰذا مَا فِی مشکوۃ ✤

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝

اور چاند مقرر کر دین ہمنے اوسکے لیے منزلین یہان تک کہ ہو جاوے بشکل شاخ کھجور سوکھی کے ✤ فتح ✤ اور چاند کو ہمنے بانٹ
دی ہین منزلین یہان تک کہ پھر آرہے جیسے ٹہنی پرانی ✤ تفسیر ✤ چاند اور سورج ملتے ہین مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا
جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا جب تک پھر اوسی جگہہ آیا تو پہنچا ٹہنی سا نظر آیا پھر ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ مین ہو کر
پورا ہوا اور گھٹا اور منزلین ہین اٹھائیس ✤ موضح ✤ منزلین چاند کی اٹھائیس ہین اوترتا ہی چاند ہر رات بیچ ایک کے اونمین سے
نہ اوس سے آگے بڑھتا ہی اور نہ کوتاہی کرتا ہی اوس سے اوپر اندازہ برابر کے سیر کرتا رہتا ہی اونمین اوس شب سے کہ دکھائی دیتا
ہی اٹھائیسوین تک پھر دو رات چھپتا ہی اگر ہوتا ہی مہینا تیس روز کا اور ایک رات چھپتا ہی جبکہ مہینا انتیس روز کا ہوتا ہی
اور عرجون لکڑی شاخ خرما کی اور قدیم پرانی سال گذشتہ کی اور جب وہ پرانی ہوتی ہی تو باریک بھی ہو جاتی ہی اور ٹیڑھی بھی مانند
ہلال کے اور زرد بھی پس شباہت دی چاند کو اوسکے ساتھ تین وجہون مذکورہ کر کے ✤ مل ✤

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَہَاۤ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّہَارِ ؕ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝

نہین آفتاب لائق ہی اوسکو کہ پا دے چاند کو اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی پہلے تمام ہونے روز کے
نہین آتی اور ہر ایک آفتاب اور چاند اور ستارون سے آسمان مین سیر کرتے ہین ✤ فتح ✤ نہ سورج کو پہنچے کہ پکڑ لے چاند کو اور
نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک ایک گھیرے مین تیرتے ہین ✤ تفسیر ✤ سورج چاند ملتے ہین تو چاند [illegible]

سورج کو سورج نہین پکڑتا چاند کو اور رات دن مین کوئی آگے بڑھنے یکہ دن پر دوسرا دن آئے بن بیچ رات آئے اور ہر ستارہ
ایک ایک گھیر ہر کسیا ہی اوسی راہ پر تیرتا ہی معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہین یہ نہین کہ آسمان مین گڑے ہین اور آسمان چلتا ہو
نہین تو تیرنا فرماتے ✤ موضح ✤ نہین آفتاب الخ یعنی نہین سہل ہی آفتاب کو کہ پا لیوے چاند کو اور نہ رات سبقت کر سکتی ہی
دن پر یعنی نہین داخل ہوتا ہی دن رات پر پہلے تمام ہونے اوسکے اور نہ داخل ہوتی ہی رات دن پر پہلے تمام ہونے دن کے یعنی
دونون آپسمین آگے پیچھے آتے ہین ساتھ حساب معلوم کے نہین آتا ہی ایک اون دونون کا پہلے وقت اپنے کے اور بعضون نے
کہا کہ نہین داخل ہوتا ایک اون دونون کا دوسرے کی سلطنت مین یعنی نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب رات کو اور نہ چاند دن کو اس حال مین
کہ اوسکے لیے روشنی ہو پس جب دونون جمع ہونگے اور پاویگا ہر ایک اون دونون مین سے دوسرے کو اور طلوع ہوئیگا آفتاب مغرب
سے تو قائم ہوئیگی قیامت اور بعضون نے کہا کہ نہین لائق ہی آفتاب کو یہ کہ پاوے چاند کو یعنی نہین جمع ہوتا سورج ساتھ چاند کے
ایک آسمان مین اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی نہین متصل ہوتی رات ساتھ رات کے کہ ہووے دونون کے بیچ مین
دن فاصل ✤ مد ✤ معا ✤

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝

اور نشانی ہی اونکے لیے یعنی ہماری قدرت پر کہ اوٹھا لیا ہمنے قوم بنی آدم کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے اور پیدا کیا ہمنے اونکے لیے
مانند اوس کشتی کے جو سوار ہوتے ہین اوسپر یعنی اونٹ اور گاڑی ✤ فتح ✤ اور ایک نشانی ہی اونکو کہ ہمنے اوٹھا لی اونکی نسل اوس
بھری کشتی مین یعنی حضرت نوح کے وقت نہین تو انسان کا تخم نہ رہتا اور بنا دی ہمنے اونکو اوس طرح کی چیز جسپر چڑھتے
ہین ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ مراد کشتی بھری ہوئی سے کشتی نوح کی ہی کہ باپ دادا اہل مکہ کے اوسمین سوار ہو کر بچے تھے
اور یا اور ذریت اونکی صلبون مین تھے اگر وہ نہ بچتے تو یہ کیونکر پیدا ہوتے پس اونپر احسان ہونا سب پر احسان ہی اور وہ کشتی
تمام حیوانات سے بھری ہوئی تھی اور لفظ ذریت اضداد سے ہی یعنی اولاد کے بھی آتا ہی اور یعنی باپ دادون کے بھی جیسے
یہان آیا اور بعضون کے نزدیک ذریت بمعنی مشہور کے ہی یعنی اولاد اونکی کہ کشتیون مین سوار ہو کر تجارت کو جاتے ہین اور مراد
مانند کشتی سے چھوٹی کشتیان ہین کہ نہرون مین چلتی ہین وہ بنائی گئین بشکل کشتی نوح کے تعلیم الٰہی سے اور بقول ابن عباس کے مراد
اونٹ ہین کہ جنگل مین بوجھ اوٹھاتے ہین جیسے کشتی بوجھ اوٹھاتی ہی دریا مین اسی واسطے عرب اونٹ کو سفینۂ بریہ کہتے ہین ✤ مل ✤ معا ✤

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

اور اگر چاہین ہم غرق کرین اونکو یعنی دریا مین باوجود پیدا کرنے کشتیون کے پس کوئی فریادرس نہو اونکے لیے اور نہ نجات پاوین
وہ یعنی ڈوبنے سے لیکن رحمت کی ہمنے اپنی طرف سے اور بہرہ مند کیا ہمنے ایک مدت تک ✤ فتح ✤ اور اگر ہم چاہین تو اونکو
ڈبا دین پھر کوئی نہ پہنچے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک ✤ موضح ✤
تفسیر ✤ لیکن رحمت کی ہمنے الخ یعنی نہین نجات دیتے ہین ہم اونکو مگر بسبب رحمت اپنی کے اونپر اور بسبب بہرہ مند کرنے کے
اونکو ساتھ لذت کی چیزون کے تا تمام ہونے عمرون اونکی کے ✤ مد ✤

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ ڈرو اوس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہی اور جو پیچھے تمھارے ہی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ ✤ فتح ✤
اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے آنے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے سے شاید تمپر رحم ہو ✤ تفسیر ✤ سامنے آتا ہی جزا کا دن

قوله واذا قیل لهم الخ والجواب محذوف [illegible]

پیچھے چھوڑے اپنے اعمال + ف + یعنی جو کچھ کہ آگے گذرے ہین گناہ تمہارے اور جو کچھ کہ گرے کے بعد یا ڈر و مثل اون وقایع سے
جو مبتلا کی گئین ساتھ اونکے امتین جھٹلانے والیان اپنے انبیا کو مانند قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے اور ما خلفکم امر قیامت کا یا
مابین ایدیکم و ما خلفکم سے فتنہ دنیا کا اور عذاب آخرت مراد ہی کہا ابن عباس نے مابین ایدیکم سے مراد ہی آخرت پس عمل کرو
اوسکے لیے اور ما خلفکم سے مراد ہی دنیا پس بچو اوس سے اور مت فریفتہ ہو اوس پر + صل + صعا +

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○

اور نہین آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون رب اونکے سے مگر کہ ہین اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہین + فتح + اور کوئی حکم
نہین پہونچتا انکو اپنے رب کے حکمون سے جسکو ٹلا نہین سکتے + تفسیر + یعنی ڈھنگ انکا یہی ہی کہ مونہہ موڑتے ہین
وقت آنے ہر آیت و نصیحت کے + صل

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○

اور جب کہا جاتا ہی انکو کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو خدا تعالی نے کہتے ہین یہ کافر مسلمانون کو کہ کیا کھلاوین
ہم اوس شخص کو کہ اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوسکو نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے + فتح + اور جب کہیے اونکو خرچ کرو کچھ اللہ کا
دیا کہتے ہین منکر ایمان والون کو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو + تفسیر + یہی
گمراہی ہی نیک کام مین تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے مین لالچ پر دوڑنا + ف + یعنی جسکو خدا تعالی باوجود کمال قدرت کے
نہ دے تو بھلا ہم کیونکر دین اوسکو یعنی ہم بھی موافقت اوسکی مشیت کی کرتے ہین کہ طعام نہین دیتے اوسکو کہ جسکو اللہ نے
نہین دیا کہا ابن عباس نے کہ تھے مکے مین زندیقی پس جب حکم کیے گئے صدقہ دینے کا مسکینون کو تو کہنے لگے قسم خدا کی کیا محتاج
کرے اوسکو اللہ اور ہم کھلاوین اوسکو یعنی یہ کبھی نہین ہونے کا کہ اللہ کے محتاج کیے کو ہم دین یہ دلیل حیلہ بخیلون کا ہی
باطل اسلیے کہ حق تعالی نے بعضون کو فقیر کیا ہی اور بعضون کو غنی تا امتحان کرے کہ غنی زکوۃ فرض وغیرہ فقرا کو دیتا ہی یا نہین
نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے یہ قول ہی اللہ تعالی کا اونکے لیے یا حکایت ہی قول مومنین کی اونکے لیے یا یہ جملہ جواب کفار سے ہی
مومنون کے لیے کہ وہ کہتے ہین کہ تم بڑی گمراہی مین پڑے ہو کہ طریقہ ہمارا چھوڑ کر اتباع محمد کا اختیار کیا ہی + صل + صعا

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

اور کہتے ہین کافر کب ہو یہ وعدہ اگر ہو تم سچے + فتح + اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو + تفسیر + کافر یہ
خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آنحضرت کے اصحاب کو کرکے کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو اس وعدے مین کہ مردے
قبرون سے اوٹھینگے اور قیامت برپا ہوگی تو بتلاؤ تو یہ وعدہ کب ظہور کریگا + فرمایا اللہ تعالی نے

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○

نہین انتظار کرتے مگر ایک نعرہ تند کا کہ پکڑے اونکو اور وہ جھگڑتے ہون + فتح + یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو انکو آ پکڑیگی
جب آپس مین جھگڑ رہے ہونگے + تفسیر + یعنی قیامت ناگہان آویگی اپنے معاملات مین غرق ہونگے + ف + یعنی
بیچ خرید و فروخت اور امور دنیا مین مشغول ہونگے اور بعضے بعضون سے معاملات مین جھگڑ رہے ہونگے کہ اچانک نعرہ ہوگا کہ جسکو

قولہ وما تاتیہم من آیۃ الخ من الاولی لتاکید النفی و من الثانیۃ للتبعیض ۱۲ ط

نفخۂ فزع بھی کہتے ہین پھونکا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھیلائے ہونگے دو شخصون نے کپڑے اپنے درمیان اپنے پس نہین خرید و فروخت کرنے پاوینگے اوسکی اور نہین لپیٹنے پاوینگے اوسکو کہ قیامت برپا ہو جاویگی اور اوٹھاویگا آدمی نوالہ مونہہ کی طرف پس نہین کھانے پاویگا اوسکو یعنی بسبب آجانے قیامت کے ✽ [illegible]

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

پس نہین وصیت کر سکینگے اور نہ اپنے اہل خانہ کی طرف پھر سکینگے ✽ **فتح** ✽ پھر نہ سکینگے کہ کچھ کہہ مرین اور نہ اپنے گھرکو پھر جاوینگے ✽ **تفسیر** ✽ یعنی قیامت نہین مہلت دیگی اونکو کچھ بھی کہ اپنے کسی امر کی کچھ وصیت کرین یا اپنے مکانون کی طرف پھر سکین اپنے بازارون وغیرہ سے بلکہ مر جاوینگے جہان آواز سنینگے صور کی اور اوسوقت کا ہول بڑے بڑے لوگون کو بھی رہا ہے چنانچہ آیا ہے حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر خوش ہوؤن مین اور چین کرون مین اس حال مین کہ صاحب صور یعنی اسرافیل مونہہ مین لیے رہا ہے صور کو اور کان رکھے ہوئے ہے واسطے سننے امر الٰہی کے اور جھکائے ہوئے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہے نرسنگا وغیرہ بجانے والون کی انتظار کر رہا ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور کے پھونکنے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی کیا کرین ہم اور کس چیز مین مشغول ہوئین اور کہان بھاگین ہم جبکہ ہوا امر ایسا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی التجا کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اور سونپو امر اپنے طرف اوسکے اور ڈرو اوسکے عذاب سے اور امید رکھو اوسکے فضل و مغفرت کی باوجود کرنے طاعات و عبادات بے ریا و عجب کے نقل کی یہ ترمذی نے ✽ **ملا** ✽ **معالم** ✽ **درمنثور** ✽ **مشکوٰۃ** ✽

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝

اور پھونکا جاویگا صور مین پس ناگہان وہ قبرون سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے ✽ **فتح** ✽ اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تبھی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے ✽ **تفسیر** ✽ صور سینگ ہے یعنی بشکل سینگ کے ہے اور یہ نفخہ دوسرا ہے نفخہ بعث کا یعنی قبرون سے اوٹھنے کے لیے اور دونون نفخون کے درمیان مین فرق چالیس برس کا ہوگا ✽ **ملا** ✽

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

کہینگے ای وائے ہمپر کسنے اوٹھایا ہمکو ہماری خوابگاہ سے ان یہ وہی ہے کہ وعدہ کیا تھا رحمٰن تعالیٰ نے اور سچ کہا پیغمبرون نے ✽ **فتح** ✽ کہین گے ای خرابی ہماری کسنے اوٹھا دیا ہمکو ہماری نیند کی جگہہ سے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے ✽ **تفسیر** ✽ کسنے اوٹھایا ہمکو کفار یہ اس سبب سے کہین گے کہ درمیان دونون نفخون کے وہ کچھ سو جاوینگے اور جب بعد دوسرے نفخے کے اوٹھین گے اور قیامت کو دیکھین گے تو یہ تاسف اپنے پر کرینگے اور اہل معانی کہتے ہین کہ وہ طرح بطرح کے عذاب قیامت کے دیکھکر عذاب قبر کو بہ نسبت اوسکے سونا جانینگے اور ویل کہین گے اور هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ الخ قول ملائکہ ہے کہ وہ کفار کو یہ کہین گے اونکے جواب مین کہ جب وہ کہین گے مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو ملائکہ یہ کہینگے یا یہ کلام مومنون کا ہوگا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی اور قتادہ سے کہ مشرک تو کہین گے يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اور کہے گا مسلمان هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اور مجاہد نے کہا کہ یہ سب کفار ہی کہین گے اقرار کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے اور اوسکے رسولون نے سچ کہا تھا درباب بعث و حشر کے لیکن اوسوقت کا اقرار کیا نفع کریگا اور لفظ مرقدنا پر وقف لازم ہے یعنی میم کا رہا ہو ✽ **ملا** ✽ **معالم** ✽ **درمنثور** ✽

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○

نہین ہوگا یہ واقعہ مگر ایک نعرہ تند پس ناگہان وہ جمع کرکر نزدیک ہمارے حاضر کیے جاوینگے ✣ ف ✣ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے ✣ تفسیر ✣ یہ واقعہ یعنی نفخہ دوسرا حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب کے لیے پھر ذکر فرمایا جو کچھ کہ کہا جاویگا ان کو اوس دن مین یعنی فالیوم لا تظلم الخ ✣ ص ✣

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

پس آج کے دن نہین ظلم کیا جاویگا کسی شخص پر کچھ ظلم اور جزا نہین دیے جاوٗگے مگر سب اوس ہی چیز کے کہ کرتے تھے تم ✣ ف ✣ پھر آج کے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھ اور وہی بدلا پاوٗگے جو کرتے تھے ✣

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○

تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے ہین خوش ہین ✣ ف ✣ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے مین ہین باتین کرتے ✣ تفسیر ✣ مراد دھندے سے توڑنا بکارت کا ہی کہ اپنی بیویون سے صحبت کرینگے اونکا گرد و نہرون کے کنارون پر درختون کے نیچے اور بعد صحبت کرنے کے پھر وہ باکرہ ہی ہو جائینگی جیسے کہ تھین یا مراد دھندے سے سننا گانے کا ہی یا ضیافت اللہ تعالیٰ کی یا ملاقات کرنا بعضون کا بعضون سے یا تمام نعمتین اور چین بہشت کے مراد ہین کہ خوشیان مناتے ہونگے سرور [illegible] ہونگے پس دھندے سے وہ دھندا نہین مراد ہی کہ جس سے کچھ مشقت اوٹھاوین اسلیے کہ جنت مین رنج و مشقت ہی ہی نہین

✣ ص معالم منثور ✣

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ○

وہ اور بیویان اونکی بیچ سایون کے تختون پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے ✣ ف ✣ وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر بیٹھے ہین تکیہ لگائے ✣ مو ✣

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ○

بہشتیون کے لیے ہی بہشت مین میوہ اور اونکے لیے ہی جو کچھ چاہین ✣ ف ✣ اونکو وہان ہی میوہ اور اونکو ہی جو مانگ لین ✣ تفسیر ✣ یعنی جس چیز کی خواہش ہوگی وہ اوسیوقت آن موجود ہوگی چنانچہ ابو امامہ صحابی سے منقول ہے کہ جو شخص بہشتیون مین سے خواہش کریگا کچھ پینے کی چیز کی جنت کے پینے کی چیزون مین سے تو آویگا آبخورہ آپ سے اسکے ہاتھ مین پس پیویگا پھر اپنی جگہ پر چلا جاویگا ✣ در منثور ✣ تنبیہ ✣ سبحان اللہ یہ تمام نتیجہ ہی اللہ و رسول کی فرمانبرداری کا کہ جیسا یہان اپنا دل مارا تھا ہر ممنوع چیز سے اوسکے بدلے مین وہان بمجرد خواہش کے آموجود ہوگا جو کچھ چاہینگے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ و رسول کی تابعداری خوب کرے تا ایسی دولت ہاتھ لگے

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○

کہا جاویگا سلام ہو پروردگار مہربان کی جانب سے ✣ ف ✣ سلام بولنا ہی رب مہربان سے ✣ تفسیر ✣ یعنی یا تو حق تعالیٰ کی طرف سے سلام لاوینگے یا بے واسطہ خود پاک پروردگار سلام فرماویگا انکی حرمت بڑھانے کو چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ اہل جنت اپنے چین مین ہونگے کہ ناگہان اوپر سے چمکیگا اونکے لیے ایک نور پس اوٹھاوینگے وہ سر اپنے پس ناگہاں دیکھینگے کہ رب عزوجل نے انکے اوپر تجلی فرمائی پس فرماویگا السلام علیکم

یَآاَھْلَ الْجَنَّۃِ پس یہہ ہی مصداق اللہ عزوجل کے اس قول کا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پس دیکھیگا اللہ تعالی انکی طرف اور یہ دیکھینگے اوسکی طرف پس نہین التفات کرینگے کسی چیز کی طرف وہان کی نعمتون مین سے جب تک کہ دیکھتے رہینگے وسکی طرف یہان تک کہ پردے مین ہوگا انسے پس باقی رہیگا نور اوسکا اور برکت اوسکی اوپر اونکے گھرون مین ✤ معالم ✤

تنبیہ ✤ خیال توکرو بھائیون کہ رب العلمین تو اپنے بندون سے سلام علیک کرے اور یہان کے ادنی ادنی شخص کہ جنکو کچھہ نسبت ہی اوسکی عظمت کے ساتھہ نہین وہ سلام علیک کرنے سے اپنے چھوٹون اور خادمون کے ساتھہ عار کرین افسوس صد افسوس کیا شان فرعونی ہی اللہ تعالی بچاوے ایسی خصلت بد سے سب مسلمانون کو اور اس حدیث مین جو مذکور ہوا کہ اللہ تعالی کے دیدار ہونے کے وقت جنتی کسی چیز کی طرف التفات نہین کرینگے یہ بات بڑا ظاہر ہی یہان ایسے ویسے حسن والے کو دیکھکر مبہوت و متحیر ہوجاتے ہین چہ جائیکہ اوس نور عالم اور جمال جہان کو دیکھینگے کیونکر شیفتہ و فریفتہ ہون او سیر اور اسی طرح جنکو اللہ تعالی یہان نور باطن نصیب کرتا ہی اور اپنا ذوق و شوق عطا فرماتا ہی وہ اوسکے ذکر اور کلام مجید کے پڑھنے مین وہ لذت پاتے ہین کہ کسی چیز مین نہین چنانچہ حضرت امام غزالی نے بعض بزرگون سے نقل کی ہی کہ نماز تہجد مین جو بندہ کلام شریف پڑھتا ہی اوس مزے کو نہایت مناسبت ہی ساتھہ لذت جنت کے اور اسی سبب سے اونکو شب بیداری مین اور بہت پڑھنے قرآن مین کچھہ رنج نہین ہوتا بلکہ لذت پاتے ہین جیسے حضرت امام اعظمؒ اور اور بعضے بزرگون سے جو پڑھنا سارے سارے قرآن کا ایک ایک شب مین اور پڑھنا بہت بہت سے نوافل کا منقول ہی اس محبت و ذوق و شوق ہی کے سبب سے یہ بات حاصل ہوئی ہی بلا شبہہ دنیا ہی مین دیکھنے کہ ایک کنجنی پر عاشق ہوتا ہی اور کسی رات اوسکی ملاقات ہوتی ہی تو ساری رات جاگ کر باتون مین کاٹ دیتا ہی اور صبح کو شادان و فرحان ہوتا ہی چہ جائیکہ اوس محبوب عالم کی محبت دل مین ہو اور اوسکے حضور مین حاضر ہو تو پھر کیونکر رنج پاوے یہ تمام کسل اور رنج و تعب کا معلوم ہونا اوسکی عبادت مین علامت نقصان محبت و تعظیم اوسکے کی ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْٓ اِلٰی حُبِّکَ

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ○

اور کہینگے ہم جدا ہو تم آج کے دن ای گنہگارون ✤ فــ ✤ اور تم الگ ہو جاؤ آج ای گنہگارون ✤ تفسیر ✤ جب مومن محشر مین جمع ہونگے اور اونکو جنت کے لیجانے کا حکم ہوگا تو اوسوقت فرماویگا اللہ تعالی کہ ای گنہگارون الگ ہوجاؤ انسے تا یہ جنت مین داخل ہون اور تم دوزخ مین ضحاک سے روایت ہی کہ ہر کافر کے لیے ایک گھر ہوگا آگ سے کہ رہیگا اوسمین نہ دیکھیگا وہ کسیکو اور نہ دیکھا جاویگا کبھی اور روایت کی ابن ابی حاتم نے رواد بن جراح سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہا جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے کہ الگ کرلو مسلمانون کو مجرمون سے یعنی کافرون سے مگر صاحب اہواء یعنی تابع خواہش نفس کے اور بدعتی یعنی چھوٹے جاوین صاحب ہوئی ساتھہ مجرمون کے سیمون سے آیا ہی کہ اونھون نے پڑھی یہہ آیت وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ پس رقت کی اور روئے اور کہا سنی لوگون نے کبھی کوئی خبر اشد اس سے اور فرماویگا اللہ تعالی کافرون کو دن قیامت کے ✤ در منثور ✤

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○

کیا حکم نہ بھیجا تھا مین نے طرف تمھارے ای اولاد آدم کہ مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمھارے لیے دشمن آشکار ہی اور یہ کہ

پوجو مجکو یہ ہی راہ سیدھی ہی ✽ فٌ یعنے نہ کہہ رکھا تھا کہ ای آدم کی اولاد کہ نہ پوجو شیطان کو وہ کہلا دشمن ہی تمہارا اور یہ کہ
پوجو مجکو یہ راہ ہی سیدھی ✽ تفسیر ✽ کیا یہ حکم کیا تھا تمکو یعنی اپنے رسولون کی زبانی کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی فرمانبرداری
اوسکی نکرو یعنی اوسکے جو وسوسے گناہون کے تمہارے دل مین ڈالے نہ مانا اونکو اور پوجو مجکو یعنی واحد جانو مجکو اور فرمانبرداری
کرو میری اور لفظ ہذا مین اشارہ ہی طرف نافرمانی شیطان اور فرمانبرداری رحمن کے کہ جو اوپر مذکور ہوئی اور یہ راہ سیدھی ہی یعنی
خوب سیدھی ہی کہ اوسکے برابر کوئی راہ سیدھی نہیں ہی ✽ مسئلہ ✽

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ○

اور تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تمہاری قوم سے بہتیری خلق کو کیا نہیں جانتے تھے تم ✽ فٌ ✽ اور وہ بہکا لے گیا تم مین سے
بہت خلق کو پھر کیا تمکو بوجھ نتھی ✽ تفسیر ✽ یعنی کیا تمکو خبر نہ پہنچی تھی کہ ابلیس کی فرمانبرداری مین کتنی اگلی امتین
ہلاک ہو کر مستحق عذاب کی ہوئین پس کیون نہ عبرت پکڑی تمنے اونکا حال دیکھکر اور کہا جاویگا اونکو جبکہ قریب ہونگے دوزخ کے ✽ معا ✽

هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○

یہ وہ دوزخ ہی کہ وعدہ کیے جاتے تھے تم ✽ فٌ ✽ یہ وہ دوزخ ہی جسکا تمکو وعدہ تھا ✽ موا ✽

اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○

داخل ہو اسمین آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے ✽ فٌ ✽ پیٹھو اسمین آج کے دن بدلا اپنے کفر کا ✽ صنو

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

آج کے دن مہر رکھین گے ہم اوپر مونہون اونکے کے اور باتین کرینگے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھ
اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✽ فٌ ✽ آج ہم مہر دینگے اونکے مونہہ پر اور بولینگے ہمسے اونکے ہاتھ اور بتاوینگے اونکے پانون
جو کچھ وہ کماتے تھے ✽ مو تفسیر ✽ مہر رکھین گے اونکے مونہون پر یعنی منع کرینگے ہم اونکو کلام کرنے سے روایت
کیا گیا ہی کہ کافر انکار کرینگے یعنی اپنے کفر کرنے کا اور آپسمین جھگڑینگے پس گواہی دینگے اوپر ہمسایے اونکے اور گھر کے لوگ
اور کنبا اونکا پس قسم کہاوینگے کہ نہین تھے وہ لوگ شرک کرنے والے پس اوسوقت مہر رکھی جاویگی اونکے مونہون پر اور بولینگے ہاتھ اونکے اور پانون اونکے اور
روایت ہی انس سے کہا بیٹھے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ہنسے آنحضرت اور فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیون ہنسا ہون ہمنے کہا اللہ اور رسول اوسکا
خوب جانتے ہین فرمایا کہ ہنسا مین بسبب کلام کرنے بندے کے رب اپنے سے یعنی قیامت کو عرض کریگا بندہ ای رب میرے کیا نہین
امان دی تونے مجکو ظلم سے یعنی یہ جو تونے فرمایا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ تو یقین ہی کہ ہمپر ظلم تو ہونے ہی کا نہین
جو کچھ حق ہی وہی ظہور مین آویگا فرمایا آنحضرت نے کہ فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان ظلم نہین ہونے کا تجھپر پس کہیگا بندہ پس اگر پناہ
دی تونے مجکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سواے اسکے کہ گواہ ہو مجھمین سے ✽ ف ✽ یعنی
اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجپر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجپر
گواہی کون دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اس پر بھی کہ وہ اوسکی ذات سے
اوسپر گواہ پیدا کرے کہ اسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہ کلام کرنا بندہ کا
یا مہر کرنی حق تعالی کی بندے کے مونہہ پر اور بولنا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا اونکو اور دعاے بد کرنی
اوپر جسکے کہ آگے آتا ہی ✽ ف ✽ فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کے دن تجپر گواہ

اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندون کے ہین گواہ ﴿ ف ﴾ گواہ پکڑنا ان فرشتون کا زیادہ ہی مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازانکہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ آپ اوسپر راضی ہوا تھا اور چاہئے تھا فرشتون کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا ﴿ ف ﴾ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس مہر کیجاوے گی بندے کے منہ پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا کے بندے کے کہ بولو پس بولین گے اعضا اوسکے ساتھ افعال اوسکے کہ کیے تھے بسبب اونکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام کے ﴿ ف ﴾ یعنی اوٹھائی جاویگی مہر اوسکے مونہہ سے یہان تک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیت مین مراد ہی ساتھ اوس طرح کے کلام کرنے کے خلاف عادت کے ﴿ ف ﴾ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمھاری طرف سے اور تمھاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین ﴿ ف ﴾ اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یہ معنی ہین کہ تمھارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگون سے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمھاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن و بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ یعنی اور کہین گے وہ اپنی جلدون سے کہ کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہین گی وہ بلایا ہمکو اوس اللہ نے کہ بلایا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ﴿ اسکے بعد آیت یون ہی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ یعنی اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین وقت مرتکب ہونے فواحش کے بسبب خوف اسکے کہ گواہی دین تمپر کان تمھارے اور آنکھین تمھاری اور چمڑے تمھارے ولیکن گمان کرتے تھے تم یعنی وقت چھپنے کے یہ کہ اللہ نہین جانتا ہی بہت سی چیزون کو اون چیزون مین سے کہ کرتے ہو تم ﴿ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھین گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا اصحاب نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ بقا ذات میری کا دست قدرت اوسکی مین ہی نزاع و خلاف نہین کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے مگر جیسے خلاف و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے یا چاند کے یعنی انکے دیکھنے مین تو خلاف اور نزاع اور شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین کروگے فرمایا آنحضرت صلعم نے پس جب دیکھینگے بندے پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مینے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مینے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی تھی مینے تجکو بیوی یعنی تیرے جنس سے اور پیدا کی مینے تجمین اور اوسمین الفت اور محبت و انسیت اور کیا نہین تابعدار کیے مینے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین چھوڑا مینے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت ﴿ ف ﴾ جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت مین سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ﴿ ف ﴾ پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے ہان کیا اور دیا تونے مجھکو جو کچھ کہ فرمایا تونے فرمایا آنحضرت صلعم نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا مجسے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق مین بھول جاؤنگا تجکو یعنی آج محروم رکھونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بھولا تو مجکو ﴿ ف ﴾ یعنی دنیا مین میری طاعت کو

[illegible]

بھولاحاصل یہ کہ مینے ایسے انعام کیے تجہپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا
پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولنے کا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت
شریفہ کا ہی کذٰلِکَ اَتَتۡکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیۡتَہَا ۚ وَکَذٰلِکَ الۡیَوۡمَ تُنۡسٰی ۝ ہر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد
گو در ایام سلامت بجوان مردی کوش ❊ ف ❊ پھر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا
آنحضرت نے بیچ خطاب کرنے حق کے اوس بندے سے اور جواب دینے بندے کے اوس سے مانند اوسکے کہ اول بندے
کے حق مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اوس سے مانند اوسکے کہ کہا بندے اول سے پس کہیگا
وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میرے ایمان لایا مین تجہپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبرون پر اور نماز پڑھی مینے
اور روزہ رکھا مینے اور تصدق کیا مینے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہوسکے گی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹھہر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر کا اور ہماری نعمتون کی شکر گذاری کا کیا تونے تو ٹھہر تا دکھاؤن تجکو تیرے اعمال گواہ
قائم کرکر پھر کہا جاویگا اوس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ تجہپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا
مجہپر پس مہر کیجاویگی اوسکے مونہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈیان
اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھ عملون اوسکے سے ❊ ف ❊ قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پاؤن اور
زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر امقصود تمام اعضا وارکان ہین
جیسے کہ حدیث انس مین گذرا ❊ ف ❊ اور یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے مونہہ پر اور بولنا اوسکے اعضا کا کہ
مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو
خدائے تعالی بیچ عذاب کرنے اوس بندے کے اوسی کے نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ
وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اوس سے ❊ اور روایت اسما بن جبیر سے ہی کہ کہا لایا جاویگا ابن آدم کو دن قیامت
کے اور اوسکے ساتھ پہاڑ ہوگا اعمال کا اون کا یعنی بہت سے ہونگے ہر ساعت کا صحیفہ ہوگا پس کہیگا فاجر قسم تیری عزت
کی تحقیق لکھہ لیا فرشتون نے مجہپر جو کچھ نہین کیا مینے پس اوسوقت مہر کیجاویگی اونکے مونہون پر اور اذن دیا جاویگا اونکے
اعضا کو کلام کرنے کا پس اول کلام کریگی ابن آدم کے اعضا مین سے بائین ران اوسکی ❊ اور اثر مین آیا ہی کہ اعضا صلحا کے
بھی اعمال صالحہ کی گواہی دینگے اور بیان کرینگے اونکو جسوقت کہ خدائے تعالی اونسے پوچھیگا کہ میرے لیے کیا لائے اور وہ حیا سے
اعمال صالحہ اپنے ظاہر نہین کرسکینگے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو خطاب کرکر کہ لازم کرو اپنے پر تسبیح
اور تہلیل اور تقدیس کو اور غافل ہو یاد الہی سے اور شمار کرو اونگلیون سے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب بولنے کی
کیجاویگی اونسے یعنی اپنی وہ بیان کرینگی اور گواہی دینگی کہ ہمپر یہ کچھ لسنے پڑھا تھا ❊ تحریر ❊ درمنثور ❊ مشکوۃ ❊

وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِہِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ۝

اور اگر چاہین ہم نابود کرین ہم اونکی آنکھین پس سبقت کرین طرف راہ کے پس کہان دیکھین گے ❊ فتح ❊ اور اگر ہم چاہین
مٹادین اونکی آنکھین پھر دوڑین راہ لینے کو پھر کہان سے سوجھے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ طمس کے معنی ہین مٹا دینے
کے اور معنی لطمسنا علی اعینہم کے یہ ہین کہ آنکھون کو ایسا نابود کرین ہم کہ پلک اور درز آنکھ کی بھی باقی نرہے اور مقصد
آیت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جیسے کہ انکے دلون کو دیکھنے ہدایت کے سے اندھا کیا ہی مینے اگر مین چاہتا تو انکی ظاہری

آنکھون کو بھی اندھا کر دیتا تا راہ ظاہر کی دیکھنے سے بھی نابینا رہتے ٹٹولتے پھرتے + بحی + معا +

وَلَوْ نَشَاۤءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝

اور اگر چاہین ہم مسخ کر دین ہم اونکو اوپر جگہہ اونکی کے پس نہ سکین گذرنا وہان سے اور نہ پھرین + اور اگر ہم چاہین صورت بدل دین اونکی جہان کے تہان پھر نہ سکین آگے چلنا اور نہ وہ اولٹے پھرین + تفسیر + یعنی اگر چاہون تو انکو انکے گھرون مین کہ جہان گناہ کرتے ہین سور یا بندر بنادون یا پتھر کر دون تا وہین پڑے رہین اور اور جگہہ کے آنے جانے پر قادر نہون اور بعضون کے نزدیک معنی لا یرجعون کے یہ ہین کہ بعد مسخ کے صورت اصلی مین پھر نہ پھرین + صل + بحی +

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم اولٹا پھیرتے ہین ہم اوسکو پیدائش مین کیا پس نہین سمجھتے + فتح + اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین پھر کیا بوجھہ نہین رکھتے + تفسیر + یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان ہی پھر پیدا ہونے کا + موضح + یعنی جسکی عمر ہم دراز کرتے ہین تو اوسکی خلقت کو اولٹ دیتے ہین پہلے حال پر کہ ہو جاتا ہی بدلے قوت کے ضعف اور بدلے جوانی کے بڑھاپا اور یہ یون ہی کہ مینے پیدا کیا تھا اوسکو ضعیف جثے مین اور خالی عقل و علم سے پھر بڑھانے لگے ہم اوسکو یہان تک کہ پونہچا اپنی ٹھاڑی جوانی کو اور خوب کامل ہوئی قوت اوسکی اور جاننے بوجھنے لگا اپنا نفع و ضرر پس جب تمام ہولی جوانی وغیرہ اوسکی اولٹنے لگے ہم اوسکو خلقت مین یعنی گھٹانے لگے ہم قوت وغیرہ اوسکی یہان تک کہ پھر آیا ایسے حال مین کہ مشابہ ہی حال لڑکے کے ضعف بدن مین اور قلت عقل مین اور خالی ہونے مین علم سے جیسے کہ اولٹا جاتا ہی تیر پس کیا جاتا ہی اعلیٰ اوسکا اسفل اوسکا فرمایا اللہ عز و جل نے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ یعنی اور تم مین وہ ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی بدترین عمر کی طرف تا نجانے کچھہ بعد اسکے کہ جانتا تھا کیا پس نہین سمجھتے کہ جو قادر ہوا اسپر کہ نقل کرے انکو جوانی سے طرف بڑھاپے کے اور قوت سے طرف ضعف کے اور قوت عقل سے طرف خرافت اور قلت تمیز کے وہ قادر ہی اسپر بھی کہ مٹا دے آنکھین انکی اور مسخ کرے انکو جہان کے تہان اور اوٹھا دے انکو بعد مرنے کے + صل + تنبیہ + اسمین اشارہ ہی اسکی طرف بھی کہ آدمی کو چاہیے کہ جوانی اور صحت و فراغت کو غنیمت جانے جب بڈھا ہوگا سب اعضا ضعیف ہو جائینگے پھر کہان صحت و فراغت آج یہ عضو دکھتا ہی کل وہ پس اوسکے معالجے مین لگا رہیگا اور کچھہ بندگی مولی کی نہین ہوسکنے کی اب حالت قوت و جوانی مین کرنا ہی سو کر لے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتین کہ ٹوٹے مین ہین اونمین بہت لوگ صحت و فراغت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اوس حالت مین کہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ کے جوانی اپنی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری اپنی کو پہلے محتاجگی اپنی کے اور فراغت اپنی کو پہلے شغل اپنے کے اور زندگانی اپنی کو پہلے موت اپنی کے انتہی شیخ الاسلام انصاری فرماتے ہین جوانی درستی و پیری درستی پس ای نادان خدا را کی پرستی + مشکوٰۃ وغیرہا

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر اور نہین لائق اوسکو نہین ہے یہ مگر ایک نصیحت اور قرآن آشکار تو کہ ڈراوے اوس شخص کو
کہ جیتا ہو یعنی سمجھ والا ہو اور ثابت ہو حجت کافرون پر ❊ ف ❊ اور ہمنے نہین سکھایا اوسکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہین ہے تو
نری سمجھوتی ہے اور قرآن ہے صاف تا ڈر سنادے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر ❊ تفسیر ❊ جسمین جان ہو
یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اوسکے فائدے کو اور منکرون پر الزام اوتارنے کو ❊ ص ❊ نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر یعنی
شعر کہنا نہین سکھایا ہمنے اوسکو ساتھ تعلیم قرآن کے شعر بمعنی اسکے کہ قرآن نہین ہے شعر اسلیے کہ شعر کہتے ہین ایک کلام موزون
مقفی کو کہ دلالت کرے ایک معنی پر پس کہان ہے اسمین وزن اور کہان ہے قافیہ پس کچھ مناسبت نہین ہے درمیان اسکے اور درمیان شعر
کے اگر تحقیق کرے تو اور نہین لائق یعنی شعر گوئی لائق منصب رسالت اوسکی کے نہین ہے اور ہرگز اوسنے شعر نہین کہا ہے تو کچھ
شبہہ اوسکے کلام مین اور خدا کے کلام مین پیدا ہوا اور نزول اس آیت کا کفار کے قول کے رد مین ہے کہ آنحضرتؐ کو شاعر اور قرآن
کو شعر کہتے تھے اور روایت کیا گیا ہے کہ اگر آنحضرت کبھی کوئی بیت تمثیل کے لیے پڑھتے تھے تو قدرت حق سے زبان مبارک اونکی
وزن شعر سے منحرف ہو جاتی تھی چنانچہ ایکبار آنحضرتؐ نے ایک بیت پڑھی ابو بکرؓ نے کہا کہ یون نہین ہے یا رسول اللہ فرمایا مین
شاعر نہین ہون اور مجکو لائق نہین ہے شعر گوئی اور حسن بصری سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے پڑھی یہ بیت کفی بالاسلام
والشیب للمرء ناهیا ❊ یعنی کفایت کرتا ہے اسلام اور بڑھاپا آدمی کو منع کرنے مین برائیون سے پس کہا ابو بکرؓ نے کہ
یا رسول اللہ شاعر نے یون کہا ہے کفی الشیب والاسلام للمرء ناهیا پس اعادہ کیا حضرتؐ نے اوسکو مانند اول کے
یعنی پہلی ہی طرح پھر وزن شعر کا بگاڑ کر پڑھا پس کہا ابو بکرؓ نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ بلا شبہہ آپ رسول اللہ کے ہین بموجب
فرمانے اللہ عزوجل کے وما علمناه الشعر وما ینبغی له اور کہا ہے علمانے کہ کسی پیغمبر نے شعر نہین کہا ہے اور اسی لیے
بعضے علمانے کہا ہے کہ شعر کہنا حرام ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حرام نہین ہے مگر جن شعرون مین کہ سبب حرمت کا پایا جاوے جیسے ہجو
مسلمانون کی ہو اور مانند اسکے کے تو البتہ حرام ہے چنانچہ ایسے ہی شعر کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
البتہ بھرنا آدمی کے پیٹ کا پیپ سے کہ فاسد کرے پیٹ کو بہتر ہے شعر کے بھرنے سے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے
تھے عرج مین کہ نام ایک بستی کا ہے کہ ناگہان پیدا ہوا ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذوا الشیطان
او امسکوا الشیطان یعنی پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا منع کرو اس شیطان کو شعر کے پڑھنے سے البتہ پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے
بہتر ہے اوسکے لیے شعر کے بھرنے سے انتہی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین
پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلے مین تمیمہ یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون بیتین اپنی طرف
سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ❊ ف ❊ [illegible] یعنی اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہون
کہ پروا نہین کرتے ہر چیز کے کرنے مین اور پرہیز نہین کرتے ناشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہے کہ بے قید
و بے پروا ہو نامشروعات کے کرنے مین اور ان چیزون کا استعمال حضرتؐ نے اسلیے برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب
پڑتی ہے پس حرام ہے وہ اور اگر تریاق ایسا ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین تو کچھ مضایقہ نہین اوسکا اور بعضون نے کہا کہ ترک کرنا اوسکا
بھی اولی ہے عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمے جاہلیت کے ہین یعنی منتر انکے اور منکے اور ناخن وغیرہ کہ عورتین
دفع نظر کے لیے بچون کے گلون مین ڈالتی ہین اور جن تعویذون مین قرآن کی آیتین اور اسمائے الٰہی ہون وہ خارج ہین اس حکم سے
بلکہ مستحب ہین امید ہے برکت کی اونمین اور کہون مین شعر الخ یعنی قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون اپنے دل سے یہ بات حضرتؐ نے

انکاکر دیا ہی ہمنے والا کون قادر ہو سکتا تھا اونپر اگر اللہ تعالی اونکو تابعدار و مسخر نکر دیتا اور اسی لیے لازم کیا اللہ سبحانہ تعالی نے
سوار پر یہ کہ شکر ادا کرے اس نعمت کا اور تسبیح کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِیْنَ اور حاصل ساری آیت کا یہ ہی کہ مسخر کیا ہمنے چارپایون کو انکا تاکہ سوار ہون اونکی پشتون پر اور کھاوین گوشت اونکے ۞ صل

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

اور انکے لیے چارپایون مین منفعتین ہین اور پینے کیا پس نہین شکر کرتے ۞ فتح ۞ اور اونکو اونمین فائدے ہین اور پینے کے
گھاٹ پھر کیون نہین شکر کرتے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ منفعتین ہین کہ اونکے چمڑون اور پشمون وغیر ذلک سے فائدے
اوٹھاتے ہین اور گھاٹ ہین یعنی دودھ کے اونکے دودھ پیتے ہین تھن اونکے بمنزلے گھاٹون کے ہین یا مشارب کے معنی ہین
پینے کے کیا پس شکر نہین کرتے اللہ کا یعنی اوپر انعام کرنے چارپایون کے کہ چارپائے دیے ہین انکو طرح طرح کے فائدے اوٹھانیکو ایسے
منعم کا تو بڑا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اوسی کو پوجے اوسکا ساجھی کسیکو نہ کیجے اور جو اونسنے فرمایا ہی اوسکو بجا لائے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اونسے باز رہیے ۞ صل

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

اور پکڑے مشرکون نے سوائے خدا کے معبود تا ہووے کہ وہ مدد دیے جاوین ۞ فتح ۞ اور پکڑے ہین اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید انکو
مدد پہونچے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ یعنی بتون کو پوجتے ہین اس زعم پر کہ مدد کرینگے ہماری جب پیش آجاویگا کوئی امر ۞ صل

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝

نہین کر سکین گے بت مدد انکی یعنی اپنے پوجنے والون کی اور یہ بت واسطے انکے لشکر ہین حاضر کیے گئے ۞ فتح ۞ نہ سکینگے انکی
مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہوکر پکڑے آوینگے ۞ تفسیر ۞ اور یہ یعنی کافر واسطے بتون کے لشکر ہین یعنی مددگار اور گروہ ہین
حاضر کیے گئے کہ خدمت کرتے ہین اونکی اور مکھیان وغیرہ اوڑاتے ہین بتون پر سے یا یہ معنی ہین کہ پکڑا کافرون نے بتون کو معبود
تاکہ مدد کرین وے انکی نزدیک اللہ کے اور شفاعت کرین انکی حال انکا امر خلاف اسکے ہوگا کہ وہم کیا اونھون نے اسلیے کہ وہ بت دن
قیامت کے لشکر ہونگے گروہ کافرون کے حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب انکے کے اسلیے کہ وہ بت بیچ جاوینگے ایندھن
دوزخ کے ۞ صل ۞ اور وہ یعنی کافر لشکر ہین بتون کے غصہ کرتے ہین یہ اونکے لیے اور حاضر ہوتے ہین اونکے پاس دنیا مین
اور وہ بت نہین بھلائی پہونچا سکتے ہین انکو اور نہ مدد کر سکتے ہین انکی اور بعضون نے کہا کہ یہ آخرت کا مذکور ہی کہ لایا جاویگا ہر معبود کہ سوائے
اللہ کے ہی اور اوسکے ساتھ تابعین اوسکے ہونگے کہ جنھون نے پوجا تھا اوسکو اور وہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین ۞ معا ۞

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

پس غمگین کرین تجکو باتین انکی تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھ چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین ۞ فتح ۞ اب تو غم نکھا انکی بات سے ہم جانتے ہین
جو چھپاتے ہین اور جو کھولتے ہین ۞ تفسیر ۞ باتین انکی یعنی کفار مکہ جو جھٹلاتے ہین تجکو اور ایذا دیتے ہین اور جور وجفا
کرتے ہین اسپر غمگین نہو ہم جانتے ہین انکی چھپی دشمنی کو اور ظاہر دشمنی کو پس سزا دینگے ہم انکو پس لائق ہی مثل تیرے کو یہ کہ تسلی پکڑے
ساتھ اس وعید کے اور حاضر کرے اپنے نفس مین صورت حال اپنے کی اور حال اونکے کی آخرت مین تاکہ جاتا رہے اوس سے فکر
اور نگھیرے رہے اوسکو غم پس نہین چاہا آنحضرت کو منع فرمایا غم کرنے سے تو مراد ثابت کرنا آنحضرت کے غم کا نہین ہی انکے کہنے سے
بلکہ یہی ایسی ہی جیسے ہی قول کریم مین فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۞ معا

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝

کیا نہین دیکھا آدمی نے کہ ہمنے پیدا کیا ہی اوسکو نطفے سے پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا ✤ فت ✤ کیا دیکھتا نہین آدمی
کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا ✤ تفسیر ✤ نطفے سے یعنی اوس منی سے کہ نکلتی ہی سوراخ ذکر سے
اور وہ نجس ہوتی ہی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اصل اپنی کے اور دنائت اول حال اپنے کے
پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اوسکی قدرت کا اوپر زندہ کرنے مردون کے بعد بوسیدہ ہونے ہڈیون اونکی کے
پھر جھگڑنا اوسکا بھی نہایت درجے کو پونہچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی منی سے پیدا ہوا اور پھر انکار کرتا ہی پیدا کرنے کا مردے
یعنی ہڈیون بوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت انکار ہی اور نزول اس آیت کا بیچ شان اُبَی بن خلف کے ہی کہ بیچ انکار بعث کے
آنحضرت سے جھگڑا اور ہڈی ایک بوسیدہ ہاتھ مین ملکر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان اجزاے متفرقہ خاک ہوئے کو کون زندہ کرسکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداے تعالی روز قیامت کے اسکو زندہ کریگا اور تجھکو بھی زندہ کرکر دوزخ مین بھیجیگا اور سب
یہ آیت اوتری ✤ ھد ✤ معا ✤

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدائش اپنی کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اس حالت مین کہ وہ پرانی
ہوگئی ہونگی ✤ فت ✤ اور بٹھاتا ہی ہمپر کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کھوکھری
ہوگئین ✤ تفسیر ✤ مثل وہی ہی کہ ہڈی ہاتھ مین ملکر کہا اسکو کون زندہ کریگا بھول گیا اپنی پیدائش کہ منی سے
ہوئی ہی پس وہ بہت عجیب ہی ہڈیون کے زندہ کرنے سے اور جو کہ ثابت کرتے ہین حیات ہڈیون مین اور کہتے ہین کہ ہڈیان
مردار کی نجس ہین اسلیے کہ موت تاثیر کرتی ہی اونمین پہلے اسکے کہ حیات در آوے اونمین وہ سند پکڑتے ہین اس آیت سے
اور ہمارے نزدیک ہڈیان مردار کی پاک ہین اور اسی طرح بال اور پٹھے اوسکے اسلیے کہ حیات نہین در آتی ہی اونمین پس نہین تاثیر کرتی ہی
اونمین موت اور مراد ہڈیون کے زندہ کرنے سے آیت مین پھیرنا اونکا ہی طرف اوس حال کے کہ تھین اوسپر یعنی تر و تازہ بیچ بدن زندہ حساس کے ✤ قل ✤

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ○

کہہ زندہ کریگا اونکو وہ کہ پیدا کیا اونکو اول بار اور وہ ساتھ ہر قسم پیدائش کے دانا ہی جسنے پیدا کی واسطے تمھارے درخت سبز سے
آگ پس ناگہان تم اوس درخت سبز سے آگ روشن کرتے ہو ✤ فت ✤ تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ سب بنانا
جانتا ہی جسنے بنا دی تمکو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سلگاتے ہو ✤ تفسیر ✤ یعنی اوس سے نکالتے ہین یا یعنے
درخت سبز سے ٹہنیان اوسکی آپسمین رگڑتی ہین تو آگ نکلتی ہی جیسے بانس سے ✤ عو ✤ خلق یعنی مخلوق کے ہی دانا ہی نہین پوشیدہ
اوسپر اجزا مخلوق کے اگرچہ متفرق ہوجائین جنگل و دریا مین پس جمع کریگا اونکو اور جیسے تھے پھر ویسے ہی بناویگا پھر ذکر فرمایا
عجائب پیدائش اپنی مین سے روشن ہونا آگ کا درخت سبز سے باوجودیکہ آگ و پانی آپسمین ضد ہین ایک دوسرے کے اور آگ
بجھ جاتی ہی پانی سے اور اس درخت کا بیان ابن عباس رضی نے یون کیا ہی کہ وہ دو درخت ہین ایک کو مرخ کہتے ہین اور دوسرے
کو عفار پس جو کوئی چاہتا ہی اونمین سے آگ نکالنی تو کاٹتا ہی اونمین سے دو ٹہنیان مانند دو مسواکون کے اور وہ سبز ہوتی
ہین ٹپکتا ہی اونمین سے پانی پس رگڑتا ہی مرخ کو کہ وہ نر ہی اوپر عفار کے کہ وہ مادہ ہی پس نکلتی ہی اونمین سے آگ اللہ عز و جل کے
اذن سے اور کہا حکیمانے کہ ہر درخت مین آگ ہی سواے عناب کے اور اہل عرب کی مثالون مین بھی آیا ہی کہ ہر درخت مین آگ ہی

اور مرخ و عفار مین کثرت سے ہی اور مقصود اس قدرت کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جو کوئی قادر ہو اوپر جمع کرنے پانی اور آگ کے
بیچ ایک درخت کے وہ بہت ہی قادر ہوگا اوپر آگے پیچھے لانے موت اور حیات کے آدمی مین اسلیئے کہ جاری کرنا احد الضدین کا
دوسرے پر آگے پیچھے سہل تر ہی عقل کے نزدیک جمع کرنے سے معًا بغیر ترتیب کے پھر آگے بیان فرمایا کہ جو قادر ہی آسمان و زمین کے پیدا
کرنے پر باوجود اس عظم و شان انکی کے تو وہ انسان کے پیدا کرنے پر بہت ہی قدرت رکھتا ہی + مدارک معا +

اَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○

کیا نہین وہ جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو قدرت والا اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند لوگون کے البتہ اور وہی ہی پیدا کرنے والا
جاننے والا + فتح + کیا جسنے بنائے آسمان و زمین نہین سکتا کہ بناوے ایسے آدمی کیون نہین وہی ہی اصل بنانے والا سب جانتا
تفسیر + مانند انکے یعنی انسان چھٹاپے مین بنسبت آسمان و زمین کے یا پیدا کرنے سے مراد یہ ہی کہ اعادہ کرے انکو اسلیئے کہ اعادہ کیا گیا
مثل ہوگا پہلے پیدا کیئے گئے کے نہ وہی البتہ یعنی کیونکہ ہان وہ قادر ہی اسپر خلاق کثیر المخلوقات العلیم کثیر المعلومات + مدارک +

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

سوا اسکے نہین کہ حکم خدا کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ ہی کہ کہے اوسکو ہو پس ہو جاتی ہی + فتح + اوسکا حکم یہی ہی
جب چاہے کسی چیز کو کہ کہے اوسکو ہو وہ ہو جاوے + تفسیر + ہو جاتی ہی یعنی پس موجود ہو جاتی ہی بالضرور حاصل یہ کہ
تمام مخلوقات بسبب پیدا کرنے اوسکے کے ہی ولیکن تعبیر کیا اوسکے پیدا کرنے کو ساتھ کلمہ کن کے بغیر اسکے کہ صادر ہوا اوس سے
کاف اور نون سوا اسکے نہین کہ یہ بیان ہی جلدی پیدا کرنے کا گویا کہ وہ کہتا ہی یعنی کلمہ کن حاصل یہ کہ جیسے
نہین ثقیل ہوتا ہی کہنا کن کا تم پر پس ایسیہی نہین بھاری ہی اللہ پر پہلے پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا + مدارک +

فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

پس پاک ہی وہ کہ اوسکے ہاتھ مین بادشاہی ہی ہر چیز کی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے + فتح + سو پاک ہی وہ ذات جسکے
ہاتھ ہی حکومت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے + تفسیر + یعنی بعد موت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر چیز کے لیئے دل ہی اور تحقیق دل قرآن کا یٰس ہی جسنے پڑھی یٰس چاہتا ہو بسبب اوسکے خشنودی اللہ کی بخشے اللہ نے
گناہ اوسکے اور دیا گیا ثواب سے گویا کہ پڑھا قرآن بائیس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۃ یٰس
آگے حاجت اپنی کے حاجت روائی کیجاویگی اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اگر ہو بھوکا سیر کریگا
اوسکو اللہ اگر ہو پیاسا سیراب کریگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ننگا پہناویگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ڈرتا یعنی کسی چیز سے نڈر کرے
اوسکو اللہ اور اگر ہو وحشت رکھتا مانوس کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو فقیر غنی کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو قید خانے مین نکالے
اوسکو اللہ اور اگر ہو بندی مین پا لڑا گیا خلاص کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو راہ بھولا راہ دکھاوے اوسکو اللہ اور اگر ہو قرضدار
ادا کرے اللہ دین اوسکا اپنے خزانے سے اور نام رکھا گیا ہی اسکا دافعہ اور قاضیہ دفع کرتی ہی اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت + مدارک +
حضرت شیخ عبد العزیز شکر بار علیہ الرحمۃ کی وفات اسی آیت کی تفسیر پر ہوئی ہی فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون ○

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ صافات ہی اسلیئے کہ سرے ہی پر اسکے لفظ والصافات مذکور ہی کہ مراد اس سے ملائکہ ہین مخلوق نوری

اور مقرب ربانی اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین ایک سو بیاسی ہین اور کلمے آٹھ سو ساٹھہ اور حروف تین ہزار آٹھہ سو چھبیس اور رکوع پانچ اور نزول اسکا بعد سورۂ انعام کے ہی اور یہ سورہ یٰسٓ کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ یٰس مین ہی اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یعنی کیا ندیکھا اونھون نے کہ کتنی سنگتین انکے پہلے ہمنے ہلاک کین اور اس سورت مین تفصیل ہی احوال سنگتون کی جو کہ یٰس اسمین تفصیل ہی اونکی جیسے کہ سورۂ اعراف مین ہی بعد سورۂ انعام کے اور شعرا مین بعد فرقان کے ابن عباس رضی سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰس اور صافات روز جمعہ کے پھر مانگا اللہ تعالیٰ سے کچھ دیگا اللہ مانگا ہوا اوسکا

تناسق الدرر فی تناسب السور در منثور وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَوَاحِدٌ ۝

قسم ہی اون فرشتون کی کہ صف باندھتے ہین یعنی نزدیک پروردگار اپنے کے صف باندھنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ ہانکتے ہین یعنی شیطانون کو واللہ اعلم ہانکنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ تلاوت کرتے ہین کتاب الٰہی کو تلاوت کرنے کر تحقیق معبود تمھارا ایک ہی ✻ **فتح** ✻ قسم صف باندھنے والون کی قطار ہو کر پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر پھر پڑھنے والون کی یاد کر بیشک حاکم تمھارا ایک ہی ✻ **تفسیر** ✻ فرشتے کھڑے ہوتے ہین قطار سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہین شیطانون کو جو سننے جا لگتے ہین پھر جب اوترچکا اوسکو پڑھتے ہین ایک دوسرے کے بتانے کو ✻ **موضح** ✻ حدیث مین آیا ہی کہ ملائکہ آسمان مین صفین باندھے کھڑے ہین اپنے پروردگار کے سامنے مانند صفون خلق کے دنیا مین نماز کے لیے اونکی قسم اللہ جل شانہ نے کھائی چنانچہ جابر بن سمرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے عرض کیا ہمنے کہ کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے سامنے فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور آپسمین بھڑے ہوئے کھڑے رہتے ہین صفون مین اور بعضون نے کہا کہ مراد صافات سے وہ ملائکہ ہین کہ صفین باندھے کھڑے ہین ہوا مین تو جو کچھ کہ حکم ہو بجا لاوین یا مراد صفین غازیون کی ہین جہاد مین یا صفین نمازیون کی جماعت مین یا علمائے عاملین کہ تہجد مین اور اور تمام نمازون مین قدم برابر جما کر کھڑے ہوتے ہین مثل صف کے اور ہیچ صف فائدہ رسانی کے ساتھہ صف فیض رسانی کے قائم ہوتے ہین اور مراد زاجرات سے ملائکہ ہانکنے والے شیاطین کے ہین کہ جو حکم الٰہی کے سننے کو آسمان پر جا لگتے ہین یا زواجرات قرآن کہ برائی سے منع کرتے ہین یا غازی ڈانٹنے والے گھوڑون یا دشمنون کے یا وہ مومن مراد ہین کہ اپنے نفسون کو گناہون سے باز رکھتے ہین اور یا وہ علما مراد ہین کہ لوگون کو گناہون سے منع کرین اور یا جانور پرند ہین کہ ہوا مین صف باندھے ہوئے شہوات کو زجر کرتے ہین یعنی روکتے ہین اور طرح بطرح کے ذکر الٰہی مین مشغول ہین اور یا فرشتے ہانکنے والے ابر کے مراد ہین یا فرشتے روکنے والے لوگون کے معاصی سے بسبب الہام کے اور مراد تالیات سے ملائکہ ہین کہ ہمیشہ تسبیح اور تمجید الٰہی کرتے ہین اور یا غازی کہ ہمیشہ ذکر الٰہی مین رہتے ہین اور جہاد مین بھی اوس سے باز نہین رہتے اور یا مومن نمازین پڑھنے والے قرآن کے مراد ہین اور یا علما پڑھنے والے احکام شریعت کے خلق پر ہین اور بہر تقدیر چونکہ اہل مکہ کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر ڈالا محمد نے سب معبودون کو ایک معبود خدا تعالیٰ نے یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ معبود تمھارا ایک ہی ✻ **معالم** ✻ **تنبیہ** ✻ اس سے بڑی فضیلت معلوم ہوئی ملائکہ اور علمائے عاملین اور مجاہدین اور ذاکرین وغیر ذلک کی کہ جو اوپر مذکور ہوئے اسلیے کہ پاک پروردگار نے قسم انکی کھائی اور قسم اونھین کی کھائی جاتی ہی

زواجرات وہ آیتین ہین کہ جنمین زجر و تنبیہ برائی پر کیا ہی ۱۲

کہ جو ذی قدر اور عزیز ہوتے ہین قسم کھانے والے کے نزدیک ٭

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

وہ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی اور وہ پروردگار ہی مشرقون کا ہی یعنی اور مغربون کا بھی ٭ فتح ٭
رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اور رب مشرقون کا ٭ تفسیر ٭ شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین مین
سورج کو ہر روز جدا اور دوسری طرف اوتنی ہی مغربین ٭ صو ٭ مشارق یعنی مطالع آفتاب کے کہ تین سو ساٹھہ ہین اور
ایسے ہی مغرب تین سو ساٹھہ ہین اسلیے کہ ہر روز ایک مشرق سے نکلتا ہی اور ایک مغرب مین جاتا ہی اور بعضون نے کہا
جو جگہہ کہ نکلتے ہوئے پڑتی ہی اوسپر روشنی آفتاب کی وہ ایک مشرق ہی اور جو جگہہ کہ غروب ہوتے مین روشنی آفتاب کی اوسپر
پہونچتی ہی وہ ایک مغرب ہی پس گویا کہ ارادہ کین ساتھہ اسکے تمام وہ جگہین کہ دھوپ پہونچتی ہی اونپر اول روز مین اور آخر
روز مین اور جہان کہ مشرقین اور مغربین فرمایا ہی جیسے کہ سورہ رحمن مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مراد مشرق و مغرب جاڑے اور گرمی کے ہین اور جہان رب المشرق و المغرب فرمایا ہی جیسے کہ
سورہ مزمل مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ پس مراد جہت ہی کہ مشرق ایک
جہت ہی اور مغرب ایک جہت ٭ اور ایک روایت طویل ابن عباس رضہ سے منقول ہی مختصر اوسکا یہ ہی کہ ملوک حضرموت کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اونھون نے کتنی ایک باتین پوچھہ کر عرض کیا کہ ہم کیونکر جانین کہ تم رسول ہو
خدا کے پس آنحضرت نے ایک مٹھی سنگریزون کی بھر لی اور فرمایا کہ یہ گواہی دینگے کہ مین رسول ہون خدا کا پس تسبیح کی
سنگریزون نے آنحضرت کے دست مبارک مین اون بادشاہون نے کہا کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہہ آپ رسول ہین
خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ نے بھیجا ہی مجکو ساتھہ حق کے اور اوتاری مجپر کتاب نہین آتا
ہی باطل آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے وہ میزان مین بہت بھاری ہی بڑے بڑے پہاڑ سے اور اندھیری رات مین مانند
روشنی شعلے کے ہی اونھون نے عرض کیا کہ پس سنائیے ہمکو اوسمین سے کچھہ پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا یہان تک کہ پہونچے وَرَبُّ الْمَشَارِقِ تک پھر ٹھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ٹھہر گئی روح
آپ کی یعنی اس مضمون کی لذت سے ایک سکتے کی سی حالت پیدا ہوئی پس نہین حرکت کرتا تھا حضرت کے اعضا مین سے کچھہ اور
اشک مبارک آنحضرت کے بہتے تھے آپ کی داڑھی شریف پر پس کہا اونھون نے کہ ہم دیکھتے ہین آپکو روتے کیا اوسکے ڈر سے
روتے ہو کہ جسنے بھیجا ہی تمکو فرمایا آنحضرت نے کہ اوسی کے ڈر نے رولایا مجکو بھیجا ہی اوسنے مجکو صراط مستقیم پر کہ سیدھی ہی مانند
تلوار کے اگر کجی کرون مین اوس سے ہلاک ہو جاؤن پھر پڑھی یہ آیت وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اخر آیت
تک ٭ صا ٭ در منثور ٭ تنبیہ ٭ سبحان اللہ کیا شان عظمت رب جلیل کی اس آیت سے معلوم
ہوتی ہی اوسکی ربوبیت یعنی پرورش ہی کا ظہور ہی کہ اتنا بڑا آسمان بے ستون کھڑا ہی اور چرخے کی طرح پھر رہا ہی اور ستارے
اوسکے اپنے اپنے منازل مین سیر کرتے ہین اور فرشتے عجیب عجیب طرح سے اوسکی بندگی مین لگ رہے ہین اور اوسکے حکم سے تمام
امور مخلوق کے سرانجام کرتے ہین اور وہان سے مینھہ برستا ہی کہ مدار ہی سبب معاش مخلوقات کا پھر آگے زمین پس دیکھیے کہ کیا
ظہور اوسکی ربوبیت کا ہی کہ لوگ کھیتیان کرتے ہین باغات لگاتے ہین اونکو اوسنے کیا بہرہ مند کرتا ہی کہین نہرین جاری ہین
کہین گل بوٹا کھل رہا ہی کہین پڑھنا پڑھانا علوم دینیہ کا کہین جاری احکام شرعیہ کا کہین ذکر اللہ ہو رہا ہی یہ باغ اور ہی طرح کا

کھل رہاہی کہ اسکے آگے ان باغات کی کچھہ بھی حقیقت نہین اوسی کی پرورش و قدرت سے ہر کوئی ان چیزون پر قادر ہوتاہی
اور کہین تجارت ہو رہی ہی کہین طرح طرح کی عجیب چیزین بن رہی ہین کہین کارخانہ محبت اللہ فی اللہ کا جاری ہی کہ کوئی اوستاد
سے محبت رکھتا ہی کوئی مرشد سے کوئی بیوی بچون سے بلحاظ اتباع سنت کے اور عکس انکا بھی ایسا ہی پھر دریا مین دیکھیے تو
وہان اوسی طرح کا ظہور ربوبیت ہی کہ اوسمین طرح طرح کے جانور پرورش پارہے ہین لوگ کشتیون مین سوار ہو کر ہزارون
کوس پر جاکر اپنے مقصد حاصل کرتے ہین غرض کہ زمین اور آسمان مین اور درمیان مین انکے عجیب عجیب کارخانے اوسکی
ربوبیت اور قدرت کے نمایان ہین مصرع ہر ذرے مین چمکے ہی جلوہ تری قدرت کا ٭ اور جتنا جسکو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی و تناہی
اوسکی نظر مین دکھاؤ ان چیزون کا زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جتنا اوس سے دور ہوتا ہی و تنا ہی ان چیزون کے دیکھنے سے
بے نصیب چونکہ آنحضرت اکمل الکاملین اور اعرف العارفین تھے آپ کو شان ربوبیت کی اور عظمت و کبریائی اور خشیت الٰہی
اکثر اوقات تو نمایان رہتی تھی کہ اور کسیکو وہ حاصل نہین لیکن چونکہ یہ آیت پڑھی اسوقت لذت دیا داوسکی زیادہ ہوئی اور
عظمت و خشیت الٰہی دل مین بہت سمائی اس سے یہ حالت دربیش آئی اور حضرت کے قلب مبارک مین جو ہر وقت عظمت و خشیت
الٰہی رہتی تھی کہ بیان اوسکا حدیث مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو
تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ نہین سنتے ہو تم یعنی ہول قیامت کی اور شدت عذاب کی آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچڑ بولتا ہی مانند
زین چڑے کے مارے عظمت الٰہی کے اور لائق ہی اوسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی نہین ہی
آسمان مین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو
تم جو کچھہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھہ عورتون کے بچھونون پر اور نکلو تم طرف
راہون کے فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالی سے کہا ابو ذر نے جو روایت کرتے ہین اس حدیث کو ای کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی گناہون مین نہ آلودہ ہوتا اور روایت مین آیا ہی کہ صحابہ رضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تو بڈھے ہو گئے فرمایا آپ نے کہ بوڑھا
کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور بہنون اوسکی نے یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور
عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے انتہی اور کہان تک بیان کیجیے عظمت و خشیت الٰہی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل مین سمائی تھی اب غور کرو بھائیون کہ حال اپنے پیشوا اور فخر الاولین والآخرین کا کہ جنکے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے تھے
اللہ تعالی نے یہ ہو اور ہم امتی اونکے ایسے غافل ہون شان ربوبیت سے کہ شب و روز تابع خواہش نفسانی کے ہوکر فسق و فجور
و نافرمانی مین گرفتار ہون اگر یہ عظمت اوسکی پوری پوری دل مین ہو کہ وہ رب ہی آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ درمیان
مین ہین انکے اور رب ہی مشارق و مغارب کا تو کاہیکو اوسکے حکمونکو پس پشت ڈالین یہ جانین کہ جب اوسکی ایسی شان ہی
کہ وہ رب العٰلمین ہی تو اوسکے فرمانے کو سب پر مقدم رکھے ہائے افسوس صد افسوس اپنے بڑون کے برابر بھی تو اوسکی عظمت و خشیت
دل مین نہین رکھتے باپ بلکہ بھائی کے سامنے مثلاً رنڈی سے کلام نکرین چہ جاے زنا اور اللہ جل شانہ کے دیکھنے کی کچھہ بھی پروا نہین
اور اسی طرح اور گناہون کا حال سمجھنا چاہیے رونا چاہیے اپنے حال پر اور توبہ و استغفار کرنی اور رجوع کرنی اوسکی طرف کہ وہ بڑا ہی
غفور رحیم ہی جب غلام بھاگا ہوا اوسکے در کا اوسی کے در پر آکر التجا اور استغفار و زاری کرتا ہی تو ظہور شان غفوری اور
ربوبیت کا زیادہ از حد ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ
اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے

راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب وسن جاگہہ سے کہ گمان نہین کرتا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلے آنکھون اوسکی سے آنسو اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف اللہ تعالی کے سے
پھر پہونچے کسی چیز کو بہتر جگہہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر انتہی سبحان اللہ کیا عنایت و پرورش ہی اوسکی
شان ربوبیت کی حیطہ التحریر و تقریر سے باہر ہی کہان تک لکھیے لیکن بھائیون کان لگا کر ایک حدیث قدسی سنیے اور اوسپر عمل کیجیے
کہ معلوم کرنے شان ربوبیت رب مین اور ادای شکر اوسکے مین کافی و وافی ہی روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ جملے اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ تبارک و تعالی سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ای میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے
حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین ای بندون میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت
کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندون میرے تم سب بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاون
مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق او بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اور ایک اور روایت مین
بدلے اس مضمون کے یون ہی کہ سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو
یعنی حلال و طیب انتہی ای بندون میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مینے پس مانگو
مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات و دن اور مین گناہ بخشتا ہون سب
یعنی توبہ و استغفار سے یا مراد یہ ہی کہ سوا شرک کے اور گناہ بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو
ای بندون میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہنچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہنچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہنچا سکو
مجکو یعنی تمھارے گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھہ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے
ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور
جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے تو نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھہ یعنی اگر تم نہایت
پرہیزگار ہو جاؤ کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے آنحضرت ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین یعنی بادشاہی مین کچھہ زیادتی
نہین ہوتی ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے یعنی سب ملکر ہون
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اور
اور روایت مین آیا ہی دو نون جانے کسی چیز کے بدلے برابر پشہ کے ای بندون میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے
اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا او سچیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت
کہ ڈالی جاوے دریای شور مین ای بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا
مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف
کرے اللہ تعالی کی اور جو پاوے سواے بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے
نفس سے تمام ہوئی حدیث پس بھائیون ان مضامین مین غور کرکر کفر اور شرک اور بدعتون اور اور گناہون سے اپنے تئین
بچاؤ اور اپنے مولی سے ہر امر مین دھن لگاؤ اور اتباع سنت کو دستور العمل اپنا ٹھہراؤ تا مستحق اوسکی پرورش و عنایت کے ہو

اور معلوم ہو کہ تینے اوسکو رب آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ انکے درمیان ہین ہین اور رب مشارق و مغارب کا سمجھا والا یہ دوہا کہا ہوا کسی بزرگ کا ٭ پر صادق آو بگا دوہا کہتے ہین کرتے نہین پونہہ کے بڑے لبیار ٭ سو نہہ بڑے کالے ہوئینگے سائین کے دربار ٭ تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے پکر لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے ٭ مشلوۃ وغیرہ

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ اِۨلْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝

تحقیق ہمنے آرایش دی آسمان دنیا کو ساتھہ زینت کے یعنی ساتھہ ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے ہر شیطان سرکش سے ٭ فتح ٭ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ٭ تفسیلی ٭ معلوم ہوتا ہی تارے سب ورلے آسمان ہین ہین اگرچہ پھیر اہر ایک کا اوپر سو یا نیچے ہو اور انھین تارون کی روشنی سے آگ نکلتی ہی جس سے شیطانون کو مار پڑتی ہی جیسے سورج سے آتشی شیشے سے ٭ مو ٭ لفظ الکواکب بدل ہی بزینۃ سے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے زینت دی ورلے آسمان کو ساتھہ ستارون کے ٭ عل ٭

لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

مقصد یہ کہ کان نرکھین شیاطین طرف بڑے فرشتون بلند کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اونکے شعلے ہر جانب سے واسطے ہانکنے اور واسطے اونکے ہی عذاب دائم مگر جو کوئی اُچک لے گیا یعنی کوئی کلمہ کلمات ملائکہ سے ایک بار اُچک لیجانا پس پیچھے لگتا ہی اوسکے شعلہ چمکتا ٭ فتح ٭ بس نہین سکتے اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین ہر طرف سے ہانکے گئے اور اونکو مار ہی ہمیشہ مگر جو اُچک لایا جھپ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگارا چمکتا ٭ تفسیلی ٭ ملأ اعلی سے مراد فرشتے ہین اسلیے کہ وہ رہتے ہین آسمانون مین اور انس و جن ملأ اسفل ہین اسلیے کہ وہ رہنے والے زمین کے ہین ہر جانب سے یعنی تمام آسمان کی جانبون سے کہ جس طرف سے چڑھتے ہین چوری سے سننے کے لیے و دھرہی سے شعلے مارے جاتے ہین اور واصب کے معنی ہین دائم مشتق وصوب سے یعنی دنیا مین اوپر شعلے مارے جاتے ہین اور آخرت مین عذاب دائم غیر منقطع طیار ہی اونکے لیے ابن عباس رض سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ کے کہا کہ شیاطین قتل نہین کیے جاتے ہین بسبب شعلون کے اور نہ مرتے ہین لیکن وہ اونکے بدنون کو جلا کر خراب اور زخمی کر دیتے ہین بغیر قتل کے اور ابراہیم سے منقول ہی اسی کی تفسیر مین کہ جو شیطان جاتا ہی چوری سے سننے کو پس جب کچھہ سنتا ہی چوری سے اور شعلہ لگتا ہی تو کہتا ہی اوس شیطان سے جو قریب اوسکے ہوتا ہی تھا ایسا اور ایسا یعنی فلانی فلانی بات کا مذکور تھا ٭ مس ٭ در منثور ٭ مراد ملأ اعلی سے ملائکہ ہین یعنی زینت دی ہمنے آسمان کو ساتھہ ستارون کے اور ساتھہ حفاظت اوسکی کے چوری کے سننے سے کہ بعد اوسکے شیاطین اوسپر قدرت نرکھین اور اگر کوئی شیطان قریب آسمان کے ہو کر کوئی بات فرشتون کی باتون مین سے اُچک لے بھاگے تو اوسی وقت اوسپر شعلہ جاری ہو کر ہانکا جاوے اور روایت کیا گیا ہی کہ پہلے بعثت رسول علیہ السلام ہمارے کے سے شیاطین قریب آسمان کے جا کر کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور وہان سے آکر کلمات باطلہ اپنے ساتھہ اون کلمات کے ملا کر لوگون کو پونہچاتے تھے بسبب برکت بعثت آنحضرت کے اس کام سے باز رکھے گئے اب اگر طمع کر جاتے ہین تو شعلے مارے جاتے ہین ٭ بحر ٭ باقی رہا یہ کہ یہان پر ایک سوال ہی کہ جسکا جواب ضروری ہی وہ یہ ہی کہ پہلی آیت مین پروردگار نے اپنی ذات کو غائب کے صیغے سے یاد فرمایا کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

فرمایا اور اس آیت مین غائب سے متکلم کی طرف التفات فرمایا اور یون ارشاد ہوا کہ ہمنے ایسا اور ایسا کیا یعنی زینت وغیرہ
آسمان دنیا کو دی ستارون سے تو اب اس عبارت کے اسلوب اور تغیر اور پھیرنے مین کیا نکتہ ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اوس آیت
مین وہ وصف بیان فرمایا تھا کہ جنکا ظاہر ہونا مخلوقات سے کسی طور متصور نہین ہے جیسے پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور مشارق
کا اور مغارب کا وہان پر متکلم کے صیغے سے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین تھی اسواسطے کہ سب انا اور عقلمند اسبات کو جانتے
ہین کہ یہ کام سوائے اوس ذات پاک کے کوئی نہین کر سکتا اور اس آیت مین ایسے کام ذکر کیے ہین کہ جنمین آدمی کو بھی دخل ہی
اور وہ کام آدمی بھی ظاہر مین کر سکتا ہی جیسے قندیلون اور چراغون سے مکان کو آراستہ کرنا اور دشمنون کو سنگسار کرنا اور دشمنون
کی خرابی کا اسباب موجود رکھنا کہ یہ سب کام آدمی بھی کرتے ہین تو یہان پر متکلم ذکر کرنا ضرور ہوا تا کسی طرح
کا شبہ باقی نرہے * تفسیر عزیزی * اپنی قدرتین بیان فرما کر اب بیان فرماتے ہین کہ عجب حال ہی ان مشرکون کا
کہ باوجود دیکھنے ایسی قدرتون کاملہ ہماری کے انکار بعث و حشر کا کرتے ہین بھلا پوچھو تو انسے کہ جب ہمنے بڑی بڑی چیزین مثل
ملائکہ اور جنات اور آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کین تو انکا دوبارہ پیدا کرنا کہ نہایت ضعیف الخلقت ہین مٹی سے بنے ہین
ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہی *

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ○

پس استفسار کر انسے یعنی کفار مکہ سے آیا یہ سخت تر ہین پیدائش مین یا جو کہ پیدا کیے ہمنے یعنی ملائکہ اور جن اور آسمان
وغیرہ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو مٹی چپکتی سے * فتح * اب پوچھ انسے یہ مشکل ہین بنانے یا جتنی خلق ہمنے بنائی ہم ہی نے
انکو بنایا ہی ایک گارے چپکتے سے * تفسیر * جو کہ پیدا کیے مراد ہین وہ چیزین کہ ذکر کی گئین اوسکی مخلوق مین سے
یعنی ملائکہ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان مین ہی اور یہ استفہام بمعنی تقریر کے ہی یعنی یہ چیزین بہت سخت ہین
پیدائش مین پس جب انکو پیدا کیا ہمنے در صورتیکہ کچھ بھی وجود نتھا انکا تو بعث اور اعادہ ان اموات کا کہ نہایت ضعیف الخلقت
ہین مٹی کے بنے ہوئے ہمپر کیا مشکل ہوگا کہ یہ اوسمین شک رکھتے ہین اور حسب ایک قول کے مراد امتین گذشتہ ہین یعنی اونکو باوجود
اوس شدت و قوت کے بسبب گناہون کے ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا ان ضعیفون کا کیا مشکل ہوگا کیون عبرت نہین پکڑتے ہین * مل بحر *

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ○

بلکہ تعجب کیا تونے یعنی کافرون کے حال سے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین * فتح * بلکہ تو رہا ہی اچنبے مین اور وے کرتے ہین ٹھٹھے * تفسیر *
یعنی تجکو انسے تعجب آتا ہی کہ ایمان کیون نہین لاتے اور اونکو تجھسے ٹھٹھا * مو * بلکہ تعجب کیا تونے یعنی اونکے جھٹلانے سے
تجکو آتا ہی کہ رسول علیہ السلام کو گمان یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنیگا ایمان لاویگا اور جب مشرکون نے اوسکو سنا تو ایمان
نلائے بلکہ تمسخر کیا پیغمبر خدا متعجب ہوئے یہ آیت آئی کہ یہ جو تجکو جھٹلاتے ہین تو تعجب کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ تیرے تعجب سے
تمسخر کرتے ہین یا مراد یہ ہی کہ تعجب کیا تونے انکے انکار کرنے سے بعث کا اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین امر بعث سے اور حمزہ اور
کسائی نے عَجِبْتُ تے کے پیش سے پڑھا ہی اور یہ قرأت ابن مسعود اور ابن عباس کی ہی اس صورت مین معنی یہ ہونگے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مینے تعجب کیا انکے انکار و تکذیب سے اور یہ تمسخر کرتے ہین * مل بحر *

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ○ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ○ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○

اور جب نصیحت دی جاوے انکو نہین نصیحت پکڑتے ہین اور جب دیکھین کوئی نشانی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین نہین یہ مگر

جادو ہی ظاہر ✣ فــ ✣ اور جب سمجھایئے نہین سوچتے اور جب دیکھین کچھہ نشانی ہنسی مین ڈال دیتے ہین اور کہتے ہین اور کچھہ
نہین یہ جادو ہی کھلا ✣ تفسیر ✣ اور داب انکا یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین ساتھہ قرآن کے تو نہین نصیحت
مانتے اور جب دیکھین کوئی نشانی مانند دو ٹکڑے ہونے چاند کے اور مانند اسکے تو ٹھٹھا کرتے ہین ساتھہ اوس کے ✣ مدا

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ۝

اور کہا کفار مکہ نے اس حال مین کہ انکار کرنے والے بعث کے تھے کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیان کیا ہم
اوٹھائے جاوینگے آیا باپ پہلے ہمارے اوٹھائے جاوینگے ✣ فــ ✣ کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر
اوٹھانا ہی کیا اور ہمارے باپ دادون کو اگلے ✣ مو ✣

قُلۡ نَعَمۡ وَاَنۡتُمۡ دَاخِرُوۡنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ۝

کہہ ہان اوٹھائے جاؤگے اور تم خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین کہ وہ اوٹھنا ایک نعرہ تند ہوگا پس ناگہان وہ دیکھین گے ✣ فــ ✣
تو کہہ ہان اور تم ذلیل ہوؤگے سو وہ تو یہی ایک جھڑکی پھر تبھی یہ لگین گے دیکھنے ✣ تفسیر ✣ اور تم خوار ہوؤگے یعنی
اوٹھائے جاؤگے اس حال مین کہ خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین الخ یعنی بعث یعنی اوٹھنا بعد مرنے کے سوائے ایک نفخہ کے
نہین ہی جون ہی ایک نفخہ ہوگا سب زندہ ہونگے اور یہ نفخہ دوسرا ہوگا پس ناگہان وہ یعنی خلائق کہ زندہ ہونگے دیکھین گے اوس چیز کو کہ
کیجاویگی ساتھہ اونکے یا دیکھین گے طرف اعمال بد اپنے کے یا منتظر ہونگے اوس چیز کے کہ اوترے گی اونپر ✣ جلالین ✣ مد ✣

وَقَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا هٰذَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۝ هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ الَّذِيۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ۝

اور کہین گے کفار ای ولے ہمپر یہ ہی دن جزا کا کہا جائیگا یہ ہی روز فیصل کرنے قضایا کا کہ اوسکو جھٹلاتے تھے تم ✣ فــ ✣
اور کہین گے ای خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یہ ہی دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے ✣ تفسیر ✣ لفظ ویل ایک کلمہ ہی
کہ کہا جاتا ہی وقت ہلاک ہونے کے اور معنی ویلنا کے ہلاکنا ہین اور یا حرف تنبیہ کا ہی یہی دن جزا کا یعنی یہ ایسا دن ہی
کہ بدلا دیا جاویگا ہمکو ہمارے اعمال کا اور یوم الفصل کے معنی یہ ہین کہ دن ہی حکم کرنے اور فرق کرنے کا درمیان فرقون ہدایت
وضلالت کے پھر احتمال ہی کہ ہووے هٰذَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ سے تُكَذِّبُوۡنَ تک کلام کافرون کا کہ بعضے کافر بعضون سے
یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کافرون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ يٰوَيۡلَنَا هٰذَا
يَوۡمُ الدِّيۡنِ کلام کافرون کا ہو اور هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کفار کے جواب مین یون کہین گے ✣ مدا ✣
تنبیہ ✣ اسدن کا ذکر سورۂ نبا مین بھی فرمایا ہی ان آیتون مین اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ۝ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ
فِي الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا ۝
یعنی بیشک دن فیصلے کا ہی ایک وقت ٹھہر رہا جسدن پھونکین نرسنگا پھر چلے آؤ جوٹ جوٹ اور کھولا جاوے آسمان تو ہو جاوے
دروازے اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا انتہی اور جا بجا پروردگار نے اس دن کا ذکر فرمایا ہی اپنے کلام مجید مین
اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اور علما ربانیین نے طرح بطرح خلائق کو سمجھایا لیکن چونکہ خواب غفلت مین ہین کچھہ ہوشیار
نہین ہوتے اور اوسکے لیے سامان نہین کرتے اوسدن پردے غفلت کے اوٹھہ جائین گے جیسے کہ پاک پروردگار خبر دیتا ہی
اہل غفلت کو اور اوسدن کے ہوشیار ہونے کی اس آیت کریمہ مین لَقَدۡ كُنۡتَ فِيۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ
غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ۝ یعنی اوس دن فرماویگا کہ تو بے خبر رہا اسدن سے اب کھولدیا ہمنے تجھپر سے پردہ

تیرا اب آج تیری نگاہ تیز ہی اور انبیا اور علما علیہم الصلوۃ والسلام کا سمجھانا نفع کی ہی جس مین پرستی ہو یہ ہر روز پکار رہی ہی
کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ موت کہ قیامت صغری ہی سر پر کھڑی ہی ہوشیار ہو اور وہان کا سامان کرو اور گناہون سے باز آؤ
اور اپنے مولی کی طرف رجوع کرو چنانچہ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ زمین پکارتی ہی ہر روز دس باتین کہتی ہی ای ابن آدم چلتا ہی
تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیری طرف پیٹ میرے کے ہی اور گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب کیا جاویگا تو میرے پیٹ مین
اور ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور روویگا تو میرے پیٹ مین اور خوش ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہوویگا تو میرے پیٹ مین
اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹھ پر اور ڈالا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور کھاتا ہی تو حرام میری پیٹھ پر اور تجکو کھاوینگے کیڑے میرے
پیٹ مین اور اتراتا اور اکڑتا پھرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور چلتا پھرتا ہی تو خوش میری پیٹھ پر
اور پڑیگا تو غمگین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو اندھیرے مین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی
تو مجمعون مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو تنہا میرے پیٹ مین انتہی پس بھائیون سوچو ان مضامین مین اور جاگ کر خواب غفلت سے اپنے
مولی کی طرف رجوع کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ سے تا وہ جو دن فیصلہ کا ہوگا اوس دن تم اپنے رسول کے طفیل سے
جناب عالیات مین چین کروگے والا خدا جانے کہ او فرعون کے ساتھ کس دوزخ کے گڑھے مین پڑے ہوؤگے اللہ بچاوے
اوس سے ❊ منہیات ❊

احْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝

کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا اوٹھاؤ یعنی ملائکہ ظالمون کو اور اونکے ہمراہیون کو ساتھ یعنی ساتھ شیاطین کے واللہ اعلم اور ساتھ اون
چیزون کہ پوجتے تھے سوائے خدا کے پس رہنمائی کرو اونکو طرف راہ دوزخ کے ❊ فتح ❊ جمع کرو گنہگارون کو اور اونکے جوڑون کو
اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے ❊ تفسیر ❊ یہ حکم ہوا فرشتون کو اونکی جوڑی
یا تو چورون کو کہا یا ایک ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہین اونکو کہا ❊ مو ❊ یعنی ملائکہ کو اللہ تعالی فرماویگا کہ جمع کرو کفار کو طرف
موقف کے حساب و جزا کے لیے یا فرشتے کہینگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ جمع کرو اونکو دوزخ مین ڈالنے کے لیے اور ازواج
سے مراد ہین وہ لوگ کہ مشابہ اور مانند اونکے ہین اور تابعدار اونکے کہا قتادہ اور کلبی نے جو کہ عمل کرین اونکے سے پس بت پرست
بت پرستون کے ساتھ ہونگے اور ستارہ پرست ستارہ پرستون کے ساتھ اور شراب خوار شراب خوارون کے ساتھ ہونگے اور
زناکار زناکارون کے ساتھ اور پیاز خور پیاز خورون کے ساتھ یا مراد ہین مصاحب اونکے قسم شیاطین سے کہ ہر کافر اپنے
شیطان کے ساتھ ہوگا زنجیر مین یا مراد ہین کافر بیبیان اونکی اور مراد مایعبدون سے بت اور شیاطین ہین اور بعضے مشرکون نے
جو حضرت عیسی علیہ السلام اور عزیر اور ملائکہ کو معبود ٹھہرایا ہی مایعبدون سے مستثنی ہین ساتھ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا
الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ❊ مل ❊ بح ❊ معاد ❊ منثور ❊
تنبیہ ❊ ان مفسرون نے چند مشرکون کا ذکر بطور مثال کے کیا ہی کہ اسی پر سمجھنے والا سمجھ لیگا کہ سب مشرکون کا یہی حال
ہوگا یعنی تعزیہ پرست تعزیہ پرستون کے ساتھ جمع ہونگے اور مینہدی پرست مینہدی پرستون کے ساتھ اور قبر پرست
قبر پرستون کے ساتھ اور چھڑی پرست چھڑی پرستون کے ساتھ اور تھان پرست تھان پرستون کے ساتھ اور سیتلا پرست سیتلا
پرستون کے ساتھ غرض کہ تمام مشرک اپنے ہمجنسون کے ساتھ جمع کیے جاوینگے میدان محشر مین احکم الحاکمین کے
سامنے حساب و جزا کے لیے ❊

ف حال تعزیہ و مینہدی و چھڑی پرستان

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝

اور روکو انکو تحقیق یہ سوال کیے جاوینگے کیا ہی تمکو کہ نہین مدد کرتے تم ایک دوسرے کی بلکہ وہ آج کے دن گردن جھکنے والے ہین
اور پھر ٹھہرا رکھو اونکو انسے پوچھنا ہی کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے کوئی نہین وہ آج آپ کو پکڑواتے ہین ف تفسیر
حکم کے بعد ٹھہرا کر اونکی آپس مین ہوئی جب دوزخ کو روانہ ہونگے اور پل صراط کے پاس پہونچین گے تو حکم ہوگا کہ انکو ٹھہرا رکھو
اور انکے عقائد اور اقوال و افعال سے سوال کرو واسطے زیادتی سرزنش کے یہ قول ابن عباس کا ہی اور روایت کیا گیا ہی
اونسے یہ بھی کہ لا الہ الا اللہ سے پوچھا جاویگا اور حدیث مین آیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ٹلینگے
قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا چار چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو
اور جوانی اوسکی سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو
اور علم اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اوس پر انتہی اور کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے اونسے کہینگے تو بیچا کہ کیون آپس مین
ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے جیسے دنیا مین کرتے تھے اور یہ جواب ہی ابوجہل کے قول کا کہ اوسنے روز بدر کے کہا تھا
نحن جمیع منتصر یعنی ہم سب کا مثیل ہی بدلا لینے والے پھر فرماویگا اللہ تعالی اونکی طرف سے بلکہ یہ آج کے دن فرمان بردار
ذلیل ہین ✤ معانی ✤ تنبیہ ✤ وہ دن نہایت سخت ہوگا جسنے یہان اوسکی فکر رکھی وہان جواب کچھ نہ بنیگا
اسی لیے اکابر دین رہے محاسبہ بتایا ہی جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حاسبوا قبل ان تحاسبوا پس چاہیے
کہ ہر شب اپنے عمل اچھے برون مین دھیان کیا کرے یہ جانے کہ مین غلام ہون ایک بڑے شہنشاہ کا اوسنے مجھے بھیجا ہی
سوداگری کو اگر اچھی سوداگری کرونگا سرخ رو ہونگا انعام پاؤنگا بری سوداگری کرونگا خراب ہونگا جوتیان کھاؤنگا اسلیے کہ وہ مالک
ایسا ہی کہ اوسکی خلاف مرضی کوئی بول نہ سکیگا اوس دن اوس شان قہاری کے آگے لوگ لرزان ترسان ہونگے کون بدون
اوسکی مرضی کے بولے پس ہر شخص کو چاہیے کہ سوچے اپنے اعمال مین اگر اچھے عمل پاوے شکر کرے اور زیادہ توفیق ہوگی بھلائی کی
بموجب وعدہ الہی کے لئن شکرتم لازیدنکم اور اگر برے عمل پاوے توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کرے اور دعا مانگے کہ یا اللہ
مجھے اس بلا کو چھڑانا اوس آفت سے بچے روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم ع کے صحیفون مین
فرمایا تھین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار و فریب خوردہ دنیا مین تحقیق مینے نہین بھیجا تجکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن
بھیجا مینے تجکو تاکہ بچے تو بددعا کے مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جب تک کہ اوسمین
عقل ہی یہ کہ ہون اوسکے لیے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوسمین اپنے رب سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اوسمین
اپنے نفس سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کے لیے
اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ طیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش یا لذت
اوٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ زمانے کا حال دیکھتا رہے متوجہ رہے اپنے حال پر محافظت کرتا رہے اپنی زبان کی اور جسنے
محاسبہ کیا کلام اپنے کا اپنے اعمال مین سے کم ہوگا کلام کرنا اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینے پس کیا ہی حضرت موسی ع کے
صحیفون مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش ہوتا ہی اور تعجب
کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ دوزخ کا اور پھر ہنستے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے
اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی معاش کے طلب کرنے مین اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور اوسکے انقلاب کو اور پھر اطمینان کرے

اوپر او تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے کل کے دن کے حساب کا اور پھر عمل نکرے انتہی اور وہان کی فکر موت کی یاد سے
خوب ہوتی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت یاد کرو تم موت کو اسلیے کہ وہ دھوتی ہی گناہون سے وبے رغبت کرتی ہی دنیا مین
پس اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت غنا کے ڈھا دیگی اوسکی لذتون کو اور اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت فقر کے راضی کردیگی تمکو تمھاری گزران
اور آیا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر کہ لوگ آواز سے ہنس رہے تھے پس فرمایا کہ ملاؤ تم اپنی مجلس مین لذتون کی
مکدر کرنے والی کو عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہی
موت واعظ ہونے مین اور لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا شہیدون کے ساتھ بھی کسیکا حشر ہوگا فرمایا ہان جو یاد کرے موت کو شب وروز
مین بیس بار اور کہا سدی نے بیچ تفسیر آیت خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کے یہ کہ پیدا کیا
اللہ تعالی نے موت اور حیات کو تا کہ آزماوے تمکو کہ کون تم مین بہت یاد کرتا ہی موت کو اور کون خوب مستعد رہتا ہی اوسکے لیے اور کون بہت ڈرتا
ہی اور حذر کرتا ہی انتہی غرض کہ موت کی یاد سے وہان کی فکر خوب ہوتی ہی کہ ایسا کام نکرون کہ وہان اوسکی پرسش کے وقت جواب نبنے
اور لگے ڈرنے ہ مرقاۃ ہ شرح الصدور ہ

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝

اور متوجہ ہونگے بعضے اونکا اوپر بعضون کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہوے کہینگے تحقیق تم آتے تھے ہمارے پاس داہنی طرف سے یعنی اور بائین طرف سے بھی
واسطے گمراہ کرنے کے واللہ اعلم ہ فتح ہ اور متوجہ کیا بعضون نے بعضون کی طرف لگے پوچھنے بولے تم ہی تھے کہ آتے تھے ہمپر داہنے
سے ہ تفسیر ہ یعنی ہمپر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہی ہ موضح ہ یعنی اتباع متبوع
پر متوجہ ہونگے پوچھتے ہوے یعنی جھگڑتے ہوے اور ملامت کرتے ہوے کہینگے یعنی اتباع متبوع سے کہ تم آتے تھے ہمپر داہنے سے یعنی قوت وجبر سے اسلیے
کہ دایان ہاتھ قوی ہوتا ہی اور اوسی سے واقع ہوتی ہی گرفت یعنی تم باعث ہوتے تھے ہمکو گمراہی کی اور ٹھہراتے تھے ہمکو اوسپر یا یہ
معنی ہین کہ داہنے بائین سے ہمارے آتے تھے اور گمراہ کرتے تھے ہمکو اور یا قسم کہاتے تھے کہ یہ دین ہمارا حق ہی پس سچا جانکے
تمکو اور اتباع کیا ہمنے تمھارا پس معنی یہ ہوے کہ تمنے گمراہ کیا ہمکو یا مراد یمین سے دین ہی یعنی دین کی جانب سے آتے تھے تم ہمارے پاس
پس گمراہ کرتے تھے ہمکو اوس سے ہ معالم ہ حسینی ہ

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝

کہینگے متبوع بلکہ نتھے تم مسلمان اور نتھا ہمکو تمپر کچھہ غلبہ بلکہ تم تھے ایک گروہ حد سے گذرنے والے ہ فتح ہ وہ بولے کوئی نہین
پر تم ہی نتھے یقین لانے والے اور ہمارا تمپر کچھہ زور بھی نتھا پر تم ہی تھے لوگ بیحد چلنے والے ہ تفسیر ہ بلکہ نتھے تم مسلمان یعنی ہماری
طرف سے گمراہ کرنا تو جب صادق آتا کہ تم مومن ہوتے پھر پھر جاتے تم ایمان سے طرف ہماری تم تو سرے سے ایمان ہی نرکھتے تھے تم کیا گمراہ کرتے اور نتھا ہمکو تمپر غلبہ یعنی
قوت وقدرت کہ زبردستی کرتے تمکو اپنی متابعت پر بلکہ تھے تم قوم گمراہ مثل ہمارے ہ جلالین ہ

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝

پس لازم ہوئی ہمپر بات پروردگار ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہین عذاب ہ فتح ہ سو ثابت ہوئی ہمپر بات ہمارے رب کی ہمکو مزہ چکھنا ہ تفسیر ہ
لازم ہوئی ہمپر یعنی سب پر بات پروردگار ہمارے کی ساتھہ عذاب کے یعنی فرمانا اوسکا لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ۝ یعنی البتہ بھرینگے ہم دوزخ کو شیاطین سے اور لوگون سے سب سے تحقیق ہم یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے سب البتہ
چکھنے والے ہین عذاب بسبب اس فرمانے کے اور سرزد ہوا اسی سے قول اونکا ہ جلالین ہ معالم ہ

ف ۵ اتباع جمع تابع کی [illegible] اور متبوع وہ کہ جنکی [illegible] مستعمل

ف ۶ یعنی صاحب جلالین نے لکھے ہین ۱۲

ف ۷ [illegible] القول [illegible] جلالین

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○

پس گمراہ کیا ہمنے تمکو تحقیق ہم گمراہ تھے ✤ **فتح** ✤ پھر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ یعنی چونکہ ہم گمراہ تھے ہماری دیکھا دیکھی تم بھی گمراہ ہوئے آیت قالوا بل لم تکونوا مؤمنین کی تفسیر سے لیکر یہانتک تفسیر جلالین سے لکھا گیا اور مدارک میں وہانسے لیکر یہانتک جو لکھا ہے وہ یہ ہے بلکہ تھے تم مسلمان یعنی بلکہ انکار کیا تمنے ایمان کا اور روگردانی کی اوس سے باوجودیکہ قدرت رکھتے تھے تم ایمان پر اختیار کرسکتے تھے ایمان کو کفر پر بے اضطرار کے اور نتھا ہمکو تمپر کچھ غلبہ کہ دور کرتے بسبب اوسکے تمسے قدرت و اختیار تمہارا بلکہ تھے تم قوم اختیار کرنے والے سرکشی کے پس لازم ہوئی ہم سبکو بات پروردگار ہمارے کی الخ یعنی وعید اللہ تعالیٰ کا ساتھ اسکے کہ ہم چکھنے والے ہین عذاب اوسکا بالضرور بسبب جاننے اوسکے حال ہمارے کو پس گمراہ کیا ہمنے تمکو یعنی پس بلایا ہمنے تمکو طرف گمراہی کے تحقیق ہم تھے گمراہ پس چاہا ہمنے گمراہ کرنا تمہارا تاکہ ہو تم مانند ہمارے ✤ **صل** ✤

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق وہ سب یعنی اتباع اور متبوع اوس روز یعنی قیامت کو بیچ عذاب کے آپسمین شریک ہونگے یعنی جیسے کہ تھے شریک گمراہی مین تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہین ساتھ گنہگاروں کے ✤ **فتح** ✤ سو وہ اوسدن تکلیف مین شریک ہین ہم ایسا کرتے ہین گنہگاروں کے حق مین ✤ **تفسیر** ✤ اسی طرح یعنی جیسے کہ کرینگے انسے کرینگے اور گنہگاروں سے کہ غیر انکے ہین یعنی عذاب کرینگے ہم تابع اور متبوع کو ✤ **جلالین**

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○

تحقیق یہ بھی جب کہا جاتا واسطے اونکے نہین کوئی معبود مگر اللہ تکبر کرتے اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑ دینے والے ہین معبودوں اپنے کو واسطے کہنے ایک شاعر دیوانے کے ✤ **فتح** ✤ وہ تھے کہ جب اونسے کوئی کہتا کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم چھوڑ دینگے اپنے ٹھاکروں کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے کے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جب مشرک سنتے تھے کلمہ توحید کا تو تکبر کرتے تھے اوس سے یعنی نہین مانتے تھے اوسکو اور شرک ہی اختیار کرتے تھے اور شاعر مجنون سے مراد رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کہتے تھے مشرک کہ انکے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہین چھوڑینگے اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون مین لوگون سے یعنی کفار پر جہاد کرون یہانتک کہ گواہی دین وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ پس جب کرین یہ بچاوینگے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر بحق اسلام کے یعنی مثلا کسیکو قتل کریگا ناحق اوسکے بدلے قتل کیا جاویگا یا زنا کریگا سنگسار کیا جاویگا اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی ظاہر کے کہنے کرنے سے مجھسے تو بچا لیکن دل مین اگر اعتقاد اسکا رکھتا ہوگا تو خدا سمجھ لیگا اور اوتاری اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی تصدیق اسکی اور ذکر کیا ایک قوم کا کہ تکبر کیا اونھون نے انکے کلمے کے ماننے سے پس فرمایا اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور فرمایا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی جب رکھی منکروں نے اپنے دل مین پیچ نادانی کی ضد پس اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور وہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور وہ ادب کی بات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تکبر کیا اوس سے مشرکوں نے دن حدیبیہ کے اوس روز کہ نوشت خواندگی اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر قضیہ مدت کے اور روایت ہے وہب بن منبہؓ سے کہ اونسے کہا کسینے کہ کیا نہین ہے لَآ اِلٰهَ

اِلّا اللہ کنجی جنت کی کہا اونھون نے ہان ہی ولیکن نہین ہوتی ہی کنجی مگر کہ اوسکے دندانے ہوتے ہین یعنی غیر نافع ہی جبکہ نہون اوسمین دندانے اور وہ دندانے چار رکن اسلام کے ہین یعنی نماز روزہ حج زکوۃ پس اگر لائے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا جاویگا قفل جنت کا تیرے لیے والا نہین کھولا جائیگا تیرے لیے **فصل در حصول تنبیہ** حدیث شریف مین آیا ہی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ افضل الذکر ہی ضروری ہے کہ مشغول ہو ساتھ اس ذکر کے تاکہ مطمئن ہو دل اوسکا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور مستعد ہو اللہ تعالی کی معرفت کے لیے لیکن پہلے مشغول ہونے کے اسمین واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے کچھ علم عقائد کا کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت جماعت کے اور بچے اوسکے سبب سے مشابہت بدعتیون کی سے اسلیے کہ قلب جبتک کہ مکدر ہوتا ہی ساتھ ظلمت بدعت اعتقادیہ کے نہین منور ہوتا ہی ساتھ انوار اذکار کے اور واجب ہی اوسپر یہ بھی کہ حاصل کرے پہلے اوسکے علم فقہ سے اوسقدر کہ درست ہوین بسبب اوسکے اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے والا سبقت کریگی خیالی اور کی طرف پہلے ضبط کرنے اصول اوسکے کے اور ضبط کرنے طریقون اوسکے کے عجلت شیطانیہ ہی اور شہوت نفسانیہ کہ باعث ہوتی ہی فضیحت کی دنیا اور آخرت مین اسلیے کبھی فریب کہاتا ہی اونکا کرنے والا بسبب خیالات نفسانیہ کے اور مکرون شیطانیہ کے اور گمان کرتا ہی اونکو کرامات اور وہ حقیقت مین استدراج ہوتے ہین اور سبب نیا دتی طرح طرح کی گمراہیون کا اسلیے کہ جو کوئی مشغول ہوا ساتھ ذکر و ریاضت کے پہلے حاصل کرنے اسقدر علم عقائد کے کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت وجماعت کے اور بچے بسبب اوسکے مشابہت بدعتیون کی سے اور پہلے حاصل کرنے اسقدر علم فقہ کے کہ جس سے درست ہوین اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے نہین بعید ہی کہ یہ کہ واقع ہوا اوسکے لیے کشف حسی واسطے بعضی چیزون کے یا کوئی امر خارق خوارق عادات سے بمقتضی ریاضت کے یا دکھلانے شیطان کے جیسے کہ منقول ہین بہت سی ایسی چیزین بعضے کافرون ریاضت کرنے والون سے پس گمان کرے کہ یہ ولایت کرامت ہین حالانکہ وہ حقیقت مین نہین مگر واستدراج نہ کرامت وولایت پس بنا بر اسکے واجب ہی بندے ذکر کرنے والے پر یہ کہ عقائد فقہ سیکھکر گردانے تمام اعمال اپنے کو موافق احکام شرع کے جبتک کہ زندہ اور عاقل ہی اور نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ کرے کوئی عمل مخالف احکام شرع کے کسی وقت اور احکام شرع کے دو قسم پر ہین ایک قسم تو متعلق ہی ساتھ ظاہر کے کہ وہ بدن ہی اور ایک قسم متعلق ہی ساتھ باطن کے کہ وہ دل ہی اور ہر ایک دونون قسمون مین سے دو نوع پر ہی ایک تو اون دونون مین سے وہ ہی کہ واجب ہی کرنا اوسکا اور دوسری وہ ہی کہ واجب ہی ترک کرنا اوسکا پس تمام احکام شرع کے چار ہوئے پس اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی کرنا اوسکا پڑھنا دونون کلمون شہادت کا ہی یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور برپا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا اور جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا وغیر ذلک فرائض وواجبات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا قتل ہی اور زنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور شراب پینی اور غیبت کرنی اور چغل خوری اور جھوٹ بولنا اور نظر کرنی طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا اور سننا اوس چیز کا کہ حرام ہی سننا اوسکا وغیر ذلک محرمات ومکروہات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی کرنا اوسکا توبہ ہی اور اخلاص اور توکل اور صبر اور شکر اور خوف اور امید رکھنی وغیر ذلک اخلاق حمیدہ اور خصال جمیلہ اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا کبر ہی اور عجب اور ریا اور حسد وغیر ذلک اخلاق ذمیمہ اور خصال شنیعہ پس جسنے خلاف کیا ایک حکم کا ان چاروں احکام مین سے اوسنے نافرمانی کی اللہ تعالی کی اور مستحق ہوا اوسکے عذاب کا پس نہین ہوگا وہ اہل ولایت اور کرامت سے مجالس الابرار کی پہلی مجلس مین سے بطریق اختصار کے لکھا گیا ہی مناسب اس آیت واحادیث کے جو کوئی مفصل دیکھا چاہے اوسمین سے دیکھ لے سبحان اللہ

تنبیہ کشف البصیرۃ

استدراج اوسکو کہتے ہین کہ ... خرق عادات ... ۱۲

اقسام احکام شرع بیان

کیا خوب لکھا ہی اس مقام کو غفر اللہ لی ولمؤلفہ وافاض علینا من برکاتہ نے اب آگے رد فرمایا اللہ تعالی نے اون دیوانون کے قول کو جو اوس رسول اعقل العقلا کو دیوانہ اور شاعر کہتے تھے عیاذا باللہ منہ ۵ ❊

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

بلکہ لایا پیغمبر بات درست اور باور رکھا تمام پیغمبرون کو ❊ **فتح** ❊ کوئی نہین وہ لایا ہی سچا دین اور سچ مانتا ہی رسولون کو ❊ **تفسیر** باور رکھا تمام پیغمبرون کو یعنی جو کچھ اگلے رسول لیکر آئے تھے یعنی کلمۂ توحید و دین حق وہی یہ لیکر آئے ہین مضمون اسکا مانند مضمون مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ کے ہی ❊ **جلالین** ❊ **مد**

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

تحقیق تم البتہ چکھنے والے عذاب درد دینے والے کے ہوگے اور نہ بدلا دیے جاؤ گے مگر بحسب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے یعنی دنیا مین قسم شرک سے لیکن بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی وہ کہ پاک کیے گئے شرک و معاصی سے ❊ **فتح** ❊ بیشک تمکو چکھنی دکھ والی مار اور وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے یعنی اونکے گناہ ہونگا بدلا نہین معاف ہوا ۵

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ ج وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○

یہ لوگ واسطے انکے روزی ہی مقرر طرح بطرح کے میوے اور وہ نوازے ہوئے ہین بیچ بہشتون نعمت کے اور تختون کے آمنے سامنے ❊ **فتح** ❊ وہ جو ہین اونکو روزی ہی مقرر میوے اور اونکی عزت ہی باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے ❊ **تفسیر** ❊ یہ لوگ واسطے انکے یعنی جنت مین روزی ہی مقرر پھر تفسیر بیان فرمائی روزی مقرر کی کہ وہ فواکہ ہین اور فواکہ اون چیزون کو کہتے ہین کہ کھائی جاوین مزے کے لیے نہ از راہ قوت کے واسطے حفظ صحت کے یعنی اونکا تمام رزق فواکہ ہونگے اسلیے کہ سب بے پروا ہونگے حفظ صحت سے ساتھ اقوات کے اسلیے کہ جسم اونکے محکم ہونگے پیدا کیے گئے ہمیشہ کے لیے پس جو کچھ کہ کھاوینگے لذت کے لیے کھاوینگے اور بعضون نے کہا کہ رزق معلوم سے مراد ہی معلوم الوقت یعنی صبح و شام جیسے کہ فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی جنتیون کے لیے رزق اونکے ہونگے صبح و شام پس اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ اونکے لیے رزق صبح و شام میوے ہونگے اور دل اس تقریر پر خوب ٹھہرتا ہی ۵ اور جنتی تختون پر آمنے سامنے بیٹھین گے کہ تا ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھے اس طرح کے بیٹھنے مین کمال سرور و انس حاصل ہوتا ہی آلیسین ❊ **مد** ❊

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○

پھر آیا جاویگا اونپر پیالہ شراب جاری سے سفید رنگ لذت دینے والی پینے والون کو نہ اوس شراب مین تباہ کاری او رنہ پینے والے اوس شراب سے مست ہونگے ❊ **فتح** ❊ لوگ لیے پھرتے ہین اونکے پاس پیالہ شراب تھری کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والون کو نہ اوسمین سر پھرتا ہی اور نہ اوس سے بکتے ہین ❊ **تفسیر** ❊ لفظ کاس اکثرون کے نزدیک ساتھ ہمزہ کے ہی بمعنی شیشے کے پیالے کے جسمین شراب ہو اور بس خمر کو بھی کاس کہتے ہین چنانچہ انس سے منقول ہی کہ جو لفظ کاس قرآن مین آیا ہی پس وہ بمعنی خمر یعنی شراب ہی کے ہی اور اسی طرح ابن عباس کی تفسیر مین ہی اور من معین کے معنی یہ ہین شراب سے کہ جاری ہی جنت کی روے زمین پر مانند پانی کی نہرون کے حاصل یہ کہ شراب کی نہرون جاری سے پلائے جاوینگے بیضاء یعنی دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لذۃ یعنی لذیذ ہوگی پینے والون کے لیے بخلاف دنیا کی شراب کے کہ وہ بدمزہ ہوتی ہی وقت پینے کے اور لَا فِيْهَا غَوْلٌ کے معنی شعبی نے کہے کہ نہین جاتی ہین پینے کے اوس سے عقلین اونکی اور کلبی نے کہا نہین گناہ اوسمین اور قتادہ نے کہا غول کے معنی ہین پیٹ کے درد کے

ادن دونون کے بیچ مین نہر اور اوسکو پھل ملا پھر بولا اپنے دوسرے سے یعنی بھائی مومن سے جب باتین کرنے لگا اوس سے مجھہ پاس
زیادہ ہی تجھسے مال اور آبرو کے لوگ اور گیا اپنے باغ مین یعنی اوس دوسرے مومن کے ساتھہ تاکہ دکھاوے اوسکو باغ اور میوے
اوسکے اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر یعنی بسبب کفر کے بولا مجکو نہین آتا خیال کہ خراب ہووے یہ باغ کبھی اور مجکو خیال مین نہین آتا کہ
قیامت ہوتی ہی اور اگر کبھی پونہچایا گیا مجکو میرے رب کے پاس یعنی آخرت مین بموجب گمان تیرے کے تو پاؤنگا بہتر اس سے اوس طرف
پھونچکر کہا اوسکو دوسرے نے یعنی مومن نے جب بات کرنے لگا یعنی جواب دیا اوسکو کیا تو منکر ہوگیا اوس شخص سے جسنے بنایا تجکو
مٹی سے یعنی اسلیے کہ آدم مٹی سے بنے پھر بوند منی سے پھر پورا کر دیا تجکو مرد پر مین تو کہون وہی اللہ ہی میرا رب اور نہ مانون ساجھی
اپنے رب کا کسیکو اور کیون نہ جب تو آیا تھا اپنے باغ مین کہا ہوتا یعنی جبکہ خوش ہوا اوسکو دیکھکر جو چاہا اللہ سو ہونے والا ہی کچھہ زور نہین
یعنی نہین قدرت رکھتا مین اپنے مال کی محافظت پر اور برائی کے دفع کرنے پر اوس سے مگر اللہ کی مدد سے اگر تو دیکھتا ہی مجکو کہ مین
کم ہون تجھسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ میرا رب دیوے مجکو تیرے باغ سے بہتر اور بھیجدے اسپر یعنی تیرے باغ پر بجلی آسمان سے
پھر صبح کو رہجاوے میدان چٹپر یا صبح کو ہورہے اوسکا پانی خشک پھر نہ سکے تو کہ اوسکو ڈھونڈ لاوے اور سمیٹ لیا اوسکا سارا پھل
یعنی ہلاک کر دیا اوسکو اللہ نے پھر صبح کو رہگیا ہاتھہ ملتا یعنی از راہ حسرت و ندامت کے اوس مال پر جو اوسمین لگایا تھا یعنی اپنے باغ کی
عمارت مین اور وہ ڈھیا پڑا تھا اپنی چھتریون پر یعنی انگور کی ٹٹیون پر اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر مین ساجھی نہ بناتا اپنے رب کا کسیکو
اور نہوئی اوسکی جماعت کہ مدد کرین اوسکو اللہ کے سوائے اور نہوا وہ کہ بدلا لے سکے وہان سب اختیار ہی اللہ سچے کا اوسی کا انعام بہتر
ہی اور اوسی کا دیا بدلا انتہی اور تفسیر درمنثور مین اس آیت کی تفسیر مین یون منقول ہی کہ روایت کیا عبد الرزاق اور ابن منذر نے عطاء
خراسانی سے کہ کہا تھے دو شخص شریک اور اون دونون کی ملک مین تھین آٹھہ ہزار دینار پس بانٹ لین دونون نے وہ دینار پس
خریدی ایک نے اون دونون مین سے ہزار دینار کو ایک زمین پس کہا دوسرے نے یا اللہ فلانے نے خریدی ہزار دینار کو زمین اور مین
خریدتا ہون تجھسے ہزار دینار کو زمین جنت مین پس صدقہ دین ہزار دینار پھر بنایا اوسکے یار نے ایک مکان ہزار دینار کا پس کہا اوسنے
یا اللہ فلانے نے بنایا گھر ہزار دینار کا اور مین خریدتا ہون تجھسے جنت مین مکان ہزار دینار کو پس صدقہ دین اوسنے ہزار دینار پھر نکاح کیا
اوسنے ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے نکاح کیا ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار
اور مین منگنی کرتا ہون طرف تیرے جنت کی عورت سے بدلے ہزار دینار کے پس صدقہ دین ہزار دینار پھر خریدے اوسنے غلام و اسباب
گھر کا ہزار دینار کو پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے خریدے غلام و اسباب ہزار دینار کو اور مین خریدتا ہون تجھسے غلام و اسباب
جنت مین ہزار دینار کو پس صدقہ دین ہزار دینار پھر پونہچی اسکو حاجت سخت پس کہا اسنے کاشکے جاؤن مین اوس یار پاس شاید کہ پونہچے
مجکو اوس سے بھلائی یعنی مال پس بیٹھا یہ اوسکی راہ پر یہان تک کہ گذرا وہ اسپر اپنی حشمت و اہل سمیت پس اوٹھا یہ اوسکی طرف پس پہچانا
اوسنے اسکو اور کہا کہ تو فلانا ہی پھر کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اسنے کہ پونہچی مجکو بعد جدا ہونے کے تجھسے حاجت پس آیا ہون مین تیرے پاس تو کہ
پونہچے مجکو بھلائی پس کہا اوسنے کہ کیا ہوا ایک ہی تھا مال ہم سے تو ہمنے بانٹا تھا آدھا تونے لیا تھا اور آدھا مینے پس کہا اسنے
کہ خریدا تونے مکان ہزار دینار کو پس کیا مینے ایسا یعنی جنت کا مکان لیا اور کیا تونے ایسا اور کیا مینے یہ پس سارا قصہ بیان کیا
اوسنے کہا اور سنے کہ تو سچ ماننے والون مین سے ہی اسکو یعنی سچ جانتا ہی اسکو کہ قیامت ہوئیگی اور تجکو وہان ملیگا ایسا اور ایسا
چلا جا قسم خدا کی نہین دونگا مین تجکو کچھہ پس پھیر دیا اسکو پس حکم ہوا اون دونون کی وفات کا پس نازل ہوئی اون دونون کے حق مین
یہ آیت فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون یہان تک کہ پونہچا راوی ءانا لمدینون تک اور ایک اور روایت مین

مانند اس قصے کے نقل کیا ہی لیکن اوسمین ذکر حاجت کے پہونچنے کا نہین ہی فقط اوسکے خریدنے اور اسکے دیناروں کے صدقہ دینے کا ذکر کرکے کہا کہ پھر آیا فرشتہ یعنی ملک الموت پس روح قبض کی اون دونون کی پھر لے گیا فرشتہ اس صدقہ دینے والے کو پس داخل کیا اسکو ایک مکان مین کہ خوش لگا اسکو اور وہان ایک عورت نہایت حسین تھی پھر داخل کیا اسکو دو باغون مین اور دکھائین وہانکی نعمتین کہ اللہ ہی اونکو جانتا ہی پس کہا اسنے اوسوقت کہ بہت مشابہ ہین یہ باغ وغیرہ اوس شخص کے باغ وغیرہ کے کہ تھا امرا اوسکا ایسا اور ایسا کہا فرشتے نے کہ جاتا رہا وہ اور تیرے لیے یہ مکان اور دو باغ ہین اور عورت پس کہا اسنے اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ يَّقُوْلُ اَءِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ کہا گیا اسکو کہ وہ دوزخ مین ہی کہا فرشتے نے اوس سے یعنی اللہ تعالی کی طرف سے یا اوسی شخص نے کہا اور جنتیون سے هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پس کہا اسنے اوسوقت تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ الخ انتہی

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝

پھر کہا کیا تم جھانکتے ہو یعنی دوزخیون کو پس جھانکا پس دیکھا اوس ہمنشین اپنے کو درمیان دوزخ کے ✤ **فتح** ✤ کہنے لگا بھلا تم جھانک کر دیکھو گے یعنی وہ ساتھی پڑا ہی دوزخ مین ✤ **مو** ✤ اوسکو جھانک کر دیکھین کس حال مین پڑا ہی پھر جھانکا تو اوسکو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے ✤ **تفسیر** ✤ پھر کہیگا یعنی وہی کہنے والا اپنے جنتی بھائیون سے کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تاکہ دیکھین ہم کہ کیا حال ہی میرے ہمنشین کا پس کہینگے بہشتی کہ تو ہی خوب پہچانتا ہی اوسکو بہ نسبت ہمارے پس تو ہی جھانک پس جھانکیگا وہ کہنے والا مومن یا اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تو کہ جانو تم کہ کیسا رتبہ ہی تمھارا بہ نسبت دوزخیون کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ جنت مین روشندان ہین کہ دیکھین گے جنتی اونمین سے دوزخیون کو ✤ **معا** ✤ **مل** ✤

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

کہا قسم ہی خدا کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کر ڈالے مجکو اور اگر نہوتی بخشایش پروردگار میرے کی یعنی بچانا کفر و شرک سے اور توفیق دینی اسلام کی تو البتہ ہوتا مین حاضر کیے گیون سے عذاب مین یعنی مانند تیرے اور اور دوزخیون کے ✤ **فتح** ✤ بولا قسم اللہ کی تو تو لگا تھا کہ مجکو گڑھے مین ڈالے اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے ✤ **مو** ✤

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

البتہ نہین ہین ہم مرنے والے مگر موت پہلی اپنی اور نہین ہم عذاب کیے گئے ✤ **فتح** ✤ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مر چکے اور ہمکو تکلیف نہین پہونچنی ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے معنی یہ ہین کہ یہ حال مومنون کا ہی کہ نہین چکھنے موت مگر ایکبار دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ متوقع رہینگے دوزخ مین موت کے ہر ساعت اور یہ بڑی مصیبت ہی چنانچہ ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ موت سے بری چیز کون سی ہی اوسنے کہا وہ حال کہ متوقع ہو اوسمین مرنے کا مصرع جان بلب نمی آید این چہ سخت جانی ہاست ✤ اور یہ بات کہیگا یہ مومن واسطے اظہار نعمت خدا کے روبرو ہمنشین کافر اپنے کے تاکہ ہو سرزنش و سبب زیادتی عذاب کی اوسکے لیے پھر کہیگا اپنے ہمنشین کے سنانے کے لیے اِنَّ هٰذَا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہ جنتی فرشتون سے کہے جسوقت کہ ذبح کیجاویگی موت یہ کلمات اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ الخ پس کہین گے اونسے ملائکہ کہ نہیں پس کہینگے وہ اِنَّ هٰذَا الخ ✤ **مل** ✤ **معا** ✤

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝

تحقیق یہ یعنی جس حال مین کہ ہم ہین مراد پانا بڑا ہی واسطے ایسی نعمت کے چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے ✤ **فتح** ✤ بیشک یہی ہے

بڑی مراد ملنی ایسی چیزون کے واسطے چاہیے محنت کرین محنت کرنے والے ۞ موضح تفسیر ۞ واسطے ایسی نعمت کے کہ جو مذکور ہوئی آیت
اولٰئک لھم رزق معلوم سے لیکر یہان تک چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے یہ قول اللہ تعالی کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اوسی
جنتی کے کلام سے ہی ابن عباس رض سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے کہ فرماویگا اہل جنت کو کلوا واشربوا
ھنیئا بما کنتم تعملون ۝ کہ ھنیئا سے یہ مراد ہی کہ مرنے کے نہین اوسمین پس وقت سننے اس کلام پاک کے کہین گے افما
نحن بمیتین ۝ الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین ۝ ان ھذا لھو الفوز العظیم ۝ کہا ابن عباس رض نے
کہ یہ قول اہل جنت کا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالی لمثل ھذا فلیعمل العاملون ۝ اور براء ابن عازب سے روایت ہی کہ کہا
چلا جاتا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال مین کہ دست مبارک آپ کا میرے ہاتھ مین تھا پس دیکھا آپ نے ایک
جنازہ پس جلدی جلدی چلنے لگے آپ یعنی اوسکے ساتھ ہونے کے لیے یہان تک کہ پونہچے قبر پر پھر دو زانو بیٹھے اور رونے لگے یہان تک
کہ تر ہوئی زمین پھر فرمایا لمثل ھذا فلیعمل العاملون ۝ اور انس رض روایت کرتے ہین کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک بیمار پر اور اوسکا دم بہت چل رہا تھا یعنی جیسا جان بلب کا چلتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے لمثل ھذا
فلیعمل العاملون ۞ معالم در منثور ۞ تنبیہ ۞ ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ مثل ہذا سے
ایسے وقت بھی مراد ہو سکتے ہین کہ جسمین عمل کیا ہوا کام آوے یہ تفسیر ہی اور یہ ہوئی کہ گویا آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے اوس محل مین
تو فرمایا ہی یہ بھی اسکا محل ہو سکتا ہی کہ ایسے وقت کے لیے کرین جو کچھ کرنا ہی چنانچہ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا پڑھو قرآن کو اور طلب کرو عجیب و غریب باتین اوسکی ایک آیت سے چند مضمون نکلتے ہین مصرع نکتہا ہست بسی محرم اسرار
کجاست ۞ اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکی اوس وقت کی بیکسی پر تھا کہ دیکھیے کیا گذرے کہ بندہ تقصیر وار شہنشاہ کے
سامنے چلا ہی اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ ایسے وقت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے ان دونون روایتون مین بھی عجیب تنبیہ ہی
عاقل کے لیے اور حسب پہلی روایتون کے اور ہی طرح کی تنبیہ ہی کہ خیال تو کرے بندہ کہ مالک حقیقی بعد بیان فرمانے نعمتون جنت کے
کس عنایت سے فرماتا ہی کہ ایسی نعمت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے مالک اگر اپنے غلام سے بغیر دینے انعام کے کام کرواوے
تو کون دم مار سکتا ہی یہان مالک غلامون سے سارا کام کرواتے ہین روٹی کپڑا دیکر بلکہ بعضے سوداگری وغیرہ اونسے کرواتے ہین کہ کما کر
آپ بھی کھاؤ اور ہمکو بھی دو پاکی سبحان اللہ اوس مالکون کے مالک کی شان جوادی یہ ظہور کر رہی ہی کہ ہم جیسے نافرمان بد ذات غلامون کی
یہان بھی پرورش کرے اور وہان کے انعام کا اس طرح متوقع کرے کہ چاہیے عمل کرین اسکے لیے عمل کرنے والے اگر یونہی ہمسے عمل
کرواتا فقط یہین کے روٹی کپڑے دینے پر اور طرح بطرح کی پرورش کرنے پر یا فقط عذاب سے بچانے کے لیے تو کیا کسی کا دعوی پہونچتا
تھا نہ یہان کی پرورش کا تو کچھ وجود ہی نہ سمجھا اپنی شان جوادی کے آگے وہان کی ایسی ایسی نعمتون کا متوقع کرکر عمل کرنے کو فرمایا کہ ایسی
نعمت کے لیے عمل کرین آپ خیال تو کرو بھائیون کہ اوسکے تو کیسے کیسے احسان اور ہمسے کیسے کیسے عصیان یہان کے مالک اپنے غلام
لونڈی کی جان و حاجت روائیون کے مالک نہین اور پھر کس کس طرح ایذا دیتے ہین اور وہ مالک الملک مالک جان کا بھی ہی اور زبان کا
بھی اور طرح بطرح سے پرورش فرماتا ہی اور حاجت روائیان کرتا ہی اور چین و آرام سے رکھتا ہی باوجود نافرمانی کرنے اوسکی کے پس حیف
صد حیف ہمارے حال پر کہ پھر ایسے مالک کی بندگی کی طرف نہ جھکین اور رات دن خواب و خورین اور غفلت اور عصیان و نسیان مین
کاٹین ہمکو جو سزا دے بجا ہی لیکن اوسکی شان غفور رحیمی سے امیدوار مغفرت کے ہین اور سوا اقرار کرنے اپنی تقصیر کے کچھ نہین بنتی قطعہ
بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ۞ عذر بدرگاہ خدا آورد ۞ ورنہ سزاوار خداوندیش ۞ کس نتواند کہ بجا آورد ۞ اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی

کہ جو بعضے کہتے ہین کہ بتوقع ملنے جنت اور نعمتون اوسکی کے عبادت کرنی نہ چاہیے اونکے قول کو صریح رد کرتی ہے یہ آیت کریمہ کیونکہ اللہ تعالی
نے حکم فرمایا ہے اسکا اس آیت مین لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ اور یہ منع کرتے ہین اوس سے ہان یہ بات صحیح ہے کہ جنت کو رضاے
مولی کے لیے طلب کرے اور آگ سے پناہ مانگے اسواسطے کہ محل غضب الٰہی ہے نہ واسطے طلب خواہش نفس کے اور یہ مذہب
انبیا اولیا کا ہے **شعر** گر طمع خواہد زمن سلطان دین ✤ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ✤

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ○

آیا یہ جو کچھ مذکور ہوا بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم تحقیق کیا ہمنے زقوم کو ایک عذاب واسطے ظالمون کے ✤ **فتح** ✤ بھلا یہ بہتر مہمانی
یا درخت سینڈہ کا ہمنے اوسکو رکھا ہے خراب کرنا ظالمون کا ✤ **موضح** ✤ یعنی آخرت مین اوسکو کھاوینگے اور گلے مین پھنسے گا
ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرنا دنیا مین کہ سنکر گمراہ ہوتے ہین کہ سبز درخت دوزخ مین کیونکر اوگا ✤ **تفسیر** ✤ درخت زقوم کہ اوسکو
یہان سینڈہ کہتے ہین نہایت تلخ و بدمزہ ہوتا ہے اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین اوگاویگا دوزخیون کے کھلانے کے لیے پس فرمایا کہ
کیا نعمتین جنت کی اور جو کچھ اوسمین ہے قسم لذتون اور طعام و شراب سے بہتر ہین مہمانی یا درخت زقوم پھر فرمایا کہ ہمنے اوسکو محنت
و عذاب کیا ہے کفار مکہ کے لیے آخرت مین کہ اوسکو کھاوینگے اور وہ حلق مین پھنسے گا نہایت رنج اوٹھاوینگے اور یا اوسکے بیان کرنے
مین آزمایش ہے اونکی دنیا مین اور وہ یہ ہے کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ مین تو کہنے لگے کہ کیونکر ہوا آگ مین درخت آگ تو
جلادیتی ہے درخت کو پس جھٹلایا اونھون نے اسکو اور یہ نہ سمجھے وہ نادان کہ خدا سب چیز پر قادر ہے اور آیا ہے کہ ابن زبعری نے قریش کے
سردارون کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہے اور وہ لغت بربر مین مسکہ اور خرما کو کہتے ہین ابوجہل اوٹھا اور سردارون کو اپنے گھر مین لایا
اور اپنی لونڈی کو کہا زقمینا یعنی زقوم دے ہمکو وہ لونڈی مسکہ اور کھجورین لے آئی ابوجہل نے کہا کہ کھاؤ یہ زقوم ہے کہ محمد ہمکو اوس سے
ڈراتا ہے پس فرمایا اللہ تعالی نے انہا شجرۃ الخ ✤ **معالم** ✤

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○

تحقیق وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے بیچ گہراو دوزخ کے خوشہ اوسکا مانند سرون شیطانون کے ہے ✤ **فتح** ✤ وہ ایک درخت ہے
کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ مین اوسکا خوشہ جیسے سر شیطانون کے ✤ **موضح** ✤ یعنی بدنما یا شیطان کہا سانپون کو ✤ **تفسیر** ✤
کہا حسن نے کہ جڑ زقوم کی دوزخ کے گہراو مین ہے اور ٹہنیاں اوسکی پہونچتی ہین دوزخ کے درجون تک اور طلع اصل مین کہتے ہین خوشہ
خرما کو اور یہان مراد ہے پھل زقوم کا اور مشابہت دیا گیا شیطان کے سرون سے اسلیے کہ دلالت کرے اوسکے نہایت برے اور
بدشکل ہونے پر اسلیے کہ شیطان برا اور قبیح ہے لوگون کی طبیعتون مین بسبب اعتقاد رکھنے اونکے کہ وہ شر محض ہے اسلیے عرب کے
نزدیک ضرب المثل ہے کہ بہت قبیح چیز کو شیطان کے سر کے ساتھ مشابہت دیا کرتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد شیاطین سے
سانپ ہین کہ عرب سانپ بدشکل کو شیطان کہا کرتے ہین ✤ **معالم** ✤

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِ۟لَى الْجَحِيْمِ ○

پس تحقیق دوزخی کھاوینگے اوس درخت سے یعنی اوسکے پھل سے باوجود برا ہونے اوسکے کے بسبب شدت بھوک کے پس
بھرینگے اوس سے پیٹون کو پھر تحقیق واسطے اونکے اوپر کھانے اوسکے کے ملونی ہوگی گرم پانی سے پھر تحقیق پھر جانا اونکا طرف دوزخ
کے ہوگا بعد کھانے اور پینے کے اونکو دوزخ مین پھر لیجاوینگے ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ لفظ ثم عربی مین ڈھیل کے لیے آتا ہے پس ہیچ آیت

ثُمَّ اِنَّ لَھُمْ عَلَیْھَا الخ کے جو ثم لائے تو معنی اوسکے یہ ہوئے کہ وہ پیٹ بھرینگے درخت زقوم سے اور وہ گرم ہوگا کہ جلاویگا اونکے
پیٹون کو اور پیاس لگاویگا اونکو پس پانی نہین ملنے کا مگر بعد پیٹ بھرنے کے واسطے عذاب دینے کے ساتھ اوس پیاس کے پھر
پانی جو ملیگا تو وہ نہایت ہی گرم ہوگا کہ بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور کاٹ ڈالیگا اونکی آنتون کو پس وہ ملیگا اونکے پیٹون مین
زقوم کے ساتھ پس اسلیے اوسکو ملونی فرمایا اور آیا ہی کہ جب وہ زقوم کھاوینگے اور اوسپر گرم پانی پیوینگے اور وہ گرم پانی اونکے پیٹون مین
زقوم کے ساتھ ملیگا تو کانٹے بن جاوینگے پھر تحقیق پھر جانا اونکا الخ یعنی گرم پانی باہر دوزخ کے ہوگا پس اوسپر وارد کیے جاوینگے اوسکے
پینے کے لیے جیسے اونٹون کو لیجاتے ہین پانی پلانے کو پھر پھیرے جاوینگے دوزخ کیطرف چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا
یَطُوْفُوْنَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ یعنی پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی نہایت گرم کے اور یہان جو
ثم لائے معنی ڈھیل کے اسمین ظاہر ہین اور ابن مسعود کی قرات مین ہی ثُمَّ اِنَّ مُقْبِلَھُمْ لَاِلَی الْجَحِیْمِ ۔ ف معا
یعنی بہت بھوکے ہونگے تو یہ کھانا پانی پلا کر پھر آگ مین ڈالین گے ۔ صو ۔

اِنَّھُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَھُمْ ضَآلِّیْنَ ۝ فَھُمْ عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ یُھْرَعُوْنَ ۝

تحقیق انھون نے گمراہ پایا اپنے باپون کو پس یہ اوپر قدمون باپون اپنے کے جلد ہانکے جاتے ہین ۔ فتح ۔ انھون نے پائے اپنے
باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ اونھین کے قدمون پر دوڑتے ہین ۔ صو ۔ تفسیر ۔ اسمین بیان فرمایا سبب مستحق ہونے اونکا
ان شدائد کو کہ مستحق ان شدائد کے ہونگے بسبب تقلید باپ دادون اپنے کے دین مین اور اتباع کرنے انکے کے اونکا گمراہی مین اور
ترک کرنے اتباع رہنما کے ۔ ف تنبیہ ۔ غور کرنی چاہیے کہ باپ دادا کی پیروی کرنے سے اور اللہ و رسول کی راہ چھوڑنے
سے کیا کچھ خرابیان بھگتینگے الامان الامان جاگو بھائیون خواب غفلت سے اور چھوڑو سبکی راہ اور اختیار کرو اللہ و رسول
کی راہ بھلا سوچو تو سہی کہ اس وقت مین جو بعضے لوگ اپنے بڑون کی رسمون کو حکم خدا اور رسول پر ترجیح دیتے ہین اور کھلم کھلا کہتے
ہین کہ صاحب دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی اور کہین ہاتھون کی لکیرین بھی مٹی ہین ہمارے بڑون نے کبھی یہ نکیا تو ہم کیونکر کرین
بلکہ بعضے جاہل شرع شریف کے مقابلے مین یون بکنے لگتے ہین کہ خدا مارے یا چھوڑے ہمسے تو کبھی یہ بات نہوگی پس انمین اور اون
کفار مین کہ جنکے حق مین یہ کچھ وعید فرمائی کیا فرق ہی اور ایسی باتین ایسی جا کے اکثر کہا کرتے ہین کہ جسکی کسی عورت کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرے
نکاح کو کوئی کہے کہ اللہ و رسول کا حکم بھی ہی کہ اسکا نکاح کسی سے کردو تو اسکو ناک کٹائی جانکر ایسا کچھ بکنے لگتے ہین یا پیکے مرنے کے بعد جو عورتین
چالیس روز تک نوحہ کرنے کے لیے صف بچھا کر بیٹھتی ہین یا اور شادی غمی کی رسمون بد کو کوئی منع کرے تو ایسا ہی کچھ بکنے لگتی ہین بس یہ اور وہ
کافر ایک سے ہین مسلمان کے معنی یہ ہین کہ جو حکم اللہ و رسول کا ہو سر آنکھون پر رکھے اور انکے آگے بڑون کی رسمون کو طاق پر رکھے
والا دین و دنیا مین تباہی ہی شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَھُمْ اَکْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝

اور تحقیق گمراہ ہوئے تھے پہلے انسے اکثر پہلے لوگون سے اور تحقیق بھیجے ہین ہمنے درمیان انکے ڈرانے والے ۔ فتح ۔ اور بہک چکے
ہین انسے آگے بہت لوگ پہلے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ پہلے انسے یعنی پہلے تیری قوم قریش کے اگلی امتون کے لوگ بہت گمراہ ہو چکے
ہین بسبب تقلید باپ دادون کے اور نہ تامل کرنے کے حق باتون مین اور ڈرانے والے یعنی انبیا کہ ڈراتے تھے انجام بد سے ۔ ف ل ۔

فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ ع

پس دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے گیون کا مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ یعنی کافر ہلاک ہوئے اور مومن

تفسیر: تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین الخ حضرت نوح کو جو یہ جزا خوب ملی اوسکا سبب بیان فرمایا کہ یہ انکا سبب تھا کہ وہ نیک کار تھے کہا مقاتل نے کہ جزا دی انکو اللہ نے بسبب نیک کاری اونکی کے یہ کہ ثنائے نیک چھوڑی انکے لیے عالمین مین پھر سبب بیان فرمایا انکے نیک کار ہونیکا کہ وہ نیک کار اس سبب سے تھا کہ وہ بندہ مومن تھا تاکہ معلوم ہو لوگون کو بزرگی محل ایمان کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان صفات مدح اور تعظیم سے ہی: مل معا:

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝

پھر ڈبا دیا ہمنے اوروں کو یعنی کافرون کو: فتح: پھر ڈبا دیا ہمنے دوسرون کو: مو:

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

اور تحقیق نوح کے تابعدارون مین سے تھا ابراہیم جب آیا اپنے پروردگار اپنے کے ساتھ دل پاک کے عیب سے: فتح

تفسیر: تابعدارون مین سے یعنی جنھون نے متابعت کی نوح کی اصول دین مین یا متابعت کی ہی مضبوط رہنے مین اللہ کے دین پر اونمین سے ابراہیم بھی تھے اور حضرت نوح اور ابراہیم کے درمیان مین فرق دو ہزار اور چھ سو چالیس برس کا ہی اور ان دونون کے درمیان مین دو نبی گذرے ہین حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام ساتھ دل پاک کے الخ یعنی پاک تھا شرک سے یا دل کی آفتون سے یعنی بغض و حسد وغیرہ سے اور معنی آنے کے ساتھ دل پاک کے روبرو رب کے یہ ہین کہ اونھون نے خالص کیا اللہ کے لیے دل اپنا اور جانا اللہ نے یہ حال اونکا پس بیان کیا گیا آنا بطور مثال کے واسطے اسکے: مل تنبیہ: روز قیامت کے نہ نفع دیگا کسیکو اور نہ اولاد لیکن جو آویگا اللہ تعالی کے پاس ساتھ قلب سلیم کے کہ پاک ہو شرک و نفاق وغیرہ عیوب قلب سے البتہ نفع پاویگا اور مراد کو پہونچیگا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ پس بھائیون جہانتک بنے کوشش اسمین کرو کہ قلب پاک سے اوس جناب اقدس مین حاضر ہو کہ نہ اوسمین کوئی شرک و نفاق ہو اور نہ بغض و کینہ اور نہ حسد و عداوت وغیر ذلک آفات دل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اوسکا سلیم یعنی سالم بری باتون سے مثل حسد کینہ وغیرہ کے اور کی اوسکی زبان سچی اور نفس اوسکا مطمئن اور خلق اوسکی سیدھی اور کیا کان اوسکے کو سننے والا حق کا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی صانع کی دلیلون کی پس ایسے کان پس قیف ہی یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشے مین پہونچتا ہی ایسے ہی کان سے بات دل مین پہونچتی ہی اور ایسے آنکھ پس ٹھہرانے والی ہی واسطے اوس چیز کے کہ نگاہ رکھتا ہی دل یعنی آنکھ کی راہ سے بھی کئی چیزین دل مین جاتی ہین اور ثابت رہتی ہین جیسے کان کی راہ سے: مشکوۃ

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝

جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم آیا ساتھ رلانے فاسد کے معبودون کو سوائے خدا کے ڈھونڈھتے ہو: فتح: جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو کیون جھوٹ بنائے حاکمون کو اللہ کے سوائے چاہتے ہو: مو:

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پس کیا ہی گمان تمہارا ساتھ پروردگار عالمون کے: فتح: تفسیر: یعنی کیا ہی گمان تمہارا ساتھ اوسکے اس حال مین کہ پوجتے تم اوسکے غیر کو یا کیا ہی گمان تمہارا ساتھ اوسکے کہ کیا کریگا ساتھ تمہارے اور کیسا عذاب کریگا تمکو اس حال مین کہ پوجا تمنے اوسکے غیر کو باوجود یکہ جانتے تھے تم کہ منعم حقیقی وہی ہی پس لائق عبادت کے وہی تھا نہ اور کوئی یا کیا ہی گمان تمہارا جب ملوگے اوس سے اس حال مین کہ پوجا تمنے

اوسکے غیر کو کہ کیا معاملہ کرےگا تمسے یا کیا ہی گمان تمہارا ساتھ اوسکے جبکہ پوجا تمنے اوسکے غیر کو وہ چھوڑ دیگا تمکو بغیر عذاب کے ❊ ف معاجلہ

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝

پس دیکھا ابراہیم نے ایکبار دیکھنا ستارون میں پس کہا تحقیق مین بیمار ہونگا ❊ ف تفسیر ❊ آیا ہی کہ جب ابراہیم ع نے قوم کو بتون کے پوجنے پر ملامت کی تو اونھون نے کہا کہ کل عید ہماری ہی اور جنگل کو جاوینگے آج کھانے پکاتے ہین ہم اور گرد بتون کے چھوڑ جاتے ہین تا تبرک ہوا اور کل جب ہم جنگل سے پھرینگے اور بتخانے مین آوینگے تو تبرک تقسیم کرینگے تو بھی ہمراہ ہمارے چل تا مجمع ہمارا اور زیب اور رسم بتونکا دیکھے تو ہم جانتے ہین کہ بعد دیکھنے اوسکے ہماری ملامت سے باز رہیگا تو اور بتون کے پوجنے مین ہمکو معذور رکھیگا ابراہیم ع نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن جب ابراہیم ع کو کہا کہ ہمارے ساتھ باہر چل ابراہیم ع نے ستارون کی گردش مین یا نجوم کی کتاب مین دیکھکر کہا کہ مین طاعون مین گرفتار ہونگا اور چونکہ قوم اونکی عمل نجوم پر کرتی تھی انھون نے بھی اونکے کلام ساتھ نجوم کے کیا تا اونپر حجت لازم ہو اور انکار نکرین انکی بات پر ❊ ف معاجلہ ❊ یعنی دیکھا ستارون مین اس حال مین کہ دیکھتے تھے آسمان کو اپنے دل مین سوچتے ہوئے کہ کیا حیلہ کرین یعنی جیسے فکرمند آسمان کو دیکھنے لگا کرتا ہی تدبیر سوچنے کے لیے ویسے ہی انھون نے آسمان کو دیکھا اور ستارے نظر پڑے یا دکھایا قوم کو کہ وہ نظر کرتے ہین ستارون مین بسبب معتقد ہونے اونکے کے علم نجوم کے پس وہم دلایا اونکو کہ انھون نے دلیل پکڑی ساتھ علامت کے اسپر کہ بیمار ہونگے پس کہا ابراہیم ع نے کہ مین بیمار ہون یعنی قریب ہی کہ بیمار ہونگا ساتھ مرض طاعون کے اور یہ بیماری اونمین اکثر ہوا کرتی تھی اور وہ ڈرتے تھے عدوی سے یعنی بیماری کے لگ جانے سے پس یہ کہا اونھون نے اسلیئے تا لوگ الگ ہو جاوین انسے پس بھاگے لوگ انکے پاس سے اپنی عید کی طرف اور چھوڑا انکو بتخانے مین تنہا پس کیا انھون نے بتون کے ساتھ جو کچھ کہ کیا چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور کہا ہی علمانے کہ علم نجوم کا حق تھا پھر منسوخ کیا گیا مشغول ہونا ساتھ معرفت اوسکی کے اور جھوٹ بولنا حرام ہی مگر جبکہ تعریض کرے یعنی اشارہ ہو اوسمین اور بات کی طرف پس جو کچھ کہ ابراہیم ع نے کہا تعریض تھی اوسمین یعنی اِنِّي سَقِيمٌ سے مراد تھی اِنِّي سَاَسْقَمُ یعنی قریب ہی کہ مین بیمار ہونگا یا جسکی گردن مین موت ہی وہ بیمار ہی اور اسی جہت سے مثل مشہور ہی کَفٰى بِالسَّلَامَةِ دَاءً یعنی کفایت کرتی ہی سلامتی کہ ہونے مین اور مرا ایک شخص ناگہان پس کہا لوگون نے کہ مر گیا اس حال مین کہ بھلا چنگا تھا پس کہا ایک اعرابی نے کہ کیا تندرست ہی وہ شخص کہ موت اوسکی گردن مین ہی یا مراد ابراہیم ع کی یہ تھی کہ مین سقیم النفس ہون بسبب کفر تمہارے کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ مین مریض القلب ہون اسبات سے ❊ ف تنبیه ❊ معالم وغیرہ مین جو لکھا ہی کہ وہ کفار بتون کے آگے کھانا تبرک ہونے کے لیے رکھ جاتے تھے اور پھر اوسکو تبرک کا تقسیم کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو اسوقت مین لوگ تعزیے کے آگے کونڈے حلوے وغیرہ کے رکھتے ہین اور بعضے مینہدی کے آگے مالیدہ وغیرہ اور بعضے قبرون پر ملیدہ یا ریوڑیان پھول پان چادر وغیرہ چڑھاتے ہین اور دودھ و شربت وغیرہ سے مشکیزے اور کنج بھرتے ہین اور بعضے طاقون وغیرہ مین روشنی کرکر مالیدہ وغیرہ رکھکر نیاز دیتے ہین اور ان سب چیزون کو تبرک کا تقسیم کرتے ہین یہ مشابہت بت پرستون کے ساتھ پیدا کرتے ہین ان سب افعال میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہی دیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرتا ہی کسی قوم کے ساتھ پس وہ اونھین مین سے ہوتا ہی پس مسلمانون کو بچنا چاہیے ایسے افعال سے کہ یہ طریقہ اہل اسلام کا نہین ہی اگر ایسی باتین اچھی ہوتین تو کہین صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین سے بھی تو منقول ہوتین جب اونسے نہ ثابت ہوئین تو باطل اور بدعتی ہین

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝

پس پھر گئے ابراہیم ع سے پیٹھ پھیر کر پس پوشیدہ متوجہ ہوا ابراہیم طرف معبودون اونکے کے پس کہا یعنی از راہ تمسخر کے کیا کچھ

[illegible]

لما تی نہین تم یعنی کھانا کہ تمھارے آگے رکھا ہی ✤ **فتح** پھر اوٹھ گئے اوس سے بیٹھ دیکر پھر جا گھسا ابراہیم اونکے بتون مین پھر بولا تم کیون نہین کھاتے **ھو**

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝

کیا ہی تمکو کہ نہین بولتے پھر متوجہ ہوا ابراہیم اونپر مارتا ہوا ساتھ قوت کے ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ یمین کے معنی یہان شدید و قوی کے ہین اسلیے کہ یمین یعنی دایان ہاتھ قوی تر ہوتا ہی بنسبت دوسرے کے یا یہ معنی ہین کہ بسبب قسم کے کہ پہلے کھائی تھی اور وہ یہ تھی تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ یعنی قسم ہی خدا کی البتہ مکر کرونگا تمھارے بتون سے ✤ **مل**

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝

پس متوجہ ہوئے لوگ طرف ابراہیمؑ کے دوڑتے ہوئے ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ حضرت ابراہیمؑ بت توڑ رہے تھے کہ بعضے کافرون نے دیکھا اور بعضون نے نہ دیکھا پس دیکھنے والے آئے جلدی سے ابراہیم کے پاس پھر آئے وہ کہ جنھون نے نہین دیکھا تھا پس کہا نہ دیکھنے والون نے اونسے کہ جنھون نے دیکھا تھا کسنے کیا یہ کام ہمارے بتون سے بلاشبہ وہ ظالمون مین سے ہی پس جواب دیا دیکھنے والون نے بطریق تعریض کے کہ ہمنے سنا تھا ایک جوان کو انکا عیب بیان کرتے کہا جاتا ہی اوسکو ابراہیم پھر کہا سبھون نے کہ ہم پوجتے ہین انکو اور تو توڑتا ہی انکو پس جواب دیا ابراہیمؑ نے اونکو اَتَعْبُدُوْنَ الخ ✤ **مل**

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہا ابراہیم نے کیا پوجتے ہو اوس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو اور خدا نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** یعنی تمکو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور اوس چیز کو بھی کہ تم اپنے ہاتھون سے بناتے ہو یعنی بت بانا مصدریہ ہی یعنی اور پیدا کیا تمھارے اعمال کو اور اسمین دلیل ہی ہمارے لیے اسپر کہ افعال بندون کے پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہین پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ اللہ خالق تمھارا بھی ہی اور تمھارے اعمال کا بھی پس کیون پوجتے ہو تم اوسکے غیر کو ✤ **مل** **معا** ✤ **تنبیہ** ✤ لفظ ما تنحتون سے تعزیہ اور مہندی اور چھڑی وغیرہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ تفسیر جلالین مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ جو چیز تم تراشتے ہو پتھر وغیرہ سے پس وغیرہ مین یہ بھی داخل ہین کہ کھپاچ وغیرہ کے تراش کر بناتے ہین اور اونکو پوجتے ہین پھر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہی چھڑی کو کھڑا کر کر اوسکے آگے مالیدہ وغیرہ رکھتے ہین مثل بتون کے یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتے ہین مہندی کے ساتھ والے اکثر حاجتی کہلاتے ہین شام کو ڈفالی پجاری اوسکے آگے کھڑے ہو کر کچھ گا بجا کر سجدے کرتے ہین اونکے ساتھ بعضے حاجتی جاہل بھی سجدے کرتے ہین ایسے ہی مہندی کو موجب برکت کا جانتے ہین مالیدہ وغیرہ اوسکے آگے بھی رکھتے ہین دعائین کرتے ہین یا پیر مدد کر و فلانا فلانا کام ہمارا ہو جاوے اور بعضے جاہل اوسکو سجدہ کرتے ہین رہا تعزیہ اوسکو بھی باعث برکت و سلامتی کا سمجھتے ہین اور کوئی سجدے کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا چڑھاتا ہی کاغذ کا کوئی روٹی کاغذ کی یہ کہکر کہ یا امام اگر ہمارے ہان بیٹا ہوگا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑھائینگے اور اوسکی محض عنایت سے کچھ ملجاتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑھاتے ہین جیسے وہ بتون کو فی الجملہ کارخانہ خدائی مین متصرف جانتے ہین سجدے وغیرہ کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی سمجھتے ہین اور کرتے ہین اگر کوئی کہے کہ صاحب یہ ویسے کیونکر ہوئے یہ اونکو خدا تھوڑا ہی جانتے ہین تو اسکا جواب یہی کہ کلام اللہ مین غور کرنی چاہیے اوس وقت کے مشرک بھی بتون کو بعینہ خدا نجانتے تھے بلکہ کہتے تھے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى یعنی ہم انکو اسلیے پوجتے ہین کہ اللہ کے نزدیک کر دینگے ہمکو سو ہی ان چیزون کے پوجنے والے کہتے ہین کہ اللہ کے پیارے بندے جانکر ہم اونسے ایسے سلوک کرتے ہین تو اللہ سے ہماری عرض داشت کرین اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونکو حاضر ناظر عالم الغیب بھی جانتے ہین یہ شان اللہ ہی کی ہی صریح آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین کہ فرمایا لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الغیب الا اللہ اور اور جا بے قول حضرت نوحؑ کا نقل کیا کہ انھون نے اپنی امت سے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الخ اور فرمایا اپنے نبی پیارے اشرف المخلوقات کو کہ تو لوگون سے یون کہدے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ یعنی نہین مالک ہون مین اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنے کا اور نہ ضرر کے دفع کرنے کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر جانتا مین غیب کو یعنی اوس چیز کو کہ غائب ہے مجھسے تو بہت خوبیان لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی سنانے والا ماننے لوگون کو انتہی بھلا جب ان حضرات کو علم غیب نہوا تو اور کی کیا حقیقت ہے اب ان آیات کو دیکھکر خیال کرنا چاہیے کہ جسنے اسوقت دعوی غیب دانی کا بہ نسبت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کر کچھ اشعار اس مضمون کے لکھے ہین قول اوسکا سراسر باطل ہے آیات مین تامل کرنا چاہیے نہ اوس گمراہ کے قول مین کہ قول ہیچ اوسکا سراسر مخالف ہے قرآن اور حدیث اور فقہ کے اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین اسکو کفر لکھا ہے عبارت اونکی یہ ہے ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ انتہی اور بزازیہ وغیرہ فتاوون مین لکھا ہے مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَايِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ اور بحر الرائق مین لکھا ہے جو کوئی نکاح کرے اور کہے کہ گواہ کیا مینے خدا رسول کو تو نکاح منعقد نہین ہوتا اور وہ شخص کافر ہوجاتا ہے اسواسطے کہ دعوی کیا اوسنے کہ نبی کو علم غیب کا ہے اور اوسی مین لکھا ہے مَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ انتہی باز آدم بر اصل مطلب کہ تعزیہ غیرہ پرستش کی چیزون کا رد اس آیت سے بھی نکلتا ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اسلیے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہے کہ كُلُّ مَا نُصِبَ وَاعْتُقِدَ تَعْظِيْمُهٗ مِنَ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَهُوَ النُّصُبُ انتہی اور صاحب مجالس نے لکھا ہے وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نُصُبٍ وَهُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَمَحْوُ اَثَرِهٖ انتہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَجَنِّبْنَا عَنْ طُرُقِ الْاٰثَامِ ؞

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝

تفسیر فتح ؛ کہا اونھون نے آپسمین کہ بناؤ ابراہیم کے لیے عمارت یعنی وہان آگ بہت سی جمع کرو واللہ اعلم پس ڈالو اوسکو بہت سی آگ مین ؛ عمارت یعنی ایک گھیر سا پتھرون کا چنو اور اوسمین لکڑیان بھروا اور دہکاؤ اوسمین آگ پس جب دہکنے لگے تو ڈالدو اسکو آگ دہکتی مین پس اونھون نے ایک چار دیواری پتھرون کی تیس گز کی اونچی اور بیس گز کی چوڑی بنا کر لکڑیون سے بھری اور جب دہکنے اور بھڑکنے لگی آگ تو ابراہیم کو اوسمین ڈالدیا حق تعالی نے اوسکو اوسپر گلزار کردیا چنانچہ سورۂ انبیا مین بیان اسکا گذرا ؛ **ص بحر** ؛ کہا سدی نے پس قید کیا کفار نے ابراہیم کو ایک گھر مین اور جمع کین اونکے لیے لکڑیان یہان تک کہ اگر عورت بیمار ہوتی تھی تو کہتی تھی اگر عافیت دیگا مجھکو اللہ تو جمع کرونگی مین لکڑیان ابراہیم کے جلانے کے لیے پس جب جمع کین اونکے لیے لکڑیان بہت سی اور خوب دہکائی آگ یہان تک کہ اگر جانور گذرتا تھا اوسپر تو جل جاتا تھا شدت لپٹ اوسکی سے اور زیادتی حرارت اوسکی سے پس قصد کیا اونکے ڈالنے کا پس اوٹھا کر رکھا اونکو عمارت کے سر پر یعنی بلندی پر پس اوٹھایا ابراہیم نے سر اپنا طرف آسمان کے پس کہا آسمان اور زمین اور پہاڑون اور فرشتون نے اے رب ہمارے ابراہیم جلایا جاتا ہے تیری راہ مین پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین خوب جانتا ہون حال اوسکا اور اگر وہ تمکو پکاریگا تو پس توٹے مین لگیو ہم

اوسکو اور کہا ابراہیمؑ نے جسوقت کہ اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ
فِی الْاَرْضِ لَیْسَ فِی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَّعْبُدُکَ غَیْرِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی یا الٰہی تو ایک ہی آسمان مین
اور مین ایک ہون زمین مین یعنی تیری بندگی کرنے مین نہین ہی زمین مین کوئی کہ عبادت کرے تجکو غیر میرے بس ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ پس
حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ کو یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ یعنی ای آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر درمنثور

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ○

پس قصد کیا کفار نے ساتھ اوسکے بدخواہی کا پس کیا ہمنے اونکو زیر تر فتح پھر چاہنے لگے اوسپر بڑا داوں پھر ہمنے ڈالا اونھی کو نیچے موضح
تفسیر یعنی بدخواہی کی تھی ابراہیمؑ کی کہ ڈالا اونکو آگ مین تو کہ ہلاک ہوجاوین پس اللہ تعالیٰ نے اونکو مقہور و ذلیل کیا کہ نکلے
ابراہیم آگ سے صحیح سلامت معالم

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ○

اور کہا ابراہیمؑ نے کہ تحقیق مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے راہ دکھاویگا مجکو یعنی اوس جگہہ کی کہ رضا پروردگار
ہمارے کی ہو فتح اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ مجکو راہ دیگا موضح تفسیر جانے والا ہون یعنی
ہجرت کرنے والا ہون اپنے رب کی طرف اور معنی یہ ہین کہ مین ہجرت کرتا ہون دار الکفر سے اور جاتا ہون اپنے رب کی مرضی کی جگہ کہا
یہ جب کہ نکلے آگ سے اور باپ نے اونکو گھر سے نکال دیا یا بادشاہ کی خاطر سے جیسے کہ کہا اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّیْ راہ دکھاویگا مجکو یعنی
اوس جگہہ کی کہ مجکو وہان کے جانے کا حکم کیا اور وہ شہر شام تھا پس جب اپنے وطن سے نکل کر متوجہ شام کی طرف ہوئے تو درمیان راہ
مین ہاجرہ ساتھ لگین حضرت سارہ کے کہ بیوی ابراہیمؑ کی تھین اور سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیمؑ کے تئین بخشا ابراہیم نے دعا کی فرزند ہونیکی کہا معالم

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○

ای پروردگار عطا کر مجکو یعنی فرزند صالحون سے پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ ایک لڑکے بردبار کے فتح ای رب بخش مجکو
کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا موضح تفسیر بشارت متضمن ہی تین باتونکو
ایک تو یہ کہ فرزند مرد ہوگا دوسرے یہ کہ وہ پہونچیگا عمر حلم کو اسلیے کہ لڑکا نہین وصف کیا جاتا ہی ساتھ حلم کے اور تیسرے یہ کہ وہ حلیم یعنی
بردبار ہوگا اور اونکے حلم سے کونسا حلم بڑا ہوگا کہ جب اونکے باپ نے اونکے ذبح کرنے کا ذکر کیا اونکے آگے تو کہا اونھون نے سَتَجِدُنِیْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی خدا نے صبر کرنے والون مین سے پھر مستعد ہوئے اپنے ذبح کروانیکے لئے معالم

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○

پس جب پہونچا وہ لڑکا اوس سن کو کہ سعی کرسکے ہمراہ والد اپنے ابراہیمؑ کے کہا ابراہیمؑ نے ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا
ہون خواب مین کہ مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھہ تو کیا چیز تیری خاطر مین پہونچتی ہی کہا ای باپ میرے کرڈال جو کچھ حکم کیا جاتا ہی تجکو پاویگا
تو مجکو اگر چاہا ہی اللہ نے صبر کرنے والون سے فتح پھر جب پہونچا اوسکے ساتھ دوڑنے کو کہا ای بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین
کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھہ تو تو کیا دیکھتا ہی بولا ای باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہی تو مجکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا موضح
تفسیر سعی کرسکے سن سعی کا وہ عمر ہی کہ اوسوقت مین کام مردون کا ساکر سکے اور عمر اسمٰعیلؑ کی اسوقت مین تیرہ برس
کی تھی اور موجب ایک قول کے معنی سعی کے چلنے کے ہین یعنی چلنا ہمراہ باپ اپنے کے سناو غیرہ تک ہی اور یہ مساعدت کرتا ہی اوس

قول کہ سات برس کا تھا اور بحسب ایک قول کے سعی سے عمل و عبادت مراد ہے اور وہ حد بلوغ ہے اور تیری رائے سے ہے
یعنی رائے تیری کیا تقاضا کرتی ہے بطور مشاورت کے یہ پوچھا نہ رویت عین سے اور مشورہ اوسنے اسلیے نہیں کیا کہ اونکے مشورے اور رائے پر
عمل کرین ولیکن اسلیے پوچھا کہ تا معلوم ہو کہ آیا جزع کرتے ہین یا صبر ✽ بحر ✽ مل ✽ شعر چون خلیل اللہ قربان کرد ولد
جان خود را نیز با صد جد و کد ✽

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پس جب مطیع ہوئے دونون حکم الٰہی کے اور باپ نے پچھاڑا فرزند کو پیشانی کے بل آواز دی ہمنے ابراہیم کو کہ ای ابراہیم تحقیق سچ
کر دکھایا تو نے خواب کو تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو ✽ فتح ✽ پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا اوسکو ماتھے کے
بل اور ہمنے اوسکو پکارا یون کہ ای ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو ✽ مو ✽ تفسیر ✽
یعنی جیسے درگذر کیا جسنے ذبح ہونے فرزند تیرے سے ایسے ہی بدلہ دیتے ہین ہم اونکو کہ خوب اطاعت کرتے ہین ہماری کہا مقاتل نے
کہ بدلہ دیا اللہ نے ابراہیم کو بسبب خوب اطاعت کرنے اوسکی کے یہ کہ درگذر کیا ذبح ہونے فرزند اوسکے سے ✽ معا ✽ پیشانی کے بل
تا منہ سامنے نظر آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہین یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہین فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے
مین نہین آتا جو حال گذرا اوسکے دل پر اور فرشتون پر ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہین پھر اونکو
تھام رکھتے ہین تب درجے بلند دیتے ہین ✽ مو ✽

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝

تحقیق یہ ماجرا امتحان ظاہر ہے اور عوض اوسکے دیا ہمنے ایک دنبہ مہیا واسطے ذبح کے بڑے جثے کا ✽ فتح ✽ بیشک یہی ہے
صریح جانچنا اور اوسکا بدلہ دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا ✽ مو ✽ تفسیر ✽ وہ دنبہ ابلق سینگدار تھا اور جاننا چاہیے
کہ دونون اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کا اتفاق ہے اسپر کہ جس لڑکے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا ابراہیم کو وہ اسحق تھے اور علماے مسلمین
مین اختلاف کیا ہے اسمین پس کہا ایک جماعت نے کہ وہ اسحق ع تھے اور قصہ شام مین تھا کہ جب ابراہیم ع نے رب ہب لی دعا کی اور خوشخبری فرزند
کی پائی کہا ھو اذا للہ ذبیح یعنی چونکہ وہ فرزند پیدا ہوگا اللہ کے نام پر ذبح کیا جاویگا پھر جب اسحق پیدا ہوئے اور حد سعی یعنی کار بار کی عمر کو
پہنچے تو خواب مین سنا اوف بنذرک یعنی پوری کر اپنی نذر پس اس سبب سے حکم خدا کا ابراہیم کو بیٹے کے ذبح کرنیکا ہوا تھا اور بعد اس خواب کے
ابراہیم ع نے اسحق کو کہا آؤ تاکہ بعد قربانی کرین ہم اور رسی اور چھری لیکر دونون روانہ ہوئے جب کہ پہاڑون کے درمیان مین پہنچے تو بیٹے نے
پوچھا کہ ای باپ میرے قربانی تیری کہان ہے کہا ابراہیم ع نے انی اری فی المنام انی اذبحک الخ اور ایک جماعت مفسرین کی اسپر ہین کہ ذبیح
اسمٰعیل ہین اور دونون قول رسول علیہ السلام سے بھی روایت کیے گئے ہین اور دلیل فرقہ اول کی یہ ہے کہ ذبیح وہی بشر ہے یعنی جسکے
پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اوسی کو ذبح کرنے کو لے گئے تھے جیسے کہ اوپر کی آیتون سے سمجھا گیا اور بشارت اسحق ہی کے حق مین
ہوئی ہے جیسے کہ فرمایا فبشرنٰھا باسحق یعنی خوشخبری دی ہمنے سارہ کو اسحق ع کے پیدا ہونے کی اور دلیل دوسرے فرقے کی یہ ہے کہ بشارت
اسحق کے پیدا ہونے کی بعد قصہ ذبیح کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وبشرنٰہ باسحق نبیا یعنی خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو
اسحق کے پیدا ہونے کی کہ پیدا ہوگا اسحال مین کہ مقدر ہے نبی ہونا اوسکا چنانچہ یہ جملہ ان آیات کے بعد مین آویگا پس دلالت کیا اسپر کہ
مبشر غیر مذبوح کے ہے اور بھی سورۂ ہود مین فرمایا فبشرنٰھا باسحق ومن وراء اسحق یعقوب یعنی پس بشارت دی ہمنے

سارہ کو اسحٰق کے پیدا ہونے کی اور پیچھے اسحٰق کے یعقوبؑ کی اور یہ بشارت بیٹے اور پوتے کے پیدا ہونے کی ہی پس جس بیٹے سے
کہ فرزند ہونے والا تھا کیونکر اوسکے ذبح کا حکم ہوتا اور یہ بھی دلیل ہی کہ دونوں سینگ دنبے ذبح کیے گئے کے بیت اللہ کے دروازے پر ٹنگے تھے
عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے زمانے مین جلے اور وہ اولاد اسمٰعیلؑ کے تصرف مین تھے اور یہ بھی منقول ہی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص سے
کہ یہود کے علما مین سے تھا اور اسلام لایا تھا اور نیک بخت تھا پوچھا کہ کونسا بیٹا ابراہیمؑ کا مذبوح تھا کہا اسمٰعیل تھا اور یہود بھی جانتے ہین
لیکن بسبب حسد کرنے کے عرب پر ظاہر نہین کرتے اور محمد بن اسحٰق وغیرہ کہتے ہین کہ ابراہیمؑ نے ہاجر کو مکے مین چھوڑا تھا اور اسمٰعیل
وہین نشو ونما پاتے تھے اور ابراہیمؑ جب چاہتے کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو دیکھین تو شہر شام سے براق پر سوار ہوتے اور صبح کا کھانا مکے مین کھاتے
اور ملاقات انکی کر کر پھر شہر شام کو رجوع کرتے اور رات کو اپنے اہل کے پاس شام مین آرہتے اور زمین انکے براق کے قدمون مین سمٹی جاتی تھی یہان تک
کہ اسمٰعیل سن سعی کو پہونچے تب ترویہ مین کہ آٹھوین ذی الحجہ کو کہتے ہین ابراہیمؑ نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ خدا تعالیٰ تجکو تیرے بیٹے کے
ذبح کرنے کا حکم کرتا ہی اور جب صبح ہوئی تو تمام روز فکر مین رہے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہی یا شیطان کی طرف سے اسلیے اوس دن کو ترویہ
کہتے ہین اور جب نوین شب ہوئی تو پھر وہی خواب دیکھا نوین کی صبح کو جو اوٹھے تو پہچانا کہ امر الٰہی ہی اسلیے روز عرفہ نام ہوا اوسکا پھر دیکھا
مثل اسی کے تیسری رات مین پس قصد کیا اسمٰعیل کے نحر یعنی ذبح کرنے کا پس نام رکھا گیا اوس دن کا یوم النحر بہر تقدیر جب یقین ہوا ابراہیمؑ کو
اسمٰعیلؑ سے یہ ماجرا ظاہر کیا اونھون نے بھی تسلیم کیا روز نحر کے یعنی دسوین ذی الحجہ کو ابراہیمؑ رسی اور چھری اور اسمٰعیلؑ کو ہمراہ لیکر منا کو گئے
اور اونکو زمین پر لٹایا اسمٰعیلؑ نے کہا ای باپ میرے مجکو مضبوط باندھو تا تڑپون نہین اور کپڑے اپنے مجسے الگ کر لو تا میرے خون کی چھینٹ
اون پر نپڑے اور میرے ثواب کو ناقص نکرے اور میری مان اوسکو دیکھ کر غم مین نپڑے اور چھری کو خوب تیز کر لو تو جلدی میرے حلق پر چلانا
تا موت آسان ہو اور جب میری مان پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہونچانا اور اگر مناسب جانو تو میرا کرتہ میری مان کو سونپنا تا اوسکو
تسلی اوس سے ہوتی رہے ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا اور دونون صاحب روتے جاتے تھے پھر ابراہیمؑ نے چھری اونکے حلق پر پھیری کچھ نہ کاٹا
دو تین بار چھری کو تیز کرتے تھے پھر اور حلق پر پھیرتے تھے چھری سے کچھ نہ کٹتا تھا بسبب مانع کے قدرت الٰہی سے کہ گردن مثل تختے تانبے
کے ہوگئی تھی اسمٰعیلؑ نے کہا ای باپ میرے موہنہ میرا زمین کی طرف کرکہ تو میرا موہنہ دیکھکر رحم کرتا ہی مبادا وہ رحم درمیان میرے اور درمیان امر خدا
کے حائل ہو اور مین بھی چھری کو دیکھکر جزع فزع نکرون ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا کہ اسمٰعیلؑ کو پیشانی کے بل لٹا کر چھری اونکی گدھی پر پھیری
چھری اولٹ گئی اور حق تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور بعضون نے کہا ہی کہ خواب مین بھی یہی سب
معاملے دیکھے تھے بہانا خون کا بیٹے سے نہ دیکھا تھا اور اوس سب کو بجا لائے تصدیق خواب کی حاصل ہوئی اور سوا اسکے اپنی طرف سے
انھون نے سعی و کوشش کی ذبح کرنے مین جیسے کہ ذبح کرنے والا کرتا ہی و لیکن اللہ تعالیٰ نے بچایا اونکو جس طرح کہ بچایا اور یہ قدح نہین کرتا ہی
فعل ابراہیمؑ مین اور بعد سننے اوس آواز کے دیکھا کہ جبرئیلؑ ایک دنبہ لائے اور کہا یہ فدا یعنی بدلہ بیٹے تیرے کا ہی اسکو ذبح کر اور بیٹے کو
چھوڑ دے اور وہ دنبہ عظیم الجثہ اور فربہ تھا اور یہی سنت ہی قربانیون مین اور روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب ذبح کیا اوسکو کہا
جبرئیلؑ نے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ذبیح نے یعنی حضرت اسمٰعیلؑ نے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر کہا ابراہیمؑ نے اللہ اکبر و للہ
الحمد پس باقی رہی یہ سنت جانور کے ذبح کرنے مین اور دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہؒ نے ساتھ اس آیت کے اوس شخص کے حق مین کہ
نذر کرے ساتھ ذبح کرنے فرزند اپنے کے یہ کہ لازم آتا ہی اوسکو ذبح کرنا بکری کا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ یہ دنبہ وہ تھا کہ تقربا لائے تھے
اوسکو ہابیل کہ جو بیٹے تھے حضرت آدمؑ کے پس قبول کیا گیا اون سے اور وہ جنت مین چرتا تھا یہان تک کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے بدلے مین دیا گیا اور اگر
اسمٰعیلؑ ذبح کیے جاتے تو ہوتا بیٹے کا ذبح کرنا سنت اور ذبح کیا کرتے لوگ اپنے بیٹون کو انتہی پس اوس دنبے کو منحر مین لا کر ذبح کیا اور بقول

اکثر مفسرون کے چالیس برس وہ دنبہ جنت مین چرا تھا اور بزرگ جثہ تھا اسلیے اوسکو عظیم کہا یا اس سبب سے عظیم کہا کہ خدا کے پاس سے آیا تھا یا اس سبب سے کہا کہ ثواب عظیم ملا اوسکے ذبح کرنے سے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ جب ابراہیم عم نے وہ خواب دیکھا تو شیطان نے بصورت مرد کے حضرت اسمعیل عم کی ماں کے پاس آکر کہا جانتی ہی تو کہ تیرے بیٹے کو کہاں لیے جاتا ہی ابراہیم اونکی ماں نے کہا کہ لکڑیون کے لانے کے لیے لیے جاتا ہی شیطان نے کہا قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی اونکی ماں نے کہا کہ ابراہیم اوسکو دوست رکھتا ہی ایسا کا ہیکو کریگا شیطان نے کہا ابراہیم گمان کرتا ہی کہ یہ حکم خدا کا ہی اونکی ماں نے کہا اگر حکم خدا کا ہی تو اطاعت اوسکی بہت ہی خوب ہی شیطان اوس سے مایوس ہوکر باہر آیا اور اسمعیل عم کے پاس آکر کہا کہ جانتا ہی تو کہ باپ تیرا تجکو کہاں لیے جاتا ہی اسمعیل عم نے کہا لکڑیون کے لانے کے لیے جاتا ہون مین شیطان نے کہا نہ قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی ابراہیم جب اسمعیل عم نے کہا کیا سبب ہی شیطان نے کہا کہ ابراہیم یہ گمان کرتا ہی کہ خدا نے اسکا حکم کیا ہی اسمعیل عم نے کہا اگر اسی طرح ہی سمع وطاعت ہی یعنی جی جان سے مانا مینے حکم اوسکا شیطان اونسے بھی مایوس ہوکر ابراہیم کے پاس آیا اور کہا ای شیخ کہاں جاتا ہی تو ابراہیم عم نے کہا کہ ایک کام کے لیے جاتا ہون مین شیطان نے کہا کہ جانتا ہون مین کہ شیطان نے خواب مین تجکو حکم کیا ہی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے تو ابراہیم عم نے کہا دور ہو ای دشمن خدا کے کہ ہم حکم خدا سے باز نہین رہنے کے شیطان سب سے مایوس ہوکر ناامید و ذلیل ہوکر پھرا اور آل ابراہیم عم کو حق تعالی نے محفوظ رکھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شیطان اول بار جمرۂ عقبہ کے پاس ابراہیم پر ظاہر ہوا اوسکو سات سنگریزے مار کر ہانکا پھر جمرۂ وسطی کے پاس پیش آیا پھر سات سنگریزون سے مار کر ہانکا پھر جمرۂ کبری کے پاس پیش آیا پھر سات سنگریزون سے مار کر ہانکا اور وہی سنت قیامت تک جاری ہی کہ حاجی تینون جمرون پر سنگریزے مارتے ہین **ف معالم** اور ظاہر تر یہ ہی کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام تھے اور یہ قول ابی بکر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ایک جماعت کا تابعین مین سے ہی رضی اللہ عنہم اوسکے سبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ یعنی مین بیٹا دو ذبیحون کا ہون پس ایک تو اونمین سے جد آنحضرت کے اسمعیل تھے اور دوسرے باپ آنحضرت کے عبداللہ اور یہ ذبیح یون کہلائے کہ عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے ہان دس بیٹے ہونگے تو ذبح کرونگا آخری بیٹے کو تقربا اور ہوئے عبداللہ آخری پس اونکے فدیے مین سو اونٹ دیے اور اصمعی سے ہی کہ اونھون نے کہا پوچھا مینے ابوعمرو بن العلا سے حال ذبیح کا پس کہا ای اصمعی کہان گئی ہی عقل تیری اسحق کہان تھے مکے مین نہین تھے مکے مین مگر اسمعیل اور انھون ہی نے بنایا خانۂ کعبہ اپنے باپ کے ساتھ اور منحر یعنی جگہہ ذبح کی مکے مین ہی چنانچہ منقول ہی کہ انکو جو ذبح کرنے کو لٹایا تھا وہ جگہہ نزدیک صخرہ کے تھی کہ جو منا مین ہی اور علی اور ابن مسعود اور عباس اور ایک جماعت تابعین سے ہی راضی ہوا اللہ اونسے کہ ذبیح اسحق عم تھے اور دلالت کرتا ہی اسپر خط یعقوب علیہ السلام کا کہ یوسف عم کو لکھا تھا اسطرح مِنْ یَعْقُوْبَ اِسْرَآئِیْلَ اللّٰهِ بْنِ اِسْحٰقَ ذَبِیْحِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ **ف ل** جنکے ذبح کا حکم ہوا تھا وہ اسمعیل تھے یا اسحق دونون قول آئے ہین **جلا**

وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝

اور چھوڑی ہمنے ابراہیم پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو جو ابراہیم پر اسی طرح یعنی جیسے دی ہمنے ابراہیم کو جزا دیتے ہین ہم نیک کارون کو **فتح** اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی ابراہیم پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو **مو**

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

تحقیق ابراہیم بندون ہمارون ایمان والون سے تھا **فتح** وہ ہی ہمارے بندون ایماندار مین **مو تنبیہ** سبحان اللہ کے اچھے بندے ایسے ہوتے ہین کہ اوسکے حکم سے جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین ہزاران ہزار آفرین اوس باپ پر اور بیٹے پر اور اونکی ماں پر کہ سب نے تو وہ کام کیا کہ بہت ہی مشکل ہی ہر کسی سے ہونا اوسکا کہ لخت جگر کو اوسکی راہ مین نثار کرنا ٹھہرایا کون اپنے بیٹے کو اپنے

تنبیہ نافعہ

ہاتھ سے ذبح کرتا ہی پھر بیٹے کا صبر و سعادتمندی دیکھیے کہ کس طرح اونھوں نے کہنا نا پھر ان کو دیکھیے کہ وہ بھی راضی برضاے حق ہین پس معنی ایمان کے یہی ہین کہ اللہ کی محبت و حکم کے آگے سبکو ہیچ جانے اور اوسکی راہ مین جان و مال نثار کرے نہ اپنی خواہش کا تابع ہونا اور اوسکی خواہش کا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو کہ وہ دین و شریعت ہی اب دیکھا چاہیے کہ ایک تو ایسے بندے تھے کہ ایسا ضرر اپنا قبول رکھا کہ جان تک دینے مین دریغ نکیا اور ایک ہم نالائق ہین کہ ہر اسر ہمارے دارین فایدے کی بات ارشاد ہوتی ہی اور نہین عمل مین لاتے مثلاً فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی بلاشبہ اسراف کرنے والے بھائی شیطانون کے ہین پس خیال کیا چاہیے کہ شادی غمی وغیرہ مین اسراف کرکر شیطان کے بھائی بننا قبول اور اسکو ترک کرکر فائدۂ دارین حاصل کرنا نہین منظور کیا اولٹی سمجھ ہی ویسے ہی خراب بھی ہوتے ہین جو ذرہ بھی ذہن لگاویگا اس بات کو سمجھ لیگا شعر ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت ٭ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالا ٭ پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع رضاے مولی کو مقدم رکھے اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ اپنے نفس کو مار کر خاک کر دے پھر سب کچھ بن پاتا ہی اور اپنے مولی کے ہان بڑا رتبہ پاتا ہی شعر خاکساری سے ابھی تو در بدر ہون ٭ کشتہ ہو کر خاک ہو جاؤن تو پھر اکسیر ہون ٭

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو اسحق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین ٭ **فتح** اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین **موضح** **تفسیر** ٭ معلوم ہوا وہ پہلی خوشخبری اسمعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اونھین پر تھا یہود کہتے ہین ذبح کیا اسحق کو لیکن خلاف ہی اسحق کی خوشخبری کے ساتھ خبر ہی یعقوب کی یہ سورۂ ہود مین ہوچکا اور خبر ہی نبی ہونے کی یہ سنکر حضرت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی دونون باتین ظہور مین نہین آئین ذبح کیونکر ہوگا ٭ **فائدۂ موضح** ٭ پس جنھون نے ٹھہرایا ذبیح اسمعیل کو اونھون نے یہ معنا کہے کہ بشارت دی ہمنے بعد اس قصے کے اسحق نبی کے پیدا ہونے کی طاعت کے بدلے مین اور جنھون نے ذبیح ٹھہرایا ہی اسحق کو کہا اونھون نے کہ بشارت دی ہمنے ابراہیم کو اسحق کی نبوت کی روایت کی یہ عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا بشارت دی اسحق کی دو بار ایک تو جب پیدا ہوئے اور ایک جب نبی کیے گئے ٭ **معا** ٭

وَبٰرَکْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝

اور برکت بھیجی ہمنے ابراہیم پر اور اسحق پر اور اون دونون کی اولاد مین سے بعضے نیک کار ہین اور بعضے ستم کرنے والے آشکارا ہین اپنے پر ٭ **فتح** اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحق پر اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح **موضح** **تفسیر** ٭ اور برکت بھیجی الخ یعنی ان دونون پر اوتارین ہمنے برکتین دین و دنیا کی اور بعضون نے کہا کہ یہ مراد ہی کہ برکت اوتاری ہمنے ابراہیم پر اوسکی اولاد مین اور اسحق پر یہ کہ نکالے ہمنے اوسکی صلب سے ہزار نبی اول اونکے یعقوب ہوئے اور آخر اونکے عیسی علیہما السلام اور نیک کار ہین یعنی مومن اور ستم کرنے والے ہین یعنی کافر ہین یا احسان کرنے والے ہین لوگون پر اور ظالم ہین اپنے نفس پر بسبب بڑھ جانے کے حدود شرع سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ اچھے اور بُرون کے افعال نہین جاری ہوتے ہین بعلاقۂ نطفہ اور قرابت کے پس کبھی جنتے ہین نیک بدون کو اور بد نیکون کو اور تنبیہ ہی اسپر کہ برائی ہونی پچھلون مین نہ گنے گئے عیب و نقصان اگلون کے بلکہ آدمی عیب کیا جاتا ہی بسبب بدفعلی اپنی کے اور عذاب کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ صادر ہوئی اوس سے نہ اوس چیز پر کہ پائی جاوے اصل یا فرع اوسکی سے ٭ **معا** ٭ یہ دونون کہا دونون بیٹون کو دونون سے بہت اولاد پھیلی اسحق کی اولاد مین نبی گذرے بنی اسرائیل اور اسمعیل کی اولاد مین عرب جنمین ہمارے پیغمبر ہوئے ٭ **موضح** ٭ اوپر فرمایا تھا کہ ہمنے لوگون مین ڈرانے والے یعنی انبیا بھیجے پس دیکھ کہ کیسا انجام ہوا ڈرائے گیون کا اسکے بعد حضرت نوح وغیرہ علیہم السلام کا کہ ڈرانے والے تھے اور اونکی امت کا کہ جو ڈرائے گئے تھے حال بیان فرمایا اوسی کا تتمہ یہ آگے بیان ہوتا ہی

[illegible]

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

اور البتہ تحقیق ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر یعنی بسبب نبوت دینے کے اور نجات دی ہمنے اونکو اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو غم بڑے سے ۔ فتح ۔ اور ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر اور بچا دیا اونکو اور اونکی قوم کو اس بڑی گھبراہٹ سے ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ کہ غم تھا ڈوب جانے کا یا فرعون اور اوسکی قوم کی ایذا رسانی کا جو غم تھا اوس سے چھڑایا ۔ مدارک ۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝

اور مدد دی ہمنے اونکو یعنی موسی اور ہارون اور اونکی قوم کو پس تھے وہ غالب یعنی فرعون پر اور اوسکی قوم پر اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب واضح یعنی توریت کہ اوسمین خوب بیان واضح تھا احکام الٰہی کا ۔ فتح ۔ اور اونکی مدد کی تو رہے وہی زبردست اور دی اونکو کتاب واضح ۔ موضح ۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

اور دکھلائی ہمنے اونکو راہ سیدھی ۔ فتح ۔ اور سوجھائی اونکو سیدھی راہ ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ یعنی راہ اہل اسلام کی اور وہ راہ اون لوگون کی ہے کہ انعام کیا اللہ نے اونپر نہ اونکی کہ غضب کیا گیا ہے اونپر اور نہ گمراہون کی ۔ مدارک ۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

اور باقی چھوڑی ہمنے اونپر ثناے نیک پچھلون مین سلام ہو جیو موسی اور ہارون پر ۔ فتح ۔ اور باقی رکھا اونپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے موسی اور ہارون پر ۔ موضح ۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تحقیق ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہین نیکوکارون کو تحقیق وہ دونون مومن بندون ہمارے سے ہین ۔ فتح ۔ ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو وہ دونون ہین ہمارے بندون ایماندار مین ۔ موضح ۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور تحقیق الیاس ع بھیجے ہوؤن مین سے تھا ۔ فتح ۔ اور تحقیق الیاس ہے رسولون مین ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ بعضون کے نزدیک الیاس وہی ادریس نبی ہین چنانچہ پڑھا ہے ابن مسعود رض نے وَاِنَّ اِدْرِيْسَ جگہہ الیاس کے اور اکثرون کے نزدیک الیاس بیٹے بشیر کے بیٹے فخاص کے بیٹے غیزار بیٹے ہارون بیٹے عمران کے ہین اور وہ پیغمبر تھے انبیاے بنی اسرائیل مین سے کہ بعد مرنے حزقیل نبی کے اور فساد بنی اسرائیل کے ساتھہ گناہ اور بت پرستی کے خدا تعالی نے الیاس کو بنی اسرائیل پر نبی کر کے بھیجا اور انبیاء بنی اسرائیل مین سے بھیجے جاتے تھے بعد موسی ع کے تا کہ یاد دلاوین احکام توریت کو کہ بھول گئے تھے بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل رہتے تھے متفرق اور سبب اسکا یہ تھا کہ جب یوشع بن نون نے بعد موسی علیہما السلام کے ولایت شام کو فتح کیا تو اوس ولایت کو بنی اسرائیل پر تقسیم کیا اور ہر سبط کو ایک ایک جگہہ بسایا ایک سبط کو اونمین سے شہر بعلبک اور نواحی اوسکے مین اوتارا الیاس اونھین مین سے تھے پس نبی کیا اللہ تعالی نے الیاس کو طرف اونکے اور اون ایام مین بادشاہ اوس گروہ کا اجب نام تھا کہ بت بعل نام کو پوجتا تھا اور اپنی قوم سے جبرا عبادت اوسکی کرواکر اونکو گمراہ کیا تھا اور طول بعل کا بیس گز کا تھا اور چار منہ تھے اوسکے اور جب الیاس مبعوث ہوئے تو اونکو خدا تعالی کی عبادت کی طرف بلاتے تھے اور وہ قبول نکرتے تھے مگر بادشاہ کہ ایمان الیاس پر لایا تھا اور الیاس رہنمائی اوسکی کرتے تھے اور اجب جسوقت سفر کو جاتا تو اپنی بیوی مسماۃ ازبیل کو اپنی رعیت پر خلیفہ کر جاتا اور وہ سنتی ہوتی لوگون کے اور اونپر حکمرانی کرتی اور وہ عورت منکر انبیا کی اور کشندہ اونکی تھی یحیی علیہ السلام کو بھی اوسی نے مارا تھا اور اوس عورت کا کاتب تھا ایک مومن حکیم کہ اپنے ایمان کو

استدعا کی حق تعالی نے شیطان سے قدرت داخل ہونے کی اندر بعل کے سلب کی کچھ آواز بعل کے اندر سے ندا آئی لوگون نے بادشاہ سے کہا کہ بعل
تیرے غضب ہی کے جواب نہین دیتا نواح شام مین اور معبود ہین انبیا کو وہان بھیج تو شاید وہ شفاعت کرین بادشاہ نے پوچھا کہ سبب بعل کے
غضب ہونے کا کیا ہی باوجودیکہ مین اوسکو پوجتا ہون اونھون نے کہا اس سبب غضب ہی کہ تمنے الیاس کو قتل نکیا اور قصور کیا اوسکے اتباع
کہ سالم چلا گیا حالانکہ وہ منکر تھا تیرے معبود کا بادشاہ نے کہا کہ مین کیونکر اونکو قتل کرون کہ مکان اونکا معلوم نہین اور ہاتھ نہین
اور مین اپنے بیٹے کی بیماری مین مشغول ہون اگر اسکو شفا ہو تو الیاس کو تلاش کرکر مارونگا اور بعل کو راضی کرون پھر بادشاہ نے چار سو انبیا
کو شام کے بتون کی طرف بھیجا تا سوال کرین اونسے یہ کہ شفاعت کرین عند بادشاہ کی بت سے کہ شفا دے وہ اوسکے بیٹے کو پس گئے وہ وہان تک
کہ جب وہ قریب مکان الیاس کے پہنچے تو اونکو وحی آئی کہ انپر ظاہر ہوکر معارضہ کر اور ڈر نہین کہ مین رعب تیرا اونکے دل مین ڈالونگا اور اونکے شر تجھسے
دفع کرونگا پس الیاس پہاڑون سے اوترے اور اون انبیا سے ملے اور کہا کہ اللہ عز وجل نے بھیجا ہی مجکو تمھاری طرف اور اونکی طرف کہ تجھے تمھارے
رہے ہین پس سنو ای قوم رسالت اپنے رب کی تاکہ پہنچاؤ تم اپنے صاحب کو پس پھر جاؤ اوسکی طرف اور کہو کہ خدا فرماتا ہی تمکو ای جب مین جانتا ہون کہ
معبود بحق مین ہی ہون اور میرے سوا کوئی معبود نہین اور مین معبود بنی اسرائیل کا ہون اور خالق اور رازق اور مارنے والا اور جلانے والا اونکا مین ہی ہون
پس جہل اور کم عقلی تمکو باعث شرک کی ہوئی ہی اور شفا اپنے بیٹے کی غیر میرے سے ڈھونڈتا ہی تو ایسون سے کہ اپنے نفسون کے لیے بھی مالک کسی چیز کے
نہین مگر جو کچھ چاہون مین وہی ہوتا ہی اور تیرے مین قسم اپنے نام کی مین تجکو غصے مین لانے والا ہون بیچ مقصد تیرے بیٹے کے اور مار ڈالونگا اوسکو یہانتک
تاکہ جانے تو کہ کوئی نہین مالک ہی اوسکے لیے کسی چیز کا سوا میرے پس جب انہون نے یہ کلام الیاس کا سنا تو مجال جواب دینے کی اپنے مین نپائی
اور خوفناک ہوکر بادشاہ کے پاس پھر آئے اور کہا اوس سے کہ الیاس اوترا ہی پہاڑ سے اور وہ شخص دبلا اور لنبا ہی اور بال اوسکے بڑھے ہوئے ہین
اور جلد اوسکی پر بال کھڑے ہین اور اوسپر جبہ ہی بالونکا اور کملی اپنے سینے پر ڈالے ہوئے ہی پس جب ملے ہم اوس سے پڑی ہمارے دلون مین ہیبت
اور رعب اوسکا اور بند ہوگئین زبانین ہماری اور ہم باوجود اس عدد کثرت کے اوس سے کلام نکرسکے اور جواب نہ دے سکے یہانتک کہ آئے ہم تیرے پاس
پس اجاب اپنی زندگی سے بیزار ہوا اور پچاس مکار آدمیون کو مقرر کیا تا مکر و فریب سے الیاس کو اوسکے پاس لاوین اونھون نے پہاڑ مین جاکر
آواز بلند سے کہا کہ ای الیاس ہمپر ظاہر ہو خدا پر اور تجھپر ایمان لائے ہین ہم اور اجب نے اور تمام بنی اسرائیل نے تصدیق تیری کرکے تجکو سلام کہا ہی
اور التجا کی ہی کہ ہمپر صدق کلام تیرا ظاہر ہوا ہمارے درمیان مین آکر ہمکو رہنمائی کرو تو تابعدار تمھارے ہووین اور تمھارے فرمانے پر عمل کرین اور باز رہین
اون چیز سے کہ منع کرو تم ہمکو اور تمکو یہ لائق نہین ہی کہ ہمارے پاس آنے سے باز رہو باوجود ایمان لانے اور فرمان برداری کرنے ہماری کے
پس آئیے ہمارے پاس اور یہ باتین سب مکر و فریب کی تھین پس جب سنین الیاس نے باتین اونکی تو اونکے دل مین آیا کہ ظاہر ہون اور طمع کی اونکے
ایمان لانے کی اور خوف کیا اللہ کا نہ ظاہر ہونے مین پس الہام کیا الیاس کو اللہ نے کہ توقف کر اور دعا کر تا صدق و کذب انکا ظاہر ہووے پس دعا کی
الیاس نے کہ یا الہی اگر یہ سچے ہین اس کہنے مین تو حکم فرما مجکو ظاہر ہونے کا طرف اونکے اور اگر جھوٹے ہین تو کفایت کر تو مجکو انکے شر سے
اور پھینک انپر آگ کہ جلا دے انکو پس دعا اونکی تمام نہوئی تھی کہ آگ برسی اونکے اوپر سے اور جل گئے وہ سب پس خبر اجب کو اور اوسکی قوم کو پہنچی
پھر بھی باز نہ آیا اپنے ارادہ بد سے اور حیلہ کیا دوبارہ الیاس کے مقصد مین پس مقرر کی اونکے لیے ایک اور جماعت مانند گنتی پہلون کے اور قوی تر
اونسے اور بڑی حیلہ باز پس آئے وہ یہان تک کہ چڑھے اون پہاڑون کی چوٹیون پر متفرق ہوکر اور آواز دی کہ ای نبی اللہ ہم پناہ مانگتے
ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ تیرے خدا کے غضب و قہر سے بلا شبہ ہم نہین ہین مانند اون لوگون کے کہ آئے تھے تمھارے پاس پہلے ہمارے وہ
منافق تھے اور آئے تھے تمھارے پاس تاکہ مکر کرین ساتھ تیرے بغیر رائے ہمارے اور اگر جانتے ہم آنا اونکا تو قتل کرتے ہم اونکو اور مدد
کرتے تمھاری پس کفایت کیا تمکو رب تمھارے نے فریب اونکے سے اور ہلاک کیا اونکو اور بدلہ کیا ہمارا اور تمھارا اونسے پس جب سنی الیاس نے

گفتگو اونکی تو پھر دعا کی پہلی سی پس برسائی اللہ نے اونپر آگ پس جل گئے وہ بھی آخر کو اور تمام اس حالت مین بادشاہ کا بیٹا بلاے
شدید مین تھا اپنی بیماری سے پس جب سنا بادشاہ نے ہلاک ہونا اپنے لوگون کا دوبارہ بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ آپ الیاس کی طلب مین نکلے
لیکن بسبب بیماری بیٹے اپنے کے توقف کیا اور اپنی بیوی کے کاتب کو کہ مومن تھا الیاس کیطرف بھیجا باُمید اسکے کہ مانوس ہی اوس سے
الیاس پس اوترینگے اوسکے ساتھ اور ظاہر کیا کاتب نے کہ مین ارادہ بد نہین رکھتا ہون الیاس کے ساتھ اور اوس سے اسلیے ظاہر کیا
کہ اطلاع رکھتا تھا اوسکے ایمان کی اور اوسکے ایمان لانے کے سبب سے بادشاہ اوس سے بھی خفا تھا غرضکہ راز اپنا کاتب نے مخفی رکھا بلکہ
اوسپر ایمان لانا اپنا الیاس پر ظاہر کیا اور ایک جماعت راز دانون اپنے کو ہمراہ اوسکے کردیا تا وہ بوقت ظاہر ہونے الیاس کے اوس مومن پر
زبردستی پکڑکر لے آوین اور اگر اپنی خوشی سے آوے تو متعرض نہون اور کاتب نے کہا کہ تو جانتا ہی کہ یہ تمام آفتین یعنی بیٹے کا بیمار ہونا
اور تابعین کا جلنا وغیر ذالک بسبب جھٹلانے ہمارے کے اوسکو اور بسبب دعا بد اوسکی کے پونہچی ہین اگر او بد دعا کریگا تو یہ بچے ہوئے
بھی باقی نہین رہنے کے پس جا الیاس کے پاس اور خبر دے اوسکو کہ ہمنے توبہ کی ہی پس آ ہمارے پاس کہ ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی اپنی
توبہ مین اور رضا رب کی طلب مین اور بتون کے چھوڑنے مین مگر یہ کہ ہو الیاس ہمارے درمیان مین کہ امر کرے ہمکو اور منع کرے ہمکو اور
خبر دے ہمکو اوس چیز کی کہ راضی ہی اوس سے رب ہمارا اور آپ اور قوم اوسکی بت پرستی سے باز رہے تا کہ کاتب بت پرستی کے ترک کرنے کی خبر
الیاس ع کو پونہچاوے اور کاتب نے کہا کہ الیاس کو خبر کر کہ ہمنے چھوڑ دیا ہی اپنے بتون کو کہ جنکو پوجتے تھے اور منتظر ہین کہ تم آنکر اپنے ہاتھہ سے
بتون کو جلاؤ اور تباہ کرو اور تھا یہ مکر بادشاہ کا پس گیا کاتب اور جماعت ہمراہی یہان تک کہ پونہچے اوس پہاڑ مین کہ جسمین الیاس تھے
پھر پکارا اوسنے الیاس کو پس پہچانی الیاس نے آواز اوسکی اور بیقرار ہوئے وہ اوسکے ملنے کے لیے کہ مشتاق رہتے تھے اوسکے ملنے کے
پس وحی بھیجی اللہ نے الیاس کو کہ نکل اپنے بھائی نیکبخت کی طرف اور مل اوس سے اور از سر نو عہد و پیمان لے اوس سے پس نکلے الیاس اوسکی طرف
اور سلام علیک کی اوس سے اور مصافحہ کیا اوس سے اور کہا کہ کیا خبر ہی پس کہا اوس مومن نے الیاس سے کہ بھیجا ہی مجکو تیرے پاس اوس جبار
سرکش نے اور اوسکی قوم نے پھر بیان کیا الیاس سے جو کچھہ کہ کہا تھا اونھون نے پھر کہا کہ مین ڈرتا ہون اگر تو ہمراہ میرے نچلے گا تو مجکو مار ڈالینگے
وواب جو کچھہ فرماؤ بجالاؤن مین اگر فرماؤ تو تمھارے ہی پاس رہون اور اگر فرماؤ تو جہاد کرون اونپر اور اگر فرماؤ تو تمھارا پیغام اونکو پونہچاؤن
اور اگر چاہو تو دعا کرو اللہ تعالی سے یہ کہ نجات دے ہمکو اس غم سے حق تعالی نے الیاس کو وحی بھیجی کہ یہ سب مکر اون جھوٹون کا ہی تو تجکو
گرفتار کرین لیکن اگر یہ مرد بغیر تیرے اونکے پاس جاویگا تو اسکو متہم کر کر مار ڈالینگے کہ مین گے کہ تو اوس سے ملا اور ساتھہ نہ لایا معلوم ہوتا ہی
کہ تو ملا ہوا ہی اوس سے پس تو اسکے ساتھہ وہان جا ہم اونکے شر سے تجکو بچاوینگے اس طرح کہ اجب کے بیٹے کو اور زیادہ بیمار کرینگے اون لوگونکو
تمھاری خبر بھی نہین رہنے کی اور جب اوسکے بیٹے کو مین مار ڈالونگا تو تو وہان سے نکلیا تا پس الیاس ہمراہ کاتب کے شہر مین آئے اور اوسی وقت مرض
بادشاہ کے بیٹے کا شدید ہوا اور اجب اور لوگ اوسکے اوس لڑکے کے حال مین مشغول ہوئے یہان تک کہ اوسکا بیٹا مر گیا اور الیاس اونکے شر سے
محفوظ رہکر پھر پہاڑون کی طرف گئے اور جب اجب اور قوم اوسکی اوس لڑکے کے مرنے کے غم و فکر سے فارغ ہوئے اور ہوش مین آئے تو
کاتب سے پوچھا کہ الیاس کہان ہی اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مین تیرے بیٹے کے مرنے مین مشغول رہا اور یہ گمان مجکو تھا ہی کہ تو قید مین اوسکو
رکھیگا بادشاہ چپ ہو رہا اور کاتب سے متعرض نہوا بعد ازان جب ایک مدت گذری الیاس کو پہاڑون مین تو مشتاق لوگون کے دیکھنے کے ہوئے
اور پہاڑون سے اوترکر آئے ایک عورت کے پاس کہ بنی اسرائیل مین کی تھی اور وہ ماں تھی یونس بن متی ذی النون کی اور چھہ مہینے تک اوسکے یہان
چھپے رہے اور یونس اون ایام مین شیرخوار تھے پس وہ عورت الیاس کی بہت خدمت کرتی تھی لیکن چونکہ الیاس وسیع پہاڑون مین رہ چکے تھے
تنگی مکان اس عورت کے سے تنگ آکر بعد چھہ مہینے کے پھر پہاڑون ہی مین چلے گئے یونس ع کی ماں الیاس کے فراق مین غمگین رہتی تھی اور تھوڑے

دنون کے بعد یونس بیٹا اوسکا مرگیا جسوقت کہ وہ چھوٹا پایا اوسکا پس بڑی مصیبت پڑی اوسپر وہ مصیبت زدہ ہاڑون مین الیاس
کی تلاش کے لیے گئی اور بہت تلاش سے الیاس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمھارے بعد بسبب مرنے بیٹے کے بڑی مصیبت مین گرفتار ہوئی مین
اور اور بیٹا رکھتی نہیں مین سوائے اوسکے پس رحم کر مجھپر اور دعا کر اپنے رب جل جلالہ سے کہ زندہ کرے بیٹے میرے کو کہ مینے اب تک اوسکو
دفن نہیں کیا ہی چادر اوڑھا کر یونہی چھوڑ آئی ہون پوشیدہ لوگون سے پس کہا اوس سے الیاس نے کہ مجکو اسکا حکم نہیں ہی مین تو نہیں ہون مگر بندہ
مامور کرتا ہون جو کچھہ حکم کرتا ہی مجکو رب میرا پس بہت گریہ وزاری کی اوس بیوی نے پس مہربان کیا اللہ نے الیاس کے دل کو اوسپر پس کہا اوسنے
اوس سے کہ کب مرا ہی بیٹا تیرا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے ہین پس چلے الیاس اوسکے ساتھہ اور سات دن اور گذر گئے یہان تک کہ پہنچے
اوس عورت کے مکان پر پس پایا اوسکے بیٹے کو مرا ہوا چودان دن کا پس وضو کیا الیاس نے اور نماز پڑھی اور دعا کی پس زندہ کردیا اللہ تعالی نے
یونس بن متی کو پس جب وہ زندہ ہوکر اوٹھہ بیٹھا تو جلدی سے الیاس اوٹھہ کھڑے رہے اوسکو چھوڑ کر اور اپنے رہنے کی جگہہ چلے گئے پس جب ہوئی
نافرمانی اوسکی قوم کی تو بہت تنگ دل و غمگین رہتے الیاس بسبب اسکے بعد سات برس کے اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو اسحال مین کہ وہ خوف و
مشقت مین تھے کہ اے الیاس تو کیون ایسا غمگین رہتا ہی کیا نہین ہی تو امین میرا اور حجت میری زمین میری مین اور برگزیدہ میرا مخلوق میری مین
پس مانگ مجھسے کچھہ دونگا مین تجکو کہ مین فراخ رحمت والا اور بڑے فضل والا ہون کہا الیاس نے کہ امیدوار ہون اسکا کہ مارے تو مجکو اور
ملاوے مجکو میرے باپ دادون سے کہ مین ملول ہون بنی اسرائیل سے بہت تنگ کیا ہی اونھون نے مجکو پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے الیاس کو کہ یہ دن
ایسا نہین ہی کہ جسمین خالی کرون مین تجسے اور تیرے اہل سے زمین کو آبادی اور آراستگی زمین کی تو بسبب تیرے اور ہم مثلون تیرے ہی کے ہی اگرچہ
تم کم ہو ولیکن اور کچھہ مانگ دونگا مین تجکو کہا الیاس نے کہ اگر نہین مارتا ہی تو مجکو تو دے مجکو قدرت کہ بدلہ لون بنی اسرائیل سے کہا اللہ عز و جل نے
کہ کیا چاہتا ہی تو کہ دون مین تجکو عرض کیا الیاس نے کہ قدرت دے مجکو آسمان کے خزانون پر سات برس تک کہ نہ ابر آوے اونپر مگر میری دعا سے
اور نہ برسے اونپر ایک بوند مگر میری شفاعت سے کہ وہ تابعدار نہین ہونگے بدون اسکے فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی
خلق پر ایسی بات کرنے سے اگرچہ ظالم ہون اونھون نے چھہ ہی برس کی اجازت چاہی فرمایا کہ مین بہت ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی
بات کرنے سے پھر کہا چار ہی برس کی اجازت ہو فرمایا کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی بات کرنے سے ولیکن دیتا ہون مین تجکو
لے لو انتقام تین برس تک کر دانستا ہو نہین خزانے مینہہ کے تیرے ہاتھہ مین کہا الیاس نے کہ مین کیونکر جیونگا فرمایا کہ مسخر کرونگا تیرے لیے ایک جنس
پرندکے جانورون مین سے کہ لے آیا کرینگے تیرے لیے کھانا پانی اور زمین سے کہ جہان قحط نہوگا کہا الیاس نے کہ راضی ہوا مین پس روکا اللہ تعالی نے
مینہہ یہان تک کہ ہلاک ہوگئے مواشی اور جانور سواری کے اور درندے اور درخت اور لوگ بڑی ہی مشقت مین پڑے اور الیاس اپنی حالت
اصلی پر خوش باخوش رہتے تھے چھپے ہوئے اپنی قوم سے رزق ملتا تھا انکو جہان ہوتے تھے اور اونکی قوم کو یہ معلوم ہوگیا تھا پس جب بو روٹی کی
کسیکے گھر مین آتی تھی تو کہتے تھے کہ داخل ہوئے ہین الیاس اس مکان مین پس تلاش کرتے تھے الیاس کو پس پہونچتی تھی اوس گھر والون کو اونسے
برائی کہا ابن عباس رض نے کہ تین برس تک بنی اسرائیل قحط مین گرفتار رہے پس گذرے الیاس ایک بڑھیا پر پس کہا اوسکو کہ کیا تیرے پاس
طعام ہی اوسنے کہا کہ ہان کچھہ آٹا ہی اور تھوڑا سا زیت پس دعا کی الیاس نے اوسکے لیے اور دعا کی اوسمین برکت ہونے کی اور ہاتھہ پھیرا اوسپر
یہان تک کہ بھر گئی تھیلی اوسکی آٹے سے اور بھر گئی مشک اوسکی زیت سے پس جب دیکھا لوگون نے یہ تو پوچھا کہ کہان سے آیا تیرے پاس یہ اوس
بڑھیا نے کہا کہ گذرا تھا مجپر ایک شخص کہ حال اوسکا ایسا ایسا تھا پس بیان کیا اوس عورت نے حال اوسکا کہ اونکی دعا کی برکت سے یہ ہوا پس پہچانا
لوگون نے اوسکو اور کہا کہ یہ الیاس تھا پس تلاش کیا الیاس کو اور پایا اونکو پس بھاگ گئے اونسے پھر آئے ایک عورت کے گھر مین کہ بنی اسرائیل
مین کی تھی اور بیٹا اوسکا الیسع بن خطوب بیمار تھا اونھون نے اوسکے لیے دعا کی اور اوسنے صحت پائی اور تابع الیاس کا ہوا پس ایمان لایا انپر

اور تصدیق کی انکی اور ساتھ ہوا انکے اور الیاس بڈھے تھے اور الیسع جوان پھر اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو کہ تونے بہت مخلوق
بے گناہ میری قسم چارپایون اور پرندون سے بسبب برسنے مینہہ کے ہلاک کی پس لوگ کہتے ہین قسم خدا کی کہ الیاس نے کہا ای رب میرے چھوڑ مجھکو کہ
مین ہی دعا کرون انکے لیے اور آگاہ کرون مین اونکو کہ تم جو بلا مین پڑے تھے اوس سے نجات ہوئی تمکو شاید کہ وہ باز آوین بت پرستی سے
پس حکم ہوا کہ ہان اچھا پس آئے الیاس بنی اسرائیل کے پاس اور کہا کہ تم ہلاک ہوئے مارے بھوک و مشقت کے اور ہلاک ہوئے چارپائے اور
پرندے اور درندے اور درخت بسبب خطاؤن تمھاری کے اور تم باطل پر ہو اگر چاہو کہ حقیقت اسکی معلوم کرو تو اپنے بتون کو باہر نکالو اور
اونسے مینہہ مانگو اگر برسا دین تو تم حق پر ہو اگر نہ جانو کہ باطل پر ہو اوس سے باز آؤ اور مین خدا سے دعا کرون کہ بلا تمھاری دور کرے
اونھون نے کہا کہ انصاف کی بات کہی تو نے پس نکالے اونھون نے بت اپنے اور دعا مانگی اونسے پس نہ دور ہوئی اونسے وہ بلا کہ جسمین
گرفتار تھے پھر کہا اونھون نے الیاس سے کہ ہم ہلاک ہوئے پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیے پس دعا مانگی اونکے لیے الیاس نے اور لوگ بیٹھے خوش خوش
پس آیا ایک ابر مانند سپر کے پشت دریا پر اور وہ دیکھتے تھے پس آیا ابر اونکی جانب اور گھیر لیا آسمان کے کنارون کو پھر برسایا اونپر اللہ نے
مینہہ اور سرسبز و آباد ہوئے شہر اونکے پس جب دور کی اللہ نے اونسے وہ بلا تو توڑا اونھون نے عہد اور نہ چھوڑا کفر اور اوس سے بھی بدتر
حال پر ہوئے پس جب دیکھا یہ الیاس نے تو دعا کی اپنے رب عز و جل سے کہ اونکے غم سے فارغ کر وحی آئی کہ فلانے دن فلانی جگہہ باہر نکل اور جو کچھہ
سامنے آوے تیرے اوسپر سوار ہونا اور ڈرنا نہین اوس سے پس روز موعود مین جو الیاس اور الیسع جگہہ وعدے کی مین گئے تو اونکے سامنے سے آیا
ایک گھوڑا آگ کا اور بعضون نے کہا کہ رنگ اوسکا مانند رنگ آگ کے تھا یہان تک کہ ٹھہر آگے اونکے پس پھلانگ مار کر چڑھے اوسپر الیاس اور
وہ گھوڑا الیاس کو لیکر روانہ ہوا الیسع نے آواز دی کہ ای الیاس مجھکو کیا فرماتے ہو پس پھینکی الیاس نے الیسع کی طرف چادر یا کملی اپنے اوپر کی
جانب سے پس ہوئی یہ علامت خلیفہ کرنے اونکے کی بنی اسرائیل پر پس اخیر ملاقات انکی یہ تھی اور اوٹھایا اللہ تعالی نے الیاس کو اونمین سے اور
قطع کی اونسے لذت کھانے اور پینے کی اور پہنایا اونکو لباس اچھا زینت کا پس ہوئے الیاس انسان فرشتہ صفت زمین کے رہنے والے کہ
آسمان والون مین ملے اور مسلط کیا اللہ نے اجب بادشاہ پر اور اوسکی قوم پر دشمن اونکا پس قصد کیا اونکے قتل کا اس طرح کہ نہ خبر ہوئی
اونکو یہان تک کہ گھیرا اونکو پس اجب بادشاہ اور اوسکی بیوی ازبیل کو قتل کیا مزدکی کے باغچے مین اور مردے مردار اونکے وہان
پڑے رہے یہان تک کہ سڑ گل گئے گوشت اونکے اور بوسیدہ ہو گئین ہڈیان اونکی بحسب وعدۂ الہی کے پھر حق تعالی نے الیسع کو پیغمبر اوس قوم کا
کرکے بھیجا اور وحی بھیجی اونکو اور تائید اونکی کی اور بنی اسرائیل اونپر ایمان لائے اور تعظیم اور اتباع اونکا کرتے تھے اور حکم خدا اونمین
جاری تھا یہان تک کہ الگ ہوئے اونسے الیسع اور روایت کیا گیا ہی کہ الیاس اور خضر روزے رمضان کے بیت المقدس مین رکھتے ہین اور
ہر سال موسم حج مین آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر اور خضر دریاؤن پر ❊ صعا ❊

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝

جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کہ آیا پرہیزگاری نہین کرتے ہو تم کیا پوجتے ہو بعل کو اور بعل نام ایک بت کا ہی اور چھوڑ دیتے ہو بہترین پیدا
کرنے والون کو ❊ فتح ❊ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو ❊ موضح ❊
تفسیر ❊ بعل نام بت کا ہی کہ سونے کا تھا کہا قتادہ نے کہ بعل لغت یمن مین رب کو کہتے ہین اور لوگونکے شہر کا نام تھا بک پھر مرکب
کیا گیا اور ہوا بعلبک نام شہر کا اور وہ شام کے شہرون مین سے ہی اور کہا گیا ہی کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر جیسے کہ متعین ہین خضر
دریاؤن پر اور حسن بصری کہتے ہین کہ وفات پائی الیاس اور خضر نے اور ہم نہین کہتے ہین جو کچھ کہ کہتے ہین لوگ بلکہ وہ دونون
زندہ ہین اور چھوڑ دیتے ہو الخ یعنی ترک کرتے ہو عبادت اوس اللہ کی کہ وہ بہتر ہی سب اندازہ کرنے والون سے ❊ مل معا ❊

٥٢
اور باقی احوال [illegible]

اللّٰہَ رَبَّکُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ ○ فَکَذَّبُوْہُ فَاِنَّھُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ ○

ترک کرتے ہو خدا کو کہ پروردگار تمہارا ہی اور پروردگار باپون پہلے تمہارے کا پس جھٹلایا اوسکو پس تحقیق وے جماعت حاضر کی جاوینگی
یعنی دوزخ مین مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے یعنی اونکی قوم سے ✤ فتح ✤ جو اللہ ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادونکا
پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ✤ مو ✤

وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ○ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اور چھوڑی ہمنے الیاس پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو بیچ الیاس پر تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو تحقیق وہ تھا بندون
ہمارے ایمان والون سے ✤ فتح ✤ اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی الیاس پر ✤ مو ✤ تفسیر ✤ الیاسین یعنی الیاس
اور قوم اوسکی مومن یہ ہی مانند قول اونکے کے الخبیبون یعنی آیا خبیب عبداللہ بن زبیر اور قوم اوسکی اور شامی اور نافع نے آل یاسین
بھی پڑھا ہی اسلیے کہ یاسین حضرت الیاس کے باپ کا نام ہی پس اضافت کیا گیا طرف اوسکے لفظ آل کا ✤ معا ✤

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِذْ نَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗٓ اَجْمَعِیْنَ ○ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ○

اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے تھا یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل خانہ اوسکے کو سبکو مگر ایک بوڑھیا کہ تھی پیچھے
رہنے والون سے ✤ فتح ✤ اور تحقیق لوط ہی رسولون مین جب بچادیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھر والون کو سارے مگر ایک بوڑھیا رہ گئی
رہنے والون مین ✤ مو ✤

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○ وَاِنَّکُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْھِمْ مُّصْبِحِیْنَ ○ وَبِالَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو اور تحقیق تم یعنی اے اہل مکہ گذرتے ہو اوپر مکانون اوس قوم کے صبح کیوقت اور رات کو بھی کیا
پس نہین سمجھتے تم ✤ فتح ✤ پھر اوکھاڑ مارا ہمنے دوسرون کو اور تم گذرتے ہو اونپر صبح کیوقت اور رات کو پھر کیا نہین بوجھتے ✤ مو ✤
تفسیر ✤ قوم لوط کی بستیان اولٹی ہوئی نظر آتی تھین شام کی راہ مین سو فرماتے ہین کہ تم جو تجارت کو شام کی طرف جاتے ہو اور راہ مین
قوم لوط کے مکانون پر گذرتے ہو تم مین اتنی سمجھ نہین کہ اونکو دیکھکر عبرت پکڑو کہ اللہ و رسول کی نافرمانی نے یہ درجہ اونکا پونہچایا
مبادا اس نافرمانی سے ہمارا بھی یہی حال ہو اور یہ ختم کیا قصہ لوط اور یونس علیہما السلام کو ساتھ سلام کے جیسے کہ ختم کیا ان دونون کے
پہلے انبیا کے قصون کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے سلام بھیجا سب رسولون پر آخر سورت مین کہ فرمایا وسلٰم علی المرسلین پس اکتفا کیا ساتھ
اوسکے ذکر کرنے ہر ایک کے سے علیحدہ ساتھ سلام کے ✤ مو ✤ معا ✤ تنبیہ ✤ مقصود ان قصون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ غور کرین لوگ کہ
اللہ اور رسول کی نافرمانی سے دنیا مین یہ کچھ تباہی پڑتی ہی اور آخرت کی خرابی کا جو کچھ وعدہ ہی بلا شبہ وہ بھی ہونیوالا ہی پس ہر نوع اللہ
رسول کی فرمان برداری ملحوظ رکھین تا دین و دنیا مین چین کرین اور درجے عالی پاوین اور یہ بھی ان قصون سے خصوصاً اب بادشاہ کے قصے سے
معلوم ہوا کہ نفسانیت اور حب جاہ اور حب دنیا باعث نافرمانی کی ہوتی تھی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعدی عدوک نفسک التی بین
جنبیک یعنی تیرا بڑے دشمنون کا دشمن تیرے دونون پہلوون کے درمیان مین ہی یعنی نفس اور فرمایا حب الدنیا راس کل خطیئۃ
یعنی محبت دنیا کی سر ہی تمام گناہون کا اور یہ بھی فرمایا حبک الشیء یعمی ویصم یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی
پس اس نفس کو مارے اور حب دنیا اور حب جاہ دل سے نکالے تو فرمان برداری اللہ و رسول کی بنیاد پڑے والا اس دنیا کی محبت مین اندھا بہرا
رہیگا حق بات دیکھیگا اور سنیگا ✤ بیت ✤ جسکو دنیا کے علائق مین پھنسا دیکھتا ہی ✤ خواہ مخواہ اوسکو زمین بیچ دھنسا دیکھتا ہی ✤

ف اس سبب کہ بعض اہل عرب ... الیاسین بھی کہتے ہین جیسے طور سینا کو طور سینین ✤ مو ✤

ع ۵

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ○ فَسَاهَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ○

اور تحقیق یونس تھا رسولون سے جب بھاگا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا ساتھ اہل کشتی کے پس ہوا مغلوبون سے یعنی بسبب قرعے کے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ کرنے والا تھا ایک کام کہ موجب ملامت کا ہو ❊ **فتح** ❊ اور تحقیق یونس ہی رسولون مین جب بھاگ کر پونہچا اوس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلوایا تو ہوگیا الزام کھایا پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اولاہنا کھایا تھا ❊ **موضح** ❊ **تفسیر** ❊ وہ کام موجب ملامت کا یہ ہوا کہ سٹکے دریا کی طرف اور بیٹھے کشتی مین بغیر اذن رب اپنے کے اور یا یہ معنی ہین ہو ملیم کے کہ وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ کیون بھاگا مین قصہ مفصل انکا تو سورۂ یونس مین مذکور ہی اور مجمل یہ ہی کہ حق تعالی نے حضرت یونس کو موصل سے نینوا کو بھیجا ابلاغ رسالت کے لیے اونکی قوم نے جھٹلایا اونکو پس اللہ تعالی نے وحی بھیجی اونکو کہ مین عذاب بھیجنے والا ہون انپر فلانے فلانے دن پس نکل تو انکے بیچمین سے پس آگاہ کیا یونس نے اپنی قوم کو ساتھ آنے عذاب کے اونپر بحسب وعدۂ الٰہی کے پس کہا اونھون نے یعنی آپس مین کہ دیکھتے رہو یونس کو پس اگر وہ نکلا تم مین سے تو قسم خدا کی ہونے والا ہوگا جو کچھ کہ وعدہ کیا ہی تمسے پس جب ہوئی وہ رات کہ وعدہ عذاب کا کیا تھا اوسکی صبح مین تو پچھلی رات سے یونس اپنی قوم مین سے پوشیدہ نکل کھڑے رہے اور قوم نے کچھ آثار عذاب کے دیکھے پس ڈرے اور نکلے چھوٹے بڑے اپنی بستی سے جنگل کی طرف اور جدا کیے جانورانکے بچون سے اور عورتون کو بھی جدا کیا اونکے بچون سے اور نالہ وزاری کی اللہ تعالی سے اور ایمان لائے پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اون سے اور منتظر رہے یونس الگ جنگل مین گانون اور گانون والون کی خبر کے لیے یہان تک کہ ایک شخص گانون والون مین سے گذرا پس پوچھا یونس نے حال گانون والونکا اوسنے سارا ماجرا کہا پس کہا یونس نے کہ مین کبھی نہین جانیکا اونکے پاس کہ جھٹلاوینگے وہ مجکو اور متوجہ دریا کی طرف ہوئے اور کشتی پر کہ لوگون سے بھری ہوئی تھی سوار ہوئے پس کشتی دریا مین ٹھہر گئی اور چکر کھانے لگی ملاحون نے کہا کہ ہماری کشتی مین کوئی غلام ہی مالک سے بھاگا ہوا کہ کشتی روانہ نہین ہوتی ہی اور لوگونکے گمان مین یہ بات ٹھہری تھی کہ کشتی مین جو غلام بھاگا ہوا ہوتا ہی تو کشتی نہین چلتی ہی پس یونس نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا اپنے مالک سے مین ہون اونھون نے کہا حاشا کہ تو غلام ہوئے نشانی صلاحیت اور آزادگی کی تیری پیشانی مین ظاہر ہی حضرت یونس نے تکرار کی آخر کو قرعہ ڈالنا ٹھہرا تین بار ہر ایک کے نام کا قرعہ ڈالا تینون بار مین یونس ع ہی کا نام نکلا اور معمول اونکا یہ تھا کہ بھاگے ہوئے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے پس چاہا کہ یونس ع کو دریا مین ڈالین حق تعالی نے ایک مچھلی کو حکم کیا کہ مونہہ کھولکر کشتی کے سامنے جا اوسی وقت وہ آن موجود ہوئی ملاح دوسری طرف اونکو لے گئے وہ مچھلی بھی وہین جا موجود ہوئی یونس علیہ السلام نے کملی سر پر کھینچکر اپنے تئین مچھلی کے پیٹ مین ڈالدیا مچھلی اونکو نگل گئی پھر مچھلی کو حکم الٰہی پونہچا کہ یونس کو ہمنے تیری خوراک نہین کیا ہی تیرا پیٹ فقط قیدخانہ اسکا ہی چاہیے کہ کچھ ایذا اسکو نہ پونہچے مچھلی نے انکو اپنے پیٹ مین اس طرح محفوظ رکھا جیسے مان بچے کو رکھتی ہی اور سر پانی سے باہر کرکے چلتی تھی تا یونس کا دم نرکے چالیس روز تک اوس کے پیٹ مین رہے اور مچھلی ساتون دریاؤن مین پھرتی تھی اور یونس دریا کے عجائب غرائب دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی مین مشغول تھے اور حق تعالی نے مچھلی کے گوشت و پوست کو مانند آئینے کے کردیا تھا کہ مانع کسی چیز کے دیکھنے سے نہون اور انکے قصے مین یہ بھی روایت کیا گیا کہ جب یہ دریا کے پاس پونہچے تو انکے ساتھ انکی بیوی اور دو بیٹے بھی تھے پس آئی ایک کشتی اور چاہا انھون نے سوار ہونا اوسمین پس پہلے اپنی بیوی کو بٹھایا تو آپ بعد اونکے سوار ہون کہ حائل ہوئی موج درمیان مین انکے اور کشتی کے اور کشتی چل کھڑی رہی پھر ایک اور موج آئی وہ انکے بڑے بیٹے کو لے گئی اور بھیڑیا آیا وہ چھوٹے بیٹے کو لے گیا پس تن تنہا رہ گئے پھر آئی ایک اور کشتی اوسپر سوار ہوکر الگ قوم سے بیٹھے پس کشتی ٹھہر گئی اور ہوا جو کچھ کہ ہوا ❊ **معالم** ❊ **بحر** ❊ **مدارک** ❊ **درمنثور**

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح کرنے والون سے تو البتہ رہتا وہ بیچ پیٹ مچھلی کے اوس وقت تک کہ اوٹھائے جاوینگے مردے ❊ فتح ❊
پھر اگر نہوتا کہ وہ تھا یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکے پیٹ مین جسدن تک مردے جیوین ❊ موضح ❊ تفسیر ❊ تسبیح کرنے والون سے
یعنی یاد کرنے والون سے اللہ کو بہت ساتھ تسبیح کے یا کہنے والون سے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
کو مچھلی کے پیٹ مین یا شکر کرنے والون سے یا عبادت کرنے والون سے یا نماز پڑھنے والون سے پہلے اسکے ابن عباس سے منقول ہے کہ ہر تسبیح
قرآن مین بمعنی صلوٰۃ یعنی نماز کے ہے اور کہتے ہین کہ بلا شبہ عمل صالح اوٹھاتا ہے اپنے صاحب کو یعنی کرنے والے کو جبکہ گرتا ہے البتہ رہتا الخ
یہ کہ رہتے زندہ مچھلی کے پیٹ مین قیامت تک اور قتادہ سے ہے کہ ہوتا پیٹ مچھلی کا قبر اونکے لیے روز قیامت تک اور رہے یونس مچھلی کے
پیٹ مین تین دن یا سات دن یا بیس دن یا چالیس دن اور شعبی سے ہے کہ نگلا اونکو مچھلی نے اول روز مین اور اگلا اونکو اخیر روز مین ❊ مدارک ❊ معالم ❊

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝

پس ڈالدیا ہمنے اوسکو زمین بن گھانس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اگایا ہمنے اوسپر ایک درخت کدو کی قسم سے ❊ فتح ❊ پھر ڈالدیا ہمنے
اوسکو چٹیل میدان مین اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوسپر ایک درخت بیل کا ❊ موضح ❊ تفسیر ❊ عراء کہتے ہین اوس زمین کو
کہ جسمین درخت ہو اور نہ مکان اور نہ گھانس اور وہ بیمار تھا یعنی بسبب صدمے کے کہ پہنچا مچھلی کے نگلنے سے آیا ہے کہ بدن اونکا
ایسا ہو گیا تھا جیسا کہ بچے کا ہوتا ہے وقت پیدا ہونے کے اور بعضون نے کہا مانند پرند جانور کے بچے کے کہ بوٹی سا ہوتا ہے بن پر کا اور
یقطین کے معنون مین اختلاف ہے حسن بصری اور مقاتل نے کہا کہ بیلدار درخت کو کہتے ہین مانند درخت کدو اور کھیرے اور خربزہ
اور تربوز کے اور جمہور مفسرین کے نزدیک یہ ہے کہ یقطین کدو کو کہتے ہین اور وہ کدو کا درخت چھانون کے لیے پیدا ہوا کہ اوسکے سایے مین
وہ آرام پاوین اور تھا وہ تنہ دار برخلاف یہان کے کدو کی بیل کے اور یہ معجزہ ہوا اونکے لیے اور فائدہ اوس سے یہ تھا کہ مکھی اوسکے پاس
نہین جمع ہوتی اور جلدی اوگتا ہے اور بڑھتا ہے اور کسینے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ آپ دوست رکھتے ہین قرع یعنی کدو کو فرمایا ہان
یہ درخت ہے میرے بھائی یونس کا غرضکہ یہ کنارۂ دریا پر چٹیل میدان مین پڑے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے کدو کے درخت کا سایہ کیا اور
اور پہاڑ کی بکری صبح و شام انکو دودھ پلا جاتی تھی یہان تک کہ سخت ہوا گوشت انکا اور جمے بال اور قوی ہوئے یہ پس ایک روز جو یہ سوکر
اوٹھے تو دیکھا کہ وہ درخت خشک ہو گیا تھا پس بہت غم ہوا انکو اور دھوپ سے تکلیف پہونچی پس یہ رونے لگے پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو
اور کہا کہ غمگین ہوتا ہے تو ایک درخت کے خشک ہونے پر اور نہین غم کرتا لاکھ آدمیون پر اپنی امت سے حالانکہ وہ مسلمان ہوئے اور توبہ کی اور بعضی
روایت مین یون ہے کہ روتا ہے تو ایک درخت کے ہلاک ہونے پر اور نہین روتا لاکھ آدمیون کے ہلاک ہونے پر اور ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہا اللہ تعالیٰ نے قید کرنا یونس کا مچھلی کے پیٹ مین تو حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو کہ
لے اسکو اور نہ چھیلنا تو گوشت اسکا اور نہ توڑنا تو اسکی ہڈی پس مچھلی نے لیا انکو پھر قصد کیا ساتھ انکے طرف رہنے کی جگہہ
اپنی کے پس جبکہ پہونچی دریا کی تہ مین تو سنی یونس نے ایک آہٹ پس کہا انھون نے اپنے جی مین کہ کیا ہے یہ پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے
انکو مچھلی کے پیٹ مین کہ یہ تسبیح زمین کے جانورون کی ہے پس تسبیح کرنے لگے یہ بھی مچھلی کے پیٹ مین اور اور روایت مین ابن مسعود سے
آیا ہے کہ انھون نے دریا کی تہ پر پہونچ کر سنی تسبیح سنگریزون کی پس پکارے تاریکیون مین یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا ابن مسعود نے کہ ایک تاریکی مچھلی کے پیٹ کی تھی اور ایک تاریکی دریا کی اور ایک تاریکی رات کی تھی پھر تقدیس
ملائکہ نے تسبیح انکی سنکر عرض کیا کہ ای رب ہمارے ہم سنتے ہین ایک آواز ضعیف زمین غربت یعنی مسافرت مین فرمایا کہ یہ بندہ میرا یونس ہے

نافرمانی کی پھری پس قید کیا مینے اسکو مچھلی کے پیٹ مین بیچ دریا کے عرض کیا ملائکہ نے کہ وہ بندہ ایسا صالح ہی کہ چڑھتے تھے طرف
تیرے ہر روز اسکے عمل صالح پس سفارش کی ملائکہ نے انکی اوسوقت پس حکم ہوا مچھلی کو انکے اگلنے کا پس اگل دیا انکو کنارہ دریا پر اور ضحاک
بن قیس سے روایت ہی کہ کہا یاد کر واللہ کو نرمی و فراغت مین یاد رکھیگا تمکو اللہ شدت مین اسلیے کہ یونس تھے بندے صالح یاد کرنے والے
اللہ کے پس جب پڑے مچھلی کے پیٹ مین تو فرمایا اللہ تعالی نے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور فرعون تھا بندہ سرکش بھولنے والا اللہ کی یاد کا پس جب وہ ڈوبنے لگا تو کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ پس کہا گیا اوسکو آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ
مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ حاصل یہ کہ عین اوسوقت کا یاد کرنا اور ایمان لانا اوسکا کچھ مفید نہوا بسبب غفلت و بدذاتی پہلی کے اور
حضرت یونس ع جو حالت چین مین بھی اللہ تعالی کو یاد رکھتے تھے اونکا سختی کے وقت بھی بیڑا پار ہوا بسبب یاد و اطاعت پہلی کے
اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا حسن بصری رح سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ
مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ کہا یونس ع بہت نماز پڑھا کرتے تھے حالت نرمی مین پس جبکہ مچھلی کے پیٹ مین پڑے تو گمان کیا انھون نے
کہ یہ موت ہی پس ہلائے دونون پانون اپنے پس وہ ہلنے لگے پس سجدہ کیا اور کہا ای رب تیرے ٹھہرائی مینے تیرے لیے جگہ سجدے کی
ایسی جگہ مین کہ نہیں سجدہ کیا کسی نے اوسمین ۞ **معاہمن درمنثور تنبیہ** ۞ مجالس الابرار کی اکتالیسوین مجلس مین کہ
سبب بلاؤن کے اوترنے کی اور سبب اونکے دفع کی قسم توبہ اور دعاؤن سے جو لکھی ہین از انجملہ یہ بھی لکھا ہی کہ ایسیہی تسبیح روکتی ہی بلا کے واقع
ہونے کو اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کعب احبار سے کہ اونھون نے کہا سبحان اللہ کہنا روکتا ہی عذاب کو اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا
یونس نبی علیہ السلام کے حق مین فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور تھی تسبیح اونکی
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ جیسے کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ الخ پھر اللہ تعالی نے اوسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی جب اونے
اس تسبیح کے ساتھ توجہ کی ہماری طرف اور عجز و زاری اور دعا کی تو قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح
نجات دیتے ہین ہم مومنون کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی غمگین کہ دعا کرے ساتھ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہی
دعا اوسکے لیے اور اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ ایک چیز کے کہ جب اوترے تمھارے کسی پر سختی
یا بلا اور دعا کرے ساتھ اوسکے تو دور کرے اللہ تعالی اوس سے بلا و سختی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ فرمائیے فرمایا دعا ذی النون کی
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ذکر کیا گیا ہی بعض صالحین سے کہ بہت بڑی چیز دفع بلا کے لیے
بہت درود بھیجنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس سے بچتا ہی خوف کی چیزون سے اور بڑے درجون کو پہونچتا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر
حدیث ابی بن کعب کی کہ ایک شخص نے التزام اسکا کیا کہ اپنے تمام وقت دعا کو حضرت کے درود مین صرف کرونگا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اب تیرے سب غم و فکرون کو یعنی دین و دنیا کے اللہ تعالی کفایت کریگا اور بخشے گا گناہ تیرے اور حاصل یہ ہی کہ جب بلا متوجہ ہووے
تو مشروع یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھ توبہ اور استغفار کے اور ایسے کامون کے کرنے کے کہ دفع کیجاوے اونسے بلا کہ وہ اعمال نیک ہین اور
تقوی بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ پس اللہ تعالی نے
بیان فرمایا اس آیت مین کہ جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہی پرہیز کرنے نہ کرنے کی چیزون مین تو گردانتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی او غمہا
کی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیت کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے

اونکو وہ یہ ہی وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ الخ پس بار بار حضرتؐ اسکو پڑھتے تھے اور منقول ہی کہ جب عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو کہ سالم اوسکا نام تھا کفار نے قید کیا تو عوف نے حضرتؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا اور شکوہ کیا اپنے فقر و فاقہ کا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ اللّٰہَ وَاَکْثِرْ قَوْلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ یعنی ڈر اللہ سے اور بچ گناہو نسے اور بہت کہتا رہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ پس کیا اونھون نے ایسا ہی پس وہ اپنے گھر مین بیٹھے تھے کہ ناگہان کھٹ کھٹایا اوسکے بیٹے نے دروازہ اور اوسکے ساتھ سو اونٹ تھے دشمن اونسے غافل ہو گئے تھے یہ ہانک کر لے آئے پس جانا گیا اس سبب سے کہ بڑی چیز دفع بلا کے لیے ہر بھلائی اور طاعت ہی اور مشغول ہونا گناہون اور ممنوع چیزون مین سبب ہی اوترنے بلا کا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نہین پہونچتی ہی بندیکو سختی و مصیبت تھوڑی اور نہ بہت مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی یہ آیت وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ○ یعنی جو کچھ پہونچتی ہی تمکو مصیبت سا پس تمھارے ہاتھ کا کیا ہی اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس آنحضرتؐ نے بیان کیا اس حدیث مین کہ بندے کو نہین پہونچتی ہی مشقت دنیا مین مگر بسبب گناہ کے کہ صادر ہوتا ہی اوس سے اور ہوتی ہی یہ مصیبت کہ لاحق ہوئی ہی اوسکو دنیا مین کفارہ اوسکے گناہ کی اور جو گناہ کہ اللہ تعالیٰ عفو کرتا ہی بغیر بدلہ دینے کے دنیا مین اور آخرت مین وہ بہت ہین اس سے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مومن کے لیے اللہ کے نزدیک پانچ طرح کے عذاب ہین اول تو مرض ہی پھر مصیبتین پس اگر گناہ اوسکے زیادہ ہوئے اس سے تو عذاب کیا جاویگا قبر مین پھر اگر اوس سے بھی زیادہ ہوئے تو روکا جاویگا پل صراط پر پھر اگر اس سے بھی زیادہ ہوئے تو عذاب کیا جاویگا جہنم مین بقدر گناہون اپنے کے پھر نکالا جاویگا اوسیا بسبب توحید کے اگر توحید اوسکی صحیح ہوگی اور اگر توحید اوسکی صحیح نہین ہوگی تو نہین نکالا جاویگا اوس سے بلکہ باقی رہیگا اوسمین ابد الآباد کو عیاذاً باللہ منہ

وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ○ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰی حِیْنٍ ○

اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے یا زیادہ ہون اس سے پس ایمان لائے پس بہرہ مند کیا ہمنے اونکو ایک مدت تک **فتح** ⁂ اور بھیجا اوسکو لاکھ آدمیون پر یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک **مو** **تفسیر** ⁂ یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سبکو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہین **مو** ⁂ اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے مراد اس سے قوم اونکی ہی کہ جنکی طرف مبعوث ہوئے تھے پہلے مچھلی کے نگلنے سے یا زیادہ ہون یعنی دیکھنے والے کی نظر مین یعنی جب دیکھتا اونکو کوئی دیکھنے والا تو کہتا کہ وہ لاکھ ہین یا زیادہ اور کہا زجاج نے کہ کہا اکثرون نے کہ او بمعنی بل کے ہی یعنی لاکھ تھے بلکہ زیادہ یعنی بیس یا تیس یا ستر ہزار پس ایمان لائے یونسؑ پر اور اوس چیز پر کہ بھیجے گئے ساتھ اوسکے وہی قوم جن سے بھاگے تھے انپر ایمان لارہی تھی ڈھونڈھتی تھی کہ یہ جا پہونچیا ونکو بڑی خوشی ہوئی بہرہ مند کیا ہمنے یعنی باقی رکھا ہمنے اونکو اس حال مین کہ فائدہ اوٹھاتے تھے اپنے مال و منال اور آل و اولاد سے ایک وقت تک یعنی وقت موت تک **حل** **صو** ⁂ یہ بھیجا یونسؑ کا اہل نینوی کی طرف زمین موصل سے پہلے جانے سے مچھلی کے پیٹ مین ہی اور بعض لوگ کہتے ہین بعد اوسکے اور بعض لے یہ بھیجنا اور قوم کی طرف ہی پس ایمان لائے یعنی وہ کہ جنکی طرف بھیجے گئے تھے یونس ایمان لائے بعد دیکھنے عذاب کے اور جب اونکو خبر یونسؑ کے آنے کی پہونچی تو بادشاہ تمام قوم کے ساتھ اونکے استقبال کے لیے نکلا **بحر** ⁂ **معا** ⁂

فَاسْتَفْتِھِمْ اَلِرَبِّکَ الْبَنَاتُ وَلَھُمُ الْبَنُوْنَ ○ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّھُمْ شٰھِدُوْنَ ○

پس استفسار کر مشرکون سے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے اونکے بیٹے کیا بیٹی پیدا کیا ہی ہمنے فرشتون کو اور وہ حاضر تھے **فتح** ⁂ اب انسے پوچھ کیا تیرے رب کے ہان بیٹیان اور انکے ہان بیٹے یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور یہ دیکھتے تھے **مو** **تفسیر** ⁂ یہ عطف کیا گیا ہی اوپر مثل اپنے کے اول سورت مین یعنی اوپر فَاسْتَفْتِھِمْ اَھُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کے اگرچہ بہت ہی فاصلہ درمیان معطوف

جو بیٹھتا ہی آگ مین ✤ ف یعنی تم انسان اور تمہارے جن شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہین کرسکتے کسیکو مگر وہی کہ
جسکو اوسنے دوزخی لکھہ دیا ہی ✤ ف پس تحقیق تم اے اہل مکہ اور معبود تمہارے نہین تم اور وہ سب اللہ پر گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ
جانے والا ہی دوزخ مین یعنی نہین گمراہ کرسکتے تم کسیکو مگر اون دوزخیون کو کہ سبقت ہوچکی ہی علم الٰہی مین کہ وہ بسبب اعمال اپنے کے آگ
داخل ہونگے دوزخ کے بیچ اور کہا حسن نے کہ پس تم اے کہنے والون بات کے اور وہ بت کہ پوجتے ہو تم اونکو نہین ہو تم اور عبادت تمہاری
گمراہ کرنے والے کسیکو مگر اونکو کہ مقدر ہی اونکے لیے کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ نہین تم گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ واجب کی گئی
ہی اوسپر گمراہی تقدیر الٰہی مین ✤ ف

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

فرشتون نے کہا اور نہین ہی کوئی ہم مین سے مگر اوسکے لیے جا ہی معین اور تحقیق ہم صف باندھنے والے ہین اور تحقیق ہم تسبیح کہنے
والے ہین ✤ فتحی ✤ اور ہم مین جو ہی اوسکو ایک ٹھکانا ہی مقرر اور ہم جو ہین ہم ہی ہین قطار باندھنے والے اور ہم جو ہین ہم ہی ہین پاکی
بولنے والے ✤ ف تفسیر یہان سے اللہ تعالیٰ نے فرشتون کی زبان سے فرمایا جیسے دعائین فرمائی ہین آدمیون کی زبان سے
ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہی اوس سے آگے بڑھنا نہین یہ اسپر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین جنون کی عورتون سے
پیدا ہوئیان سوچتون کو اپنا حال معلوم ہی اور فرشتے یون کہتے ہین ✤ ف جا ہے معین ہی یعنی عبادت مین نہین تجاوز کرتا اوس سے
اور صف باندھنے والے ہین یعنی قدم برابر برابر کرکر کھڑے ہوتے ہین ہم نماز مین یا صف باندھہ کر کھڑے رہتے ہین ہم گرد عرش کے دعا کرتے
ہوئے مومنون کے لیے اور ہم تسبیح کہنے والے ہین یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو یا نماز پڑھنے والے ہین اور وجہ یعنی اولی یہ ہی کہ یہ
اور ماقبل اسکا یعنی آیت سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ سے کلام ملائکہ کا تاکہ متصل ہو ساتھہ ذکر اونکے کے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَلَقَدْ
عَلِمَتِ الْجِنَّةُ گویا کہ کہا گیا کہ تحقیق جانا ملائکہ نے اور گواہی دی اونھون نے کہ مشرکون نے افترا کیا ہمپر بیچ نسبت کرنے کے طرف رب العزت کے
اور کہا اونھون نے سبحان اللہ پس پاکی بیان کی اللہ کی اس سے اور استثنا کیا اللہ کے مخلص بندون کو اور بری کیا اونکو شرک کے کرنے سے اور کہا
اونھون نے واسطے کافرون کے کہ تم اور معبود تمہارے نہین قدرت رکھتے ہو یہ کہ فتنے مین ڈالو اللہ پر کسیکو اوسکی مخلوق مین سے اور گمراہ کرو اوسکو
مگر جو ہوا دوزخ سے اور کیونکر نسبت ہو ہمکو رب العزت کے ساتھہ ہم تو نہین ہین مگر غلام ذلیل اوسکے آگے واسطے ہر ایک کے ہم مین سے
مقام معلوم ہی طاعت کے لیے نہین ٹل سکتا ہی اوس سے مارے عظمت اوسکی کے اور عاجزی اپنی کے اور ہم برابر جمائے ہوئے ہین قدم اپنے
اوسکی عبادت کے لیے تسبیح کرتے ہین اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین اوسکی جیسے کہ واجب ہی بندون پر واسطے رب اونکے کے اور بعضون نے
کہا کہ یہ قول ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور نہین ہی مسلمانون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہوگا دن قیامت کے بقدر عمل اوسکے
استنباط کی یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول سے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا پھر ذکر کیے اعمال اونکے کہ وہ السابقون ہین
کہ صفین باندھہ کر کھڑے رہتے ہین نماز مین اور پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی نامناسب چیزون سے ✤ ف جبرئیل کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نہین ہی کوئی ہم مین سے یعنی گروہ ملائکہ سے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی آسمانون مین عبادت کرتا ہی اللہ کی اور نہین کہا ابن عباس رضی نے
کہ نہین ہی آسمانون مین جگہہ ایک بالشت کی مگر کہ اوسمین ہی فرشتہ نماز پڑھتا اور تسبیح کرتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرچراتا ہی
آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہہ چار انگشت کی
مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی سجدہ کررہا ہی اللہ کو کہا سدی نے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوسپر مانند خوف اور
رجا اور محبت اور رضا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے ہمنشینون سے کہ آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی جیسے

زمین نے چرچر کیا بولتا ہی سوار کے بوجہہ سے اور لائق ہی اوسکے لیے یہہ کہ آواز کرے نہین اوسمین جگہہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی
رکوع کرتا یا سجدہ کرتا پھر پڑھی آنحضرت نے یہہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور قتادہ سے روایت ہی
کہ کہا نماز پڑھتے تھے مرد اور عورت اکٹھے یہان تک کہ نازل ہوئی یہہ آیت وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ پس آگے بڑھنے لگے
مرد اور پیچھے رہنے لگین عورتین زید بن مالک سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھتے تھے لوگ متفرق پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت وَاِنَّا
لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ پس حکم کیا اونکو یہہ کہ صف باندھا کرین حضرت عمر بن الخطاب کا معمول تھا کہ جب قائم کی جاتی تھی نماز فرماتے برابر ہو
آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے سیدھی کرو صفین اپنی چاہتا ہی اللہ کہ تم ملائکہ کا طریق برتو پھر پڑھتے حضرت عمر وَاِنَّا لَنَحْنُ
الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک
پروردگار اپنے کے عرض کیا ہمنے کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفین اور جھکر کھڑے رہتے ہین صف مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضیلت دیے گئے ہین ہم لوگون پر یعنی اگلی امتون پر تین باتون مین مقرر کی گئین صفین ہماری مانند صفوف ملائکہ کے یعنی فضیلت ثواب مین
اور مقرر کی گئی ہمارے لیے زمین مسجد اور ٹھہرائی گئی خاک اوسکی ہمارے لیے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاوین ہم پانی انس رضی سے روایت ہی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری کرو تم اپنی صفون مین اور جھکر کھڑے رہو پس مین دیکھتا ہون تمکو اپنے پیچھے سے بھی کہا انس رضی نے
کہ تحقیق دیکھا مینے ایک اپنے کو کہ ملاتے رکھتا تھا مونڈھا اپنا ساتھ مونڈھے یار اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اوسکے کے کہا نعمان
بن بشیر نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سیدھا کرتے تھے صفون کو جیسے کہ سیدھے ہوتے ہین تیر پس دیکھا ایکدن سینہ ایک شخص کا
نکلا ہوا صف سے پس فرمایا کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو والا مخالفت ڈالیگا اللہ درمیان دلون تمہاری کے کہا ابن مسعود رضی نے کہ چھوتے تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھے ہمارے نماز مین یعنی جب نماز کو کھڑے ہوتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نکھڑے رہو پس مختلف ہونگے
دل تمہارے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو اسلیے کہ تحقیق نماز کی خوبی سے ہی سیدھا کرنا صف کا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بند کیا فرجہ صف مین بلند کریگا اللہ تعالی بسبب اوسکے درجہ اوسکا اور بناویگا اوسکے لیے گھر جنت مین
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش ہوتا ہی اللہ تعالی تین طرح کے لوگون کو دیکھکر ایک تو اوس قوم کو دیکھکر کہ صف باندھتے ہین نماز مین
اور دوسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ لڑتا ہی پیچھے یارون اپنے کے یعنی جہاد مین سے اور لوگ تو بھاگ گئے اور یہہ اونکے پیچھے کفار سے لڑتا رہا اور تیسرے
اوس شخص کو دیکھکر کہ کھڑا ہوتا ہی تاریکی رات کی بیچ یعنی تہجد پڑھنے کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر کرو اپنی صفون کو اور اچھے کرو
رکوع و سجود اپنے ابی صالح سے روایت ہی کہ کہا جب اوتری یہہ آیت اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ تا قول
اوسکے کے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ کہا جبرئیل ع نے کہ کیا دشوار ہوا یعنی بہت قیام کرنا رات کا تمپر فرمایا آنحضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل ع نے
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ + معا + درمنثور

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ○ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○
فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○

اور تحقیق کافر عرب کے کہتے تھے کہ اگر ہوتا ہمارے پاس ذکر اگلون کا البتہ ہوتے ہم بندے خالص کیے ہوئے خدا کے پھر کافر ہوئے ساتھ اوس
قرآن کے پس جان لینگے انجام کار کو + فتح + یا اور یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگون کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے سو اوس سے
منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے + موضح + تفسیر + یعنی مشرکین قریش پہلے بعثت ہونے آنحضرت علیہ السلام کے کہتے تھے کہ اگر ہمارے
پاس ہوتی کوئی کتاب امتون گذشتہ کی کتابون سے تو البتہ خالص کرتے ہم عبادت اللہ کی اور نہ جھٹلاتے ہم جیسے کہ اونھون نے جھٹلایا اور نہ خلاف کرتے ہم

[illegible] ... پس اللہ جل شانہ نے یہہ آیتین اوتار کر حکم تخفیف کا دیا اور [illegible] جبرئیل ع نے اپنی عبادت کا حال بیان کیا ۱۲ منہ عفی عنہ

جیسے کہ اونھون نے خلاف کیا پھر جب آیا اون پاس قرآن کہ وہ سردار اور معجز ہے سب کتابون مین تو نہ مانا اوسکو سو جان لینگے سزا اوسکی ✤ ملا

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ○ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○

اور تحقیق پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے کہ تحقیق پیغمبر ہمارے وہی ہین مدد دیے گئے اور تحقیق لشکر ہمارے
وہی ہین غالب ✤ فتح ✤ اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک وہی ہین کو مدد ہونی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے بیشک
وہی زبر ہے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی وعدہ ہو چکا ہے ہمارا کہ رسولون کا بول بالا ہوگا اور غلبہ ہوگا اونکا اونکے دشمنون پر گفتگو مین اور
لڑائی مین بیچ دنیا کے اور بڑا رتبہ ہوگا اونکا آخرت مین اور حسن بصری رض سے ہے کہ نہین مغلوب ہوا کوئی نبی لڑائی مین اور ابن عباس رض سے ہے کہ اگر
نہ مدد کیے گئے دنیا مین تو مدد کیے جاوینگے عقبیٰ مین اور حاصل یہ کہ قاعدہ اونکے امر کا اور اصل اوسکی اور غالباً اللہ کی طرف سے یہی ہے کہ مدد اونکی
ہوتی ہے اگرچہ واقع ہو زوائد امور مین کچھ آزمایش و محنت اور اعتبار غالب ہی کا ہے ✤ ف ✤ پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا ساتھ مدد کرنے کے واسطے بندون
ہمارے پیغمبرون کے اور وہ وعدہ یہی ہے کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی البتہ غالب ہونگا مین میرا اور رسول میرے اور یا وعدہ یہ ہے اِنَّهُمْ
لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ اور لشکر ہمارے یعنی مومن وہی غالب ہونگے کفار پر ساتھ دلیل کے اور نصرت کے اوپر دنیا مین اور اگر نہ مدد ہوئی
بعضون کی اونمین سے دنیا مین تو آخرت مین ہوگی ✤ جلا ✤

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

پس موہنہ پھیر کفار مکہ سے ایک مدت تک اور دیکھ اونکو پس وہ بھی دیکھینگے ✤ فتح ✤ سو تو اونسے پھر رہ ایک وقت تک اور اونکو
دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لینگے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ ایک مدت تک یعنی تھوڑی سی مدت تک اور وہ مدت ہے کہ مہلت دیے گئے اوسمین
یا روز بدر تک یا فتح مکہ تک اور دیکھ اونکو یعنی دیکھتا رہ اوسپر کہ پوہنچے اونکو اوسدن پس وہ بھی دیکھینگے اوسکو یا دیکھ طرف اونکے جس وقت
کہ عذاب کیے جاوین پس وہ بھی دیکھینگے اوس چیز کو کہ منکر ہین اوسکے یعنی عذاب یا معلوم کروا اونکو پس قریب ہی کہ جانینگے ✤ ف ✤ اور دیکھیو
اے محمد اوترنا عذاب کا اونپر پس قریب ہے کہ وہ بھی دیکھینگے اوترنا عذاب کا اپنے پر اور مراد مدت سے موت ہے یا روز بدر یا حکم اونکے قتل کرنے کا اور
بعضون کے نزدیک یہ حکم اعراض کا ساتھ آیت قتال کے منسوخ ہوا اور کفار نے اس آیت کو سنکر از راہ تمسخر کے کہا کہ یہ عذاب کب ہوگا یہ آیت
آگے کی اوتری از راہ تہدید کے بیچ ✤ جلا ✤

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ○ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ○

کیا یہ کافر ہمارے عذاب کو جلدی طلب کرتے ہین پس جب اوتریگا عذاب اونکے میدان مین برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا ✤ فتح ✤
کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین پھر جب اوترے گی اونکے میدان مین تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیون کی ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ جلدی
طلب کرتے ہین یعنی پہلے وقت اوسکے کہ اونکے میدان مین کہا فراء نے کہ عرب اکتفا کرتے ہین ساتھ ذکر کرنے ساحت کے یعنی میدان سے قوم سے
یعنی ساحت ذکر کرتے ہین اور قوم مراد ہوتی ہے برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا یعنی برا ہوگا روز اون کافرون کا کہ ڈرائے گئے ساتھ عذاب کے
کہا بعضون نے کہ یہ ہوا روز فتح مکہ کے اور کہا ہے مفسرون نے کہ اکثر عرب مین جو دشمن اپنے دشمن پر دوڑ لاتے تھے تو تمام شب راہ چلکر بوقت صبح
اونکو غفلت تمام مین پاکر قتل و غارت کرتے تھے بسبب کثرت اس کار کے غارت کو صباح کہتے تھے اگرچہ اور وقت مین بھی واقع ہوتی
اسلیے حق تعالیٰ نے اس آیت مین تشبیہ دی عذاب کو ساتھ لشکر کے کہ یکایک اوسپر ہجوم کرے اور غارت اونکی واقع ہو انس سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ نکلے طرف خیبر کے آئے اوسمین رات کو اور تھے آنحضرت جب آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ لڑتے

یہان تک کہ صبح کرتے پس جب صبح ہوئی تو نکلے یہود اپنے بیلچے اور ٹوکرے لیکر پس جب دیکھا اونھون نے آنحضرتؐ کو تو کہا اونھون نے کہ یہ محمدؐ
ہین قسم خدا کی اور لشکر اونکا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللّٰہ اکبر خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ
فَسَاۤءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوتی ہی
صبح ڈرائے گیون کی [illegible]

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

اور مونہہ پھیر لے اونسے ایک مدت تک اور دیکھ پس وہ بھی دیکھ لینگے ٭ف٭ اور پھیر لے اونسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اب آگے
دیکھ لینگے ٭ تفسیر ٭ مکرر فرمائی یہ آیت تاکیدًا واسطے تہدید کفار کے اور تسلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پاکی ہی تیرے پروردگار صاحب غلبے کو اوس چیز سے کہ یہ جماعت بیان کرتے ہین اور سلام ہو جیو اوپر بھیجے ہوؤن خدا کے اور سب تعریف ہی
واسطے خدا پروردگار عالمون کے ٭ف٭ پاک ذات ہی تیرے رب کی عزت کا صاحب پاک ہی ان باتون سے جو کرتے ہین اور سلام ہی رسولون پر اور سب خوبی
اللہ کو جو رب سارے جہان کا ٭ تفسیر ٭ اضافت کیا رب طرف عزت کے واسطے اختصاص اوسکے ساتھ عزت کے گویا کہ کہا گیا ذو العزة یعنی صاحب غلبے کا
جیسے کہ کہا جاتا ہی صاحب صدق واسطے اختصاص اوسکے ساتھ صدق کے اور جائز ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین ہی کوئی عزت کسیکے لیے مگر وہ
رب اوسکا اور مالک اوسکا ہی جیسے کہ فرمایا تُعِزُّ مَنْ تَشَاۤءُ (عزت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی تو ۱۲) اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنی اولاد اور بیوی اور شریک اوسکے لیے
ثابت کرتے ہین اونسے وہ پاک ہی اور سب رسولون پر سلام بھیجا بعد اسکے کہ بعضون پر علی الخصوص بھیجا اس سورت مین اسلیے کہ سب پر خاص
کر کے سلام بھیجنے مین برابری ہوتی اور تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے یعنی اوپر ہلاک ہونے دشمنون کے اور مدد ہونے انبیا کے اس سورت مین
ذکر ہوا اون چیزون کا کہ نہین شریک کرتے اللہ کے حق مین اور نسبت کین اونھون نے طرف اللہ کے وہ چیزین کہ وہ پاک ہی اونسے اور ذکر ہوا اون چیزون کا
کہ دیکھین رسولون نے کافرون کی جانب سے اور ذکر ہوا اسکا کہ دیے گئے انجام کار مین انبیا مدد کفار پر پس ختم کیا اسکو ساتھ ایسی آیتون کے کہ
جامع ہین سب مضمونون کے جواب مین کہ پاکی بیان کی اپنی ذات کی اوس چیز سے کہ مشرک بیان کرتے تھے اور سلام بھیجا رسولون پر بسبب تکلیف
اوٹھانے اونکے کفار سے تا اونکی عزت بڑھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا اسپر کہ انجام بخیر ہوا انبیا کے لیے شعر شکر بدرگہ
[illegible] رسیدیم بدوست ٭ آفرین باد برین ہمت مردانہ ما ٭ اور مراد سکھانا ہی مومنون کو کہ یہ کہا کرین اور خالی نہون اس سے اور غافل نہون اون
مضمونون سے کہ قرآن مجید مین سپرد کیے گئے ہین اور حضرت علی رض سے روایت ہی کہ جسکو خوش لگے یہ کہ ناپے پیمانہ پورے مین ثواب دن قیامت کے
پس چاہیے کہ ہو آخر کلام اوسکا جس وقت کہ اوٹھے مجلس اپنی سے سُبْحٰنَ رَبِّكَ آخر سورت تک اور روایت کی ابن مردویہ نے طریق ابی العوام سے
اونھون نے قتادہ سے اونھون نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام بھیجو مجھپر پس سلام بھیجو رسولون پر اسلیے کہ نہین مین
مگر رسولون مین سے کہا ابو العوام نے کہ قتادہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو جس وقت کہ پڑھتے تھے یہ آیتین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس رض سے کہ کہا
پہچانتے تھے ہم فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الخ کے ابو سعید روایت کرتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب ارادہ کرتے تھے سلام پھیرنے کا نماز اپنی سے تو کہتے تھے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور یہ بھی ابو سعید سے
روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بعد سلام پھیرنے کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور زید بن ارقم سے روایت ہی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا پیچھے ہر نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ پس تحقیق ناپ لیا پیمانہ پورا ثواب سے اور روایت کی ابن ابی حاتم

یعنی بعد سلام پھیرنے نماز اور فارغ ہو نماز سے ۱۲

شبہی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ ماپے پیمانہ پورا ثواب سے دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے آخر مجلس
اپنی مین جسوقت کہ چاہے اوٹھنا سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ ❊ مِنْ معادِ رمنثور ❊ **تنبیہ** ❊ خلاصہ ساری
سورت مبارکہ کا یہ معلوم ہوا کہ جو اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتے ہین دنیا اور آخرت مین نفع اوٹھاتے ہین اور چین آرام مین رہتے ہین
اور طرح بطرح کے انعام و اکرام پاتے ہین اور جو منکر اور نافرمان ہین اللہ و رسول کے دنیا اور آخرت مین تباہ و خراب ہوتے ہین اور یہی
مضمون حدیثون سے معلوم ہوتا ہی اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ عائشہ رض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ فرمایا جب ارادہ
کریگا اللہ تعالی یہ کہ داخل کرے اہل جنت کو جنت مین تو بھیجے گا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو اس حال مین کہ اوسکے ساتھ ہدیہ یعنی تحفہ
ہوگا اور لباس جنت سے پس جب چاہینگے جنتی داخل ہونا جنت مین تو کہیگا اونسے فرشتہ کہ ٹھہر جاؤ اسلیے کہ میرے پاس ایک ہدیہ ہے رب العلمین
کی طرف سے وہ کہینگے کہ کیا ہی وہ ہدیہ فرشتہ کہیگا کہ وہ دس مہری کاغذ ہین لکھا ہوا ہی ایک مین تو سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
خٰلِدِيْنَ یعنی سلام ہی تمپر خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو جنت مین ہمیشہ رہو گے اور دوسرے مین لکھا ہوا ہی اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ
اٰمِنِيْنَ یعنی داخل ہو تم اوسمین سلامتی سے با امن اور تیسرے مین لکھا ہوا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ یعنی اور یہ وہ جنت ہی کہ دی گئی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور چوتھے مین لکھا ہوا ہی سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا
صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام ہی تمپر یہ ثواب بسبب صبر کرنے تمہارے کے ہی دنیا مین پس اچھا ہی دار آخرت تمہارا
اور پانچوین مین ہی اَلْبَسْنٰكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ یعنی پہنا دینگے ہم تمکو لباس و زیور اور چھٹے مین ہی وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ
عِيْنٍ یعنی نکاح مین دوینگے ہم اونکے حورین بڑی آنکھون والیان اور ساتوین مین ہی اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا
یعنی بالتحقیق مینے بدلہ دیا اونکو آج بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین مین ہی صِرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا یعنی ہوئے
تم جوان نہین بڈھے ہونے کے کبھی اور نوین مین لکھا ہی رَافَقْتُمُ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی رفیق ہوئے
تم انبیا اور شہدا اور صالحین کے اور دسوین مین لکھا ہی كُنْتُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ یعنی ہوئے تم پڑوس مین
رحمٰن کے کہ صاحب عرش بزرگ کا ہی پھر کہیگا فرشتہ کہ داخل ہو جنت مین پس داخل ہونگے جنت مین اور کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی شکر ہی اوس خدا کا کہ لے گیا ہم سے غم بالتحقیق رب ہمارا
البتہ بخشنے والا قدردان ہی تعریف ہی اوس خدا کو کہ سچ کر دکھایا ہمکو وعدہ اپنا اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا رہتے ہین ہم جنت مین جہان چاہتے ہین
پس اچھا ہی اجر عمل کرنے والونکا اور جب چاہیگا اللہ تعالی داخل کرنا دوزخیون کو دوزخ مین تو بھیجیگا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو
کہ اوسکے ساتھ دس کاغذ ہونگے مہری ایک مین تو لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِيْ جَهَنَّمَ لَا تَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَّلَا تَحْيَوْنَ
وَلَا تَفْرَحُوْنَ یعنی داخل ہو تم دوزخ مین نہین مروگے تم اوسمین اور نہ جیوگے اور نہ خوش ہوگے اور دوسرے مین لکھا ہوگا خُوْضُوْا
فِي الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ یعنی پیٹھو عذاب مین نہین چین ہی تمہارے لیے اور تیسرے مین لکھا ہوگا يَئِسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
یعنی نا امید ہوئے رحمت خدا سے اور چوتھے مین لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِي الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْحَزَنِ اَبَدًا یعنی داخل ہو بیچ غم اور فکر
و اندوہ کے ہمیشہ کو اور پانچوین مین لکھا ہوگا لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمْ وَشَرَابُكُمُ النَّارُ و
وَمَقِيْلُكُمُ النَّارُ یعنی لباس تمہارا آگ ہی اور بچھونا تمہارا آگ اور کھانا اور پینا تمہارا آگ ہی اور اوڑھنا تمہارا آگ ہی اور چھٹے
مین ہوگا هٰذَا جَزَآؤُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ یعنی یہ بدلہ تمہارا ہی آجکے دن بسبب کرنے تمہارے گناہو

اور ساتوین مین لکھا ہوگا سخط علیکم فی النار ابدا یعنی غضب ہے تمپر آگ مین ہمیشہ کو ہوگا اور آٹھوین مین ہوگا علیکم
لعنتی بما تعهدتم من الذنوب الکبائر و لم تتوبوا و لم تندموا یعنی تمپر لعنت میری ہو بسبب اسکے کہ کیے
تمنے بڑے بڑے گناہ اور نہ توبہ کی تمنے اور نہ نادم ہوئے تم اور نوین مین لکھا ہوگا قرناؤکم الشیاطین فی النار ابدا یعنی ساتھی تمہارے
شیاطین ہونگے دوزخ مین ہمیشہ کو اور دسوین مین لکھا ہوگا اتبعتم الشیطان و اثرتم الدنیا و ترکتم الاخرۃ فھذا
جزاؤکم یعنی پیروی کی تمنے شیطان کی اور اختیار کیا تمنے دنیا کو اور چھوڑ دیا تمنے آخرت کو پس یہی ہے سزا تمہاری منبہات

سورۃ صٓ مکیۃ وھی ثمان و ثمانون ایۃ و خمسۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ ص ہی اسلیے کہ سر اسکا ص سے شروع ہوا ہی اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین اٹھاسی ہین اور کلمات
پانسو بتیس اور حروف تین ہزار اونہتر اور رکوع پانچ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورت قمر کے اور لکھی گئی بعد والصّٰفّٰت کے اسلیے کہ
گویا یہ تتمہ ہی اوسکا کیونکہ حق سبحانہ نے ذکر کیا والصّٰفّٰت مین نوح اور ابراہیم اور موسی اور ہارون اور لوط اور الیاس اور یونس علیہم السلام
کا اور یہان ذکر ہی داؤد اور سلیمان اور ایوب علیہم السلام کا اور اشارہ کیا طرف بقیہ اونکے کہ ذکر کیے گئے پس یہ بعد والصّٰفّٰت کے
تتمہ ہے مانند الیسی ہی جیسے طٰسٓ بعد شعراء کے اور طٰہٰ اور انبیاء بعد مریم کے اور یوسف بعد ہود کے ⁂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

صٓ والقرآن ذی الذکر ○ بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق ○

قسم ہی قرآن نصیحت والے کی کہ جس چیز کی طرف بلاتا ہی تو سچ ہی بلکہ کافر بیچ سرکشی اور مخالفت کے ہین ⁂ فتح ⁂ قسم ہی
قرآن سمجھانے والے کی بلکہ جو لوگ منکر ہین غرور مین ہین اور مقابلے مین ⁂ مواہب تفسیر ⁂ ذکر کرنا حرف ص کا بطریق تنبیہ کے ہی
بنا بر عاجز کرنے کے کہ عرب کے بڑے بڑے شاعر فصیح بلیغ حیران رہ جاتے تھے کہ اسکے کیا معنی ہین اور اکثر مفسر تو یہی کہتے ہین اللہ ہی جانتا ہی
کہ مراد اس سے کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ صاد قسم ہی اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ اشارہ ہی اسم صمد کی طرف اور
بعضون نے کہا کہ معنی اسکے ہین صدق اللہ اور ابن عباس سے ہی صدق محمد پھر اسکے بعد لائے قسم یعنی والقرآن کہ جواب اسکا
محذوف ہی انہ لکلام معجز لیس الامر کما قال کفار مکۃ من تعدد الالہ یعنی قسم ہی قرآن صاحب ذکر یعنی بیان
یا شرف کی کہ یہ کلام عاجز کرنے والا ہی یا قسم ہی اسکی کہ نہین امر جیسے کہ کہا کفار مکہ نے کہ کئی معبود ہین اور جس صورت مین کہ ص نام سورت
کا ہو تو خبر ہوگا مبتدا محذوف کی گویا کہا ہذہ ص یعنی یہ ایسی سورت ہی کہ عاجز کر دیا اسنے عرب کو قسم قرآن نصیحت والے کی یہ ایسا ہی
جیسے کہتے ہین ہذا حاتم واللہ مراد یہ ہوتی ہی کہ یہ وہی حاتم ہی کہ جو مشہور ہی سخاوت مین قسم خدا کی اور عزت کے معنی ہین تکبر کے
یعنی اسکے قبول کرنے سے اور حق کے اقرار کرنے سے تکبر مین ہین اور شقاق کے اصل مین معنی ہین خلاف کے اور یہان خلاف خدا اور
رسول کا مراد ہی اور بعضون نے فی غرۃ یعنی غین بانقط اور راے بے نقط پڑھا ہی یعنی غفلت مین ہین اوس چیز سے کہ واجب ہی اونپر یعنی
نظر کرنے اور اتباع حق سے ⁂ مدارک معالم ⁂

کم اھلکنا من قبلھم من قرن فنادوا و لات حین مناص ○

بہت ہلاک کین ہمنے پہلے انسے سنگتین پس فریاد کرنے لگین اور نہ تھا وہ وقت خلاص کا ⁂ فتح ⁂ بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے
سنگتین پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا ⁂ مواہب تفسیر ⁂ پہلے انسے یعنی تیری قوم سے سنگتین یعنی اگلی امتین

فریاد کرنے لگتے جس وقت کہ دیکھا اونھون نے عذاب حال آنکہ نہین تھا وہ وقت بھاگنے کا اور نہین تھی اونکے لیے جگہہ بھاگنے اور نجات کی
پس یہ حال اگلون پر گذر چکا ہی اور پھر عبرت نہین پکڑتے ساتھہ اونکے کفار مکہ کے اور ابن عباس نے کہا کہ عادت کفار کی یہ تھی کہ جب
جنگ مین مضطرب ہوتے تو بعضے بعضون کو کہتے مناص یعنی بھاگو اور بچاؤ اپنے کو پس جب اونپر اوترا عذاب روز بدر کے اور کہا اونھون نے
مناص تو اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کہ اب وقت مناص کہنے کا نہین ہی ✤ جلالہ معا ✤

وَعَجِبُوٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○

اور تعجب کیا کفار نے اس سے کہ آیا اونکے پاس ڈرانے والا اونھین کی قوم مین سے اور کہا ان کافرون نے یہ شخص جادوگر ہی جھوٹا کیا کردیا اسنے
خداؤن متعدد کو ایک خدا تحقیق یہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی ✤ فقہ ✤ اور اچنبھا کرنے لگے اسپر کہ آیا اونکو ایک ڈرسنانے والا اونھی مین سے
اور لگے کہنے منکر یہ جادوگر ہی جھوٹھا کیا اسنے کردی اتنونکی بندگی کے بدل ایک ہی کی بندگی یہ بی ہی بڑے تعجب کی بات ✤ موضح ✤
تفسیر ✤ یعنی اچنبھا کرنے لگے کفار اسپر کہ رسول اونھین مین سے ہوا یعنی بعید جانا کہ نبی بشر مین سے ہو اور لوگون کو ڈراوے اللہ کے
عذاب سے کیا کردیا اسنے خداؤن متعدد کو ایک خدا کہ کہتا ہی ہمسے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی یہ کیونکر ہو کہ ایک خدا ساری مخلوق کی
سنے یہ بات اچنبھے کی ہی اور یہان جو فرمایا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور نہ فرمایا وَقَالُوْا تو یہ اپنا غضب ظاہر کرنے کو اونپر فرمایا اور تاکہ
دلالت کرے اسپر کہ ایسی بات پر جرأت نہین کرتے ہین مگر کافر اشد کہ ڈوبے ہوتے ہین گمراہی مین اسلیے کہ اس کفر سے کونسا کفر زیادہ ہوگا
کہ جسکی اللہ تصدیق کرے اوسکو یہ ساحر جھوٹھا کہین اور تعجب کرین توحید سے کہ حق بلاشک ہی اور نہ تعجب کرین شرک سے کہ جو باطل و بے اصل محض ہی
روایت کیا گیا ہی کہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہوئے تو مومن تو خوش ہوئے اس سے اور قریش پر یہ بات شاق ہوئی پس جمع ہوئے مجلس آدمی
قریش کے سردارون مین سے اور گئے ابو طالب کے پاس اور کہا تم بڑے بوڑھے ہمارے ہو اور جانتے ہو کہ یہ نادان کیا کرتے ہین مراد رکھتے تھے
نادانون سے وہ لوگ کہ مسلمان ہوئے تھے آئے ہین ہم تمھارے پاس تو کہ درمیان ہمارے اور درمیان بھتیجے اپنے کے یعنی آنحضرت کے حکم کرو تم پس
ابو طالب نے رسول علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر کہا ای بھتیجے میرے یہ قوم تیری ہین رکھتے ہین تجھسے ایک سوال پس ایکبارگی انسے انحراف نکر
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سوال رکھتے ہو مجھسے اونھون نے کہا کہ چھوڑدے تو ہمکو اور چھوڑدے ذکر معبودون ہمارے کا
اور متعرض ہمارے دین کا نہو ہم بھی متعرض تیرے اور معبود تیرے کے نہین ہونگے آنحضرت نے فرمایا کہ ایک کلمہ تمسے چاہتا ہون اگر دو تم مجکو تو
مالک ہوجاؤ بسبب اوسکے عرب کے اور عجم بھی بسبب اوسکے مسخر تمھارے ہوجاوین کہا اونھون نے نعم وعشرا یعنی دینگے ہم تجکو وہ
ایک کلمہ اور دس کلمے ساتھہ اوسکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس سب ایکبارگی اوٹھ کھڑے رہے اور متفرق ہوئے
اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اونھون نے آپسمین
کہا کہ کیا گنجایش رکھتا ہی کہ ایک اللہ کارسب خلائق کا کرے ہم تین سو ساٹھہ بت رکھتے ہین اور کام ایک شہر مکہ کا نہین درست
کرسکتے ہین وہ ✤ مدا ✤ مجرا معا ✤

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ○

اور چلے اشراف قوم کے اونمین سے آپسمین کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اوپر عبادت خداؤن اپنے کے تحقیق یہ دین نیا فتنہ ہی کہ
ارادہ کیا گیا ہی ✤ فقہ ✤ اور چل کھڑے ہوئے کتنے پنچ اونمین کہ چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھاکرون پر بیشک اس بات مین کچھ

غرض ہی ❊ موضح تفسیرین ❊ یعنی چلے اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس سے بعد اسکے کہ عاجز کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ہین کہتے ہوئے آپسمین کہ چلو اور صبر کرو یعنی ثابت رہو اپنے معبودون کی عبادت پر تحقیق یہ امر یعنی توحید جو مذکور ہوئی البتہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی یعنی ارادہ رکھتا ہی اوسکا اللہ اور حکم کریگا اوسکے جاری کرنے کا پس نہین پھیر سکتی ہی وہ اور نہین نفع دیتا ہی اوسمین کر صبر کرنا یا یہ کہ یہ امر البتہ ایک چیز ہی حوادث زمانہ سے کہ ارادہ کیجاتی ہی ساتھ ہمارے پس نہین ہی چھٹکارا ہمکو اوس سے ❊ فائدہ ❊ عمرؓ جو مسلمان ہوئے اور مسلمانون کو قوت ہوئی اونکے سبب سے تو کفار نے کہا کہ یہ جو دیکھتے ہین ہم زیادتی اصحاب محمدؐ کی یہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی ساتھ ہمارے یعنی عذاب ہوگا ہمکو اور جڑ پیڑ سے اوکھڑ جاوینگے اور ہمارا دین ہلاک ہوگا بسبب غلبہ محمدؐ کے اور اصحاب اونکے کے شعر باطل نہ کیونکہ جائے یہان حق نمود ہی ❊ وہ جو کہ جسے حق سے اسلام درود ❊ [illegible]

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

نہین سنی ہمنے یہ بات یعنی توحید بیچ دین پچھلے کے یعنی قرن آخر مین کہ ہمنے اوسکو پایا واللہ اعلم نہین ہی یہ مگر افترا ❊ فتح ❊ یہ نہین سنا ہمنے اس پچھلے دین مین اور کچھ نہین یہ بنائی بات ہی ❊ موضح تفسیرین ❊ دین پچھلے سے یا تو ملت عیسیٰؑ کی مراد ہی کہ جو آخر تھی سب ملتون مین اسلیے کہ نصاری تین خدا کے قائل تھے سو موحد نتھے یا ملت قریش مراد ہی کہ جسپر باپ دادا اونھون نے باپ دادون اپنے کو مگر افترا کہ بنا لیا ہی اوسکو محمدؐ نے اپنے جی سے ❊ فائدہ ❊ پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادون کو یعنی تک کے تو سنتے ہین کہ اگلے لوگ ایسی باتین کہتے تھے ہمارے بزرگ تو یون نہین کہہ گئے ❊ فائدہ موضح

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝

کیا اوتارا گیا اس شخص پر قرآن ہمارے درمیان مین سے بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے بلکہ ہنوز نہین چکھا ہی اونھون نے عذاب میرا ❊ فتح ❊ کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب مین سے کوئی نہین اونکو دھوکا ہی میری نصیحت مین کوئی نہین ابھی چکھی نہین میری مار ❊ موضح تفسیرین ❊ کیا اوتارا گیا الخ ناگوار ہوا اونکو از راہ حسد کے کہ ہمارے اشرافون مین سے محمدؐ ہی کو یہ شرف کہان سے ملا کہ کتاب انپر اوتاری گئی بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے یعنی قرآن سے کہ جھٹلایا اونھون نے اوسکے لانیوالے کو بلکہ نہین چکھا اونھون نے ابتک عذاب میرا پس جب چکھین گے عذاب میرا تو جاتا رہیگا انسے جو کچھ کہ اب شک و حسد رکھتے ہین یعنی وہ تصدیق نہین کرتے ہین محمدؐ کو مگر جب کہ میرا عذاب اونکو پہونچیگا تب تصدیق کرینگے اوسکو ❊ موضح

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝

کیا اونکے پاس ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب بخشنے والے کے ❊ فتح ❊ کیا انکے پاس ہین خزانے تیرے رب کی مہر کے جو زبردست ہی بخشنے والا ❊ موضح تفسیرین ❊ یعنی نہین ہین وہ مالک رحمت کے خزانون کے تاکہ پہونچاوین اوسکو جسکو چاہین اور پھیرین اوسکو جس سے چاہین اور اختیار کرین نبوت کے لیے بعضے اپنے سردارون کو اور اوٹھا لیوین اوسکو محمدؐ سے مالک رحمت کا اور اوسکے خزانون کا نہین ہی مگر وہی غالب اپنی مخلوق پر بہت دینے والا کہ پہونچاتا ہی اوسکو پر محل اوسکے اور تقسیم کرتا ہی اوسکو جہان کہ مقتضی ہی حکمت اوسکی پھر بیان کیے یہی معنی پس فرمایا ❊ موضح

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝

کیا انکے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہی پس چاہیے کہ اوپر چڑھ جاوین لٹک کر رسیون مین یعنی رسیون مین لٹک کر بھی آسمان پر نہین چڑھ سکتے ہین پس بادشاہی کیسی واللہ اعلم ❊ فتح ❊ یا اونکی حکومت ہی

[illegible]

آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی تو چاہیے چڑھ جاوین رسیان تان کر ✤ مو تفسیر ✤ کیا انکے لیئے بادشاہی الخ یعنی کیا انکو بادشاہی ہی ان چیزون کی تاکہ کلام کرین امور ربانیہ مین اور تدبیرون الٰہیہ مین کہ جو مختص ہین ساتھ رب العزۃ والکبریا کے پھر سرزنش کی اونکو نہایت درجے کی پس فرمایا کہ اگر یہ صلاحیت رکھتے ہین تدبیر خلائق کی اور تصرف کرنے کی بیچ تقسیم رحمت کے تو چاہیے کہ چڑھ جاوین بیچ اسباب کے یعنی سیڑھیون مین اور راہون مین کہ جنسے پہونچتے ہین طرف آسمان کے تاکہ تدبیر کرین امر عالم کی اور بادشاہی خدا کی اور اوتارین وحی اوسپر کہ چاہین ✤ مل تنبیہ ✤ چونکہ وہ لوگ مؤدب باداب شرع تھے اور خدا کا ڈر نرکھتے تھے حسد اونکو باعث ان بے ادبیون کا ہوتا تھا اسی سے مستحق غضب الٰہی کے ہوتے تھے ادب و تقوی عجب چیز ہی جسکو وہ حاصل ہوتے ہین اوسکے کام دونون جہان کے بنجاتے ہین چنانچہ حضرت علی رض فرماتے ہین کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین حرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل صالح بہترین قائد ہی یعنی یہ جنت کو پہونچاویگا اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مدد ہی اور موت بہترین ادب دینے والی ہی انتہی مولوی روم فرماتے ہین مثنوی ✤ از خدا خواہیم توفیق ادب ✤ بے ادب محروم گشت از لطف رب ✤ بے ادب تنہا نہ خود بر داشت بد ✤ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ✤ اور خوف خدا اونکو کیونکر ہوتا جو اونمین عالم تھے وہ مارے طمع اور حب دنیا کے راہ حق کہ خلاف اونکی مرضی کے تھی بتاتے نتھے کسی بزرگ کا قول ہی کہ بیمار جاتا ہی طبیب پاس جب طبیب ہی بیمار ہو تو کیا علاج کرے اور یہ طمع مال اور حب دنیا بڑی ہی آفتین ہین خصوصاً اہل علم کے لیے چنانچہ بعضے حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا دس خصلتین ہین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی دس شخصون سے بخل کو اغنیا سے اور طمع کو علما سے اور قلت حیا کو عورتون سے اور محبت دنیا کو بڈھون سے اور کسل کو جوانون سے اور ظلم کو بادشاہ سے اور تکبر کو فقرا سے اور بزدلی کو غازیون سے اور عجب کو زاہدون سے اور ریا کو عابدون سے ✤ منتہا ✤ پھر رب متعال نے یہ غصہ فرما کر وعدہ کیا اپنے نبی سے نصرت کا اور کفار پر کہ فرمایا ✤

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝

ایک لشکر ہی یہان شکست دیا گیا جملہ گروہون سے یعنی جنس گروہون سے کہ ساتھ انبیا کے مخالفت کی ✤ فتح ✤ ایک لشکر یہ ہی وہان تباہ ہوا اون سب لشکرون مین ✤ ف ✤ یعنی اگلی قومین برباد ہوئین اگر چڑھ جاوین تو اونمین بھی ایک یادہون ✤ مو تفسیر ✤ یعنی یہ لوگ جو کہ کہتے ہین یہ بات یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی ایک لشکر ہین حقیر اس جگہ مغلوب و شکست دیے گئے اگلے لشکرون کی جنس سے مراد اس لشکر سے قریش ہین کہا قتادہ نے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ وہ مکے مین تھے یہ کہ شکست پاویگا لشکر مشرکون کا جیسے کہ اور جگہہ فرمایا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ پس آئی تاویل اسکی یعنی ظہور ہوا اس وعدے کا روز بدر کے پس ہنالک اشارہ ہی طرف بدر کے اور مصارع کفار کے اور اگلے لشکرون سے مراد اگلی امتین ہین یعنی کفار مکہ اونھین اگلے کفار کی جنس سے ہین کہ جو جمع ہو کر انبیا پر چڑھ آتے تھے اور اونسے لڑتے تھے اور پھر شکست پاتے تھے اور ہلاک ہوتے تھے جھٹ پٹ پس تعبیر و آنکہ انکے واہیات بکنے کی یہی حال انکا ہونا ہی جو اگلون کا ہوا ✤ معا ✤ مل تجاوز ✤

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ ع

جھٹلایا پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور عاد نے یعنی ہود کو اور فرعون میخون والے نے یعنی چار میخون سے باندھ کر عذاب کرتا تھا اور ثمود نے یعنی قوم صالح نے صالح کو اور قوم لوط نے یعنی لوط کو اور بن کے رہنے والون نے یعنی شعیب کو جھٹلایا ان جماعتون نے

نہین ہی کوئی انمین سے مگر کہ جھٹلایا پیغمبرون کو پس وجود مین آیا عذاب میرا ✤ فتح ✤ جھٹلا چکے ہین انسے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخون والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ وہ فوجین یہ جتنے تھے سب نے یہی جھٹلایا رسولون کو پھر ثابت ہوئی میری طرف سے سزا ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ فرعون میخون والے نے جھٹلایا حضرت موسیٰ کو اور اوسکو میخون والا اسلیے فرمایا کہ جسپر وہ غصہ ہوتا تھا اوسکو عذاب کرتا تھا چو میخا کر یعنی چار میخین چار طرف زمین مین گاڑ کر آدمی کو چت لٹا کر چارون ہاتھ پانون اوسکے اون میخون سے باندھ دیتا اور سانپ اور بچھو اوسپر چھوڑ دیتا تاکہ مر جاوے اور بعضون نے کہا کہ اسی طرح ہوا مین باندھکر چھوڑ دیتا یہان تک کہ وہ مر جاتا اور بعضون نے کہا کہ اوسکے لشکر کے گھوڑون کی میخین سونے روپے کی تھین اسلیے یہ نام اوسکا ہوا اور بعضون نے کہا کہ میخون والے سے مراد ہی صاحب مکانون محکم کا کہ اوسکے مکانون مین میخین بہت سی جڑی تھین مضبوطی کے لیے اور بعضون نے کہا صاحب قوت و بطش کا یعنی جیسے میخ سے ایک چیز مضبوط ہوتی ہی ایسی ہی اوس سے مضبوطی تھی ملک کو اور قوی تھا اوسپر اور بعضون نے کہا صاحب لشکرون اور جماعتون کثیرہ کا اور لشکر کو اوتاد اسلیے کہتے ہین کہ خیمے اور گھوڑون کی میخین اوسمین بہت سی ہوتی ہین اور اولٰئک الاحزاب جو فرمایا ارادہ کیا اس اشارے سے آگاہ کرنا ساتھ اس بات کے کہ جو گروہ مکہ جنمین سے یہ لشکر شکست دیا گیا ٹھہرا وہ یہ ہین اور آگاہ کرنا ہی ساتھ اسکے کہ یہ وہ ہین کہ پائی گئی انسے تکذیب ✤ ملمعا ✤

وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ○ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○

اور نہین انتظار کرتے کفار اس عصر کے مگر ایک نعرۂ تند کا یعنی نفخۂ قیامت کا کہ نہوا اوسکو کچھ توقف اور کہا اونھون نے بطریق ٹھٹھے کے ای پروردگار ہمارے جلدی دے ہمکو سرنوشت ہماری عذاب سے پہلے روز حساب کے ✤ فتح ✤ اور راہ نہین دیکھتے یہ لوگ بی مگر یہی ایک چنگھاڑ کی جو بیچ مین دم نلگی اور کہنے ہین ای رب شتاب دیدے ہمکو چٹھی ہماری پہلے حساب کے دن سے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ نعرۂ تند سے مراد ہی نفخہ پہلا کہ جسکو فزع اکبر کہتے ہین اور فواق بپیش اور زبر اوس مدت کو کہتے ہین کہ دوہنے کے درمیان مین کچھ ٹھہر جاتے ہین تا دودھ اوتر آوے اور وہ بہت تھوڑی مدت ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ جب آویگا وقت اوسکا نہین توقف ہوگا اوسکو اتنی دیر بھی کہ جتنی دیر دودھ دوہنے مین ٹھہر جاتے ہین اور ابن عباس رضی سے یہ معنی اسکے منقول ہین کہ نہین ہوگا واسطے اوسکے پھر آنا مراد رکھتے ہین یہ کہ وہ نفخہ ایک ہی ہوگا دوبارہ نہین ہونے کا اور قطنا کے معنی ہین حصہ ہمارا جنت سے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ذکر کیا کہ اللہ نے وعدہ کیا ہی مومنون سے جنت کا پس کہا کفار نے ازراہ ٹھٹھے کے کہ جلدی دے ہمکو حصہ ہمارا جنت سے یا یہ معنی ہین کہ حصہ ہمارا عذاب سے جو وعدہ کرتا ہی تو جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویستعجلونک بالعذاب یعنی جلدی چاہتے ہین کفار تجھسے عذاب اور بعضون نے کہا کہ یہ ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ کہتا تھا یا اللہ اگر حق ہو جو کچھ کہتا ہی محمد تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے یا بھیج ہمپر عذاب دردناک اور ابن عباس سے قطنا کے معنی منقول کتاب نامہ ہین یعنی کتاب اعمال ہمارے کی کہا کلبی نے کہ جب اوترین یہ آیتین سورۂ حاقہ کی فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ الخ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ الخ تو کہا کافرون نے ازراہ ٹھٹھے کے کہ جلدی سے دیدے ہمکو کتاب ہماری دنیا مین پہلے روز حساب کے اور اونکے ایسے واہی کلامون سے جو آنحضرت ملول ہوتے تھے حق تعالیٰ نے آنحضرت کی تسلی کے لیے آگے کی آیت بھیجی ✤ ملمعا ✤ محمدی ✤ در منثور ✤

اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ○

صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا یعنی خدا کیطرف ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر یعنی تیرے حق مین اور بچا اپنے نفس کو اس سے کہ لغزش ہوجاے اوسکو اوس چیز مین کہ

تکلیف دیا گیا کہ وہ صبر کرتا ہی اونکی باتون پر اور تحمل کرتا ہی اونکی ایذا پر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد کو اور اوسکی بزرگی کو کہ اللہ کے نزدیک کیسا گرامی قدر تھا اور پھر کیا ذرہ سی لغزش مین کیا کچھ عتاب آلہی اوپر ہوا صاحب قوت کا یعنی دین مین اور جو کچھ کہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ اید سے مراد قوت بیچ دین کے ہی قول اللہ تعالی کا ہی اِنَّہٗ اَوَّابٌ یعنی بہت رجوع رکھنے والا تھا وہ طرف رضامندی اللہ تعالی کی کہا ابن عباس نے صاحب قوت کا عبادت مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین روزون کے طرف اللہ روزے داؤد کے ہین اور محبوب ترین نماز کی طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہی روزہ رکھتے تھے ایکدن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور سوتے تھے آدھی رات اور قیام کرتے تھے یعنی مشغول عبادت مین ہوتے تھے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصہ رات کے مین اور بعضی روایت مین ہی کہ آدھی رات قیام کرتے تھے کہا ابو درداءؓ نے کہ آنحضرتؐ جب ذکر کرتے داؤد کا اور حال بیان کرتے اونکا فرماتے تھا وہ اعبد البشر یعنی بڑے عابد تھے آدمیون مین اور کہا سعید بن ہلال نے کہ تھے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام جبکہ اوٹھتے رات کو پڑھتے اَللّٰھُمَّ نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ انتہی اور بعضون نے کہا کہ ذی الاید کے معنی ہین صاحب قوت کے لڑائی اور ملکداری مین اور اواب کے معنی بعضون نے کہے ہین بہت رجوع کرنے والے طرف اللہ تعالی کے ساتھ توبہ کے ہر اوس چیز سے کہ برا جانتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور کہا ابن عباسؓ نے معنی اواب کے ہین مطیع اور سعید بن جبیر نے کہا تسبیح کرنے والا لغت حبش مین اور ابن عباسؓ سے اواب کے معنی یقین کرنے والے کے بھی آئے ہین ✽ معالم ✽ در منثور ✽ اسجا کہ داؤد کو یاد دلایا کہ اونھون نے بھی طالوت کی حکومت مین بہت صبر کیا آخر حکومت اونکو ملی اور مخالفون کو جہاد سے زیر کیا یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل ع الا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم ہوتا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نکھاتے تھے اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے ✽ موضح ✽

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

تحقیق تابعدار کیا ہمنے ہمراہ اوسکے پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے بوقت شام وصباح اور تابعدار کیا ہمنے جانور ونکو اکھٹے کیے ہوئے ہر ایک واسطے اوسکے فرمان بردار تھا ✽ فی ✽ تفسیر ✽ تابعدار کرنا پہاڑون کا یہ تھا کہ چلتے تھے وہ ساتھ داؤدؑ کے جسوقت کہ چاہتے تھے داؤدؑ چلنا اونکا اوس جگہہ کہ ارادہ کرتے اور عشی اور اشراق سے مراد ہین دونون طرفین دن کی اور اصل مین عشی کہتے ہین وقت عصر کو رات تک اور اشراق وقت اشراق کا اور وہ وہ وقت ہی کہ روشن ہوتا ہی آفتاب اور وہی وقت ضحی کا ہی ابن عباسؓ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ کہا تھا مین گذرتا اس آیت پر پس نہین جانتا تھا مین کہ کیا مراد ہی اس سے یہان تک کہ حدیث بیان کی مجھسے ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس دن فتح مکہ کے پس مانگا پانی وضو کا پس وضو کیا پھر نماز پڑھی ضحی یعنی چاشت کی پھر فرمایا اے ام ہانی یہ ہی صلواۃ الاشراق اور یہ بھی ابن عباسؓ سے ہی کہ اونکو پہنچی یہ بات کہ ام ہانی بنت ابی طالب نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دن فتح مکہ کے ضحی کی آٹھ رکعتین پس کہا ابن عباسؓ نے کہ گمان کیا مینے کہ اس ساعت کے لیے نماز ہی بموجب قول اللہ تعالی کے یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ اور یہ بھی ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا ڈھونڈی مینے صلوۃ ضحی قرآن مین پس پایا مینے اوسکو اس جگہہ بالعشی والاشراق اور ابو ہریرہؓ سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین محافظت کرتا نماز ضحی پر مگر اواب یعنی رجوع رکھنے والا خدا کی طرف اور فرمایا کہ یہ صلوۃ الاوابین ہی اور یہ بھی ابی ہریرہؓ سے ہی کہ کہا وصیت کی مجکو خلیل میرے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھون میں ضحی کی اسلیے کہ وہ صلوۃ اوابین کی ہی اور مانند اسی کے انسؓ سے منقول ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی

باران رکعتین بناتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے محل سونے کا جنت مین اور فرمایا آنحضرت نے انس کو کہ پڑھ نماز ضحی اسلیے کہ وہ نماز ابرار یعنی نیکون کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی پھر بیٹھا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین یاد کرتا اللہ کو یہان تک کہ نکلا آفتاب پھر نماز پڑھی ضحی سے دو رکعتین حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر یہ کہ چھوئے اوسکو یا چڑھیاوے اوسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھا ذکر کرتا رہا یہان تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھی دو رکعت نماز ضحی یعنی نماز اشراق کی ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثواب حج اور عمرے کے پورے حج اور پورے عمرے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ٹھہرا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین اوس وقت سے کہ فارغ ہوا نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھین دو رکعتین ضحی یعنی اشراق کی نہین بولا مگر بھلی بات بخشے جائینگے اوسکے لیے گناہ اوسکے اگرچہ ہون دریا کے جھاگون سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی نماز ضحی کی دو رکعت نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے پڑھین چار رکعت لکھا گیا عابدین سے اور جسنے پڑھین چھہ رکعتین کفایت کیا گیا اوس دن یعنی اللہ سب مہمات اوسکے سرانجام کریگا اور جسنے آٹھ رکعتین پڑھین لکھا گیا قانتین سے اور جسنے باران رکعتین پڑھین بناویگا اللہ اوسکے لیے گھر بڑا جنت مین اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابن آدم پڑھ میرے لیے چار رکعت اول روز مین کفایت کرونگا مین تجکو آخر اوس روز تک یعنی کفایت کرونگا مین تیری شغلون اور حوائج کو اور دفع کرونگا مین تجسے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے تو اوسکو بعد نماز تیری کے آخر روز تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان مین تین سو ساٹھ مفصل یعنی جوڑ ہین پس اوسپر لازم ہی یہ کہ دیوے عوض ہر جوڑ اپنے کے صدقہ عرض کیا صحابہ نے کہ کون طاقت رکھتا ہی اسکی یا نبی اللہ فرمایا کہ رینٹھ جو مسجد مین پڑا ہوا اوسکو دفن کر دینا صدقہ ہی اور کچھہ چیز یعنی ایذا دینے والی کہ ایکطرف کر دے تو اوسکو راہ سے صدقہ ہی پس اگر نپاوے تو یعنی کوئی چیز مذکور پس دو رکعتین ضحی کی کفایت کرتین ہین تجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت و لازم ہوتا ہی اوپر تمام جوڑون ایک تمھارے کے صدقہ پس ہر تسبیح صدقہ ہی اور ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہی اور امر بالمعروف صدقہ ہی اور نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین اس سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحی سے اور تابعدار کیا ہمنے جانورون کو اکٹھے کیے ہوئے ہر طرف سے ابن عباس سے منقول ہی کہ داؤد جب تسبیح کرتے تو جواب دیتے اونکو پہاڑ ساتھہ تسبیح کے یعنی وہ بھی اونکے ساتھہ تسبیح کرتے اور جمع ہوتے اونکے پاس جانور اور تسبیح کرتے پس یہی جمع ہونا اونکا اور ہر ایک یعنی پہاڑ اور جانور بسبب تسبیح داؤد کے تسبیح کرنیوالے تھے اسلیے کہ وہ سب تسبیح کرتے تھے ساتھہ تسبیح اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر لہٗ کی اللہ کی طرف پھرتی ہی یعنی ہر ایک داؤد اور پہاڑ اور جانورون سے واسطے اللہ کے اواب تھے یعنی تسبیح کرنے والے ۔ معالم ۔ در منثور ۔ مشکوۃ ۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝

اور محکم کی ہمنے بادشاہی اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور سخن واضح ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ محکمی داؤد کی بادشاہی کی ایسی تھی کہ نگہبانی کرتے تھے اونکی محراب کی ہر شب تینتیس ہزار آدمی اور بعضون نے اسکی تقریر یون کی ہی کہ مراد شددنا ملکہ سے تقویت داؤد کی ساتھہ لشکرون اور نگہبانون کے ہی کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکی محراب کی چوکی دیتے تھے یا ساتھہ وزیرون خیرخواہ کے یا بسبب نہ پہنچنے ہاتھہ ظالمون کے رعیت پر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے اپنے ایک سردار پر دعوی غصب کرنے گائین کا کیا نزدیک داؤد کے اور وہ منکر ہوا اور مدعی کے پاس گواہ نتھے داؤد نے کہا توقف کرو تم دونون یہان تک کہ کچھہ واضح ہو خواب مین وحی آئی کہ مدعی علیہ کو مار ڈال داؤد نے توقف کیا کہ خواب پر جلدی نکرون دوسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا پھر اوسپر عمل نکیا پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اوسکے تیسری بار کہ قتل کر اسکو یا آویگا اسپر عذاب اوس روز داؤد نے اوسکو بلا کر کہا کہ خدا تعالی

بحسب عادت سلوک و احسان کے غرضکہ نہایت خبرگیران تھے آپس مین جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین انصار کا حال تھا
مہاجرین کی خبرگیری مین پس اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اوریا نام کی بیوی پر جا پڑی اور وہ پسند آئی انکو پس
داؤد ع نے بموجب عادت اونکی کے اوریا سے سوال کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سے جدا کر کے میرا نکاح اوس سے کر دے پس حیا آئی اوریا کو کہ
مین انکا سوال کیونکر رد کرون پس اوسنے اوسکو جدا کیا اپنے سے اور انھون نے اوس سے نکاح کر لیا اور حضرت سلیمان اوسی سے پیدا ہوے
پس یہ فرشتے آئے انکے پاس اس بات کے جتانے کو اللہ تعالی کی طرف سے کہ تمکو باوجود اس عالی رتبہ ہونے کے اور کثرت بیویون کے
نہین لائق تھا کہ سوال کرو بیوی ایسے شخص سے کہ نہین ہی اوسکے پاس سوائے ایک بیوی کے بلکہ تھا واجب تمپر مارنا اپنی خواہش کا اور
جبر کرنا اپنے نفس پر اور صبر کرنا اوس چیز پر کہ امتحان کیے گئے تم ساتھ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ خطبہ یعنی پیغام نکاح کیا تھا اوس
عورت سے اوریا نے پھر پیغام نکاح کیا اوس سے داؤد نے پس پسند کیا داؤد کو اوس عورت کے اہل نے پس ہوئی لغزش داؤد سے یہ کہ پیغام نکاح
کیا انھون نے اوپر پیغام نکاح اپنے بھائی مسلمان کے باوجود کثرت بیویون اپنی کے اور یہ جو نقل کیا جاتا ہی کہ داؤد ع نے بھیجا کئی بار
اوریا کو طرف جہاد بلقا کے کہ نام ایک موضع کا ہی اور چاہا یہ کہ قتل کیا جاوے اوریا تا کہ نکاح کر لین اوسکی بیوی سے پس نہین لائق ہی
یہ عوام مسلمین کے صالحین سے چہ جائیکہ بعض انبیا سے مشہور ہے ایسی بات ہو اور کہا علی رض نے کہ جو کوئی نقل کرے تمسے قصہ داؤد کا
جیسے کہ نقل کرتے ہین اوسکو قصاص یعنی واعظ رطب و یابس بیان کرنے والے دُرّے لگاؤن اوسکو ایک سو ساٹھ اور یہ حد بہتان
کرنے کی ہی انبیا پر اور منقول ہی کہ نقل کیا گیا قصہ داؤد ع کا عمر بن عبد العزیز کے آگے اور اونکے پاس ایک شخص تھا اہل حق سے پس جھٹلایا
اوس شخص نے اوس قصہ نقل کرنے والے کو اور کہا کہ اگر قصہ بیان کیا جاوے بموجب اوس چیز کے کہ کتاب اللہ مین ہی تو نہین لائق ہی
یہ کہ طلب کیا جاوے خلاف اوسکے اور بہاری جان اسکو کہ کہا جاوے غیر اوسکے اور اگر ہو قصہ بموجب اوس چیز کے کہ ذکر کیا تو نے اور پردہ کیا
اللہ نے اوسکے بیان کرنے مین اپنے نبی سے تو نہین لائق ہی اظہار اوسکا پس کہا عمر نے البتہ سننا میرا اس کلام کو محبوب تر ہی
طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب کہ وہ دنیا اور دنیا کی چیزین ہین اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اوسپر مثل کہ بیان کیا اوسکو
اللہ نے واسطے قصہ داؤد علیہ السلام کے نہین ہی مگر طلب کرنا داؤد کا اوس عورت کے خاوند سے یہ کہ جدا ہووے اوس سے اونکے لیے فقط اور سوا
اسکے نہین کہ آیا ہی قصہ بطریق تمثیل اور کنایہ کے نہ تصریح کے واسطے ہونے اوسکے کے ابلغ توبیخ مین ف تنبیہ بیچ قصۂ
داؤد اور نکاح کرنے اونکے عورت معلومہ سے اختلاف بہت ہی اور بعضے مفسرون نے قصے کو اس طرح نقل کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسکو
نہین قبول کرتے ہین اور جو کچھ قریب تر ساتھ صواب کے معلوم ہوتا ہی یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت سے پیغام نکاح کا کیا تھا اور قریب تھا کہ
اوس سے نکاح کرین اوس عورت کے ولیون کو اوریا کی طرف سے کچھ خدشہ پڑا اور اوسکو ندی اور حضرت داؤد ع نے پیغام نکاح کا اوس سے کیا اور داؤد ع
کی ننانوین بیویان تھین باوجود اسکے اوس سے بھی نکاح کیا زاد المسیر مین لایا ہی کہ عتاب الہی داؤد پر اسلیے تھا کہ بعد از خطبہ اوریا کے
اوس سے خطبہ کیا اور مرشدنا مولانا اسحٰق صاحب نے یہ مضمون اس عاجز مؤلف اس کتاب کو لکھوا دیا تھا اور ظن غالب یون ہی کہ یہ تقریر شاہ ولی اللہ صاحب
کی ہی کہ شاید اونکے مؤلفات مین سے لکھوائی تھی واللہ اعلم بالصواب ✤

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ○

یہ بھائی میرا ہی اسکے پاس ہین ننانوین دنبیان اور میرے پاس ہی ایک دنبی پس کہا اس شخص نے کہ سونپ مجکو یہ ایک دنبی اور سختی کی
ساتھ میرے کلام کرنے مین ف تفسیرین وہ جو دو فرشتے جھگڑتے ہوئے آئے تھے اونمین سے ایک کا یہ مقولہ ہی بعد اسکے کہ داؤد
نے سبب اونکے آنے کا پوچھا یہ بھائی میرا ہی مراد بھائی چارہ دین کا ہی یا بھائی چارہ محبت و الفت کا یا بھائی چارہ شرکت و خلطہ کا

اور دنبی کنایہ ہی بیوی سے پس یہ کلام کنایہ اور تمثیل ہی ساتھ امر داؤد اور اوریا کے کہ داؤد ننانوین بیویان رکھتے تھے اور اوریا ایک بیوی اور چونکہ یہ تصویر مسئلے کی اور فرضی بات تھی نہ ممنوع ہوا یہ کہ فرض کرین ملاک کچھ اپنے جی مین جیسے کہ کہے تو کہ میرے لیے چالیس بکریان ہین اور تیرے لیے چالیس پس ملا یا جنے اونکو حال انکہ نہون تم دونون کے لیے چالیس مین سے چار اور نہ ایک جیسے کہتے ہین ضرب زید عمرا اور اشترى بكر دارا حال انکہ وہان نہ مارنا ہوتا ہی اور نہ خریدنا اور عزنی کے معنی ہین غالب ہوا مجھ اور بعضون نے کہا زبردستی کی مجہپر غرض کہ یہ سب تمثیل ہی واسطے امر داؤد کے ساتھ اوریا کے اور وہ فرشتے بطور داد خواہی حضرت داؤد کے پاس یہ قصہ لائے تا کہ حکم کرین ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ قول اپنے کے لقد ظلمك الخ تا کہ مغلوب و قائل ہون اپنے ہی حکم سے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩

کہا داؤد نے تحقیق ظلم کیا اوسنے تجہپر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے تا ملاوے طرف دنبیون اپنی کے اور تحقیق بہت شریک زمین سے ظلم کرتے ہین بعض اونکے بعض پر مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے اور کم ہین وہ اور سمجھا داؤد نے کہ ہمنے آزمایا ہی اوسکو پس بخشش مانگا پروردگار اپنے سے اور گر پڑا سجدہ کرتا ہوا اور رجوع بحق کی فتح بلواد یے الضافی کرتا ہی تجہپر کہ مانگتا ہی تیری دنبی ملاکر اپنی دنبیون مین اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہین ایک دوسرے پر مگر جو یقین لائے ہین اور نیک کام کیے اچھے اور تھوڑے لوگ ہین ایسے اور خیال مین آیا داؤد کے کہ ہمنے اوسکو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گر پڑا جھک کر اور رجوع ہوا **تفسیر** اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد نے کیونکر کہا مدعی علیہ کے حق مین کہ ظلم کیا اوسنے حال انکہ نہین سنا انھون نے قول اوسکا تو جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر بات اسی طرح ہی جیسے کہ تو کہتا ہی تو البتہ ظلم کیا اوسنے تجہپر اور یا یہ کہ بعد اوسکے اقرار کرنے کے یہ بات کہی ولیکن اقرار کرنا اوسکا قرآن مین نہین نقل کیا گیا اسلیے کہ معلوم ہوتا ہی قرینے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مین چاہتا ہون یہ کہ لون مین دنبی اس سے اور پوری کرون دنبیان اپنی سو پس کہا داؤد نے اگر قصد کریگا تو اسکا تو مارونگا مین تیرے اسکو اور اسکو اور اشارہ کیا طرف کنارہ ناک اور پیشانی کے پس کہا اوسنے ای داؤد تو احق ہی اسکا کہ مارا جاوے تیرے یہان اور یہان اور تونے کیا ایسا اور ایسا پھر کہا دونون فرشتون نے چڑھتے ہوئے طرف آسمان کے بصورت خود قضى الرجل على نفسه یعنی تحقیق حکم کیا اس شخص نے اپنے نفس پر پس متنبہ ہوئے داؤد جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وظن داؤد الخ اور فتنہ کے معنی یہ ہین کہ ڈالا ہمنے اوسکو فتنے مین یعنی بلا مین بسبب محبت اوس عورت کے اور خر راکعا کے معنی ہین یہ کہ گر پڑے اپنے مونہہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور رجوع بحق کی یعنی ساتھ توبہ کے اور روایت کیا گیا ہی کہ داؤد رہے سجدے مین چالیس رات دن نہین اوٹھاتے تھے سر اپنا مگر واسطے نماز فرض کے یا حاجت ضروری کے اور نہین تھمتا تھا آنسو اونکا یہان تک کہ اوگ کھڑی ہی گھانس اونکے آنسوؤن سے اور نہین پیتے تھے پانی مگر اس حال سے کہ دو تہائی اوسکے آنسو ہوتے تھے اور روایت ہی ابن عباس اور کعب بن احبار اور وہب بن منبہ سے کہ کہا ان سب نے کہ جب داخل ہوئے داؤد پر دونون فرشتے اور حکم کیا داؤد نے اپنے نفس پر پس دونون اپنی صورت اصلی پر ہو گئے اور چڑھے آسمان پر کہتے ہوئے قضى الرجل على نفسه اور جانا داؤد نے کہ رجل سے مجکو مراد رکھا پس گرے سجدے مین چالیس روز تک سجدے ہی مین رہے نہین اوٹھاتے تھے سر اپنا مگر حاجت ضروری کے لیے اور وقت نماز فرض کے پھر سجدے مین جاتے تھے پورے چالیس روز تک یہی حال رہا نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے اور روتے تھے یہان تک کہ اوگی گھانس گرد سر اونکے کے اور وہ پکارتے تھے اپنے رب عزوجل کو اور مانگتے تھے اوس سے قبولیت توبہ کی اور تھا اونکی دعا مین سے اونکے سجدے مین یہ مضمون

سبحان الملک الاعظم یبتلی الخلق بما یشاء سبحان خالق النور سبحان القائل بین
القلوب سبحان خالق النور الٰہی خلیت بینی وبین عدوی ابلیس فلم اقم لفتنته اذ انزلت
بی سبحان خالق النور الٰہی الویل لداود اذا کشف عنه الغطاء فیقال هذا داود الخاطی
سبحان خالق النور الٰہی بای عین انظر الیک یوم القیمة وانما ینظر الظالمون من
طرف خفی الٰہی بای قدم اقوم امامک یوم القیمة یوم تزل اقدام الخاطئین سبحان
خالق النور الٰہی انا الذی لا اطیق حر شمسک فکیف اطیق حر نارک سبحان خالق النور
الٰہی انا الذی لا اطیق صوت رعدک فکیف اطیق صوت جهنم سبحان خالق النور
الٰہی الویل لداود من الذنب العظیم الذی اصاب سبحان خالق النور الٰہی انت تعلم
سری وعلانیتی فاقبل عذری سبحان خالق النور الٰہی برحمتک اغفر لی ذنوبی
ولا تباعدنی رحمتک لهوای سبحان خالق النور الٰہی اعوذ بوجهک الکریم من ذنوبی
التی اوبقتنی سبحان خالق النور الٰہی فررت من ذنوبی واعترفت بخطیئتی فلا تجعلنی
من القانطین ولا تخزنی یوم الدین سبحان خالق النور اور روایت ہی علقمہ بن مرثد سے کہ کہا اگر جمع کیے
جاوین آنسو سب زمین کے رہنے والون کے تو نہ برابر ہون داود علیہ السلام کے آنسوون کے جس وقت کہ پونچھے وہ خطا کو اور اگر آنسو زمین کے
رہنے والون کے اور آنسو داود علیہ السلام کے جمع کیے جاوین تو نہ برابر ہون آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے آنسوون کے جس وقت کہ اوتارے
گئے جنت سے اور ابن بریدہ سے روایت ہی کہ کہا اگر برابر کیا جاوے رونا زمین کے رہنے والون کا ساتھ رونے داود کے تو نہ برابر ہو اوسکے اور اگر
برابر کیا جاوے رونا داود کا اور رونا زمین کے رہنے والون کا حضرت آدم ع کے رونے کے ساتھ تو نہ برابر ہو اوسکے اور روایت کیا احمد نے
اسمٰعیل بن عبد اللہ بن ابی المهاجر سے کہ داود علیہ السلام پر خیال ہوتے تھے لوگ بسبب کثرت رونے کے بس کہتے تھے داود چھوڑو [illegible]
رکھو ہمین پہلے رونے کے دن کے اور پہلے جلنے ہڈیون کے اور شعلہ مارنے ڈاڑھیون کے اور پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے میرے لیے ملائکہ کو کہ جنکی
یہ صفت ہی غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون اور روایت کیا احمد نے عثمان
بن ابی العاتکہ سے کہ کہا تھے داود علیہ السلام کی دعا مین یہ جملے سبحانک الٰہی اذا ذکرت خطیئتی ضاقت علی
الارض برحبها واذا ذکرت رحمتک ارتدت الی روحی سبحانک الٰہی اتیت اطباء عبادک
لیداووا لی خطیئتی وکلهم علیک یدلنی اور عطاء خراسانی سے روایت ہی کہ داود علیہ السلام نے نقش کر رکھا تھا
اپنی خطا کو اپنی ہتیلی مین تاکہ نہ بھول جاوین اوسکو اور جب دیکھتے تھے اوسکو کانپ جاتے تھے دونون ہاتھ اونکے اور روایت ہی وہب بن منبہ
سے کہ کہا اونھون نے داود علیہ السلام جبکہ پونچھے گناہ کو نہین کھانا کھایا کبھی مگر کہ ملے ہوتے تھے اوسمین آنسو اونکی آنکھون کے اور نہین پیا
پانی مگر کہ ملے ہوتے تھے اوسمین آنسو اونکی آنکھون کے اور عبد الرحمن بن جبیر سے روایت ہی کہ داود علیہ السلام کہتے تھے بعد آزمایش کے
اللهم ما کنت فی هذا الیوم من مصیبة فخلصنی تین بار وما کان لک فی هذا الیوم من خیر
فاتنی منه نصیبنا تین بار اور جب شام ہوتی کہتے مانند اسکے پس نہین دیکھی داود نے بعد اسکے کوئی چیز مگر وہ اور سعید بن ہلال سے
روایت ہی کہ داود نبی علیہ السلام کی عیادت کیا کرتے تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ بیمار ہین حال آنکہ نہین تھی اونکو کچھ بیماری مگر بسبب شدت
خوف الٰہی کے حال تھا اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ابن عباس سے کہ کہا نہین پونچھا

پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنی اوسی مجلس مین بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا مین نے
اونکو کہ وہ کہتے تھے مانند اوس چیز کے کہ خبر دی تھی اونکو اوس شخص نے کہنے درخت کے سے ظاہر تر یہ ہی کہ اوسنے آیت سجدے کی جو سورہ ص مین ہی
پڑھی ہوگی اور حضرت نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی ہو اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے بیچ سجدۂ قرآن کے رات کو سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا مونہہ
میرے نے واسطے اوس ذات پاک کے کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائے کان اوسکے اور آنکھین اوسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے انتہی قدح عج
رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عایشہ رض نے یہ دعا آنحضرت صلعم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت سے مطلق
سجدۂ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہی اور یہ دعا بھی سجدے مین پڑھنی روایت کی گئی ہی رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي یعنی اے رب میرے ظلم کیا مینے اپنے نفس پر پس بخش میرے لیے اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
پڑھنا سجدۂ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہہ نہین کہ جو دعائین حدیث سے ثابت ہوئی ہین پڑھنا اونکا اولی ہی ٭ معا ٭ مشکوۃ ٭

تنبیہ ٭ سجدۂ تلاوت کا واجب ہی امام اعظم رح کے نزدیک پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصدًا نہ سنا اور
اور اماموں کے نزدیک سنت ہی اور وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیروں کے اور شرط ہی اوسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنی
طہارت وغیرہ اور بدون رفع یدین اور تشہد و سلام کے ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک سجدے تلاوت کے چودہ ہین سورۂ اعراف مین اخیر
سورت پر اور رعد مین بعد اٰصال کے اور نحل مین بعد یُؤْمَرُوْنَ کے اور بعضوں نے کہا بعد یَسْتَکْبِرُوْنَ کے لیکن یہ
قول رد کیا گیا ہی اور سُبْحَانَ الَّذِي مین بعد خُشُوْعًا کے اور مریم مین بعد بُکِيًّا کے اور حج مین پہلا سجدہ کہ یَفْعَلُ
مَا یَشَاءُ پر ہی اور فرقان مین بعد نُفُوْرًا کے اور نمل مین بعد الْعَظِيْمِ کے اور بعضوں نے کہا بعد یُعْلِنُوْنَ کے اور
الم تنزیل السجدہ مین بعد یَسْتَکْبِرُوْنَ کے اور ص مین بعد مَاٰبٍ کے اور فصلت مین بعد یَسْئَمُوْنَ کے اور
بعضوں نے کہا یَعْبُدُوْنَ پر اور نجم مین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا پر اور اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ مین وَاِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ پر اور اقرأ مین وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پر پس امام اعظم رح کے نزدیک تو یہ ہی اور امام احمد
کے نزدیک پندرہ سجدے ہین کہ حج کے اخیر مین بھی ہی اور باقی بدستور اور امام شافعی کے نزدیک بھی چودہ ہین لیکن اس طرح
کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور امام مالک کے نزدیک گیارہ ہین ساقط کیا ہی اونھون نے سجدۂ ص کو اور تینوں
سجدوں مفصل کے کو یعنی نجم اور انشقت اور اقرأ کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی ٭ ع ٭ ح ٭ مسائل سجدۂ تلاوت کے
بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین اگر ایک شخص نے پڑھی آیت سجدے کی نہین لازم آتا اوسپر سجدہ فقط ہونٹوں کے ہلانے سے بلکہ جب واجب ہوگا
کہ تصحیح ہو حروف کی اور حاصل ہو آواز کہ سنے وہ یا غیر اوسکا جب کہ قریب ہو کان اوسکا طرف مونہہ اوسکے کے اگر پڑھی آیت سجدے کی
سوا اوس حرف کے کہ اوسکے آخر مین ہو نہ سجدہ کرے اور اگر پڑھے نرا وہ حرف کہ سجدہ کیا جاتا ہی اوسمین نہ سجدہ کرے مگر یہ کہ پڑھے
اکثر آیت سجدے کی ساتھ حرف سجدے کے ٭ اور بیچ مختصر بحر کے ہی کہ اگر پڑھے لفظ وَاسْجُدْ اور چپکا ہو رہے اور نہ کہے یعنی کلمۂ وَاقْتَرِبْ
تو لازم آتا ہی اوسکو سجدہ کذا فی التبیین ٭ ایک شخص سے سنی آیت سجدے کی ایک قوم نے ہر شخص سے اونمین سے ایک ایک حرف نہین ہی
اوسپر یہ کہ سجدہ کرے اسلیے کہ نہین سنی اوسنے وہ آیت پڑھنے والے سے اور اصل بیچ واجب ہونے سجدے کی یہ ہی کہ جو شخص ہوا اہل وجوب
صلوۃ سے ادا یا قضا ہوگا اہل واسطے واجب ہونے سجدۂ تلاوت کے اور جو ایسا نہو پس نہین ہوگا اہل واسطے واجب ہونے سجدے کے
یہان تک کہ اگر ہو پڑھنے والا کافر یا دیوانہ یا لڑکا یا حائض یا نفسا یا سنے حائض بعد طہر کے ورے دس دن کے اور نفسا بعد طہر کے

ورے چالیس دن کے نہین لازم ہوگا اونکو اور ایسے ہی سننے والا کافر وغیرہ ہوگا تو اوسپر بھی نہین واجب ہوگا اور اگر سنے ان
ذکر کیے گیون سے مسلمان عاقل بالغ واجب ہوگا اوسپر سجدہ بسبب سننے اوسکے کے اور اگر پڑھا محدث نے یا جنبی نے یا سنا
ان دونون نے واجب ہوگا سجدہ ان دونون پر اور ایسے ہی بیمار کا حکم ہی ÷ اور نہین واجب ہوگا سجدہ جب کہ سنے اوسکو جانور سے مختار
یہی ہی اور سوتے سے سنے تو صحیح یہ ہی کہ واجب ہوگا سجدہ ÷ اور اگر سنا سجدہ آواز گنبد یا پہاڑ کی سے نہین واجب ہوگا اوسپر ÷
سونے والا جب کہ خبر دیا جاوے کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی سوتے مین تو واجب ہوگا سجدہ اوسپر ÷ اور اگر پڑھا سجدہ نشے والے نے
واجب ہوگا سجدہ اوسپر اور اوپر اوسکے کہ سنے اوسکو ÷ عورت نے جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور نہین سجدہ کیا اوسکے لیے
یہان تک کہ حائض ہوگئی ساقط ہوگیا اوس سے سجدہ ÷ نفل نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی اور سجدہ کیا اوسکے لیے پھر
فاسد ہوگئی نماز اوسکی اور واجب ہوئی اوسپر قضا اوسکی نہین لازم ہوگا اوسکو اعادہ اوس سجدے کا ÷ اور ایسے ہی مسلمان جب کہ پڑھے
آیت سجدے کی پھر مرتد ہوجاوے وعیاذاً باللہ منہ پھر مسلمان ہو نہین واجب ہوگا اوسپر وہ سجدہ ÷ نہین واجب ہوتا سجدہ بسبب لکھنے
قرآن کے ÷ جب کہ پڑھے آیت سجدے کی فارسی مین پس اوسپر اور اوس شخص پر کہ سنے اوسکو سجدہ ہی سمجھے سننے والا یا نہ سمجھے جب کہ
خبر دیا جاوے سننے والا کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی ÷ اور صاحبین کے نزدیک اگر سننے والا جانے گا کہ وہ پڑھتا ہی قرآن تو لازم ہوگا اوسکو
سجدہ اور نہین تو نہین کذا فی الخلاصۃ ÷ اور بعضون نے کہا کہ واجب ہوگا سجدہ بالاجماع اور صحیح یہی ہی کذا فی محیط السرخسی اگر پڑھی آیت
سجدے کی عربی مین لازم آویگا سجدہ اوسپر مطلق لیکن معذور ہوگا ساتھ تاخیر کے جب تک کہ نہ جانے ÷ اور اگر پڑھا سجدہ اس حال مین کہ وہ [illegible]
پس سنا واجب ہوگا اوسپر سجدہ ÷ جب کہ پڑھی آیت سجدے کی ساتھ ہجا کے یعنی ہجے کرنے کے نہین واجب ہوتا ہی سجدہ ÷ اور جب کہ پڑھے
امام آیت سجدے کی سجدہ کرے وہ اور سجدہ کرین مقتدی ساتھ اوسکے برابر ہی کہ سنین اوسکو امام سے یا نہ سنین اور برابر ہی کہ ہو نماز جہری مین یا سری
مین مگر یہ کہ مستحب یہ ہی کہ نہ پڑھے آیت سجدے کی نماز سری مین ÷ اور اگر سنا سجدہ امام سے اجنبی نے کہ نہین ہی ساتھ اونکے نماز مین اور نہ داخل ہوا
ساتھ اونکے نماز مین لازم ہوگا اوسکو سجدہ کرنا ÷ سنا ایک شخص نے سجدہ امام سے پھر داخل ہوا ساتھ امام کے پہلے سجدہ کرنے اوسکے کے سجدہ کرے
ساتھ اوسکے اور اگر داخل ہو امام کی نماز مین بعد سجدہ کرنے اوسکے کے نہ سجدہ کرے اور یہ جب ہی کہ پاوے امام کو اوسی رکعت کے اخیر مین اور اگر
نہ پاوے اوسکو اور رکعت مین تو سجدہ کرے اوسکا بعد فراغ کے ÷ اگر پڑھے آیت سجدہ مقتدی نہین لازم ہوگا سجدہ امام پر اور نہ مقتدی کو
نہ نماز مین اور نہ بعد فراغ نماز کے ÷ اگر سنے نماز پڑھنے والا اجنبی سے سجدہ کرے بعد فراغ کے اور اگر سجدہ کرے نماز مین نہین کفایت
کرتا ہی اوسکو اور نہین فاسد ہوتی ہی نماز اوسکی ÷ یہ جب ہی کہ نہ پڑھا مصلی سننے والے نے غیر مقتدی سے پس اگر پڑھا اوسکو اول پھر سنا
اوسکو پس سجدہ کیا اوسکا نہ اعادہ کرے اوسکو ظاہر روایت مین اور اگر سنا اوسکو پہلے پھر پڑھا اوسکو پس اسمین دو روایتین ہین اور
جزم کیا ہی سراج مین کہ نہ اعادہ کرے اوسکو ÷ اور اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین پس اگر ہی آیت وسط سورت مین تو افضل یہ ہی کہ
سجدہ کرے پھر کھڑا ہو اور ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ نکیا اور رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی کفایت کریگا اوسکو اور
اسی پر فتوی ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تمام کی سورت پھر رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی نہین کفایت کریگا اوسکو اور نہ ساقط
ہوگا اوس سے سجدہ بسبب رکوع کے اور اوسپر قضا اوسکی لازم ہی ساتھ سجدہ کرنے کے جب تک کہ نماز مین ہی ÷ اور ذکر کیا خواہر زادہ نے
کہ اوسنے جب پڑھین بعد آیت سجدے کے تین آیتین تو منقطع ہوگا فور اور نہین قائم ہوگا رکوع مقام سجدے کے اور کہا شمس الائمہ حلوائی نے
کہ نہین منقطع ہوتا فور جب تک کہ نہ پڑھے زیادہ تین آیتون سے ÷ اور اگر سجدہ ہو ختم سورت مین تو افضل یہ ہی کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکوع کیا تو ضرور ہی یہ کہ پڑھے کچھہ اور سورت مین سے بعد اوٹھانے سر کے سجدے سے ÷ اور اگر اوٹھایا سر اور نہ پڑھا کچھہ اور رکوع کر[illegible]

جائز ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تجاوز کیا اور موضع کی طرف یعنی اور کچھ پڑھنا شروع کر دیا پس نہین جائز ہی اوسکے لیے
یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے اور اوسپر لازم ہی یہ کہ سجدہ کرے جبتک کہ نماز مین ہی اور اگر ہو سجدہ آخر سورت مین اور بعد اوسکے دو
آیتین ہین یا تین تو وہ مختار ہی اگر چاہے رکوع کرے واسطے اوسکے اور اگر چاہے سجدہ کرے پس جب چاہے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
تو جائز ہی اوسکو یہ کہ ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ کرے واسطے اوسکے پھر کھڑا ہو تو ختم کرے سورت اور رکوع کرے
پس اگر ملاے ساتھ اوسکے کچھ اور دوسری سورت سے تو وہ افضل ہی ؞ اور جب سجدہ کرے اور رکوع کرے نماز کے لیے علیحدہ فی الفور
تو عود کرے طرف قیام کے اور مستحب ہی یہ کہ قیام کے پیچھے ہی رکوع نکرے بلکہ پڑھے دو آیتین یا تین آیتین پھر رکوع کرے ؞
اور اگر پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پس ارادہ کرے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے احتیاج ہوگی نیت کی نزدیک رکوع کے پس اگر نہ پائی
اوس سے نیت نزدیک رکوع کے نہین کفایت کریگا اوسکو سجدے سے اور اگر نیت کی رکوع مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہا بعضون نے کہ
کفایت کریگا اوسکو اور بعضون نے کہا نہین کفایت کریگا اوسکو کذا فی المضمرات ؞ اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہین جائز یہ کذا فی شرح ابی المکارم
اور اگر نیت کی بعد اوٹھانے سر کے رکوع سے نہین کفایت کریگا اوسکو بالاجماع ؞ اور اگر نیت کی سجدے کی امام نے رکوع مین کہ کیا پیچھے تلاوت
کے اور نیت کی اوسکی مقتدی نے نہین قائم مقام ہوگا رکوع سجدے کے اوس سے یعنی مقتدی سے پس باقی رہیگا سجدہ دین اوسکے ذمے پس سجدہ
کرے جب سلام پھیرے امام اوسکا اور اعادہ کرے قعدے کو اور اگر چھوڑ دیگا قعدے کو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی ؞ اجماع ہی علما کا اسپر کہ سجدہ
تلاوت کا ادا ہو جاتا ہی ساتھ سجدہ نماز کے کہ فی الفور کرے اگرچہ نہ نیت کرے واسطے تلاوت کے ؞ نمازی جبکہ بھولجاوے سجدہ تلاوت کا
اوسکی جگہ مین پھر یاد آوے اوسکو رکوع مین یا سجدے مین یا قعدے مین تو وہ سجدے مین گر پڑے پھر عود کرے طرف اوس چیز کے کہ تھا اوس مین
اور اعادہ کرے اوسکو از راہ استحسان کے اور اگر اعادہ نکریگا جائز ہو جائیگی نماز اوسکی ؞ جب کہ پڑھی امام نے آیت سجدے کی اور بعضے لوگ تھے
صحن مین پس تکبیر کہی امام نے سجدے کے لیے اور گمان کیا اون لوگون نے کہ صحن مین تھے یہ کہ تکبیر کہی امام نے رکوع کے لیے پس رکوع کیا اونھون نے پھر اوٹھا امام سجدے سے
اور تکبیر کہی پس گمان کیا لوگون نے کہ امام نے اوٹھایا سر اپنا رکوع سے پس تکبیر کہی لوگون نے اور اوٹھائے سر اپنے اگر نہ زیادہ کیا اونھون نے اسپر نہین فاسد ہوئی
نماز اونکی ؞ نمازی نے جب کہ سنی آیت سجدے کی غیر اپنے سے اور سجدہ کیا ساتھ پڑھنے والے کے اگر قصد کیا ساتھ اوسکے اتباع پڑھنے والے کا
تو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی ؞ اور مستحب ہی غیر نماز مین یہ کہ سجدہ کرے سننے والا ساتھ پڑھنے والے کے اور نہ اوٹھاوے سر اپنا پہلے اوسکے
اور مستحب ہی یہ کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین مجمع پیچھے اوسکے ؞ اور ذکر کیا ہی ابو بکر نے کہ عورت صلاحیت رکھتی ہی امام
ہونے کی واسطے مرد کے اس سجدے مین کذا فی البحر الرائق اور حکم اس سجدے کا تداخل ہی یہان تک کہ کفایت کریگا پڑھنے والے کے حق مین ایک
سجدہ اگرچہ جمع ہون اوسکے حق مین تلاوت اور سننا یعنی اگر ایک شخص پڑھیگا یہی آیت سجدے کی اور سنے گا بھی اوسی کو تو ایک سجدہ
کفایت کر جائیگا ؞ اور شرط تداخل کی اتحاد آیت اور اتحاد مجلس ہی یہان تک کہ اگر مختلف ہو مجلس اور متحد ہو آیت یا متحد ہو مجلس
اور مختلف ہو آیت نہین متداخل ہوگا سجدہ کذا فی المحیط ؞ اور اگر مستبدل ہو مجلس سننے والے کی نہ پڑھنے والے کی مکرر ہوگا وجوب سننے
والے پر اور اگر مستبدل ہو مجلس پڑھنے والے کی نہ سننے والے کی مکرر ہوگا وجوب پڑھنے والے پر نہ سننے والے پر بموجب قول اکثر مشائخ کے
اور اسی پر عمل ہی ؞ اور مجلس ایک ہی ہی اگرچہ طویل ہو یا کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ یا کھڑا ہو جاوے یا چلے ایک قدم یا دو قدم
یا انتقال کرے گھر کے کونے سے یا مسجد کے کونے سے طرف دوسرے کونے کے مگر جب کہ ہو گھر بڑا مانند گھر سلطان کے ؞ اور اگر انتقال کرے مسجد سے چلے
مین ایک کونے سے طرف دوسرے کونے کے تو نہین مکرر ہوگا وجوب ؞ اور چلنا کشتی کا نہین قطع کرتا ہی مجلس کو یعنی کشتی کتنی ہی چلے
اور اوس مین ایک آیت سجدے کو کئی بار پڑھیگا تو ایک ہی سجدہ اوسکا ہوگا کہ مجلس متحد ہی بخلاف چلنے جانور کے جسوقت کہ نہ ہو سوار اوسکا نماز مین

یعنی جانور کے چلنے مین مکرر سجدے لازم ہونگے سوار پر اگر نماز نفل نہ پڑھتا ہوگا اور نماز نفل پڑھتا ہوگا تو ایک ہی سجدہ آویگا کہ وہ ایک ہی مجلس کے
حکم مین ہی ؞ اور اگر مشغول ہو ساتھ تسبیح اور تہلیل کے یا قرات کے نہین منقطع ہوگا حکم مجلس کا اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پھر سوار ہوا
جانور پر پھر اوترا پہلے چلنے کے تو بھی نہین منقطع ہوگی مجلس اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پس سجدہ کیا پھر پڑھا قرآن بعد اسکے طول
پھر عود کیا اوس سجدے کو نہین واجب ہوگا سجدہ اوسپر دوسرا اور اگر پڑھی آیت سجدہ ایک مکان مین پھر اوٹھا پس سوار ہوا جانور پر پھر
پڑھا اوسکو دوسری بار پہلے چلنے جانور کے پس اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر ؞ اور اگر چلا جانور پھر پڑھا اوسکو
لازم آوینگے اوسپر دو سجدے ؞ اور اسی طرح جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی سوار ہوکر پھر اوترے پہلے چلنے جانور کے پس پڑھے اوسکو پس اوسپر ایک سجدہ
آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر ؞ اور اعتبار کیا جاویگا تبدل مجلس کا نہ اعراض کا یعنی انکار کرنے کا یہان تک کہ اگر کہا نہین پڑھونگا مین پس اگر
پھر پڑھا اوسی مجلس مین کفایت کریگا اوسکو ایک سجدہ ؞ اور مکرر لازم ہونگے سجدے کپڑے کے تانا تننے مین اور اناج کے گاہنے مین اور
ہل چلانے مین اور انتقال کرنے مین ایک ٹہنی سے طرف دوسری ٹہنی کے بیچ صحیح تر اقوال کے ؞ اور اگر پڑھے آیت سجدہ اس حال مین کہ وہ پیادہ پا
چلتا ہی لازم ہوگا اوسپر ہر بار پڑھنے مین ایک سجدہ اور اسی طرح اگر تیرتا ہی پانی مین بیچ دریا کے یا بڑی نہر کے تو ہر بار مین سجدہ آویگا
اور جسوقت کہ تیرتا ہو حوض مین یا تالاب مین کہ اوسکے لیے حد معلوم ہی پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین اور اسی طرح اگر پڑھے
اوسکو گرد چکی کے خراس مین پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین ؞ اور اگر عمل کثیر کرے کہ کھاوے بہت یا سووے چت یا بیچے یا مانند اسکے
کچھ کرے تو واجب ہوگا سجدہ استحساناً اسلیے کہ مجلس بدل جاتی ہی ان اعمال سے از روے نام کے پس عرف ہی مضاف طرف ان اعمال کے
عرف مین ؞ اور جو سجدہ کہ واجب ہوا نماز مین نہین ادا ہوتا ہی خارج نماز کے اور ہوتا ہی گنہگار اوسکے ترک کرنے سے کذا فی البحر الرائق ؞
یہ جب ہی کہ نہین فاسد کی نماز پہلے سجدے کے پس اگر فاسد کر دیا اوسکو ادا کرے سجدے کو خارج نماز کے اور اگر فاسد کی نماز بعد سجدہ کرنے
کے تو نہ اعادہ کرے اوسکو کذا فی القنیۃ ؞ اور اگر پڑھا قرآن رکوع مین یا سجود مین نہین لازم ہوگا اوسکو سجدہ تلاوت کا ؞ اگر پڑھی آیت
سجدے کی پس سجدہ کیا پھر شروع کی نماز اوسی جگہہ پھر پڑھا اوسکو دوبارہ پس اوسپر سجدہ دوسرا لازم ہوگا اور اگر نہین سجدہ کیا پہلے
کے لیے اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا یہان تک کہ اگر نہ ادا کیا اوسکو ساقط ہو جائیگا اور اگر پڑھا اوسکو ایک رکعت مین پس سجدہ کیا
اوسکا پھر اعادہ کیا اوسکو اوسی رکعت مین نہین واجب ہوگا دوبارہ ؞ نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی پہلی رکعت مین پھر
اعادہ کیا اوسکو دوسری رکعت مین اور تیسری مین اور سجدہ کیا پہلے کے لیے نہین ہی اوسپر لازم یہ کہ سجدہ کرے اور دونون کا صحیح تر یہی ہی
اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور سجدہ کیا پھر پڑھا اوسیکو بعد سلام کے اوسی جگہہ دوسری بار سجدہ کرے دوبارہ ظاہر روایت مین ؞
پڑھی آیت سجدہ ایک رکعت مین پھر حدث ہوا پس پھرا اور وضو کیا پھر عود کیا اور سنا اوسکو اپنے غیر سے اوسپر دو سجدے آوینگے ؞ اگر پڑھی
آیت سجدے کی نماز مین یا سنا اوسکو غیر اپنے سے پس سجدہ کیا اوسکے لیے پھر حدث ہوا پس وضو کیا اور بنا کی نماز پھر سنا آیت سجدے کو
اوس سے واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا اور سجدہ کرے جب کہ فارغ ہو نماز سے بخلاف اسکے کہ جب پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پھر حدث ہو
پس وضو کرے اور بنا کرے پھر پڑھے وہی آیت نہین واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا ؞ اور اگر پڑھے آیت سجدے کی وقت مباح مین پس سجدہ کرے اوسکا
اوقات مکروہہ مین نہین کفایت کریگا اور اگر پڑھے اوسکو اوقات مکروہہ مین پھر سجدہ کرے اونھین اوقات مین جائز ہوگا ؞ اور اگر
پڑھا اوسکو سواری سے اوترے ہوئے پھر پہونچا اوسکو خوف پس سوار ہوا اور سجدہ کیا کفایت کریگا اوسکو حالت خوف مین اور نہین کفایت کریگا
اوسکو حالت امن مین ؞ اور شرائط اس سجدے کے شرائط نماز کے سے ہین سوائے تحریمہ کے ؞ اور رکن اس سجدے کا رکھنا پیشانی کا ہی زمین پر
یا وہ چیز کہ قائم مقام اوسکے ہو کہ وہ رکوع ہی یا اشارہ کرنا بسبب مرض کے یا سوار ہونے کے جانور پر سفر مین ؞ اور جو سجدہ کہ واجب ہوگا زمین پر

[illegible]

نہین جائز ہونے کا سواری پر اور جو سجدہ واجب ہوگا سواری پر جائز ہوگا زمین پر ✤ اور فاسد کرتی ہے اس سجدے کو وہ چیز کہ فاسد
کرتی ہے نماز کو مانند حدث کرنے کے قصداً اور کلام کرنے کے اور قہقہہ مارنے کے اور اوسپر اعادہ اوس سجدے کا لازم ہے جیسے اگر پائی جاوین
یہ چیزین نماز کے سجدے مین تو اعادہ اوسکا کرنا آتا ہے مگر یہ کہ نہین وضو کرنا آتا قہقہے مین ✤ اور ایسے ہی محاذات یعنی برابر ہونا عورت کا نہین
فاسد کرتا ہے اوسکو اور اگر سو جاوے اوسمین تو نہین ٹوٹتی ہے طہارت اوسکی بموجب قول صحیح کے ✤ اور سنت اوسکی تکبیر ہے ابتدا اور انتہا
مین پس جب ارادہ کرے سجدے کا تکبیر کہے اور نہ اوٹھاوے دونون ہاتھ اپنے اور سجدہ کرے پھر تکبیر کہے اور اوٹھاوے سر اپنا اور تشہد نہین
اوسکے بعد یعنی التحیات اور نہ سلام اور کہے سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار اور نہ کم کرے تین بار سے جیسے کہ فرض مین ہے
اور تکبیر بلند آواز سے کہے ✤ اور مستحب ہے یہ کہ جب ارادہ کرے سجدۂ تلاوت کا کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے اور جب اوٹھاوے سر اپنا سجدے سے
کھڑا ہو جاوے اور بیٹھے نہین ✤ پھر جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا نیت کرے اوسکی اپنے دل سے اور ادا اوسکا فی الفور نہین ہے یہان تک کہ اگر
ادا کرے اوسکو جسوقت مین کہ ہو ہوگا ادا کرنے والا نہ قضا کرنے والا ✤ یہ حکم ہے غیر سجدۂ نماز کے ہے اور نماز کا سجدہ جب تاخیر کرے
اوسکو یہان تک کہ دراز ہو قرأت ہوگا وہ قضا اور گنہگار ہوگا تاخیر کرنے سے ✤ قرآن کے پڑھنے والے کے پاس جب لوگ مستعد ہون
سجدہ کرنے کے لیے اور وہ جانتا ہو کہ نہین دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہے کہ پڑھے آیت سجدے کی پکار کر اور اگر ہون لوگ بے وضو
یا گمان کرتا ہو پڑھنے والا کہ لوگ سنینگے اور سجدہ نہین کرنے کے یا دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہے یہ کہ پڑھے چپکے سے
برابر ہے کہ ہو نماز مین یا خارج نماز کے کذا فی الخلاصۃ ✤ اور مکروہ ہے یہ کہ پڑھے سورت اور چھوڑ دے آیت سجدے کی اور اگر پڑھے نری آیت
سجدے کی غیر نماز مین نہین مکروہ ہے ✤ اور مستحب ہے یہ کہ پڑھے ساتھ اوسکے ایک آیت یا دو آیتین اور اگر نہ پڑھے اوسکے ساتھ کچھ تو کچھ
ضرر بھی نہین ✤ **عالمگیری ✤ مسائل** متعلقہ سجدۂ تلاوت کے ✤ کتاب کافی مین لکھا ہے کہ کہا بعضون نے جو شخص پڑھے
تمام آیتین سجدے کی کہ چودہ ہین ایک مجلس مین اور سجدہ کرے ہر ایک کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ تعالی اوس چیز سے کہ غم و فکر مین
ڈالے اوسکو اور ظاہر قول اوسکے کا یہ ہے کہ جو شخص ارادہ کرے انکے پڑھنے کا واسطے کفایت مہمات کے تو پڑھے اون چودہ آیتون کو
پے در پے پھر سجدے کرے اور احتمال یہ بھی ہے کہ سجدہ کرے ہر ہر آیت کے لیے بعد پڑھنے اونکے کے ✤ اور سجدۂ شکر کا کرنا مستحب ہے بموجب روایت
مفتی بہ کے اسلیے کہ اکثر روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت حصول نعمت اور دفع بلا کے سجدۂ شکر کا کیا ہے لیکن سجدہ کرنا
خواہ شکر کا ہو یا تضرع اور استغاثہ کا بعد نماز کے مکروہ ہے اسلیے کہ جاہل اعتقاد کرینگے اوسکو سنت یا واجب یعنی اور وہ ایسا ہی نہین
بلکہ وہ مکروہ ہے بموجب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو
کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین وہ بات کہ نہین ہے دین سے پس وہ بات یا وہ شخص مردود ہے اور نہین نقل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور نہ اور کسی سے خلفاء راشدین مین سے کہ اونھون نے ملازمت کی ہو سجدہ کرنے کی بعد نماز کے اور جو مباح کہ ہووے ہے طرف
اوسکے یعنی طرف اوس چیز کے کہ ذکر کی گئی اعتقاد سنیت سے یا وجوب سے پس وہ مکروہ ہے کہا سید احمد نے ظاہر یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے
اسلیے کہ وہ داخل کرتا ہے دین مین وہ چیز کہ نہین ہے دین سے انتہی اور مکروہ ہے امام کے لیے آیت سجدے کی پڑھنے جمعے اور عیدین مین اور
کہا شمس الائمہ نے کہ کہا مشائخ ہمارے نے کہ سبیل ہمارے زمانے مین جسوقت کہ پڑھے آیت سجدے کی امام جمعے مین یا عیدین مین یہ ہے
کہ نہ سجدہ کرے اوسکے لیے بسبب درازی صفوف کے اور کثرت لوگون کے اسلیے کہ جب تکبیر کہیگا اوسکے لیے تو لوگ گمان کرینگے کہ اسنے
تکبیر کہی ہے رکوع کے لیے پس وہ رکوع کرینگے اور اسمین فتنہ ظاہر ہے ✤ اور پڑھنا الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ کا اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ
کا روز جمعہ کے فجر کی نماز مین مسنون ہے کہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرے بدون مواظبت کے جیسے کہ مواظبت کرے اوسکے ترک پر اور درود

بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بس ایسا ہی ہے یعنی نہین مکرر ہوتا ہے وجوب درود کا وقت تکرار اسم مبارک اون علیہ السلام کے مجلس واحد مین نزدیک متقدمین کے بقیاس آیت سجدہ کے اور پوچھے گئے عمر حافظ کہ پڑھی ایک شخص نے آیت سجدہ کی کئی بار ایک مجلس مین آیا افضل اوسکے حق مین یہ ہے کہ سجدہ کرے واسطے ہر تلاوت کے یا نکرے اونھون نے کہا کہ وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ ذکر کیا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی بار نہین لازم آتا ہے اوسپر درود بھیجنا مگر ایکبار لیکن ان دونون مین فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ مستحب ہے تکرار درود کی نہ سجدۂ تلاوت کی اور متاخرین نے کہا کہ مکرر ہوتا ہے وجوب درود بھیجنے کا نبی علیہ السلام پر جبتک کہ ذکر کیے جاوین ایک مجلس مین باکئی مجلسون مین اسلیے کہ درود بھیجنا حقوق خلق سے ہے اور نہین تداخل ہوتا حقوق العباد مین اور ترک اوسکا جفا ہے اور بخل ہے اور بددعا کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکے پس نہ درود بھیجا مجپر اور اسی لیے کہا ہے امام طحاوی نے کہ درود واجب ہوتا ہے جبکہ ذکر کیے جاوین آنحضرت اور یہی صحیح ہے پس لازم کر اپنے پر اسکو متفق ہون اقوال علما کے یا مختلف ہون اور ساری عمر مین ایک بار درود بھیجنا فرض ہے اور نہین خلاف ہے بیچ واجب ہونے تعظیم اللہ تعالیٰ کے جب ذکر کیا جاوے لیکن ثنا اللہ عز وجل پر متداخل ہوتی ہے کما نقلہ الحموی فی حاشیۃ الاشباہ + اور چھینکنے جو تین سے زیادہ ہون تو نہ جواب دے صحیح یہی ہے اسلیے کہ حدیثون سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے + در المختار + طوالع +

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ۝

کہا ہمنے اے داؤد تحقیق کیا ہمنے تجکو بادشاہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور پیروی مکر خواہش نفس کی کہ وہ گمراہ کر دیگی تجکو تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ خدا سے اونکے لیے ہے عذاب سخت بسبب اسکے کہ فراموش کیا روز حساب کو + فتح + تفسیر یعنی اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ کے یہ ہین کہ خلیفہ کیا ہمنے تجکو ملک پر زمین مین یا کیا ہمنے تجکو خلیفہ اونکا کہ تھے پہلے تیرے یعنی انبیا کا کہ قائم تھے حق پر اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ حال داؤد کا بعد توبہ کے باقی رہا اوسی شیوع پر کہ تھا پہلے کچھ متغیر نہین ہوا ساتھ حق کے یعنی ساتھ حکم خدا کے جبکہ ہووے تو خلیفہ یا ساتھ عدل کے اور پیروی مکر خواہش نفس کی یعنی حکم کرنے مین فراموش کیا روز حساب کو یعنی اسطرح کہ ترک کیا اونھون نے ایمان لانا روز حساب پر کہنا حاجت نے بسبب ترک اونکے عمل کو واسطے اس دن کے اور آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے سوال کیا طلحہ اور زبیر اور کعب اور سلمان سے کہ کیا فرق ہے خلیفہ اور بادشاہ مین پس کہا طلحہ اور زبیر نے کہ ہم نہین جانتے پس کہا سلمان نے کہ خلیفہ وہ ہے کہ عدل کرے رعیت مین اور تقسیم کرے درمیان اونکے برابر اور شفقت کرے اونپر جیسے کوئی شفقت کرتا ہے اپنے اہل پر اور حکم کرے ساتھ کتاب اللہ کے پس کہا کعب نے کہ نہین گمان کرتا تھا مین کہ مجلس مین کوئی پہچانتا ہوگا فرق خلیفہ اور بادشاہ کا سوا میرے اور اور روایت مین آیا ہے کہ عمرؓ نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون یا خلیفہ پس کہا اونسے سلمان نے کہ اگر تم محصل کرتے ہو مسلمانون کی زمین سے ایک درہم یا کم یا زیادہ پھر رکھتے ہو اوسکو غیر حق مین تو بادشاہ ہو نہ خلیفہ اور روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے فرق خلیفہ اور بادشاہ کا یہ بیان کیا کہ خلیفہ نہین لیتا ہے مگر حق اور نہین رکھتا ہے اوسکو مگر حق مین لیکن تم شکر اللہ کا ایسے ہی ہو اور بادشاہ ظلم کرتا ہے پس لیتا ہے اس سے اور دیتا ہے اوسکو پس چپ ہو رہے حضرت عمرؓ اور بعضے صحابہ سے آیا ہے کہ جب وہ منبر پر بیٹھے تو کہا اے لوگو نہین خلافت نہین ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ بانٹ دینے اوسکے کے ولیکن خلافت عمل کرنا ہے ساتھ حق کے اور حکم کرنا ساتھ عدل کے اور پکڑنا لوگونکا ساتھ امر خدا کے مالک بن دینار سے روایت ہے کہ کہا دعا کی داؤد نے الٰهی اجعل حبك احب الی من نفسی وسمعی وبصری واهلی ومن الماء البارد اور یہ بھی دعا اونکی تھی [illegible]

آیا ہی کہ حضرت داؤد نے سوال کیا رب العزت سے کہ الٰہی کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ تسلی دے غمگین مصیبت زدہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جزا اوسکی یہ ہی کہ اوڑھاؤنگا مین اوسکو ایک چادر ایمان کی چادرون مین سے ڈھانکونگا مین اوسکو ساتھ اوسکے آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین کہا داؤد نے کہ الٰہی پس کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ساتھ چلے جنازے کے واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ ساتھ چلینگے اوسکے ملائکہ اوس دن کہ وہ مریگا اوسکی قبر تک اور یہ ہی کہ رحمت بھیجونگا مین اوسکی روح پر ارواح مین کہا داؤد نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ پرورش کرے یتیم کو اور بیوہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ سایے مین کرونگا مین اوسکو بیچ سایۂ عرش اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ ہوئیگا سواے سایے میرے کے کہا داؤد نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ روئے میرے ڈر سے یہان تک کہ بہین آنسو اوسکے اوسکے چہرے پر فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ حرام کرونگا مین اوسکے چہرے کو آگ کی بھاپ پر اور یہ کہ امن دونگا اوسکو گھبراہٹ کے دن سے یعنی روز قیامت سے اور مجاہد سے روایت ہی کہ کہا داؤد نے ای رب میرے طویل ہوئی عمر میری اور بڑا ہوا سن میرا اور ضعیف ہوئے اعضا میرے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اوسکے کہ ای داؤد خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور اچھے ہوئے عمل اوسکے ۔ **ملا معاذ در مثنوی تنبیہ** سوچنا چاہیے کہ خواہش نفسانی کیا بری چیز ہی کہ جس سے اسکی راہ سے بھٹکتا ہی اور پھر عذاب شدید پاتا ہی جہان تک ہو سکے اس سے بچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفسانی کے متبع کو بت پرست فرمایا ہی اس آیت مین افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ یعنی کیا پس دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا خواہش نفسانی اپنی کو ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝

اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے آسمان اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی یعنی خلق بیہودہ اور یہ گمان کافرونکا ہی پس خرابی ہی کافرونکو عذاب آگ سے ۔ **فقہ ۔ تفسیر ۔** باطل کے معنی ابن عباس نے کہے ہین کہ نہ ثواب کے لیے ہوا اور نہ عذاب کے لیے اور ابو روق نے کہے ہین کہ نہو واسطے غرض صحیح اور حکمت بالغہ کے یا باطلا کے معنی ہین مبطلین عابثین مانند قول اللہ تعالیٰ کے وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین ۝ ما خلقنہما الا بالحق یعنی اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی اس حال مین کہ کھیلنے والے ہون اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر ساتھ حق کے اور تقدیر اسکی یہ ہی ذوی باطل وعبث پس کہا گیا لفظ باطلا جگہ عبثا کے یعنی نہین پیدا کیا ہی ہمنے اونکو واسطے کھیل کود کے ولیکن واسطے حق ظاہر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیا ہمنے نفسون کو امانت رکھی ہمنے اونمین عقل اور طیار رکھی ہمنے واسطے اونکے عاقبت و جزا موافق عملون کے اور ذلک اشارہ ہی طرف باطل پیدا کرنے اونکے کے اور ظن معنی مظنون کے ہی یعنی پیدا کرنا اونکا واسطے عبث کے نہ واسطے حکمت کے مظنون کافرونکا ہی اگر کوئی کہے کہ جب اونھون نے اقرار کیا اسکا کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اون چیزون کو کہ انکے درمیان ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولئن سألتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ تو کیون ٹھہرائے گئے گمان کرنے والے اسکے کہ اوسنے پیدا کیا ہی انکو عبث نہ حکمت کے لیے تو جواب اسکا یہ ہی کہ جب ہوا انکار کرنا اونکا بعث اور حساب اور ثواب و عذاب کو پہنچانے والا طرف اسکے کہ پیدا کرنا انکا عبث و باطل ہی ٹھہرائے گئے گویا کہ وہ گمان رکھتے ہین اسکا اور سے کہتے ہین یہ ۔

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝

کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے ۔ **فقہ ۔**
تفسیر ۔ یعنی ایسا نہین ہونے کا اور مراد یہ ہی کہ اگر باطل ہو جزا جیسے کہ کہتے ہین کافر تو البتہ برابر ہو جاے احوال سوانے والون اور

بگاڑنے والون اور پرہیزگارون اور بدکارون کا اور جو کوئی برابری کرے درمیان انکے ہوگا نادان اور نہین ہوگا حکیم آیو ذرسے
روایت ہی کہ کہا فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ نہین چنتے جاتے درخت خاردار سے انگور یعنی کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ
نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کے آیا ہی کہ کفار قریش نے کہا مومنون سے کہ ہمکو آخرت مین برابر تمہارے بلکہ زیادہ تمسے نعمتین ملینگی
یہ آیت آئی کہ کافر ساتھ مومن کے برابر نہین ہونے کے کافر دوزخ مین جاوینگے اور مومن بہشت مین ⁂ ف ⁂ درمنثور ⁂ بحث ⁂

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ قرآن ایک کتاب ہی بابرکت کہ اوتارا ہمنے اوسکو طرف تیرے تو کہ لوگ تامل کرین اوسکی آیتون مین اور تو کہ نصیحت پکڑین عقلمند ⁂ فتح
تفسیر ⁂ بابرکت ہو یعنی بہت ہی خیر و نفع اوسکا اور تامل کرین یعنی دیکھین اونکے معانی مین پھر ایمان لاوین حسن بصری سے منقول ہی
کہ کہا اونھون نے کہ پڑھا اس قرآن کو غلامون اور لڑکون نے اس حال مین کہ نہین جانتے ہین وہ تاویل اوسکی یاد کر لیے ہین حروف اوسکے اور ضائع کیے
ہین حدود اوسکے یہان تک کہ بعضا اونمین سے کہتے ہین کہ قسم خدا کی البتہ پڑھ لیا ہمنے قرآن بس نہین چھوڑا ہمنے اوسمین سے ایک حرف حالانکہ
باللہ قسم خدا کی سارے قرآن کو چھوڑا اونھون نے نہین دیکھا جاتا اونپر قرآن کا اثر خلق مین اور نہ عمل مین واللہ کیا ہی یہ کہ یاد کرتے ہین حروف
اوسکے اور ضائع کرتے ہین حدین اوسکی واللہ نہین ہین یہ حکما اور پرہیزگار بہت پیدا کیے ہین اللہ نے لوگون مین ایسے لوگ یا اللہ کر ہمکو علمائے
سدبر سے اور بچا ہمکو قاریون متکبر سے آور یہ بھی حسن بصری سے منقول ہی کہ تدبر آیتون قرآن کا اتباع کرنا اوسکا ہی ساتھ عمل کرنے
اوسکے کے انتہی آنحضرت ص نے فرمایا مجھکو سورہ ہود نے بوڑھا کیا اور اسی طرح سورہ مرسلات اور واقعہ کے حق مین فرمایا ہی ہم لوگ اگر
سارا قرآن دن مین پڑھین تو خبر بھی نہو اور آیا ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض لوگون کے ساتھ کم بیٹھتے تھے اور اکثر گورستان مین پھرتے رہتے اور ہر کرتے کچھ
کے اور بے پڑھنے اوسکے نہ رہتے لوگون نے کہا کہ اے ابن عمر کیون یہ تین چیزین اختیار کین ہین تمنے کہا اسلیے کہ کوئی واعظ گور سے زیادہ
نصیحت کرنے والا نہین اور جب گور کو دیکھتا ہون مین جانتا ہون کہ یہان رہنا ہوگا اور کوئی امام نہین ہی بہتر کتاب خدا تعالی سے
اور کوئی مونس نہین ہی بہتر تنہائی سے کہ جو مونس ہوگا حق سے حجاب مرد کا ہوگا پس تنہائی بہتر ہی اوس سے ⁂ معالم ⁂ جلالین ⁂ ف
درمنثور ⁂ منبہات ⁂ الفاظ ⁂ شعر ⁂ ہر چہ آورد دست بر من دوستی آورد ز من ⁂ کاش ناپیدا کنی کز آشنا بودی مرا ⁂

مسئلہ دعوون اور بینات کی مناسبت ساتھ قصہ داؤد ع کے ہی اسلیے یہان لکھا جاتا ہی پس جاننا چاہیے کہ اگر
کوئی شخص کسی پر دعوی کرے اور وہ مدعی علیہ دوسرے شہر مین ہو اور اوس شہر مین بھی کوئی حاکم ہو تو دعوی مدعی کا مسموع نہین ہونے کا اور اگر
اوس شہر مدعی علیہ کے مین کوئی حاکم نہو تو حاکم پر حاضر کروانا مدعی علیہ کا اوس شہر سے بے حاکم اوسکے کے اپنے شہر مین لازم نہین ہی مگر
یہ کہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز مین مدعی اپنے شہر سے وہان جاکر پھر آوے ⁂ اور سننا دعوی حاضر کا اور گواہ کا غائب پر
اور حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر بحسب گواہی گواہ کے جائز نہین ⁂ اور جب ایک حق کسی پر دو گواہون عدل کی گواہی سے حاکم
کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو اوسپر حکم کرے ⁂ اور مدعی کو باوجود دو گواہون کے قسم نہین آتی ہی ⁂ اور اگر دو شخص ایک دیوار
مین تنازع کرین اور وہ دیوار دونون کے مکان یعنی دالان وغیرہ سے ملی ہوئی ہو تو آدھی ایک کو دی جاوے اور آدھی دوسرے کو اور اگر کڑیان
ایک کی اوسپر رکھی ہون تو اوسی کو دین ⁂ اور اگر ایک غلام بالغ ایک شخص کے قبضے مین ہو اور وہ دعوی اوسکے غلام ہونے کا کرے اور
غلام اوسکو جھٹلاوے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر بے تمیز ہو تو قول صاحب ید یعنی قابض کا
معتبر ہوگا ⁂ اور اگر کوئی دعوی اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہین ہونے کا ⁂ اور گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر پر ⁂
اگر کوئی کہے کہ میرے پاس گواہ نہین ہین یا سب گواہ میرے دروغگو ہین بعد اوسکے گواہ گذرانے تو مقبول ہونگے ⁂ گواہ خارج کے اولی ہین نسبت

بیان [illegible]

مسئلہ دعاوی اور بینات کے بیان مین

گواہ قابض کے ❊ اگر دو گواہ آپسمین متعارض ہوں تو ترجیح کسیکو نہین ہی ❊ اگر ایک مرد دعوی نکاح ہونے ایک عورت کا اپنے سے کرے تو دعوی اوسکا بے ذکر کرنے شرطون صحت نکاح کے سنا جاویگا یعنی مثلا یہ ضرور نہین کہ وہ کہے کہ مینے اس سے نکاح کیا دو گواہون کے سامنے یا باجازت ولی رشید کے اگر چھوٹی ہی ❊ مدعی علیہ اگر قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ پر حکم کرے اور قسم دینی نہین آتی کی مدعی کو بعد انکار کرنے مدعی علیہ کے قسم سے اگر کسیکا کسی پر دین ہو اور مدیون یعنی قرضدار منکر ہو اور وہ شخص مال مدیون پر قدرت پاوے تو دین دینے والے کو روا ہی کہ مقدار دین اپنے کے بے اذن اوسکے جنس مال اپنے سے لے لیوے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق مال مین سے لے لینا درست ہی خواہ جنس مال اپنے سے ہو یا اور طرح کا ❊ اگر دو عدل گواہی دین اسپر کہ فلانے شخص نے اپنے بندے کو آزاد کیا ہی اور مالک منکر ہو آزاد کرنے کا تو گواہی صحیح نہین ہوگی ❊ بحر ❊ **نکتہ** ❊ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو لازم ہی کہ صبر کرے اوپر شدائد ہر طرح کے کہ اوسکو پہونچے اور چاہیے کہ کسی حال مین اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے سستی نکرے اور اوسکے غیر کی طرف کچھ بھی التفات نکرے اور سوچے کہ انبیا کو باوجود اوس برگزیدگی کے بسبب تھوڑے سے التفات کرنے کے غیر اللہ کیطرف کے سے آزمایشین ہوئین ❊ بحر ❊ **شعر** چون با تو شوم مجاز من جملہ نماز ❊ چون بے تو شوم نماز من جملہ مجاز ❊

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اوردیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا ❊ صق

اور عطا کیا ہمنے داؤد کو ایک فرزند سلیمان نام اچھا بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ بہت رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ❊ **فتح** **تفسیر** ❊ آیا ہی کہ جب بخشا اللہ تعالی نے داؤد کو سلیمان تو کہا اونھون نے سلیمان سے کہ اے بیٹے میرے کیا ہی بہت اچھی چیز کہا اونھون نے سکینت اللہ کی اور ایمان کہا پس کیا ہی بہت بری چیز کہا اونھون نے کفر بعد ایمان کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت شیرین چیز کہا رحمت اللہ کی درمیان بندون اوسکے کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت ٹھنڈی چیز کہا عفو کرنا اللہ کا لوگون سے اور عفو کرنا لوگون کا آپسمین کہ ایک دوسرے سے درگذر کرے کہا داؤد نے پس تو ہی بیٹا میرا اور آیا ہی کہ جب ارادہ کیا داؤد نے یہ کہ خلیفہ کرین اپنے بیٹے سلیمان کو تو کہا اونسے سلیمان نے کہ آیا بسبب محبت فرزندی کی کرتا ہی تو یہ یا اللہ تعالی کے حکم سے کہا داؤد نے کہ بسبب محبت فرزندی کے کرتا ہون پس انکار کیا سلیمان نے اوسکے قبول کرنے سے یہان تک کہ حکم کرے اونکو اللہ اسکا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا وحی بھیجی اللہ تبارک وتعالی نے طرف داؤد کے کہ مین پوچھنے والا ہون یعنی تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجکو پس وارث کر تو اوسکو علم ونبوت کا پس کہا سلیمان سے داؤد نے کہ اللہ نے وحی بھیجی ہی تجکو کہ پوچھون مین تجھسے سات باتین پس اگر خبر دے تو مجکو وارث کرونگا مین تجکو علم ونبوت کا کہا سلیمان نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے کہ خبر دے مجکو کہ کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہی اور کونسی چیز برف سے زیادہ ٹھنڈی ہی اور کونسی چیز نرم زیادہ ہی ریشمی کپڑے سے ہاتھ لگانے مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیز مین اور کیا چیز ہی کہ نہین معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان مین اور کون فربہ رہتا ہی ارزانی وقحط مین کہا سلیمان نے کہ اپر شہد سے زیادہ میٹھی چیز تو اسما اللہ کی ہی واسطے اللہ محبت رکھنے والون کے آپسمین اور ٹھنڈی چیز زیادہ برف سے پس وہ کلام ہی کہ وارد ہوا اولیا اللہ کے دلون پر یعنی الہام وواردات الہی اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے پس حکمت اللہ کی ہی جسوقت کہ پھیلاوین اوسکو اولیا اللہ آپسمین اور جسکا نہ معلوم ہو نشان پانی مین پس آسمان ہی کہ چلتا ہی اور نہین معلوم ہوتا اثر اوسکے چلنے کا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان صاف چیز مین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پس چیونٹی ہی کہ گذرتی ہی پتھر پر اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جیسا کہ نہین معلوم ہوتا نشان آسمان مین پس جانور ہی کو [illegible]
اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جو کہ [illegible] رہتا ہی ارزانی اور قحط مین پس وہ مومن ہی کہ جب دیتا ہی اوسکو الله شکر کرتا ہی
اور جب مبتلا کرتا ہی اوسکو صبر کرتا ہی پس دل اوسکا بڑا سخی اور نہایت روشن رہتا ہی درمنثور

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ
جب دکھانے کو آئے اوسکے سامنے شام کو گھوڑے خاصے تو بولا مینے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی
رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝
یاد سے یہانتک کہ چھپ گیا اوٹ مین ٭ مو ٭

یاد کر جس وقت کہ روبرو لائے سلیمان علیہ السلام کے بعد ظہر کے گھوڑے تیز رو پس کہا تحقیق مینے دوست رکھا ان گھوڑون کو قبیل غنیمت کرنے سے
ساتھ مال کے اعراض کرتے ہوئے ذکر پروردگار اپنے سے یعنی نماز عصر سے یہانتک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب پردے مین یعنی نماز عصر کی
فوت ہوئی ٭ فتح ٭ تفسیرینا ٭ حضرت سلیمان نے سنا کہ سمندر کے کنارے دریائی گھوڑے نکلتے ہین خاصی گھوڑیان [illegible] تھین
وہ اونسے جفت ہوئے بچے ہوئے تھے اونکا قدم جیسے پر زیادہ طیار ہو کر آئے دیکھنے مین بیخبر ہوگیا وظیفے کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج
اوٹ مین آگیا پھر غصے ہوئے اون گھوڑون پر پھیر منگا کر کاٹ ڈالا یہ الله کی محبت کا جوش تھا اونکی تعریف فرمائی ٭ مو ٭ صافنات
جمع صافنہ کی ہی صافنہ اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے تین پانون زمین پر ٹکے ہوئے ہون کھڑے ہونے مین اور ایک پانون کے سم کا
ایک کونا ٹکا ہو اور باقی اوٹھا ہوا ہو کہ یہ گھوڑے کے اوصاف محمودہ سے ہی اور جیاد جمع جواد کی ہی یعنی تیز رو کے اور بعضون نے کہا کہ
جیاد لمبی گردنون کے گھوڑون کو کہتے ہین مشتق جید سے کہ بمعنی گردن کے ہی اور معنی یہ ہین کہ وہ گھوڑے ایسے تھے کہ اگر ٹھہرائے جاتے
اوسیوقت ٹھہر جاتے اور اگر چلائے جاتے وہ تیز رو سبک رفتار تھے کہ جیسے چاہیے اور لکھا ہی مفسرون نے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دمشق اور
نصیبین کے کفار پر جہاد کیا اور ہزار گھوڑے وہان سے ہاتھ لگے اور بعضون نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو عمالقہ سے ہاتھ لگے تھے اور اونسے
میراث مین انکو ملے اور بعضون نے کہا کہ گھوڑے دریائی پردار تھے کہ سلیمان ع کے لیے دیوون نے دریا مین سے نکالے تھے بہر تقدیر سلیمان ع
بعد نماز ظہر کے کرسی پر بیٹھے اون گھوڑون کے دیکھنے کے لیے اور منظور تھا جہاد کرنا کہین کے کفار پر پس نو سو گھوڑے اونکو دکھائے
گئے اونکے دیکھنے مین نماز عصر سے غافل رہے اور تھی نماز عصر کی فرض اونپر اور بعد دیکھ چکنے نو سو کے آگاہ ہوئے دیکھا کہ آفتاب
غروب ہو گیا نہایت ہی غمگین ہوئے اور کہا کہ ان گھوڑون کو پھیر میرے سامنے لاؤ اور جب لائے اوٹھے اور تلوار سے اونکی گردنین اور
کونچین کاٹین تاقرب الٰہی اور رضامندی اوسکی حاصل ہو اور کفارہ اوس تقصیر کا ہو اور اسطرح مارنا گھوڑون کا اونکے لیے مباح تھا اگرچہ
حرام ہی ہمارے حبیب کی شرع مین اور مباح ہمارے لیے ذبح کرنا ہی اور باقی رہے سو پس جتنے گھوڑے لوگون کے پاس ہین انھین کی نسل سے ہین بعد ازان اسکے
بدلے حق تعالی نے اونکو بہتر گھوڑے سے عطا کیا کہ ہوا کو مسخر اونکا کیا جہان چاہتے تھے اونکو لشکر سمیت لیجاتی تھی جیسے کہ سورۂ سبا مین گذرا ٭ معالم ٭

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝
پھیر لاؤ اونکو میرے پاس پھر لگا جھاڑنے پنڈلیان اور گردنین ٭ مو ٭

پھیر لاؤ ان گھوڑون کو پھر پس شروع کیا ہاتھ پونچھنا پنڈلیون پر اور گردنون پر یعنی ذبح کیا اون گھوڑون کو اور کونچین اونکی کاٹین
بسبب فوت ہونے ذکر خدا تعالی کے والله اعلم ٭ فتح ٭ تفسیرینا ٭ پھیر لاؤ الخ یعنی حضرت سلیمان نے یا تو فرشتون کو کہا کہ پھیر لاؤ آفتاب کو
مجھ تک کہ نماز پڑھون مین عصر کی پس پھر آگیا آفتاب اور نماز پڑھی سلیمان نے عصر کی اور حضرت سلیمان نے اپنے خادمون سے کہا کہ پھیر لاؤ گھوڑون کو

اور شروع کیا الخ یعنی پھیرنے لگے اونکی پنڈلیون اور گردنون پر یعنی کاٹنے لگے پانون اور گردنین اونکی اسلیئے کہ باز رکھا اونھون نے
نماز سے اور بعضون نے کہا کہ کیا یہ سلیمان علیہ السلام نے نماز کے فوت ہونے کے غم سے نہین بلکہ از راہ اداے شکر پھر آنے آفتاب کے اور گھوڑے اونکی شریعت
مین کھانے حلال تھے پس نہوا تلف کرنا اونکا اور بعضون نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے پونچھتے تھے اون گھوڑون کو از راہ توقیر اونکے ف ع ل
یعنی ذبح کیا اون گھوڑونکو اور پانون اونکے کاٹکر گوشت اونکا واسطے خدا کے فقرا کو دیا اور اسطرح ذبح کرنا اونکی شریعت مین
مباح تھا اور بعضون کے نزدیک مراد مسح بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ سے داغ صدقے کا کرنا اوپر پانون اور گردنون اونکی کے ہو کہ
داغ کر کر راہ خدا مین تصدق کیا اور علی مرتضی رض سے منقول ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے ملائکہ کو کہ آفتاب پر متعین ہین بموجب امر الٰہی کے حکم کیا کہ
آفتاب کو پھیر لاؤ پھر اور وہ پھیر لائے اور سلیمان علیہ السلام نے نماز عصر اوسکے وقت مین ادا کی اور یہ دیکھنا گھوڑونکا واسطے طیاری جہاد کے تھا
پس جنھون نے کہا ہے کہ مراد مسح سے دور کرنا غبار کا پانون اور گردنون گھوڑون کے سے بسبب شفقت اور رافت کے گھوڑون پر تھا اس
قول کے مناسب ہوگا اور پھر آنا آفتاب کا واسطے نماز عصر کے حضرت علی رض کے لیے ہمارے رسول علیہ السلام کی دعا سے مشہور ہے اور
صحت حدیث اوسکی کے خیبر مین محدثون کو اتفاق ہے ف **بحر ف تنبیہ** ف سبحان اللہ جو لوگ کہ طالب مولی ہوتے ہین وہ اسطرح
بیزار ہوتے ہین اون چیزون سے کہ مانع ہوتی ہین اللہ کے ذکر کی اسلیئے کہ وہ جانتے ہین کہ دنیا اور دنیا کی چیزین فانی ہین اور آخرت باقی
چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہے کہ کہا اونھون نے کہ انجام دنیا کا زوال ہے اور انجام آخرت کا بقا ہے اور انجام حیات موت ہے اور
انجام طعام مزابل ہے یعنی پیٹ مین نجاست ہوکر آخر کو کوڑیون پر جاکر پڑتا ہے اور انجام جمع کرنے مال کا حساب ہے اور انجام عمارتونکا
خراب ہونا ہے اور انجام ظلم کا عذاب ہے اور انجام پریشانی خاطر کا عیب اور رسوائی ہے اور انجام تائب کا غفران ہے اور انجام گنہگار کا
رسوائی و خواری ہے اور انجام زہد کا رضوان کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہے انتہی ہکذا فی المنبہات پس چونکہ عظمت الٰہی اور بقا عقبی
اور فنا دنیا اونکے دلون مین جمی ہوتی ہین وہ ذکر اللہ کے خارج سے بیزار ہوتے ہین اور جنکے دل مین دنیا کی محبت جم رہی ہے وہ ذکر اللہ کے
خارج دنیا کا جانکر اوس سے باز رہتے ہین جو کوئی اہل اللہ اور اہل دنیا کے حال مین غور کرے حقیقت اسکی اوسپر کھل جائیگی اور اوسکے
قصے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اچھے بندون کو دولت دنیا اللہ سے غافل نہین کر دیتی بخلاف ناقصون کے کہ ذرہ سی فراغت مین اللہ کو
بھول جاتے ہین پس اگر کوئی دنیا کے دھندے کا عذر کرے تو ہیچ ہے اور خیال کرے کہ اوس سے زیادہ کیا جاہ و حشم اور فراغت ہوگی با این ہمہ اون
اللہ کی بندگی مین مصروف تھے چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہے کہ روز قیامت کے اللہ سبحانہ وتعالی دلیل لاویگا ساتھ چار شخصون کے
چار طرح کے لوگون پر اغنیا پر ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ دیکھو باوجود اس مال و منال کے ہماری طاعت سے غافل نہوا اور دلیل لاویگا فقرا پر ساتھ عیسی علیہ السلام
کہ دیکھو کیسے محتاج تھے اور پھر ہماری بندگی مین کیسے مصروف رہے اور دلیل لاویگا غلامون پر ساتھ یوسف علیہ السلام کے اور بیمارون پر ساتھ
ایوب علیہ السلام کے یہ روایت منبہات مین مذکور ہے ف

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○

اور ہمنے جانچا سلیمان کو اور ڈال دیا اوسکے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا ف

اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالا ہمنے اوسکے تخت پر ایک بدن پھر رجوع کی تحقیق مترجم کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ
سلیمان علیہ السلام نے اپنے امراے منفعت سے کہا اور خاطر مین لائے کہ آجکی رات سو بیبیون سے صحبت کرونگا اور ہر بیوی ایک ایک بچا جنے گی اور
ہر ایک شہسوار ہوگا جہاد کرنے والا اور مجکو احتیاج امراے کے تعلق کی نہین پڑنے کی فرشتے نے کہا انشاء اللہ تعالی کہ حضرت سلیمان
بھول گئے پس کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک عورت نے لڑکا ناقص الخلقت جنا اور اوس لڑکے کو سلیمان کے تخت پر ڈالدیا سلیمان متنبہ ہوئے

اور رجوع رب العزت کی طرف کی واللہ اعلم + **تفسیر** اسکی تفسیر مین ظاہر تر قولون کا یہ ہی کہ جو حدیث مرفوع سے نقل کیا
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ آجکی رات صحبت کرونگا مین ستر بیویون سے ہر ایک جنیگی شہسوار کہ جہاد کریگا
اللہ کی راہ مین اور نہ کہا انشاء اللہ تعالی پھر صحبت کی اونسے پس نہ حاملہ ہوئی مگر ایک عورت جنی لڑکا ناقص الخلقت پس ڈالا گیا وہ
اونکے تخت پر پس کہا اوسکو گود مین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نفس محمد کا اوسکے ہاتھ مین ہی اگر کہتا وہ انشاء اللہ تعالی البتہ بہادر کر
وہ بچے سب اللہ کی راہ مین گھوڑے پر سوار ہوکر اور بعضون نے کہا کہ آزمائے گئے سلیمان بعد بیس برس کے بادشاہت کے اور بعد آزمائش
کے بیس برس پھر بادشاہت کی اور آزمانا اونکا یہ تھا کہ اونکے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا پس کہا شیطانون نے کہ اگر یہ جیتا رہا تو
نہین چھوٹینگے ہم اسکی تابعداری سے پس قصد کیا شیاطین نے اوسکے قتل کرنے کا پس یہ خبر حضرت سلیمان ع کو پونہچی پس پرورش
کرنے لگے اوسکو ابر مین بخوف ضرر پونہچانے شیاطین کے پس ڈالا گیا بچہ اونکا مردہ اونکے تخت پر پس متنبہ ہوئے سلیمان اپنی غرض مین
کہ توکل نکیا اللہ پر اوسکے مقدمے مین اور یہ جو روایت کیجاتی ہی حدیث خاتم اور شیطان کی اور بت پرستی کی سلیمان کے گھر مین بانا ہی
اوسکو علماے کاملین محققین نے اور کہا کہ یہ یہود کی باطل باتون مین سے ہی یہ تفسیر مدارک اور بیضاوی مین لکھا ہی اور حدیث خاتم وغیرہ کی
تفسیر بحر العلوم مین معالم وغیرہ سے بتفصیل مذکور ہی اور موضح قرآن اور جلالین مین بالاجمال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال +

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○
بولا اے رب میرے معاف کر مجکو اور بخش مجکو وہ بادشاہی کہ نچاہیے کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہی ہے بخشنے والا ۔ مو

کہا سلیمان نے اے پروردگار میرے بخش مجکو اور عطا کر مجکو وہ بادشاہی کہ راست نہ آوے کسیکو سوائے میرے تحقیق تو ہی ہی بخشنے والا فتح
تفسیر پہلے بخشش مانگی پھر بادشاہی مانگی بحسب عادت انبیا علیہم السلام اور صالحین کے کہ سوال سے پہلے استغفار کیا کرتے ہین
اور اسطرح کا سوال کیا اسلیے کہ تا ہو معجزہ اونکے لیے نہ ازراہ حسد کے توضیح اسکی یہ ہی کہ سلیمان ع پیدا ہوئے تھے خاندان بادشاہت
و نبوت مین اور وارث ہوئے تھے اون دونون کے پس چاہا کہ طلب کرین اپنے رب سے ایک معجزہ پس طلب کیا بحسب حال اپنے کے ملک زائد
خارق عادت کے تا کہ ہووے دلیل نبوت کی اور امت خواہ مخواہ مانین اور معجزہ نہین ہوتا ہی یہان تک کہ ہو خارق واسطے عادت کے پس ہین
معنی قول اللہ تعالی کے لَا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي اور پہلے اسکے نہین مسخر تھے اونکے ہوا اور شیطان پس جب دعا کی اسطرح
تو مسخر ہوئے اونکے ہوا اور شیاطین اور سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ کہا نہین سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے مگر شروع
کرتے تھے اوسکو ساتھ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ کے اور بخاری مسلم وغیرہما مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ایک سرکش جنون مین سے ناگہان آیا آجکی رات تا کہ قطع کرے نماز میری اور اللہ نے مجکو قادر کیا اوسپر پس تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ باندہ دون
اوسکو ایک ستون سے مسجد کے ستونون مین سے تا کہ صبح کو دیکھو تم سب اوسکو پس یاد آئی مجکو دعا اپنے بھائی سلیمان کی رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي پس چھوڑ دیا مینے اوسکو اسحال مین کہ ذلیل تھا + مدارک کشاف +
در مثنوی شعر خوبی وشکل و شمائل حرکات و سکنات + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + لکھا ہی مفسرون نے
کہ مراد یہ ہی کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اخیر عمر میری مین مجسے چھین کر اور کو نہ دیوے تو اور اکثر مفسر کہتے ہین کہ دے مجکو ایسی بادشاہی
کہ اور کو نہو اور یہ سوال اسلیے تھا کہ علم اور قبول ہونے تو بہ اونکی کے اور معجزہ رسالت کا ہو اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے تسخیر
ہواؤن کی اور جانورون کی اور شیاطین کی ہی کہ بعد اونکے کسیکے لیے نہین ہوئی اور امام قشیری نے فرمایا کہ سلیمان ع نے جان لیا تھا کہ
محمد غیر خدا کی طرف کچھ بھی التفات نہین کرنے کے اور دنیا اور دنیا کی چیزون کو پر پشہ کے برابر بھی نہین سمجھنے کے اسلیے اس دعا کی جرأت کی

اور فتوحات مین لکھا ہی کہ مراد سلیمان کی ظاہر مین ہی والا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطن مین یہ سب کچھ اور زیادہ
اس سے رکھتے تھے مسخر ہونا جن اور شیاطین وغیرہ کا اونکے لیے اونکے احوال مین بہت مذکور ہی ✤ بحث ✤
فقرے کا ہوا یہ علیعلیہ ✤ تخت سلیمان پہ پڑا زلزلہ ✤

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝
پھر ہمنے تابع کی اوسکے باو چلتی اوسکے حکم سے نرم نرم جہان پونہچا چاہتا اور تابع کیے شیطان سارے عمارت کرنے والے اور غوطے لگانے والے
وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝
اور کتنے اور بندھے ہوئے بیڑیون مین

پس مسخر کیا ہمنے ہوا کو چلتی تھی اوسکے حکم سے ملائم جہان چاہتا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے دیوون کو ہر عمارت بنانے والے کو
اور ہر غوطہ مارنے والے کو دریا مین اور مسخر اوسکا کیا ہمنے اور دیوون کو ہاتھ و پانون جکڑے ہوئے زنجیرون مین ✤ فتح ✤
تفسین ✤ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہی آدمیون کو اوسکو قید کر لیتے یا دریا مین بند کر کے ڈال دیا
یا زمین مین گاڑ دیا بعضے ابتک بند ہین ✤ مع ✤ ملائم یعنی نرم و خوش آیندہ ہوا ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور ہلا مارے
بس تخت پہ بیٹھتے اور گرد اونکے اور لوگ کرسیون پر بیٹھتے آپسمین باتین کرتے جاتے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا پہنچا
دیتی ویسے ہی کان جلد پونہچا دیتی اور ہر عمارت بنانے والے کو کہ بناتے تھے اونکے لیے جو کچھ چاہتے ہوتے عمارتین عجیبہ اور ہر غوطہ
مارنے والے کو کہ غوطہ مارتے تھے دریا مین واسطے نکالنے موتیون کے اور اول موتی دریا مین سے اونھون ہی نے نکلوائے ہین اور
معنی یہ ہوئے کہ مسخر کیا ہمنے اونکے لیے ہر بنانے والے اور غوطہ مارنے والے کو شیاطین مین سے اور مقرنین الخ کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت سلیمان بعضے
سرکش شیطانون کو آپسمین زنجیرون اور بیڑیون مین باندھتے واسطے ادب دینے اور باز رکھنے کے فساد سے ✤ مل ✤ درمنثور ✤

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝
یہ بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہین حساب اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا

کہا ہمنے یہ ہی بخشش ہماری پس عطا کر یا نگاہ رکھ بغیر اسکے کہ ساتھ تیرے حساب کیا جاوے اور تحقیق سلیمان کے لیے نزدیک ہمارے
نزدیکی ہی اور اچھی بازگشت ✤ فتح ✤ تفسین ✤ یہ ہی بخشش الخ یعنی یہ جو دیا ہمنے تجکو ملک و قدرت بخشش ہماری ہی بلا حساب
یعنی بکثرت نہین کوئی گن سکتا اور گھیر سکتا اوسکو پس دے تو اوسمین سے جو کچھ چاہے تو یا نہ دے سپرد ہی تیری طرف تصرف کرنا اسمین پس جملہ
بلا حساب متعلق ہی عطاؤنا کے جیسے کہ ترجمہ اوسکا کیا گیا یا متعلق ہی فامنن او امسک کے یعنی دے تو یا نہ دے تو نہین حساب تجپر
اسمین اور آیا ہی کہ حضرت سلیمان جب دیتے ثواب پاتے اور اگر نہ دیتے تو کچھ نقصان اونکے لیے نتھا بخلاف اوروں کے کہ اونکے لیے نہ دینے مین
نقصان ہی یا معنی آیت کے یہ ہین کہ یہ مسخر کرنا شیاطین وغیرہ کا عطا ہماری ہی پس احسان رکھ جسپر چاہے تو شیاطین مین سے ساتھ چھوڑ دینے
کے یا بند رکھ جسکو چاہے تو اونمین سے زنجیر و بیڑیون مین بغیر حساب کے یعنی نہین حساب تجپر اسمین ✤ مل ✤ کشاف ✤ حضرت داود
اور سلیمان علیہما السلام کے قصے اپنی قدرت نمائیون کے بیان فرما کر اور انبیا علیہم السلام کے قصے مذکور ہوتے ہین کہ ہماری ایسی شان ہی
کہ ایسے بزرگ بندے یون ہماری طرف رجوع تھے اور ذرہ سی لغزش مین یون پایہ عتاب مین آجاتے تھے پس لوگو حال
سنکر جاگو خواب غفلت سے اور بچو ہماری نافرمانی سے اور رجوع کرو ہماری ہی طرف نہ اوروں کی طرف اور رسول کی فرمانبرداری
ہر ساعت ملحوظ رکھو ✤

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ○

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اپنے رب کو کہ مجکو لگادی شیطان نے ایذا اور تکلیف

اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو جب پکارا اوسنے اپنے پروردگار کو کہ ہاتھ لگایا ہی مجکو شیطان نے ساتھ ایذا اور درد کے ✤ فتح ✤ تفسیر یعنی بیماری اور جو کچھ کہ اوسمین رنج اوٹھائے کسطرح بطرح کے اگر کوئی کہے کہ کیون نسبت کیا ایوب نے ایذا و تکلیف کے پہونچنے کو شیطان کی طرف باوجودیکہ پہونچائی تکلیف اللہ تعالی نے تو جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ وسوسہ شیطان کا اور فرمانبرداری اوسکے وسوسے کی بات مین سبب ہوئی تھی اللہ کے رنج و دکھ پہونچانے کی اونکو نسبت کیا اوسکی طرف اور برعایت ادب کے نہ منسوب کیا اوسکو اللہ تعالی کی طرف اپنی دعا مین باوجودیکہ وہی بیمار کرنے والا تھا اور کسیکو قدرت نہین اوسپر سوائے اوسکے اور بعضون نے کہا کہ مراد وسوسے سے کہ اونکے دل مین ڈالتا تھا شیطان اونکی بیماری مین اور وہ یہ تھے کہ بلا جو اونپر اوتری تھی بڑی بھاری معلوم کرواتا اور برانگیختہ کرتا اونکو بلا کے مکروہ جاننے پر اور جزع فزع کرنے پر پس التجا کی اللہ تعالی سے بیچ اسباب کے کہ کفایت کرے اوسکو ساتھ دور کرنے بلا کے یا ساتھ توفیق دینے کے بیچ دفع کرنے وسوسے کے اور رد کرنے اوسکے کے ساتھ صبر جمیل کے اور روایت کیا گیا ہی کہ عیادت کیا کرتے تھے ایوب کی تین شخص مومنون مین سے پس مرتد ہو گیا ایک اونمین سے پس پوچھا حال اوسکا کہا گیا کہ ڈالا شیطان نے اوسکے دل مین یہ کہ اللہ نہین مبتلا کرتا ہی انبیا اور صالحین کو اور ذکر کیا گیا ہی بیچ سبب بلا اونکی کے کہ ایک شخص نے استغاثہ کیا اونسے ایک ظالم پس نہ فریادرسی کی اونھون نے اوسکی اور بعضون نے کہا کہ اونھون نے ذبح کی تھی ایک بکری پس کھایا اوسکو اور ہمسایہ اونکا بھوکا تھا یا دیکھا کچھ منکر یعنی خلاف شرع پس سکوت کیا اوس سے یا مبتلا کیا اوسکو اللہ نے واسطے رفع درجات کے بغیر زلت یعنی لغزش کے کہ ہوئی اون سے ✤ مل ✤ کشاف ✤ یعنی سرزنش کرتا ہی شیطان کہ کیا کیا تو نے اے ایوب کہ حق تعالی نے نعمتین اپنی تجھ سے سلب کین اور یا اونکی قوم کے دل مین وسوسہ ڈالتا تھا اسکا کہ مرض ایوب کا تمکو لگ جاویگا حتی کہ اونکو اپنے گھرون سے باہر ڈالدیا چنانچہ مفصل قصہ انکا سورۂ انبیا مین گذرا ہی اور حاصل کلام یہ کہ جب ایام اونکی آزمایش کے تمام ہوئے اور دعا اونکی قبول ہوئی اونکو وحی آئی کہ ارکض الخ ✤ بحر ✤

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ○ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ

لات مار اپنے پانون سے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور اونکے برابر اونکے ساتھ

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ○

اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رہنے کو عقل والون کے

کہا ہمنے مار زمین کو ساتھ پانون اپنے کے ناگہان وہ چشمہ ہوگا جو مہیا واسطے غسل کے سرد ہوگا اور پینے کے لائق ہوگا اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور مانند اونکے ہمراہ اونکے بخشایش نزدیک اپنے سے اور نصیحت واسطے عقلمندون کے ✤ فتح ✤ تفسیر یعنی مار زمین کو یہ بیان ہی ایوب کی دعا قبول ہونے کا یعنی بھیجا ہمنے طرف ایوب ع کے جبرئیل علیہ السلام کو پس کہا جبرئیل ع نے اونکو لات مار زمین پر وہ زمین جابیہ کی تھی پس ماری لات اوسپر پس جاری ہوا چشمہ پانی کا پس کہا گیا هذا مغتسل بارد وشراب یعنی یہ پانی ہی کہ غسل کرے تو ساتھ اوسکے اور پیوے تو اوس سے پس اچھا ہوجاویگا باطن و ظاہر تیرا اور کہا بعضون نے کہ جاری ہوئے اونکے لیے دو چشمے پس غسل کیا ایک سے اور پیا دوسرے سے پس جاتا رہا دکھ اونکے باطن و ظاہر سے بحکم خدا کے اور کہا بعضون نے کہ ماری اونھون نے داہنی لات پس نکلا چشمہ گرم پس غسل کیا اوس سے پھر بائین لات ماری پس نکلا چشمہ ٹھنڈا پس پیا اوس سے اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے یعنی زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نے جو مرگئے تھے اور اونکے برابر اور دیے اور رحمۃ اور ذکری دونون مفعول لہ ہین یعنی دینا اونکا تھا واسطے رحمت کے

اور واسطے نصیحت عقلمندون کے اسلیے کہ جب وے سنینگے ہماری بخشش کو اوسپر بسبب صبر اوسکے کے تو رغبت کرینگے صبر کرنے مین
بلا پر ﴿ مدارک و کشاف ﴾ جب اللہ نے چاہا کہ اونکو اچھا کرے ایک چشمہ نکالا اونکے لات مارنے سے اوسی سے نہایا کرتے اور پیتے تھے
اونکی شفا ہوئی اور اونکے بیٹے بیٹیان چھت کے نیچے دب مرے تھے اونکو جلایا اور اوتنی ہی اولاد اور دی ﴿ موضح ﴾

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○

اور پکڑ اپنے ہاتھ مین سینکونکا مٹھا پھر اوس سے مارلے اور قسم مین جھوٹا نہو ہمنے اوسکو پایا سہارنے والا بہت خوب بندہ ۔ وہ ہی رجوع رہنے والا

اور کہا ہمنے کہ لے اپنے ہاتھ مین مٹھا سینکون کا پس مار ساتھ اوسکے یعنی اپنی بیوی کو اور خلاف قسم کا نکر تحقیق ہمنے پایا ایوب کو
صبر کرنے والا نیک بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا خدا کی طرف تھا ﴿ فتح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ ضغث کہتے ہین جہوٹے سے
مٹھے کو تنکون کا ہو یا پھولونکا یا اور کسی چیز کا اور سبب اس حکم کا یہ تھا کہ قسم کہائی تھی ایوب نے اپنی بیماری مین کہ مارونگا مین اپنی
بیوی کو سو لکڑیان یا درے جب تندرست ہونگا پس بری کروائی اللہ تعالی نے قسم اونکی ساتھ ایسی چیز کے کہ آسان ہو اونپر
اور اونکی بیوی پر بسبب خوب خدمت کرنے اونکی کے ایوب کی اور بسبب راضی ہونے کے اوس بیوی سے اور یہ رخصت اب بھی باقی ہے اور
آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک شخص ناقص الخلقت کہ اوسنے زنا کیا تھا ایک لونڈی سے پس فرمایا آنحضرت نے
کہ لو ایک بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ساتھ اوسکے ایکبار انتہی اور واجب ہے کہ لگین
اوسکو کہ جسکو مارا جاوے ہر ایک تنکا سو مین سے یا تو لگین اوسکی لکڑی یا چوڑا اوکا پھیلا ہوا باوجود صورت ضرب کے اور سبب اس
قسم کھانے ایوب کا یہ تھا کہ اونکی بیوی نے دیر لگائی تھی آنے مین ایک روز بسبب درپیش آنے کسی کام کے پس غصے مین آکر قسم کھائی
اونھون نے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اونھین دنون مین بیٹھا ابلیس راہ پر ایک صندوقچہ دوا کا لیکر لوگون کے علاج کرنے کو پس کہا ایوب کی
بیوی نے کہ یہان ایک بیمار ہے کہ اوسکا ایسا ایسا حال ہے پس آیا اوسکا بھی علاج کریگا تو کہا ابلیس نے ہان کرونگا بشرط اسکے کہ اگر مین
اوسکو اچھا کردون تو وہ کہے کہ تو نے شفا دی مجکو نہین چاہتا مین اوس سے اجرت سوائے اسکے پس آئی بیوی ایوب کی اونکے پاس اور ذکر کیا
یہ اونسے کہا ایوب نے واے تجکو شیطان ہے لازم کی مینے نذر واسطے اللہ کے اپنے پر کہ اگر شفا دیگا مجکو اللہ تو مارونگا مین تجکو سو درے پس جب
شفا دی اونکو اللہ نے حکم کیا یہ کہ لین مٹھا تنکونکا اور مارین اوسکو اوس سے پس لی اونھون نے ایک بڑی ٹہنی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی
تھین اور ماری اوسپر ایکبار اور بعضون نے کہا کہ کہا اونکی بیوی سے شیطان نے کہ سجدہ کر مجکو ایکبار پس پھیر دونگا مین تیرا مال و اولاد تھا
پس قصد کیا اونھون نے اسکا لیکن بچایا اللہ نے پھر ذکر کیا یہ ایوب سے اونھون نے یہ قسم مذکور کھائی اور بعضون نے کہا کہ وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکی
بیوی کے دل مین کہ ایوب جب شراب پیگا تو اچھا ہو جائیگا یہ بیان کیا اونھون نے ایوب سے اوسپر قسم کھائی اور وجدناہ بمعنی علمناہ کے ہے
یعنی جانا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا اگر کوئی کہے کہ صابر اونکو کیونکر پایا اونھون نے تو شکوہ کیا اللہ سے بلا کا اور طلب رحم کی کی اوس سے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ عز وجل سے شکوہ کرنے کو جزع نہین کہتے ہین جیسے کہ کہا یعقوب نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ
اِلَى اللّٰهِ اور اسی طرح شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہین کہلاتا اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر صبر کرتے ہین لوگ بلا پر تو نہین خالی ہوتے
آرزو کرنے عافیت کے سے اور طلب کرنے اوسکے سے پس صحیح ہوا یہ کہ صابر کہلایا جاتا ہے باوجود آرزو کرنے عافیت کے اور طلب کرنے
شفا کے تو کہا یا جاوے گا صابر باوجود التجا کرنے کے طرف اللہ تعالی کے اور دعا کرنے کے واسطے جاتے رہنے بلا کے اور باوجود
علاج کرنے اور مشاورت اطبا کے علاوہ اسکے کہ ایوب علیہ السلام طلب کرتے تھے شفا بسبب ڈرنے کے فتنے سے اپنی قوم پر کہ شیطان
وسوسہ ڈالتا تھا اونکے دل مین کہ اگر یہ نبی ہوتا تو نہ مبتلا ہوتا ایسی بلا مین اور طلب کرتے تھے شفا بارادے قوت حاصل ہونے کے طاعت پر

کہ حال اونکا اس درجے کو پہونچا تھا کہ نہین باقی رہا تھا اونکے بدن سے مگر دل اور زبان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایوب ع نے کہا اپنی مناجات مین
الٰہی تو جانتا ہی یہ کہ نہین مخالف ہوئی زبان میری دل میرے کی اور نہین تابع ہوا دل میرا آنکھ میری کے اور نہین ڈرے مجھسے لونڈی غلام میرے
اور نہین کہایا مینے مگر اسحال مین کہ میرے ساتھ یتیم ہوتا تھا اور نہین رات گذاری مینے پیٹ بھر اور نہ کپڑے پہنے اسحال مین
میرے ساتھ کوئی بھوکا یا ننگا ہو پس دور کی اللہ نے بلا اوس سے ابن مسعود سے روایت ہی کہ کہا ایوب سردار ہونگے صبر کرنے والون کے
روز قیامت کے اور آیا ہی کہ کہا گیا ایوب کو یعنی اللہ تعالی کی طرف سے کہ ای ایوب نہ عجب مین ڈالے تجکو صبر کرنا تیرا اسلیے کہ اگر نہ دیتا مین
جگہ ہر بال تیرے کی صبر تو نہ صبر کر سکتا تو اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایوب ع کی بیوی نے کہا ای ایوب بلا شبہہ تو مرد مستجاب الدعوۃ ہی
پس دعا کر اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا ایوب نے وای تجکو رہے ہم نعمتون مین ستر برس لیس چھوڑ ہمکو کہ رہین ہم بلا مین ستر برس لیس بہ
بلا مین سات برس اور کہا حسن بصری نے کہ تھے ایوب جب پہونچتی اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تونے لی نعمت اور تو ہی نے دی تھی
جب تک باقی ہی جان میری حمد کرونگا مین اوپر اچھی نعمتون تیری کے اور کہا وہب بن منبہ نے کہ ایوب کی بیوی کا نام تھا رحمت بنت
میشا بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام ⁂ درمنثور کشاف تنبیہ ⁂ اس قصے سے ثابت ہوا کہ آدمی ہر گز
بلا کی طاقت نہین رکھتا حتی الوسع اللہ تعالی سے عافیت طلب کرے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی کو عافیت طلب کرنی
بہت پسند ہی اور اکثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
حضرت سمنون محب کذاب ولی نے یہ بیت پڑھی شعر لَيْسَ فِي قَلْبِي سِوَاكَ حَظٌّ ⁂ فَكَيْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِي +
یعنی دل مین میرے سوا تیرے حصہ نہین جیسے مجھے چاہے آزما لے اونکا حبس بول امتحان کے لیے ہوگیا بڑا کرب پہونچا اور وہ صبر کرتے تھے
حتی کہ اونکے بعض یارون نے خواب مین دیکھا کہ سمنون دعا کرتے ہین معلوم ہوا کہ مرضی الٰہی ایسے صبر مین نہین آخر دعا کی
اور لڑکون سے بازار کے کہتے پھرتے تھے اُدْعُوْا لِعَمِّكُمُ الْكَذَّابِ پس ملقب ہوئے ساتھ اس لقب کے اور یہ بھی
ثابت ہوا اس قصے سے کہ حیلہ کرنا وقت ضرورت کے جائز ہی چنانچہ بعضے فقہا نے بعض محل پر عدم وقوع طلاق وغیرہ مین حیلے تجویز کیے ہین

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝

اور یاد کر ہمارے بندون کو ابراہیم اور اسحق اور یعقوب ہاتھون والے اور آنکھون والے

اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتون والے اور آنکھون والے یعنی علم و عمل دونون کامل رکھتے تھے واللہ اعلم فتح
تفسیر ⁂ یعنی ہاتون سے بندگی کرتے اور آنکھون سے قدرتین دیکھکر یقین زیادہ کرتے ⁂ مع ⁂ چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کیے جاتے ہین
تغلیبا یون فرمایا پس کہا جاتا ہی ہر کام مین هٰذَا مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْهِمْ یعنی یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون اونکے نے
اگرچہ وہ کام ہاتون سے نہوتا ہو یا کرنے والے ہاتھ کٹے ہون اور بنا برا سی کے وارد ہوا قول اللہ تعالی کا اُولِي الْاَيْدِيْ
وَالْاَبْصَارِ یعنی صاحبان اعمال اور فکر کے گویا کہ جو لوگ نہین کرتے ہین اعمال آخرت کے اور نہین کوشش کرتے ہین اللہ کی راہ
مین اور نہین تفکر کرتے ہین دین دارون کا سا وہ بیچ حکم جاماندون کے ہین کہ جو ہاتھ پانون سے کچھ کام نہین کر سکتے اور مسلوب العقلون
کے حکم مین ہین کہ جو سمجھ باطن کی نہین رکھتے اور اسمین تعریض ہی اوس شخص کو کہ نہین ہی عمل کرنے والا اللہ کے لیے
اور نہ سوجھ باطن کی رکھتا ہی اللہ کے دین مین اور توبیخ ہی اوپر ترک کرنے اونکے مجاہدے کو اور سوچنے کو اللہ کے دین مین
باوجود قادر ہونے کے ان دونون پر ⁂ شعر ⁂ بہرچہ از یار دور مانی چہ کفر آن حرف چہ ایمان ⁂ بہرچہ از دوست دور افتی
چہ زشت آن نقش چہ زیبا ⁂ کشاف ⁂ مع ⁂

إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝

ہمنے امتیاز دیا اونکو ایک چنی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب ہمارے پاس ہین چنے نیک لوگون مین

تحقیق ہمنے یکسرو کیا اونکو واسطے ایک خصلت پاک کے کہ یاد کرنا آخرت کا ہی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے چنے ہوئے بہتر لوگون سے تھے۔ **فتح تفسیر** إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم یعنی کیا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص بِخَالِصَةٍ یعنی ساتھ خصلت خالصہ کے کہ نہین آمیزش اوسمین پھر تفسیر کیا اوسکو ساتھ ذِكْرَى الدَّارِ کے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے خالص کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی گردانا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص اس طرح کہ کیا ہمنے اونکو ایسا کہ یاد دلاتے تھے لوگون کو دار آخرت اور بے رغبت کرتے تھے اونکو دنیا سے جیسے کہ عادت انبیا علیہم السلام کی ہی یا معنی اوسکے یہ ہین کہ وہ بہت کرتے تھے ذکر آخرت کا اور عمل کرتے تھے اوسکے لیے اور بہت رجوع رکھتے تھے اللہ کی طرف اور بھول گئے تھے ذکر دنیا کا اور بعضو نے کہا ذکری الدار ثنا جمیل ہی دنیا مین اور یہ بات بھی خالص انھین کے لیے ہی پس نہین ذکر کیے جاتے غیر انکے دنیا مین جیسے یہ ذکر کیے جاتے ہین اور مؤید ہی اسکو قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کہا مالک بن دینار نے معنی اسکے یہ ہین کہ کھینچ لی ہمنے اونکے دلون سے محبت دنیا کی اور ذکر نا اوسکا اور خالص کیا ہمنے اونکو ساتھ محبت آخرت کے اور ذکر اوسکے کہا مجاہد نے کہ خالص کیا ہمنے اونکو ذکر آخرت کے لیے نہین ہی اونکو کچھ فکر و ذکر سوائے اوسکے۔ **معا۔ کشاف۔ درمنثور۔ تنبیہ**۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے طالب و مخلص بندے دنیا سے بیزار رہتے ہین اور آخرت کو یاد رکھتے ہین ہر وقت ایسے کامون مین لگے رہتے ہین کہ اللہ تعالی راضی رہے اونسے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل اونکا ساتھ خوف و رجا کے ہوتا ہی اور زبان اونکی ساتھ حمد و ثنا کے اور آنکھ اونکی ساتھ حیا و بکا کے اور ارادہ اونکا ساتھ ترک و رضا کے یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضا مولی اپنے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین نہ چھوڑا طلب کیا جنت کو اور خوب بھاگا دوزخ سے وہ خصلتین یہ ہین کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے۔ **منبہات**

وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝

اور یاد کر اسمعیل کو اور الیسع کو اور ذو الکفل کو اور ہر ایک تھا خوبی والا

اور یاد کر اسمعیل اور الیسع اور ذو الکفل کو اور ہر ایک نیکون سے تھا۔ **فتح۔ تفسیر**۔ الیسع بھی نبی ہین خلیفہ الیاس کے اور لام اسمین زائد ہی یعنی لفظ یسع ہی اور ذو الکفل چچا کے بیٹے یسع کے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی اونکی نبوت مین کہا بعضو نے کہ متکفل ہوئے تھے وہ سو نبیون کے کہ بھاگ کر آئے تھے وہ طرف انکے قتل سے۔ **مل**

هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝

یہ ایک ذکر ہو چکا اور تحقیق ڈر والون کو ہی اچھا ٹھکانا باغ ہین بسنے کے کھول رکھے انکے واسطے دروازے

یہ قرآن ایک نصیحت ہی اور تحقیق واسطے پرہیزگارون کے اچھی جگہ ہی پھر جانے کی بہشتین ہین ہمیشہ رہنے کی کھلے ہونگے واسطے اونکے دروازے۔ **فتح۔ تفسیر**۔ جب بہشت مین داخل ہونگے ہر کوئی بن بتلائے اپنے گھر مین چلا جاویگا۔ **مو**۔ ہذا ذکر یعنی یہ ایک قسم ہی ذکر سے اور وہ قرآن ہی جب کہ جاری ہوا ذکر انبیا کا اور تمام کیا اوسکو اور وہ ایک بات ہی ابواب تنزیل سے اور ایک قسم ہی اقسام اوسکے سے اور ارادہ کیا یہ کہ ذکر کرین اوسکے پیچھے اور باب کہ وہ ذکر جنت اور اہل اوسکے کا ہی کہا ہذا ذکر

پھر کہا وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ جیسے کہ کہتا ہی جاحظ کہ تمام عالم کا ہی اپنی کتابون مین فَھٰذَا باب پھر شروع کرتا ہی اور باب اور آخر عباس
سے یعنی منقول ہین ھٰذَا ذِکْرٌ کے کہ یہ ذکر ہی انبیاے گذشتہ کا اور بعضون نے یہ معنی اسکے کیے ہین کہ یہ شرف ہی اور ذکر جمیل
کہ ذکر کیے جاوینگے انبیا ساتھ اسکے ہمیشہ اور اونکے لیے باوجود اسکے اچھا مرجع ہی یعنی ذکر کیے جاتے ہین دنیا مین اچھی طرح اور
پھیرے جاوینگے آخرت مین طرف مغفرت اللہ تعالی کے پھر بیان کی کیفیت خوبی اوس مرجع کی کہ فرمایا جنّٰتِ عَدْنٍ کشاف ومن

مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ○ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ

تکیہ لگائے بیٹھے اونمین منگواتے ہین اونمین میوے بہت اور شراب اور اونکے پاس عورتین ہین نیچی نگاہ والیان ایک عمر کی

تکیہ لگائے ہونگے اوسمین منگواوینگے اوسمین میوے بہت اور شراب اور نزدیک اونکے ہونگی عورتین نیچی نگاہ والیان ہمعمر آپسمین فتح
تفسیر اور شراب یعنی اور شراب بہت اور قاصرات الطرف کے ایک معنی یہ ہین کہ اپنے خاوندون ہی کو دیکھتی ہونگی نہ اورونکو
ہمعمر آپسمین یعنی عمرین اونکی ایک سی ہونگی تینتیس تینتیس برس کی یا یہ معنی ہین کہ عمرین اونکی مانند عمر خاوندون اونکے کے ہونگی
بس مذکور ہو چکا ومن

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ○

یہ ہی جو تمکو وعدہ ملتا ہی دن حساب کے

یہ ہی جو کچھ کہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو بیچ روز حساب کے فتح تفسیر الیوم الحساب یعنی واسطے دن حساب کے جیسے کہ
کہے تو یہ وہ چیز ہی کہ ذخیرہ کرتے ہو تم واسطے دن حساب کے یعنی اسطے اوس دن کے بدلا دیا جاویگا ہر نفس او سچیز کا کہ کی کشاف ومن

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ○ هٰذَا وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا

پر یہ ہی روزی ہماری دی اوسکو نہین نبڑنا یہ سن چکے اور تحقیق شریرون کے واسطے ہی برا ٹھکانا دوزخ ہی جسمین بیٹھین گے

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

سو کیا بری طیاری

تحقیق یہ رزق ہمارا ہی نہین ہوگا اوسکو کچھ زوال یہ ہی جزا اور تحقیق حد سے گذرے ہوؤن کے لیے بری جگہ ہی پھر جانے کی کہ دوزخ
ہی داخل ہونگے اوسمین پس بری آرام کی جگہ ہی وہ فتح تفسیر مشابہت دی اوس آگ کو کہ اونکے نیچے ہوگی ساتھ بچھونے کے
کہ بچھاتا ہی اوسکو سونے والا جیسے کہ اور جگہ فرمایا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی کفار کے لیے آگ
جہنم کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے اونکے بالاپوش ہوگا اوسی کا کشاف

هٰذَا فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ○

یہ ہی اب اسکو چکھین گرم پانی اور پیپ اور کچھ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین

یہ عذاب پانی گرم ہی اور پیپ ہی پس چاہیے کہ چکھین اوسکو اور عذاب ہین مانند اسکے طرح طرح کے فتح تفسیر
غساق ساتھ تشدید اور تخفیف کے پیپ اور زرداب کہ نکلیگا دوزخیون کی جلدون اور گوشت مین سے اور زناکارون کے ستر مین سے
اور کہا ابن عباس نے کہ غساق زمہریر ہی جلاویگا دوزخیون کو ساتھ ٹھنڈک اپنی کے جیسے کہ جلاویگی آگ ساتھ گرمی اپنی کے اور بعضون نے
کہا کہ غساق بمعنی منتن یعنی سڑانے والے کے ہی لغت ترکی مین ابو سعید سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک
ڈول غساق سے ڈالا جاوے دنیا مین تو بدبودار ہووے اہل دنیا کو انتہی اور بعضون نے کہا کہ غساق ایسا بدبودار ہوگا کہ اگر ٹپک پڑے اوس سے ایک قطرہ

مشرق مین توسڑا دیوے اہل مغرب کو اور اگر ٹپکے اوس سے ایک قطرہ مغرب مین توسڑا دیوے اہل مشرق کو اور حسن بصری سے منقول ہی کہ غساق ایک عذاب ہی کہ نہین جانتا اوسکو کوئی سوائے اللہ کے جو لوگ کہ طاعت کرتے ہین اللہ کی پوشیدہ پس پوشیدہ رکھا اونکے لیے ثواب جیسے کہ فرمایا اس آیت مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی اونکے لیے یعنی تہجد گذارون کے لیے اور جو لوگ پوشیدہ گناہ کرتے ہین پس چھپایا گیا اونکے لیے عذاب اور مانند اسکے یعنی مانند عذاب کو رکے شدت اور خرابی مین اور عذاب ہونگے طرح بطرح کے ✤ مدن ✤ معا ✤ در منثور ✤ کشاف ✤ شعر ✤

عذاب ہجر تیرا کیا ہی تھوڑا اسی جا او سیر تا زیانے بھی پڑتے ہین ✤

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا

ایک فوج دھنسی آتی ہی تمہارے ساتھ جگہ نہ ملیو انکو یہ ہین پیٹھنے آگ مین وہ بولے بلکہ تم ہی ہو کہ جگہ نہ ملیو

بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

تمکو تم ہی پیش لائے ہمارے یہ بلا سو کیا برا ٹھہراؤ ہی وہ بولے اے رب ہمارے جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ سو بڑھتی دے اوسکو مار

ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝

دونی آگ مین بڑھتے

جب تابعین جاوینگے کہ دوزخ مین پیٹھین تو متبوعون کو کہا جاویگا یہ قوم ہی پیٹھنے والی آگ مین ہمراہ تمہارے متبوع کہینگے نہ خوشی ہوجیو انکو تحقیق یہ داخل ہونے والے ہین آگ مین تابع کہینگے بلکہ نہ خوشی ہوجیو تمکو تمنے رسم قدیم بنایا کفر کو واسطے ہمارے پس بری جاگہہ ہی رہنے کی دوزخ کہینگے تابعین اے پروردگار جسنے آئین قدیم بنایا ہو واسطے ہمارے کفر پس زیادہ کر اوسکے حق مین عذاب دُگنا پیچ آگ کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ ہذا فوج الخ یہ بیان ہی کلام طاغین کا یعنی کفار کے سردار سرکشون کا کہ بعضے بعضون سے یہ کہینگے اور مراد فوج سے تابعین اونکے ہین کہ جو بیٹھے تھے ساتھ اونکے گمراہی مین پس پیٹھین گے ساتھ اونکے عذاب مین اور لا مرحبا بہم بددعا ہی کہ متبوع اپنے تابعین پر کرینگے اور بعضون نے کہا کہ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ کلام خزنہ کا ہی یعنی دوزخ کے دربانون کا کہ کہینگے واسطے سردارون کفار کے اونکے تابعین کے حق مین وقت داخل ہونے اونکے کے دوزخ مین ساتھ تابعین اپنے کے اور لا مرحبا بہم الخ کلام ہی سردارون کا اور بعضون نے کہا کہ یہ سب کلام خزنہ کا ہی بلکہ نہ خوشی ہوجیو تمکو یعنی تمنے جو بددعا کی ہمپر تم احق ہو اوسکے اور کہا ابن مسعود نے کہ عذاب ضعف بڑے بڑے سانپ اور بچھوا اور چھوٹے چھوٹے سانپ ہین ✤ کشاف ✤ معا ✤ جلا ✤

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ

اور کہینگے کیا ہوا کہ ہم نہین دیکھتے کتنے مردونکو کہ ہم اونکو گنتے تھے برے لوگون مین کیا ہمنے اونکو ٹھٹھے مین پکڑا یا چوک گئین

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝

اون سے آنکھین

اور کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین ہم اون مردون کو کہ گنتے تھے ہم اونکو بدون سے یعنی فقرائے مسلمین کیا مسخرہ پکڑتے تھے ہم اونکو یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اور کہینگے یعنی سردار کفار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین اونکو کہ گنتے تھے ہم اونکو دنیا مین بدون سے یعنی اراذل سے کہ نہین ہی خیر اونمین اور اسلیے بھی برا جانتے تھے اونکو کہ خلاف تھے اونکے دین کے پس وہ برے تھے اونکے نزدیک اور مراد ان فقرائے مسلمین سے عمار اور بلال اور صہیب اور خباب اور سلمان وغیرہم ہین

شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ٭ ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست ٭ شعر ای گدایان خرابات خدا یار شماست ٭ چشم انعام مدارید ز انعامی چند ٭ اور اتخذناہم مین استفہام انکاری ہی کہ انکار کرینگے اپنے نفسون پر مسخر کرنے مین یعنی ہا کیون مسخر کیا تھا ہمنے اونسے کیا ہی برا کیا اور کرم زاغت متصل ہی ساتھ لفظ مالنا کے یعنی کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے اونکو دوزخ مین یعنی کیا وہ اسمین ہی ہی نہین یا پھر گئین ہین ان سے آنکھین ہماری کہ نہین دیکھتے ہم اونکو حال انکہ وہ اسمین ہین تقسیم کیا اونھون نے اونکے امر کو درمیان اسکے کہ ہون اہل جنت سے اور درمیان اسکے کہ ہون اہل نار سے مگر یہ کہ پوشیدہ ہوا اونپر مکان اونکا ٭ ف یعنی جب کفار دوزخ مین داخل ہونگے اور فقراے صحابہ کو وہان نہ دیکھینگے کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے یہان اونکو کہ ساتھ اونکے تمسخر کرتے تھے کیا ہمراہ ہمارے یہان داخل ہی نہین ہوئے ہین یا داخل ہوئے ہین اور پھر گئی ہین اونسے بینائیان ہماری اور چھپ گئے ہین ہمسے کہ ہم اونکو نہین دیکھتے ہین پس حق تعالی اون فقراے صحابہ کو حکم کریگا کہ بہشت کے بالاخانون پر چڑھو اور اپنے تئین کفار کو دکھاؤ تا کفار کو حسرت زیادہ ہو ٭ معا ٭ بحر ٭ وہان دیکھینگے سب بیچارے لوگ ادنی اعلی دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہین اور مسلمانون کو پہچانتے تھے اور سب برا جانتے تھے وہ نظر نہین آتے تو حیران ہو کر کہینگے کہ ہمنے اونکو غلط پکڑا ٹھٹھے مین وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہین یا اسی جگہہ ہین پر ہماری آنکھین چوک گئین ہمارے دیکھنے مین نہین آتے ٭ مو ٭

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهۡلِ النَّارِ ۝

یہ بات ٹھیک ہونی ہی جھگڑا آپسمین دوزخیون کا

تحقیق یہ حق ہی یعنی واجب ہی وقوع اسکا مراد اس سے جھگڑنا دوزخیونکا ہی ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ یعنی یہ جو بیان کیا ہمنے حال انکا البتہ سچ ہی ہونے والا ہی خواہ مخواہ بالضرور ہی یہ کہ کلام کرینگے یہ پھر بیان کیا کہ کیا ہوگا وہ پس فرمایا کہ وہ جھگڑنا ہوگا اہل نار کا آپسمین جیسا کہ اوپر گذرا اور ہر گاہ کہ مشابہ ہی گفتگو اونکی آپسمین اور جو کچھ کہ واقع ہوگا درمیان اونکے قسم سوال و جواب کے ساتھ اوس چیز کے کہ جاری ہوتی ہی درمیان جھگڑنے والون کے نام رکھا اسکا تخاصم یعنی جھگڑنا آپسمین اور اسلیے بھی یہ نام رکھا اسکا کہ قول رؤسا کا لَا مَرۡحَبًۢا بِهِمۡ اور قول اتباع اونکے کا بَلۡ اَنۡتُمۡ لَا مَرۡحَبًۢا بِكُمۡ قبیل خصومت سے ہی پس نام رکھا تمام گفتگو کا تخاصم واسطے مشتمل ہونے اوسکے کے اسپر ٭ مدارک ٭

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ۖ وَّمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

تو کہہ مین تو یہی ہون ڈر سنانے والا اور حاکم کوئی نہین مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانون کا اور زمین کا

وَمَا بَيۡنَهُمَا الۡعَزِيۡزُ الۡغَفَّارُ ۝

اور جو انکے بیچ ہی زبردست گناہ بخشنے والا

کہہ سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون اور نہین ہی کوئی معبود مگر خدا یگانہ باقوت پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی غالب بخشنے والا ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ یعنی کہہ اے محمد مشرکین مکہ سے کہ نہین ہون مین مگر رسول ڈرانے والا کہ ڈراتا ہون مین تمکو اللہ کے عذاب سے اور کہتا ہون مین واسطے تمہارے یہ کہ دین حق توحید اللہ کی ہی اور یہ کہ اعتقاد کیا جاوے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اکیلا بلا ند و بلا شریک زبردست ہر چیز پر اوسی کے لیے بادشاہت و ربوبیت ہی تمام عالم مین اور غالب ایسا ہی کہ اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا جب عذاب کرے گنہگارونکو اور مع ذلک بخشنے والا ہی اونکے گناہون کو کہ التجا کرین طرف اوسکے ٭ مدا ٭

قُلۡ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيۡمٌ ۝ اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ ۝ مَا كَانَ لِىَ مِنۡ عِلۡمٍۢ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰٓى اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ

تو کہہ یہ ایک بڑی خبر ہی کہ تم اوسکو دھیان مین نہین لاتے مجھکو کچھ خبر نہ تھی اوپر کی مجلس کی جب آپسمین تکرار کرتے ہین

إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○

مجکو تو یہی حکم آتا ہی کہ اور نہیں مین ڈر سنانے والا ہون کھول کر

کہہ یہ خبر بزرگ ہی تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم ساتھہ حال جماعت بلند قدر کے فرشتون سے جب آپسمین جھگڑتے اور سوال
کرتے ہین وحی نہین بھیجی جاتی ہی طرف میرے مگر یہ کہ مین ڈرانے والا آشکارا ہون ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ کہہ یہ خبر بزرگ ہی یعنی جو
خبر دی مینے تمکو کہ مین رسول ڈرانے والا ہون اور اللہ ایک ہی نہین کوئی شریک اوسکا خبر بڑی ہی نہین اعراض کرتا ایسی خبر سے مگر غافل
بڑی ہی غفلت والا پھر تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو یعنی غافل ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم الخ یہ دلیل بیان کی صحت نبوت آنحضرت کی کہ یہ جو
خبر بیان کرتے ہین فرشتون کی اور اونکے جھگڑنے کی آپسمین ایک امر ہی کہ نہین تھا اونکو اوسکا علم کبھی پھر جانا اوسکو حال اونکا نہین
چلا اوسی راہ کہ چلتے ہین لوگ بیچ حاصل کرنے علم اوس چیز کے کہ نہین جانتے ہین اور وہ سیکھنا اہل علم سے ہی اور پڑھنا کتابون کا
پس جانا گیا کہ نہین حاصل ہوا ہی اونکو مگر بسبب وحی بھیجنے اللہ تعالے کے اور إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ کی تقدیر ہی إِلَّا
لِأَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین وحی بھیجی جاتی طرف میرے مگر واسطے انذار یعنی ڈرانے کے اور بعضون نے کہا کہ
نبأ عظیم قصے آدم کے ہین اور خبر دینی اونکی بغیر سننے کے کسی سے اور ابن عباس سے ہی کہ نبأ عظیم قرآن ہی اور حسن بصری سے ہی کہ وہ
دن قیامت کا ہی جیسے کہ اور جاگہ فرمایا عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ○ اور مراد ملأ اعلی سے اصحاب قصے کے ہین یعنی
فرشتے اور آدم اور ابلیس اسلیئے کہ وہ تھے آسمان مین اور تھی گفتگو درمیان اونکے آپسمین اور وہ گفتگو یہ تھی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً یعنی مین کرنے والا ہون زمین مین نائب کہا فرشتون نے أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا
یعنی کیا کریگا تو نائب زمین مین اوسکو کہ فساد کریگا اوسمین اگر کوئی کہے کہ گفتگو تو اللہ مین اور فرشتون مین ہوئی تھی فرشتون مین
آپسمین کہان ہوئی تھی تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی گفتگو بواسطہ فرشتے کے ہوئی تھی پس صحیح ہی گفتگو کرنے والا حقیقت مین وہی فرشتہ
متوسط پس صحیح ہوا یہ کہ گفتگو تھی درمیان فرشتون اور آدم اور ابلیس کے اور وہ ملأ اعلی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دیکھا مینے یعنی خواب مین اپنے رب عز وجل کو اچھی صورت مین یعنی صفت مین فرمایا اللہ تعالی نے فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَىٰ
یعنی کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے یعنی کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث و گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین بیچ جگہہ
قبولیت کے جھگڑتے ہین آپسمین ہر کوئی کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن عرض کیا مینے کہ تو ہی خوب جانتا ہی کہا آنحضرت
نے پس رکھی اللہ تعالی نے ہتھیلی اپنی درمیان دونون مونڈھون میرے کے یعنی خصوصیت دی اونکو ساتھہ زیادتی فضل اور پہنچایا فیض اپنے
طرف اونکی جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھہ اوسکی پیٹھہ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھہ ڈالتے ہین پس پائی مینے
ٹھنڈک اوسکی درمیان سینے اپنے کی یعنی فیض الٰہی پہنچا میرے دل مین اور علوم ربانی پڑنے لگے اوسمین پس جانا مینے جو کچھہ کہ آسمانون
اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ
مِنَ الْمُوقِنِينَ ○ یعنی جیسے کہ دکھائی ہمنے تجکو اے محمد ربوبیت اور الوہیت آسمانون اور زمین کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو
ربوبیت اور الوہیت آسمانون اور زمین کی تاکہ دلیل پکڑے بسبب اوسکے ہم پر اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون سے فرمایا اللہ تعالی نے یعنی
بعد اوسکے پہنچانے علوم کے دوبارہ پوچھا کہ اے محمد کیا جانتا ہی تو کہ کس چیز مین گفتگو اور تنازع کرتے ہین ملائکہ عرض کیا مینے ہان جانتا ہون کفارات
مین نزاع کرتے ہین اور کفارات یہ ہین ٹھہرنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پیادہ پا چلنا طرف جماعتون کے اور کامل کرنا وضو کا وقت مکارہ کے
پس جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھہ خیر کے اور مریگا ساتھہ خیر کے اور گناہون سے ایسا پاک ہوا کہ جیسا پاک تھا اوس دن کہ جنا تھا اوسکو ماں

اوسکی سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای محمد جب نماز پڑھ چکے تو تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ
وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ فَاِذَآ اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْٓ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون
تجھسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت
ارادہ کرے تو ساتھ بندون اپنے کے فتنے کا یعنی گمراہی کا یا سزا کو پہنچانے کا پس اوٹھا لے مجکو طرف اپنے بغیر فتنے کے یعنی غیر گمراہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے اونھون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی
بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہی
یہ ہین پھیلانا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو
اوسوقت کہ لوگ سوتے ہون اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور
عبادت کی شعر شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ٭ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سے کہا دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہان تک کہ
نزدیک تھے ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اپنی صفون پر جیسے کہ ہو تم بیٹھے
پھر مڑے طرف ہماری پھر فرمایا آگاہ ہو تم تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سے کہ روکا مجکو تمسے آجکی صبح وہ یہ ہی کہ تحقیق مین اٹھا
رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مینے اور نماز پڑھی جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ بھاری ہوا
یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مینے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو اچھی صورت یعنی اچھی صفت مین کہا ای محمد کہا مینے حاضر ہون مین
ای رب میرے فرمایا پروردگار نے کسچیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار
یہی بات پوچھی اور مینے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مینے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون میرے کے یہان تک کہ
پائی مینے سردی اللہ تعالیٰ کی انگلیون کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا مینے سب کو پس فرمایا
ای محمد کہا مینے حاضر ہون مین ای رب میرے فرمایا کسچیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے کفارات مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا ہین وہ
کہا مینے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہتون کے یعنی جب ناخوش
لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی بیماری کے فرمایا پھر کسچیز مین گفتگو کرتے ہین کہا مینے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہین
وہ کہا حضرت نے کہا مینے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑھنی رات مین اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالیٰ نے
دعا کر اپنے لیے جو چاہے کہا حضرت نے دعا کی مینے یہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ
الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَآ اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ
حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْٓ اِلٰی حُبِّکَ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیونکا اور چھوڑنے
برائیونکا اور دوستی مسکینونکی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ پہنچانے کا ایک قوم مین پس مارے مجکو
غیر فتنے مین اور مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی کہ محبت رکھے
تجھسے یعنی مین اوسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ خواب حق ہی پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اوسکو لوگون کو ٭ ف ٭ کشاف ٭ معا ٭ درمنثور ٭

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ○ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ

جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مین بناتا ہون ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا چکون اوسکو اور پھونکون اوسمین ایک

رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ○

اپنی جان تو گر پڑو اوسکے آگے سجدے مین ※ مو

یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتون سے تحقیق مین پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو مٹی سے پس جب درست کرون اوسکو اور پھونکون مین اوسمین روح اپنی پس گر پڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے ※ قح ※ تفسیر ※ پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو مٹی سے یعنی آدم کو اور فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اگر کوئی کہے کیونکر صحیح ہوا یہ کہنا اونکو کہ مین پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو حال آنکہ وہ تو جانتے ہی نتھے کہ آدمی کیا چیز ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ کہا ہو اللہ تعالی نے واسطے اونکے کہ مین پیدا کرنے والا ہون ایک مخلوق کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہوگی ولیکن جس وقت کہ حکایت کیا اوسکو اقتصار کیا اسم پر اور روح اپنی کہ پیدا کیا ہی مینے اوسکو اور اضافت کیا اوسکو طرف اپنے تخصیص کے لیے مانند بیت اللہ اور ناقۃ اللہ کے اور معنی یہ ہین کہ زندہ کرو مین اوسکو اور گردانون اوسکو حساس جاندار اور گر پڑو زمین پر اور معنی یہ ہین کہ سجدہ کرو کہا بعضون نے کہ تھا انحنا یعنی جھکنا کہ دلالت کرے تواضع پر اور بعضون نے کہا کہ تھا سجدہ واسطے اللہ تعالی کے یا تھا سجدہ تحیت کا یعنی بجاے سلام کے مدا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ○ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سارے اکھٹے مگر ابلیس نے غرور کیا اور تھا وہ منکرون مین ※ مو

پس سجدہ کیا سارے فرشتون نے یکجا مگر شیطان نے سرکشی کی اور ہوا کافرون سے ※ فتح ※ تفسیر ※ لفظ کل احاطے کے لیے ہی اور اجمعون اجتماع کے لیے پس فائدہ دیا یہ کہ اونھون نے سجدہ کیا سبنے ایک ہی وقت مین نہ متفرق اوقات مختلفہ مین سرکشی کی یعنی سجدہ نکیا اور ہوا کافرون سے بسبب نہ ماننے امر کے اور ابلیس کو استثنا کیا ملائکہ سے حال آنکہ وہ جن تھا اسلیے کہ وہ ملائکہ ہی مین رہتا تھا اور بسبب کثرت عبادت کے مثل ملائکہ کے ہو گیا تھا بلکہ معلم تھا فرشتون کا ※ مدا ※ کشاف ※ تنبیہ ※ جاننا چاہیے کہ سجدہ عبادت کا سوائے اللہ تعالی کے کسیکو کسی وقت مین درست نہین ہوا ہی البتہ سجدہ تحیت کا یعنی بجاے سلام کے تھا جیسا کہ حضرت آدم کو ملائکہ نے کیا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین سجدہ تحیت کا بھی منسوخ ہوا اب کسیکو سوائے اللہ تعالی کے کسیطرح کا سجدہ کرنا درست نہین ہی چنانچہ مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ نے مائۃ المسائل مین اس مسئلے کو خوب واضح لکھا ہی واسطے ہدایت بھائی مسلمانون کے ترجمہ اوسکا مع روایتون کے لکھا جاتا ہی سجدہ کرنا غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر عبادت کی راہ سے غیر خدا کو سجدہ کرین تو موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر سجدہ بدون حضور نیت کے کرے وہ بھی موجب کفر کا ہی جیسا کہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہی اور سجدہ تحیت کا کہ اگلے زمانے مین تھا شریعت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام مین منسوخ ہوا چنانچہ کتابین تفسیر اور حدیث اور فقہ کی دلالت کرتی ہین ایسا نصاب الاحتساب مین ہی اِذَا سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰهِ یَكْفُرُ لِاَنَّ وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَی الْاَرْضِ لَا یَجُوْزُ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی لِمَا رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اٰمَنُوْا بِكَ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُؤْمِنُ بِكَ حَتّٰی تُرِیَنِیْ بُرْهَانًا خَالِصًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقُلْ لَهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَذَهَبَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَتَمَایَلَتِ الشَّجَرَةُ مِنْ

ع
وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

ع
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ
ص

فائدہ

ع
کہ وہ سجدہ تحیت کا تھا جیسا ایک قول ہے ... مدارک ۱۲ منہ مد ظلہ

اطن افیها الاکرمة حتی تقلعت عن الارض وجاءت معه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال لها عودی الی مکانک فعادت الی مکانها وقام کل عرق منها الی موضعه کما
کان فقال الاعرابی اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول الله ثم قال یا رسول الله کما انی
سألت منک برهانا خالصا فاذن لی حتی اصلی لک الصلوات الخمس واسجد لک فقال النبی
صلی الله علیه وسلم لو جازت السجدة لغیر الله لامرت المرأة ان تسجد لزوجها والمعنی فی
ذلک هو ان هذه عبادة خالصة لله تعالی فمن اتاها بغیر الله یکفر لانه شرک انتهی یعنی جب کہ
سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہو جاتا ہی اسلیے کہ رکھنا پیشانی کا جائز نہین ہی سوا اللہ تعالی کے کیونکہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی
آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ لوگ ایمان لائے آپ پر اور مین تم پر ایمان نہین لائے کا یہانتک
کہ دکھاو مجکو دلیل خالص اپنی نبوت کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جا طرف اس درخت کے اور کہہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتے ہین تجکو پس گیا اعرابی اوس درخت پاس اور کہا کہ رسول خدا بلاتے ہین تجکو پس جھکا درخت چارون طرف سے یہانتک
کہ اوکھڑا زمین سے اور آیا وہ اعرابی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ پھر جا اپنی جگہہ پس
چلا گیا وہ اپنی جگہہ اور جم گئی ہر رگ اوسکی اپنی اپنی جگہہ پر جیسے کہ تھین پس کہا اعرابی نے کہ گواہی دیتا ہی مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا
اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو پھر کہا یا رسول اللہ جیسے کہ مانگی مینے تمسے دلیل خالص پس حکم کرو مجکو تا کہ پڑھون مین تمہارے لیے
پانچون نمازین اور سجدہ کرون مین تمہارے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جائز ہوتا سجدہ غیر خدا کے لیے تو حکم کرتا مین عورت کو
یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور سبب اسمین یہ ہی کہ یہ سجدہ عبادت خالص اللہ ہی کے لیے ہی پس جو کوئی کرے سجدہ غیر اللہ کو کافر ہوگا اسلیے
کہ یہ شرک ہی تمام ہوئی عبارت صلبی کی اور فتاوی حمادیہ مین ہی ما یفعله کثیر من الجهلة من السجود بین یدی المشائخ فان
ذلک حرام قطعا بکل حال سواء کانت الی القبلة او الی غیرها وسواء قصد السجود لله تعالی او غفل
عنه یعنی بہت سے جاہل جو سجدہ کرتے ہین آگے مشائخ کے پس بلاشبہہ یہ حرام ہی یقینا ہر حال برابر ہی کہ ہو طرف قبلے کے یا غیر اوسکے کے اور برابر
کہ قصد کرے سجدہ کرنا اللہ تعالی کے لیے یا غافل ہو اوس سے اور تفسیر درمنثور مین ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ولا یتخذ بعضنا بعضا
اربابا من دون الله کہا عکرمہ نے هو سجود بعضهم لبعض اور یہ بھی حمادیہ مین ہی اذا سجد لغیر الله یکفر لان
وضع الجبهة علی الارض لا یجوز الا لله تعالی اور روضة العلما مین ہی ان السجدة لا تحل الا لله تعالی
یعنی بلاشبہہ سجدہ حلال نہین ہی سوا اللہ تعالی کے اور یہ بھی حمادیہ مین ہی التواضع لغیر الله حرام واذا سجد لغیر الله
معتقدا تحیته کفر قال الفقیه ابو جعفر من قبل الارض بین یدی سلطان او امیر او سجد له
فان کان علی وجه التحیة لا یکفر ولکن یصیر مرتکبا الکبیرة واما اذا سجد لهؤلاء الجبابرة
فهی کبیرة من الکبائر وهل یکفر مطلقا قال بعضهم هذا علی وجوه ان اراد به العبادة کفر
وان اراد به التحیة لم یکفر ویحرم علیه ذلک وان لم یکن له نیة کفر عند اکثر اهل العلم
فاما تقبیل الارض فهو قریب من السجود انتهی یعنی تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہی اور جب سجدہ کرے غیر خدا کو
باعتقاد تحیت اوسکی کے کافر ہوتا ہی کہا فقیہ ابو جعفر نے کہ جسنے چومی زمین آگے بادشاہ کے یا کسی امیر کے یا سجدہ کیا اوسکو پس اگر ہو
بطور تحیت کے نہین کافر ہوتا ہی ولیکن مرتکب ہوتا ہی کبیرہ کا اور امیر جبکہ سجدہ کرے واسطے ان ظالمین کے پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے اور آیا

کافر ہوتا ہی مطلقا یا نہین کہا بعضون نے کہ یہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کرے
ساتھ اوسکے تحیت کا نہین کافر ہوتا ہی اور حرام ہی اوسپر یہ اور اگر نہوا اوسکو کچھ نیت کا فر ہوتا ہی اکثر اہل علم کے نزدیک پس اوپر جو بنا
زمین کا پس وہ قریب ہی سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حمادیہ کا اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہی بیچ ذکر زیارت
قبور کے وَلَا یَنْحَنِیْ وَلَا یُقَبِّلُ الْاَرْضَ فَاِنَّهٗ بِدْعَةٌ اَیْ غَیْرُ مُسْتَحْسَنَةٍ فَتَکُوْنُ مَکْرُوْهَةً وَاَمَّا
السَّجْدَةُ فَلَا شَكَّ اَنَّهَا مُحَرَّمَةٌ فَلَا یَغْتَرُّ الزَّائِرُ بِمَا یَرٰی مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِیْنَ بَلْ یَتَّبِعُ الْعُلَمَاءَ
الْعَامِلِیْنَ انتہی یعنی اور نہ جھکے قبر پر اور نہ چومے زمین کو اسلیے کہ یہ بدعت قبیحہ ہی پس ہوگا مکروہ اور اوپر سجدہ پس بلاشک وہ حرام ہی
پس نہ فریب کھاوے زیارت کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علماء عاملین کا تمام ہوا مضمون شرح مناسک کا
اور مشکوٰۃ مین ہی قیس بن سعد سے کہا اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَیْتُ
الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ
بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ کُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ
النِّسَاءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰی اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ انتہی
یعنی آیا مین حیرہ مین کہ نام ایک شہر کا ہی پس دیکھا مینے وہان کے لوگون کو سجدہ کرتے واسطے سردار اپنے کے پس کہا مینے کہ البتہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے کہ مین آیا شہر حیرہ
مین پس دیکھا مینے اونکو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ سجدہ کرین ہم تمکو پس فرمایا مجکو کہ خبر دے تو کہ اگر
گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کریگا تو اوسکو پس کہا مینے نہین پس فرمایا کہ تم مجکو بھی سجدہ نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کرے
کسیکو تو البتہ حکم کرتا مین عورتون کو یہ کہ سجدہ کرین اپنے خاوندونکو واسطے اوس حق کے کہ گردانا ہی اللہ نے واسطے اونکے بیویون پر
نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی احمد نے معاذ بن جبل سے تمام ہوا مضمون مشکوٰۃ کی حدیث کا اور کہا سید نے حاشیے مین کہ مشکوٰۃ پر ہی
وَفِیْهِ اِرْشَادٌ وَّاِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّ الْمُمْکِنَ لَیْسَ مُسْتَحِقًّا لِّلسُّجُوْدِ وَالْعِبَادَةِ لِتَغَیُّرِهٖ وَزَوَالِهٖ بَلِ
الْمُسْتَحِقُّ لِلْمَعْبُوْدِیَّةِ وَالْمَسْجُوْدِیَّةِ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَدِیْمُ الَّذِیْ لَا یَحُوْمُ حَوْلَهٗ جَنَابَةُ
التَّغَیُّرِ وَالْفَنَاءِ وَالزَّوَالِ انتہی یعنی اسمین ارشاد اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ مخلوق نہین ہی مستحق سجود اور عبادت کے لیے
واسطے متغیر ہونے اوسکے کے اور زوال اوسکے کے بلکہ مستحق معبودیت اور مسجودیت کے لیے وہی اللہ واحد قدیم ہی کہ نہین پھرتا ہی گرد
اوسکے قصور تغیر اور فنا اور زوال کا تمام ہوا مضمون سید کا اور یہ حدیث یعنی لَوْ کُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِغَیْرِ اللّٰهِ
لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا حدیث مشہور ہی روایت کیا ہی اسکو کتنے صحابہ نے جیسے کہ روایت کیا ہی اسکو احمد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور بیہقی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے زید بن ارقم سے اور روایت کیا اسکو
ابو داؤد اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے قیس بن سعد سے اور ترمذی نے ابی ہریرہ سے اور دارمی اور حاکم نے بریدہ سے اور احمد نے معاذ سے اور طبرانی نے
سراقہ بن مالک اور صہیب اور عقبہ بن مالک اور غیلان بن مسلم سے اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے عائشہ رض سے اور بیہقی نے بھی
ابی ہریرہ سے اسیطرح لکھا ہی جمع الجواہر مین سیوطی نے اور تفسیر مدارک مین ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ اَیِ
اخْضَعُوْا لَهٗ وَاَقِرُّوْا بِالْفَضْلِ لَهٗ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ ذٰلِكَ انْحِنَاءً وَّلَمْ یَکُنْ خُرُوْرًا

علی الذقن والجمھور علی ان المامور بہ وضع الوجہ علی الارض وکان السجود تحیۃ لآدم
علیہ السلام وھو الصحیح اذ لو کان للہ تعالیٰ لما امتنع عنہ ابلیس وکان سجود التحیۃ جائزا
فیما مضی ثم نسخ لقولہ علیہ السلام لسلمان حین اراد ان یسجد لہ لا ینبغی لمخلوق ان
یسجد لاحد الا للہ تعالیٰ انتھی یعنی و اذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم کی تفسیر ہی کہ جھکو آدم کے لیے اور
اقرار کرو اوسکی فضیلت کا ابی بن کعب اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ تھا یہ جھکنا اور نہین تھا گرنا تھوڑی پر اور جمہور اسپر ہین کہ حکم
ملائکہ کو مونھہ کے بل گرنے کا تھا زمین پر اور تھا سجدہ کرنا تحیت واسطے آدم علیہ السلام کے اور یہی صحیح ہی اسلیے کہ اگر ہوتا سجدہ واسطے اللہ تعالیٰ
کے لیے تو نہ انکار کرتا اوس سے ابلیس اور تھا سجدہ تحیت کا جائز زمانۂ گذشتہ مین پھر منسوخ کیا گیا بسبب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے سلمان کو جب کہ
ارادہ کیا اونھون نے سجدہ کرنیکا آنحضرتؐ کو کہ نہین لائق ہی کسی مخلوق کو یہ کہ سجدہ کرے کسیکو سواے اللہ تعالیٰ کے تمام ہوا مضمون مدارک کا اور مائۃ المسائل کا ۱۲

قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدیّ استکبرت ام کنت من العالین ○

فرمایا اے ابلیس تجھکو کیا اٹکاؤ ہوا کہ سجدہ کرے اسچیز کو جو مینے بنائی اپنے دونون ہاتھون سے یہ تونے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے مین ؛ مو

کہا اللہ تعالیٰ نے اے شیطان کسچیز نے باز رکھا تجھکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اوسچیز کو کہ پیدا کیا مینے اوسکو اپنے دونون ہاتھون سے کہ تکبر
کیا تونے یا حقیقت مین ہی تو بلند قدر والون سے ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ پیدا کیا مینے اپنے دونون ہاتھون سے یعنی خود متولی ہوا مین اوسکی
پیدایش کا بلا واسطہ ملائکہ کے پس ایسے کو باستثال حکم میرے کے کیون نہ سجدہ کیا تونے اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ دو ہاتون والا اکثر اعمال
ہاتون سے کرتا ہی پس غالب کیا گیا عمل دونون ہاتون کا تمام اون اعمال پر کہ کیے جاتے ہین ساتھہ غیر ہاتھون کے یہان تک کہ کہا جاتا ہی عمل
قلب مین کہ یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون تیرے نے اور یہان تک کہ کہا جاتا ہی بن ہاتون والے کو کہ تونے اپنے ہاتون کیا جو کچھ کیا
پس اسی قبیل سے ہی لما خلقت بیدیّ اور عبداللہ بن حارث سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پیدا کین اللہ تعالیٰ نے تین چیزین اپنے ہاتھہ سے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھہ سے اور لکھی توریت اپنے ہاتھہ سے اور درخت لگائے فردوس
مین اپنے ہاتھہ سے پھر فرمایا قسم ہی اپنی عزت کی نہین رہیگا اسمین دائم الخمر اور نہ دیوث عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ جانا ہمنے
دائم الخمر کو پس کیا ہی دیوث فرمایا دیوث وہ ہی کہ سہل جانے اپنے اہل کے لیے برائی کو اور استکبرت الخ کے ایک تو وہی معنی ہین
جو مترجم نے لکھے اور ایک معنی یہ ہین کہ تو ہی نے اب تکبر کیا یہان تک کہ انکار کیا سجدے سے یا ہمیشہ سے تھا تو اوس قوم سے کہ تکبر
کرتے ہین پس تکبر کیا تونے سجدے سے بسبب ہونے تیرے کے اونسے اور یہ استفہام توبیخ و انکار کے لیے ہی ؛ مل ؛ در منثور ؛
معالم ؛ دونون ہاتون سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھہ سے اور روح کو غیب کے ہاتھہ سے اللہ غیب کی چیزین
بناتا ہی ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزین ایک طرح کی قدرت سے اس انسان مین دونون طرح کی قدرتین خرچ کین ؛ مو

قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ○

بولا مین بہتر ہون اوس سے مجھکو بنایا تونے آگ سے اور اوسکو بنایا مٹی سے ؛ مو

کہا شیطان نے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تونے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تونے اوسکو مٹی سے ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ یعنی اگر وہ پیدا کیا جاتا
آگ سے تو نہ سجدہ کرتا مین اوسکو اسلیے کہ وہ پیدا کیا جاتا مثل میرے پس کیونکر سجدہ کرون مین اوسکو کہ کم رتبہ ہی مجھسے اسلیے کہ وہ مٹی سے
پیدا ہوا اور آگ غالب ہوتی ہی مٹی پر کہ جلا دیتی ہی اوسکو ؛ صا ؛ آگ گرم ہی پر جوش اور مٹی سرد اور خاموش اونسے اوسکو خوب سمجھا
اللہ نے اسکو پسند کیا ؛ صا ؛ شعر ؛ خاک شو خاک تا بروید گل * کہ بجز خاک نیست مظہر گل

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ○

فرمایا تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا اور تجپر میری پھٹکار ہی اوس جزا کے دن تک ۞ مو

فرمایا اللہ تعالی نے پس باہر نکل بہشت سے تحقیق تو راندہ گیا اور تحقیق تجپر لعنت میری ہو جیو روز جزا تک ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی جبتک پھٹکار پڑتی جاویگی تیرے اعمال سے یہان سے نکل یعنی بہشت مین فرشتون کی صحبت مین جاتا تھا اب نکالا گیا ۞ مو ۞ بہشت سے یا آسمانون سے یا اوس خلقت سے کہ تھا تو اوسمین اسلیے کہ وہ فخر کرتا تھا اپنی خلقت پر پس بدل ڈالا اللہ تعالی نے اوسکی خلقت کو کہ کالا کر دیا اوسکو بعد اسکے کہ تھا گورا اور بدشکل کر دیا بعد اسکے کہ تھا خوبصورت اور تاریک کر دیا بعد اسکے کہ تھا نورانی راندہ گیا تکبر کیا ابلیس نے سجدہ کرنے سے اوسکو کہ پیدا کیا گیا مٹی سے اور یہ خیال نکیا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا سجدہ کرنے کا ملائکہ کو اور اونھون نے اتباع کیا اوسکا از راہ بزرگ جاننے خطاب اوسکے کے اور تعظیم کرنے کیلیے امر اوسکے کو پس ہوا وہ مردود اور لعنت میری یعنی دور کرنا میرا تمام بھلائیون سے روز جزا تک سے یہ گمان نکرے کوئی کہ اوسکی لعنت کی نہایت روز جزا تک ہی پھر موقوف ہو جائیگی اسلیے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دنیا مین نری لعنت ہی رہیگی اوسپر اور جب روز قیامت کا ہوگا تو اوس لعنت کے ساتھ عذاب بھی ہوگا یا جب کہ لعنت رہی اوسپر اوقات رحمت مین تو غیر اوقات رحمت مین بطریق اولی رہیگی اور لعنت وہان منقطع کیونکر ہوگی اسحال مین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ○ یعنی پس ندا کرنے والا یعنی فرشتہ ندا کریگا درمیان اونکے کہ لعنت اللہ کی ہی ظالمون پر ۞ مدل ۞

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○

بولا تو ای رب مجکو ڈھیل دے جس دن تک مردے جیوین فرمایا تو تجکو ڈھیل ہی اوسی وقت کے دن تک جو معلوم ہی

کہا شیطان نے ای پروردگار میرے پس مہلت دے مجکو اوس روز تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق تو مہلت دیے گیون سے ہی دن اوس وقت معلوم تک ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ وقت معلوم وہ وقت ہی کہ واقع ہوگا اوسمین نفخہ پہلا اور دن اوسکا وہ دن ہی کہ وقت نفخے کا ایک جز وہی اجزا اوسکے سے اور معنی معلوم کے یہ ہین کہ وہ معلوم ہی نزدیک اللہ کے معین ہی کہ نہ آگے بڑھیگا اور نہ پیچھے ہٹیگا ۞ مدل ۞

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

بولا تو قسم ہی تیری عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سبکو مگر جو بندے ہین اونمین تیرے چنے

کہا شیطان نے قسم تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو سبکو الا بندے خالص کیے ہوئے تیرے اونمین سے ۞ فتح ۞

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ○ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ○

فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہی اور مین ٹھیک ہی کہتا ہون مجکو بھرنا دوزخ تجسے اور جو اونمین تیری راہ چلے اوس سب سارے

فرمایا اللہ تعالی نے پس سچ بات ہی یہ اور سچ بات کہتا ہون مین البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجسے اور اونسے کہ پیروی تیری کرین اونمین سے اکٹھے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ سچ بات کہتا ہون مین یعنی نہین کہتا ہون مین مگر حق اور مراد حق سے یا تو اسم اوس عز و جل کا ہی کہ جو وارد ہوا ہی اوسکے اس قول مین إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ یا مراد حق سے وہ حق ہی کہ جو نقیض ہی باطل کی عظمت یاد دلائی اوسکو اللہ نے ساتھ قسمون اپنی کے ساتھ اسکے تجسے یعنی تیری جنس سے کہ وہ ذریت اوسکی ہی اور شیاطین اونمین سے یعنی آدم کی ذریت مین سے اونکے یعنی دوزخ کو بھرونگا متبوعون اور تابعون سے کہ سب وہان ہونگے نہین چھوڑونگا مین اونمین سے کسیکو ۞ مدل ۞ تنبیہ ۞ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری چیز ہی کہ شیطان باوجودیکہ معلم تھا فرشتون کا اور ایسی عبادت کی تھی کہ کوئی جگہ زمین پر باقی نچھوڑی تھی کہ جہان سجدہ نکیا ہو پھر ذرہ سی نافرمانی مین کیسا مردود ہوا اور باعث اس نافرمانی کا تکبر ہوا یہ تکبر بری ہی بلا ہی کہ

۵۳ قرأ فالحق بالرفع [illegible]

خاتمہ

سفر اصل ایمان مین ہی اگر غالب ہوا اور محروم کرنے والا ہی معرفت حق سے اور علم آیتون اوسکی سے اور موجب غصہ و بغض خدا کا اور ذلیل و خوار کرنے والا بندے کا اور منجر طرف عذاب جہنم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی نہ مانا شیطان نے حکم خدا کا اور تکبر کیا اور ہوا کافرون سے اور فرمایا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ یعنی قریب ہی کہ پھیرونگا مین اپنی آیتون سے اون لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین زمین مین بغیر حق کے اور فرمایا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ یعنی بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا ہی تکبر کرنے والون کو اور فرمایا اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ یعنی کیا نہین ہی جہنم مین ٹھکانا تکبر کرنے والونکا اور مانند انکے بہت آیتین ہین تکبر کی برائی مین اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دل مین برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی دوست رکھتا ہی یہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچھے اور جوتی اوسکی اچھی فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ زینت والا ہی دوست رکھتا ہی زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہی یعنی توحید و عبادت کا اور سرکشی ساتھ حق کے اور قبول نکرنا اوسکو اور حقیر جاننا لوگونکا اور فرمایا آنحضرت نے تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسے اللہ قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو اور ایک روایت مین ہی اور نہ دیکھیگا اللہ طرف اونکے اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی بڈھا زناکار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر اور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کبریا یعنی بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور عظمت یعنی بزرگی صفاتی ازار میری ہی پس جسنے چھینی مجھسے ایک انمین سے داخل کرونگا اوسکو آگ مین اور فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہی نفس اپنے کو یہان تلک کہ لکھا جاتا ہی متکبرون مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرت مین اور فرمایا آنحضرت نے اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند سرخ چیونٹیون کے دن قیامت کے آدمیون کی صورتون مین ڈھانکے گی اونکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے کے کہ دوزخ مین ہی نام ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگون کی پلائے جاوینگے عصارہ دوزخیون کے سے کہ وہ چھٹ دوزخیون کے پیپ لہو کا ہی کہا حضرت عمر نے اوس حال مین کہ وہ منبر پر تھے ای لوگون تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہی اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہی اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہی قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے دل مین بڑا ہی یہان تلک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہی لوگون کے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ اور فرمایا آنحضرت نے کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس اسپر نجات دینے والی چیزین پہلا تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین یعنی سامنے لوگون کے اور غائبانہ یا باطن و ظاہر سے شخص کا مراد ہی اور سچ بات خوشی و ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور محتاجگی مین اور اسپر ہلاک کرنے والی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے کو اچھا جانے اور صفتین اپنی خوش رکھے پس اس سے تکبر پیدا ہوتا ہی اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون خصلتون مین انتہی اور تکبر یہ ہی کہ اپنے تئین سب سے بالا اور زیادہ اور بہتر جانے اور اوس سے خوشی مین ہو اور اورون کو اپنے سے کم جانے اور نظر حقارت سے دیکھے اور تقدیم اپنی تمام کامون مین سبھون پر ڈھونڈھے اور اوس سبب سے نصیحت کسیکی اور بات نیک کسیکی اوسکے دل مین نہ سماوے اور اگر جو کچھ کہے سختی سے کہے اور تھوڑی سی بات مین غضبناک ہو جاوے اور تکبر اس حد کو پہونچا دیتا ہی کہ متکبر لوگون کو لائق اپنی خدمت کے بھی نہین جانتا ہی جیسے کہ اکثر اہل دنیا ہر کسی سے بات نہین کرتے ہین اور خدمت نہین لیتے ہین اور یہ بدترین صفات اور حجاب اعظم درمیان خدا اور بندے کے ہی اور بندے کو سب نیکیون سے اور اچھے اخلاق سے باز رکھتا ہی اور ساتھ بدی کے متخلق کرتا ہی اور تکبر کے کتنے ہی درجے ہین ایک تو تکبر خدا پر ہو کہ جیسے فرعون و نمرود نے کیا کہ بندگی سے عار رکھہ کر دعوی خدائی کا کیا اور دوسرے تکبر رسول پر ہی کہ جیسے کفار قریش نے

متابعت اور تصدیق اونکی سے تکبر کر کر منکر رہے اور تیسرے تکبر بندون پر ہی اور یہ اگرچہ درجے مین اول دونون سے کم ہی لیکن وبال اوسکا
بھی بڑا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نہین جانے کا وہ کہ جسکے دل مین برابر ایک دانے کے تکبر ہوگا اور اسباب
تکبر کے متعدد ہین ایک تو علم ہی کہ عالم بے عمل خود بین ہو کر سبھون کو مانند چارپایون کے جانتا ہی اور سب سے اپنی تعظیم و خدمت کی امید رکھتا ہی
اور اپنے افعال و اقوال سے سب پر احسان رکھتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ علم دینی نہین سیکھتا ہی تا حقیقت کار اوسپر کھلے اور موجب
تواضع کا ہو اور ریا واسطے حاصل کرنے دنیا اور مال و جاہ کے سیکھا ہی کہ اوس سبب سے وہ علم بھی اوسکے حق مین زہر قاتل ہوا اور اوسکو
ہلاکت دینی مین ڈالا ہی ایسے عالم اور صحبت اوسکی سے حذر کر کر ساتھ علماے عاملین کے صحبت رکھنی چاہیے اور عالم کو تامل کرنا اس مقدمے
مین اسقدر کافی ہی کہ جانے اس بات کو کہ عالم کو اوسکی تقصیر پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا کہ حدیث مین آیا ہی الجاھل یعذب
مرۃ والعالم سبع مرات یعنی جاہل عذاب کیا جاویگا ایک بار اور عالم سات بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
کون عالم تھا پھر کیسے آپ متواضع تھے اور دوسرا سبب کبر کا زہد و عبادت ہی کہ زاہد اور پارسا اور عابد کبر سے کم خالی ہوتے ہین
اور ریا اوسکی جہل دینداری ہی کہ اپنے پندار سے اپنے تئین نجات پایا ہوا اور بہترین خلق جانتا ہی اور اورونکو ہلاکت مین اور اگر اوسکے رنج
دینے والے کو کچھ آفت پہونچتی ہی تو کہتا ہی کہ میرے سبب سے اوسپر یہ آفت آئی اور احمق یہ نہین جانتا ہی کہ کفار کو بسبب ایذا رسول ع کے
آفت نہین پہونچتی تھی مین کون ہون کہ میری ایذا اسکے سبب کو آفت پہونچے اور عبادت کرنے والے کتنے ہی طرح کے ہین بعضے تو ایسے ہین کہ
اگرچہ کبر سے پاک نہین ہین لیکن ساتھ مجاہدے اور تکلف کے تواضع کرتے ہین اور اورونکو ساتھ زبان اور معاملے کے بہتر جانتے ہین
اور بعضے زبان سے کہتے ہین اور معاملے مین افعال کبر کے ظاہر کرتے ہین مانند تقدیم اپنی کے مجلس وغیرہ مین اور بعضے ساتھ زبان کے بھی
اور افعال کے بھی کبر اپنا ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم ایسی عبادت اور ایسا کام کرتے ہین کون ہی کہ ہمارے برابر ہو اور علاج کا یہ ہی
کہ بیچ حدیثون وعید کے تامل کرے اور تواضع کو پیشہ پکڑے اور جانے کہ جو کچھ خلق پر آفت و رنج پہونچتا ہی بسبب شومی میری کے ہی اور جانے کہ
تھوڑے سے تکبر سے اعمال میرے نابود ہو جاوینگے اور تیسرا سبب تکبر کا نسب ہی کہ صاحب نسب عالی اور اولیازادے ایسے فخر مین رہتے
ہین کہ سبکو مثل خادم کے بلکہ غلام اپنا جانتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ رسول علیہ السلام نے فاطمہ زہرا رض کو کہ نہایت پیاری اونکی تھین
فرمایا کہ تکیہ اسپر کہ مین بیٹی رسول ع کی ہون عمل کر عمل کر اور خداے تعالی نے فرمایا فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم
یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ومن خفت موازینہ
فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خلدون اور فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی بلا شبہہ
بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بہت متقی تمہارا ہی مصرع بندگی باید ہمیں آزادگی درکار نیست اور سبب کبر کا جمال ہی اور مال
اور قوت اور تابعدار اور چاکر اور غلام اور مرید اور قرابت اور مانند اونکے جو چیزین کہ آدمی اونکو اپنے نزدیک نعمت پہچانتا ہی حتی کہ مسخرے اور
مخنث اور ڈومنی بھی اپنے کسب پر تکبر اور تفاخر کرتے ہین اور علاج تکبر کے دفع کرنے کا یہ ہی کہ تامل کرے آیتون کہ جگہہ متکبر کی دوزخ ہی
اور سوچے کہ اصل آدمی کی قطرۂ منی کا ہی اور دنیا مین محتاج بہت سی چیزون کا ہی اگر ایک روٹی ہی اوسکو نہ پہنچے تو ہلاک ہو جاوے اور اگر ایک
کانٹا چبھے تو باوجود اس ڈیل ڈول کے عاجز ہو جاوے اور رنج مین پڑے اور باوجود اسکے موت و فنا سر پر کھڑی ہی ایسے کو تکبر کیا لائق ہی اور
یہ بھی ہی کہ جو کچھ تکبر حکم کرے خلاف اوسکے عمل مین لاوے اور مال اور حشم اور جاہ اور جمال اور تمام اسباب کبر دنیاوی کو فانی جانے اور فانی پر
تکبر کرنا نہایت حمق ہی اور عمدہ علاج تکبر کا یہ ہی کہ تواضع اختیار کرے کہ وہ صفات انبیا اور اولیا کے سے ہی رسول ع نے فرمایا کرم تقوی مین ہی
اور شرف تواضع مین اور تونگری یقین مین اور تواضع یہ ہی کہ حق کو قبول کرے اگرچہ لڑکے اور جاہل سے ہو اور اپنے تئین سب سے کمتر جانے مگر یہ کہ

تین علامتین ہین جھگڑا کرے اوس شخص سے کہ بالا ہو اوس سے رتبے مین اور ارادہ لینے کا کرے اوس چیز کا کہ نہین پہونچ سکتا ہو اوس تک
اور کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہو ابو موسی اشعری سے روایت ہو کہ کہا جسکو سکھاوے اللہ علم پس تعلیم کرے اوسکو اور نکو اور نہ کہے وہ چیز کہ نہین
اوسکو اوسکا علم اگر کہیگا تو ہوگا تکلف کرنے والو مین سے اور نکل جاویگا دین سے یعنی کمال دین سے مگر نصیحت اسکی طرف سے عالمون کے لیے
یعنی عالم کے لوگون کے لیے یعنی جن و انس کے لیے نہ ملائکہ کے لیے وحی بھیجی گئی ہو طرف میرے پس مین پونہچاتا ہون اوسکو اور البتہ جان لوگے
تم ای کفار کہ خبر صدق قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اوسمین بیان ہو وعدہ اور وعید اور ذکر بعث و نشور کا بعد ایک زمانے کے یعنی بعد موت کے
یا روز بدر کے یا روز قیامت کے ختم کیا سورۃ کو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ
ذکر کے کہ فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ٭ ملا در منثور ٭ تنبیہ ٭ غور کرنا چاہیے کہ صحابہ ضیافت مین کسنت ہی
تکلف کرنے سے پرہیز کرتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اب لوگ عرسون بے اصل مین اور شادیون مین کیسے کیسے تکلف کرتے ہین صرح
صاحب تقریب مقروض ہوتا ہی اور جہان سے بنتا ہی شیرینی وغیرہ کا سرانجام کرتا ہی اور لوگون کو رقعے بھیج بھیج کر بلواتا ہی یہ تکلف نہین ہی
تو کیا ہی شرع مین اگر قیمت مثل سے زیادہ پانی ہاتھ لگتا ہو تو حکم تیمم کر لینے کا ہی زاد و راحلہ نہو تو حج فرض نہین ہوتا ہی یہ کونسی ضرورت ہی
کہ اسکے لیے یہ کچھ تکلفات ہوتے ہین اگر انصاف کر کر سوچین تو صورت ریا کی پائی جاتی ہی یہ دل مین بھی بات ہوتی ہی کہ اگر عرس و شادی مین
کچھ نہ کرینگے تو شیخی کر کری ہوگی جب یہ مد نظر ہوا تو ثواب کہان کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی ریا کے عمل مین ثواب نہین ملتا بلکہ فرمایا ہی اِنَّ
یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ یعنی تھوڑا اسا ریا بھی شرک ہی اور ان روایتون مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل علم کو چاہیے کہ جو کچھ
کوئی پوچھے اگر یہ جانتا ہو تو بتا دے والا کہے مجھے معلوم نہین اب بعضے اہل علم کو جو کچھ معلوم نہین ہوتا ہی تو اوٹ پٹانگ بتا دیتے ہین
اونکو بھی یہی مقصود ہوتا ہی کہ اگر نہ بتاوینگے تو لوگون کے نزدیک بات ہیٹی ہوگی یہ بھی متکلفین و ریا کارون مین داخل ہین عیاذا باللہ منہ

سورۃ الزمر مکیۃ وہی خمس وسبعون آیۃ وثمانیۃ رکوعات

اس سورۃ کا نام سورۂ زمر ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ زمر کے معنی ہین جماعتون کے اور آخر مین ذکر ہی دوزخیون اور جنتیون کی جماعتون کا ان
آیتون مین وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا الخ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا الخ
اور یہ سورۃ مکی ہی سوا آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا کے تَشْعُرُوْنَ تک کہ یہ مدنی ہی اور نزول بعد سورۂ سبا کے ہوا اور
یہ بعد سورۂ ص کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے آخر مین ہی اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اور اسکے اول مین ہی تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ
مِنَ اللّٰہِ پس گویا کہ کہا گیا ھٰذَا الذِّکْرُ تَنْزِیْلٌ اور یہ نہایت اتصال و مناسبت ہی آپسمین اس جہت سے کہ اگر ساقط کیجاوے
بسم اللہ تو دونون کلام ملکر مانند ایک آیت کے ہوجائین پھر اللہ تعالی نے ذکر کیا ص کے آخر مین حضرت آدم کا اور اوسکی ابتدا مین
ذکر کیا اونکی بیوی کے پیدا ہونے کا اونسے اور تمام لوگون کے پیدا ہونے کا اونسے اور ذکر کیا لوگون کا پیدا ہونا اونکی ماؤن کی پیٹون مین
پیدایش بعد پیدایش کے پھر ذکر کیا کہ وہ مرینگے پھر ذکر کیا وفات نوم اور موت کا بیچ قول اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا کے پھر ذکر کیا قیامت کا
اور حساب کا اور جزا کا اور دوزخ کا اور جنت کا اور حکم کرنے کا درمیان اونکے ساتھ حق کے اور کہا گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اسی پر سورۃ تمام ہوئی پس ذکر کیا احوال خلق کا ابتدا سے آخر معاد تک متصل پیدایش آدم کے کہ مذکور ہی
پہلی سورۃ مین اور آیتین اسمین پچھتر ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ستر اور حروف چار ہزار اٹھتر اور رکوع آٹھ ٭

تناسق الدرر ٭ ملا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم ۝

اوتارا ہی کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہی حکمتوں والا ہی ۔ مو

بھیجنا اس کتاب کا جانب خدا کے غالب باحکمت کے سے ہی ۔ فتح

انا انزلنا الیک الکتب بالحق فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین ۝

ہمنے اوتاری ہی تیری طرف کتاب ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی نری کر کر اوسکے واسطے بندگی ۔ مو

تحقیق ہمنے بھیجی ہی طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو ۔ فتح تفسیر
ہمنے بھیجی ہی الخ یہ تکرار نہین اسلیے کہ اول مانند عنوان کے ہی واسطے کتاب کے اور دوسرا واسطے بیان اوس چیز کے ہی کہ کتاب [illegible] ہی خالص کر
واسطے اوسکے عبادت کو شرک اور ریا سے ۔ مد

الا للہ الدین الخالص والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ
سن رکھ اللہ کو ہی بندگی نری اور جنھوں نے پکڑے ہین اوس سے ورے حمایتی کہ ہم انکو پوجتے ہین سو اسواسطے کہ ہمکو پہنچا دین اللہ کی طرف
زلفی ان اللہ یحکم بینھم فی ما ھم فیہ یختلفون ان اللہ لا یھدی من ھو کذب کفار ۝
پاس درجے بیشک اللہ چکاویگا اون مین جس چیز مین جھگڑ رہے ہین البتہ اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا

آگاہ ہو خدا کے لیے ہی یعنی مقبول نزدیک اوسکے ہی پرستش کرنی خالص یعنی بغیر شرک کے اور اونھوں نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے
کہا اونھوں نے عبادت نہین کرتے ہین ہم انکی مگر اسلیے کہ نزدیک کر دین ہمکو طرف خدا کے بیچ مرتبے قرب کے تحقیق خدا حکم کریگا درمیان اونکے
بیچ اوس چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف رکھتے ہین تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ جھوٹا ناشکر ہی ۔ فتح
تفسیر خدا کے لیے ہی الخ یعنی وہ ایسا ہی کہ واجب ہی اختصاص اوسکا ساتھ اسکے کہ خالص کیجاوے اوسکے لیے طاعت ہر آمیزش
کدورت سے کیونکہ وہ مطلع ہی غیوب و اسرار پر حاصل یہ کہ نہین مستحق ہی عبادت خالص کا مگر اللہ یزید رقاشی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے
کہا یارسول اللہ ہم دیتے ہین مال اپنے واسطے طلب ذکر کے کہ لوگون مین مذکور ہو کہ فلانے نے مال دیا پس آیا ہمکو نہین کچھہ ثواب
ہوتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا کہا اوسنے یارسول اللہ ہم دیوین واسطے طلب اجر اور ذکر کے پس
کیا ہمکو ثواب ہوگا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نہین قبول کرتا ہی مگر وہ عمل کہ خالص اوسی کے لیے ہو پھر پڑھی
آنحضرت صلعم نے یہ آیت الا للہ الدین الخالص اور قتادہ سے منقول ہی کہ دین خالص گواہی دینی ہی لا الہ الا اللہ کی ہی اور حسن بصری سے ہی کہ دین خالص
اسلام ہی اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے یعنی پوجتے ہین وہ بتون کو کہتے ہین نہین پوجتے ہم مگر الخ اور تحقیق اللہ حکم کریگا
درمیان انکے یعنی درمیان مسلمانون اور مشرکون کے بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین کہتے ہین کہ جب مسلمان مشرکون کو کہتے کہ کسنے
پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو کہتے مشرک کہ اللہ نے پیدا کیے ہین پھر جب کہتے مشرکون کو مسلمان کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ پوجتے ہو بتون کو تو
کہتے مشرک کہ نہین پوجتے ہین ہم بتون کو مگر اسلیے کہ نزدیک کر دین وہ ہمکو طرف اللہ کے مرتبہ قرب مین اور معنی یہ ہین کہ اللہ حکم کریگا روز
قیامت کے درمیان جھگڑنے والون فریقین کے پس داخل کریگا مومنون کو جنت مین اور کافرون کو دوزخ مین اور خدا راہ نہین دکھاتا
ہی الخ یعنی راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ وہ اوسکے علم مین ایسا ہی کہ اختیار کریگا کفر کو یعنی نہین توفیق دیتا ہی اوسکو ہدایت کی
اور نہین مدد کرتا ہی اوسکی وقت اختیار کرنے اوسکے کے کفر کو اور جھوٹ بولنا اونکا یہ تھا کہ جنکو اونھوں نے دوست ٹھہرایا تھا

۵۱ قولہ تنزیل الکتاب یعنی القرآن مبتدا خبرہ من اللہ [illegible] من عند اللہ العزیز الغالب فی ملکہ الحکیم فی صنعہ ۱۲ جلال
۵۲ قولہ بالحق متعلق بانزلنا ۱۲ جلال
۵۳ قولہ والذین الخ وھو مقدور [illegible] والذین عبدوا الاصنام یقولون ما نعبدھم [illegible] ۱۲ جلال
۵۴ قولہ زلفی مصدر ای تقریبا ۱۲ جلال

سوائے اللہ کے اونمین سے بعضون کو اللہ کی بیٹیان کہتے تھے یعنی فرشتون کو چنانچہ اسی لیے اونکے قائل کرنے کے لیے اسکے بعد فرمایا
لو اراد اللہ الخ * مل در منثور تنبیہ * اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی عبادت خالص ہو شرک و ریا سے اور
سارے اچھے بندونکا اتفاق اسپر رہا ہی کہ عمل خالص کرنا چاہیے دکھانے سنانے کے لیے جو عمل ہو وہ ہرگز مقبول نہین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جمع کریگا اللہ لوگون کو اوس دن کے لیے کہ نہین شک اوسمین پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی
کی طرف سے جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو بیچ عمل کے کہ کیا تھا اوسکو اللہ کے لیے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک غیر خدا کے سے پس
بلا شبہہ اللہ بہت بے پروا شریکونکا ہی شرک سے اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سناوے لوگون کو عمل اپنا سناویگا اللہ اوسکو کانون خلق اپنی کو یعنی
برائی اور رسوائی اوسکی سناویگا اور حقیر کریگا اور ذلیل کریگا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہی
اللہ تعالی بے پروائی اوسکی اوسکے دل مین یعنی دل اوسکا غنی کردیتا ہی بسبب اسکے کہ قانع کرتا ہی اوسکو ساتھ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہی
اوسکے لیے پریشانی اوسکی یعنی خاطر جمع ہوتی ہی اس سبب سے کہ اسباب آپ سے مہیا ہوتا ہی اوس جگہہ سے کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکو دنیا
اسحال مین کہ وہ ذلیل ہوتی ہی کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین طرف سعی بہت کے اور جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہی اللہ تعالی
محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان کرتا ہی اوسپر امر اوسکا اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہی اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلینگے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے پہنینگے لوگون کے رجوع ہونے کے لیے
چمڑے بھیڑ کے بسبب ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانین اونکی بہت میٹھی ہونگی شکر سے اور دل اونکے بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کیا بسبب مہلت دینے میری کے مغرور ہوے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر اونھین
مین سے فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین حیران یعنی وہ متحیر ہوگا اوسکے دفع کرنے کا کچھ علاج نہین جانیگا اور فرمایا آنحضرت نے کہ کفایت ہی
آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے دین کی باتون مین یا دنیا کی باتون مین مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی کہا
ابو تمیمہ نے حاضر ہوا مین صفوان اور یارون اوسکے کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کہ کیا سنا ہی تو نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ کہا جندب نے کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی سناوے یعنی عمل نیک اپنے
لوگون کو سناویگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی سناویگا لوگونکو ریاکاری اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو اور جو کوئی مشقت ڈالے یعنی
لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر دن قیامت کے کہا اونھون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس کہا
جندب نے کہ بلا شبہہ اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی جو کوئی کر سکے یہ کہ نکھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ حائل ہووے درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گراوے اوسکو پس چاہیے کہ کرے تحقیق حضرت عمرؓ نکلے ایک دن طرف
مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمرؓ نے کس چیز نے
رولایا تجکو کہا معاذ نے رولایا مجکو ایک چیز نے کہ سنا مینے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے تحقیق
اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہوتے ہین نہین ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین
نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے دل اونکے چراغ ہدایت کے ہین نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے فرمایا آنحضرت نے تحقیق بندہ جب
نماز پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ بندہ میرا ہی حق
فرمایا آنحضرت نے ہوینگے اخیر زمانے مین کتنی ایک قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا

ف [illegible]

ف ١ [illegible]

ف ٢ [illegible]

بسبب رغبت کرنے لبعض اونکے کے طرف بعض کے اور بسبب ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی نماز پڑھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا فرمایا آنحضرت نے ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور خواہش پوشیدہ سے کہا شداد نے کہ کہا مینے یارسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی پیچھے آپکے فرمایا ہان آگاہ ہو و تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاندکو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اعمال اپنے اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونمین کا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے خواہش خواہشون اوسکے سے پس چھوڑ دیگا روزہ اپنا کہا ابو سعید نے کہ برامد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ ہم ذکر کررہے تھے آپسمین کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہان یارسول اللہ خبر دیجیے فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر ایک شخص کے یعنی کسیکو دیکھا دیکھتے ہوئے اپنی طرف اوسکے دکھانے کو لنبے لنبے سجدے وغیرہ کرنے لگا فرمایا آنحضرت نے اگر بلاشبہ ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہ دروازہ ہو اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہوگا ❊ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت اچھی یا بری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ❊ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد و خواہش اوسکی پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی بیری طاعت مین کرتا ہون مین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اور اگرچہ نہ کلام کرے تمام ہوئے مضمون حدیثون کے اور کسی بزرگ رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ زہد موقوف پانچ چیزون پر ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی ساتھ اوس چیز کے کہ ہاتھ مین ہو اوسکی پس آدمی کو چاہیے کہ ان آیات و احادیث کے مضمونون مین غور کرکر خالص اوسکی رضامندی کے لیے عبادت کرے ہرگز کسیکے دکھانے سنانے سے غرض نرکھے اور آیت مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى سے رد تعزیہ پرستون اور چھڑی پرستون اور گور پرستون وغیرہم کا بھی ہوا کہ ان بھلے آدمیون کو بھی جب کوئی سجدہ کرنے اور منت لغیر اللہ کے ماننے سے منع کرتا ہی تو یہ بھی یہی کہنے لگتے ہین کہ صاحب ہم انکو اللہ کے پیارے بندے جانکر ایسے کام کرتے ہین تو اللہ کے ہان ہماری غرض داشت کرین پس اونکو سوچنا چاہیے اس آیت کے مضمون مین کہ یہی تو کفار قریش بھی کہتے تھے جو تم کہتے ہو اور پھر اللہ نے اونکی مذمت کی اور بعینہ یہ کہنا تفسیر درمنثور مین قتادہ سے منقول ہی مانعبدہم الخ کی تفسیر مین ای مَا نَعْبُدُ هٰذِهِ الْاٰلِهَةَ اِلَّا لِيَشْفَعُوْا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی ہم نہین پوجتے ہین ان بتون کو مگر اسلیے کہ وہ سفارش کرین ہماری اللہ سے غرضکہ پوجنا سوا اللہ کے ہر کسیکے لیے منع ہی خواہ پیغمبر ہون یا فرشتے یا پیر اونکو بزرگ اور پیشوا اور اللہ کے پیارے بندے جانو اور اونکی محبت ظاہر و باطن مین رکھو اور ظہور محبت اونکی تابعداری ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ صریح اس آیت کریمہ سے سمجھا جاتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ نہ یہ کہ نام محبت کا جھوٹھ موٹ لیکر ٹسوے بہانے لگے اور طوق اطاعت کا گلے سے نکالکر الگ ہو گئے یہ دعوی محبت کا محض جھوٹا ہی تمام انبیا اور اولیا اللہ اور علمائے ربانیین ہی کہتے رہے ہین چھپا ہے اونکی کتابون مین دیکھ لے اور یہ کسی نے ہرگز نہین لکھا ہی کہ پیر پیغمبرون کو خدا کے مرتبے مین پونہچاوے اور بیجا بل محبت اسی کو جانتے ہین کہ جو معاملہ خدا سے رکھتے ہین وہی بزرگون سے رکھے تو تو محب ہی والا بے ادب اور یہ محض غلط ہی بھائیون خدائے تعالی کو خدا سمجھو اور پیغمبرون کو پیغمبر اور بزرگون کو بزرگ ایک کو دوسرے کے ساتھ ہرگز شریک نکرو کہ یہ خلاف ہی عقیدہ اہل سنت کے آگے تم جانو تمھارا کام ❊ شعر ❊ ہمارا کام کہدینا تھا یارو ❊ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ❊ مشکوٰۃ

❊ منبہات وغیرہا ❊

ف ماننے کھانے اور جماع اور سوا اسکے کے حاصل یہ کہ غالب ہو خواہش نفسانی کو طاعت خدا پر ۱۲

ف ۳ یعنی حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کرنا حق ریاکار ہووے ۱۲ سعید

ف ۴ صلاح و تقوی اوسکا یعنی حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کرکے گناہ ریا مین گرفتار ہو ۱۲ علی

ف ۵ اسلیے کہ اوسکے دل مین

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرلے تو چن لیتا اپنی خلق میں جو چاہتا وہ پاک ہے وہی ہے اللہ اکیلا دباؤ والا ۵

اگر چاہتا خدا کہ فرزند پکڑے تو البتہ چن لیتا اوس میں سے کہ پیدا کیا ہے اوس چیز کو کہ چاہتا پاکی ہے اوسکو وہی ہے خدائے یگانہ باقوت *فتح التفسیر* یعنی اگر جائز ہوتا اللہ کو لینا فرزند کا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور کہتے ہو اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا تو اختیار کرتا اللہ اپنی مخلوق میں سے جسکو چاہتا اور اوسکو فرزند ٹھہراتا نہ اونکو کہ تم کہتے ہو کہ ملائکہ بیٹیاں اسکی ہیں اور عزیز و مسیح بیٹے اوسکے پاکی ہے اوسکو پاکی بیان کی اپنی ذات کی اس سے کہ ہو اوسکے لیے کوئی جو کچھ کہ منسوب کرتے ہیں طرف اوسکے قسم شرکا اور اولاد سے اور رہنمائی کی اسپر ساتھ قول اپنے کے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی وہ ایک ہے بری ہے شریکوں اور اولاد سے قہار ہے یعنی بڑا ہی غالب ہے ہر چیز پر اور چیزوں میں سے معبود بھی اونکے ہیں پس کہاں سے ہونگے وہ اولیا شرکا پھر رہنمائی کی ساتھ بیان کرنے پیدا کرنے آسمانوں اور زمین کے اور لپیٹنے رات دن کے ایک کو دوسرے پر اور مسخر کرنے سورج و چاند کے اور جاری ہونے اونکے کے ایک وقت معین تک اور پیدا کرنے خلائق کثیر کے نفس واحد سے اور پیدا کرنے چارپایوں کے اوپر اسکے کہ وہ واحد لاشریک ہے قہار ہے کوئی اوسپر غالب نہیں ساتھ قول اپنے کے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الخ *مدا*

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ

بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور کام لگائے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہری مدت پر سنتا ہے وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا ۵

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ساتھ تدبیر درست کے لپیٹتا ہے رات کو اوپر دن کے اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور تابع کیا آفتاب اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک وقت مقرر میں آگاہ ہو وہ ہی غالب بخشنے والا *فتح التفسیر* لپیٹتا ہے الخ معنی یہ ہیں کہ ہر ایک اون دونوں میں سے غائب کر دیتا ہے دوسرے کو جب آجاتا ہے ایک دوسرے پر یعنی جب دن نکلتا ہے رات کو غائب کر دیتا ہے اور جب رات آتی ہے دن کو غائب کر دیتی ہے جیسے کہ اور جگہ فرمایا يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اور بعضوں نے کہا کہ داخل کرتا ہے رات کو دن پر پس بڑھ جاتا ہے دن اور داخل کرتا ہے دن کو رات پر پس بڑھ جاتی ہے رات جیسے کہ اور جگہ فرمایا يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ پس جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہے رات سے داخل ہوتا ہے دن میں اور جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہے دن سے داخل ہوتا ہے رات میں اور منتہی نقصان کا نو ساعتیں ہیں اور منتہی زیادتی کا پندرہ ساعتیں ہیں اور وقت مقرر سے مراد دن قیامت کا ہے غالب قادر ہے اوپر عذاب کرنے اوس شخص کے کہ نہ عبرت پکڑے ساتھ مسخر کرنے سورج و چاند کے پھر نہ ایمان لاوے اونکے مسخر کرنے والے پر بخشنے والا ہے واسطے اوس شخص کے کہ سوچے اور عبرت پکڑے پس ایمان لاوے چاند سورج کے مدبر پر *مدا معا*

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ

بنایا تمکو ایک جی سے پھر بنایا اوس سے اوسکا جوڑا اور اوتارے تمھارے واسطے چوپایوں سے آٹھ نر مادہ بناتا ہے تمکو

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

ماں کے پیٹ میں طرح پر طرح بنانا تین اندھیروں کے بیچ وہ اللہ ہے رب تمھارا اوسی کا راج ہے کسی کی بندگی نہیں سوائے اوسکے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو

پیدا کیا تمکو ایک شخص سے پھر پیدا کیا اوس شخص سے بیوی اوسکی کو اور اوتارین تمھارے لیے چارپایوں سے آٹھ قسمیں یعنی نر و مادہ اونٹ اور گائیں

[illegible]

اور دنبے اور بکری سے واللہ اعلم پیدا کرتا ہی تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے بیچ اندھیرون تین کے یعنی مشیمہ اور رحم اور پیٹ واللہ اعلم یہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ ایک شخص سے یعنی آدم سے اور اوسکی بیوی کو یعنی حوا کو کہا گیا ہی کہ نکالا اللہ تعالی نے حضرت آدم کی ذریت کو اونکی پیٹھ سے مانند چیونٹیون کے پھر پیدا کیا بعد اوسکے حوا کو اونکی پسلی سے اور اوتارین معنی اوتارنے کے یہان پیدا کرنے کے ہین مانند قول اللہ تعالی کے وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ یعنی پیدا کیا تمھارے لیے لباس کہ ڈھانکے ستر تمھارے یا پیدا کیا اونکو جنت مین ساتھ آدم ؑ کے پھر اوتارا اونکو یا انزل اسلیے فرمایا کہ چارپائے نہین جیتے ہین مگر بسبب روئیدگی کے اور روئیدگی نہین ہوتی ہی مگر بسبب پانی کے اور پانی اوتارتا ہی اللہ تعالی پس گویا کہ اوتارا اون چارپایون کو اور بعضون نے کہا کہ معنی اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ کے یہ ہین جَعَلَهَا لَكُمْ نُزُلًا وَّرِزْقًا یعنی کیا اونکو تمھارے لیے مہمانی ورزق ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے یعنی پہلے نطفہ تھا پھر ٹکڑا خون کا ہوا پھر لوتھڑا پھر ہڈیان اور گوشت بن کر بدن بنتا ہی اور روح پھونکی جاتی ہی جیسے کہ اوپر فرمایا اللہ تعالی نے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا یہی خدا یعنی جسکے یہ مصنوعات ہین وہی خدا پروردگار تمھارا پس کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی اسکی عبادت سے کیونکر پھیرے جاتے ہو راہ حق سے بعد سننے اس بیان کے اور دیکھنے دلیلون واضحہ کے پھر آگے بیان فرمایا کہ مین بے پرواہ ہون تمسے ساتھ قول اپنے کے اِنْ تَكْفُرُوْا الخ ❊ حل معنا ❊

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہین رکھتا تمھاری اور پسند نہین کرتا اپنے بندون کی منکری اور اگر حق مانوگے تو وہ پسند کریگا تمھارا اور نہ اوٹھاویگا کوئی

وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

بوجھ دوسرے کا پھر اپنے رب کی طرف تمکو پھر جانا ہی تو وہ جتاویگا تمکو جو کرتے تھے مقرر اوسکو خبر ہی جیون کے بات کی

اگر ناشکری کرو تم پس تحقیق خدا بے پرواہی تمسے اور نہین پسند کرتا اپنے بندون کے حق مین ناشکری کو اور اگر شکر کرو تم پسند کریگا اوسکو واسطے تمھارے اور نہ اوٹھاویگا کوئی بوجھ اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف رب تمھارے کے ہی پھر جانا تمھارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم تحقیق وہ جاننے والا ہی سینے والی باتون کو ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ خدا بے پرواہی تمسے یعنی تمھارے ایمان اور تم محتاج ہو اوسکی طرف بسبب ضرر پانے تمھارے کے ساتھ کفر کے اور نفع پانے کے ساتھ ایمان کے اور ناشکری کو یعنی کفر کو نہین پسند کرتا اسلیے کہ کفر نہین ہی ساتھ رضا خدا کے اگرچہ ہی بارادہ اوسکے اور اگر شکر کرو تم یعنی ایمان لاؤ اور اطاعت کرو اوسکی پسند کریگا اوسکو تمھارے لیے اسلیے کہ وہ سبب مطلب پانی تمھاری کا ہی پس اوسکے عوض مین تمکو جنت دیگا اور نہ اوٹھاویگا الخ یعنی نہین ماخوذ ہوگا کوئی بسبب گناہ دوسرے کے یعنی جو کریگا وہی پکڑا جاویگا یہ نہین ہونے کا کہ کسیکا بوجھ کوئی اور اوٹھاوے اور وہ اوسکے بدلے مین عذاب کیا جاوے اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی اور وہ جو حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهٗ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اوسکے یہ معنی ہین کہ سبکے گناہ سبب بانی اوسکے گمراہی کی طرف اوسپر ڈالے جاوینگے اور یہ بانا بڑا گناہ ہی اسواسطے اسکی سزا بھی بڑی ہی اور پھر طرف رب تمھارے کے یعنی جزا رب تمھارے کی رجوع تمھاری ہی پس خبر دیگا تمکو تمھارے اعمال کی اور بدلا دیگا تمکو اوسپر ❊ حل ❊ کہا ابن عباس اور سدی نے کہ معنی لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ کے یہ ہین کہ نہین پسند کرتا اللہ اپنے مومن بندون کے لیے کفر کو اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ یعنی میرے جو بندے ہین اونپر تجکو تسلط و تصرف نہین ہی پس لفظ عبادی عام ہی لفظ مین اور خاص ہی معنون مین مانند قول اللہ تعالی کے

عمٰؔ لَيْسَ ۔ بِهَا عِبَادُ اللّٰہِ کہ مراد عباد اللہ سے بعضے بندے ہین اور بعضون نے عام بندے مراد لیے ہین یعنی نہین پسند کرتا
کسیکے لیے اپنے بندونمین سے کفر کو کہ کفر کرین وہ ساتھ اوسکے یہ معنی روایت کیے گئے ہین قتادہ سے اور یہی قول سلف کا ہی کہنا اونھون نے
کفر کافر کا ناپسند ہی اللہ کو راضی نہین وہ اوس سے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہی ✣ معا ✣

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو
اور جب لگے انسان کو سختی پکارے اپنے ربکو رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا
إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ○
اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کے اور برابر کہ اوروں کو بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنون تو ہی آگ والون مین ✣ مو

اور جب پہونچتا ہی آدمی کو کچھ رنج دعا کرتا ہی جناب پروردگار اپنے سے رجوع کرکر طرف اوسکے پھر جب دیتا ہی اوسکو کوئی نعمت اپنے
پاس سے بھول جاتا ہی جو کچھ کہ دعا کرتا تھا بسبب اوسکے پہلے اس سے اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریکون کو تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ سے
کہہ فائدہ اوٹھا تا رہ ساتھ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو دوزخیون سے ہی ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ آدمی سے مراد ابوجہل ہی
یا تمام کافر اور ضر سے مراد بلا و سختی ہی رجوع کرکر طرف اللہ کے ساتھ دعا کے نہین دعا کرتا غیر اوسکے سے اور نَسِيَ مَا كَانَ الخ کے معنی
یہ ہین کہ بھول جاتا ہی اپنے اوس پروردگار کو کہ تضرع کرتا تھا طرف اوسکے یا یہ معنی ہین کہ بھول جاتا ہی اوس ضر کو کہ تھا پکارتا اللہ تعالیٰ کو
طرف دور کرنے اوسکے کے یعنی اوسکے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے جو اوسنے شریک مقرر کیے ہین نتیجہ اوسکا یہ ہی
کہ گمراہ کرے اوروں کو اللہ کی راہ سے یعنی دین اسلام سے کہہ اے محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھا تا رہ یہ امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہی تھوڑے روز
یعنی دنیا مین یہ قبیل خذلان اور چھوڑ دینے کے سے ہی گویا کہ کہا گیا اوسکو کہ جب قبول کیا تو نے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو ساتھ اوسکے
کہ وہ ایمان و طاعت ہی تو تو لائق اسکے ہی کہ نہ حکم کیجیے تجکو ساتھ اوسکے بعد اسکے اور حکم کیا جاوے تو ساتھ ترک کرنے اوسکے کی سالفہ
اور مانند اسکے ہی معنوں مین قول اللہ تعالیٰ کا مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ یعنی یہ بہرہ مندی چند روزہ ہی پھر ٹھکانا
انکا دوزخ ہی ✣ عل ✣ کشاف ✣ تنبیہ ✣ مراد بھول جانے سے یہ ہی کہ اوسکے امر و نہی کا خیال نہین رکھتا جہان فراغت ہوئی
پھر کہان نماز کہان روزہ اور کہان ترک کفر و فسق و فجور سے بچنا اگر کوئی سمجھاتا بھی ہی تو کہتا ہی کہ مین جلدی سب کچھ کیا چاہیے کبھی کہتا ہی کہ
میان اللہ نے فراغت دی ہی ابھی چین کرین تو کب کرینگے کبھی کہتا ہی کہ بھائی دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی کیا کرین کچھ نہین بنتی غرض کہ
مصیبت مین تو وہ تضرع و زاری اللہ سے ہوتی ہی اور جب رہائی اوس مصیبت سے ہوتی ہی اور فراغت حاصل ہوتی ہی تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہی
گویا سانڈ بیل ہی جو چاہتا سو کرنے لگا بس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی مین اللہ کو یاد کرنا اور فراغت مین بھول جانا اوسکو یہ بہت بری
بات ہی اور کافرون کی صفت ہی بندے مومن کو چاہیے کہ بہرحال اپنے مولی کو بھولے نہین اور یہ کام قابو جیون کا ہی کہ جب حاجت درپیش آئی
تو ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کرنے لگے اور جب حاجت روا ہو گئی اور چین میسر ہوا بالکل غافل ہو گئے اوسکی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالیٰ
نے اور جا بھی بیان فرمائی ہی اس آیت مین وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ○ یعنی اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے
چوڑی ✣ شعر ✣ بہر کفر یاد رسی روز مصیبت خواہ ✣ گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ
بھلا ایک جو بندگی مین لگا ہی گھڑیون راتکے سجدے کرتا اور کھڑا خطرہ رکھتا ہی آخرت کا اور امید رکھتا ہی اپنے رب کی مہر کی تو کہہ کوئی

يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

برابر ہوتے ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی ع ٩

کیا وہ ناشکر مشرک بہتر ہی یا وہ شخص کہ عبادت کرنے والا ہی بیچ ساعتون رات کے سجدہ کرتا ہوا اور کھڑے ڈرتا ہی آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ کہ نہین جانتے سوا اسکے نہین کہ نصیحت مانتے ہین عقلمند ٭

فتح٭ تفسیر٭ بعضون نے اَمَّنْ ہو قانت کے معنی یہ لکھے ہین کیا وہ شخص کہ قانت ہی مانند غیر اپنے کے ہی یعنی جو کہ مطیع ہو کیا وہ مانند نافرمان کے ہی یعنی نہین ہین دونون برابر کہا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق مین اور ضحاک نے کہا کہ نازل ہوئی ابوبکر اور عمر کے حق مین اور ابن عمر سے ہی کہ نازل ہوئی یہ حضرت عثمان کے حق مین اور کلبی سے ہی کہ یہ نازل ہوئی ابن مسعود اور عمار اور سلمان کے حق مین اور قانت کے معنی ہین مطیع اللہ کا اور ابن عمر نے کہا کہ قنوت پڑھنا قرآن کا اور طول قیام اور سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا یعنی نماز مین ڈرتا ہی آخرت سے یعنی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی یعنی جنت کی اور دلالت کرتی ہی یہ آیت اسپر کہ مومن کو واجب ہی یہ کہ ہو درمیان خوف اور رجا کے امید رکھے اللہ کی رحمت کی نہ اپنے عمل کی اور ڈرتا رہے اوسکے عذاب سے بسبب قصور کرنے کے اپنے عمل مین پھر رجا یعنی امید جب بڑھجاوے اپنی حد سے تو ہوتی ہی امن اور خوف جب بڑھجاوے اپنی حد سے تو ہوتا ہی یاس یعنی ناامیدی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ یعنی پس نہین امن مین ہوتے ہین اللہ کے مکر سے مگر قوم زیانکار اور فرمایا إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ یعنی نہین ناامید ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر پس معلوم ہوا کہ امن یعنی نڈر ہو بیٹھنا اللہ کے عذاب سے اور ناامید ہونا بالکل اوسکی رحمت سے دونون چیزین بری ہین پس واجب ہی کہ خوف و رجا کی حدون سے بڑھے نہیں ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امید بھی رکھے اوسکی رحمت کی اسی لیے کہا گیا ہی الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان بیچ مین ہی خوف و رجا کے حاصل یہ کہ نہ تو بالکل نڈر ہو بیٹھے کہ نماز روزہ وغیرہ اوامر و نواہی چھوڑ دے اور کہے کیا ڈر ہی اللہ تو غفور و رحیم ہی اور نہ بالکل ناامید ہو جاے اوسکی رحمت سے بلکہ اوسکی طاعت مین مصروف رہے اور پھر ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امیدوار اوسکے فضل و کرم کا رہے چنانچہ منقول ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا یعنی بالفرض قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا جنت مین ایک شخص تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسی طرح اگر پکارا جاوےگا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون اور حضرت حسن بصری سے منقول ہی کہ اونسے پوچھا گیا حال ایک شخص کا کہ معاصی مین جری رہتا ہی اور امید رکھتا ہی تو اونھون نے کہا هَذَا تَمَنٍّ یعنی یہ آرزو بے باطل ہی اور رجا نہین ہی مگر قول اللہ تعالی کا پھر پڑھی یہی آیت أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انس سے کہ کہا داخل ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس حال مین کہ وہ قریب الموت تھا پس فرمایا اوسکو کہ کیسا پاتا ہی تو اپنے کو یعنی کیا حال ہی تیرا سو اوسنے عرض کیا کہ امید رکھتا ہون اور ڈرتا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جمع ہوتی ہین یہ دونون چیزین کسی بندے کے دل مین ایسی جگہہ مین یعنی ایسے وقت مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی انتہی اور وہ لوگ کہ جانتے ہین مراد جاننے والون سے علما دیندار عمل کرنے والے ہین تقدیر کلام یون ہی يَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ گویا کہ ٹھہرایا اللہ تعالی نے اون علما کو کہ عمل نہین کرتے ہین غیر عالم اور اسمین بڑی تنبیہ ہی اون لوگون کو کہ جمع کرتے ہین علوم پھر فرمانبرداری نہین کرتے ہین اللہ کی اور کلام علمی بہت سے کرتے ہین پھر دنیا مین مفتون ہو رہے ہین پس وہ اللہ کے نزدیک جاہل ہی ہین اسلیے کہ قانتین ہی کو علما ٹھہرایا اور جائز ہی کہ مراد ہو اس سے تشبیہ یعنی جیسے کہ نہین برابر ہوتے ہین عالم و جاہل اسیطرح نہین برابر ہین مطیع و عاصی ٭ مل ٭ کشاف ٭ درمنثور ٭ مرقاة ٭

اوپر عتاب و فہمایش مشرکین کو فرماکر اب نصیحت فرماتے ہین مومنون کو از راہ مہربانی کے ✤

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ
تو کہہ ای بندون میرے جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین اونکو ہی بھلائی اور زمین
اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
اللہ کی کشادہ ہی ٹھہرنے والون ہی کو ملتا ہی اونکا نیگ ان گنت

کہہ ای محمد میری طرف سے ای بندون میرے کہ ایمان لائے ہو ڈرو اپنے پروردگار سے واون لوگون کے لیے کہ نیکی کی اس دنیا مین حالت نیک ہوگی اور زمین خدا کی کشادہ ہی سوا اسکے نہین کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنے والون کو ثواب اونکا بیشمار اس آیت مین تعریض ہی ساتھ ہجرت حبشہ کے ✤ **فتح تفسیر** ✤ ڈرو یعنی ساتھ بجا لانے حکمون اوسکے کے اور بچنے کے منہیات اوسکے سے نیکی کی یعنی ایمان لائے اور طاعت کی اللہ کی دنیا مین اور لفظ فی متعلق ہی لفظ احسنوا کے نہ لفظ حسنہ کے معنی اسکے یہ ہین کہ جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین پس اونکے لیے ایسے حسنہ یعنی بھلائی ہی آخرت مین کہ بیان نہین ہوسکتی اور وہ داخل ہونا جنت کا ہی اور سدی مفسر نے متعلق کیا ہی لفظ فی کو ساتھ حسنہ کے اور تفسیر کیا ہی حسنہ کو ساتھ صحت و عافیت کے اور زمین خدا کی کشادہ ہی یعنی کچھ عذر نہین ہی بہت نیکی کرنے والون کو ہرگز یہان تک کہ اگر بہانہ کرین وہ یہ کہ ہم اپنے وطنون مین بہت نیکی نہین کرسکتے ہین تو کہا گیا اونکو کہ اللہ کی زمین کشادہ ہی اور شہر اوسکے بہت سے ہین پس چلے جائین اور شہرون کی طرف اور پیروی کرین انبیا اور صالحین کی اونکی ہجرت کرنے مین طرف غیر شہرون اپنے کے تاکہ زیادہ کرین بھلائی ہجرت کے ساتھ اور بھلائیون اپنی کے اور طاعت یعنی پیروی انبیا وغیرہ کے ساتھ اور طاعتون اپنی کے اور کہا ابن عباس نے ارض اللہ واسعۃ کی تفسیر مین یعنی کوچ کرو مکے سے اور اسمین رغبت دلانی ہی ہجرت کرنے پر اوس شہر سے کہ ظاہر ہون اوسمین گناہ اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی ہی یہ بیچ حق مہاجرین حبشہ کے اور کہا سعید بن جبیر نے اسکی تفسیر مین کہ جو کوئی حکم کیا جاوے ساتھ معاصی کے پس چاہیے کہ بھاگے اور مجاہد نے کہا اسکی تفسیر مین کہ زمین میری فراخ ہی پس ہجرت کرو اور الگ ہوؤ بتون سے اور صبر کرنے والون کو یعنی جنھون نے کہ صبر کیا اپنے وطنون کے چھوٹنے پر اور کنبے کے چھوڑنے پر اور بلاؤن کے اوٹھانے پر اللہ کی طاعت مین اور خیر کے زیادہ کرنے مین اور صبر کیا اپنے دین پر کہ نہ چھوڑا اوسکو بسبب ایذا کے اونکو ثواب بیحساب ملیگا کہا ابن عباس نے کہ حساب کرنے والون کے حساب مین بھی نہین آسکنے کا یعنی بہت ثواب ملیگا اور روایت کیا ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ اللہ جب دوست رکھتا ہی ایک بندے کو یا چاہتا ہی یہ کہ دوستی کرے اوس سے تو ڈالتا ہی بلا اوپر اوسکے پھر بھر کر ڈالتا ہی بلا اوپر ڈالنے کے یعنی بکثرت پھر جب دعا کرتا ہی بندہ کہتے ہین فرشتے پسندیدہ آواز ہی یہ کہتے ہین جبرئیل کہ ای رب میرے یہ فلانا بندہ ہی تیرا روا کر حاجت اسکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ چھوڑ دے اسکو یعنی دعا کرنے دے کچھ نہ کہہ اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون مین آواز اوسکی پھر جب کہتا ہی وہ یا رب فرماتا ہی اللہ جل شانہ لبیک عبدی و سعدیک یعنی حاضر ہون مین ای بندے میرے اور مدد کرونگا تیری قسم ہی اپنی عزت کی نہین دعا کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ قبول کرونگا تیرے لیے اور نہین سوال کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ دونگا تجکو یا تو جلدی دونگا تجکو جو کچھ کہ سوال کیا تو نے اور یا ذخیرہ کرونگا تیرے لیے اپنے پاس فضل اوس سے اور یا دفع کرونگا بلا بہت بڑی اس سے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھڑی کیجاوینگی ترازوین روز قیامت کے پھر لایا جاویگا اہل صلوۃ کو پس پورے پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل صدقہ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل حج کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل بلا کو پس نہین

فائدہ: بیان تفسیر حسنہ

فائدہ: در بیان فضیلت صبر اہل بلا

یعنی اور شہرون مین چلا جاوے کہ اللہ کی زمین تنگ نہین ١٢ [illegible] موضح ١٢

کھڑی کیجاویگی اونکے لیے ترازو اور نہین پھیلایا جاویگا اونکے لیے دیوان یعنی نامۂ اعمال اور ڈالا جاویگا اونپر ثواب ڈالا جانے کر
بیشمار یہان تک کہ اہل عافیت آرزو کرینگے کہ کاش کہ کاٹے جاتے بدن اونکے اور ایک روایت مین ہی چمڑے اونکے قینچیون سے بسبب
لیجانے اہل بلا کے فضل کو اور یہ سمجھا جاتا ہی اس قول اللہ تعالی کے سے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝
ف۔ معالم درمنثور تنبیہ ＋ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایسے شہرون سے جہان غلبہ کفر و فسق کا ہووے وہان سے
ہجرت کرنی لازم ہی اسلیے کہ بُری صحبت کی بُری تاثیر ہوتی ہی کہ بسبب اختلاط کے گناہ کی بُرائی دل سے نکل جاتی ہی اور جب ایسا حال
ہوتا ہی تو خوف زوال ایمان کا ہی عیاذا باللہ منہ اسلیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مُقِیْمٍ
بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءٰی نَارَاهُمَا رواہ ابوداؤد یعنی مین بیزار
ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہی مشرکون مین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیے کہ اقتضا ایمان یہ ہی کہ مشرک اور مسلمان
آپسمین ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ اونکی آگ نہ نظر پڑے چہ جا اونمین رہنا کہ ساتھ رہنے سے
سُستی اسلام مین آجاتی ہی بسبب دیکھنے رسمون اونکی کے پس بھائیون ہم لوگون کو اپنے حال پر رونا چاہیے کہ ہم سے رسول اللہ بیزار ہین
اس کفرستان کے رہنے سے لیکن چونکہ استطاعت نہین رکھتے امید ہی کہ وہ معذور رہون اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹھکانا ہی ہمارا
جسکو اللہ تعالی استطاعت دے ارادہ ہجرت کا کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہی کہ حق کہین تو گلے گھونٹے جاتے ہین اور خاموش رہین
تو نقصان ایمان ہی شعر اِلٰهِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ ＋ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ ＋ وَهَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِهٖ
قَرَارًا ＋ یَا اِیْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ ＋ اور اس آیت شریفہ سے تاکید اور خوبی اور فضیلت تقوی اور نیک کامون اور صبر کی بھی
معلوم ہوئی سبحان اللہ یہ چیزین بڑی ہی نعمت ہین اور کلام اللہ مین جابجا ان چیزون کے کرنے کا حکم ہی اور فائدے انکے بیان فرمائے ہین
از انجملہ اس آیت مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والون ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی کل کے لیے اور ڈرو اللہ سے
بلاشبہہ اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ
لَا یَحْتَسِبُ ط یعنی اور جو شخص ڈرے اللہ سے کرتا ہی اوسکے لیے نکلنا ہر رنج سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جاہ سے کہ گمان
نہین رکھتا ہی اور فرمایا لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی تقوی رکھنے والون کے لیے اونکے رب کے پاس جنتین ہین کہ جاری ہین اونکے
نیچے سے نہرین ہمیشہ رہینگے اونمین اور بیبیان ہین پاکیزہ اور رضامندی اللہ کی طرف سے اور اللہ بینا ہی بندون کے حال کا اور اسی طرح
بہت آیتین ہین تقوی کی تاکید و فضیلت کی چنانچہ اوپر بھی کچھ اسکا بیان ہوچکا ہی اور آگے بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور صبر وغیرہ کا بھی
اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ دیکھا مینے تمام دوستون کو پس نہین دیکھا مینے کوئی دوست افضل محافظت زبان سے اور دیکھے مینے تمام لباس
پس نہین دیکھا مینے کوئی لباس افضل ورع یعنی پرہیزگاری سے اور دیکھین مینے تمام نیکیان پس نہین دیکھی مینے کوئی نیکی افضل نصیحت سے
اور دیکھے مینے تمام مال پس نہین دیکھا مینے کوئی مال افضل قناعت سے اور دیکھے مینے سارے کھانے پس نہین دیکھا مینے کوئی کھانا لذیذ
صبر سے اور تقوی بغیر کئی باتون کے میسر نہین ہوتا چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی اون
گھاٹیون سے گذرے تو تقوی کو پہنچے اختیار کرنا سختی کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر
اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر اور کہا وہب بن منبہ نے کہ لکھا ہوا ہی

تنبیہ جلیلہ

توریت مین جو کوئی توشہ آخرت کا طیار کرے دنیا مین ہوگا روز قیامت کے حبیب اللہ تعالی کا اور جو کوئی ترک کرے غصہ کو ہوگا اللہ کی
پناہ مین اور جو کوئی ترک کرے محبت عیش کی دنیا مین ہوگا روز قیامت کے امن مین اللہ کے عذاب سے اور جو کوئی ترک کرے حسد کو ہوگا
روز قیامت کے تعریف کیا گیا روبرو خلائق کے اور جو کوئی ترک کرے حب ریاست کو ہوگا روز قیامت کے عزیز نزدیک ملک جبار کے
اور جو کوئی ترک کرے فضول کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے چین مین ہمیشہ کو اور جو کوئی ترک کرے جھگڑے کو دنیا مین ہوگا روز
قیامت کے مطلب پاتا ہے اور جو کوئی ترک کرے بخل کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے ذکر کیا گیا سامنے خلائق کے اور جو کوئی
ترک کرے راحت کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے سرور اور جو کوئی ترک کرے حرام کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے انبیا کے ہمسائے مین
اور جو کوئی ترک کرے نظر حرام کو دنیا مین ٹھنڈی کریگا اللہ آنکھین اوسکی روز قیامت کے ساتھ اولین کے اور جو کوئی ترک کرے غنا کو
دنیا مین اور اختیار کرے فقر کو بھیجیگا اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کے طرف جنت کے ساتھ اولین کے اور جو کوئی کھڑا ہو واسطے حاجت
روائی اپنے بھائی مسلمان کے دنیا مین پورا کریگا اللہ واسطے اوسکے حاجتین دنیا اور آخرت کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اوسکی قبر مین
کوئی مونس پس چاہیے کہ کھڑا ہو تاریکی رات مین اور نماز پڑھے یعنی تہجد کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عرش رحمن کے سایے مین پس چاہیے کہ
ہو زاہد اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حساب اوسکا آسان پس چاہیے کہ ہو خیر خواہ اپنے نفس کا اور اپنے بھائی مسلمانون کا اور جو کوئی چاہے
یہ کہ ہو جنت مین پس چاہیے کہ ہو اللہ کا ذکر کرنے والا رات و دن مین اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہون اوسکے لیے فرشتے زیارت کرنے والے
پس چاہیے کہ ہو پرہیزگار اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اون لوگون مین سے کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے پس چاہیے کہ توبہ کرے اللہ
توبہ نصوح اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو غنی پس چاہیے کہ ہو راضی اللہ کی قسمت پر اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو فقیہ پس چاہیے کہ ہو خاشع یعنی
دل سے عاجزی کرنے والا واسطے اللہ تعالی کے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حکیم پس چاہیے کہ ہو عالم اور جو کوئی چاہے سلامتی لوگون سے
پس نہ ذکر کرے کسیکو مگر ساتھ بھلائی کے اور جو کوئی چاہے سلامتی بہت کھڑے رہنے سے آگے اللہ تعالی کے پس لازم کرے اپنے
چپ رہنا مگر ساتھ خیر کے یعنی کلام کرے تو اچھا کلام کرے اور جو کوئی چاہے سلامتی تکبر اور خیانت سے پس چاہیے کہ یاد کرے اپنے
نفس کو اور پہچانے اوسکو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور کیون پیدا کیا گیا ہے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو شریف دنیا اور آخرت مین پس
چاہیے کہ اختیار کرے آخرت کو دنیا پر اور جو کوئی چاہے فردوس اور نعمتین غیر فانی نہ ضائع کرے اپنی عمر کو بیچ دنیا کے اور جو کوئی چاہے
حاجت روائی دنیا اور آخرت مین پس اوسپر لازم ہے بہت دعا کرنی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عزیز دنیا اور آخرت مین پس لازم کرے
اپنے پر سخاوت اسلیے کہ سخی قریب ہے اللہ تعالی سے اور قریب ہے جنت سے اور بعید ہے دوزخ سے اور جو کوئی چاہے یہ کہ روشن کرے اللہ تعالی
دل اوسکا ساتھ پورے نور کے پس لازم کرے اپنے پر فکر کرنی اور عبرت پکڑنی اور جو کوئی چاہے بدن صابر اور زبان ذاکر اور قلب خاشع پس
لازم ہے اوسکو کہ استغفار بہت کیا کرے اور مدد مانگے واسطے مومن مردون اور مومن عورتون کے یعنی اللہ تعالی سے اونکے لیے
بھی دعا کرے

مشکوٰۃ منہاج

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ○ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

توکہہ مجکو حکم ہے کہ بندگی کرون اللہ کو نری کرکر اوسکی بندگی اور حکم ہے کہ مین ہون سب سے پہلے حکم بردار

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○

توکہہ مین ڈرتا ہون اگر حکم نہ مانون اپنے رب کا ایک بڑے دن کی مار سے ۵۹

کہہ تحقیق فرمایا گیا مجکو کہ عبادت کرون مین خدا کو خالص کرکر واسطے اوسکے پرستش اور حکم کیا گیا مجکو کہ ہوؤن مین اول مسلمان

کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی پروردگار اپنے کی کرون مین عذاب دن بڑے کے سے ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ کہہ یعنی اوے محمد ست کہ باعث ہو تجکو رجوع ہونے کا طرف دین باپ دادا تیرے کے اور حکم کیا گیا مجکو یعنی خالص بندگی کرنے کا واسطے اسکے کہ ہوؤن مین اول مسلمین کا یعنی مقدم اون کا اور سابق اونکا دنیا اور آخرت مین اور معنی یہ ہین کہ اخلاص کو سبقت ہے دین مین پس جسنے اخلاص کیا ہوا سبقت لیجانے والا پس اول حکم ہی عبادت کرنے کا ساتھہ اخلاص کے اور دوسرا سبقت لیجانے کا اور سبب اسکے اوترنے کا یہ تھا کہ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمد تجکو کیا چیز باعث ہوئی اسپر کہ خلاف باپ دادا اپنے کا کرکر مخالف ہمارے دین کا ہوتا ہے چاہیے کہ موافق اپنی قوم کے عبادت لات وعزی کی کرے تو اور آسودہ رہے تو یہ آیتین آئین اونکے رد مین کہ کہہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھہ توحید و اسلام کے اور عذاب قیامت سے ڈرتا ہون ✦ مدارک ✦

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

تو کہہ مین تو اللہ کو پوجتا ہون نری کرکر اپنی بندگی اوسکے واسطے اب تم پوجو جسکو چاہو اوسکے سوائے تو کہہ بڑے ہارے وہ جو

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

ہار بیٹھے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہے یہی ہے صریح ٹوٹا ✦ موضح ✦

کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو یعنی شرک سے پس عبادت کرو تم جسکو چاہو سوائے خدا کے کہہ تحقیق ٹوٹا پانے والے وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ٹوٹا دیا اپنے تئین اور اپنے اہل کو روز قیامت کے یعنی ہلاک کیا اپنے تئین اور اپنے گھر والون کو بسبب گمراہ ہونے کے اور گمراہ کرنے کے آگاہ رہو یہ مقدمہ وہی ہے زیان ظاہر ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون الخ اس آیت مین خبر دینی ہے ساتھہ اسکے کہ آنحضرت خاص اللہ وحدہ ہی کو عبادت کرتے ہین خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو نہ غیر اوسکے کو اور پہلی آیت مین خبر دینی ساتھہ اسکے تھی کہ وہ حکم کیے گئے ہین ساتھہ عبادت و اخلاص کے پس عبادت کرو تم الخ یہ امر توبیخ وتہدید کا ہے مانند قول اوسکے کے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یعنی کرو تم جو کچھہ چاہو اور قریش نے کہا آنحضرت سے کہ اگر مخالفت کریگا تو اپنے باپ دادا کی تو ٹوٹے مین پڑیگا تو پس اوتری یہ آیت قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الخ یعنی کامل ٹوٹے مین وہ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین بسبب ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین اور ٹوٹے مین ڈالا اپنے اہل کو بھی یعنی بیویون اور خادمون کو روز قیامت کے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا اونکو پس وہ بھی دوزخ مین پڑے اور کہا ابن عباس نے ٹوٹے والے کفار ہین کہ جنکو پیدا کیا اللہ نے دوزخ کے لیے پس گئی اونسے دنیا اور حرام ہوئی اونپر جنت اور یہ بھی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ٹوٹے مین پڑنا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے واسطے ہر انسان کے مکان جنت مین اور اہل پس جسنے کی طاعت اللہ کی ہوگا وہ مکان اور اہل اوسکے لیے اور جسنے کی معصیت اللہ کی داخل ہوگا وہ دوزخ مین اور ہوگا وہ مکان اور اہل واسطے غیر اوسکے کے کہ جسنے کی ہوگی طاعت اللہ کی ✦ معالم ✦

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ

اونکو اوپر سے بادل ہین آگ کے اور نیچے سے بادل اس چیز سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندون کو اے بندون میرے تو مجھسے ڈرو

واسطے اونکے اوپر اونکے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سے بھی مانند سائبانون کے یہ عذاب ہے کہ ڈراتا ہے اللہ ساتھہ اوسکے اپنے بندون کو اے بندون میرے پس ڈرو مجھسے ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ مراد سائبانون سے طبقے دوزخ کے ہین کہ اوپر بھی اونکے ہونگے اور نیچے بھی اور نیچے کے طبقے کو سائبان کہا کہ وہ اونسے نیچے والون کے لیے یعنی آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور ڈراتا ہے الخ تاکہ ایمان لاوین اوسپر اور بچین منہیات اوسکے سے ✦ مدارک ✦ اوپر کے سائبانون سے مراد طبقے دوزخ کے اور دھوان اوسکا ہے اور نیچے کے سائبانون سے مراد بچھونے ہین آگ سے یہان تک کہ پہنچینگے

گھراو دوزخ تک اور سائبان اونکو اسلیے فرمایا کہ وہ سائبان ہونگے اونسے نیچے والون کے لیے نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی لَهُم
مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی اونکے لیے دوزخ کی آگ سے بچھونے ہونگے اور اوپر اونکے بالاپوش آگ
جہنم کے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے سوید بن ابی غفلہ سے کہ کہا جب چاہیگا اللہ تعالی یہ کہ بھول جاوے وہ دوزخیون کو یعنی معاملہ
بھولنے والون کا سا کرے بناویگا واسطے ہر شخص کے اونمین سے ایک صندوق آگ کا بقدر اوسکے پھر مُقفّل کریگا اوسکو آگ کے قفلون
سے پس نہین قریب ہوگی اوس سے کوئی رگ مگر کہ اوسمین میخ ہوگی پھر رکھا جاویگا وہ صندوق ایک اور صندوق آگ کے مین پھر مقفل
کیا جاویگا وہ آگ کے قفلون سے پھر دہکائی جاویگی درمیان اون دونون صندوقون کے آگ پس نہین دیکھیگا کوئی اونمین سے یہ کہ آگ مین
ہر کوئی سوا اوسکے پس یہی قول اللہ تعالی کا ہی لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور قول اوسکا
لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ + معالم + در منثور +

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ
اور جو لوگ بچے شیطانون سے کہ اونکو پوجین اور رجوع ہوئے اللہ کیطرف اونکو ہی خوشخبری سو تو خوشی سنا میرے بندونکو جو
يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝
سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اوسکے نیک وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے +

اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بت سے اس سے کہ پوجین اوسکو اور رجوع کی طرف خدا کے واسطے اونکے ہی خوشخبری پس خوشخبری دے اون بندون
میرے کو کہ سنتے ہین بات پھر پیروی کرتے ہین بہتر اوسکی کی یہ لوگ ہین کہ جنکو ہدایت کیا اللہ نے اور وہی لوگ ہین صاحب عقل کے + فوائد
تفسیر معالم اور جلالین مین معنی طاغوت کے بت لکھے ہین اور مدارک مین شیاطین اور واسطے اونکے خوشخبری ہی یعنی
خوشخبری ثواب کی ہی جیسے کہ اور جگہہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ یعنی واسطے
اونکے بشارت ہی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اللہ عزوجل خوشخبری دیتا ہی اونکو ثواب کی اپنی وحی مین اپنے رسولون کی زبانی
اور ملائک مین اونسے فرشتے وقت آنے موت کے بشارت دیتے ہوئے اور جبکہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے فرماتا ہی اللہ تعالی يَوْمَ تَرَى
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی جسدن تو دیکھے مومن مردون اور مومن عورتون کو دوڑتی
چلتی ہی اونکی روشنی آگے اونکے اور داہنے اونکے اور کہا جاویگا اونکو خوشخبری ہی تمکو آجکے دن باغ ہین نیچے بہتین جنکے نہرین
سدا رہین اونمین یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد ملنی پس خوشخبری دے میرے بندونکو الخ یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے پرہیز کیا اور رجوع کی
اور مراد اسطرح بیان فرمانے سے یہ ہی کہ ہین وہ باوجود اجتناب اور رجوع کے اس صفت پر یعنی نقاد ہین دین مین تمیز کرتے ہین درمیان
حسن اور احسن کے اور فاضل اور افضل کے پس جب پیش آتے ہین اونکو دو امر واجب اور مستحب تو اختیار کرتے ہین واجب کو اور اسیطرح
مباح اور مستحب جمع ہون تو حرص کرتے ہین اوس چیز پر کہ اقرب ہو نزدیک اللہ کے اور بہت ہو ثواب مین یعنی مستحب اور بعضون نے کہا کہ مراد
اس سے یہ ہی کہ سنتے ہین قرآن اور اور کچھ بھی پھر پیروی کرتے ہین قرآن ہی کی اور بعضون نے کہا کہ سنتے ہین اوامر اللہ تعالی کے پس پیروی
کرتے ہین اونکے احسن کی مثلاً حکم ہی قصاص لینے اور عفو کرنے اور بدلا لینے اور چشم پوشی کرنے اور ظاہر کر کے اللہ دینے اور پوشیدہ دینے کا مین
احسن پر عمل کرتے ہین کہ اپنے تقصیر وار کا قصور معاف کر دیتے ہین اور اللہ دیتے ہین خفیہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ
لِلتَّقْوَىٰ یعنی اور یہ کہ معاف کرو تو قریب تر ہی واسطے تقوی کے اور فرمایا وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

یعنی اور اگر پوشیدہ دو صدقہ فقرا کو تو یہ بہتر ہی تمھارے لیے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ وہ وہ شخص ہین کہ بیٹھے ہین ساتھ ایک قوم کے پس سنتے ہین اوس مین باتین اچھی اور بری جو بیان کرتے ہین اور لوگون مین جا کر باتین اچھی سنی ہوئی اور باز رہتے ہین سوائے اونکے سے یعنی بری باتین نہین ذکر کرتے کہ ہم کیون اپنی زبانین اور اوقات و نفس خراب کرین اور وبال لین اپنے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن عوف نے اونکے پاس آکر حقیقت اسلام کی خبر پوچھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حقیقت اوسکی ظاہر کی پس ایمان لائے وہ سب پس نازل ہوئی یہ آیت اونکے حق مین فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اور ساری باتین اسلام کی حسن یعنی اچھی ہین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی کہ کہا تھے سعید بن زید اور ابو ذر غفاری اور سلمان اتباع کرتے تھے جاہلیت مین اَحْسَنُ الْقَوْلِ وَالْكَلَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا یعنی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی سے بچتے تھے پس نازل کی اللہ تعالی نے اپنے نبی پر يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اخیر آیت تک اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہی کہ کہا جب اوتری آیت لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ الخ یعنی دوزخ کے سات دروازے ہین تو آیا ایک شخص انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ملک مین سات بردے تھے مین پس مینے آزاد کیا ہر دروازہ دوزخ کے لیے ایک ایک بردہ پس نازل ہوئی اوسکے حق مین یہ آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ اور ابو سعید سے روایت ہی کہ جب اوتری آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ تو بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو پس پکارا وہ کہ جو کوئی مر جاوے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت مین پس سامنے سے ملے عمر رضی اللہ عنہ رسول نبی کو یعنی اوس پکارنے والے کو کہ ابو ہریرہ تھے اور پھیر دیا اوسکو پھر عرض کیا عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ ڈرتا ہون مین کہ اگر بھروسا کرینگے لوگ یعنی اس کلمہ پر تو عمل نہین کرینگے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانین لوگ مقدار رحمت اللہ کی تو البتہ بھروسا کرینگے اور اگر جانین مقدار غضب الہی کی اور اوسکے عذاب کی تو البتہ حقیر جانینگے اپنے اعمال کو اور وہ عقلمند ہین یعنی نفع اوٹھانے والے ہین اپنی عقلون سے ۔ مدارک در منثور کشاف

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝

بھلا جسپر ٹھیک ہوچکا عذاب کا حکم بھلا تو خلاص کریگا آگ مین پڑے کو ۔ موضح

کیا جو کوئی کہ ثابت ہوا اوسپر وعدہ عذاب کا کیا تو خلاص کر سکتا ہی اوس دوزخی کو ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ اصل کلام یون ہی کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا کیا پس تو خلاص کر سکتا ہی اوسکو یا معنی اسکے یہ ہین کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا نجات پا سکتا ہی اوس سے کیا پس تو چھڑا سکتا ہی اوسکو یعنی نہین چھڑا سکتا ہی کوئی اوس شخص کو کہ گمراہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور سبقت لے گیا ہی اوسکے علم مین کہ وہ دوزخیون سے ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مراد کلمۂ عذاب سے یہ ہی کہ یعنی جو کوئی سبقت لے گیا ہی علم الہی مین کہ وہ دوزخ مین ہوگا اور بعضون نے کہا کلمہ عذاب کا یہ قول اللہ تعالی کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور بعضونے کہا یہ قول اوسکا هٰٓؤُلَآءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ ۔ مدارک معالم

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو ہین جھروکے اوپر اور جھروکے چنے ہوئے اونکے نیچے چلتی ہین ندیان

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝

وعدہ ہوا اللہ کا اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ ۔ موضح

ولیکن جو کہ ڈرے اپنے پروردگار سے اونکے لیے ہین محل بلند اونکے اوپر اور محل ہین بنائے ہوئے چلتی ہین اونکے نیچے نہرین وعدہ کیا ہی

خدا نے خلاف نہین کرتا ہی خدا وعدے کے ❊ **فتح ❊ تفسیر** ❊ یعنی اونکے لیے محل بلند ہین اور اونپر اور بالاخانے بہت بلند ہونگے بنسبت نیچے کے محلون کے جیسے کفار کے لیے سائبان ہونگے آگ کے مومنون کے لیے محل ایسے ہونگے اور معنی مبنیۃ کے واللہ اعلم ہین کہ اوپر کے محل بھی مانند نیچے کے محلون کے ہونگے کہ اونکے نیچے بھی نہرین ایسی ہی جاری ہونگی جیسے نیچے کے مکانون کے نیچے کچھ تفاوت نہین ہوگا اوپر نیچے کے مکانون مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارے روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پونہچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و صحبت اونکی کے قسم ہی خدا کی پونہچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتا ہی ظاہر اونکا باطن اونکے سے اور باطن اونکا ظاہر اونکے سے طیار رکھے ہین وہ اللہ نے اونکے لیے کہ نرم کرتے ہین کلام اور کھلاتے ہین کھانا اور پیاپی یعنی اکثر رکھتے ہین روزے اور نماز پڑھتے ہین رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہین ❊ **کشاف**

❊ مدمعا ❊ مشکوٰۃ ❊

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا
تونے نہین دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشمون مین زمین کے پھر نکالتا ہی اوس سے کھیتی کئی کئی
أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝
رنگ بدلتی اوسپر پھر آتی طیاری تو تو دیکھے اوسکا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہی اوسکو چورا بیشک اسمین نصیحت ہی عقلمندون کو ❊

کیا ندیکھا تو نے کہ خدا نے بھیجا آسمان سے پانی پس داخل کیا اوسکو بیچ چشمون کے زمین مین پھر نکالتا ہی بسبب اوسکے کھیتی کو طرح بطرح مینا اقسام اوسکے پھر خشک ہوتی ہی پس دیکھتا ہی تو اوسکو زرد ہوئی وے پھر کرتا ہی اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اس مقدمے مین نصیحت ہی واسطے صاحب عقل کے ❊ **فتح ❊ تفسیر** ❊ پانی یعنی مینہ اور بعضون نے کہا جو پانی کہ زمین مین ہی پس وہ آسمان سے ہی اوترتا ہی اوس طرف صخرہ کے پھر تقسیم کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس داخل کیا اوسکو یعنی چشمون اور نہرون اور جگہون جاری ہونے کی مین مانند رگون کے بدنون مین اور الوان سے مراد ہیئتین کھیتی کی ہین قسم سبز اور سرخ اور زرد اور سفید وغیرہ سے اور یا الوان سے اقسام اوسکے مراد ہین یعنی گیہون اور جو اور تل وغیر ذلک اور اس مقدمے مین یعنی پانی کے اوتارنے مین اور کھیتی کے نکالنے مین نصیحت اور تنبیہ ہی اس بات پر کہ ضرور اسکا کوئی بنانے والا حکیم ہی اور یہ ہوا ہی بنانے اور تدبیر سے نہ معطل اور مہمل چھوڑنے سے **شعر** ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ❊ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ❊ اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ مثل واسطے دنیا کے جیسے کہ سورۂ کہف مین فرمایا
وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝ یعنی اور بتا اونکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہمنے آسمان سے پھر رلکر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل کو ہو رہا چورا باؤ مین اڑتا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت یعنی جب چاہے پھر جلاوے مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کی جیتے اور رہنے والی نیکیون پر بہتر ہی تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہی توقع ❊ **ف** ❊ رہنے والی نیکیان یہ کہ علم سکھلا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم و یا مسجد کنوان سرا یے باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کر صالح

چھوڑ جاوے اور بعضون نے کہا باقیات صالحات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہی اور زیادہ کیا بعضون نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی ❊ مل کشاف ❊ مو جلد ❊ اوپر کفار اور مومنون کا ذکر کر کر اب فرماتے ہین کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے ❊

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

بھلا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اوجالے مین ہی اپنے رب کیطرف سے سو خرابی ہی جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

وہ پڑے پھرتے ہین بھولے صریح ❊ مو ❊

کیا جو شخص کہ کھولا ہی خدا نے سینہ اوسکا واسطے دین اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہی جانب پروردگار اپنے کے سے مانند سخت دلون کے ہی پس وائے اونکو کہ سخت ہی دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یہ ہین بیچ گمراہی ظاہر کے ❊ فق ❊ تفسیر ❊ یعنی کیا پس جسکو پہچانا اللہ نے کہ یہ مہربانی کے لائق ہی پس مہربانی کی اوسپر یہان تک کہ کھل گیا سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور رغبت کی اسلام مین اور قبول کی اوسکو مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین مہربانی کی اوسپر پس وہ تنگ سینہ سنگ دل ہی یعنی دونون برابر نہین ہو سکتے اور نور اللہ کا لطف یعنی مہربانی اوسکی ہی حاصل یہ کہ کیا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے اسلام کے لیے پس ہدایت پائی اوسنے وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ مہر کردی اللہ نے اوسکے دل پر پس سخت ہوگیا دل اوسکا یعنی دونون برابر نہین ہین اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیونکر ہوتا ہی کھلنا سینے کا فرمایا جس وقت کہ داخل ہوتا ہی نور دل مین کھلجاتا ہی دل اور فراخ ہو جاتا ہی پھر عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیا علامت ہی اسکی فرمایا اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالتَّاَهُّبُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ یعنی رجوع کرنی ہمیشگی کے گھر یعنی آخرت کی طرف اور الگ ہونا دار غرور یعنی دنیا سے اور سامان درست کرنا موت کے لیے پہلے آنے موت کے اور روایت مین آیا ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھلجاتا ہی وہ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور رہنا گھر غرور کے سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے سے اور سخت ہی دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یعنی ترک کرنے ذکر خدا کے سبب سے یا بسبب ذکر خدا کے یعنی جب ذکر کیا جاتا ہی اللہ کا اونکے پاس یا اوسکی آیتین ذکر کیجاتی ہین تو پریشان دل ہوتے ہین اور سنگدلی زیادہ ہوتی ہی اونکو مانند قول اللہ تعالی کے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ یعنی پس زیادہ کرتی ہین آیتین قرآنی پلیدی کو طرف پلیدی اونکی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت کرو بہت کلام بغیر ذکر اللہ کے اسلیے کہ بلاشبہہ کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے سبب ہی سنگدلی کی اور بلاشبہہ بہت دور لوگون کا اللہ سے سنگدل ہی اور فرمایا تمام کلام ابن آدم کے مضر ہین اوسپر مفید نہین مگر حکم کرنا اچھی باتون کا اور منع کرنا بُری باتون سے یا ذکر اللہ اور آیا ہی کہ عیسی ؑ نے وصیت کی حواریین کو یعنی اپنے مصاحبون کو کہ بہت کلام نکیا کرو بغیر ذکر اللہ عزوجل کے اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور بلاشبہہ سخت دل بعید ہی اللہ سے ولیکن جانتا نہین اور حضرت علی ؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھانا بندون کا اور بہت سونا اونکا سبب ہی سنگدلی کا اور حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہضم کرو تم اپنے طعام کو ساتھ ذکر خدا اور نماز کے اور سو نہو اوسپر اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور یہ بھی حضرت عائشہ ؓ سے

روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسوت قلب یعنی سنگدلی باعث ہوتی ہی تین خصلتون کی حب طعام کی اور حب نوم کی
اور حب راحت کی اور کہا مالک دینار نے کہ نہین مارا گیا بندہ ساتھہ عذاب کے اعظم قسوت قلب سے یعنی سنگدلی بہت بڑا عذاب ہی اور نہین
غضب ہوا اللہ کسی قوم پر مگر کہ چھین لیتا ہی اوس سے رحمت یعنی رحم دلی * **کشاف * مل * معا * در منثور** *
مشکوۃ * تنبیہ * علامت شرح صدر کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ مولوی ہو یا فقیر
یا دنیادار جسکو رجوع دار آخرت کی طرف نہو اور طالب ہو دنیا کا اور بیزار نہو اوس سے اور مستعد مابعد موت کے لیے نہو یعنی نیک کام کر
اور بری باتون سے بچے نہین اوسکو شرح صدر اور ہدایت خدا حاصل نہین پس جو مولوی شاگرد بہت سے کرے یا وعظ کہے نیت نام و نمود کی
جیسے یہان بیان شہادت وغیرہ مین کسیکو یہ نیت ہو کہ لوگ بڑا صاحب جانینگے جو رولاؤن یا بٹھاؤنگا یا درویش نام و نمود کے لیے مرید
کرے اور آخرت کے امور کی پروا رکھے اور اوسکو سوچنا چاہیے اپنے حال مین کہ اللہ و رسول ہمارے حق مین کیا کچھ فرماتے ہین یا اللہ ہم
بھائی مسلمانون کو راہ حق ہدایت فرما اور ہمارے نفسون کی شرارتون سے بچا اور یہ جو آنحضرت نے فرمایا کہ قسوت قلب بہت کلام کرنے
سے سوا ذکر اللہ کے پیدا ہوتی ہی پس اسمین سوچنا چاہیے کہ مطلق کثرت کلام کا یہ حال ہی جا بجا برے کلام گالی گلوج غیبت جھوٹ
چغل خوری وغیرہ ذلک چنانچہ بیان اونکے قبائح کا بر محل اونکے ہوگا اب ایک حدیث جامع سن لو کہ اسمین مضامین مناسب اس
مقام کے بہت سے ہین وہ یہ ہی کہ معاذ کہتے ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور
دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تونے بڑا کام اور بلا شبہہ وہ البتہ آسان ہی اوس پر کہ آسان کرے
اللہ تعالی اوسکو او سپر وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرے تو ساتھہ اوسکے کسیکو اور قائم کرے تو نماز اور دیوے تو
زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجکو راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہی یعنی
آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہون کو جیسے کہ بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات کے یعنی اسیطرح یہ بھی خطاؤنکو
دور کرتی ہی پھر پڑھی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہنچے یَعْمَلُوْنَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن
تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کی یعنی اعلی چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سردار دین کا
کلمہ شہادت کا ہی اور ستون اوسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا مینے
ہان اے نبی اللہ خبر دیجیے پس پکڑی آنحضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اسکو پس عرض کیا مینے اے نبی اللہ کے
اور تحقیق ہم کیا البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے معاذ اور
نہین ڈالتی لوگون کو آگ مین مونہون کے بل اونکے یا فرمایا ناکون کے بل اونکے مگر باتین زبانون اونکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے
اس حدیث کے مضمون مین کہ اسمین چیزین دار آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے رغبتی کی اور سامان مابعد موت کے اور سبب بچنے کے
قساوت قلبی سے مذکور ہین انپر عمل کرنا چاہیے تا نعمتین جاودانی ہاتھہ لگین اور نفس اور شیطان اور دنیا کی چال سے کہ دشمن جانی
ہین بچے فرماتے ہین حضرت ابو بکر کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس داہنے تیرے اور ہوی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے
اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہی تجکو طرف ترک کرنے دین کے اور نفس بلاتا ہی تجکو طرف معصیت یعنی چھوٹے گناہون کے اور ہوی بلاتی ہی
تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہی تجکو طرف اختیار کرنے اور ترجیح دینے اوسکے کے آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو طرف گناہون
بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالی بلاتا ہی تجکو طرف جنت و مغفرت کے فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِکَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاللہُ
یَدْعُوْٓا اِلَی الْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ یعنی کفار بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت و مغفرت کے پس جسنے کہا مانا ابلیس کا

گیا اوس سے دین اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا گئی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا گئی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا اعضا کا گئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ کا گئین اوس سے سب برائیان اور یونہا سب بھلائیون کو اَللّٰھُمَّ اَھْدِنَا اِلٰی مَرْضَاتِکَ وَاَجْنِبْنَا عَنْ مُوْجِبَاتِ سَخَطِکَ اٰمِیْنَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؞ **مشکوٰۃ ؞ منبہات** ؞ شعر گوہی توفیق و سعادت در میان افگندہ اند ؞ کس بمیدان در نمی آید سواران را چہ شد ؞ اب آگے سنگدلون کے مقابلے مین نرم دلون کا مذکور ہوتا ہے

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ

اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے ہوتے ہین اوس سے کھال پر اون لوگون کی جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر

تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

نرم ہوتی ہین اونکی کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہ ہے راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور جسکو راہ بھلاوے اللہ

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

اوسکو کوئی نہین سجھانے والا ؞ **موضح** ؞

خدا نے اوتاری بہتر بات ایک کتاب کہ بعض اوسکا مانند دوسرے کے ہی آیتین دوہری یعنی وعدہ ساتھ وعید کے اور ڈرانا ساتھ بشارت کے بال کھڑے ہوتے ہین اوسکے سننے سے کھال پر اون لوگون کے کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے بعد ازان نرم ہوتے ہین پوست اونکے اور دل اونکے نزدیک ذکر خدا کے یہی ہدایت خدا کی راہ دکھاتا ہی ساتھ اوسکے جسکو چاہے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اوسکے کوئی راہ دکھانے والا ؞ **فتح ؞ تفسیر** ؞ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کاشکے کچھ حدیث بیان فرمائیے جسے پس اوتری یہ آیت اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ اور مُتَشَابِهًا کے یہ معنی ہین کہ مشابہ ہی بعض اوسکا بعض سے صدق مین اور بیان مین اور نصیحت ہونے مین اور حکمت مین اور اعجاز وغیر ذالک مین اور لفظ مثانی صفت ہی کتاب کی یعنی مکرر کے اسلیے کہ کئی کئی بار اسمین آئے ہین وعد اور وعید اور قصے اور خبرین اور احکام اور اوامر اور نواہی اور نصیحتین اور بعضون نے کہا کہ مثانی اسکو اسلیے کہا کہ بار بار پڑھی جاتی ہی اور تَقْشَعِرُّ کے یہ معنی ہین کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے اور معنی یہ ہین کہ جب سنتے ہین وہ قرآن اور آیتین وعید اوسکی کی خوف آلٰہی طاری ہوتا ہی اوسپر اور کانپنے لگتی ہین جلدین اونکی بعد ازان نرم ہوتے ہین الخ یعنی پھر جب یاد کرتے ہین وہ اللہ کو اور اوسکی رحمت کو اور کمال مغفرت کو نرم ہو جاتی ہین جلدین اونکی اور دل اونکے اور جاتا رہتا ہی اونسے خوف و کپکپاہٹ اور بعضون نے یون تقریر کی ہی اسکی کہ جب ذکر کی جاتی ہین آیتین رحمت کی نرم ہو جاتے ہین الخ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی آگاہ ہو ساتھ ذکر خدا کے تسکین پاجاتا ہی دل حاصل یہ کہ وقت خوف کے کانپ جاتے ہین دل اونکے اور نرم ہو جاتے ہین اور چین مین آجاتے ہین وقت امید کے اور ذالک اشارہ ہی کتاب کی طرف اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہے الخ اور وہ شخص ہی کہ جان لیا ہی اللہ نے اوس سے اختیار کرنا ہدایت کا اور جسکو گمراہ کرے یعنی پیدا کرے گمراہی اوسمین پس اوسکو کوئی راہ بتانے والا حق کی طرف نہین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جب کانپتی ہی جلد مومن کی خوف آلٰہی سے تو جھڑ جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے جیسے کہ جھڑتے ہین خشک درخت سے پتے اوسکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب کانپتی ہی جلد بندے کی خوف آلٰہی سے تو حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ دوزخ پر اور قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ کے کہ کہا یہ صفت اولیاء اللہ کی ہی صفت بیان کی اونکی یہ کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی اور رونے لگتین ہین آنکھین اونکی اور تسکین پا جاتے ہین دل اونکے ساتھ ذکر خدا کے اور نہین صفت بیان کی اونکی ساتھ جاتے رہنے عقلون اونکی کے اور غش آجانے کے سوا اسکے نہین کہ یہ بات اہل بدع یعنی بدعتیون مین ہوتی ہی اور نہین ہی

یہ بات مگر شیطان سے اور عبداللہ بن عروۃ ابن الزبیر سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے کہ کہا مینے اپنی دادی بنت ابی بکرؓ سے کہ کیا کرتے تھے
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب پڑھا جاتا تھا اونپر قرآن کہا اونھون نے کہ ہوتے تھے وہ جیسے کہ صفت بیان کی اونکی اللہ نے
روتین تھین آنکھین اونکی اور کانپنے لگتین تھین جلدین اونکی کہا عبداللہ نے کہ پس کہا مینے اسماء سے کہ اب تو لوگون کا یہ حال ہی کہ جب
پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو گر پڑتے ہین غش کھا کر کہا اسماء نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی یہ شیطان کی جانب
سے ہی اور آیا ہی کہ گذرے ابن عمر ایک شخص پر اہل قرآن سے کہ گرا ہوا پڑا تھا پس پوچھا ابن عمر نے کہ کیا حال ہی اسکا کہا لوگون نے
کہ جب پڑھا جاتا ہی اسپر قرآن یا سنتا ہی یہ ذکر اللہ کا تو گر پڑتا ہی پس کہا ابن عمرؓ نے کہ ہم البتہ ڈرتے ہین اللہ سے اور گرتے نہین اور کہا
ابن عمرؓ نے بلاشبہ شیطان داخل ہوتا ہی بیچ جوف ایک انکے کے نہین تھا یہ کام اصحاب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابن عمر سے
ابن سیرین نے کہ جو لوگ بیہوش ہوکر پڑتے ہین جب کہ پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن درمیان ہمارے اور درمیان اونکے فیصلہ اسپر ہی کہ بیٹھے
ایک اونمین کا گھر کی چھت پر دونون پانون لٹکا کر پھر پڑھا جاوے اوسپر قرآن اول سے آخر تک پس اگر گر پڑے وہ تو وہ صادق ہی
اور روایت ہی عامر بن عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا آیا مین اپنی ماں کے پاس پس کہا مینے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ نہین دیکھی مینے بہتر اون سے
کبھی وہ یاد کرتے ہین اللہ کو پس کانپتا ہی ایک اونکا یہان تک کہ بیہوش ہو جاتا ہی خوف الٰہی سے پس کہا اونھون نے کہ مت بیٹھ ساتھ
اونکے پھر کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے اور دیکھا مینے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو قرآن پڑھتے پس نہین ہوتا تھا حال
اونکا خوف الٰہی سے کیا پس جانتا ہی تو اونکو ابو بکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ ڈرنے والا اللہ سے اور قیس بن جبیرؓ سے ہی کہ کہا صعقہ یعنی بیہوش ہو جانا
شیطان سے ہی ٭ درمنثور معالم ٭ **تنبیہ** ٭ انصاف سے غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ صحابہ بیہوش ہونیوالون
کو قرآن اور ذکر اللہ سنکر یہ کچھ لے دے کرتے تھے اور اون لوگون کے حال پر کہ راگ و ڈھولکی کے سننے پر اظہار شوق اور وجد کرین اور
پٹخنیان کھاوین یہ محض اغوائے شیطانی ہی چنانچہ کتاب درالمختار مین شرح وہبانیہ سے لکھا ہی **بیت** ومن یستحل الرقص قالوا
بکفره ولا سیما بالدف یلهو ویزمر ٭ یعنی اور جو شخص کہ حلال جانے وجد کو قائل ہوئے ہین علما اوسکے کفر کے خصوصاً
کہ ساتھ دف کے لہو کرے اور باجے بجاوے ٭

٥١ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ

بھلا ایک جو روکتا ہی اپنے موبہہ پر برا عذاب دن قیامت کے اور کہیے بے انصافون کو چکھو جو تم کماتے تھے ٭

کیا جو شخص کہ بچتا ہی ساتھ موبہہ اپنے کے سختی عذاب سے روز قیامت کے یعنی سوائے موبہہ کے کچھ نہ پاوے کہ عذاب کو ساتھ اوسکے بچاوے
مانند اہل نجات کے ہوا اور کہا جاوے گا ظالمون کو کہ چکھو وبال اوس چیز کا کہ کرتے تھے تم ٭ **فتح** ٭ **تفسیر** ٭ معنی اسکے یہ ہین کہ
انسان جب دیکھتا ہی کوئی ڈر کی چیز تو ہاتھ موبہہ کے سامنے روکتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہاتھ سے موبہہ کو بچاوے اسلیے کہ سب اعضا مین موبہہ
نہایت عزیز ہوتا ہی اور جو شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین ڈالا جاویگا اس حال مین کہ طوق کیے جاوینگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی
کے پس نہین میسر ہوگا اوسکو یہ کہ بچاوے آگ کو مگر ساتھ اوس موبہہ اپنے کے کہ بچاتا تھا ڈر کی چیزون سے بغیر اوسکے کہ اوسکی محافظت کے لیے
اور کہا جاویگا ظالمون کو یعنی کہینگے ظالمون سے داروغان دوزخ کے ذوقوا الخ ٭ **کشاف** ٭ مراد یتقی بوجہہ سے یہ ہی کہ
کھینچا جاویگا وہ موبہہ کے بل دوزخ مین اور یہ مانند اس قول اللہ تعالی کے ہی ٭ افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی
آمنا یوم القیامۃ ٭ یعنی کیا پس وہ شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آویگا امن سے روز قیامت کے اور یا یہ معنی ہین
کہ اوندھا ڈالا جاویگا دوزخ مین اور اول جو آگ کو پہونچیگا موبہہ اوسکا ہوگا اور کہا مقاتل نے کہ وہ کافر ہی کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین

اس حال مین کہ طوق کیے ہونگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے اور اوسکے ہاتھہ مین بڑا انگار ہوگا گندک کا پس بھڑکے گی آگ اوسمین اس حال مین کہ وہ لٹکتا ہوگا ساتھہ گردن کے بس گرمی دوزخ کی اور لپٹ اوسکی اوسکے مونہہ پر پہونچتی ہوگی نہین دفع کرسکیگا اوسکو بسبب طوق کہ اوسکے ہاتھہ اور گردن مین ہوگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے ابو جہل ہے کہ ہاتھہ اوسکے گردن مین باندھکر دوزخ مین لیجاوینگے اور وہ ساتھہ مونہہ اپنے کے آگ دوزخ سے پرہیز کریگا ✤ معالم ✤ بحر ✤ در منثور ✤

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پھر پونہچا اونپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے پھر چکھائی اونکو اللہ نے رسوائی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

دنیا کے جیتے اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہے اگر یہ سمجھ رکھتے ✤ مو

جھٹلایا تھا یعنی رسولون کو اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قریش سے پس آیا اونکو عذاب اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے پس چکھائی اونکو خدا تعالی نے خواری بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اگر جانتے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یعنی اوس جہت سے کہ نہین گمان کرتے تھے اور نہین خطرہ گذرتا تھا اونکے دل مین کہ شر پونہچیگی اونکو اوس جہت سے اوس وقت کہ وہ امن مین تھے غافل تھے عذاب سے ناگہان گرفتار عذاب مین ہوئے امن کی جگہہ اپنی سے اور خواری یعنی مسخ اور خسف اور جلاوطن ہونا اور مانند انکے عذاب خدا سے سخت ہے یعنی دنیا کے عذاب سے اگر جانتے البتہ امن مین رہتے یا یہ معنی ہین کہ اگر جانتے وہ آخرت کے عذاب کو تو نہ جھٹلاتے

✤ مد ✤ کشاف ✤ معا ✤ جلا ✤

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

اور ہمنے بیان کی لوگون کو اس قرآن مین سب چیز کی کہاوت کہ شاید وہ سوچین قرآن ہے عربی زبان کا

غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

جسمین کجی نہین کہ شاید وہ بچ چلین ✤ مو

اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے آدمیون کے اس قرآن مین ہر نوع سے مثال ہو کہ نصیحت پکڑین اوتارا ہمنے قرآن عربی بے عیب ہو کہ یہ پرہیزگاری کرین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ غیر ذی عوج کے معنی یہ ہین کہ مستقیم و پاک ہے تناقض و اختلاف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد عوج سے شک ہے یعنی شک والا نہین کہ کچھ شک ہو اللہ کے کلام ہونے مین اور انس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے قرآنا عربیا غیر ذی عوج کہ فرمایا غیر مخلوق یعنی یہ قرآن اللہ کا کلام ہے قدیم مخلوق نہین پرہیزگاری کرین یعنی کفر سے بچین ✤ مد ✤ در منثور ✤

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ

اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہے کہ اوسمین کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہے انکی کہاوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

سب خوبی اللہ کو ہے پر وہ بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ✤ مو

بیان کی خدا نے ایک مثال ایک غلام ہے کہ اوسمین شریک مختلف ہین اور ایک غلام ہے مسلم واسطے ایک شخص کے کیا برابر ہین صفت مین تعریف خدا کے لیے ہے بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے یعنی جس غلام کے کتنے ہی مالک ہوتے ہین ضائع ہوتا ہے ایسے ہی جو شخص کہ بہت معبود و ن کو

پوجتا ہی ضایع ہی اور جو غلام کہ خالص ایک شخص کا ہی وہ شخص کارساز سب امور اوسکے کا ہوتا ہی ایسے ہی جو کہ موحد و مخلص ہو
خدا کارساز اوسکا ہی واللہ اعلم + فتح + تفسیر + متشاکسون کے معنی ہین جھگڑنے والے اور اختلاف کرنے والے بدخلق اور سلما کے معنی
سلم کا اور معنی ہین اسکے سلامتی ہوا لا کہ کسیکو اوسمین تنازع نہو واسطے ایک شخص کے یعنی خالص ہو اوسکے لیے شرکت سے کیا برابر ہین صفت مین
یعنی کیا برابر ہین صفتین انکی اور حال انکے یہ استفہام انکاری ہی یعنی نہین برابر انکے صفتین اور حال تعریف خدا کے لیے کہ ایک ہی وہ ایسا کہ
نہین شریک کوئی اوسکا اور معبودون کے لیے سواے اوسکے یعنی واجب ہی یہ کہ حمد و عبادت متوجہ ہو طرف اوس وحدہ کے پس تحقیق ثابت ہوا
کہ نہین ہی کوئی معبود سواے اوسکے بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے ہین یعنی اوس عذاب کو کہ رجوع کرینگے اوسکی طرف پس شریک کرتے ہین
ساتھ اوسکے غیر اوسکے کو تمثیل دی کافر کو اور اوسکے معبودونکو ساتھ غلام کے کہ شریک ہون اوسمین کئی شرکا کہ اونمین آپسمین تنازع
اور اختلاف ہو ہر ایک اونمین سے دعوی کرتا ہو کہ یہ غلام میرا ہی پس وہ آپسمین کھینچا کھانچی کرتے ہون اوسکو اور لگاتے ہون اوسکو
خدمتون مختلف مین اور وہ غلام متحیر ہی نہین جانتا کہ کونسا راضی ہی اوسکی خدمت سے اور کس پر اونمین سے بھروسا کرے اپنی حاجتون
مین اور کس سے طلب کرے رزق اپنا اور کس سے ڈھونڈھے رفاقت اپنی پس فکر اوسکی متفرق ہی اور دل اوسکا پریشان اور تمثیل دی
مومن کو ساتھ غلام کے کہ اوسکا ایک آقا ہو پس فکر اوسکی ایک ہی اور دل اوسکا مجتمع + کشاف + جا + مد +
یعنی نہین برابر ہی غلام جماعت کا اور غلام ایک کا اسلیے کہ اول سے جب طلب کرے ہر ایک اوسکے مالکون مین سے خدمت اپنی
ایک وقت مین تو وہ متحیر ہوتا ہی کہ کسکی خدمت کرون انمین سے اور یہ مثال شرک کی ہی اور دوسری مثال موحد کی ہی + جا + ایک غلام
جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نسمجھے تو اوسکی پوری خبر نلے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال
ہی جو ایک رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے + مو + یعنی جو غلام کہ کئی آقا رکھتا ہو اور وہ اوس سے خدمت لینے مین تنازع کرتے ہون
برابر نہین ہی ساتھ اوس غلام کے کہ سواے ایک آقا کے نرکھتا ہو اور بے تنازع ہو اسیطرح کافر پوجنے والا معبودون متعددہ باطلہ کا یعنی
بتونکا ساتھ مسلمان پوجنے والے خداے یگانہ معبود بحق کے برابر نہو + بحر + تنبیہ + حاصل آیت یہ ہوا کہ اللہ تعالی کا شریک کسیکو
نکرے اوسی کو مالک اور کارساز اور رازق اپنا سمجھے اور عبادت اوسیکو کرے پس بزرگون کو سر کا تاج اور آنکھون کی تپلی سمجھے لیکن
کارخانہ خدائی مین کسیکو دخیل نجانے اور جو بندگی کہ خاص اللہ ہی کی سزاوار ہی جیسے سجدہ کرنا طواف کرنا اور پکارنا وقت حاجات کے اور
منتون کا ماننا اور نام رکھنے مین نسبت عبودیت کی کرنی اوسکی طرف اور مانند انکے کام اوسکے غیر کے لیے نکرے تفصیل اخیر کی بات کی یہ
کہ نام رکھنا عبد فلان اور غلام فلان بھی ایک قسم ہی شرک کی اس سے بھی بچے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ بیچ تفسیر آیت فلما
اتہما صالحا الخ کے لکھتے ہین کہ یہ تصویر ہی حال آدمی کی کہ وقت ثقل حمل کے نیت درست کرتا ہی اور جب فرزند وجود مین آوے
تو اوسکو فراموش کر دیتا ہی اور یہان سے جانا گیا کہ شرک نام رکھنے مین ایک قسم ہی شرک سے جیسے کہ اہل زمانہ ہمارے غلام فلان اور عبد فلان
نام رکھتے ہین انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ ایک ہی کا غلام ہو رہے ہر ایک کا غلام نہ بنتا پھرے اور اوسیکو حاجت روا اور کارساز اپنا سمجھے
نہ اور کسیکو والا جسنکو نام رکھا ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین بھی اونھین مین داخل ہوگا اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوگا حضرت
شیخ عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بیچ ذکر وفود کے لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عبد عوف کا عبد اللہ رکھا جیسے کہ
وفد بنی الکامین عبد عمرو کا نام عبد الرحمن رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جس نام مین اضافت عبد کی غیر خدا کی طرف ہو وہ نام رکھنا
خوب نہین انتہی + مسئلہ + شرکت دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک
چیز کے از راہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونون کو کچھ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلا شکار کرین دو شخص و غیر ذلک

مسئلہ شرکت

یا مل جاوے مال دو شخصونکا اس طرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونون پاس تھا وہ مل گیا جیسے دودھ ایک کا دوسرے کے
دودھ مین مل جاوے یا دونون قصداً اوس مال کو ملا دین پس اس شرکت کا حکم یہ ہی کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا
اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھہ اور غیر شریک کے ہاتھہ بھی بیچنا اپنے حصے کا جائز ہی بغیر اذن شریک کے سوا دونون قسمون اخیر کے
یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپسے مل گیا ہو تو اوسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین اور شرکت عقد یہ ہی کہ کہے ایک دوسرے سے
کہ شریک کیا مینے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اسکی یہ ہی کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ
قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے یہ شرط
کرلے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپے مین لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکت کی اور
یہ شرکت عقد چار قسم پر ہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و التقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص
کہ برابر ہون دونون تصرف اور دین مین اور مال مین پس نہین جائز ہی یہ شرکت درمیان مسلمان اور کافر کے اسلیے کہ دین مین مساوی نہین
اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین برابر نہین اور مراد مساوات سے مال مین مساوات
اوس مال کی مراد ہی کہ صحیح ہو اوسمین شرکت اور نہین مضایقہ ہی ساتھہ زیادتی اوس مال کے کہ نہ جاری ہو اوسمین شرکت مانند عرض یعنی
اسباب اور زمین وغیرہ کے اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی معلوم مین
پس جب خریدے ایک دونون مین سے کچھہ تو بیچنے والے کو مطالبہ ثمن کا یعنی مول کا شریک دوسرے سے پہونچتا ہی اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضہ کا
یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا وقت عقد کے اور جو کوئی اون دونون مین سے کچھہ مول لے سوا
طعام و لباس اہل اپنے کے پس وہ دونون کا ہوگا اور جو دین کہ لازم ہوا ایک پر اون دونون مین سے بسبب اوس چیز کے کہ صحیح ہو اوسمین شرکت
مانند خریدنے اور بیچنے اور اجارہ لینے کے یا بسبب کفالت کے ساتھہ امر کے ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور بغیر امر کے ضامن نہین ہونے کا صحیح
یہی ہی یعنی جبکہ لازم آوے ایک پر اون دونون مین سے دین بسبب کفالت کے بغیر امر مکفول عنہ کے پس صحیح یہ ہی کہ اس دین کا نہین ضامن ہوگا
شریک دوسرا اور اسی طرح اگر لازم ہوگا دین بسبب غصب کے ایک پر ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور نہین صحیح ہی شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھہ
روپے یا اشرفی یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھہ ڈلے سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہون لوگ ساتھہ اونکے اور اگر ایک
دونون شریکون مین سے مالک ہوا بسبب ارث کے یا اور جہت کر ایسے مال کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہی مانند روپے اشرفی کے تو شرکت
مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہوگا ایک دو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ نہین ہو سکتی
مانند اسباب اور مکان و زمین کے تو باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کی گئی مین
یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون پس اگر مال دونون کے برابر ہون یا کم زیادہ ہون صحیح ہی اور صحیح ہی یہ شرکت اس طرح بھی کہ شرط
کیجاوے یہ کہ ہو مال مساوی اور نہو ربح مساوی یعنی ایک کے لیے نفع اور دوسرا زیادہ باوجود مساوات مال کے تو بھی درست ہی اور تینون
امامون کے نزدیک سوا امام شافعی کے ایک نفع ہونا دونون کے مالون کا اور مخلوط کرنا دونون مالونکا اور برابر ہونا دونون کے مالون کا اور
ربح کا شرط نہین ہی جسطرح کہ ہوا اور جو کچھہ شرط کرین جائز ہی اور ربح اور تلف اور ضمان بقدر دونون مالون کے ہونگے پس اگر ایک کے
درہم ہون اور ایک کے دینار تو بھی جائز ہی اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و التقبل یہ ہی کہ شریک ہون
دو حرفے والے اگرچہ حرفے مختلف رکھتے ہون مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز ہو اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون
اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہ شرط کرین

کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونو نمین سے لازم ہوگا دونو نپر کرنا اوسکا پہر ایک سے
طلب کرنا کام کا ہوچکا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی پہونچتی ہی اور بری ہوجاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اون
دونون مین سے اور کمائی درمیان دونون کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اون دونون مین سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہی کہ دو شخص اون پاس
مال ہو نہین شریک ہون اس طرح کہ اپنی وجاہت و روپیے سے اسباب مول لاکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کے ہو جسقدر شرط کرین
پس اگر شرط کرین دونون اوسمین بطور شرکت مفاوضہ کے تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکہین تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہی یہ شرکت
وکالت کو بیچ اون چیز کے کہ مول لین یعنی ایک دوسرکا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدہون آدہ ہونا چیز خریدی گئی کا آپسمین
یا تہائی ایک کے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکت اون چیزمین
کہ نہین صحیح ہو وکالت اوسمین مانند کاٹنے لکڑیون کے اور گہانس کے اور شکار کرنے کے اور پانی لانے کے اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ہر ایک کے لیے
پس وہ اوسی کے لیے ہوگا اور جو کچھ لیوین دونون ملکر پس واسطے دونون کے آدہون آدہ ہوگا اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ایک کے لیے دوسرے کی
مدد سے پس وہ اوسکے لیے ہوگا مثلاً ایک اکہیڑے اور دوسرا جمع کرے تو ہوگا وہ اکہیڑنے والے کے لیے اور واسطے دوسرے کے اجر
مثل ہوگا امام محمد کے نزدیک جسقدر نوبت پہونچے اوسکی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ زیادہ کیا جاوے نصف ثمن اوسکے پر اور نہین صحیح
ہی شرکت پانی لانے مین اس طرح کہ ایک کا بیل ہو اور دوسرے کی پکہال پہر لاوے ایک اون دونون مین سے پس کسب لانے والے کے لیے ہوگا
اور اوسپر اجر مثل یعنی کرایہ موافق رواج کے لازم آویگا اوس چیز کا یعنی پکہال وغیرہ کا کہ دوسرے کی ہی اور ہر ایک شرکت فاسدہ مین بقدر مال کے
ہوگا جیسے کہ شرط کین شرکت مین درہم معین نفع مین سے ایک کے لیے پس فاسد ہوئی شرکت پس ہے کا نفع بقدر مال کے یہانتک کہ
اگر ہو مال آدہون آدہ اور شرط کیا تہا ربح اثلاث یعنی دو تہائی ایک کے لیے اور ایک تہائی ایک کے لیے تو یہ شرط باطل ہی اور ہوگا
ربح آدہون آدہ اور باطل ہوجاتی ہی شرکت بسبب مرنے ایک کے دو شریکون مین سے اور بسبب چلے جانے ایک کے دار الحرب مین مرتد ہوکر اگر حکم کیا جاوے
ساتھ اوسکے اور نہین جائز ہی کہ زکوۃ دیوے ایک اون مین سے دوسرے کے مال کی بغیر اذن اوسکے ملتقے شرح وقایہ مختصراً

ع ۱۰

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝

بیشک تو بھی مرتا ہی اور وہ بھی مرتے ہین پہر مقرر تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جہگڑوگے

اے محمد تحقیق تو مریگا اور تحقیق یہ مرین گے پہر البتہ تم روز قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے آپسمین جہگڑوگے فتح تفسیر
تو مریگا الخ کافر منتظر رہتے تہے آنحضرت کی وفات کے کہ یہ مرین تو ہمارا پیچھا چھوٹے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ موت سبکو آنے والی ہی
پس اسکا انتظار کرنا اور شماتت باقی کے ساتھ فانی کی کیا معنی اور قتادہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے خبر موت کی سنائی اپنے نبی کو اوسکے
نفس کی اور تمکو خبر موت کی دی تمہارے نفسون کی یعنی تو اور وہ بیچ شمار موتی کے ہین اسلیے کہ جو چیز ہونے والی ہی پس گویا کہ ہوچکی
ابو درداء سے روایت ہی کہ ایک شخص نے دیکھا ایک جنازہ پس کہا کہ کون ہی یہ کہا ابو درداء نے کہ یہ تو ہی فرماتا ہی اللہ تعالی انک میت
وانهم میتون یعنی جیون کہ تجہپر یہ دن آنے والا ہی پس گویا کہ تو مردہ ہی پہر البتہ تم یعنی تو اور وہ جہگڑوگے پس تو دلیل لاویگا اونپر کہ
مینے احکام الہی پہونچا دیے تہے پس جہٹلایا انہون نے مجکو اور کوشش کی مینے اسلام کی طرف بلانے مین پس لگے رہے یہ عناد مین اور
غدر کرینگے وہ واہیات کہ تابعین کہینگے تابعداری کی ہمنے اپنے سردارون اور بڑون کی اور کہینگے سردار کہ بہکایا ہمکو شیاطین نے اور
اگلے باپون ہمارے نے اور بعضون نے حمل کیا ہی اسکو سبکے جہگڑنے پر پس کافر آپسمین جہگڑینگے یہانتک کہ کہا جاویگا اونکو لا تختصموا لدی
یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نہ جہگڑو آپسمین ہمیرے پاس اور مومن کافرون پر سرزنش کرینگے ساتھ دلیلون کے اور اہل قبلہ بھی آپسمین جہگڑینگے یعنی بعضے

جنانچہ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ ایک مدت ہم بھی جانتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے ہمارے حق مین اور اہل کتاب کے حق مین کہ دین کا فرق ہے جھگڑا ہے کیا
جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ہم کہتے تھے کہ ہم آپسمین کیونکر جھگڑینگے حال انکہ نبی ہمارا ایک ہی اور دین ہمارا ایک ہی اور کتاب ہماری ایک ہی یہانتک
کہ دیکھا ہمنے اپنے بعضون کو کہ مارتے ہین بعضون کو تلوار سے پس جانا ہمنے کہ یہ نازل ہوئی ہے ہم مومنون کے حق مین اور ابراہیم نخعی نے کہا ہے
کہ کہا صحابہ نے کہ کیا ہوگی خصومت ہماری یعنی قیامت کو حال انکہ ہم تو بھائی ہین آپسمین پس جب قتل کیے گئے عثمانؓ تو کہا صحابہ نے کہ یہ
خصومت ہماری ہی یعنی در باب قتل اونکے کہ آپسمین جھگڑا ہوئیگا روز قیامت کے اور کہا ابو العالیہ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت اہل قبلہ کے
حق مین اور یہ جھگڑا در باب خونون اور حقوق آپسکے ہوگا اور وجہ اول ہی ہے یعنی پوری اور حق بات اول ہی کی ہے یعنی آنحضرتؐ اور کفار
جھگڑینگے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے اس قول اللہ تعالیٰ کے سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ الخ اور اس قول اوس تعالیٰ کے سے وَالَّذِيْ
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ کہ بیان اور تفسیر ہے اون لوگون کی کہ اونمین جھگڑا ہوگا آپسمین اب مناسب قول اخیر کے
کچھ روایتین سننی چاہیئین ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر ہووے کچھ حق بھائی اوسکے کا قسم
آبروریزی اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا دے اوسکو اوس سے آج کے دن پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم یعنی قیامت مین اگر ہونگے
ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق مظلوم کے اور اگر نہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس
رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مفلس کے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس
ہم مین وہ شخص ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق مفلس میری امت سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن
قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا لگایا ہوگا کسیکو اور
کھا گیا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک کو نیکیون اوسکے سے اور اور کو نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی
پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ سزا گناہ کے اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ جہنم مین
اور روایت ہے زبیر بن العوام سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ کیا مواخذہ کیا جاویگا ہمپر اوس چیز کا کہ ہے درمیان ہمارے دنیا مین ساتھ خواص ذنوب کے
یعنی زنا وغیرہ کا تو مواخذہ ہووے ہی گا آپسکے حقوق کا بھی مواخذہ ہوگا فرمایا ہان البتہ مواخذہ کیا جاویگا تمپر اسکا یہانتک کہ ادا کیا جاویگا ہر حقدار
کے حق اوسکا کہا زبیر نے قسم خدا کی بلاشبہ امر دشوار ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ جھگڑے کی روز قیامت کے ہر چیز یہانتک کہ
دو بکریان بھی آپسمین جھگڑینگی در مقدمہ لڑنے کے آپسمین سینگون سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جو آپسمین جھگڑینگے
روز قیامت کے مرد اور بیوی اوسکی ہوگی قسم خدا کی نہین بولیگی زبان اوسکی ولیکن دونون ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے گواہی دینگے اوسپر اوس چیز کی
کہ غائبانہ کرتی تھی اپنے خاوند کے اور گواہی دینگے دونون ہاتھ مرد کے اور پانون اوسکے اوس چیز کی کہ خبرگیری کرتا تھا وہ بیوی کی یعنی اسمین کچھ
قصور کیا ہو اوسکی گواہی دینگے پھر بلایا جاویگا مرد اور خادم اوسکا ساتھ مثل اسکے یعنی اونکے بھی اعضا اسی طرح گواہی دینگے پھر
بلائے جاوینگے بازاری یعنی اونھون نے جو کسیکی حق تلفی کی ہوگی اونکے اعضا بھی گواہی دینگے اور نہین پائے جاوینگے وہان دانق اور قیراط لیکن
نیکیان ظالم کی دیجاوینگی مظلوم کو اور برائیان مظلوم کی ظالم پر رکھی جاوینگی پھر لایا جاویگا جبارون یعنی ظالمون کو لوہے کے گرزون سے
پس کہا جاویگا کہ وارد کرو انکو دوزخ پر پس قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ داخل ہونگے آگ مین یا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْكُمْ
اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین ہے تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر یعنی گذریگا اوسپر سے کہ پل صراط اوسپر ہوگا یعنی مجکو شک ہے کہ داخل ہونگے
دوزخ مین یا فقط ورود ہی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والون کے آپسمین دو ہمسائے ہونگے کہا میں فرمایا

[illegible]

میان بیوی اول جھگڑینگے اور کہین ہمسایون کو فرمایا اور دونون محل پر اول اضافی مراد ہو یعنی بہ نسبت بعض حقوق کے یہ
اول ہین اور بہ نسبت بعض کے وہ شاید گھر والون مین پہلے اونکا جھگڑا ہوا اور باہر والون مین ہمسایون کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا یعنی محشر مین امیر ظالم کو پس جھگڑے گی اوس سے رعیت پھر فتح پاوینگے وہ اوسپر پس کہا جاویگا اوس امیر کے لیے
کہ باندھا جاوے ایک ستون سے دوزخ کے ستونون مین سے اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ کہا جھگڑینگے لوگ آپسمین روز قیامت کے یہان تک کہ
جھگڑے گی روح ساتھ بدن کے پس کہے گی روح واسطے بدن کے کہ تونے کیا یعنی جو کچھ کیا اور کہے گا بدن واسطے روح کے کہ تونے حکم کیا تھا
اور تونے فریب دیا پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک فرشتے کو پس حکم کریگا وہ درمیان اون دونون کے پس کہیگا فرشتہ واسطے اون دونون
کے کہ مثل تم دونون کی ایسی ہی جیسے ایک شخص جا ماندہ بینا ہو اور دوسرا اندھا ہو داخل ہوئے دونون ایک باغ مین پس کہا جا ماندہ
واسطے اندھے کے کہ مین دیکھتا ہون یہان میوے ولیکن نہین پہونچ سکتا مین طرف اونکے پس کہا واسطے اوسکے نابینا نے کہ سوار ہو تو
مجپر اور توڑ میوے پس سوار ہوا جا ماندہ اوسپر اور توڑے میوے پس کونسا اون دونون مین سے زیادتی کرنے والا ہوا کہینگے روح وجسد کہ دونون
ہوئے زیادتی کرنے والے پس کہیگا واسطے اون دونون کے فرشتہ کہ تم دونون نے حکم کیا اپنے نفس پر یعنی بدن واسطے روح کے مانند سواری کے
ہی اور روح سوار ہونے والی ہی اوسپر اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ
کہا کہ جھگڑیگا سچا جھوٹے سے اور مظلوم ظالم سے اور ہدایت یافتہ گمراہ سے اور ضعیف متکبر سے **تنبیہ** ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ بندون کے حقوق نہایت دشوار ہین چنانچہ صریح بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال نامے تین ہین ایک
اعمال نامہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وظلم کرنا ہی بندون کا
آپسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے یعنی حقوق اللہ تعالی کے فوت کیے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عتاب کرے اوسکو اور اگر چاہے
درگذر کرے اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بچا اپنے کو بددعا مظلوم کی سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور
بلاشبہ اللہ نہین روکتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے انتہی یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین اور یہ جو اوپر روایت مین آیا کہ ظالم
کی نیکیان مظلوم کو ملین گی اوسکے حق کے بدلے مین مقدار اوسکی کیا ہی کتنی نیکیان کتنے حق کے بدلے مین ملین گی تو اسکی تفصیل
در المختار مین یہ لکھی ہی کہ آیا ہی کہ لیا جاویگا ایک دانق کے عوض مین کہ قریب دو پیسے کے ہوتی ہی ثواب سات سو نمازون باجماعت کا انتہی
نکتہ اسکے اوپر کے رکوع مین جو آیت گذری فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ الخ
اوسمین قول سے مراد صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک قسمین خطرون کی ہین اور وہ چھ ہین ایک تو خطرہ نفس کا ہی اور اوسمین کچھ خیر نہین ہوتی اور وہ
باعث شہوتون اور لذتون اور امور دنیوی اور جسمانی کا ہی کہ کچھ ثبات نہین رکھتے ہین اور اوسمین سوائے خوشی نفس ایک ساعت کی
اور کچھ نہین ہی اور وہ باز رکھنے والا اللہ سے اور قساوت اور غفلت لانے والا ہی وَكُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
واقع ہی یعنی جو چیز باز رکھے تجکو اللہ سے پس وہ بت تیرا ہی اور اوسمین منہمک رہنے کے لیے کچھ حد نہین ہی اور دوسرا خطرہ شیطانی ہی
کہ واسطے گمراہ کرنے اور کفر اور شرک اور تہمت کرنے اور شکوہ کرنے خدا کے اور واسطے کروانے تمام گناہون اور تاخیر توبہ اور مانند اسکے کے
وارد ہوتا ہی اور کبھی واسطے مکر اور استدراج کے ساتھ امر خیر کے بھی وارد ہوتا ہی اور بحسب ایک قول کے خطرہ نفسانی بھی کبھی ساتھ خیر کے
آتا ہی لیکن ان دونون کے ساتھ مین شر ہی ہوتی ہی اور خطرہ نفسانی کو ہواجس نفسانی اور شیطانی کو وساوس شیطانی کہتے ہین اور اکثر حرکات

اور سکنات عوام کے بحسب انھین دونون خطرون کے ہوتے ہین اور دونون مذموم ہین اور اسی لیے عوام حب دنیا اور معاصی مین مستغرق
ہین تیسرا خطرہ ملکی اور روحی ہی چوتھا خطرہ قلبی ہی اور یہ دونون محمود ہین اور یہ دونون باعث ہوتے ہین طاعت اور عبادت اور ذکر اللہ
اور متوجہ ہونے کے طرف اللہ اور آخرت اور راستی کے اور ان چیزون کے کہ جسمین خیر آدمی کی اور سلامتی اوسکی دارین مین ہو اور اعمال
خواص کے بحسب انکے ظہور پاتے ہین پانچوین خطرہ عقلی ہی کہ کبھی بر حسب خطرہ ملکی اور روحی کے اور کبھی بر حسب خطرہ نفس اور شیطان کے
وارد ہوتا ہی چھٹا خطرہ الٰہی ہی کہ بے واسطہ بندے کے دل پر وارد ہوتا ہی اور اکثر اوسکا خیر ہی اور کبھی واسطے امتحان اور ابتلا
کے ساتھہ برائی کے بھی وارد ہوتا ہی اور اسکو الہام ربانی کہتے ہین اعمال عارفون کے بحسب انکے ہوتے ہین لیکن تمیز اسکا اور خطرون
سے اور اسیطرح تمیز اور خطرون کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہی اور جگہہ بڑی ہی لغزش کی ہی جسکو خدا تعالی چاہے اور اوسکے
دل کو منور کرے اوسی کو میسر ہوتی ہی اور حاصل کار یہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی سے باز رہا اتباع خطرہ شیطانی سے امن مین ہوا اور
جب ترک لذات اور شہوات مباحہ اور اعتراض اور غصہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر ساتھہ
شرائط اونکی کے خالصۃً للہ کرنے لئے اختیار کیے امید ہی کہ مکر نفس سے محفوظ رہیگا اور مداومت کرنے والا اوپر مفقود اور جنتی بھی ہوگا
اور جب ورع اور تقوی اور زہد اور ریاضت اور راہ خدا طلبی کی کہ اکثر یہ چیزین واردات ملکی اور روحی اور عقلی سے ہوتی ہین اختیار
کرے امید ہی کہ حق تعالی اوسکو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھہ نور ربانی کے منور کرے پس اوسپر شناخت اور تمیز خطرون کی اور
معرفت حقائق اشیا کی کما حقہ آسان ہو اور حاصل ہونا اس سر کے علاج پہچانے خطرون کا یہ ہی کہ جو خطرہ موافق شرع کے نہو
نفس یا شیطان سے ہوگا اور جس چیز مین تردد ہو اوسکو بھی ترک کرے اور طالب حق کو موافقت احوال اولیا کے بھی بھلائی خطرے کی
واضح ہوتی ہی اور خطرہ خیر کہ ہمیشہ اور ساتھہ جزم و قوت کے ہو الہام ہی اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہی اور اسیطرح خطرہ برائی کا ہمیشہ ہو
نفس سے ہی اور کبھی حق سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہی بحث تفصیل اسکی جو دیکھے تو فتوح الغیب مین
حضرت غوث اعظم نے لکھی ہی

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ

پھر اوس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہنچی اوس پاس کیا نہین دوزخ مین ٹھہراؤ منکرون کا ۔ مو

پس کون شخص زیادہ ظالم ہی اوس سے کہ جھوٹھ باندھا خدا پر اور جھٹلایا دین سچے کو جسوقت کہ آیا اوسکے پاس کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ
کافرون کی ۔ فتح ۔ تفسیر یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تمنے جھٹلایا تو
تمسے برا کون ۔ موضح ۔ اوپر کی آیت مین جو جھٹلانا آپس کا مذکور ہوا اس آیت مین اور آیت والذی جاء بالصدق
وصدق بہ مین بیان ہی اون لوگون کا کہ ہوویگا درمیان اونکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدا تعالی پر یعنی افترا کیا اوسپر ساتھہ
نسبت کرنے شریک اور فرزند کے طرف اوسکے اور صدق سے مراد ہی دین جو حضرت لیکر آئے یا قرآن اور کافرون کے یعنی اون لوگون کے لیے کہ
افترا کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سچے کو ۔ جلالین ۔ مدارک ۔ معالم

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے ۔ مو

اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہین پرہیزگار ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ والذی جاء
بالصدق وصدق بہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے حق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہین اس سے آنحضرت اور متبعین اونکے

الجزء الرابع والعشرون

جیسے کہ مراد ہین ساتھ موسی کے وہ اور قوم اونکی بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب تاکہ وہ ہدایت پاوین پس اسلیے فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور کہا زجاج نے کہ روایت کیا گیا ہی علی رض سے کہ اونھون نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ صَدَّقَ بِهٖ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور روایت کیا گیا ہی یہ کہ اَلَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ صَدَّقَ بِهٖ مومن ہین اور یہ سب صحیح ہی اور کہا ابن عباس رض نے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الخ سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تصدیق بھی کیا اوسکو اور پونہچایا خلق کو اور سدی نے کہا کہ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ جبرئیل ع ہین کہ لائے قرآن کو اور صَدَّقَ بِهٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبول کیا اوسکو اور عطا نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ انبیاء ع ہین اور صَدَّقَ بِهٖ تابعدار اونکے ❊ مل معا ❊ **تنبیہ** ❊ اس آیت کے اخیر مین جو فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنی یہی لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے ہین اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچتے ہین حضرت عثمان رض سے منقول ہی کہ مومن کو چھہ قسم کا ڈر رہتا ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالی بغیر ایمان کے ناگہان اوٹھائے دنیا سے اور ایک نسخے مین ہی ساتھ گناہون کے اوٹھا اور دوسرے ڈر رہتا ہی حفظہ یعنی ملائکہ اعمال لکھنے والون کی طرف سے یہ کہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو بسبب اونکے روز قیامت کے اور تیسرے ڈر رہتا ہی شیطان کی طرف سے اسکا کہ باطل کرواوے عمل اوسکا اور چوتھے ملک الموت کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ روح قبض کرلے ناگہان غفلت مین اور پانچوین دنیا کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ فریفتہ ہو ساتھ اوسکے پس غافل کردے اوسکو آخرت سے اور چھٹے اہل و عیال کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ مشغول ہو ساتھ اونکے پس غافل کردین وہ اللہ کی یاد سے ❊ **منبہات** ❊

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ ہی بدلا نیکی والون کا تا اوتارے اللہ اون سے برے کام جو کیے تھے

وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور بدلے مین دے اونکا نیگ بہتر کامون کا جو کرتے تھے ❊ **مو** ❊

واسطے اونکے ہی جو کچھہ چاہین نزدیک پروردگار اونکے کے یہ ہی جزا نیک کارون کی تو کہ دور کرے خدا اونسے بدترین اوس چیز کا کہ کیا اور دیوے اونکو مزدوری اونکی بحسب نیکوترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ❊

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۖ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ

کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور تجکو ڈراتے ہین اونسے جو اوسکے سوا ہین اور جسکو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہین اوسکو راہ دینے والا اور جسکو

يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۗ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝

راہ سجھاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلا لینے والا ❊ **مو** ❊

کیا نہین ہی خدا کارساز بندے اپنے کا اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے کہ غیر خدا کے ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھلانے والا اور جسکو راہ دکھاوے خدا نہین ہی اوسکو کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہین ہی خدا غالب بدلا لینے والا ❊ **فتح** ❊

تفسیر ❊ کیا نہین ہی خدا کارساز اپنے بندے کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ہی اور حمزہ اور علی نے عبادہ پڑھا ہی بجاے عبدہ کے یعنی انبیا اور مومن اور مضمون اسکا مانند مضمون آیت اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کے ہی اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے کہ غیر خدا کے ہین یعنی ساتھ بتون کے کہ جنکو پکڑ رکھا ہی مشرکون نے معبود سوای خدا کے اور ڈرانا اونکا یہ تھا کہ قریش نے کہا آنحضرت صلعم کو

کہ ہم ڈرتے ہین اس سے کہ دیوانہ کردین تجکو معبود ہمارے اور پھٹکار اونکی پڑے تجپر بسبب عیب کرنے تیرے نکے اونکو بدلا لینے والا کر
بدلا لیتا ہی اپنے دشمنون سے اور اسمین وعید یعنی ڈراوا ہی واسطے قریش کے اور وعدہ ہی واسطے مومنون کے کہ وہ بدلا لیویگا واسطے مومنون
کے کافرون سے اور مدد کریگا اونکی اونپر پھر معلوم کروایا اللہ تعالی نے کہ کفار باوجود بت پوجنے کے مقر ہین اسکے کہ اللہ پیدا کرنے والا
آسمان و زمین کا ہی ساتھ قول اپنے کے ÷ ص ÷

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ اَفَرَاَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ
اور جو تو اونسے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو
دُونِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ
اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجپر کچھ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی ڈالی یا وہ چاہے مجپر مہر وہ ہین کہ روک دین
رَحْمَتِهٖ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ○
اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے ÷ مو

اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو البتہ کہین خدا نے پیدا کیے ہین کہہ دیکھا تمنے اوسکو کہ پوجتے ہو سوائے
خدا کے اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالی سختی کو کیا یہ بت دفع کرنے والے سختی اوسکی کے ہین مجسے یا اگر چاہے میرے حق مین بخشائش کیا یہ
بت باز رکھنے والے بخشائش اوسکی کے ہین کہہ بس ہی مجکو خدا اوسپر توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ÷ فتح ÷ تفسیر ÷ سختی
یعنی مرض یا فقر یا سوائے اونکے بخشائش یعنی صحت یا غنا یا مانند اونکے اور یون جو فرمایا کہ اگر پوچھے تو اونسے الخ یہ اسلیے فرمایا کہ
اونھون نے ڈرایا تھا آنحضرت صلعم کو بتون کی پھٹکار اور دیوانہ کردینے سے پس حکم کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اسبات کے کہ اقرار کروا دین اونسے پہلے اسبات کا کہ تمام
عالم کا دہی اللہ خدا لاشریک ہی پھر کہین اونسے بعد اقرار کروانے کے کہ پس اگر چاہے میرے حق مین خالق عالم کا کہ جسکا اقرار کیا تمنے ضرر پونہچانا یا رحمت پونہچانی
کیا قادر ہونگے وہ اوپر خلاف اسکے پس جب ساکت و قائل کیا اونکو فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ کافی ہی مجکو اللہ ضرر پونہچانے بتون
اونکے سے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے پوچھا اونسے یعنی جو کہ حکم ہوا تھا پس ساکت رہے وہ پس اوتری یہ آیت قل حسبی اللہ ÷ معا ÷
تنبیہ ÷ جاننا چاہیے کہ کلمہ حسبی اللہ کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جسپر اوترے غم یا سختی یا کوئی امر دشوار تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور بعضی روایت مین ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ یہ دونون روایتین حصن حصین مین بخاری سے منقول ہین پھر حصن حصین کے شارح مولوی فخر الدین نے اسکی شرح مین لکھا ہی کہ روایت کی
ابن عباس نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تو یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو
پڑھا جب کہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین ڈرو اونسے اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول اونکا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تھا انتہی اور انیس المنقطعین
مین ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پائیگا اللہ تعالی کو نزدیک
اونکے کفایت کرنے والا اونمین سے پانچ دنیا کے لیے ہین اور پانچ آخرت کے لیے وہ یہ ہین حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا
اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ
الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْاَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یعنی بس ہی مجکو اللہ

واسطے دین میرے کے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس چیز کے کہ فکر مین ڈالے مجکو بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس شخص کے کہ سرکشی کرے مجپر بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ حسد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ مکر بد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ نزدیک موت کے بس ہی مجکو اللہ وقت سوال کرنے منکر نکیر کے قبر مین بس ہی مجکو اللہ نزدیک میزان کے بس ہی مجکو اللہ نزدیک گذرنے کے پل صراط پر سے بس ہی مجکو اللہ نزدیک حوض کوثر کے بس ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسی پر بھروسا کیا مینے اور اوسی کیطرف رجوع کرتا ہون مین انتہی اور ملا علی قاری نے بھی حزب الاعظم مین اس دعا کو نقل کیا ہی اور اوسکے کسی شارح نے یہی فائدہ اسکا نقل کیا ہی لیکن حزب الاعظم مین بعد لفظ توکلت کے بجاے والیہ انیب کے وھو رب العرش العظیم ہی اور حصن حصین مین ابو داؤد وغیرہ سے یہ بھی لایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی تو چاہیے کہ کہے حسبی اللہ ونعم الوکیل

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو کہہ اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین بی کام کرتا ہون اب آگے جان لوگے کس پر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی ✢ مو ✢

کہہ اے قوم میری عمل کرو تم اپنی وضع پر تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون اپنی وضع پر پس جانوگے تم اوس کو کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس کو کہ اوتریگا اوسپر عذاب دائم ✢ فتح ✢ تفسیر ✢ علی مکانتکم کے معنی ہین اوپر حال اپنے کے کہ جسپر تم ہو اور اوپر جہت اپنی کے عداوت سے کہ جسپر تم ہو اوسپر پس جانوگے تم الخ کیسی تہدید کی کافرون کو ساتھ ہونے آنحضرت کے فتحیاب اور غالب اوپر دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ جب آئے کفار پر رسوائی اور عذاب پس یہ عزت اور غلبہ آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت کے لیے بسبب عزت پانے عزیز کے دوستون اونکے سے اور بسبب ذلت پانے ذلیل کے دشمنون اونکے سے اور لفظ یخزیہ صفت ہی عذاب کی جیسے لفظ مقیم صفت ہی یعنی عذاب کہ رسوا کرنے والا ہو اوسکو اور وہ دن بدر کے ہوا اور عذاب دائم عذاب دوزخ کا ہی ✢ مل ✢

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہمنے اوتاری ہی تجہپر کتاب لوگون کے واسطے سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بہلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

برے کو اور تجہپر اونکا ذمہ نہین ✢ مو ✢

تحقیق ہمنے اوتاری تجپر کتاب واسطے لوگون کے ساتھ حق کے پس جسنے راہ پائی پس نفع اوسی کے لیے ہی اور جو کہ گمراہ ہوا سوا اسکے نہین ہی کہ گمراہ ہوتا ہی واسطے ضرر اپنے کے نہین ہی تو اوپر اونکے نگہبان ✢ فتح ✢ تفسیر ✢ واسطے لوگون کے اور واسطے حاجت اونکی کے طرف اوسکے تاکہ بشارت دیوین اور ڈراوین پس قوی ہون بواعث اونکے طرف اختیار کرنے طاعت کے معصیت پر اور جسنے راہ پائی یعنی اختیار کیا ہدایت کو پس اپنے نفس کو نفع پہونچایا اور جسنے اختیار کی گمراہی پس تحقیق ضرر پہونچایا اپنے نفس کو نہین ہی تو اوپر اونکے نگہبان تا گمراہی مین نہ پڑنے دیوے تو اور یا نگہبان نہین ہی تو اونکا بیچ اختیار کرنے ہدایت و ضلالت اونکی کے تو تجپر مواخذہ ہووے ✢ مل ✢ بحر ✢ مسئلہ ✢ وکالت عقود جائزہ سے ہی جائز ہون اونکے نزدیک اور بیچ تمام اون چیزون کے کہ مباشرت بنفس خود جائز ہی وکالت بھی جائز ہی مانند بیع اور شرا اور خصومت اور ادا دیون اور طلاق اور نکاح اور مانند انکے کے اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر

مسئلہ وکالت

غیر مجلس حکم مین کسی حال مین مقبول نہین چارون اماموں کے نزدیک اور مجلس حکم مین فقط امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہی مگر یہ کہ موکل نے شرط
عدم اقرار کی اپنے پر کی ہو تو نہین صحیح اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر ساتھ حدود اور قصاص کے غیر مقبول ہی بالاتفاق مجلس حکم
مین بھی اور غیر مجلس حکم مین بھی جہان کہین ہو اور قول وکیل کا مقبول ہی تلف مال مین ساتھ یمین اوسکی کے اور وکیل کو جائز نہین کہ خرید کرے ساتھ
مول زیادہ کے مول مثل سے اور ایسے ہی خریدنا ساتھ شرط تاجیل مول کے روا نہین ہی اور وکالت حاضر کی روا نہین ہی سوا رضا خصم
یعنی مدعی علیہ کے مگر کہ موکل مریض یا در مسافت تین دن کے راہ کے ہو تو ہر نوع جائز ہی اور اگر کوئی شخص کسیکو وکیل کرے اپنے حقوق کے
وصول کرنے کے لیے ایک شخص معین سے اور سامنے حاکم کے ہو تو اوسکے ثبوت وکالت کے لیے احتیاج گواہون کی نہین ہی اور حضور مدعی علیہ کا
بھی شرط نہین ہی اور اگر بیچ غیر مجلس حاکم کے ہو تو دو گواہون سے نزدیک حاکم کے ثابت ہوتی ہی مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ اگر مدعی علیہ ایک ہو
تو حضور اوسکا اور اگر کئی ہون تو حضور ایک کا اونمین سے واسطے صحیح ہونے ثبوت وکالت کے شرط ہی اور وکیل کو معزول کرنا اپنا سوا روبرو
موکل کے جائز نہین ہی اور اگر موکل وکیل کو معزول کرے تو بعد جاننے وکیل کے ساتھ عزل کے معزول ہوتا ہی اور گواہ سننے وکالت پر سوا
حضور خصم کے روا نہین اور وکیل کرنا لڑکے تمیز دار قریب بلوغ کا صحیح ہی ✽ **مسئلہ** مضاربت قریب وکالت کے ہی اور اوسکو
قراض بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ کوئی شخص مال کسیکو دیوے تا تجارت کرے اور منفعت اوسکی مشترک دونون مین ہو پس یہ جائز ہی اور
اگر کچھ اسباب اوسکو دیوے اور کہے کہ اسکے مول کی مضاربت کر تو صحیح ہی اور عامل جب کہ مال مضاربت کا ساتھ گواہون کے
تو بری ہوتا ہی وقت انکار کے ساتھ قسم کھانے کے پس قول اوسکا ساتھ یمین کے مقبول ہی اور ایسے ہی قول اوسکا ساتھ پھیر دینے
مال کے اوسکے مالک کو ساتھ یمین کے مقبول ہی اور جب عامل کچھ اسباب ساتھ مال مضاربت کے خرید کرے اور وہ مال پہلے دینے کے بائع کو
ہلاک ہو جاوے تو مضارب پر کچھ نہین آتا ہی اور وہ اسباب عامل کا ہوتا ہی اور مول اوسکا اوسپر ہوگا مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ رجوع کرے
ساتھ مول اوسکے کے صاحب مال پر اور جائز ہی مضاربت تا ایک مدت معین تک کہ پہلے اوسکے فسخ نکرے یا یہ کہ جب وہ مدت تمام ہو جاوے
عامل بیع و شرا سے منع کیا جاوے پس اس شرط سے جائز ہی اور اگر مالک مال شرط کرے عامل پر کہ سوا فلانے شخص کے خرید یا فروخت نکرے
تو اس شرط پر مضاربت صحیح ہی اور جب عامل ساتھ مال مضاربت کے مسافری کرے تو نفقہ عامل کا مال قراض مین ہوگا اور عامل مالک ربح یعنی
نفع کا ساتھ ظہور ربح کے ہوتا ہی اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک تقسیم کرنے سے اور خریدنا مالک مال کا کسی چیز کو مال مضاربت مین سے
صحیح ہی اور اگر مضارب دعوی کرے کہ مالک مال نے مجکو اذن بیع اور شرا کا ساتھ نقد اور نسیہ دیا ہی اور مالک مال کہے کہ سوا نقد کے
اذن نہین دیا ہی سینے تو قول مضارب کا ساتھ یمین کے مقبول ہوگا اور مضارب اگر ساتھ دوسرے کے اوس مال سے مضاربت کرے
اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب اول کے تئین دیدے ✽

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ

اللہ کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہو اونکے مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جن پر مرنا ٹھہرایا

وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝

اور بھیجتا ہی دوسرون کو ایک ٹھہرے وعدے تک البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دھیان کرین ✽ موضح

خدائے تعالی ارواحون کو قبض کرتا ہی نزدیک مرنے اونکے کے اور وہ روح کہ نہین مری ہی اوسکو قبض کرتا ہی نزدیک سونے اوسکے کے پس
نگاہ رکھتا ہی اوسکو کہ حکم موت کا کیا ہی اوسپر اور چھوڑ دیتا ہی اوس دوسرے کو ایک وقت معین تک تحقیق بیچ اس مقدمے کے نشانیان ہین واسطے
اوس قوم کے کہ تامل کرتے ہین ✽ فتح ✽ **تفسیر** ✽ یعنی نیند مین ہر روز جان کھینچتا ہی پھر بھیجتا ہی یہی نشان ہی آخرت کا معلوم ہوا

نیند مین بھی جان کھنچتی ہی جیسے موت مین اگر نیند مین کھنچ کر یسا ہی وہی موت ہی مگر یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہی اور ایک جان جس سے دم چلتا ہی
اور نبضین اوچھلتی ہین اور کھانا ہضم ہوتا ہی وہ دوسری ہی وہ پہلے موت کے نہین کھنچتی ہی صرف یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ
مراد یہ ہی کہ سب نفسون کو وفات دیتا ہی وقت موت کے بالکل اور وفات دینا مار ڈالنا اوسکا ہی اور مار ڈالنا یہ ہی کہ سلب کی جاتی ہی وہ چیز کہ
نفس بسبب اوسکے زندہ ہی حس و ادراک رکھنے والا ہی یعنی صحت و سلامتی اجزا اوسکے کی اسلیے کہ وقت سلب صحت کے گویا کہ ذات اوسکی
سلب کی گئی اور یہ جو فرمایا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا اس سے مراد یہ ہی کہ وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکے سونے مین
یعنی وفات دیتا ہی اونکو جس وقت کہ سوتے ہین یہ فرمایا مشابہت دیکر واسطے سونے والون کے ساتھ موتی کے اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا
وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ مار ڈالتا ہی تمکو رات کو اس حیثیت سے کہ نہ تمیز رکھتے ہین اور نہ تصرف کرتے
ہین مانند موتی کے فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ یعنی پس بند کر رکھتا ہی اون نفسون کو کہ حکم کیا اوپر موت حقیقی کا یعنی نہین
پھیرتا ہی اونکو بیچ وقتون اونکے کے اس حال مین کہ زندہ ہون اور چھوڑ دیتا ہی دوسرے نفسون سونے والون کو ایک وقت مقرر تک کہ وقت
تمام ہونے عمر کا ہی اور بعضون نے کہا کہ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ کے معنی یہ ہین يَسْتَوْفِيهَا وَيَقْبِضُهَا یعنی بالکل مار ڈالتا ہی اور لے لیتا ہی
اونکو اور یہ وہ نفس ہین کہ جنکے ساتھ حیات و حرکت ہی اور وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکی نیند مین اور نفس تمیز کے ہین
کہا ہی مفسرین نے کہ پس جو نفس وفات دیے جاتے ہین بیچ سونے کے وہ نفس تمیز کے ہین نہ نفس حیات کے اسلیے کہ نفس حیات کے جب زائل ہوتے ہین
جاتا رہتا ہی ساتھ اونکے دم اور سونے والا دم لیتا ہی اور واسطے ہر انسان کے دو نفس ہین ایک تو نفس حیات ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی
وقت موت کے اور دوسرا نفس تمیز کا ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی انسان سے جب کہ سوتا ہی اور روایت کیا ہی مفسرین نے ابن عباس رض
سے کہ ابن آدم مین نفس ہی اور روح ہی درمیان ان دونون کے مانند شعاع آفتاب کے ہی پس نفس تو وہ ہی کہ بسبب اوسکے عقل و تمیز ہی
اور روح وہ ہی کہ بسبب اوسکے سانس لیتا ہی اور حرکت کرتا ہی پس جب کہ سوتا ہی بندہ قبض کرتا ہی اللہ تعالی نفس اوسکا اور نہین قبض کرتا
روح اوسکی اور حضرت علی رض سے منقول ہی کہ کہا نکلجاتی ہی روح اور باقی رہتی ہی شعاع اوسکی بدن مین پس ساتھ اسکے دیکھتا ہی خواب پس
جب جاگنے لگتا ہی نیند سے پھر آتی ہی روح اوسکے بدن کی طرف جلد تر پلک مارنے سے اور یہ بھی حضرت علی رض سے منقول ہی کہ جو کچھ کہ دیکھتا ہی
نفس سونے والے کا آسمان مین پس وہ رویا صادقہ ہی یعنی جلد اوسکا ظہور ہوتا ہی اور جو کچھ کہ دیکھتا ہی بعد چھوڑنے کے پس سکھاتا ہی اوسکو
شیطان پس وہ رویا کاذبہ ہی اور سعید بن جبیر سے ہی کہ ارواح زندون اور مردون کی آپسمین ملتی ہین سوتے مین پس پہچانتی ہین اونمین سے
جو کچھ چاہتا ہی اللہ کہ پہچانے اور بعضی روایت مین ہی کہ پوچھتی ہین آپسمین جو کچھ چاہتا ہی اللہ پھر روک رکھتا ہی اللہ ارواح اموات کی اور
چھوڑ دیتا ہی ارواح زندون کی طرف بدنون اونکے کے ایک وقت مقرر تک اور روایت کیا گیا ہی کہ ارواح مومنون کی چڑھتی ہین وقت سونے
کے آسمان مین پس جو کہ ہوتی ہی اونمین سے پاک حکم کیا جاتا ہی اوسکے لیے سجدہ کرنے کا اور جو کہ نہین ہوتی ہی اونمین سے پاک نہین حکم کیا جاتا ہی
واسطے اوسکے سجدہ کرنیکا اور کہا فرقد نے کہ نہین ہی کوئی رات راتون دنیا کی سے مگر کہ رب تبارک و تعالی قبض کرتا ہی ساری ارواح
کو مومنون کی بھی اور کافرون کی بھی پھر پوچھتا ہی ہر روح سے جو کچھ کہ کرتا ہی صاحب اوسکا دن مین حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پھر بلاتا ہی
ملک الموت کو اور فرماتا ہی قبض کر اسکو اور قبض کر اسکو یعنی جسکی موت کا حکم ہوتا ہی اور چھوڑتا ہی اورون کو ایک وقت مقرر تک آلی ایوب سے روایت
ہی کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آنحضرت اونکے گھر مین اوترے ہوئے تھے وقت ارادہ کرنے سونے کے کہ کہا ایک
کلام کہ نہین سمجھے ہم اوسکو کہا ابو ایوب نے کہ پوچھا مینے آنحضرت سے وہ کلام پس پڑھی یہ دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَتُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَتُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ تَتَوَفَّانِي فَإِنْ أَنْتَ تَوَفَّيْتَنِي فَاغْفِرْ لِي وَإِنْ أَنْتَ أَحْيَيْتَنِي فَاحْفَظْنِي اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہ پکڑے ایک تمہارا طرف بچھونے اپنے کے پس چاہیے کہ جھاڑے اوسکو اپنے تہبند اندر کے
کونے سے کیونکہ نہین جانتا ہی کہ کیا اسکے پیچھے پڑا ہوا ہو اوس پر یعنی جانور مٹی وغیرہ پھر چاہیے کہ کہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ
جَنْبِي وَبِاسْمِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ
الصَّالِحِينَ اور ایک شب مین جو آنحضرت صلعم سفر مین اخیر رات مین اوترے تو سوگئے اور اور لوگ بھی سوگئے پس جاگے مگر آفتاب
کی گرمی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگون ہمارا روحین عاریت ہین بندون کے بدنون مین پس قبض کرلیتا ہی
اونکو جب چاہتا ہی اور چھوڑ دیتا ہی اونکو جب چاہتا ہی انتہی تحقیق اس مقدمے مین اپنی جو کچھ کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین اوپر قدرت
اور علم اللہ تعالی کے واسطے اوس قوم کے کہ دوڑاتے ہین فکر اپنی پس جانتے ہین کہ جو قادر اسپر ہی وہ قادر ہی بعث پر بھی اور
قریش نہین فکر کرتے اسمین ۱۲ کشاف و درمنثور جلالین ایک وقت معین تک کہ وقت تمام ہونے عمر کا ہی
کہ جب وہ وقت پونچیگا قبض کرکر عالم ارواح مین لیجاویگا اور پھر بدن کی طرف نہین بھیجیگا اور جسکا وقت مرگ کا نہین پونچا ہی
اوسکو سوتے مین قبض کرتا ہی اور پھر بدن کی طرف بھیجتا ہی اور بندہ بیدار ہوتا ہی اور معنی قول رسول صلعم کے النَّوْمُ أَخُ الْمَوْتِ
یہی ہین اور مراد موت سے موت جسد اوسکی ہی اسلیے کہ روح جس وقت سے کہ مخلوق ہوئی ہی فنا پذیر نہوگی متعلق بدن کے ساتھ
رہتی ہی یا برزخ مین یا بہشت و دوزخ مین ہمیشہ رہیگی قرآن اور حدیثین تمام اس مضمون پر ناطق ہین اعتقاد کرنا خلاف اسکے
عقائد باطلہ سے ہی اور لازم آتا ہی انکار چین یا عذاب قبر اور بعث اور حساب اور دوام بہشت و دوزخ کا ساتھ اہل اونکے کے اور اسی
جگہ سے ہی کہ امام غزالی رح نے کہا ہی اگرچہ ازلی نہین ہین لیکن ابدی ہین اور تفسیر نیشاپوری مین کہا ہی کہ ان آیتون مین تسلی
پیغمبر خدا کی ہی باین وجہ کہ ہدایت وضلالت تمام خدا کی طرف سے ہی اور ہدایت مثل حیات اور بیداری کے ہی اور ضلالت مثل موت اور
سونے کے ہی پس جیسے کہ موت اور حیات اور جاگنا اور سونا بسبب پیدا کرنے خدا کے ہین ہدایت وضلالت بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی
ہین جسنے اسکو پہچانا مصیبتین اوسپر آسان ہونگی اور کسی سبب سے غمگین نہین ہوئیگا اور یہ بھی اوسمین ہی کہ کہا حکما نے اصل اسمین یہ
کہ نفس انسانیہ جوہر روشن نورانی ہی جب متعلق ہو ساتھ بدن کے حاصل ہوتی ہی روشنی اوسکی تمام اعضائے ظاہری اور باطنی مین اور وہ
زندگانی اور بیداری ہی اور وقت سونے کے نہین واقع ہوتی ہی روشنی اوسکی مگر باطن بدن پر اور منقطع ہوتی ہی ظاہر بدن سے پس
باقی رہتا ہی نفس حیات کہ جسکے سبب سے سانس آتا ہی اور عمل کرتے ہین قوے بدنیہ باطن مین اور فنا ہوجاتا ہی وہ نفس کہ جس سے تمیز
وعقل ہی اور جب منقطع ہوجاتی ہی یہ روشنی بالکل بدن سے پس وہ موت ہی اور ایسی تدبیر عجیب کا صادر ہونا نہین ممکن ہی مگر بڑے ہی قادر
خبیر سے کہ نہین شریک ہی کوئی اوسکا اوسکی بادشاہت مین اور نہ نظیر اوسکا پس اسی لیے ملائی گئی آیت ساتھ اس قول تعالی کے
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ مسئلہ سونے کا لکھا ہی علما نے کہ جب آدمی کچھ کھاتا ہی اور معدے مین جو
مادہ ہی تو بخار اوس سے اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور خالی معدے مین بھی بسبب کاواک ہونے معدے کے بخار اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور بہر صورت
دماغ کی حس پر غالب آکر اوسکو معطل کردیتے ہین اور کچھ حس وحرکت سوائے دم آنے کے باقی نہین رہتی ہی اور آیت مین گذر ہی چکا ہی کہ فاعل اور
خالق سب چیزون کا خدائے تعالی ہی اور غرض اس تمہید سے یہ ہی کہ سونا جملہ نقصانون ممکنات کے سے ہی اور غافل کرنے والا ذکر خدا سے اور بھلانیوالا
سے پس آدمی کو بتکلف سونا نچاہیے خصوصا طالب خدا کو جبتک کہ نیند خوب غلبہ نکرے نسووے کہ منجملہ آداب سونے کے یہ ہی کہ جبتک
نیند خوب غلبہ کرے سووے نہین اور ساتھ عبادت اور یاد خدا اور مراقبے کے مشغول رہے اور جب نیند خوب غلبہ کرے ذکر اللہ کرتا ہوا سووے

مسئلہ سونے کا

اور پہلے سونے کے بسم اللہ کہکر دروازہ بند کرے اور چراغ بجھاوے اور آگ بجھاوے یا دباوے اور باسن پانی وغیرہ کے ڈھانکے اور کلی یا وضو پورا کرے اور بسم اللہ اور سورتین اور تسبیحات اور دعائین کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف مین آئین ہین پڑھکر دائین کروٹ رو بقبلہ لیٹے اور اگر خواب ڈراونا اور برا دیکھے تو کسی سے کہے نہین اور اچھا اور مبہم اپنے دوست سے کہ عالم ہو ظاہر کرے اور تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر وحشت خواب بد سے اوسی وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بار بائین طرف تھتکارے اور اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ رُؤْیَایَ وَاکْفِنِیْ شَرَّھَا اور آیۃ الکرسی اور قُلْ ھُوَ اللہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو قرآن نہ پڑھے اور جس وقت کہ غلبہ نیند کا جاتا رہے اور جاگے جلدی اوٹھ بیٹھے اور دعائین جاگنے کی جو حدیث مین آئی ہین اور کلمہ طیب اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پر جاری کرے تو کہ کاہلی اور شیطان کو دفع کرنے والا شیطان فریب دے کر پھر غافل کر کر سلا دیتا ہی بعد اسکے اوٹھکر وضو اور نماز با جماعت ادا کر کر ذکر و اوراد مین مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور خدا تعالی توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور مستحب ہی قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کو سونا بموجب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے قِیْلُوْا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَقِیْلُ اور مکروہ ہی سونا اول روز مین اور مغرب اور عشا کے درمیان مین اور حضرت علی رض عشا کے بعد سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور دائین ہتیلی رخسارے کے نیچے رکھکر سووے اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹونگا قبر مین اسی طرح تن تنہا کہ کوئی میرے ساتھ نہین ہونے کا سوا اعمال کے اور کہا جاتا ہی کہ لیٹنا دائین کروٹ مومن کا لیٹنا ہی اور بائین کروٹ لیٹنا بادشاہون کا اور آسمان کی طرف مونہہ کر کے لیٹنا انبیا علیہم السلام کا اور مونہہ کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درد دو ہو پیٹ مین اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھکر اوسپر سووے تو مضایقہ نہین اور سونے کے وقت تہلیل اور تحمید اور تسبیح کرے یہان تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اسلیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہی اوس حالت پر کہ رات گذارے اوسپر اور میت اوٹھایا جاویگا اوس حالت پر کہ مرا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رض کو تعلیم کیا کہ سونے وقت تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہین جب کہ آپ سے خادم طلب کیا کہ چکے پیستے پیستے گھٹے پڑ گئے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھ لیا کر سونے وقت تیرے حق مین خادم سے بہتر ہی اور جاگے پہلے صبح کے اسلیے کہ زمین شکوہ کرتی ہی اللہ تعالی سے زانی کے نہانے سے اور خونریزی حرام یعنی ناحق سے اور سونے سے بعد صبح کے اور بیدار ہو اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصد رکھنے والا تقوی کا اوس چیز سے کہ حرام کی ہی اللہ نے اوسپر اور نیت رکھنے والا اسکا کہ ظلم نہین کریگا مین کسی پر اللہ کے بندون مین سے بحر عالمگیری

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ کَانُوْا لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ۝

کیا انھون نے پکڑے ہین اللہ کے سوائے کوئی سفارش والے تو کہہ اگر چہ اونکو اختیار نہو کسی چیز کا نہ بوجھہ تو بھی مؤ

کیا شفاعت کرنے والے پکڑے ہین سوا خدا کے کہہ اونکو پکڑے تمنے اگرچہ نہ کر سکتے ہون کچھہ کام اور نہ جانتے ہون فتح

تفسیر ام اتخذوا الخ یعنی بلکہ کیا پکڑے ہین قریش نے بدون اذن خدا کے سفارش کرنے والے جس وقت کہ کہا اونھون نے یہ سفارش کرنے والے ہین ہمارے نزدیک خدا کے حالانکہ نہین سفارش کریگا نزدیک اوسکے کوئی مگر ساتھہ اذن اوسکے کے کہہ کیا سفارش کرینگے وہ اگرچہ نہ اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ عقل ہو اونکو مد

قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ؕ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝

تو کہہ اللہ کے اختیار ہی سفارش ساری اوسی کا راج ہی آسمان و زمین مین پھر اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے مؤ

کہہ بیچ اختیار خدا کے ہی سفارش ساری اوسی کے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے فتح

اور آنحضرتؐ ہی کا اتباع کرو نہ باپ دادا وغیرہ کا اونسے کیون یہ لوگ بغض رکھتے ہین اور سب سے برا جانتے ہین اونکو وجہ لوگ کہب بلکہ وجہ کے بدعتی تھے ڈھولکی تعزیہ وغیرہ کو جائز بتاتے تھے اونکو کیون سر کا تاج بنا رکھا تھا حیف ہی کہ اونسے تو بغض ہوا اور ہو تو ایسون سے کہ جنھون نے گھر بار جان مال آبرو اللہ و رسول کی راہ مین نثار کر دی ایسی معاملہ صریح دلالت کرتا ہی انکے دل مین چور ہونے پر اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَبِیْلِ الضَّلَالَۃِ

قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ
تو کہہ ای اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندون مین

فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ○
جس چیز مین وہ جھگڑ رہے تھے ۞ صق

کہہ ای بار خدایا ای پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ اوسمین اختلاف کرتے تھے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی ہدایت و گمراہی مین آیا ہی کہ جب نہایت تنگ آئے آنحضرتؐ کفار کے ہاتھ سے اور بسبب نہایت سرکشی اونکی کے کفر و عناد مین تو کہا گیا آنحضرتؐ کو کہ دعا کر تو اللہ سے ساتھ نامون بزرگ اوسکے کے اور کہہ کہ تو ہی قادر ہی حکم کرنے پر درمیان میرے اور درمیان اونکے اور اسمین بیان ہی اونکے حال کا اور وعید ہی اونکے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن مسیب سے منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک اوسکے مگر کہ قبول کیجاوے سواے اس آیت کے اور ربیع بن خثیم سے منقول ہی اور وہ کلام کم کیا کرتے تھے کہ اونکو خبر دی گئی حسینؓ کے قتل ہونے کی پس غصے ہوئے وہ اونکے قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اسکے کہ اب کلام کرینگے پس زیادہ کیا اسپر کہ کہا آہ کیا ایسی حرکت کی اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ اونھون نے اسکے پیچھے کہا کہ قتل کیا گیا وہ شخص کہ جسکو آنحضرتؐ اپنی گود مین بٹھاتے تھے اور رکھتے تھے مونھ اپنا اونکے مونھ پر اور حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرتؐ اوٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز اپنی ساتھ اس دعا کے یعنی بجاے سبحانک اللھم کے اسکو پڑھتے تھے یا وہ بھی اسکے ساتھ پڑھتے ہون اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۞ مد ۞ کشاف ۞ در منثور ۞

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ
اور اگر گنہگارون کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ سب ڈالین اپنی چھڑوائی مین بری جگہ مار سے دن

الْقِیٰمَۃِ ط وَبَدَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ○
قیامت کے اور نظر آیا اونکو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے ۞ موق

اور اگر ہو اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا جو کچھ کہ زمین مین ہی سب اور مانند اوسکے ہمراہ اوسکے تو البتہ عوض اپنے دین اوسکو بسبب سختی عذاب کے روز قیامت مین اور ظاہر ہو جاویگا اونکے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ گمان نہین رکھتے تھے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یہ آیت وعید کی مانند اس آیت وعدے کی ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی ہی اونکے لیے اور معنی یہان کی آیت کے یہ ہین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے غضب الٰہی اور عذاب اوسکے سے وہ کچھ کہ

نہین تھا کبھی اونکے حساب مین اور نہین خطرہ گذرتا تھا اوسکا اونکے دلون مین اور بعضون نے کہا کہ کیے تھے کچھ اعمال یعنی نیکیان
جانتے تھے اونکو حسنات پس ناگہان نظر آوینگے سیئات اور سفیان ثوری سے ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا ویل لاھل
الریاء ویل لاھل الریاء یعنی وائے ہی اہل ریا کے لیے دوبار کہا اسکو یعنی ریا کی راہ سے عمل کر کے اچھا جانتے تھے اونکو وہان
نکلینگے برے کہ باعث وبال کے ہونگے اور جزع فزع کیا محمد بن منکدر نے اپنے مرنے کے قریب پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا کہ ڈرتا
ہون مین کتاب اللہ کی ایک آیت سے اور پڑھی یہی آیت پس مین ڈرتا ہون اسکی طرف سے یہ کہ ظاہر ہووے میرے لیے اللہ کی طرف سے وہ چیز
کہ نہین گمان رکھتا مین یعنی عذاب و غضب الٰہی کہا مقاتل نے اس آیت کی تفسیر مین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے جب کہ اوٹھائے جاوینگے
قبرون سے وہ کچھ یعنی عذاب کہ نہین گمان رکھتے تھے دنیا مین کہ وہ اوتریگا ہمپر آخرت مین اور کہا سدی نے کہ گمان کرتے تھے کہ
ہم اچھا کرتے ہین پس ظاہر ہوگا اونکے لیے برا یعنی قرب الٰہی ڈھونڈتے تھے بتون کے پوجنے مین پس جب عذاب
کیے جاوینگے اوسپر ظاہر ہوگا اونکے لیے اللہ کیطرف سے وہ کچھ کہ نہین گمان کرتے تھے ✤ مل ✤ معا ✤ کشاف ✤

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

اور نظر آئے اونکو برے کام اپنے جو کمائے تھے اور اولٹ پڑا اونپر جس چیز پر ٹھٹا کرتے تھے ✤ مو ✤

اور ظاہر ہوگی اونکے لیے جزا بد اوس چیز کی کہ کی اور گھیر لیگی اونکو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے ✤ فتح ✤
تفسیر سیئات ما کسبوا کے معنی ہین برائیان اعمال اونکے کی یہ جو کیے تھے یا برائیان کار بد کرنے اونکے کی یعنی
شرک اور ظلم جو دوستان خدا پر کیے تھے وہ ظاہر ہونگی جسوقت کہ پیش کیے جاوینگے اعمال نامے اونکے اور پہلے تھین پوشیدہ اونپر جیسے
کہ فرمایا اللہ تعالی نے احصاہ اللہ ونسوہ یعنی یاد رکھا ہی اوسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے ہین یا مراد یہ ہی کہ عذاب برائیون کے
ظاہر ہونگے اور حاق الخ کے معنی ہین اوتریگا اور گھیر لیگا اونکو عذاب کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے ✤ مل ✤ جلا ✤ کشاف ✤

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف ہمکو پکارے پھر جب ہم بخشین اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہے یہ تو مجکو ملی کہ آگے سے معلوم تھی کوئی نہین
یہ جانچ ہے پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ مو ✤

پس جب پہونچتی ہی آدمی کو سختی پکارتا ہی ہمکو پھر جب دیتے ہین ہم اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہی سوا اسکے نہین کہ دی گئی
یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے کہ مجھہ مین ہی بلکہ یہ نعمت ایک آزمایش ہی ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ✤ فتح ✤ تفسیر علی علم کے
معنی یا تو یہ ہین علی علم منی بانی ساعطاہ یعنی مین جانتا تھا کہ مجکو یہ کچھ ملیگا اسلیے کہ مجمین فضل و استحقاق تھا اسکا اور یا
یہ معنی ہین علی علم من اللہ بی و باستحقاقی یعنی اللہ مجکو جانتا تھا اور میرے مستحق ہونے کو اوسنے مجکو یہ کچھ دیا اور یا یہ
معنی ہین علی علم منی بوجوہ المکسب یعنی سمجھ بوجھ طرح طرح کے کسبون کی مجمین تھی اوس سبب سے مجکو ملا جیسے
کہا قارون نے علی علم عندی بلکہ یہ آزمایش ہی یہ انکار ہی اوسکے لیے گویا کہ فرمایا کہ نہین دی ہمنے تجکو نعمت اسلیے کہ جو تو کہتا ہی
بلکہ یہ آزمایش و امتحان ہی تیرے لیے کہ دیکھین آیا تو شکر کرتا ہی یا ناشکری اور نہین جانتے ہین کہ یہ آزمایش ہی ✤ تنبیه ✤ اس سے
معلوم ہوا کہ بندے کو جو نعمت پہونچے اللہ کی طرف سے اوسکا شکر ادا کرے زبان سے بھی اور اعضا سے بھی اور ناشکری نکرے نہ زبان سے
نہ اعضا سے فرماتا ہی اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید ۝ یعنی اور اگر شکر کروگے تم

البتہ زیادہ دونگا تمکو نعمت اپنی اور اگر ناشکری کی تمنے بلاشبہہ عذاب میرا سخت ہو پس جسکو اللہ تعالی دولت دیوے اچھی راہ مین صرف کرے بیجا صرف نکرے مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ؁

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

کہہ چکے ہین یہ بات اونسے اگلے پھر کچھہ کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ؁ موضح

تحقیق کہی تھی یہی بات اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے پس دفع نکیا اونکے سر سے بلا کو اوس چیز نے کہ کماتے تھے ؁ فتح

تفسیر یہی بات یعنی اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قارون نے اور اوسکی قوم نے کہ کہا قارون نے اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور قوم اوسکی راضی تھی ساتھہ اس بات کے پس گویا کہ کہی اونھون نے بھی یہ بات اور جائز ہی کہ اگلی امتون مین سے اور لوگ ہوون کہ اونھون نے کہا ہو مثل اسکے کماتے تھے یعنی متاع دنیا اور جمع کرتے تھے اوس سے ؁ صل

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

پھر پڑ رہین اونپر برائیان جو کمائین تھین اور جو گنہگار ہین انمین سے اونپر بھی اب پڑتی ہین برائیان جو کمائی ہین

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○

اور وہ نہین تھکانیوالے ؁ موضح

پس پہنچے اونکو عذاب اوس چیز کے کہ کی اور اون لوگون نے کہ ظلم کیا اس جماعت مین سے پہنچیگا اونکو عذاب اوس چیز کا کہ کیا ہی اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے ؁ فتح ؁ تفسیر سیئات ما کسبوا یعنی جزا بدکرداریون اونکے کی اور ظلم کیا یعنی کفر کیا اور اس جماعت مین سے یعنی تیری قوم کے مشرکون مین سے پہنچیگا الخ یعنی قریب ہی کہ پہنچیگا اونکو مانند اوس چیز کے کہ پہنچی اگلون کو پس قتل کیے گئے سردار انکے بدر مین اور روکا گیا اونسے رزق پس قحط زدہ رہے سات برس تک اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہین سکتے پھر فراخی کی گئی اونکے لیے پس مینہہ برسائے گئے سات برس پس کہا گیا اونکے لیے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا الخ ؁ صل

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

اور کیا نہین جان چکے کہ اللہ پھیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو مانتے ہین ؁ موضح

کیا نہین جانا ہی کفار نے کہ خدا کشادہ کرتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے تحقیق اس کام مین البتہ نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ؁ فتح ؁ تفسیر یعنی عقل دوڑانے مین تدبیر کرنے مین کوئی تنگی نہین کرتا پھر ایک کو روزی کشادہ ہی ایک کو تنگ جان لو کہ یہ عقل کا کام نہین ؁ موضح یقدر کے ایک معنی تو مذکور ہوئے اور بعضون نے کہا کرتا ہی اوسکو بقدر قوت کے اور بعضون نے کہا اندازہ کر دیتا ہی ایمان لاتے ہین یعنی ساتھہ اسکے کہ نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا اور نہ فراخ کرنے والا سوائے اللہ عز وجل کے ؁ صل

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

کہہ دے اے بندو میرے جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ؁ موضح

کہہ میری طرف سے اے بندون میرے کہ تجاوز حد سے کی اوپر اپنے ناامید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہون کو سارے تحقیق خدا وہی

بخشنے والا مہربان ✽ فتح ✽ تفسیری تجاوز حد سے کی یعنی گناہ بہت سے کیے ہین بخشتا ہی الخ یعنی سواے شرک کے اور بعضون
نے کہا کہ بیچ قرارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ رض کے ہی یغفر الذنوب جمیعاً ولا یبالی اور غفور کے معنی یہ ہین کہ
(اور پروا نہین کرتا)
کو ڈھانکتا ہی بڑے بڑے گناہ رحیم ہی کہ دور کرتا ہی بڑی بڑی سختیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین دوست رکھتا
مین یہ کہ میرے لیے دنیا اور دنیا کی چیزین ہوون بدلے اس آیت کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کرے پس چپ رہے
حضرت ایک ساعت پھر فرمایا الا ومن اشرک یعنی آگاہ رہو اور جو شرک کرے اوسکے لیے بھی یہی حکم ہی یعنی بخشتا ہی شرک کو
بھی لیکن بعد توبہ کے اور اور گناہون کو بغیر توبہ کے بھی جسے چاہے تو بخشدے کما قال الشیخ فی ترجمۃ المشکوٰۃ اور روایت
کیا گیا ہی کہ کتنے ایک لوگ اہل شرک مین سے کہ کفر و کبائر یعنی قتل و زنا اور بہت سے گناہون کے مرتکب تھے اونھون نے آنحضرت صلعم کے پاس
حاضر ہوکر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو ہی تو اچھا لیکن ہم اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ خبر دو تم ہمکو اسکی کہ گناہ ہمارے
بخشے جاوینگے یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد میری طرف سے میرے بندون سے کہدو کہ تم ناامید نہو خدا اب گناہ بخشدیگا یعنی جب تم
اسلام لاؤگے اور بعضون نے کہا کہ یہ نازل ہوئی بیچ حق وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ کے اور وہ مسلمان ہوا بعد اسکے پس کہا مسلمانون نے
یا رسول اللہ حکم خاص اوسی کے لیے ہی یا عام ہی سب مسلمانون کے لیے فرمایا بلکہ سب مسلمانون کے لیے ہی ابن عباس رض سے منقول ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسیکو طرف وحشی بیٹے حرب کے کہ جو قاتل تھا امیر حمزہ کا تا کہ بلاوے اوسکو طرف اسلام کے پس کہلا بھیجا اسنے
خدمت بابرکت مین کہ کیونکر بلاتے ہو تم مجکو اسلام کی طرف اس حال مین کہ تم کہتے ہو کہ جسنے قتل کیا یا شرک کیا یا زنا کیا ملیگا دو گنا
وہ چند کیا جاویگا اوسکے لیے عذاب اور ہمیشہ رہیگا اوسمین ذلیل اور مینے کیا ہی یہ سب کچھ پس آیا پاتے ہو تم میرے لیے رخصت پس
اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات
وکان اللہ غفوراً رحیماً یعنی مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہ جماعت ہی کہ بدل دیگا اللہ اونکی برائیون کو
حسنات سے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان پس کہا وحشی نے یہ شرط شدید ہی الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً
پس شاید کہ مین قادر ہوون اسپر یعنی تینون باتون پر پس اوتاری اللہ تعالی نے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر
ما دون ذلک لمن یشاء یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشیگا شرک کو اور بخشدیگا اوس چیز کو کہ سوا ہے اسکے ہی جسکے لیے چاہیگا پس
کہا وحشی نے یہ دیکھتا ہون بعد مشیت اوسکی کے یعنی مغفرت کو موقوف اپنے چاہنے پر رکھا پس نہین جانتا مین کہ بخشدیگا مجکو یا نہین آیا
اسکے سوا کچھ اور بھی ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم تمام ساری آیت پس کہا
وحشی نے ہان یہ میرے ڈھب کی ہی پھر مسلمان ہوا پس کہا لوگون نے بلاشبہ ہمنے بھی کیا ہی جو کچھ کیا وحشی نے فرمایا کہ یہ سب مسلمانون کے
لیے ہی اور منقول ہی ابن عمر رض سے کہا نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور ایک جماعت کے مسلمانون مین
سے کہ اسلام لائے تھے پھر مرتد ہو گئے بسبب مار پیٹ کے پس ہم کہتے تھے کہ نہین قبول کرنے کا اللہ انسے فرض اور نہ نفل کبھی اسلیے کہ مسلمان
ہوئے تھے پھر چھوڑ دیا انھون نے دین اپنا بسبب عذاب دیے جانے کے پس اوتارین اللہ تعالی نے یہ آیتین پس لکھا اونکو عمر بن الخطاب نے اپنے
ہاتھ سے پھر بھیجا اونکی طرف عیاش بن ربیعہ اور ولید وغیرہما کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت کی اور یہ بھی ابن عمر رض سے روایت ہی کہ
کہا تھے ہم گروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہین ہی کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر کہ وہ مقبول ہی جب تک کہ
نازل ہوئی یہ آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم یعنی فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری
کرو رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جب کہ اوتری یہ آیت کہا ہمنے کیا ہی یہ ایسی چیز کہ باطل کرے گی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے

ف امین شارہ ہین آیت کہ ارشاد ہوا الذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق و لا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ۱۲

ف تضعیف [illegible]

که وه کبائر اور فواحش هین کها ابن عمرؓ نے پس تھے هم جب دیکھتے اوس شخص کو که کیا اون گناهون مین سے کچھ پس کهتے هم که تحقیق
هلاک هوا یه پس نازل هوئی یه آیت یعنی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا پس باز رهے هم اس کهنے سے پس تھے هم جب دیکھتے
کسیکو که کیا هی انهین سے خوف کرتے هم اوسپر یعنی عذاب کا اور اگر نکیا انهین سے کچھ امید رکھتے هم واسطے اوسکے یعنی مغفرت کی
اور مراد اسراف سے ارتکاب کبائر کا هی اور ابو هریرهؓ روایت کرتے هین که نکلے نبی صلی الله علیه وسلم اوپر ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے
که هنستے تھے اور باتین کر رهے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے قسم هی اوس ذات کی که جان میری اوسکے هاتھ مین هی اگر جانو تم
اوس چیز کو که جانتا هون مین البته هنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بهت پھر پھرے حضرتؐ اور رونے لگے لوگ پس وحی بھیجی الله تعالی نے طرف
آنحضرتؐ کے که ای محمد کیون ناامید کرتا هی تو میرے بندون کو پس پھرے نبی صلی الله علیه وسلم اور فرمایا خوش هو تم اور اپنے اعمال کو
مستقیم کرو راه حق پر اور نزدیکی ڈھونڈھو تم الله تعالی کے ساتھ بجا لانے طاعتون کے اور ابن مسعودؓ سے منقول هی که وه داخل هوے
مسجد مین پس ناگهان دیکھا ایک واعظ کو که وه ڈرا رها تھا آگ دوزخ سے پس کها ای ڈرانے والے آگ کے نه ناامید کر تو لوگون کو پھر
پڑھی یه آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور کها حضرت علیؓ نے که
کون سی آیت وسیع تر هی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتون کا قرآن مین سے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ الخ اور مانند
اسکے پس کها حضرت علیؓ نے که نهین هی قرآن مین کوئی آیت وسیع تر قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ سے اور ابن عباسؓ
سے هی بیچ تفسیر آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ کے که کها بلایا الله تعالی نے اپنی مغفرت کی طرف اون لوگون کو که کهتے
تھے مسیح وهی الله هی اور اونکو که کهتے تھے مسیح بیٹا الله کا هی اور اونکو که کهتے تھے عزیر بیٹا الله کا هی اور اونکو که کهتے تھے الله
فقیر هی اور اونکو که کهتے تھے هاتھ الله کا بند کیا گیا هی یعنی عیاذًا بالله ممسک هی که دیتا نهین اور اونکو که کهتے تھے الله تیسرا
تین مین کا هی فرماتا هی الله تعالی ان سبکو که آیا توبه نهین کرتے تم طرف الله کے اور بخشش نهین مانگتے تم اوس سے حال انکه الله غفور رحیم هی
پھر بلایا طرف توبه کے اوسکو که جسنے بهت بڑی بات کهی که کها اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى یعنی یه فرعون تھا که کها مین رب اعلی
تمهارا هون اور کها مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ یعنی یه بھی فرعون نے کها که نهین جانتا مین تمهارے لیے کوئی معبود
سوا اپنے کها ابن عباسؓ نے که جسنے ناامید کیا بندون کو توبه سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب الله کا ولیکن نهین
قادر هوتا بنده توبه کرنے پر یهان تک که توفیق دے توبه کی الله اوسکو اور عبید بن عمیر سے روایت هی که کها ابلیس نے کها ای رب
میرے تو نے نکالا مجھکو جنت سے بسبب آدم کے اور مین نهین طاقت رکھتا هون اوسپر یعنی اونکے بهکانے وغیره پر مگر ساتھ حکومت
وقدرت تیری کے فرمایا الله تعالی نے پس تو مسلط هی اوسپر کها ابلیس نے ای رب میرے زیاده دے مجھکو کچھ اور فرمایا نهین پیدا کیا جاوے گا
اوسکے لیے کوئی فرزند مگر که پیدا کیا جاویگا تیرے لیے مثل اوسکے کها ابلیس نے ای رب میرے زیاده دے مجھکو فرمایا سینے اونکے رهنے کی
جگهین هین تمهارے لیے اور جاری هوگے تم اونکے خون کے جاری هونے کی جگه کها ابلیس نے ای رب میرے زیاده دے مجھکو فرمایا پکار لا اوپر اپنے
سوار اور پیادے اور ساجھا کر اونسے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نهین وعده دیتا اونکو شیطان مگر دغابازی کها آدم
علیه الصلوة والسلام نے که ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو نے اوسکو مجھپر اور مین نهین بچ سکتا هون اوس سے مگر ساتھ مدد تیری کے فرمایا که
نهین پیدا کیا جاویگا تیرے لیے کوئی فرزند مگر که متعین کرونگا مین اوسپر اوسکو که محفوظ رکھیگا اوسکو همنشین بد سے یعنی فرشته متعین
کرونگا که شیطان سے بچاویگا اوسکو کها حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیاده دے مجھکو فرمایا که ایک نیکی برابر دس کے یا زیاده اور برائی ایک کی ایک
یا مٹا دونگا اوسکو کها ای رب میرے زیاده دے مجھکو فرمایا دروازه توبه کا کھلا هوا هی جب تک که روح بدن مین هی کها ای رب میرے اور زیاده دے

شرمندگی سے مسلمان نہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی دشمنی کی لڑائی لڑتے جانین مارین تب امد نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہین جسکی توبہ اللہ نہ قبول کرے ناامید مت ہوؤ توبہ کرو اور رجوع ہو بخشے جاؤ گے مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آئی تب کی توبہ قبول نہین ❊ **مقابیت** بر درامد بندۂ بگریختہ ❊ آبروی خود بعصیان ریختہ ❊ وانیبوا یعنی اور توبہ کرو طرف اوسکے واسلموا یعنی اور خالص کرو اوسکے لیے عمل پھر مدد نہ کیے جاؤ گے اگر توبہ نکی تمنے پہلے اوتر نے عذاب کے ❊ **ف**

وَاتَّبِعُوٓا اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَّاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ

اور چلو بہتر بات پر جو اوتری تمکو تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہونچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو خبر نہو ❊ **مع**

اور پیروی کرو بہترین اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہارے پروردگار تمہارے کی جانب سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم خبردار نہو ❊ **فتح** ❊ **تفسیر** ❊ اور پیروی کرو بہترین الخ یہ مانند اوس قول اللہ تعالی کے ہی جو اوپر گذرا اَلَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ناگہان یعنی یکایک آجاوے عذاب اس حال مین کہ تم غافل ہوؤ گویا تمکو کچھ خبر نہین ہوتی کہ سبب زیادتی غفلت کے ❊ **ف** ❊ بہترین اوس چیز کی الخ یعنی قرآن کی اور قرآن سارا احسن یعنی اچھا ہی اور معنی آیت کے یہ ہین جو حسن بصری نے کہے کہ لازم کرو طاعت اوسکی اور بچو نافرمانی اوسکی سے اسلیے کہ قرآن مین ذکر قبیح یعنی بُری چیز کا ہی تاکہ بچے اوس سے اور ذکر ادون یعنی حقیر چیزون کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اوسمین اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیز کا ہی تاکہ اختیار کرے اوسکو ❊ **مع** ❊ خبردار نہوؤ یعنی جانتے نہوؤ اوسکے آنے کے پہلے اوسکے وقت کو اور مراد احسن سے عزیمت اور حکم خدا کا ہی ساتھ لازم کرنے طاعت کے اور بچنے کے گناہون سے والا تمام قرآن حسن ہی اس جہت سے کہ کلام آلہی ہی اگرچہ اوسمین کلام قبیح کفار کا وغیر ذلک کو ہی ❊

بحر ❊ جاہ ❊

اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ يّٰحَسۡرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطۡتُّ فِىۡ جَنۡۢبِ اللّٰهِ وَاِنۡ كُنۡتُ لَمِنَ السّٰخِرِيۡنَ ۙ اَوۡ تَقُوۡلَ

کہین کہنے لگے کوئی جی ای افسوس جس سے بینے کمی کی اللہ کی طرف سے اور مین تو ہنستا ہی رہا یا کہنے لگے

لَوۡ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰٮنِىۡ لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ ۙ اَوۡ تَقُوۡلَ حِيۡنَ تَرَى الۡعَذَابَ لَوۡ اَنَّ لِىۡ كَرَّةً

اگر اللہ مجکو راہ دیتا تو مین ہوتا ڈر والون مین یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح مجکو پھر جانا ہے

فَاَكُوۡنَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ

تو مین ہون نیکی والون مین ❊ **مو** ❊

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بہت خوف اسکے کہ کہے کوئی شخص ای افسوس او پر اسکے کہ تقصیر کی بیلنے بیچ حق خدا کے اور تحقیق مین تھا ٹھٹھا کرنے والون سے یا کہے اگر خدا ہدایت کرتا مجکو البتہ ہوتا مین پرہیزگارون سے یا کہے جسوقت کہ دیکھے عذاب کو کاشکے ہو مجکو پھر جانا یعنی دنیا مین تو کہ ہوؤن مین نیکی کرنے والون سے ❊ **فتح** ❊ **تفسیر** ❊ فِىۡ جَنۡۢبِ اللّٰهِ یعنی بیچ حکم خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طریق خدا کے اور وہ توحید اوسکی ہی اور اقرار کرنا ساتھ نبوت نبی اوسکے کے یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد اللہ کو اوسمین مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر حسرت دن قیامت کے اگرچہ ہون وہ اہل جنت سے عرض کیا صحابہ نے کہ کیون ہوگی حسرت فرمایا دیکھینگے ثواب ہر مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوس مجلس والون نے اللہ کو اوسمین اور نہین دیکھینگے ثواب اس مجلس کا کہ جسمین ذکر نہین ہوا تھا بس ہوگی حسرت اونپر اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ يّٰحَسۡرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطۡتُّ فِىۡ جَنۡۢبِ اللّٰهِ وَاِنۡ كُنۡتُ

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ○ کے کہانہ کفایت کیا اوسکو یہ کہ ضائع کرے طاعت اللہ کی یہان تک کہ ٹھٹھا کیا اہل طاعت سے کہا قتادہ نے
کہ یہ قول ایک قسم کا ہوگا اور نہین ہے اور اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ○ قول اور ایک قسم کا ہوگا اور نہین ہے
اور اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ الخ اور قسم کا ہوگا اور نہین ہے فرماویگا اللہ تعالی از راہ رد کرنے قول اونکے کے اور جھٹلانے اونکے کے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
اٰيٰتِيْ الخ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر دوزخی کو دکھائی جاویگی جگہہ اوسکی جنت سے پس کہے گا لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ
پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا از راہ حسرت کے اور ہر اہل جنت کو دکھائی جاویگی جگہہ اوسکی دوزخ سے پس کہے گا لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا از راہ شکر کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ
فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اور ہدایت کرنا مجکو یعنی دیتا مجکو ہدایت اور ہوتا مین پرہیزگاروں سے یعنی اون لوگون مین کہ بچتے ہین شرک سے
کہا شیخ امام ابو منصور نے کہ یہ کافر زیادہ پہچانتا ہی اللہ کی ہدایت کو معتزلہ سے اور ایسے ہی زیادہ پہچانتے ہین وہ کافر کہ جو کہین گے
اپنے تابعداروں کو لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ یعنی اگر توفیق دیتا ہمکو اللہ ہدایت کی اور دیتا ہمکو ہدایت البتہ بتلاتے ہم تمکو طرف
اوسکے ولیکن چاہا ہمنے اختیار کرنا گمراہی کا پس نہ مدد کی ہماری اور نہ توفیق دی ہمکو اور معتزلہ کہتے ہین بلکہ ہدایت کیا اونکو اور
دی اونکو توفیق لیکن اونھون نے ہدایت نہ پائی اور حاصل یہ کہ اللہ کے پاس لطف یعنی مہربانی ہی جسکو دے وہ راہ پائی اوسنے اور وہ
لطف توفیق اور عصمت یعنی بچاؤ گناہ سے ہی اور جسکو نہ دی وہ گمراہ ہوا اور ہوا مستحق ہونا اوسکا عذاب کو اور ضائع کرنا اوسکا
حق کو بعد اسکے کہ قدرت دی اللہ نے اوسکو حاصل کرنے ہدایت کی اور نیکی کرنے والون سے یعنی موحدون سے ❊ مد ❊ در منثور ❊

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ○
کیون نہین پہونچ چکے تھے تجکو میرے حکم پھر تونے اونکو جھٹلایا اور غرور کیا اور تو تھا منکروں مین سے ❊ مو ❊

اوسوقت خدا فرماویگا ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری پس جھٹلایا تونے اونکو اور تکبر کیا تونے اور ہوا تو کافروں سے ❊ فتح
تفسیر ❊ لفظ بلی رد ہی اللہ تعالی کی طرف سے اوسپر گویا کہ وہ فرماتا ہی ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری یعنی قرآن اور وہ
سبب ہدایت کا ہی کہ اوسمین بیان کردی تھی مینے تیرے لیے ہدایت جدا کر کر گمراہی سے اور راہ حق جدا کر کر باطل سے اور قدرت
دی تھی مینے تجکو بیچ اختیار کرنے ہدایت کے گمراہی پر اور بیچ اختیار کرنے حق کے باطل پر ولیکن چھوڑ دیا تونے اوسکو اور ضائع کیا تونے
اور تکبر کیا تونے اوسکے قبول کرنے سے اور اختیار کیا تونے گمراہی کو ہدایت پر اور مشغول ہوا تو خلاف مین اوس چیز کے کہ حکم کیا گیا تھا
پس سوا اسکے نہین کہ آیا تسلط کرنا تیری جانب سے پس نہین ہی کچھہ عذر تیرے لیے اور بلی جواب ہی نفی تقدیری کا اسلیے کہ معنی لَوْ اَنَّ اللّٰهَ
هَدٰىنِيْ کے ہین مَا هُدِيْتُ یعنی نہ ہدایت کیا گیا مین ❊ مد

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
اور قیامت کے دن تو دیکھے اونکو جو جھوٹھ بولتے ہین اللہ پر اونکے موتھہ سیاہ کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ○
غرور والون کو ❊ مو ❊

اور روز قیامت کے دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹھ باندھا خدا پر موتھہ اونکے سیاہ ہوگئے ہین کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ متکبرون
کے لیے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ جھوٹ باندھا یعنی ساتھہ نسبت کرنے شریک اور اولاد کے طرف اوسکے اور نفی کرنے صفات کے
اوس سے جگہہ متکبرون کے لیے یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے واستکبرت ❊ مد ❊ حدیثین تکبر کی برائی کی اور مسئلہ اوسکا تفصیل سے

مسئلہ غرور

سورہ ص کے اخیر مین بیچ ضمن تفسیر آیت قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ کے گذر چکا ہی جو چاہے وہان سے دیکھلے اور
مسئلے غرور اور عجب کے کہ وہ بھی اقسام تکبر سے ہین یہان مذکور ہوتے ہین گوش ہوش سے سننے چاہیین ❁ **مسئلہ**
غرور پندار بھی آدمی کے لیے بلاے عظیم ہی اور نابود کرنے والا عمل کا اور کھینچنے والا طرف عذاب کے ہی اور مغرور اوسکو کہتے ہین
کہ ساتھ ذات او صفات اور اعمال اپنے کے گمان کمال اور بھلائی کا لیجاوے اور اپنے عمل کے سبب سے حق خدا پر اپنے لیے لازم
جانے اور آفت اور ردِ اعمال اپنے سے غافل ہو اور خاتمۂ بد سے اور مواخذے سے نڈر ہو اور سبب اسکا نہ جاننا فعالی اور جباری
خدا کا اور بے پروائی اوسکی کا ہی اگرچہ صاحب غرور ظاہر مین علم و عمل رکھتا ہو اور اکثر علما اور فقرا اور زاہد سے اس بلا مین مبتلا
ہین گروہ علما سے بعضے ایسے ہین کہ بسبب حاصل کرنے علم کے مغرور ہو کر جانتے ہین کہ ہم یا خود نہین ہونگے بلکہ بہت ہماری
شفاعت سے نجات پاوینگے اور یہ فرقہ نہین جانتا ہی کہ مقصود علم سے عمل ہی اور نجات وعدہ کی گئی عمل پر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی جنتیون کو فرماویگا کہ داخل ہوؤ تم جنت مین بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے
تھے تم اور عالم بے عمل کے حق مین آیا ہی مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
اَسْفَارًا یعنی مثال اون لوگون کی کہ علم توریت دیے گئے ہین پھر عمل نہین کرتے ہین اوسپر مانند مثال گدھے کے ہی کہ اوٹھائے
پھرتا ہی بوجھ کتابون کا یعنی جیسے گدھے کو اپنے اوپر لدی کتابون سے کچھ فائدہ نہین ویسے ہی اسکو علم نے کچھ فائدہ نہ دیا [illegible]
عالم بے عمل کو کہا کرتے ہین کہ گدھے پر کتابین لادین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کسیکو قیامت مین عذاب زیادہ تر اوس عالم
سے نہین ہونے کا کہ جسنے اپنے علم پر عمل نکیا اور ایک اور گروہ علما کے عمل بھی رکھتے ہین لیکن باطن کو حسد اور کینے اور ریا اور [illegible]
سے پاک نہین کرتے اور رسول صلعم کی خبر سے غافل ہین کہ فرمایا جسکے دل مین ایک ذرہ کبر ہو جنت مین نہین جانے کا اور حسد ایمان کو
تباہ کرتا ہی اور تھوڑا سا ریا شرک ہی اور ایک گروہ اسکو بھی جانتے ہین اور پھر پندار مین ہین کہ ہم اس سے پاک ہین اور حقیقت مین
پاک نہین ہوتے اور ایک گروہ اہل علم مین غرور رکھتے ہین اور فریب مین ہین یعنی جو علم کہ دینی ہی اوسکو ترک کر کر علم مناظرہ اور کلام اور
مانند انکے مین مشغول ہین اور جانتے ہین کہ علم یہی ہی اور یہ نہین جانتے کہ یہ علوم باز رکھنے والے خدا اور عبادات اور آخرت سے ہین اور
ایک گروہ اہل غرور سے عابد ہین کہ بعضے اونمین سے نوافل مین تو مستغرق ہین اور فرائض سے خبر نہین رکھتے اور اگر فرائض ادا بھی
کرتے ہین تو بے طور نہ جماعت سے غرض ہی نہ اداے احکام و ارکان وغیرہ کا دھیان وظیفے کے سبب سے اوس جماعت کو ترک کرین کہ [illegible]
جسکے حق مین کہتے تھے کہ جماعت ہم مین نہین ترک کرتا تھا مگر معلوم النفاق اور جو صحابی بیمار ہوتے تھے تو دو آدمی بغلون مین ہاتھ دیکر
پانون گھسیٹتے لاتے تھے اور بعضے بسبب وسوسون کے طہارت مین نماز کو وقت سے بے وقت کر دیتے ہین اور احتیاطین ناشروع کو کرتے ہین
اور وقت امین دین کے کچھہ تفتیش حلال و حرام کی نہین کرتے ہین بلکہ سبکو حلال جانتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل سب چیز کی لقمہ ہی اور
لقمہ حلال نورانیت دل مین پیدا کرتا ہی اور حرام ظلمت اور بعضے کلام اللہ پڑھتے وقت فقط حروف ہی کے ادا کرنے مین رہتے ہین اور ساتھ
اوسکے تفاخر کرتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود حضور دل ہی اور بعضے ہر روز ختم قرآن کرتے ہین اور بہت عمل کو دوست رکھتے ہین اور
نہین جانتے کہ مقصود اوس سے تدبر و تفکر ہی اور وہ سواے آہستگی اور قلت کے ہاتھہ نہین آتا اور بہت عمل بغیر حضور اور اخلاص کے کام نہین آتا
اور ایک گروہ اہل غرور سے فقرا ہین کہ ساتھہ صورت اور کلام تصوف کے مغرور ہین اور نہین جانتے کہ اصل تصوف کی تصفیہ دل کا اور
تزکیہ نفس کا اور حاصل کرنا قرب و معرفت الہی کا ہی اور بعضے لینے سبب دیکھنے بعضی غیب کی چیزون کے کہ بسبب ریاضت کے اونپر
منکشف ہوئی ہین مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ غایت کار تصوف کی یہی ہی اور بعضے بسبب وسوسون شیطانی کے گرفتار ہو کر ترک

اوامر کا کرتے ہین اور منہیات کے مرتکب ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ دل ہمارا ساتھ خدا کے ہی احتیاج عمل ظاہر کی کیا ہی اور نہین جانتے
کہ انبیا اور اولیا نے باوجود نہایت قرب کے عمل ظاہر کو نہین ترک کیا ہی اور ترک کرنا اوسکا موجب دوری اور غضب الٰہی کا ہی اور
خلاف سیرت صالحون اور عاشقان الٰہی کا ہی پس دل کو ان سب وسوسون سے اور برائیون سے پاک کرنا چاہیے اور ایک گروہ اہل غرور سے
مالدار ہین کہ مال حرام کو خیرات مین صرف کرکر امیدوار ثواب کے ہوتے ہین اور اپنے اس کام پر مغرور ہوتے ہین اور نہین جانتے کہ پھیر دینا
مال حرام کا اوسکے مالک کو فرض ہی اور بسبب تصرف کرنے کے اوسمین مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور بعضے مال حلال کو بھی خرچ کرتے
ہین تو واسطے ریا یعنی دکھانے اور نام ونمود کے خرچ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ریا حبط کرنے والا عملون کا ہی اور اگر ریا بھی نہو
تو غیر مشروع مین خرچ کرتے ہین اور ایک وہ لوگ ہین کہ زکوۃ تو ندین اور اور جگہہ خرچ کرین اور بعضے زکوۃ دین لیکن اللہ کے لیے ندین
اور ایسون کو دین کہ خدمت یا تعریف یا اور غرض کی اونسے امید رکھین اور یہ فرقے اور مانند انکے کو ان تمام برائیون اور غرور وپندار
سے پاک ہو کر تمام اعمال اپنے کو موافق شریعت اور طریقت اور سیرت صلحا کے کرنا چاہیے اور کبر اور عجب سے دور ہونا ہے تا عبادت وخیرات
لیاقت قبولیت کی اللہ کے نزدیک رکھین والا رنج بے فائدہ ہی ❊ **مسئلہ** عجب اور خود بینی بھی مفسد عمل کے ہی اور محروم
کرنے والے توفیق الٰہی سے اور باعث رسوائی کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین بخل
اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس کے پس دور رہنا اس خصلت سے واجب ہی اور
عجب اسکو کہتے ہین کہ اپنے عمل کو کار بزرگ جانے اور گمان کرے کہ مین ایسا کار خیر کرتا ہون اور بسبب اوسکے خوش ہو اور اوسکو اپنی صفت سے
جانکر توفیق الٰہی سے غافل ہو اور اوسکے جاتے رہنے اور حبط ہوجانے سے ڈرے نہین اور ہووے کہ شدہ شدہ عمل سے بھی باز رہے بسبب شومی
عجب کے اور علاج دفع عجب کا یاد کرنا احسان اور توفیق الٰہی کا اور جاننا اسکا ہی کہ حق تعالی نے اوسکو آلات عمل کے عنایت فرمائے اور
قادر اوسپر کر کر وعدہ ثواب کا اوسپر دیا پس احسان اوسکا اپنے پر جاننا چاہیے اور شکر اوسکی توفیق کا بجالانا چاہیے اور یہ یاد کرنا احسان
خدا کا بیچ وقت بواعث عجب کے فرض ہی اور سب وقتون مین مستحب اسلیے کہ عجب ایک بلا عظیم اور پیدا کرنے والا کبر اور نسیان اور
معاصی کا ہی اور باز رکھنے والا تدارک معاصی سے اور مشقت کرنے سے عبادت مین اور مانع شکر اور تزکیہ نفس سے اور محروم رکھنے والا
بہت سی بھلائیون سے اور مانع قبول کرنے نصیحت کی بات کا اور حق کا اور پیدا کرنے والا کبر کا ہی ❊ **تنبیہ** ❊ اوپر کے
مسئلے مین جو تین طرح کے لوگون کا ذکر کیا یعنی عالم عابد مالدار کا کہ اکثر ان لوگون مین غرور وپندار ہوتا ہی سچ ہی اسی سبب سے مجلس وعظ
مین بہت ہی کم جاتے ہین سبحان اللہ مجلس وعظ مین کہ مسنون ہی اور کیا کچھ فضیلت رکھتی ہی حاضر نہون اور عرسون اور پھولون کی
محفلون مین جا موجود ہون خصوصا یہ پیرزادے خلاف شرع اور دنیادار تابع نفس امارہ کے جاوین تو ڈھولکی کی محفل مین اور ناچ کی
محفل مین اور میلے تماشون مین اور نجاوین تو وعظ کی محفل مین اگر کہین کہ فرصت نہین ہی تو اون محفلون خلاف شرع کے لیے کیونکر
فرصت نکل آتی ہی اگر کہین کہ افراط وتفریط ہوتی ہی بیان مین تو امر بالمعروف کرنا چاہیے بشرطیکہ علم سے بہرہ رکھتے ہون اور اگر
علم سے بہرہ نرکھتے ہونگے تو حق وباطل مین کیونکر تمیز کرینگے اور علم آوے کیونکر نہ علم پڑھین نہ سنین جو بات دین کی کہ خلاف اپنی خواہش نفسانی
کے سنی اوسکو بدینی کی بات بتانے لگے اور جو باتین اپنے ذہنون مین جم رہی ہین کیسی ہی خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی ہون اونکو حق جانتے ہین اور اونکے
خلاف کو باطل غرضکہ غرور وپندار نے اکثرون کو تباہ کر رکھا ہی ضلوا واضلوا آپ بھی ڈوبے اور اپنے تابعین کو بھی ڈبویا اللہ بچاوے اسکی آفت سے ❊

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

اور بچاویگا اللہ اونکو جنھوں نے ڈر رکھا انکے بچاو کی جگہہ نہ لگیگی اونکو برائی اور نہ وہ غم کھاوینگے

مسئلہ عجب

اور نجات دیگا خدا اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کرتے تھے ساتھ کامیابی اونکی کے نہین پونہچیگی اونکو سختی اور نہ وہ غمگین ہونگے
؞ فتح ؞ تفسیر ؞ پرہیزگاری کرتے تھے یعنی شرک سے بمفازتہم یعنی ساتھ فلاح اونکی کے یعنی کامیابی اونکی کے اور تفسیر
مفازہ کی یہ ہی کہ لا یمسہم السوء الخ یعنی نہین لگیگی اونکو آگ اور نہ وہ غمگین ہونگے گویا کہ کہا گیا کہ کیا ہی مفازہ یعنی کامیابی
اونکی پس کہا گیا کہ نہین پونہچیگی اونکو سوء یعنی نجات دیگا اونکو ساتھ دور کرنے سوء اور غم کے اونسے یعنی نہین پونہچیگی اونکے بدنون کو ایذا اور نہ اونکے دلونکو غم اور بعض کہتے ہین
معنی ہین ہیچ مکان مطلب یا نیکے کے جنت ہے یعنی داخل کیے جاوینگے جنت مین یا یعنی یہ ہین کہ نجات دیگا اونکو ساتھ رستگاری اونکی کے آگ سے بسبب اعمال نیک
اونکے کے ؞ فلما جاء ؞ معا ؞ تنبیہ ؞ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی سبب نجات کا اور باعث داخل ہونیکا جنت کا ہی اسلیے جابجا
تاکید اسکی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگونکو جنت مین وہ تقوی اللہ
کا ہی اور نیک خلقی آیا جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو دوزخ مین آگاہ ہو وہ دو کاواک یعنی سوراخ ہین مونہہ اور ستر الخ ہی
غرضکہ آدمی کو چاہیے کہ بہر حال اپنے مولی سے ڈرتا ہے اور لوگون سے خوش اخلاقی سے گذران کرے اور ستر و زبان کو محفوظ رکھے
یعنی ستر کو بدکاری سے اور زبان کو بدگوئی سے کسی بھائی مسلمان کے دل کو ناحق رنجیدہ نکرے تا بعد مرنے کے اپنی مراد کو پونہچے اور لوگ
یاد کرین کیا خوب کہا ہی کسی نے قطعہ یاد داری کہ وقت زادن تو ؞ ہمہ خندان بودند و تو گریان ؞ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ؞
ہمہ گریان بودند و تو خندان ؞

اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ بنانیوالا ہی ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہی اوسی کے پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ع

اور جو منکر ہوئے ہین اللہ کی باتون سے وہ جو ہین وہی ہین ٹوٹے مین پڑے مق

اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف
وہ ہی واللہ اعلم اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون خدا کے یہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانے والے ؞ فتح ؞ تفسیر ؞ اوسی کے لیے
ہین کنجیان الخ یعنی وہ مالک ہی امر آسمانون اور زمین کا اور حافظ ہی انکا اور یہ قبیل کنایہ سے ہی اسلیے کہ حافظ خزانونکا اور مدبر امر
اونکے کا وہی ہوتا ہی کہ جو مالک اونکی کنجیونکا ہوتا ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین الخ یہ لگتا ہی ساتھ اس قول اللہ تعالی کے وینجی اللہ
الذین اتقوا یعنی نجات دیگا اللہ تعالی پرہیزگارون کو ساتھ کامیابی اونکی کے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ زیانکار ہین اور بیچمین
ان دونون کے جملہ معترضہ آیا کہ وہ خالق ہر چیز کا ہی اور وہ نگہبان ہی او سپر نہین پوشیدہ ہی او سپر کوئی چیز اعمال مکلفین مین سے کہ منجملہ چیزون
پیدا کی گئین سے ہین اور جو کچھ کہ بدلا دیے جاوینگے اون اعمال پر یا یہ جملہ لگتا ہی ساتھ اوس جملے کے کہ قریب اوسکے ہی بنابر اسکے کہ جو چیز
آسمانون اور زمین مین ہی پس اللہ خالق اور حافظ اور متصرف اوسکا ہی اور جنھون نے کفر کیا اور انکار کیا اسکا وہی لوگ زیانکار ہین اور
بعضون نے کہا کہ پوچھی حضرت عثمان رض نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی لہ مقالید السموت والارض
پس فرمایا اے عثمان نہین پوچھا مجھسے اس سے کسی نے پہلے تیرے تفسیر اسکی یہ کلمے ہین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و سبحان
اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن
بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر اور تاویل اسکی موجب اس قول کے یہ ہی کہ اللہ کے لیے
کلمے ہین کہ توحید و تمجید بیان کیجاتی ہی اوسکی ساتھ ان کلمون کے اور یہ کلمے کنجیان خیر آسمانون اور زمین کی ہین جسنے پڑھا انکو خیر کا وہ

پوچھا اوس خیر کو اور جنھوں نے کفر کیا ساتھ آیتوں اللہ کے اور کلمات توحید اور تمجید اوسکے کہ وہ لوگ زیان کار ہین ف
یہ کلمے کہ صاحب مدارک نے ذکر کیے اور درمنثور مین بروایت ابن عمرؓ کے نقل کیے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عثمانؓ نے آنحضرتؐ سے یہ پوچھا لیکن
اوسمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی ہی اور یہ بھی اوسمین منقول ہی کہ روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی یوسف
نے سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے کہ کہا اونھون نے کہ پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اس قول اللہ تعالی کی
لہ مقالید السموات الخ پس فرمایا مجکو ای عثمانؓ البتہ پوچھا تو نے مجھسے کچھ پوچھا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے
مقالید السموات والارض یہ ہی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ واستغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر
وہو علی کل شیء قدیر یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان
و زمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب
تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ کہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی
اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسی کے ہاتھ مین بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمانؓ جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار
تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات
آگ سے اور تیسرے متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھے
دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیلؑ
کے سے اور چھٹے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا اوسکے سر پر
تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اوسکے گھر والون مین سے ای عثمانؓ اگر کرسکے تو بس ناغہ ہو
یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور
ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض
کی مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل
شیء قدیر ○ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمانؓ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھ چیزین اول تو یہ کہ محفوظ
رہتا ہی ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے اور دوسرے دیا جائیگا قنطار یعنی تحفہ ثواب بہشت مین اور تیسرے نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون
والی سے اور چوتھے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے اور چھٹے حاضر
ہوتے ہین بارہ فرشتے نزدیک موت اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے یعنی ثواب و جنت اور بناؤ کر کر لیجاتے ہین اوسکو
اوسکی قبر سے طرف موقف کے پس اگر پہنچے گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب
کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر کر لیجاینگے اوسکو طرف جنت کے موقف اوسکے سے
جیسے کہ لیجاتے ہین دلھن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب
مین ہونگے انتہی ما فی الدر المنثور

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ○

تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسیکو بتاتے ہو کہ پوجون اے نادانون ؀ مق

کہہ کیا حکم کرتے ہو مجھکو پرستش کرون میں غیر خدا کو ای نادانون * فتح * تفسیر * کہہ یعنی اونکو کہ بلاتے ہین تجکو طرف دین باپ دادون تیرے کے کیا غیر خدا کو پوجون مین تمہارے کہنے سے بعد اس بیان کے ای نادانون ساتھ توحید خدا کے نزول اس آیت کا یہہ جواب کفار قریش کے ہے کہ آنحضرت کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے ؀

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○

اور حکم ہو چکا ہے تجکو اور تجھسے اگلون کو اگر تو نے شریک مانا اکارت جاوینگے تیرے کیے اور تو ہوگا ٹوٹے مین آیا * مق

اور تحقیق وحی بھیجی گئی ای محمد طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے یعنی اور انبیا کہ اگر شریک خدا کا مقرر کرے تو البتہ نابود ہوون عمل تیرے اور البتہ ہوے تو ٹوٹا پانے والون سے * فتح * تفسیر * باوجودیکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ اوسکے رسول شرک نہین کرنے کے اور پھر جو یون فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہی اور مراد اس سے غیر اونکے ہین اور یا یہ کہ یہ بطریق فرض کے فرمایا یعنی بالفرض والتقدیر اگر شرک کرو یون ہو جائے ؀

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ○

نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والون مین * مق

بلکہ خدا ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے * فتح * تفسیر * کفار جو حضرت کو اپنے بتون کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ رد اونکا ہی گویا کہ فرمایا نہ عبادت کر اوس چیز کو کہ یہ کفار اوسکی عبادت کرنے کو کہتے ہین بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کی عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے اوس چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے تجپر کہ کیا تجکو سردار اولاد آدم کا * ف * تنبیہ * اوپر کی آیت مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرا دیا شرک کرنے پر اور مقصود سنانا اونکی امت کو ہی اس طرح کے بیان فرمانے مین اہتمام منع کا بہت ہوتا ہی جیسے بات شبیہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات سے منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو ڈر زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے اپنے وزیر کو سطرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہمکو بالضرور اس بات سے بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہان سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے بندۂ خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی امت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرایا سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکون کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے ناقدردانی اونکی کے اور بیان فرمانے قدرت کاملہ اپنی کے متوجہ ہوئے کہ جو تجکو بلاتے ہین اپنے بتون کی طرف یہ تیرے رب کی قدر ہی نہین جانتے ؀ کہ فرمایا وما قدروا اللہ الخ

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اوسکی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بتاتے ہین * مق

اور نہ پہچانا خدا کو حق پہچاننے اوسکے کا اور زمین ساری اوسکی مٹھی مین ہوگی روز قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہونگے اوسکے داہنے

ہاتھ مین پاکی ہی اوسکے لیے اور برتر ہی اون چیزسے کہ شریک اوسکا مقرر کرتے ہین ❊ فتح ❊ **تفسیر** اللہ کے فرمائے موافق اللہ کا داہنا ہاتھ کہیے اور بائوان نہ کہیے ❊ موضح ❊ ایک تو مَاقَدَرُوا اللّٰہَ الخ کے معنی یہی ہین جو مذکور ہوئے کہ نہ پہچانا اوسکو حق پہچاننے اوسکے کا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ نہ تعظیم کی اوسکی حق عظمت اوسکی کا جب کہ بلایا تجکو طرف عبادت غیر اوسکی کے پھر آگاہ کیا اونکو اوپر عظمت و جلالت شان اپنی کے پس فرمایا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا الخ اور مراد اس کلام سارے سے صورت بیان کرنی اپنی عظمت کی اور واقف کرنا اوپر کنہ جلال اپنی کے ہی اور مراد زمین سے ساتون زمینین ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا جَمِیْعًا اور قول اوسکا وَالسَّمٰوٰتُ اور معنی یہ ہین کہ زمینین قبض کی گئی ہونگی اوسکے لیے یعنی اوسکے ملک و تصرف مین ہونگی اور لفظ مطویات طی سے ہی کہ جو ضد نشر یعنی پھیلانے کی ہی جیسے کہ فرمایا یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ یعنی اوس دن کہ لپیٹینگے ہم آسمان کو مانند لپیٹنے سجل کے کتابون کو یعنی بندون کے اعمال نامون کو پس معنی مطویات کے یہ ہوئے کہ لپیٹے ہوئے ہونگے اور عادت لپیٹنے والے کاغذ کی یہ ہوتی ہی کہ لپیٹتا ہی اوسکو اپنے دائین ہاتھ سے پس اسلیے بیمینہ فرمایا اور بعضون نے کہا کہ معنی بِیَمِیْنِہٖ کے بِقُدْرَتِہٖ ہین یعنی آسمان لپیٹے جاوینگے اوسکی قدرت سے اور حاجی غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ علما ایسی آیتون کو متشابہات سے کہتے ہین اور بعضے قدرت مراد رکھتے ہین اور محقق اسپر ہین کہ ایمان اسپر لانا چاہیے اور اسکی کیفیت کو سپرد بخدا کرین انتہی اور ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہود کے علما مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا محمد ہم پاتے ہین یعنی اپنی کتاب مین کہ بلاشبہ اللہ تعالی اوٹھاویگا آسمان کو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درختون کو ایک اونگلی پر اور پانی اور تری یعنی خاک نمناک کو ایک اونگلی پر اور تمام خلق کو ایک اونگلی پر پھر فرماویگا اَنَا الْمَلِکُ یعنی مین بادشاہ ہون پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی واسطے تصدیق قول اوس عالم کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب اوسنے پوچھا تو اوسوقت یہ آیت اوتاری اللہ تعالی نے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ مٹھی مین لیویگا اللہ تعالی زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے دائین ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین بادشاہ زمین کے اور ابن عمر رض سے روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا جمع کریگا اللہ تعالی ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اپنی مٹھی مین پھر فرماویگا اَنَا اللّٰہُ یعنی مین اللہ ہون مین رحمن ہون مین بادشاہ ہون مین قدوس یعنی نہایت پاک ہون مین سلام ہون یعنی سالم ہون سب عیبون اور نقصانون سے اور سب کی سلامتی مجھی سے ہی مین مومن یعنی امن دینے والا ہون مین نگہبان ہون مین عزیز یعنی غالب ہون مین جبار ہون یعنی زبردست مین متکبر ہون یعنی بزرگ سب سے مین ہون وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مینے دنیا کو اور حال یہ ہی کہ تھی کچھ نہین ہون وہ کہ اعادہ کرونگا اوسکو یعنی زمین و آسمان بعد فنا کے پھر پیدا کرونگا کہان ہین بادشاہ اور کہان ہین ظالم زبردست اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کے جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے کہ مین پڑھتا ہون تمپر آیتین آخر زمر سے پس جو کوئی کہ روویگا تم مین سے واجب ہوئیگی اوسکے لیے جنت پس پڑھا اوسکو وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ سے آخر سورت تک پس بعض ہم مین سے وہ تھا کہ رویا اور بعض ہم سے وہ تھا کہ نہ رویا پس کہا نہ رونے والون نے یا رسول اللہ کوشش کی ہمنے کہ روون ہم پس نہ رونا آیا ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین پھر پڑھونگا اوسکو تمپر پس جسکو نہ رونا آوے پس چاہیے کہ بتکلف رووے یعنی صورت رونے کی بناوے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تین چیزین پوشیدہ رکھین ہین مینے اپنے بندون سے اگر دیکھتا اونکو کوئی تو نہ عمل کرتا برا کبھی ایک تو اپنے تئین پوشیدہ رکھا ہی اگر کھولتا مین پردہ اپنا پس دیکھتا مجکو یہان تک

کا یقین کرنا اور جاننا کہ کیسا معاملہ کرونگا مین ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اوٹھاؤنگا اونکو قبرون سے اور لپیٹا کرونگا آسمانون کو اپنے ہاتھ
مین پھر سمیٹونگا زمینون کو پھر کہونگا مین کہ مین ہون بادشاہ کون ہے وہ کہ اوسکے لیے بادشاہت ہو سوا میرے اور دکھائے جنت کو پوشیدہ
رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو جنت اور جو کچھ کہ بھلائیان تیار کین ہین مینے اونکے لیے او مین یہانتک یقین کرتے اوسکا اور میرے
دوزخ کو پوشیدہ رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو دوزخ اور جو کچھ برائیان تیار کین ہین مینے اونکے لیے او سمین بس یقین کرتے اوسکا
ولیکن قصدا پوشیدہ رکھا ہی مینے ان چیزون کو واسطے تاکہ جانون مین کہ کیسے عمل کرتے ہین اور تحقیق بیان کر دیا مینے اونکو اونکے لیے
اور ابوذر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو جانتا ہی کہ کسقدر ہی کرسی پس کہا مینے
نہین فرمایا نہین ہین آسمان اور زمین او جو کچھ کہ اونمین ہی مقابلے مین کرسی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا
بیچ ہموار زمین چٹیل کے اور نہین ہی کرسی مقابلے مین عرش کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالا اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار
چٹیل کے اور نہین ہی عرش مقابلے مین پانی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے
اور نہین ہی پانی مقابلے مین ہوا کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہین یہ
اللہ عزوجل کی مٹھی مین مگر مانند ایک دانے کے یا دانے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہو دانہ بیچ ہتیلی ایک تمہارے کے اور یہی ہی تفسیر قول
اللہ تعالی کی والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ کہا پوچھی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تفسیر قول اللہ تعالی کی والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ کہ کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا پل صراط پر ہونگے
اور پاکی ہی اوسکے لیے الخ یعنی بہت ہی بعید ہی اس شرکت سے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی برتر ہی وہ اس سے کہ نسبت
کیے جاوین طرف اوسکے شرکا ۔ مل جاوے درمنثور بحر تنبیہ قطعہ گر کسی وصف او ز من پرسد
بی زبان بی نشان چہ گوید باز ۔ عاشقان کشتگان معشوق اند ۔ بر نیاید ز کشتگان آواز ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ
اللہ کے حکم پر اورون کے حکمون کو مقدم رکھتے ہین یا شعائر اسلام اور مسنون چیزون پر اورون کی رسمون کو ترجیح دیتے ہین اللہ
کے نام پر کسیکو دین او نکی تعظیم سے دین اور جیسا تیسا دیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کرین تو اوسمین بڑے بڑے تکلفات کرین
وہ اللہ کی قدر و عظمت کو نہین پہچانتے ہین اور مرجع اس آیت کے مصداق ہین مومن کی شان یہی ہی کہ اللہ اور رسول کے حکمون
اور رسمون کو سب پر مقدم رکھین اور اونکی قدر و عظمت کے برابر کسیکی قدر و عظمت نہ سمجھین ۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ
اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش ہو گرا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا
اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝
دوسری بار پھر بھی وہ کھڑے ہوگئے دیکھتے ۔ صع

اور پھونکا جاویگا صور مین پس مر جاویگا جو کہ آسمانون مین ہی اور جو کہ زمین مین ہی مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی پھر پھونکا جاویگا صور مین
دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ۔ فی تفسیر ایک بار نفخ صور ہو عالم کی فنا کا دوسرا ہی زندہ ہونے کا
یہ تیسرا ہی بیہوشی کا بعد حشر کے جو تھا ہی خبردار ہوگا اسکے بعد اللہ کے سامنے ہو جاوینگے ۔ مو نفخ فی الصور سے
پہلا نفخہ مراد ہی کہ اوسمین سب مر جاوینگے اور ثم نفخ فیہ اخری سے نفخہ دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی یعنی
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضون نے کہا کہ وہ اوٹھانے والے عرش کے ہین یا رضوان کہ نام جنت کے داروغہ کا ہی

اور جو رین اور مالک کہ نام دوزخ کے داروغہ کا ہی اور زبانیہ کہ دوزخ کے نگہبانون کو کہتے ہین یعنی یہ اس نفخہ مین نہین
مرینگے پھر نفخ آخر کو اور ینظرون کے یہ معنی ہین کہ ادھر اودھر دیکھتے ہونگے جیسے مبہوت دیکھتا ہی جب کہ ناگہان کوئی امر عظیم در پیش
آجاتا ہی اوسکو اور ینظرون کے معنی ہین منتظرون یعنی منتظر ہونگے حکم آلہی کے کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی ہمارے حق مین اور اس آیت سے
معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے پہلا موت کے لیے اور دوسرا بعث یعنی جی اوٹھنے کے لیے اور جمہور اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی
گھبراہٹ کے لیے جیسے کہ فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کے لیے اور تیسرا اعادے کے لیے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ما بین دونون نفخون کے چالیس ہونگے لوگون نے کہا چالیس دن ہونگے کہا ابو ہریرہ رضی نے نہین کہہ سکتا
مین کہا لوگون نے چالیس مہینے کہا نہین کہہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس برس کہا نہین کہہ سکتا مین فرمایا حضرت صلعم نے پھر اوتاریگا اللہ
آسمان سے پانی پس اُگینگے لوگ جیسے کہ اوگتا ہی سبزہ نہین ہی انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہوجاتی ہی لیکن ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب
ہی کہ ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہین اور اوسی سے ترکیب دی جاویگی خلق روز قیامت کے اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یہود
مین سے مدینے کے بازار مین قسم ہی اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار مین سے ہاتھ اپنا پھر طمانچہ مارا
اوسکو اور کہا کہتا ہی تو یہ اس حال مین کہ ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس ذکر کیا مینے یہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ترجمہ اسکا اوپر مذکور ہو چکا ہی حاصل یہ کہ دوسرے
نفخے مین سب بیہوش ہوجاینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین بیہوش ہونگے پس سب سے پہلے مین سر اوٹھاونگا پس ناگہان دیکھونگا مین
موسی کو پکڑے ہوئے ایک پایہ عرش کے پایون مین سے پس نہین جانتا مین کہ آیا اوٹھایا ہوگا موسی نے سر اپنا پہلے میرے یا ہونگے اون لوگون مین سے
کہ استثنا کیا اللہ تعالی نے اور سعید بن جبیر سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہدا ہین [illegible]
گردنون مین ڈالے ہوئے تلوارین گھیرے ہین گرد عرش کے ملینگے اونسے فرشتے روز قیامت کے محشر مین ساتھ اونٹنیون یاقوت کے
کہ مہارین اونکی موتیون کی کجاوے اونکے اطلس اور رالی کے بال اونکے نرم زیادہ ریشم سے قدم اونکے وہان پہونچینگے کہ جہان تک
نظر آدمیون کی پہونچے سیر کرینگے جنت مین کہینگے وقت بہت سیر کرنے کے لیچلو ہمکو طرف رب ہمارے کے دیکھین کیا حکم کرتا ہی درمیان
مخلوق اپنی کے جب وہ آوینگے تو ہنسے گا اونکی طرف دیکھکر معبود میرا اور جب کہ وہ ہنسے گا کسی بندے کی طرف دیکھکر اوس جگہ مین نہین
حساب ہی اوسپر اور انس رضی سے روایت ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ کہا صحابہ رضی نے کہ کون ہین یا رسول اللہ یہ لوگ کہ استثنا کیا اونکو اللہ تعالی نے یعنی اپنے کلام
پاک مین اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فرمایا یہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کے ہین پس جب کہ قبض کریگا اللہ
ارواح خلائق کی فرماویگا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہی حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کہیگا ملک الموت سُبْحَانَكَ
رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی پاکی ہی تجکو اے رب میرے اور برتر ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے باقی ہی جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان اسرافیل کی پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی
پھر فرماویگا کہ اے ملک الموت کون باقی رہا ہی پس عرض کریگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ باقی
رہا ہی جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان میکائیل کی پس قبض کریگا وہ جان میکائیل کی
پس گریگا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرماویگا اے ملک الموت کون باقی رہا پس کہیگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ

والاکرام باقی رہا ہی جبرئیل اور ملک الموت پس فرماویگا مرجا تو ای ملک الموت پس مرجاویگا وہ پھر فرماویگا ای جبرئیل کون
باقی رہا ہی پس کہیگا وہ سبحانک ربی یاذا الجلال والاکرام باقی رہا ہی جبرئیل اور جبرئیل کو اللہ کے ہان مرتبہ
ہوگا جیسا کہ ہی اونکے لیے پس فرماویگا ای جبرئیل ضرور ہی تجکو بھی مرنا پس گر پڑیگے جبرئیل سجدہ مین ہلاوینگے دونون بازو اپنے
یعنی جیسے جانور وقت مرنے کے پر ہلاتا ہی اور تڑپتا ہی کہیگا جبرئیل سبحانک ربی تبارکت وتعالیت یاذا الجلال
والاکرام انت الباقی وجبرئیل المیت الفانی اور قبض کریگا اللہ روح اوسکی بیچ اوس خلقت کے کہ پیدا کیا گیا ہی
اوسمین پس جبرئیل کا یہ حال ہی کہ فضیلت خلقت اوسکی کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند فضیلت بڑے پہاڑ کے ہی ایک ٹیلے ٹیلون مین
سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ فضیلت جبرئیل کی خلقت کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا میری امت مین دجال پس ٹھہریگا اونمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس
مہینے یا چالیس رات پھر بھیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت ہوگی پس ڈھونڈینگے
وہ دجال کو پھر ہلاک کریگا اوسکو اللہ یعنی اونکے ہاتھ سے پھر ٹھہرینگے عیسے لوگون مین بعد اسکے سات برس اس حال مین نہین
ہوگی درمیان دو شخصون کے عداوت پھر بھیجیگا اللہ ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین
برابر ذرے کے ایمان ہوگر کہ ہلاک کریگی اوسکو یہان تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی اور
ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہین برے لوگ بیچ خفت طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندے کے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا یا
وہان اور درندون کی سی خو رکھتے ہونگے نہین اچھا جانینگے شرعی بات کو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پھر صورت بنکر آویگا شیطان
اور کہیگا کیا نہین کہنا مانتے کے تم میرا پھر حکم کریگا لوگون کو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے
اور عیش خوش پھر پھونکا جاویگا صور پس نہین سنیگا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنیگا وہ شخص ہوگا کہ
درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس مرجاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پھر بھیجیگا اللہ ایک مینہہ گویا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ہلکی
پھوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگونکے پھر پھونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے ہوئے پھر
کہا جاویگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جاویگا فرشتون کو کہ ٹھہراؤ انکو یہ سوال کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت
پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک
بہشت کے لیے پس یہ وہ دن ہوگا کہ کردیگا لڑکون کو بڈھا اور یہ وہ دن ہوگا کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر دشوار ہوگا روز قیامت کے
بسبب حساب وجزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین کرون مین اس حال مین کہ منہہ رکھے ہوئے ہی صور پھونکنے والا یعنی
اسرافیل صور پر اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے بجانے کا تو سر
جھکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہی اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال
یہی ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اور اوسوقت یا طلوع وقت سختیون کے فرمایا کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی
اللہ توکلنا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پلک جھپکتا صور پھونکنے والا جبسے کہ متعین ہوا ہی صور پھونکنے کے
مستعد ہی دیکھ رہا ہی عرش کی طرف بخوف اسکے کہ حکم کیا جاوے پھونکنے کا پہلے اسکے کہ پھرے طرف اوسکے نظر اوسکی گویا کہ دونون
آنکھین اوسکی دو ستارے ہین روشن ٭ کہا ابوہریرہ رضی اللہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اس حال مین کہ اونکے پاس ایک جماعت
اصحاب کی بیٹھی تھی یہ کہ اللہ تبارک وتعالی جب فارغ ہوا پیدا کرنے آسمان اور زمین کے سے پیدا کیا صور کو پھر دیا وہ اسرافیل کو پس وہ رکھے ہوئے ہی

اوسکو اپنے موںھہ پر ٹکٹکی باندھے ہوئے ہی طرف آسمان کے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے پس پھونکے اوسمین کہا مینے یا رسول اللہ اور کیا ہی
صور فرمایا ایک سینگ ہی اور کیسا بڑا ہی وہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے بلا شبہہ بڑائی اوسکے دَور کی مانند عرض آسمانون
اور زمین کے ہی پس پھونکا جاویگا اوسمین پھونکنا پہلا پس مرجاوینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین پھر پھونکا جاویگا
اوسمین دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے رہینگے دیکھتے ہوئے طرف رب العلمین کے اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو بیچ نفخے مین یہ کہ دیر تک
پھونکے صور پس تھکے کا نہین وہ اوسکے پھونکنے مین اور یہ ذکر فرمایا اللہ نے اس آیت مین وَمَا يَنظُرُ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ۝ یعنی اور نہین منتظر ہین یہ کافر مگر ایک آواز کہ نہین ہی واسطے اوسکے افاقت پس چلاویگا اللہ پہاڑون کو پس
ہو جاوینگے وہ غبار اور تھرتھراویگی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے پس ہوگی مانند کشتی بندھی ہوئی کے دریا مین کہ لگتی ہین اوسکو موجین
ہلے گی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکی ہوئی کے عرش مین کہ ہلاتی ہین ہوائین اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالی نے اس آیت مین
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ یعنی اوس دن اوٹھائے جاوگے
تم قبرون سے ای کفار مکہ اوس دن کہ ہلاویگا ہلانے والا یعنی نفخہ پہلا کہ بسبب اوسکے تھرتھراوے گی ہر چیز پیچھے آویگا دوسرا یعنی النفخۃ الثانیہ اوس دن دل ہونگے
اور قلق مین ہونگے دل یعنی بعث کے منکرون کے بینائیان اونکی ذلیل ہونگی یعنی بسبب دیکھنے ہول کے پس چت پڑے ہونگے لوگ اپنی پشتون پر اور
بھول جاوینگی دودھ والیان اپنے بچون کو اور گر پڑینگے حمل حمل والیون کے اور بڈھے ہو جاوینگے لڑکے اور اوڑتے پھرینگے شیطان بھاگتے
ہوئے مارے خوف کے یہان تک کہ پہنچینگے زمین کے کنارون پر پس ملینگے اونسے فرشتے اور مارینگے اونکے موںھون پر پس پھرینگے وہ
اور پھرینگے لوگ پیٹھ دے کر پکارتے ہوئے بعضے بعضون کو اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ یعنی اوس دن کہ پھروگے پیٹھ دے کر نہین ہوگا تمھارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور مذکور ہی اس قول اللہ تعالی
کے مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنی اوس دن کہ پکاریگا بعض بعض کو پس اوس وقت کہ لوگ اس حال مین ہونگے ناگہان پھٹے گی زمین ایک کنارے سے
دوسرے کنارے تک پس دیکھینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکھا ہوگا مثل اوسکے اور پہنچے گا اونکو بسبب اوسکے کرب اور ہول جسقدر کہ اوسکو اللہ ہی
جانتا ہی پھر نظر کرینگے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ مانند تانبے پگھلے ہوئے کے ہوگا پھر پھٹیگا آسمان اور جھڑ جائینگے ستارے اوسکے اور
گہن لگیگا چاند و سورج کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اموات نہین جانینگے کچھ اسمین سے پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
پس کنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اوس وقت کہ فرمایا فَفَزِعَ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَآءَ اللّٰهُ یعنی
پس ڈرینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جنکو اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرینگے فرمایا وہ شہدا ہین اور نہین پہنچیگا ڈر
مگر زندون کو اور شہدا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق دیے جاتے ہین اور بچاویگا اونکو اللہ اوس دن کے ڈر سے اور امن دیگا
اونکو اوس سے اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ
تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُم بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ ۝ یعنی ای لوگون ڈرو اپنے رب سے بلا شبہہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہی
بڑی اوس دن کہ دیکھوگے تم اوسکو بھول جاویگی بسبب اوسکے ہر دودھ پلانے والی اوسکو کہ دودھ پلاتی ہی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا
اور دیکھے گا تو لوگون کو نشے والے حال انکا یہ کہ نہین ہونگے وہ نشے مین یعنی شراب وغیرہ کے ولیکن عذاب خدا سخت ہی یعنی پس اوسکے ڈر سے
یہ حال ہوگا پس پھونکا جاویگا نفخہ صعق یعنی موت کا پس مرجاوینگے آسمان و زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا ہی وہ نہین مریگا یعنی اوس وقت
پس اوس وقت کہ وہ مرے پڑے ہونگے آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور عرض کریگا ای رب میرے مر گئے آسمان والے اور زمین والے

مگر جسکو تو نے چاہا وہ نہین مرا پس فرماویگا اللہ تعالی حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی کہ کون باقی رہا عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب
میرے باقی ہی تو کہ تو زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہے اوٹھانے والے تیرے عرش کے اور باقی رہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
اور مین باقی رہا ہون پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ
کہ ای رب میرے مارتا ہی تو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ چپ رہ مینے لکھی ہی موت اوپر کہ نیچے عرش میرے
کے ہین پس مرجاوین وہ پھر آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور کہیگا ای رب میرے تحقیق مرگئے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پس فرماویگا
اللہ عز و جل حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس کہیگا ملک الموت کہ ای رب میرے رہا تو کہ تو زندہ ہی کہ جو نہین مرنے کا اور باقی رہے تیرے
عرش کے اوٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو چاہیے کہ مرجاوین میرے عرش کے اوٹھانے والے پس مرجاوینگے وہ اور حکم
کریگا اللہ عرش کو کہ لیوے صور پھر آویگا ملک الموت رب کے پاس اور عرض کریگا کہ ای رب میرے مرگئے تیرے عرش کے اوٹھانے والے پس فرماویگا اللہ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی
پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک
مخلوق ہی میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا مینے تجکو واسطے اوس چیز کے کہ دیکھی تو نے یعنی مرنے کے لیے پس مرجا تو پس مرجاویگا ملک الموت
پس جب کہ نہین باقی رہیگا کوئی سوا اللہ واحد قہار کے کہ جو بے پروا ہی جسنے نجنا اور نجنا یا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تھا اول لپیٹیگا
اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹنے سجل کے کہ نام فرشتے کا ہی اعمال ناموں کو پھر بچھاویگا آسمان و زمین کو یعنی اونکے ٹکڑون کو پھر فرماویگا
اَنَا الْجَبَّارُ تین بار پھر پکاریگا اپنی آواز سے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی کسکے لیے ہی بادشاہت آج دوبار
فرماویگا یہ پس نہین جواب دیگا اوسکو کوئی پھر فرماویگا آپ ہی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اللہ واحد قہار ہی کے لیے بادشاہت ہی آج
اور پھر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہی اس آیت سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی اوس دن کہ
بدلے جاوینگی زمین غیر زمین سابق کے اور آسمان بھی پس پھیلاویگا اللہ زمین کو اور ہموار کریگا اوسکو پھر پھیلاویگا اوسکو مانند پھیلانے چمڑے
عکاظ کے کہ نام ایک بازار کا ہی نہین دیکھیگا تو اوسمین نیچا اور نہ اونچا پھر ڈانٹے گا اللہ خلق کو ایکبار ڈانٹنا پس ناگہان وہ اس تبدیلی زمین
مین اس حال پر ہونگے کہ جو ہوگا بیچ پیٹ زمین کے ہوگا اوسکے پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکی پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر یعنی جہان کے تہان مرے
پڑے ہونگے پھر اوتاریگا اللہ تمپر پانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرماویگا اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسیگا آسمان چالیس دن یہان تک کہ
ہوجاویگا پانی اوپر تمھارے بارہ ہاتھ پھر حکم فرماویگا اللہ بدنون کو اگنے کا پس اوگینگے اگنا تروتازہ اور اگین گے مانند اگنے سبزے کے یہان تک کہ جب کامل ہوجاوینگے
جسم اونکے اور ہوجائینگے جیسے کہ تھے فرماویگا اللہ کہ زندہ ہووین اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہونگے وہ اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو
یعنی صور لینے کا پس لیگا وہ صور کو اور رکھیگا اوسکو اپنے مونھ پر پھر فرماویگا اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل اور میکائیل پس زندہ ہونگے وہ دونون
پھر بلاویگا اللہ روحون کو پس لائی جاوینگی وہ روشن ہونگی ارواح مومنون کی نور سے اور اور ارواحین یعنی کفار کی تاریک ہونگی
پھر لیویگا اللہ اون سبکو پھر ڈالیگا اونکو صور مین پھر حکم کریگا اسرافیل کو یہ کہ پھونکے نفخہ بعث کا یعنی جی اوٹھنے کا پس نکلین گی
ارواحین گویا کہ وہ شہد کی مکھیان ہین بھر جاوینگی آسمان و زمین کے درمیان مین پھر فرماویگا اللہ قسم ہی میری عزت و جلال کی البتہ
رجوع کرے ہر روح طرف بدن اپنے کے پس داخل ہونگی روحین زمین مین طرف بدنون کے پس داخل ہونگی نتھنون مین پھر چلین گی بدنون مین جیسے کہ چلتا ہی زہر
اوسکے بدن مین کہ جسکو زہریلا جانور کاٹے پھر پھٹیگی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اور اول مین اوسمین سے نکلونگا بعد اوٹھنے کے پس نکلوگے تم
زمین سے جلدی کرتے ہوئے طرف رب اپنے کے سبقت کرتے ہوئے تیز چلوگے بلانے والے کی طرف کہینگے کافر کہ یہ دن سخت ہی اور اوٹھینگے
قبرون سے ننگے پانون ننگے بدن بدون ختنہ کیے پس اوسوقت کہ ہم کھڑے ہونگے ناگہان سنینگے ہم آسمان کی طرف سے ایک آہٹ شدید

۵۱ بعض کی روایت مین جبرئیل کا مرنا بعد اسرافیل کے مذکور ہوا اور یہان ملک الموت کا مرنا سب کے بعد شاید کسی راوی کا نسیان ہوا ہو واللہ اعلم منہ مدظلہ

پس اوترینگے آسمان سے دنیا کے رہنے والے دو برابر اونکے کہ زمین مین ہین جنات و انسان یہان تک کہ جب قریب پوہنچینگے وہ زمین کے
روشن ہوجاویگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے پھر اوترینگے دوسرے آسمان کے رہنے والے دو برابر اون فرشتون کے کہ اوترے
پہلے آسمان سے اور دو برابر اونکے کہ زمین مین ہین جن و انس یہان تک کہ جب قریب پوہنچینگے وہ زمین روشن ہوگی زمین اونکے نور سے
اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے تیسرے آسمان کے رہنے والے دو برابر اون فرشتون کے کہ اوترے ہونگے اور دو برابر اونکے کہ زمین مین ہین
جن و انس یہان تک کہ جب قریب پوہنچینگے زمین کے روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے اور فرشتے اسی
اسیقدر زیادہ ساتون آسمانونکے پھر اوتریگا جبار بیچ سائبان ابر کے اور آٹھ فرشتے اوٹھائے ہوئے ہونگے عرش اوسکا اوسدن اور
ابچار فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین قدم اونکے نیچے کی ہین کے تہ پر ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمر تک ہین اور عرش اونکے مونڈھون
پر ہے واسطے اونکے شغل ہی ساتھہ تسبیح کے پس کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ الَّذِي يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى الَّذِي يُمِيتُ
الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ پس رکھیگا اللہ عرش اپنا جہان کہ چاہیگا زمین مین پھر پکاریگا ساتھہ آواز اپنی کے پس کہیگا ای گروہ
جن و انس کے بلاشبہہ مین چپ رہا تمہارے لیے ابتدا سے اوسدن سے کہ پیدا کیا مینے تمکو اسدن تمہارے تک سنتا تھا مین باتین تمہاری
اور دیکھے مینے اعمال تمہارے پس چپ ہو تم میرے پاس لیس یہ اعمال تمہارے ہین اور اعمالنامے تمہارے پڑھے جاتے ہین تمپر پس جو کوئی پاوے
خیر پس چاہیے کہ حمد کرے اسکی اور جو کوئی پاوے غیر اسکے پس نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پھر حکم کریگا اللہ جہنم کو پس نکلے گی اوس مین سے ایک گردن
بلند تاریک پھر فرماویگا اللہ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ
یعنی کیا نہ حکم کیا تھا مینے تمکو یعنی رسولون کی زبانی کہ ای بیٹون آدم کے نہ فرمانبرداری کرنا تم شیطان کی بلاشبہہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے
اور فرماویگا اللہ تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یعنی اور جدے ہو جاؤ آج کے دن ای کافرون یعنی
مومنون سے پس جدائی ہوجاویگی درمیان لوگون کے یعنی مومن الگ ہوجائینگے کافر الگ اور زانوون کے بل گر پڑینگی امتین یعنی مارے ڈرکے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی اور دیکھے گا تو سب امتون کو زانوون کے بل گرے اور ہر امت بلائی جاویگی
اپنے اعمالنامون کی طرف اور کھڑی کی جاوینگی ایک موقف یعنی کھڑے رہنے کی جگہہ مین مقدار ستر برس کے نہین حکم کیا جاویگا کچھہ درمیان
اونکے پس روینگے یہان تک کہ منقطع ہوجائینگے آنسو اور بجائے آنسوون کے خون نکلے گا اور گراوینگے پسینا یہان تک کہ پوہنچے گا
پسینا اس حد کو کہ مونھہ اور ٹھوڑیون تک آجائیگا اونکے اور چلاوینگے اور کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے ہمارے رب سے تا حکم کرے
درمیان ہمارے پس کہینگے یعنی آپسمین کہ کون لائق تر ہی ساتھہ اسکے تمہارے باپ سے کہ آدم ہین پیدا کیا اونکو اللہ نے اپنے ہاتھہ سے
اور پھونکی اونمین روح اپنی اور کلام کیا اون سے روبرو پس آوینگے آدم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اون سے پس انکار کرینگے
وہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے پھر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنی ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہ انکار کریگا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ آوینگے وہ میرے پاس پس چلونگا مین یہان تک کہ آونگا مین فحص مین پس گرونگا مین
سجدہ مین کہا ابوہریرہ رضی اللہ نے یا رسول اللہ فحص کیا چیز ہی فرمایا آگا عرش کا یہان تک کہ بھیجے گا اللہ طرف میرے ایک فرشتے کو پس پکڑیگا وہ بازو میرا
اور اوٹھاویگا مجکو پھر فرماویگا مجھسے اللہ تعالی کہ ای محمد پس کہونگا مین ارشاد ای رب میرے پس فرماویگا کیا مطلب ہی تیرا حال آنکہ وہ خوب
جانتا ہوگا میرے مطلب کو پس عرض کرونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تونے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری اپنی خلق کے

۵۱ وان اعبدونی ہذا صراط مستقیم یعنی اور توحید فرمان برداری میری کرنا یہ راہ سیدھی ہے

حق مین پس حکم کرد درمیان اونکے فرماویگا اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کی مینے تیری اور حکم کرونگا مین درمیان اونکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پس پھر ونگا مین اور کھڑا رہون گا ساتھ لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان خلائق کے پس اول حکم کیا جاویگا درباب
خونون کے اور آویگا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹھا کر لایا جاوے اور اوسکی گردن کی رگون
مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے شہید کہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ حالانکہ وہ خوب جانتا ہو
کیون قتل کیے گئے تم پس کہینگے ای رب ہمارے قتل کیے گئے ہم تاکہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑتے تھے تو اسلام غالب ہو مارے گئے پس
فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ سچ کہا تمنے پس کردیگا اللہ اونکے مونہون کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ چلینگے اونکے
فرشتے جنت تک اور آوینگے وہ کہ قتل کیے گئے ہین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لائے جاوینگے سر اونکے اور اونکی گردنون کی رگون سے خون
جاری ہوگا پس کہینگے وہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیون حالانکہ وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے
تاکہ ہو عزت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑتے تھے مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ہلاک ہوجیو تو پھر نہین باقی رہیگا
کوئی شخص کہ قتل کیا کسیکو مگر کہ قتل کیا جاویگا بدلے اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسینے کسیکی مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلے اوسکے اور ہوگا اللہ کی
مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پھر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنی کے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا
حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ لیویگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم سے یہان تک کہ تکلیف دیا جاویگا اوسدن دودھ مین پانی ملا کر
بیچنے والا یہ کہ الگ کرے پانی کو دودھ سے پھر جب فارغ ہوگا اللہ اس سے پکاریگا پکارنے والا کہ سناویگا ساری خلائق کو آگاہ ہو چاہیے کہ مل جاوے
ہر قوم ساتھ معبودون اپنے کے یعنی بتون کے اور ساتھ اون چیزون کے کہ تھے پوجتے سوائے اللہ کے پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہو سوائے
اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لائے جائینگے اوسکے لیے معبود اوسکے سامنے اوسکے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے
بصورت عزیر کے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسیٰ کے پس ساتھ ہو جائینگے اول کے یہود اور ساتھ ہو جائینگے
دوسرے کے نصاری پھر کھینچ کر لیجاوینگے اونکو معبود اونکے یعنی بت اور مانند اونکے طرف دوزخ کے پس یہ مذکور ہے اس آیت مین فرمائی
اللہ تعالیٰ نے لَوْ کَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یعنی اگر ہوتے بت معبود تو نہ داخل ہوتے دوزخ
مین اور سب دوزخ مین ہمیشہ رہینگے پس جب کہ نہین باقی رہینگے مگر مومن اور اونمین مین منافق بھی ہونگے تو کہا جاویگا اونکے لیے کہ
ای لوگون گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تھے تم اونکو پس کہینگے وہ قسم خدا کی
نہین تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سوائے اللہ کے پھر کہا جاویگا اونسے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودون کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ
کہ تھے تم پوجتے پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین ہے ہمارے لیے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور نہین پوجتے تھے ہم اوسکے غیر کو پھر کہا جاویگا
اونسے تیسری بار پس کہینگے وہ مانند اسی کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ مین رب تمھارا ہون پس آیا ہے درمیان تمھارے اور درمیان رب
تمھارے کے کوئی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو اوس نشانی سے پس کہینگے ہان پھر کھولیگا اللہ تعالیٰ پنڈلی اور دکھاویگا اونکو کچھ نشانی
پس پہچانینگے کہ یہ رب ہمارا ہے پس گر پڑینگے لوگ اپنے مونہون کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گریگا ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل کردیگا اللہ
ہڈیان اونکی پیٹھون کی گاؤن کے سینگون کے مانند پھر حکم کریگا اللہ واسطے اونکے سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوینگے اپنے اور رکھا جاویگا
پل صراط پشت دوزخ پر مانند بال کے باریک اور مانند دھار تلوار کے تیز اوسپر آنکڑے ہونگے اور پیچ کہ جنکے سر مڑے ہون اور تیز اور کانٹے
لوہے کے مانند کانٹون سعدان کے کہ نام ایک گھانس کا ہے اور سے لوسکے پل ہوگا پھسلنا کہ جسپر قدم نہ جمے پس گذرینگے اوسپر سے بعضے مانند
پلک مارنے کے اور بعضے مانند چمکنے بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو کے اور بعضے مانند تیز رو اور سوار اونٹون کے

مثلاً کوئی عزیر کو پوجتا ہے کوئی مسیح کو کوئی عیسیٰ کو کوئی چاند کو کوئی بتون کو کوئی ہوا کو کوئی سورج کو وغیر ذلک ۱۲ منہ قدس سرہ

[illegible]

یعنی مانند خچر وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ پا چلنے والون کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہونگے اور بعضے اس طرح
نجات پاوینگے کہ زخمی ہونگے اور کھرینچین لگین گی اونکے مونہون پر جہنم مین پس جب کہ پونہچین گے اہل جنت طرف جنت کے پس داخل ہونگے
اوسمین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین ہو تم دنیا مین زیادہ پہچاننے والے اپنی بیویون اور مکانون کو اہل جنت سے
اپنی بیویون اور مکانون کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت مین یعنی جیسے یہان اپنی بیویون اور مکانون کو لوگ پہچانتے ہین اس سے زیادہ
جنت مین جنتی اپنے مکانون اور بیویون کو کہ اونکے لیے طیار ہین پہچان لینگے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہین اور یہ ہماری ہی بیویان ہین پس
داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بیویون پر اون بیویون مین سے کہ جو پیدا کین ہین اللہ نے جنت مین اور دو بیویان آدمی زاد ہونگی اونکو فضیلت
ہوگی وہان کی بیویون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس داخل ہوگا وہ پہلی بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانے یاقوت کے اور تخت
سونے کے کہ جڑاؤ ہوگا ساتھ موتیون کے اور اوسپر ستر جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھر یہ رکھیگا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون اوسکے کے
پس دیکھیگا ہاتھ اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف گودے پنڈلی اوسکی کے
جیسے کہ دیکھتا ہی ایک تمھارا طرف ڈورے کے کہ ہوتا ہی یاقوت مین پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آئینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس
عورت کے لیے آئینہ ہوگا یعنی آپسمین ایک دوسرے کے جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آئینے کے پس اوسوقت کہ وہ مرد اوس عورت
کے پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپسمین ہونگے اور ایک کی سیری دوسرے
سے نہین ہوئیگی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے باویگا اوسکو باکرہ اور نہین سست ہونگے دونون اور نہ رنج اوٹھاوینگے پس
اوسوقت کہ وہ جنتی اس حالت مین ہوگا کہ ناگہان پکارا جاویگا اوسکو پس کہا جاویگا اوسکو کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہی اور نہ وہ
ملول ہی لیکن بلاشبہہ تیرے لیے اور بیویان بھی ہین سوائے اسکے پس نکلیگا پھر وہ جاویگا اور بیویون کے پاس ایک ایک پاس جب جاویگا
اونمین سے ایک کے پاس کہیگی اوسکو قسم خدا کی نہین دیکھی مینے جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنت مین کوئی چیز محبوب
طرف میری تجھسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور جب کہ پڑینگے دوزخی یعنی کافر دوزخ مین پڑیگی ایک خلق مخلوق خدا سے کہ ڈالینگے اونکو اعمال اونکے
یعنی ہونگے مؤمن لیکن اعمال بد کے سبب سے پڑینگے پس بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ جہنم کی دونون گھٹنون تک اور
بعضے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگیگی اونکے آگ سارے بدن مین سوائے مونہہ کے حرام کریگا اللہ اونکی صورتونکو
آگ پر پس پکارینگے آپسمین بیچ دوزخ کے کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہان تک کہ نکالے ہمکو آگ سے
پس کہینگے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہی ساتھہ شفاعت کرنے کے تمھارے باوا آدم ؑ سے پس جاوینگے مؤمن طرف آدم ؑ کے اور کہینگے پیدا کیا
تجکو اللہ نے اپنے ہاتھہ سے اور پھونکی تجمین روح اپنی اور کلام کیا تجسے سامنے پس ذکر کرینگے آدم ؑ گناہ اپنا اور کہینگے مین نہین لائق ہون اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو کہ نوح ؑ کے پاس جاؤ اسلیے کہ وہ اول ہین اللہ کے سب رسولون مین پس جاوینگے وہ لوگ نوح ؑ کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا ابراہیم ؑ کے پاس کہ اللہ نے پکڑا تھا
اوسکو خلیل پس آوینگے ابراہیم ؑ کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا موسیٰ ؑ کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو درحالیکہ سرگوشی کی اوس سے اور کلام کیا اوس سے اور اوتاری اوسپر
توریت پس آوینگے وہ موسیٰ ؑ کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ بھی گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا پاس روح اللہ کے اور کلمہ اوسکے کے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے ہین پس آوینگے وہ عیسیٰ بیٹے مریم کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پس آوینگے وہ میرے پاس اور میرے لیے نزدیک رب میرے کے تیری شفاعتیں ہین کہ وعدہ کیا ہی اوسنے مجسے اوسکا پس چلونگا مین یہانتک
کہ جاؤنگا مین جنت کے دروازے پر پس پکڑونگا مین حلقہ دروازیکا اور کھلواؤنگا مین دروازہ پس کھولا جاویگا دروازہ میرے لیے پس داخل ہونگا
مین اور گرونگا مین سجدہ مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا
اللہ تعالی کہ اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پھر گرونگا مین
سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر شفاعت
تیری قبول کیجاویگی اور مانگ دیا جاویگا تو پس جب کہ اوٹھاؤنگا مین سر اپنا فرماویگا اللہ مجکو حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہی مطلب تیرا پس
کہونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری پس کہونگا مین ای رب میرے جو لوگ کہ پڑے ہین
آگ مین میری امت مین سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم پس نکالینگے ہم اونکو یہانتک کہ نہین
باقی رہیگا اون جان پہچانون مین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ شفاعت کرنے کا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور نہ شہید مگر کہ شفاعت کریگا پس
فرماویگا اللہ تعالی کہ نکالو تم اونکو کہ جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر پس نکالینگے وہ یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پھر حکم فرماویگا
اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم اونکے دلون مین برابر تہائی دینار کے یعنی خیر پھر فرماویگا آدھے دینار برابر پھر فرماویگا تہائی دینار کے برابر پھر فرماویگا
چوتھائی دینار کے برابر پھر فرماویگا ایک قیراط کے برابر پھر فرماویگا برابر دانے کے یعنی رائی کے دانے برابر پس نکالے جاوینگے وہ یہانتک کہ نہین
باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہانتک کہ نہین باقی رہیگا دوزخ مین وہ کہ عمل خیر کیا ہو اللہ کے لیے کبھی اور نہین باقی رہیگا وہ کوئی
کہ اوسکے لیے شفاعت ہو مگر کہ شفاعت کیا جاویگا یہانتک کہ ابلیس ع اللہ کی رحمت دیکھیگا وہ بھی امید رکھیگا کہ میرے لیے شفاعت
کیجاوے بیت اگر در دہد یک صلای کرم * عزازیل گوید نصیبی برم * پھر فرماویگا اللہ کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس پھر لیگا
ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کر سکتا اونکو کوئی سوا اللہ کے پس بھیجیگا یعنی صحیح وسالم کریگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہی
اوسکو نہر الحیوان پس اوگینگے اوسمین یعنی بھلے چنگے ہو جاینگے جیسے کہ اوگتے ہی دوب نالے کی کوڑے کرکٹ پر پس جو دوب مانند کہ آفتاب مین ہوتی ہی
سبز ہوتی ہی اور جو سایے مین رہتی ہی زرد ہوتی ہی پس اوگینگے یعنی صحیح سالم ہوجاینگے خوش نما مانند موتی کے لکھا جاویگا اونکی گردنون مین الجہنمیون
عتقاء الرحمن یعنی یہ دوزخی ہین آزاد کیے ہوئے رحمن کے نہین کیا انہون نے عمل خیر کبھی ساتھ توحید کے پس ٹھیرینگے وہ جنت مین جسقدر
چاہیگا اللہ اور وہ لکھا ہوا اونکی گردنون مین ہوگا پھر عرض کرینگے وہ کہ ای رب ہمارے مٹا دے یہ لکھا ہوا پس مٹا دیگا اللہ اوسکو ہ کذا فی در منثور

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دہرا دفتر اور حاضر آئے پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین انصاف سے اور اونپر ظلم نہوگا * مو

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا
درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے یعنی عدل کے اور وہ ظلم نہین کیے جائینگے * فتح * تفسیر گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال
بتاوینگے برون کی برائی اور بھلون کی بھلائی کے جو دیکھتے تھے * مو نور رب سے مراد عدل اوسکا ہی بطریق استعارے کے جیساکہ کہا
جاتا ہی بادشاہ عادل کے لیے اشرقت الآفاق بعدلك واضاءت الدنیا بقسطك اور آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا الظلم ظلمات یوم القیمۃ اور اضافت رب کی زمین کی طرف اسلیے ہی کہ وہ مزین کریگا اوسکو بسبب پھیلانے

عدل اپنے کے اوسمین اور کھڑی کریگا زمین مین ترازوئین اپنے عدل کی اور حکم کریگا ساتھ حق کے درمیان رہنے والون اوسکے کے
اور جہان کہ عدل ہوتا ہی اوس جگہہ کے برابر کوئی جگہہ زمین اور آباد نہین ہوتی اور کہا امام ابو منصور رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی یہ کہ پیدا کرے
اللہ ایک نور پس روشن کردے ساتھ اوسکے زمین موقف کو اور اضافت نور کی رب کی طرف تخصیص کے لیے ہی جیسے کہ بیت اللہ اور ناقۃ اللہ
مین ہی یہ مدارک مین ہی اور معالم مین ہی کہ نور ربہا کے معنی ہین ساتھہ نور خالق اپنے کے اور یہ مذکور اوسوقت کا ہی کہ تجلی فرماویگا
رب تعالی فیصلہ خلائق کے لیے قیامت کو اوسدن اوسکے نور پاک کی نہایت روشنی ہوگی جیسے آفتاب کی ہوتی ہی اور زمین سے مراد
میدان محشر ہی انتہی اور کتاب سے مراد اعمال نامے ہین یا لوح محفوظ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو یعنی تو کہ پوچھے اونسے رب اونکا کہ رسالت پہنچائی
تھی اور قوم نے کیا جواب دیا اور گواہون سے مراد فرشتے عمل لکھنے والے ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ
وَّشَهِيدٌ ○ اور بعضون نے کہا کہ وہ نیک لوگ ہر زمانے کے ہین کہ گواہی دینگے اوس زمانے والون کی بھلائی برائی کی اور بعضون
نے کہا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ گواہی دیگی رسولون کی رسالت کے پونہچانے کی اور امت کے جھٹلانے کی اونکو اور
ختم کیا آیت کو ساتھہ نفی ظلم کے جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھہ اثبات عدل کے * معا * مد * در منثور *

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ○

اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہی جو کرتے ہین * موضح

اور پوری دی جاوے گی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کی ہی اور خدا خوب جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین * فتح * تفسیر * یعنی بغیر
عمل نامے اور گواہ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ آیت تفسیر ہی اس قول اللہ تعالی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ یعنی پوری دی جاویگی ہر شخص کو
جزا اوس چیز کی کہ کرتا ہی قسم بھلائی برائی سے اور نہین زیادتی کیجائیگی برائی مین اور نہ کمی کیجاویگی خیر مین سے * مد *

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور ہانکے گئے جو منکر تھے دوزخ کو جتھے جتھے یہانتک کہ جب پہونچے اوسپر کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو داروغہ اوسکے کیا نہ پہنچے تھے

رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ

رسول تم مین کے پڑھتے تمپر باتین تمھارے رب کی اور ڈراتے تمکو اس تمھارے دن کی ملاقات سے بولے کیون نہین پر ثابت ہوا

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○

حکم عذاب کا منکرون پر * موضح

اور ہانکا جاویگا کافرون کو طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور
کہینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھاری جنس سے پڑھتے تھے تمپر آیتین تمھارے پروردگار کی
اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے کے سے کہینگے ہان آئے تھے اور پڑھین تمھین آیتین ہمپر ولیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا
کافرون پر * فتح * تفسیر * ہانکا جاویگا یعنی سختی سے جیسے کہ قیدیون کو ہانک کر لیجاتے ہین قید خانے مین یا قتل کرنے کے لیے
دروازے اوسکے کہ سات ہین نگہبان دوزخ کے وہ فرشتے ہین کہ متعین ہین واسطے عذاب کرنے دوزخیون کے اس دن یعنی
اسوقت تمھارے سے اور وہ وقت داخل ہونے اونکا ہی دوزخ مین نہ دن قیامت کا وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكَافِرِينَ ○ کے معنی یہ ہین لیکن واجب ہوا ہمپر کلمہ اللہ کا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ بسبب اعمال بد ہمارے کے جیسے کہ
کہا اونھون نے غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ○ پس ذکر کیا اونھون نے عمل اپنا جو موجب ہی کلمہ

ع ۷ ۱۴۱

البتہ محروم کافر مین دوزخ کو ۵

عذاب کا اور وہ کفر وضلال ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جاوینگے تو ملیگی اونسے ایک گردن دوزخ مین سے نکلکر اور جلا دیویگی اونکو اس طرح کا جلانا کہ نہین چھوڑیگی گوشت ہڈی پر مگر کہ ڈالدیگی اوسکو ایڑیون پر ☆ مدر منثور

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○

حکم ہوا بیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بری جگہہ ہے رہنے کی غرور والون کو ☆ موضح

کہا جاویگا داخل ہو دوزخ کے دروازون مین ہمیش رہنے والے بیچ اوسکے پس بری جگہہ متکبرون کی ہے دوزخ ☆ ف ☆

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہتے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہانتک کہ جب پونہچے اوسپر اور کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے انکو

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

داروغہ اوسکے سلام پونہچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو بیٹھو اسمین سدا رہنے کو ☆ موضح

اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان بہشت کے سلام تمپر ہو جیو خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو بہشت مین ہمیش رہنے والے ☆ تفسیر ☆ مراد یہان اہل جنت کے ہانکنے سے ہانکنا اونکی سواریون کا ہے اسلیے کہ نہین لیجایا جاویگا اونکو مگر سوار کر کر طرف بہشت کے جیسے کہ کیا جاتا ہے ساتھ اونکے کہ اکرام کیا جاتا ہے اونکا قسم ایلچیون سے کہ آتے ہین بعضے بادشاہون کے پاس یہانتک کہ جب آوینگے الخ معنی یہ ہین کہ یہانتک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے واقع ہوگا آنا اونکا ساتھ کھلنے دروازون اوسکے کے اور بعضون نے کہا ہے کہ دروازے جہنم کے نہین کھولے جاتے ہین مگر نزدیک داخل ہونے دوزخیون کے اوسمین اور دروازے جنت کے پہلے سے کھلے ہونگے بموجب قول اللہ تعالی کے جَنَّاتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ پس لائے گئے یہان داد کویا کہ فرمایا یہانتک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھلے ہونگے دروازے اوسکے اور طبتم کے معنی یہ ہین کہ پاک ہوئے تم میل معاصی سے اور پاک ہوئے تم خبث خطاؤن سے اور کہا زجاج نے کہ مراد طبتم سے یہ ہے کہ تھے تم پاکیزہ دنیا مین اور نہین تھے تم خبیث یعنی نہین تھے تم اصحاب خبائث سے اور مراد یہ ہے کہ نگہبان جنت کے سلام کرینگے اونکو اور کہینگے طبتم کہا ابن عباس رضی نے بیچ تفسیر طبتم کے اچھا ہوا تمہارے لیے مقام کہا قتادہ نے یہ وہ لوگ ہین کہ جب قطع کرینگے آگ دوزخ کی بیٹھینگے ایک پل پر کہ درمیان دوزخ و بہشت کے ہوگا پس بدلا لیوینگے بعض اونکے بعض سے یہانتک کہ جب پاک و صاف ہونگے داخل ہونگے جنت مین پس کہیگا واسطے اونکے رضوان کہ نام بہشت کے داروغہ کا ہے اور نگہبان بہشت کے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ اور منقول ہے علی رضی سے کہ کہا ہانکے جاوینگے جنتی طرف جنت کے پس جب کہ پونہچینگے طرف جنت کے پاوینگے نزدیک دروازے بہشت کے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے پس نہاوینگے ایک سے پس پاک ہونگے ظاہر اونکے اور پیوینگے دوسرے چشمے سے پس پاک ہوگا باطن اونکا اور ملینگے اونسے فرشتے جنت کے دروازون پر کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ اب کچھ روایتین پہلے مضمون کے متعلق سننی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین جنت کے دروازے پر روز قیامت کے اور کھلواؤنگا مین دروازہ اوسکا پس کہیگا نگہبان جنت کا کہ کون ہے تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ کہ تیرے ہی سبب سے حکم کیا گیا تھا مین یہ کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسیکے لیے پہلے تیرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہوگا بہشت مین صورتین اونکی بصورت چودھوین رات کے چاند کی ہونگی نہ تھوکینگے اوسمین اور نہ ناک سنکینگے باسن اونکے اور کنگھیان اونکی سونے اور چاندی کی ہونگے اور اونکی انگیٹھیون مین اگر جلایا جاویگا اور پسینا اونکا مشک کا

یعنی مشک کی سی خوشبو آتی ہوگی اوسمین سے اور واسطے ہر ایک جنتی کے دو دو بیبیان ہونگی دکھائی دیگا گودا اونکی پنڈلیون کا
گوشت کے پیچھے سے بسبب حسن کے نہین اختلاف ہوگا درمیان اونکے اور بغض آپسمین یکدل ہونگے آپسمین تسبیح کرینگے اللہ کی
صبح وشام اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جماعت داخل ہوگی جنت مین بصورت چودھوین رات کے چاند کے اور جو کہ
بعد اونکے داخل ہونگے اونکے چہرون کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت روشنی ستارے کی آسمان مین اور حضرت علی بن ابی طالب رض سے
روایت ہی کہ ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب پہونچینگے طرف ایک دروازے کے
جنت کے دروازون مین سے پاوینگے نزدیک اوسکے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے جاری پس قصد کرینگے طرف ایک کے
اون دونون مین سے پس پیوینگے اوسمین سے پس جاتا رہیگا جو کچھ کہ اونکے پیٹون مین ہوگا قسم موذی چیز سے یا نجاست سے یا خوف کی چیز سے
پھر قصد کرینگے طرف دوسرے چشمے کے پس طہارت ظاہری حاصل کرینگے اوس سے پس ظاہر ہوگی اونپر تازگی چین کی پس ہرگز نہین متغیر
ہونگی جلدین اونکی بعد اوسکے کبھی اور نہین پریشان ہونگے بال اونکے اور بال اونکے ایسے معلوم ہونگے گویا تیل لگایا ہی اونھون نے پھر
پونہچینگے جنت کے نگہبانون کی طرف پس کہینگے وہ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ○ پھر آگے دوڑ کر ملینگے
اونسے ولدان یعنی لڑکے کہ جنت مین خادم ہونگے بار بار آوینگے وہ انکے پاس جیسے کہ بار بار آتے ہین دنیا والے اوس دوست کے پاس کہ سفر
سے آتا ہی پس کہینگے وہ خوش خبری ہو تمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ طیار کر رکھی ہی اللہ نے تمھارے لیے یعنی اکرام کی چیزین پھر جاویگا
ایک لڑکا اون مین سے طرف بعضی بیوی اوسکی کے حور عین سے اور کہیگا کہ فلانا شخص آیا ہی یعنی دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہیگی وہ کہ تونے
دیکھا ہی اوسکو پس کہیگا وہ کہ ہان مینے دیکھا ہی اوسکو پس دوڑیگی وہ مارے خوشی کے یہان تک کہ آکھڑی رہیگی وہ جنت کے دروازے کی
چوکھٹ پر یعنی اوسکے دیکھنے کے لیے پس جب کہ پونہچیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکھیگا طرف بعضے مکانون اپنے کے پس ناگہان دیکھیگا گنبد
موتی کا کہ اوسپر محل سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کے ہین پھر اوٹھائیگا سر اپنا اوسکی چھت کی طرف پس ناگہان وہ مانند بجلی کے
روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو اوسکے دیکھنے کی تو روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پھر جھکاویگا سر اپنا پس دیکھیگا طرف
بیویون اپنی کے اور آبخورون کے کہ رکھے ہونگے نہرون کے کنارون پر اور طرف تکیون قطار بستہ کے اور قالینون بچھے ہوؤن کے پس
دیکھیگا طرف اس نعمت کے پھر تکیہ لگا کر بیٹھیگا ایک تخت پر اپنے تختون مین سے اور کہیگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا
كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ الخ یعنی شکر ہی اوس اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو اسکی اور نہ راہ پاتے ہم اگر نہ راہ دکھاتا
ہمکو اللہ ساری آیت پڑھینگے پھر پکاریگا ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ جیتے رہوگے تم پس نہین مروگے تم کبھی اور اسمین قیام کروگے تم
پس نہین نکلوگے کبھی اور تندرست رہوگے پس نہین بیمار ہوگے کبھی ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین آٹھہ
دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکا نام ریان ہی بمعنی تر و تازہ کے نہین داخل ہونگے اوسمین سے مگر روزہ دار اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ بلایا جاویگا بہشت کے
دروازون سے اور بہشت کے کتنے ہی دروازے ہین یعنی آٹھہ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو
بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے یعنی جو کہ خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ ای بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی
ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہوگا بلایا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا
دروازے صدقے کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا
ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ضرورت ہی اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے

اللہ تعالی نے اس آیت مین
فیہا سرر مرفوعۃ واکواب
موضوعۃ ونمارق مصفوفۃ
وزرابی مبثوثۃ
متعلق ہین اس عطا کی
وسیق الذین اتقوا ربہم
الی الجنۃ زمرا

یہ کہ بلایا جاوے سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سب ہی دروازون سے بلایا جاوے اگر ایک بھی دروازے سے
بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہے حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہووے گا تو اونہین سے نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم نے ف دو دو چیز سے مراد ہے
مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ ذالک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے نگہبان
جنت کے سب دروازون کے ایسے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون مین سے
ہوتا ہی اور ریّان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ بلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمین شراب طہور پہلے پہونچنے کے
درمیان جنت کے تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت
کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہی پس
داخل ہو تم اوسمین ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہی باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی غصہ
پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اوسمین داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضائے مولیٰ اوسمین داخل ہونگے اور ہوویگا
اونہین سے یعنی اسلیے کہ حضرت ابوبکر مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ۱۳۶ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے
آٹھ دروازے مین سات بند ہین اور ایک کھلا ہوا ہی توبہ کے لیے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ کہا جنت کے آٹھ دروازے ہین ایک دروازہ نمازیون کے لیے اور ایک دروازہ روزہ دارون کے لیے اور ایک دروازہ حاجیون کے لیے
اور ایک دروازہ عمرہ کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ جہاد کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ ذاکرون کے لیے اور ایک دروازہ
شکر کرنے والون کے لیے ۱۳۷ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر عمل والے کے ایک دروازہ ہی جنت کے دروازون مین سے
کہ پکارے جاوینگے اوس سے بسبب اوس عمل کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چوکھٹ کے دونون بازوون
مین مسافت چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے
اور کہا ابو حرب بن ابی الاسود دئلی نے کہ آدمی بیٹھا رہیگا جنت کے دروازے پر بسبب ایک گناہ کے کہ کیا ہوگا سو برس اس حال مین
کہ وہ دیکھتا ہوگا اپنی بیویون اور خادمون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی گواہی دینی لا الٰہ الا اللہ
کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی نماز ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے
کوئی کہ وضو کرے پس پورا کرے وضو پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہے
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے اور نکالے زکوۃ اور بچے
ساتون گناہ کبیرہ سے مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے روز قیامت کے ف ساتون گناہ کبیرہ سے ظاہرا یہ مراد
ہین کہ جو حدیث شریف مین آئے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات گناہون ہلاک کرنے والون سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور سحر کرنا اور قتل کرنا اوس نفس کا کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا
بیاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور بھاگنا جہاد مین سے اور بہتان کرنا عورتون پاکدامن مومنات غافلات کو یعنی جو کہ پاک ہین بے خبر ہون
فاحشات سے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرجاوین اوسکے تین فرزند

تا بالغ مگر استقبال کرینگے اوسکا جنت کے آٹھون دروازون سے اور لینے کو آوینگے اوسکے کہ جسن دروازے سے چاہے داخل ہو
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی دو بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو بھتیجیان ہون یا دو خالائین ہون اور یہ پرورش
اونکی کرتا ہو کھولے جائینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ ڈرے اپنے رب سے
اور حفاظت کرے اپنے ستر کی یعنی بدکاری سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے
اور کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسن دروازے سے چاہے انتہی اسی طرح اور بہت روایتین اور اقوال آئے ہین نامحرم کے نظر کرنے کی برائی
مین پس دیکھنے والا اور دکھلانے والے دونون گنہگار ہوتے ہین اور اسی طرح جو کوئی بے پردگی اپنے گھر والون مین روا رکھے وہ بھی سخت
گنہگار ہوتا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصون پر اللہ تعالی نے حرام کی ہے جنت ایک تو دائم الخمر پر اور دوسرے
ماں باپ کے نافرمان پر اور تیسرے دیوث پر جو کہ دیکھے اپنے گھر والون مین برائی یعنی زناکاری و بے پردگی وغیرہ اور نہ غیرت کرے اور نہ
اور نہ منع کرے اونکو پس یہ جو یہان رسم ہے کہ عورتین اچھی خالہ وغیرہ ہماکے بیٹون کے سامنے کہ نامحرم ہین آتی ہین اور خلا ملا رکھتی ہین
اونکے ساتھ اور مرد اونکے اوس سے منع نہین کرتے اور روا رکھتے ہین اس بے غیرتی کو وہ دیوث ہین اور داخل وعید مذکور مین چنانچہ
بیان مفصل اسکا بر محل اسکے ہوگا انشاء اللہ تعالی اللہ جل شانہ اس آفت سے سب مسلمانون کو بچاوے کہ بڑی ہی آگ لگ رہی ہے
گھر گھر مین مگر جسکو اللہ بچاوے وہی بچا ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے میری امت کے لیے چالیس
حدیثین کہ نفع دے اونکو اللہ بسبب اونکے کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسن دروازے جنت کے سے کہ چاہے تو ۔ قل ۔ در منثور

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
اور وہ کہیں شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر پکڑلین بہشت مین سے جہان
نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝
چاہین سو کیا خوب نیگ ہے محنت کرنے والون کا ۔ موضح

اور کہین گے بہشتی کہ سب تعریف واسطے اوس خدا کے کہ جسنے سچا کیا وعدہ اپنا اور عطا کی ہمکو زمین جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت سے
جس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم فرمایا اللہ تعالی نے پس اچھی مزدوری کام کرنے والون کی ہے بہشت ۔ فتح ۔ تفسیر اونکو حکم ہے
کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر کوئی وہی جگہہ چاہیگا جو اوسکے واسطے رکھی ہے ۔ موضح سچا کیا الخ یعنی پورا کیا جو کچھہ کہ وعدہ کیا تھا
ہمسے دنیا مین عقبی کی نعمتون کا اور زمین یعنی زمین جنت کی روایت ہے عکرمہ سے کہ زمین جنت کی سفید ہے چاندی کی جس جگہہ کہ
چاہتے ہین ہم یعنی ہووے گی ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت کہ نہین بیان ہوسکتی وسعت اوسکی اور زیادہ ہونا اوسکا حاجت سے
پس اپنی اوس جنت مین جہان چاہیگا قرار پکڑیگا کام کرنے والون کی یعنی جو عمل خیر کرتے ہین دنیا مین ۔ قل ۔ در منثور

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا ہے اونمین انصاف کا
وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
اور یہی بات ہوئی کہ سب خوبی ہے اللہ کو جو صاحب ہے سارے جہان کا ۔ موضح

اور دیکھیگا تو فرشتون کو گرداگرد ہوئے ہونگے گرد عرش کے تسبیح کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور حکم کیا جاویگا درمیان
اونکے ساتھ راستی کے یعنی بیچ ختم تمام ملا اعلی کے اور کہا جاویگا سب تعریف مذکور کے لیے ہے کہ پروردگار ہے عالمون کا ۔ فتح

موضح حافین من الملائکة من حول العرش ای محدقین من حوله [illegible]
ربع ۵ [illegible]

تفسیر: تسبیح کرتے ہیں اخیر یعنی کہتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور یہ واسطے تلذذ کے ہی نہ تعبد کے اسلیے کہ وہ مکلف نہین ہین اور حکم کیا جاویگا درمیان اونکے یعنی درمیان انبیا اور امتون کے یا درمیان اہل جنت و نار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس داخل ہونگے مؤمن جنت مین اور کافر دوزخ مین اور کہا جاویگا یعنی کہینگے اہل جنت از راہ شکر کے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اور پورا ہوگا وعدہ اللہ کا اونکے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ یعنی آخر قول اونکا یہ ہوگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ کہا کہ شروع کی اللہ تعالی نے اول پیدایش ساتھ حمد کے اور ختم بھی کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور ختم کی ساتھ قول اپنے کے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وہب سے منقول ہی کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پہچانے حکم کرنا اللہ کا اوسکی خلق مین تو چاہیے کہ پڑھے آخر سورۂ زمر کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زمر نہین منقطع کریگا اللہ امید اوسکی روز قیامت کے اور دیگا اوسکو ثواب ڈرنے والونکا کہ جو ڈرتے ہین اللہ تعالی سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر ✤ معالم ✤ در منثور ✤ کشاف ✤ تنبیہ ✤ ان آیات کریمہ سے برائی کفر و بدکاری کی اور خوبی ایمان و پرہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر و بدکاری سے کیا کچھ خرابیان بھگتے گا اور ایمان و پرہیزگاری سے کیا کچھ نعمتین اور چین آخرت کے پاویگا پس اقتضا عقل یہ ہی کہ ایسی باتین نکرے کہ آخرت مین خراب ہو بلکہ ایسی باتین کرے کہ وہان چین کرے یہان کے چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہین ہی کیا خوب کہا ہی ابن عباس نے کہ حق ہی عاقل پر یہ اختیار کرے سات چیزین سات چیزون پر اختیار کرے فقر کو غنا پر اور ذلت کو عزت پر اور تواضع کو کبر پر اور بھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم رتبے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر ✤ منبہات

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورۃ کا نام سورۂ مؤمن ہی اسلیے کہ امن دیتی ہی آگ دوزخ سے اور ان حامیمون کو لباب القران اور عرائس القران بھی کہتے ہین اور سورۂ غافر بھی کہتے ہین اسلیے کہ اول ہی سورتین غَافِرِ الذَّنْبِ الخ مذکور ہی اور یہ سورت مکی ہی مگر اِلَّا الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ دو آیتون تک کہ یہ مدنی ہین اور کہا حسن نے سوائے آیت وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ کے کہ یہ مدنی ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ حامیمین سب مکی ہین اور آیتین اسمین پچاسی ۸۵ ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ننانوین ۱۱۹۹ اور حروف چار ہزار نوسو ساٹھ ۴۹۶۰ اور رکوع نو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زمر کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسلیے بھی بعد اسکے لکھی گئی کہ ابتدائے زمر کا اور اسکا قریب باہم ہی کہ زمر کا سرا ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور اسکا سرا ہی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ اور زمر کے اخیر مین ملائکہ کی تسبیح و تحمید کا ذکر ہی کہ فرمایا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور اسکی ابتدا مین اونکی تسبیح و تحمید کا ذکر ہی کہ فرمایا اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ الخ اور بہت مضمون آپسمین ایک دوسرے کے مناسب ہین اور ان حامیمون کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف و آثار مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ اللہ نے دین مجکو سات سورتین یعنی بڑی بڑی اول کی کہ انفال تک ہوتی ہین

[illegible]

وہ ایک دفعہ کہین غائب ہوگیا اوسکو حضرت عمرؓ نے تلاش کیا اور لوگون سے پوچھا کہ وہ کہان ہی لوگون نے کہا کہ وہ شراب خواری مین
گرفتار ہی حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو کہا کہ لکھ من عمر الی فلان سلام علیک وانا احمد الیک اللہ الذی
لا الہ الا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم حم الی قولہ الیہ المصیر یعنی عمر کی طرف سے فلانے کو معلوم ہو
کہ سلام ہو تجھپر اور مین تعریف بیان کرتا ہون آگے تیرے اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سواے اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
حم ساری آیت لکھوائی الیہ المصیر تک اور مہر کی اوس نامہ پر اور کہا اپنے رسول کو یعنی قاصد کو کہ نہ دینا تو یہ اوسکو
جب تک کہ نہ پاوے تو اوسکو ہوشیار نشے سے پھر دعا کی اوسکے لیے اور حکم کیا اون لوگون کو کہ پاس بیٹھے تھے اونکے کہ دعا کرو اوسکے
لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکو پس دعا کی لوگون نے اوسکے لیے پس جب پونہچا اوسکے پاس وہ نامہ تو شروع کیا اوسنے پڑھنا اوسکو اور
کہتا تھا کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا مجسے بخشنے کا مجکو اور ڈرایا مجکو اپنے عذاب سے پس بار بار پڑھتا تھا اوسکو یہان تک کہ رو دیا
پھر باز آیا شراب خواری سے بوجہ احسن اور خوب کامل ہوئی توبہ اوسکی پس جب کہ پونہچی یہ خبر اوسکی حضرت عمرؓ کو تو فرمایا کہ اسطرح کیا کرو
جب دیکھو تم اپنے بھائی مسلمان کو کہ پھسلا ہی راہ حق سے تو رہنمائی کرو اوسکو اور آگاہ کرو اوسکو حق بات پر اور دعا کرو واللہ سے
اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکے لیے اور نہ ہو تم مددگار واسطے شیاطین کے اوسپر یعنی بددعا اوسکے اور زیادہ خراب ہونے کے لیے
نکرو کہ یہ باعث اغواے شیطان ہوتا ہی پس تم بددعا کروگے تو مددگار اوسکے ٹھہروگے اور کہا قتادہ نے کہ تھا ایک جوان مدینے مین صاحب عبادت
اور حضرت عمرؓ خوش ہوتے تھے اوسکا حال دیکھکر پس گیا وہ مصر کیطرف اور بگڑ گیا وہ جاکر پس باز نہین آتا تھا برائیون سے پس آیا حضرت
عمر کے پاس کوئی شخص اوسکے قرابتیون مین سے پس پوچھا حال اوسکا پھر پوچھا حال اوس جوان کا پس کہا اوسنے کہ نہ پوچھیے مجسے حال
اوسکا حضرت عمرؓ نے کہا کیون اوسنے کہا کہ وہ بگڑ گیا اور الگ ہوگیا یعنی خیر سے پس لکھا طرف اوسکے حضرت عمرؓ نے کہ فلانے شخص کو
معلوم ہو حم ۞ تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم ۞ غافر الذنب وقابل التوب شدید
العقاب ذی الطول لا الہ الا ہو الیہ المصیر ۞ پس پڑھنے لگا وہ اوسکو اپنے نفس پر پس متوجہ ہوا
خیر پر اور آیا ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا ای امیر المؤمنین مینے قتل کیا ہی کسیکو پس آیا میرے لیے بھی توبہ
پس پڑھی حضرت عمرؓ نے اوسکے آگے یہ آیت حم ۞ تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم ۞ غافر الذنب و
قابل التوب اور کہا کہ عمل کر اور ناامید نہو اور ثابت بنانی سے منقول ہی کہا تھا مین مصعب بن زبیر کے ساتھ بیچ نواح کوفے
کے پس داخل ہوا مین ایک باغ مین اور پڑھنے لگا مین دو رکعت نماز کی پس شروع کی مینے حم المؤمن یہان تک کہ پونہچا
لا الہ الا ہو الیہ المصیر تک پس ناگہان ایک شخص آیا پیچھے میرے سوار ایک خچر سفید پر اور اوڑھے ہوے چادر یمن کی
اور کہا کہ جب کہے تو غافر الذنب تو کہہ یا غافر الذنب اغفر ذنبی اور جب کہے تو قابل التوب تو کہہ یا
قابل التوب اقبل توبتی اور جب کہے تو شدید العقاب پس کہہ یا شدید العقاب لا تعاقبنی
اور جب کہے تو ذی الطول کہہ یا ذا الطول طل علی بخیر کہا ثابت نے کہ پس کہا مینے اوسکو پھر التفات کیا مینے
پس نہین دیکھا مینے کسیکو پس نکلا مین طرف دروازے کے پس کہا مینے یعنی دروازے والون سے کہ کیا گذرا ہی تمپر کوئی شخص کہ اوسپر
چادر تھی یمن کی کہا اون لوگون نے کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو پس تھے لوگ گمان کرتے کہ وہ الیاس تھے ۔ ما در منثور جلد ۵
تنبیہ ۔ اس آیت مین جو صفت پاک پروردگار کی مذکور ہوئی کہ وہ گناہ بخشتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اور عذاب شدید بھی
کرتا ہی پس بندے کو چاہیے کہ صفت اوسکی رحیمی اور قہاری کی ملحوظ رکھے اور توبہ پوری کرے ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہی

کہ لائق ہو عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزیں عمل میں لاوے استغفار زبان سے کرے اور نادم ہو دل میں اور دور کرے
بدن سے گناہ کی چیز اور عزم کرے اسپر کہ پھر گناہ کبھی نہیں کرنے کا اور محبت رکھے آخرت کی اور بغض رکھے دنیا سے اور کلام کم کرے
اور کم کھاوے اور کم سووے تاکہ فارغ ہو علم کی تحصیل کے لیے اور کم سووے کہ متقیوں کی صفات میں سے آیا ہے کلام مجید میں وَكَانُوا
قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی تھے وہ اس صفت پر کہ رات کو تھوڑا سا سوتے تھے
یعنی اور نماز پڑھتے رہتے اکثر رات میں اور سحروں کو وہ بخشش مانگتے تھے یعنی کہتے تھے اللّٰهم اغفر لنا ۔ منہ

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ○
وہی جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں جو منکر ہیں سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرتے ہیں شہروں میں ع۸

نہیں جھگڑتے بیچ آیتوں خدا کے مگر کافر پس نہ فریب میں ڈالے تجکو آمد و رفت اونکی بیچ شہروں کے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ نہیں
جھگڑتے الخ یعنی نہیں جھگڑتے اونمیں ساتھ جھٹلانے اور انکار کرنے کے اونکے مگر کافر چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول اللہ تعالیٰ کا
وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور اسی پر محمول ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنَّ جِدَالًا
فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ اور یہ قول حضرت کا وَاِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ فِيهِ فَاِنَّ الْمِرَاءَ كُفْرٌ یعنی بچو تم جھگڑنے سے قرآن میں
اسلیے کہ جھگڑنا اسمیں کفر ہے پس یہاں بھی جھگڑنے سے یہی مراد ہے کہ ایک آیت سے دوسری کو جھٹلادے اور تکذیب و انکار کرے
اور سکا بس جھگڑنا آیتوں میں واسطے واضح کرنے مشتبہوں اونکے کے اور حل مشکلات اونکے کے اور استنباط معانی اونکی کے اور
رد کرنے کجروں کے ساتھ اونکے جہاد اعظم ہے راہ خدا میں آمد و رفت اونکی شہروں میں یعنی واسطے تجارتوں نفع دینے والیوں کے
اور کسبوں فائدہ مندوں کے کہ صحیح سالم پھرتے ہیں یہ حال قریش کا ہے کہ شام اور یمن کے شہروں میں اسی طرح آمد و رفت رکھتے تھے
اور اپنے مال کی تجارت کرتے تھے اور نفع اوٹھاتے تھے پس فرمایا کہ جب اللہ نے اونکے کفر کی گواہی دی تو واجب ہوا اوسپر کہ
کچھ حقیقت اونکی نہ سمجھے اور یہ حال اونکا فریب میں نہ ڈالے اسلیے کہ انجام کار اونکا راجع طرف زوال کے ہے اور بعد اوسکے شقاوت
ابدی حاصل ہے کہ ہمیشہ عذاب میں رہینگے پھر بیان فرمایا کہ اسی طرح اگلوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا اور جدال باطل کرتے تھے دیکھو
کیا انجام کار اور عاقبت بد اونکی ہوئی ایسا ہی انکا حال ہونا ہے پس فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ الخ ۔ در منثور ۔ کشاف

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَ
جھٹلا چکے ہیں انسے پہلے قوم نوح کی اور وہ فرقے انسے پیچھے اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر کہ اوسکو پکڑ لیں اور
جَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ○
لانے لگے جھوٹے جھگڑے کہ اوس سے ڈگاویں سچا دین پھر میں نے اونکو پکڑا تو کیسی ہوئی میری سزا دینی ع۹

جھٹلایا تھا پہلے انسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور جماعتوں نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر ایک امت نے ساتھ پیغمبر
اپنے کے تو کہ پکڑلیویں اوسکو اور مکابرہ کیا ساتھ شبہات بیہودہ کے تو کہ ناچیز کریں ساتھ اوسکے سخن درست کو پس پکڑ لیا میں نے
اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ اور جماعتوں نے یعنی اون لوگوں نے کہ جمع ہو کر چڑھ آئے رسولوں پر اور
مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیرہم تھے اور قصد کیا ہر امت نے یعنی ان امتوں میں سے کہ وہ قوم نوح اور احزاب
تھی تو کہ پکڑلیں اوسکو پھر قتل کریں اوسکو اور باطل سے مراد کفر ہے اور حق سے ایمان پس معنی لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ
کے یہ ہیں تو کہ باطل کریں ساتھ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے باطل کی تو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اوسکے رسول کا پس پکڑ لیا مینے اونکو یعنی اونھون نے
قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گردانی مینے جزا اونکی اوپر ارادے پکڑنے رسولون کے یہ کہ پکڑ لیا مینے اونکو پس سزا دی
مینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا یعنی تم گذرتے ہو اونکے شہرون پر پس دیکھتے ہو اثر اسکا بعمل ۳ در منثور ۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

اور ویسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی منکرون پر کہ یہ ہین دوزخ والے ۔ صفحہ

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا کافرون پر کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہین ۔ فتح ۔ تفسیر انھم
اصحب النار بیچ محل رفع کے ہی بدل کلمۃ ربک سے یعنی مثل اس وجوب کے واجب ہوا کافرون پر ہونا اونکا
اصحاب نار سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا دنیا مین ساتھ عذاب جڑ پیڑ سے اوکھیڑنے والے کے ایسے ہی
واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت مین ۔ ف ۳ اب آگے تعریض ہی کافرون کو کہ دیکھو عظمت ہماری الٰہی کی
اور پھر تم اوس سے شریک اور ونکو کرتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کہنا نہین مانتے ۔

الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

جو لوگ اوٹھا رہے ہین عرش اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور اوسپر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

ایمان والون کے اے رب ہمارے ہر چیز سما گئی ہی تیری مہر اور خبر مین سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

اور بچا اونکو آگ کی مار سے ۔ صفحہ

وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور جو گرداگرد عرش کے ہین پاکی بیان کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لاتے ہین
ساتھ اوسکے اور بخشش چاہتے ہین واسطے مومنون کے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے نے گھیر لیا ہی تو نے سب چیزون کو از روے
رحمت و علم کے پس بخش اونکو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ اونکو عذاب دوزخ سے ۔ فتح ۔ تفسیر وہ جو
اوٹھا رہے ہین عرش کو یعنی اوٹھانے والے عرش کے اور گرداگرد عرش کے کروبی ہین اور یہ سب سردار فرشتون کے ہین اور روایت
کیا گیا ہی کہ عرش کے اوٹھانے والون کے پاوٴن نیچے کی زمین مین ہین اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہین نہین اوٹھاتے نظر
اپنی اور وہ بنسبت ساتوین آسمان کے فرشتون کے نہایت خوف الٰہی رکھتے ہین اور ساتوین آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہین بنسبت
اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہی اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہین بنسبت اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے کانون کی لو سے اونکے مونڈھون تک مسافت سات سو برس کی
راہ کی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مابین ٹخنے ایک کے حاملین عرش سے اوسکے قدم کے نیچے تک مسافت پانسو برس کی راہ کی ہی اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے حکم کر رکھا ہی تمام فرشتون کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کرین عرش کے اوٹھانے والون کو
بسبب بزرگی دینے کے واسطے اونکے تمام فرشتون پر اور بعضون نے کہا کہ گرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین کہ طواف
کرتے ہین عرش کا لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے اور پرے اونکے ستر ہزار صفین ہین کھڑی ہوئی کہ لا الٰہ الا اللہ
کہتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین اور پرے اونکے لاکھ صفین ہین دائین ہاتھ رکھے ہوئے بائین ہاتھ پر یعنی جیسے نماز مین کھڑے رہتے ہین

نہین ہی اونمین سے کوئی مگر کہ وہ تسبیح کر رہا ہی ساتھ اوس مضمون کے کہ نہین تسبیح کرتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا یعنی ہر ایک نئے نئے مضمون سے تسبیح کر رہا ہی اور بقول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والون عرش کے اور عرش کے ستر پردے نور کے ہین اور امام جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ہر دو دو پایون عرش کے درمیان مین اسقدر مسافت ہی کہ پرند جانور سریع الطیران ہزار برس مین ایک پائے سے دوسرے پائے تک پہونچے اور عرش کے آٹھ پائے ہین اور عرش ہر روز ساتھ ستر ہزار رنگون نورانی کے منور ہوتا ہی کسی چیز کو مخلوق مین سے طاقت نظر کرنے کی طرف اوسکے نہین ہی اور تمام چیزین عرش کے آگے مانند ایک کڑے کے ہی جنگل مین اور کہا ہی علما نے کہ ہر ایک عرش کے اوٹھانے والون مین سے اور اونمین سے کہ گرد عرش کے ہین چار چار مونہہ رکھتا ہی ایک مونہہ بیل کا سا اور ایک مونہہ شیر کا سا اور ایک مونہہ کرگس کا سا اور ایک مونہہ انسان کا سا اور ہر ایک اونمین سے چار چار بازو رکھتا ہی دو دو بازو مونہہ پر ڈھکے ہین تو عرش کو دیکھکر بیہوش نہوون اور دو بازو ون سے اوڑتا ہی اور کلام اونکا سوائے تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور تمجید اور تکبیر کے اور کچھ نہین ہی آگی بیان کرتے ہین کہ شہر بن حوشب سے روایت ہی کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھ ہین چار اونمین سے کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور یہ قول اونکا بسبب دیکھنے گناہون بنی آدم کے ہی اور وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے اب تو چار ہین پھر جب ہوگا روز قیامت کا تو مؤید ہونگے اونکے چار فرشتے اور ایک فرشتہ اونمین سے بصورت انسان کے ہی تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی درباب رزقون اونکے کے اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہی تو کہ سفارش کرے درندونکی درباب رزقون اونکے کے پس جب اوٹھایا اونھون نے عرش کو تو گر پڑے زانوؤن کے بل عظمت خدا سے پس تلقین کیے گئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پس سیدھے اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانوون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم عرش کے اوٹھانے والون کے زمینون کی تہ مین ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمرون تک ہین اور وہ کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنی تصدیق کرتے ہین اسکی کہ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہی اور فائدہ اس بیان فرمانے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ گرد اوسکے ہین جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہین مؤمن ہین ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہی اور رغبت دلانی اوسمین جیسے کہ وصف بیان فرمایا انبیا کا اکثر جگہہ ساتھ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورۂ بلد مین ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس ظاہر کیا ساتھ اسکے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا تناسب بیچ قول اوسکے کے وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گویا کہ کہا گیا کہ وہ ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے کہ ہم مثل حال اونکے کے ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بسبب اشتراک کے ایمان مین واجب ہوتا ہی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے کی خیرخواہی کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہوں مکان کہا مطرف نے کہ بڑے خیرخواہ اللہ کے مومن بندون کے فرشتے ہین کہ کیسی کیسی دعائین کرتے ہین اور بڑے بدخواہ مؤمنون کے شیاطین ہین کہ طرح بطرح سے بہکاتے ہین اور رَحْمَةً وَّعِلْمًا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ الخ کا مطلب یہ ہی کہ رحمت تیری چھا رہی ہی سب چیزون پر اور علم تیرا محیط ہی سب چیزون کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہین پس بخشش اونکو کہ توبہ کی یعنی جانا تو نے اونسے توبہ کرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جسکی طرف بلایا تو نے اونکو

بیان حاملین عرش

فضیلت لاحول

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

ای رب ہمارے اور داخل کراونکو بسنے کے باغون مین جنکا وعدہ دیا تونے اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین اور عورتون مین اور اولاد مین

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

بیشک توہی ہی زبردست حکمت والا ✤ مو ✤

ای پروردگار ہمارے اور داخل کراونکو بہشتون ہمیش رہنے کی مین وہ جو وعدہ کیاہی تونے ساتھ اونکے اور داخل کراونکو بھی کہ جو شایستہ کار ہون باپون اونکے سے اور بیبیون اونکی سے اور فرزندون اونکے سے تحقیق توہی غالب باحکمت ✤ تفسیر ✤ یعنی اگرچہ بہشت ملتی ہی اپنے عمل سے جورو بیٹا اور مان باپ نہین کام آتے لیکن تیری حکمتین ایسی بھی ہین کہ ایک کے سبب سے کتنون کو اعلی درجے مین پونہچاوے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکہتے ہون کہ ہم بھی اوسی کی چال چلین یہ نیت قبول پڑجاوے ✤ مو ✤ کہا سعید بن جبیر نے کہ داخل ہوگا مؤمن جنت مین پس کہیگا کہان ہی باپ میرا کہان ہی مان میری کہان ہی فرزند میرا کہان ہی بیوی میری پس کہینگے فرشتے کہ اونہون نے عمل نہین کیا مانند عمل تیرے کے پس کہیگا مؤمن کہ مینے عمل کیا تھا اپنے لیے بھی اور اونکے لیے بھی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ داخل کرو اونکو بھی جنت مین تو ہی غالب باحکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہی کہ تو سب پر غالب ہی تجپر کوئی غالب نہین آسکتا اور تو باوجود بادشاہت وعزت اپنی کے نہین کرتاہی ایسی کہ خالی ہو حکمت سے اور موجب حکمت تیری کا یہ ہی کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو ✤ مل ✤ معا ✤

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

ع ۹

اور بچا اونکو برائیون سے اور جسکو تو بچاوے برائیون سے اوس دن اوسپر مہر کی تونے اور یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد پانی ✤ مو ✤

اور نگاہ رکھہ اونکو عذابون سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابون سے اوسدن پس تحقیق مہربانی کی تونے اوسپر اور یہ مقدمہ نگاہ رکھنے کا وہی ہی مطلب پانی بڑی ✤ تفسیر ✤ یعنی تیری مہر سے ہو کہ برائیون سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہین بچ سکتا تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہی ✤ مو ✤ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ کے معنی یہ ہین کہ بچا تو اونکو جزا سیات سے اور وہ عذاب دوزخ کا اور یہ یعنی دفع کرنا عذاب کا ✤ مل ✤ تنبیہ ✤ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی ایسی چیز ہین کہ جنکے سبب سے فرشتے بخشش مانگتے ہین اونکے حاصل کرنے والون کے لیے بلکہ اونکے متعلقون کے لیے بھی اور کیون نہو کہ اللہ تعالی اسسے راضی ہوتاہی اور جس سے وہ راضی ہوا اوسکے سب خیر خواہ ہوجاتے ہین مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ✤ حضرت عمرؓ سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا ہی طاعت مین اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت مین اور اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن مین اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی رمضان کے مہینے مین اور صلوۃ وسطی کو پوشیدہ رکھا ہی پانچون نمازون مین اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق مین اور موت کو پوشیدہ رکھا ہی عمر مین ✤ منبہات ✤

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ

جو لوگ منکر ہین اونکو پکارکے کہینگے اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوئے ہو اپنے جی سے جسوقت تمکو بلاتے تھے یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جاویگا اونکو کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا مین طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین یعنی دوزخ مین اپنے اوپر بددعا کرینگے

ن فی موضع النصب عطف علیٰ ہم فی وادخلہم او رفع علیٰ ہم فی وعدتہم والمعنی وعدتہم وادخل من صلح من آبائہم ۱۲ مل

اور کہینگے کاشکے معدوم ہوں اور یہ دشمن رکھنا ہی اپنے تئین واللہ اعلم اور ممکن ہی کہ معنی یون ہوں کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا
تمکو سخت تر ہی دشمن رکھنے تمہارے سے اپنے تئین جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم یعنی قبول نکرنا ایمان
عداوت نفس اپنے کی ہی اگرچہ اسکو نہین جانتے تھے پس جز اس عداوت نفس اپنے کی عداوت خدا کی ہوئی انکے لیے لیکن شدت اور عذاب
اور شر یہ پہنچا یہان ظاہر ہوا واللہ اعلم + فتح + تفسیر یعنی روز قیامت کے جب داخل ہونگے کافر دوزخ مین اور دشمن رکھینگے
اپنے نفسون کو تو پکارینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمہارے نفسون کو بہت بڑا ہی دشمن رکھنے تمہارے سے
اپنے نفسون کو اور معنی یہ ہین کہ کہا جائیگا اونکو روز قیامت کے کہ دشمن رکھتا تھا اللہ تمہارے نفسون کو کہ حکم کرنے والے تھے ساتھ برائی
اور کفر کے جسوقت کہ انبیا بلاتے تھے تمکو طرف ایمان کے اور تم نہین قبول کرتے تھے ایمان کو اور اختیار کرتے تھے اوسپر کفر کو واشد
اوس چیز سے کہ دشمن رکھتے ہو تم اونکو آج اس حال مین کہ تم دوزخ مین ہو جسوقت کہ ڈالا افسوس نے تمکو دوزخ مین بسبب اتباع
تمہارے کے اونکی خواہشون کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمکو اب بہت بڑا ہی دشمن رکھنے
بعض تمہارے سے بعض کو مانند قول اللہ تعالی کے ويوم القيمة يكفر بعضكم ببعض ويلعن بعضكم بعضا
یعنی روز قیامت کے انکار کریگا بعض تمہارا بعض سے اور لعنت کریگا بعض تمہارا بعض کو کافر رہتے تھے تم یعنی مقر تھے کفر پر + مل +

قالوا ربنا امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين فاعترفنا بذنوبنا فهل الى خروج
بولے ای رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دوبار اور زندگی دے چکا دوبار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہون کے پھر اب بھی ہی نکلنے کو

من سبيل

کوئی راہ + مو +

کہینگے ای پروردگار ہمارے مارا تونے ہمکو دوبار اور زندہ کیا ہمکو تونے دوبار پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہون اپنے کے پس
کیا ہی طرف نکلنے کے کوئی راہ یعنی حیلہ ہی مترجم کہتا ہی نطفہ تھے خدائے تعالی نے جان دی بعد ازان قبض روح کی پھر زندہ کیا واللہ اعلم
فتح + تفسیر پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئی دو موتین اور دو حیاتین + مو +
یہ بات کافر اسی لیے کہینگے کہ وہ منکر تھے دنیا مین زندہ ہونے کے بعد موت کے پس اقرار کرینگے روز قیامت کے دو موتون کا اور دو
حیاتون کا دو موتین اور دو حیاتین یہ کہ تھے وہ مردہ اپنے باپون کی پشتون مین پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے دنیا مین پھر جب اجل آئی
مرے پھر زندہ کیا اونکو بعث کے لیے روز قیامت کے پس یہ دو موتین اور دو حیاتین ہوئین اور دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول
اللہ تعالی کا وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم یعنی اور تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو اللہ نے پھر ماریگا
تمکو پھر زندہ کریگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ موت پہلی دنیا مین اور دوسری قبر مین بعد زندہ کرنے کے سوال کے لیے اور زندہ کرنا پہلا زندہ کرنا
اوسکا ہی قبر مین بعد مرنے کے سوال کے لیے اور دوسرا بعث کے لیے پس اقرار کیا ہمنے جب کہ دیکھینگے کہ مارنا اور جلانا مکرر ہوا تو
جانینگے کہ اللہ قادر ہی اعادے پر جیسے کہ وہ قادر ہی پہلے بار پیدا کرنے پر پس اقرار کرینگے اپنے گناہون کا یعنی انکار بعث وغیرہ کا
پس کیا ہی طرف نکلنے کے یعنی آگ سے کوئی راہ کبھی یا نا امیدی واقع ہی کہ نکلینگے اور نہ راہ ہوگی طرف اوسکے اور یہ کلام اون
شخصون کا ہی کہ غالب ہوگی اونپر یاس اور نہین کہینگے مگر از راہ تحیر کے اور اسی لیے آیا جواب سب اسکے اور وہ یہ قول اللہ تعالی کا ہی ذلکم بانہ الخ + معا + مل +

ذلكم بانه اذا دعي الله وحده كفرتم وان يشرك به تؤمنوا فالحكم لله العلي الكبير
یہ تمپر اسواسطے کہ جب کسینے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوئے اور جب اوسکے ساتھ شریک پکارے تو تم یقین لانے لگے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا + مو +

۵۳ فہل الی الخروج من النار ای الی نوع من الخروج ... [illegible] ۱۲ + مل +

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ جب یاد کیا جاتا تھا خدا کو تنہا انکار کرتے تھے تم اور اگر شریک اوسکا مقرر کیا جاتا تھا اور رکھتے تھے تم
پس حکم واسطے اللہ بلند قدر بڑے کے ہی ÷ فتح ÷ تفسیر یعنی اس عذاب مین جو تم گرفتار ہوا اور تمکو راہ نکلنے کی جو کبھی نہین
ہونیکی بسبب انکار تمھارے کے ہی توحید الٰہی سے اور بسبب باور کرنے تمھارے کے شرک کو پس حکم واسطے اللہ کے ہی حیثیت
سے کہ حکم کیا تمپر ساتھ عذاب ہمیشہ کے بلند قدر یعنی بلند ہی شان اوسکی پس نہین روکی جاتی قضا اوسکی بڑے کی یعنی بڑی ہی
بادشاہت اوسکی پس بے حد ہی جزا اوسکی اور کہا گیا ہی کہ تھے حروریہ کہ ایک فرقہ تھا خوارج کا نکالا تھا اونھوں نے اسی سے
لاحکم الا للہ یعنی کسیکا حکم نہین ہی سوا خدا کے اور کہا قتادہ نے کہ جب نکلے اہل حرور اکہا علی رضی نے کہ کون ہین یہ کہا لوگون نے کہ محکم
ہین یعنی کہتے ہین لاحکم الا للہ پس کہا علی رضی نے کہ یہ کلمہ حق ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے باطل یعنی حکم تو اللہ ہی کا ہی مگر یہ
اس سے نہین مراد ہی کہ سوا اللہ کے نہ حکم رسول کا ہی اور نہ خلیفہ کا پس وہ جو یہ اس سے مراد رکھتے ہین یہ باطل ہی ÷ صح ÷ جواب آیت
سابق کا محذوف ہی کچھ حاجت اوسکی نہی بسبب دلالت کرنے ظاہر کے اوسپر یعنی جواب اسکا یہ ہی کہ نہین ہی راہ نکلنے کی اور یہ عذاب
ہمیشہ رہنا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ جب کہا جاتا تھا لا الٰہ الا اللہ انکار کرتے تھے تم اور کہتے تھے اجعل الالھۃ
الٰھا واحدا یعنی کیا کر دیا سب معبودون کو ایک معبود اور اگر اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے تھے تو تم تصدیق کرتے تھے اوس
شرک کی ÷ معالم ÷ پھر بیان کچھ اپنی قدرتون کا فرماتے ہین کہ ایسی ذات قادر کے ساتھ محض عاجزون کو کیونکر شریک کرتے ہو

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۝

وہی ہی تمکو دکھاتا ہی اپنی نشانیاں اور اوتارتا ہی تمھارے واسطے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو ÷ صح ÷

وہ ہی جو کہ دکھلاتا ہی تمکو نشانیان اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمھارے آسمان سے رزق اور نہین نصیحت پکڑتا مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہی
طرف خدا کے ÷ فتح ÷ تفسیر ÷ نشانیان یعنی ہوا اور ابر گرجنا کڑکنا اور بجلی اور مانند انکے رزق یعنی مینہ اس لیے کہ وہ سبب
رزق کا ہی اور نہین نصیحت پکڑتا اور نہین عبرت پکڑتا ساتھ نشانیون اللہ کے مگر وہ شخص کہ توبہ کرتا ہی شرک سے اور رجوع کرتا ہی
طرف اللہ کے اسلیے کہ معاند نصیحت نہین پکڑتا ہی پھر فرمایا مؤمنون کے لیے فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون ÷ م

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

سو پکارو اللہ کو نری کر کر اوسکے واسطے بندگی اور پڑے برا مانین منکر ÷ صح ÷

پس یاد کرو خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو یعنی شرک سے اگرچہ ناخوش کہین کافر ÷ تفسیر ÷ روایت کیا مسلم اور
ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پیچھے نماز کے لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ولا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ
لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکفرون ÷ در منثور ÷

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝

صاحب اونچے درجون کا مالک تخت کا اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین کہ ڈراوے ملاقات کے دن سے

يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نرہیگی اللہ پر اونکی کوئی چیز کسکا راج ہی اوس دن اللہ کا ہی جو اکیلا ہی دباؤ والا ÷ صح ÷

وہ ہی بلند کرنے والا مرتبون کا صاحب عرش کا ڈالتا ہی وحی کو اپنے حکم سے اوپر جسکے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے تو کہ ڈراوے

اوس بندے کو روز ملاقات سے یعنی ساتھ خدا کے اور فرشتوں کے اوس روز کہ وہ باہر نکلینگے قبرون سے نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے کچھ خدا فرماویگا کسکے لیے ہی بادشاہی آج کے دن پھر آپ ہی جواب دیگا واسطے اللہ اکیلے غالب کے ✤ **تفسیر** معنی رفیع الدرجات کے ہین بلند کرنے والا آسمانون کا بعض اونکے کا بعض پر یا بلند کرنے والا درجات بندون اپنے کا دنیا مین ساتھ رتبہ کے یا بلند کرنے والا مومنون کے درجون کا جنت مین اور ذوالعرش کے معنی ہین مالک عرش اپنے کا جو اوپر ہی سب آسمانون کے پیدا کیا اوسکو واسطے طواف کرنے ملائکہ اپنے کے اور واسطے ظاہر کرنے عظمت اپنی کے باوجود بے پروائی اپنی کے سلطنت اپنی مین اور روح جبرئیل ہین یا وحی کہ جس سے زندہ کرتا ہی دلون کو جیسے کہ زندہ کرتا ہی بدنون کو ساتھ ارواح کے مِنْ اَمْرِہٖ یعنی بسبب امر اپنے کے یا ساتھ امر اپنے کے اور کہا ابن عباسؓ نے مِنْ قَضَائِہٖ یعنی حکم اپنے سے اور بعضون نے کہا مِنْ قَوْلِہٖ یعنی وحی بھیجتا ہی قول اپنے سے لِیُنْذِرَ تو کہ ڈراوے یعنی اللہ مَا یُلْقِی عَلَیْہِ یعنی جسپر وحی بھیجی کہ وہ نبی ہی وہ ڈراوے بندون کو اور دلالت کرتی ہی اسپر قرات یعقوب کی لِتُنْذِرَ اور یوم التلاق سے مراد دن قیامت کا ہی اسلیے کہ ملینگے اوسمین آسمان والے اور زمین والے اور اولین و آخرین اور کہا قتادہ اور مقاتل نے کہ ملینگے اوسمین خلق اور خالق اور میمون بن مہران نے کہا کہ ملینگے اوسمین ظالم و مظلوم اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین عابد و معبود اور بعضون نے کہا کہ ملیگا اوسمین آدمی ساتھ عمل اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ ملینگی ارواح ساتھ بدنون کے اور بارزون کے معنی ہین نکلینگے قبرون سے اور ظاہر ہونگے کہ نہین چھپاویگی اونکو کوئی چیز قسم پہاڑ و مکانات وغیرہ سے اور نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے یعنی اعمال و احوال اونکے سے کچھ اور فرماویگا اللہ تعالی اوسدن بعد فنا خلق کے اوسوقت کہ کوئی جواب دینے والا نہوگا کسکے لیے ہی بادشاہت آج پھر جب کوئی جواب نہ دیگا تو آپ ہی فرماویگا کہ واسطے اللہ واحد قہار کے ہی یعنی وہ ایسا ہی کہ قہر کیا خلق پر ساتھ موت کے اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہیگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ پس جواب دینگے اوسکو اہل محشر لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ پکاریگا پکارنے والا آگے قیامت کے یٰاَیُّہَا النَّاسُ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ یعنی ای لوگون آئی تمپر قیامت پس سناویگا ان کلمات کو زندون کو اور مردون کو اور اوتریگا اللہ طرف آسمان دنیا کے پھر پکاریگا پکارنے والا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ۝ ✤ اور ابن جریج سے ہی بیچ تفسیر اس آیت کے کہ کہا جبار یعنی سرکش آگ کے صندوقون مین بند کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ پھر کہا جاویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ✤ **مثل معانی در منثور** ✤

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا کَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝

آج بدلا پاویگا ہر جی جیسا کمایا ظلم نہین آج بیشک اللہ شتاب لینےوالا ہی حساب

آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی ہی کچھ ظلم نہین ہی آج تحقیق خدا جلد حساب کرنے والا ہی ✤ **تفسیر** جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسدن بادشاہت اللہ وحدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہین کہ ہر نفس بدلا دیا جاویگا ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی دنیا مین قسم بھلائی اور برائی سے اور ظلم سے امن ہوگا اسلیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہین ہی بندون پر اور حساب مین دیر نہین لگنے کی اسلیے کہ نہین باز رکھیگا اوسکو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام خلق سے حساب لیگا وقت واحد مین کہ وہ اسرع الحاسبین ہی جابر سے روایت ہی کہ کہا پہونچی مجھکو ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے درباب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوسپر کجاوا پھر چلا مین طرف اوسکے ایک مہینے بھر یہان تک کہ آیا مین مصر مین پس آیا مین عبداللہ بن انیس کے پاس اور کہا مینے اوس سے کہ ایک حدیث پہونچی ہی مجھکو

تمسے درباب قصاص کے یعنی پس بیان کرو اوسکو بالمشافہہ پس کہا عبد اللہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ
اوٹھاویگا اللہ قبرون سے بندون کو ننگے بغیر ختنہ کیے بہمًا کہا ہمنے کیا ہی بہمًا فرمایا وہ یہ ہی کہ نہین ہوگی ساتھ اونکے کوئی چیز
پھر پکاریگا اونکو ساتھ آواز کے کہ سنینگے اوسکو وہ کہ دور ہونگے جیسے کہ سنینگے اوسکو وہ کہ قریب ہونگے انا الملک انا
الدیان یعنی مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون نہین لائق واسطے کسیکے اہل جنت مین سے یہ کہ داخل ہو جنت مین اور
نہ واسطے کسیکے اہل دوزخ مین سے یہ کہ داخل ہو دوزخ مین اس حال مین کہ اوسکے پاس ہو حق کسیکا یہان تک کہ بدلا لون مین اوسکا
اوس سے یہان تک کہ طپانچہ مارا ہوگا کسیکو اوسکا بھی بدلا لیا جاویگا کہا ہمنے کیونکر ہوگا یہ اوس حال مین کہ ہم آوینگے اللہ کے پاس
بے ختنہ کیے بہمًا فرمایا ساتھ حسنات اور سیئات کے یعنی نیکیان ظالم کی مظلوم کو ملینگی اور نیکیان ہونگی یا ہو چکین گی پہلے بدلا اور
تو برائیان مظلوم کی ظالم کو دیجاوینگی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت الیوم تجزی کل نفس بما کسبت
لا ظلم الیوم اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ کہا گناہ تین طرح کے ہین پس ایک تو گناہ اس طرح کے ہین کہ بخشے جاتے ہین اور
ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین بخشے جاوینگے اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس وہ گناہ
کہ بخشا جاتا ہی یہ ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی پھر بخشش مانگتا ہی اللہ سے پس بخشا جاتا ہی اوسکے لیے اور وہ گناہ کہ نہین بخشا جاویگا شرک ہی
اور وہ گناہ کہ نہین چھوڑا جاویگا اوسمین سے کچھ پس حق کسیکا ہی پھر پڑھی ابن عباس نے یہ آیت الیوم تجزی کل نفس بما
کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب ۝ بدلا لیا جاویگا واسطے بکری سنڈی کے سینگ والی بکری سے
کہ سینگ مارا ہوگا اوسکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر ہو کچھ حق مسلمان بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور
کچھ پس معاف کروالے اوس سے اوسکو آج پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے
بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو تم اے اصحاب کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہی اوسکے پاس
اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا
ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور
مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور اور نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے حکم کیا جاوے
ساتھ سزا گناہ کے کہ اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومونکی پھر ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا بکری سنڈی کے لیے سینگ والی سے

ملہ در منثور مشکوۃ

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۝ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ
اور خبر سنادے اونکو اوس نزدیک والے کے دن کی جبوقت دل پہونچین گے گلون کو دبا لے ہونگے کوئی نہین گنہگارون کا دوست
وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝
اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جاوے اور جانتا ہی چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہی سینون مین

اور ڈرا اونکو روز قیامت سے اوس وقت کہ دل نزدیک حنجر گردن کے ہونگے بھرے ہوئے غم سے نہین ہی واسطے ظالمون کے کوئی دوست
اور نہ شفاعت کرنے والا کہ بات اوسکی قبول کیجاوے جانتا ہی خدا خیانت آنکھون کی اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے ✤ تفسیر

دل نزدیک حنجرے گردن کے ہونگے یعنی اونچے ہونگے دل اونکے اپنے ٹھکانے کی جگہوں سے اور جالگین گے اونکے گلون مین پس نہ تو وہ نکل کر مرجاوین اور نہ اپنی جگہوں پر پھر جاوین گے تو آرام پاوین واسطے ظالمون کے یعنی کافرون کے اور خیانت آنکھون سے مراد ہی چوری کی نگاہ سے دیکھنا اوس چیز کو کہ نہین درست دیکھنا اوسکا یا اشارہ کرنا آنکھ سے لوگون کے عیب کی طرف اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے قسم امانت یا خیانت سے اور بعضون نے کہا کہ وہ یہ ہی کہ دیکھے طرف اجنبی عورت کے ساتھ شہوت کے چوری کی نظر سے پھر فکر کرے ساتھ قلب اپنے کے بیچ جمال اوسکے کے اس حال مین کہ نہ جانے اوسکی نظر و فکر کو وہ کہ روبرو اوسکے ہو اور اللہ اس سبکو جانتا ہی منقول ہی ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○ کے کہ کہا ایک شخص ہوتا ہی قوم مین پس گذرتی ہی اوپر عورت پس اونکے سامنے وہ نظر نیچی کر لیتا ہی اور جب غافل ہوتے ہین لوگ کنکھیون سے دیکھتا ہی اوسکو پھر جب وہ دیکھتے ہین تو یہ نظر نیچی کر لیتا ہی اوسکی طرف نہین دیکھتا اور اللہ مطلع ہی اوسکے دل پر کہ وہ چاہتا ہی دیکھنا اوسکا اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○ مل؛ در منثور

تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت وغیرہا کو ہرگز نہ دیکھے اسلیے کہ اس نظر سے بڑی بڑی آفتین پیدا ہوتی ہین اسی لیے کلام اللہ و حدیث مین جابجا ممانعت آئی ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی کہہ اے محمد مؤمن مردون کو کہ ڈھانکین نظرین اپنی یعنی نامحرمون کے دیکھنے سے اور محفوظ رکھین اپنے ستروں کو یہ امر موجب پاکیزگی کا ہی اونکے لیے بالشبہہ اللہ آگاہ ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین اور کہہ مؤمن عورتون کو کہ ڈھانکین نظرین اپنی اور محفوظ رکھین ستر اپنے اور ظاہر نکرین محل زینت اپنی کے مگر اوسقدر کہ ظاہر ہی اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ یعنی نظر تیر ہی ابلیس کے تیرون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے لکھا ہی فرزند آدم پر حصہ اوسکا زنا سے پاویگا اوسکو بیشک پس زنا آنکھ کا دیکھنا ہی نامحرم کو اور زنا زبان کا کلام بیہودہ کرنا اور نفس آرزو کرتا ہی اور خواہش کرتا ہی اور ستر سچ کرتا ہی اوسکو یا جھٹلاتا ہی اوسکو یعنی اگر فعل بد کیا سچ کیا اوسکو اور اگر باز رہا جھٹلایا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی خدا تعالی نے دیکھنے والے اور دکھلانے والے پر اور احیاء مین ہی کہ ایک شخص نے یحیی علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی چیز ہی ابتداء زنا فرمایا نظر اور آرزو کرنی اور ہدایہ مین اور اوسکی شرح کفایہ مین حدیث نقل کی ہی کہ جو کوئی نظر کرے طرف محاسن یعنی جمال عورت اجنبیہ کے شہوت سے ڈالا جاویگا اوسکی آنکھون مین سیسا روز قیامت کے اور جو کوئی چھوئے ہتھیلی عورت کی کہ نہو اوس سے راہ یعنی محرم نہو اور نہ بیوی ہو تو رکھا جاویگا اوسکی ہتھیلی پر انگارا روز قیامت کے اور فرمایا حضرت امام ربانی رح نے کہ نہین تمام ہوتا ہی ورع یہان تک کہ جانے دس چیزون کو فرض اپنے نفس پر ایک تو محافظت زبان کی غیبت سے اور دوسرے اجتناب بدگمانی سے اور تیسرے اجتناب مسخرا پن سے اور چوتھے پست کرنا نظر کا محارم سے یعنی اون چیزون سے کہ حرام ہی دیکھنا اونکا مانند عورت اجنبیہ اور امرد وغیرہما کے اور پانچوین سچی زبان اور چھٹے یہ کہ جانے احسان اللہ تعالی کا اپنے پر تا کہ عجب نہ پیدا ہو اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے کو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ چاہے واسطے نفس اپنے کے بلند مرتبے اور تکبر اور نوین محافظت نمازون پر اور

دسوین استقامت سنت و جماعت پر۔

وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

اور اللہ چکاتا ہی انصاف اور جنکو پکارتے ہین اوسکے سوائے نہین چکاتے ہین کچھ بیشک اللہ جو ہی سو ہی سنتا دیکھتا۔ مع

اور خدا حکم کرتا ہی ساتھ حق کے اور جنکو کافر پوجتے ہین سوائے خدا کے نہین حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا وہ ہی سننے والا دیکھنے والا۔ تفسیر اور خدا حکم کرتا ہی یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی یہ صفتین ہین نہین حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور معبود انکے نہین حکم کرتے کچھ وہ ہی سننے والا الآخر یہ تقریر اللہ تعالی کے اس قول کی يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ اور وعید ہی کافرون کے لیے کہ وہ سنتا ہی اوس چیز کو کہ وہ کہتے ہین اور دیکھتا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہین لوگ اور وہ سزا دیگا اونکو اوسپر اور تعریض ہی اونکے لیے کہ جنکو پوجتے ہین سوا خدا کے وہ نہین سنتے اور نہین دیکھتے۔ مع

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ ۝

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا اونکا جو تھے انسے پہلے وہ تھے انسے سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین پھر اونکو پکڑا اللہ نے اونکے گناہون پر اور نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا۔ مع

کیا نہین سیر کی ہی انھون نے زمین مین تو دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے قوت مین اور نشانیون مین بیچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بنا کر چھوڑ گئے پس گرفتار کیا یعنی سزا اونکو دی خدا نے بسبب گناہون اونکے کے اور نتھا واسطے اونکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا۔ تفسیر آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے یعنی اسوقت کے کفار سے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا اونکا انجام کار کیا اونھون نے نہین دیکھا۔ مع

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لے کر پھر منکر ہوئے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہی سخت مار دینے والا۔ مع

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس کفر کیا اونھون نے پس گرفتار کیا اونکو خدا نے تحقیق خدا زور آور ہی یعنی قادر ہی ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے۔ مع

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور ہمنے بھیجا موسی کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہی جھوٹا۔ مع

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا انھون نے وہ جادوگر ہی جھوٹا۔ تفسیر نشانیون سے مراد ہین نو معجزے اونکے جیسے کہ اور جگہہ فرمایا وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ اور وہ یہ ہین عصا اور طوفان اور ٹڈی اور چیچڑیان اور ید بیضا اور کثرت مینڈکون کی اور خون کہ تمام پانی خون ہی خون ہوگیا تھا اور قحط اور نقصان پھلون کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

اور قارون مقرب اور ندیم فرعون کا تھا موسیٰ علیہ السلام ساتھ نو معجزون کے اور دعوت باحجت کے اونپر مبعوث ہوئے اور
اونھون نے تکذیب و انکار اونکا کیا اور دلیلون ظاہر کو سحر و کذب بتایا ✦ صل بحث ✦ قارون تھا قوم بنی اسرائیل مین لیکن
مرضی مین موافق فرعون والون کے اور اونھین کی دولت سے کماتا تھا مال ✦ مو ✦

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ
پھر جب پونہچا اون پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے اونکے جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اور جیتی رکھو اونکی عورتین
وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝
اور جو داؤ ہے منکرون کا سو غلطی مین ✦ مو ✦

پس جب آیا موسیٰ اونکے پاس ساتھ پیغام سچ کے یعنی نبوت کے ہمارے پاس سے کہا اونھون نے مار ڈالو بیٹے اون لوگون کے کہ ایمان
لائے ساتھ اوسکے اور جیتا رکھو بیٹیون اونکی کو اور نہین ہے مکر کافرون کا مگر تباہی مین ✦ تفسیر ✦ فرعون پہلے پیدایش
موسیٰ ع کے بنی اسرائیل کی اولاد کو مار ڈالتے تھے تو جو کہ موسیٰ باقی رہے اور جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے محفوظ رکھا قتل سے
باز رہے اور پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے نبوت اپنی ظاہر کی فرعون کے امیرون نے کہا کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرنا چاہیے
تا مدد موسیٰ کی نکرین پھر قتل اختیار کیا اور بیٹیون کو واسطے خدمت قبطیون کی عورتون کے جیتا چھوڑتے تھے ✦ معا ✦ مدن ✦

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ
اور بولا فرعون مجکو چھوڑو کہ مار ڈالون موسیٰ کو اور پڑا پکارے اپنے رب کو مین ڈرتا ہون کہ بگاڑ دے تمھاری راہ یا
أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝
نکالے ملک مین خرابی ✦ مو ✦

اور کہا فرعون نے ای یارون چھوڑو مجکو تو مارون مین موسیٰ کو اور چاہیے کہ دعا کرے اپنے پروردگار کی جناب مین یعنی قوم کہ اوسکو
میرے قتل سے بچاوے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ زمین کے فساد کو ✦ تفسیر ✦
جب فرعون ارادہ حضرت موسیٰ ع کے قتل کا کرتا تھا تو تابعین کہتے تھے کہ مت مار اسکو کہ یہ وہ نہین ہے کہ جس سے تو ڈرتا ہے
یہ اوسکے درجے کو نہین پہونچتا ہے نہین ہے یہ مگر ساحر اور جب کہ تو اسکو مار ڈالیگا تو لوگ شبہے مین پڑینگے جانینگے کہ تو عاجز آیا
اوسکے مقابلہ کرنے سے ساتھ دلیل کے اور ظاہر یہ ہے کہ فرعون یقینا جانتا تھا کہ یہ نبی ہین اور جو کچھ یہ لائے ہین معجزے ہین سحر
نہین ہین لیکن تھا وہ مفسد و خونی کہ ذرہ ذرہ سی بات مین آدمی کو مار ڈالتا تھا پس کیونکر نہ قتل کرتا اوسکو کہ جانتا تھا کہ میری سلطنت کو
یہ تباہ کریگا ولیکن وہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہو اگر مین ارادہ اونکے قتل کا کرون تو ہلاک ہو جاؤن چنانچہ جملہ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ شاہد صدق ہے
اوپر نہایت ڈرنے اوسکے کے موسیٰ ع سے اور اونکی دعا کرنے سے اپنے رب سے اور یہ کہنا اوسکا کہ چھوڑو مجکو تو مار ڈالون موسیٰ کو واسطے فریب
دینے قوم اپنی کے تھا کہ تمھین سمجھتے ہو والا مین تو مارنے کو مستعد ہون اور واقع مین مارے ڈر کے نہین مار سکتا تھا تحقیق مین ڈرتا
ہون یعنی اگر نہ قتل کرون اوسکو یہ کہ تغیر کرے تمھارے دین کو کہ تم جسپر ہو اور تھے وہ پوجتے فرعون کو اور بتون کو اور فساد سے مراد ہے
کشت و خون آپس مین کہ جس سبب سے امن زمین کا جاتا ہے اور معطل ہین کھیتیان اور کسب و معایش گویا اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون اس سے
کہ خراب کر دے وہ دین تمھارا بسبب بلانے تمھارے کے اپنے دین کی طرف یا خراب کرے دنیا تمھاری بسبب اوسکے کہ
ظاہر ہون فتنے بسبب اوسکے ✦ مل ✦

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور کہا موسی نے مین پناہ لیچکاہون اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نکرے حساب کا دن مو۲

اور کہا موسیٰ ع نے تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے شر متکبرون کے سے کہ باور نہین کھتاہے روز حساب کو ✤ تفسیر ✤ جب سُنا حضرت موسیٰ نے کہ فرعون میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہی تو اپنی قوم سے کلام مذکور کہا اور یہ جو کہا وربکم اس کہنے مین رغبت دلائی اونکو اسپر کہ اقتدا کرین او نکا یعنی پناہ مانگین ساتھ اللہ کے جیسے اونھون نے مانگی اور توکل کرین اللہ پر جیسے اونھون نے کیا اور من کل متکبر کہا تاکہ شامل ہو پناہ مانگنے کو فرعون سے اور اور زبردستون سے اور تکبر سے مراد ہی تکبر کرنا حق کے قبول کرنے سے اور یہ سب تکبرون مین بدترین تکبر ہی اور لَا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ اسی لیے کہا کہ جب آدمی مین جمع ہوتے ہین تکبر اور تکذیب جزا کی اور بے پروائی عاقبت کی تو اسباب سنگدلی اور جرأت کرنے کے اللہ پر اور اوسکے بندون کا ان ہم پہونچتے ہین اور نہین چھوڑتا بڑے سے بڑا گناہ ✤ تنبیہ ✤ روز حساب سے مراد ہی دن قیامت کا کہ اوسمین پوچھا جاویگا بندہ ہر چیز سے حتی کہ اوسکی سماعت و بصارت سے سوال کیا جاویگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سبکی اوس سے پوچھ ہی پس واجب ہی اوسپر کہ حساب لے اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ مناقشہ کیا جاوے حساب مین اسلیے کہ یہ بندہ تاجر ہی راہ آخرت مین اور پونجی اسکی عمر اسکی ہی اور نفع اسکا صرف کرنا عمر اپنی کا ہی طاعتون اور عبادتون مین اور ٹوٹا اسکا صرف کرنا عمر کا ہی معاصی و برائیون مین اور نفس اسکا شریک ہی اس تجارت مین اور وہ اگرچہ صلاحیت خیر و شر کی رکھتا ہی لیکن گناہون کی طرف بہت متوجہ ہوتا ہی اور شہوات کی طرف نہایت مائل ہوتا ہی پس ضرور ہی اسکو مراقبہ اور محاسبہ کرنا اوس سے اسلیے کہ اگر مہمل چھوڑیگا نفس کو ایک لحظہ تو خیانت کرنے لگے گا اور اگر بہت مہمل چھوڑیگا تو بہت خیانت کریگا یہانتک کہ جاتا رہیگا اصل مال سارا اور جسنے مہمل نہ چھوڑا اوسکو بلکہ نگہبانی کی اوسکی اور حساب لیتا رہا اوس سے ظاہر ہوگا اوسکے لیے نفع اور ٹوٹا اور زیادتی اور نقصان اور دلیل واجب ہونے محاسبۂ نفس کی یہ قول اللہ تعالی کا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ پس اس آیت مین اشارہ ہی طرف لازم ہونے محاسبۂ نفس کے اوپر عملون گذشتہ کے پس گویا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اون اعمال کو کہ آگے بہونچتے ہین روز قیامت کے لیے کہ آیا وہ عمل اچھے ہین کہ جو نجات دینگے اسکو یا برے ہین کہ جو ہلاک کرینگے اسکو پس بلاشبہ حساب روز قیامت کے ہلکا ہوگا اوسپر کہ حساب لیتا ہے اپنے نفس سے دنیا مین اور دشوار ہوگا حساب اوسپر کہ مہمل چھوڑے نفس کو اور نہ حساب لے اوس سے پس بلاشبہ جو کوئی محاسبہ لے اپنے نفس سے حالت نرمی مین پہلے حساب شدید کے عود کریگا امر اوسکا طرف رضا اور غبطہ کے یعنی اللہ تعالی اوس سے راضی ہوگا اور حال اوسکا لائق رشک لیجانیکے ہوگا اور جو کوئی مہمل چھوڑے اوسکو اور حساب نلے اوس سے عود کریگا امر اوسکا طرف ندامت و حسرت کے پس انسان جب مریگا تو کھلجاویگا اوسکے لیے مرتے ہی جو کچھ کہ نہین تھا کھلا اوسکی زندگانی مین جیسے کہ کھلتا ہی بیدار ہونے والے کے لیے جو کچھ کہ نہین تھا اوسکے لیے کھلا اوسکے سوتے مین اور لوگ اب سوتے ہین پھر جب مرینگے تو جاگ اوٹھینگے پس کھلیگا اوسکے لیے اول جو کچھ کہ نفع دیگا اوسکو قسم نیکیون اوسکی سے اور جو کچھ کہ ضرر پہنچاویگا اوسکو قسم برائیون اوسکی سے پس نہین دیکھیگا اپنی برائیون کی طرف مگر کہ حسرت کریگا اور نیز ایسی حسرت کہ اختیار کریگا بیٹھنا شدت آگ مین واسطے خلاصی پانے کے حسرت سے پس آدمی جبتک کہ دنیا مین ہی باز رکھتے ہین اوسکو مشغلے دنیا کے مطلع ہونے سے اعمال بد پر پس بسبب موت کے منقطع ہوجائینگے اوس سے مشغلے اور معلوم ہونے لگینگے اوسکے لیے تمام اعمال اوسکے نزدیک انقطاع نفس کے پہلے دفن ہونے کے اور روشن ہوگی اوس حال مین آگ فرقت کی لذائذ دنیا فانیہ کے سے اور یہ ایک طرح کا عذاب ہی کہ ہجوم کریگا اوسپر پہلے دفن کے اور بعد دفن کے

پھیری جاویگی روح اوسکی طرف بدن اوسکے کے ایک اور طرح کے عذاب کے لیے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ چین کرے
ایک مدت تلک بیچ گھر ایک بادشاہ کے بادشاہون مین سے غائبانہ اوسکے باعتماد اسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کریگا اوسکے امر مین
یا نہین جانیگا افعال بد اوسکے پس پکڑ لیا اوسکو بادشاہ نے ایک دن ناگہان اور پیش کیا اوسپر ایک کاغذ کہ جمع کیے گئے تھے
اوسمین تمام فواحش و قصور اوسکے ذرہ ذرہ اور بادشاہ قاہر غیرتناک ہی اوپر حرام اپنے کے بدلا لینے والا ہی اونسے کہ قصور کرتے ہین
اوسکے ملک مین التفات نہین کرتا ہی اوسکی طرف کہ سفارش کرے اوس سے کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہیے اوس شخص کے امر مین
کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے واقع ہونے عذاب بادشاہ کے اوسپر قسم خوف اور خجالت اور الم اور ندامت سے پس ایسا ہی ہوگا حال میت کا
کہ فریفتہ ہی دنیا کی لذتون مین پہلے اوترنے عذاب قبر کے بلکہ نزدیک موت اوسکی کے اور جو کہ احتراز کرتا ہی دنیا کی خواہش کی چیزون سے
اور مشغول ہوتا ہی طاعتون مین اور نہین حقیقت ہی اوسکو انس غیر ذکر خدا سے تو ہوتا ہی حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہو قیدی بیچ مکان تنگ
تاریک کے پھر کھولا جاوے اوسکے لیے دروازہ پس نکلے اوس سے طرف باغ وسیع بے انتہا کے اور اوس مین طرح طرح کے درخت اور
شگوفے اور جانور اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنا بر اسکے لائق ہی عاقل کو یہ کہ متوجہ ہو اپنے نفس پر اور کہے اوسکو اے نفس
کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہی اور تو جانے والا ہی طرف ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہی تجکو کہ نہین مستعد ہوتا
تو موت کے لیے حال آنکہ وہ بہت ہی نزدیک ہی طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس تو اگرچہ جانتا ہی اوسکو دور لیکن اللہ تعالی جانتا ہی اوسکو قریب
جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اور شاید کہ وہ اچک لیجاوے تجکو آج یا کل پس یا بلا شبہہ
جب وہ آویگی تو آجاویگی اچانچک بغیر آگے بھیجنے رسول یعنی قاصد کے اس لیے کہ نہین ہی اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت
معلوم نہ گرمی مین ہی اور نہ جاڑے مین اور نہ رات مین اور نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین اور نہ جوانی مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے
لائق ہی اسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پونہچاوے طرف
موت کے پس کیا عجیب غفلت ہی تیری اوس سے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ
فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ اور کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہی ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہی تجپر کیونکہ بلا شبہہ مال تیرا
اور دل تیرا مشغول ہوا ہی تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو
جھٹلاتا ہی اوسکو ساتھ افعال اپنے کے اور جنگ کرتا ہی تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے اور بیپروا کیا ہی امر آخرت کا طرف
سعی تیری کے کہ فرمایا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور تو مونہہ موڑتا ہی اوس سے مانند مونہہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے کے
حال آنکہ نہین ہی یہ ایمان کی علامتون مین سے پس اگر کفایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا
جرأت ہی تیری اللہ تعالی کی معصیت پر اگر ہی وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی تجکو تو کیا بڑا ہی کفر تیرا اور اگر ہی
وہ ساتھ جاننے تیرے کے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تجکو تو کیا بدترین برائی تیری ہی اور کیا اشد حماقت تیری ہی پس کس دلیری سے
مستحق ہوتا ہی تو اوسکے قہر و غضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو متحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس
گویا کہ تو ایمان نہین رکھتا ہی روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا ضرر کریگا
تجکو تیری بیماری مین تو صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دیگا اوسکو پس کیا ہی قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہی
اور قول انبیا کا کہ جنکی تایید کی گئی ہی معجزون سے کمتر نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہی ظن و تخمین سے
باوجود نقصان عقل و دین کے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا کہ کون ہی تیرے کپڑے مین بچھو ہی تو پھینکدیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف

وہن پوچھے پس کیا ہی قول انبیا اور علما کا کمتر نزدیک تیرے ایک لڑکے کے قول سے با ہو آگ جہنم اور طوق اور سانپ اور بچھو
اوسکے حقیر تر نزدیک تیرے اوس بچھو سے کہ نہین پایا ہی دکھ اوسکا مگر ایک دن بلکہ کمتر اوس سے پس اگر جانتا ہی تو ان سبکو اور ایمان رکھتا ہی
تو انپر تو کیا حال ہی تیرا کہ مشغول ہوتا ہی ساتھ شہوات کے اور تاخیر کرتا ہی عمل نیک مین حال انکہ موت گھات مین لگ رہی ہی تیری پاس شاید کہ وہ
اُچک لیجاوے تجکو بدون مہلت دینے کے پس سبب اسکے امن مین ہی تو اوسکے جلد آجانے سے پس کتنون مین نے صبح کی ہی اور دن
پورا نہین ہونے پایا ہی کہ مر گئے ہین اور کتنون ہین نے آرزو کی ہی کہ یہ کلام کل کرین گے اور کل تک نہین پہونچے ہین کہ مر گئے ہین اور نہ تقدیر یہ
وعدہ دیا گیا ہی تو مہلت دینے کا سو برس تک اور تاخیر کی تو نے عمل کرنے مین اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہی تجکو کہ جو نہ چرا سکے
جانور مگر بیچ بستی گھاٹی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی کے ساتھ اوسکے اور جو کہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہی
عمل مین اوسکو کوئی سبب نہین ہی سوا عاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلیے کہ اوسمین تعب و مشقت ہی پس کیا پاویگا کوئی دن کہ آوے
اس حال مین کہ نہ دشوار ہو اوسمین مخالفت ہوا کے یعنی خواہش نفسانی کی ایسا دن پیدا ہی نہین کیا اللہ نے اور نہ پیدا کریگا اوسکو مگر جنت مین
اور جنت ڈھکی ہوئی ہی ساتھ مکارہ یعنی مشقت کی چیزون کے اور مکارہ نہین ہوتے ہین خفیف نفسون پر کبھی اسکا وجود محال ہی پس
اگر نہین سمجھتا ہی تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہی تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی حماقت زیادہ کریگا تو اس حماقت پر یعنی بڑا ہی احمق ہی تو کہ
تجسے زیادہ کوئی احمق نہین اور اگر بھروسا کرتا ہی تو اللہ کے کرم و فضل پر تو کیا حال ہی تیرا کہ نہین بھروسا کرتا ہی تو اوسکے کرم و فضل پر
بیچ امور دنیا ہی کے کیا نہین سامان درست کرتا ہی تو جاڑے کے لیے بقدر درازی مدت اوسکی کے پس جمع کرتا ہی تو اوسکے لیے
لکڑیان اور لباس سرمائی وغیرہ لوازمات اوسکے سے اور بھروسا نہین کرتا اللہ تعالی کے کرم و فضل پر تو کہ دفع کرے تجسے سردی جاڑے کی
بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلاشبہ وہ قادر ہی اسپر کیا پس گمان کرتا ہی تو کہ سردی طبقہ زمہریر جہنم کی خفیف تر ہی سردی مین تو کم تر
مدت مین سردی شدت جاڑے کی سے کیا گمان کرتا ہی تو کہ تو نجات پاویگا اوس سے بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہی پس تحقیق سردی جاڑے
کی جیسے کہ نہین دور ہوتی ہی تجسے مگر بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑے کے ایسے ہی نہین دفع ہوگی تجسے گرمی آگ جہنم کی اور سردی
طبقہ زمہریر اوسکے کی مگر بسبب بچاؤ کرنے کے ساتھ قلعے طاعتون اور عبادتون کے اور ساتھ ترک کرنے منکرات کے اور نہین ہی کرم و فضل اللہ تعالی کا
مگر اس بات مین کہ معلوم کرا دوے تجکو راہ بچاؤ کی نہ اس بات مین کہ دفع کرے تجسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق کرم اللہ تعالی کا اور فضل
اوسکا بیچ دفع کرنے سردی جاڑے کے تجسے یہ ہی کہ پیدا کر دی تیرے لیے آگ اور بتا دی تجکو راہ اوسکے نکالنے کی پتھر اور لوہے مین سے تو کہ دفع
کرے تیرے نفس سے سردی جاڑے کی پس جیسے کہ خریدنا جبے کا اور لکڑیون کا اور تمام لوازمات دفع سرما کا تیری سردی کو دفع کرتا ہی
اور یار تیرا ہی اور خریدتا ہی تو اوسکو اپنے نفس کے لیے کیونکہ کیا ہی اوسکو اللہ نے سبب تیری استراحت کا اسی طرح طاعت تیری اور جہاد
بیڑا تیرا پار کریگا بحکم پروردگار تعالی کے اور نہین ہین یہ چیزین مگر راہین تیری نجات کی عذاب الیم سے اور سبب تیرے پہونچنے کی طرف جنتون ہمیشہ کے
پس جب بھلائی کی اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی وبال اوسپر ہی اور اللہ بے پرواہ ہی سارے جہان سے اور شاید کہ تو کہے کہ نہین باز رکھتی مجکو متقات
سے مگر حرص میری اور لذت شہوات کے اور کم طاقتی میری تحمل رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہی تو اسمین تو کیا سخت حماقت ہی تیری اور کیا
قبیح ہی عذر تیرا اسلیے کہ شہوات دنیا کے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین مکدرات سے کسی حال مین پس کیا حال ہی تیرا کہ نہین طلب کرتا ہی تو
داخل ہونے کو بہشت مین واسطے حاصل کرنے کے اوسمین ساتھ شہوات باقیہ دائمہ کے کہ صاف ہین مکدرات سے تمام احوال مین کیونکہ آخرت خیر
و باقی تر ہی پس مستعد رہ آخرت کے لیے بقدر باقی رہنے اپنے کے اوسمین پس بلاشبہہ تمام کو پہونچے ایام عمر تیری کے اور تو ضائع کر چکا ہی
اکثر اونکے کو اور نہین باقی رہے ہین اونسے مگر ایام چند پس اگر تجارت کریگا تو ما بقی مین فائدہ اوٹھائیگا تو اور اگر ضائع کریگا تو باقی کو اور رہیگا

[illegible]

عادت قدیمہ پر تو لوٹتا پاویگا تو ٹوٹا ناظاہر پس جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہی اور قبر گھر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا
اور ہول قیامت آگے تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر ہی اور یہ سب کھا رہے ہین قسمین بغلظ اسکی کہ نہین ٹلنے کے اپنی
جگہہ سے یہان تک کہ لیوینگے تجکو اور ملاوینگے تجکو ساتھ اپنے کیا نہین جانتا ہی تو کہ اموات آرزو رکھتے ہین پھر آنے کی طرف دنیا کے
ایک دن کو تا کہ مشغول ہوں اوسمین ساتھ تدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہی اونسے اور تو ضائع کرتا ہی اپنے دنون کو اور گمان کرتا ہی کہ وہ بلائے
ہین طرف آخرت کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہی یعنی دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ڈھانے مین لگ رہا ہی جیسے کہ نکلا ہی اپنی
مان کے پیٹ سے بناتا ہی تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہوگا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہی تو ہر روز ساتھ زیادتی مال اپنے کے
اور نہین غمگین ہوتا ساتھ نقصان عمر اپنی کے موہنہ موڑتا ہی تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہی تجپر اور متوجہ ہوتا ہی تو دنیا پر اور وہ موہنہ موڑنے
والی ہی تجسے پس کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گناہون مین نہین کوشش کرتا ہی اپنی آخرت کے بنانے کی
بلکہ مشغول ہی تو دنیا کے بنانے مین گویا کہ تو کوچ ہی نہین کرنے کا اوس سے پس ڈر اے مسکین اوس دن سے کہ حاضر ہوویگا تو اوسمین اسکی بارگاہ
مین اور وہ نہین چھوڑیگا کسی بندے کو کہ حکم کیا تھا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تھا اوسکو اوسمین یہان تک کہ پوچھیگا اوس سے اوسکے
عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس سوچ اے غافل کہ کس دل سے کھڑا ہوویگا تو سامنے اوسکے اور کس
زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور طیار کر واسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے صواب اور صرف کر باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ
چھوٹے دنون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا متابعت میری نہین کرتا مجاہدے
اور طاعتون کی مواظبت پر پس کیا ہی علاج اسکا تو جان لے کہ نافع ترین اسباب علاج اوسکے کا وہ ہی کہ جو ذکر کیا ہی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے احیا مین کہ اختیار کر تو صحبت اوس بندے کی کہ کوشش کرتا ہی طاعت خدا مین اور ملاحظہ کر احوال اوسکا اور پیروی کر اوسکی لیکن یہ علاج
متعذر ہی اس زمانے مین واسطے مفقود ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اگلون کی سی پس نہین ہی کوئی علاج نافع تر تیرے لیے
اس زمانے مین سننے احوال اونکے سے اور مطالعہ کرنے خبرون اور احوال اونکے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور زہد کیے ہین
اونھون نے اور رنج اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور چین اونکا ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہی اوسپر کہ نہ پیروی
کرے اونکی پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین ساتھ شہوات مکدرہ کے پھر آجاوے اوسکو موت اور حائل ہو درمیان اوسکے
اور درمیان اوس چیز کے کہ نفس چاہتا ہی اوسکو پس لازم ہی تجکو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور اون مجاہدہ کرنیوالون کا
کہ بعد اونکے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال اونکے کے ظاہر ہوویگا تجکو بعد تیرا اور بعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے پھر اگر کہے
نفس تیرا تجسے کہ خیر آسان ہوتی تھی اوس زمانے مین بسبب کثرت مددگارون کے اور اس زمانے مین اگر مخالفت کریگا تو اہل زمانہ اپنے زمانے والون کی
تو تمسخر کرینگے تجسے اور کہینگے کہ یہ دیوانہ ہی پس موافقت کر تو اونکی بیچ اوس حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی تجپر مگر وہ چیز کہ
جاری ہوگی اونپر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہی گوارا ہوتی ہی تو بچا تو اپنے تئین چال فریب نفس اپنے کے سے اور کہہ اوس سے کہ بھلا بتا تو اگر آوے
رونا لے کی ڈوب جاویگا جو کہ سامنے آویگا اوسکے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہہ اور نہ بچایا اونھون نے اپنے تئین اور تو قادر ہی اوسپر کہ الگ ہووے
اونسے اور سوار ہووے کشتی پر اور نجات پاوے تو بسبب اوسکے غرق سے پس آیا خلجان ہوگا تیرے دل مین یہ کہ مصیبت جب عام ہوتی ہی گوارا
ہوتی ہی یا چھوڑ دیگا تو موافقت اونکی اور نسبت جہل کی کریگا تو اونکی طرف اونکے اس کام کرنے مین اور بچاویگا تو اپنے تئین اوس چیز سے
کہ پیش آویگی تجکو پس جب کہ نہین موافقت کرتا ہی تو اونکی بخوف غرق کے حال انکہ عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا سوائے ایک ساعت کے رات یا دن سے
تو کیونکر نہین بھاگتا ہی تو عذاب ہمیشہ سے اور تو پیش ہی اوسکے لیے ہر حال مین اور کہان گوارا ہوتی ہی مصیبت جب کہ عام ہوتی ہی پس بلا شبہہ کفار

نہین ہلاک ہوتے مگر بسبب موافقت اہل زمانہ اپنے کے اس حیثیت سے کہ کہا اونھون نے اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِہِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ یعنی ہمنے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر اور ہم اونکے قدم بقدم چلنے والے ہین اب بچا تو اپنے تئین بچ بچا اپنے تئین اس سے کہ دیکھے تو طرف اہل عصر اپنے کے اور طرف اونکے کہ گذرے ہین پہلے تیرے یعنی بد دین اسلیے کہ تو اگر اطاعت کریگا اکثر زمین والون کی تو گمراہ کر دینگے تجکو اللہ کی راہ سے یا اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسان کر حساب یوم الحساب کا ۔ مجالس الابرار

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ

اور بولا ایک مرد ایماندار فرعون کے لوگون مین جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی اور

جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ ؕ وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ ۚ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ

لایا ہی تم پاس کھلی نشانیان تمھارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹھ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی

الَّذِیْ یَعِدُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ○

وعدہ جو دیتا ہی بیشک اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو بے لحاظ جھوٹھا ۔ موضح

اور کہا ایک مرد مسلمان نے فرعون کے ناتے دارون مین سے کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالوگے تم ایک مرد کو بسبب اسکے کہ کہتا ہی پروردگار میرا خدا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمھارے دلیلین ظاہر تمھارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا تو اوسپر ہی وبال اوسکے جھوٹ کا اور اگر ہی یہ سچا تو البتہ پہونچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوسکو کہ ہو حد سے گذرنے والا جھوٹا ۔ تفسیر یعنی اگر جھوٹا ہی تو جسپر جھوٹ بولتا ہی وہی سزا دے رہیگا اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو ۔ موضح مراد اس مرد سے ایک قبطی ہی فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ موسی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا خفیہ اور بعضون نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا اور نام اوسکا شمعان ہی یا حبیب یا حزبیل یا خربیل یا حزقیل اور ظاہر اول ہی ہی یعنی وہ قبطی تھا فرعون کا چچا زاد بھائی کہ جسکا ذکر اللہ تعالی نے سورۂ یس مین فرمایا ہی اس آیت مین وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ یَسْعٰی کیا مار ڈالوگے تم الخ یہ اظہار نہایت برا جانے کا ہی اوسکی جانب سے گویا کہ کہا اوسنے کہ کیا کروگے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محرمہ کا ہی اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی سبب اوسکے قتل کرنے کا مگر کہنا اوسکا کلمہ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہی حالانکہ وہ رب تمھارا ابھی ہی نہ رب تنہا اوسیکا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمھارے الخ یعنی نہین لایا ہی وہ واسطے صحیح کرنے قول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہی کتنی ہی دلیلین تمھارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ سمجھو اور حق پاؤ اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا الخ دلیل لایا وہ شخص اوپر طریق تقسیم کے کہ موسی علیہ السلام خالی نہین ہی اس سے کہ ہو جھوٹا پس اوسپر ہو وبال اوسکے جھوٹ کا نہ اوپر اور اگر ہو وہ سچا اور جھٹلایا تمنے اوسکو تو پہونچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیون کہا بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو حالانکہ وہ نبی صادق تھے ضرور تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور مین آتا نہ بعض جواب یہ ہی کہ یہ وسے کہا از راہ مدارات اونکی کے اونکی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہون اور سنین اور اسمین نفی کل وعدے کے ظہور کی نہین ہی پس گویا کہ اونھون نے کہا اونکو کہ اقل اوس چیز کا کہ ہو بیچ صدق موسی کے یہ کہ پہونچے تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو اور وہ عذاب عاجل یعنی دنیا کا ہی اور اسمین ہلاک تمھارا ہی اور تھے موسی وعدہ دیتے اونکو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے مین اور معنی یہ ہین کہ اگر وہ مسرف کذاب ہی تو تباہ و ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور خلاصی پاؤگے تم اوس سے یا یہ معنی ہین کہ اگر ہوتا وہ مسرف جھوٹا تو کاہیکو راہ بتاتا اوسکو اللہ نبوت کی اور کاہیکو اوسکی تائید کے لیے معجزے عطا فرماتا اور بعضون نے کہا کہ وہم دلایا لوگون کو کہ وہ شخص مومن مراد مسرف سے موسی کو کہتے ہین اور واقع مین وہ مراد رکھتے تھے اوس سے فرعون کو اور کہا بعضون نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیر خواہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ومن آل فرعون متعلق برجل وقیل کان اسرائیلیا ومن آل فرعون صلۃ ایمانہ ... من آل فرعون ۱۲ ... البرهان ... قال ابو عبیدۃ المراد بالبعض الکل

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی وہ زیادہ تھی اس سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز طواف کیا خانۂ کعبہ کا پس ملے
کفار حضرت سے جب کہ فارغ ہوئے آپ طواف سے اور پکڑی اونھوں نے چادر آپکی جمع ہونے کی جگہہ سے یعنی گلے کے پاس سے اور کہا اونھوں نے
آپ سے کہ تو وہ شخص ہی کہ منع کرتا ہی ہمکو بتون کے پوجنے سے کہ جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
مین وہی ہون پس اوٹھے ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ سے پیچھے چمٹ گئے پشت کی طرف سے اور کہا کفار سے اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ
رَبِّیَ اللّٰہُ وَ قَدۡ جَآءَکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ مِنۡ رَّبِّکُمۡ بلند آواز سے اسکو کہتے تھے اور آنکھون سے اونکی آنسو جاری تھے یہان تک کہ
چھوڑا اونھوں نے آنحضرتؐ کو اور کہا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہ مومن آل فرعون کے نے کہا خفیہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہا ظاہر اور عروۃ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا کہا مینے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ خبر دے مجھکو اشد اوس چیز کی کہ کیا اوسکو مشرکون نے
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبداللہ نے اوس وقت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے صحن کعبہ مین ناگہان متوجہ ہوا
عقبہ بن ابی معیط پس پکڑا مونڈھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لپیٹا کپڑا اونکا بیچ گردن اونکی کے اور گھونٹا اوسکو گھونٹنا سخت پس
متوجہ ہوئے ابوبکرؓ اور پکڑے مونڈھے اوسکے اور دفع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ
وَ قَدۡ جَآءَکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ مِنۡ رَّبِّکُمۡ اور اور روایت مین آیا ہی انس بن مالک سے کہ کہا مارا مشرکون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہان تک کہ بیہوش ہو گئے حضرت پس کھڑے ہوئے ابوبکر اور شروع کیا پکارنا وَیۡلَکُمۡ اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ کہا
بعضون نے اونمین سے کون ہی یہ کہا بعضون نے یہ بیٹا ابو قحافہ کا ہی اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ اونھوں نے کہا اے لوگو خبر دو مجھکو کہ
آدمیون مین بڑا شجاع کون ہی کہا لوگون نے کہ نہین جانتے ہم کہ کون ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکرؓ ہین البتہ تحقیق دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس حال مین کہ پکڑا اونکو قریش نے پس کوئی جھڑکتا تھا آنحضرت پر اور کوئی ہلاتا تھا آپکو اور وہ کہتے تھے تو وہی ہی کہ کر دیا
تونے سب معبودون کو ایک معبود کہا علی رضی اللہ عنہ نے پس قسم خدا کی نہین نزدیک ہوا ہم مین سے کوئی یعنی حضرت کے سوا ابوبکرؓ کے مارتے تھے
وہ کسیکو اور گردن گھونٹتے تھے کسیکی اور ہلاتے تھے کسیکو اور کہتے تھے وَیۡلَکُمۡ اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ پھر اوٹھائی
یعنی مونہہ پر رکھنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ نے چادر کہ اوڑھے ہوئے تھے اور روئے یہان تک کہ تر ہو گئی ڈاڑھی اونکی پھر کہا قسم دیتا ہون مین
تمکو آیا مومن آل فرعون کا بہتر ہی یا ابوبکرؓ پس سکوت کیا لوگون نے پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے جواب نہین دیتے تم مجھکو پس قسم خدا کی البتہ ایک
ساعت ابی بکرؓ کی بہتر ہی قصہ مومن آل فرعون کے سے وہ ایک شخص تھا کہ چھپاتا تھا ایمان اپنا اور یہ یعنی ابوبکرؓ ایک شخص ہی کہ ظاہر کیا

ایمان اپنا ❊ **ملک کشاف در منثور** ❊ **تنبیہ** ❊ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے خاص بندے دین کے مقدمے مین کسی سے
ڈرتے نہین اور اس باب مین تکلیفین اوٹھاتے ہین اور صبر کرتے ہین چنانچہ پاک پروردگار نے ایسے بندون کی تعریف فرمائی ہی کہ یَخَافُوۡنَ
فِی اللّٰہِ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ یعنی ڈرتے نہین ہین وہ اللہ کے دین کے مقدمے مین ملامت ملامت کرنے والے کے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اس صفت حاصل کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ ابوذرؓ روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا نصیحت کرتا
ہون مین تجکو خدا سے ڈرنے کی اسلیے کہ اس سے نہایت زینت تیرے سارے امور کی ہی عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر
تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ تعالیٰ کا پس تحقیق وہ باعث ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین
تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا کہ یہ باعث ہانکنے شیطان کا ہی اور مدد ہی تیرے لیے اوپر امر دین
تیرے کے عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا بچا تو اپنے تئین بہت ہنسنے سے اسلیے کہ یہ مار ڈالتا ہی دل کو اور لیجاتا ہی نور مونہہ کا عرض کیا
مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا کہہ حق اگرچہ تلخ ہو عرض کیا مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا نہ ڈر اللہ کے دین کے مقدمے مین ملامت کرنے والے کے سے

عرض کیا مینے کچھہ اور زیادہ کیجیے فرمایا چاہیے کہ باز رہتے تجکو لوگون کی عیب گیری سے عیب کہ جانتا ہو نفس اپنے مین انتہی ✤ اور اکثر اہل حق کا یہی حال رہا ہی کہ اظہار حق مین کسیکی ملامت سے ڈرتے نہین تھے اور ان روایتون سے فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی معلوم ہوئی تامل کرنا چاہیے کہ آنحضرت کے خیرخواہ اور مددگار رہے ہین اسی سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیسی بزرگ کی انکی بیان کی مگر اشقیا انکو برا کہتے ہین کیا نادان ہین اللہ بچاوے اس عقیدۂ بد سے ✤

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اے قوم میری تمہارا راج ہی آج چڑھ رہے ہو ملک مین پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہمپر بولا فرعون مین وہی سمجھاتا ہون تمکو جو سوجھا مجکو اور وہی راہ بتاتا ہون جسمین بھلائی ہی ✤ صق

اے قوم میری واسطے تمہارے ہی بادشاہی آج غالب ہو زمین مین پس کون مدد دیگا ہمکو عذاب خدا کے سے اگر آجاوے ہمپر کہا فرعون نے مصلحت نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کچھہ کہ ادراک کرتا ہون مین اور نہین بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی ✤ **تفسیر** ✤ زمین مین یعنی زمین مصر مین پس کون مدد دیگا الخ یعنی تمہارے لیے ملک مصر ہی اور تم غالب آئے ہو لوگون پر اور جبر کیا ہی تمنے اونپر پس نہ بگاڑو اپنے امور کو ضرر پاؤگے اور نہ مستحق ہو عذاب خدا کے اسلیے کہ نہین طاقت ہی تمکو اوسکی اگر آن پڑے تمپر اور نہین بچا سکیگا تمکو اوس سے کوئی اور مصلحت نہین دیتا ہون مین الخ یعنی مشورہ نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کہ مناسب جانتا ہون کہ وہ قتل کرنا موسی علیہ السلام کا ہی یعنی نہین مناسب جانتا مین مگر قتل کرنا اوسکا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہین اور نہین بتاتا مین تمکو الخ یعنی یہ بات مگر راہ صواب و صلاح کی یا نہین تعلیم کرتا مین تمکو مگر جو کچھہ کہ مین ثواب جانتا ہون اور نہین باقی رکھتا مین اوس سے کچھہ اور نہین پوشیدہ رکھتا مین تمسے خلاف اوس چیز کے ظاہر کرتا ہون یعنی زبان و دل میرے موافق ہین اوس چیز پر کہ کہتا ہون اور یہ جھوٹ کہا اوسنے اسلیے کہ وہ تدبیر پوچھا کرتا تھا اپنے لوگون سے موسی علیہ السلام کے ڈر کے مارے ولیکن اظہار جوانمردی جھوٹ موٹ کرتا تھا اگر ایسا نہوتا تو کاہیکو سب سے مشورہ کرتا اور نہ موقوف رکھتا امر مشورے پر ✤ مل

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے اے قوم میری مین ڈرتا ہون کہ آوے تمپر دن اون فرقون کا سا جیسے رسم پڑی قوم نوح اور عاد اور ثمود کی اور جو اونکے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہین چاہتا بندون پر ✤ مو

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون تمپر مانند روز جماعتون اگلے کے سے مانند صورت حال قوم نوح اور عاد اور ثمود کے اور لوگ اونکے کہ بعد انکے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا بندون پر ✤ **تفسیر** ✤ مانند روز الخ یعنی مانند دنون اونکے کے مانند صورت حال الخ یعنی جیسے اونکی عادت تھی کفر اور تکذیب اور تمام گناہ کرنے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہان تک کہ آیا اونپر عذاب ایسی ہی تمہاری عادت ہی ڈرتا ہون مین کہ مبادا اونھین کا سا حال تمہارا بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا الخ یعنی نہین چاہتا اللہ کہ ظلم کرے اپنے بندون پر پس عذاب کرے اونپر بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اوس قدر عذاب پر کہ مستحق ہین اوسکے یعنی ہلاک کرنا اونکا عدل تھا اسلیے کہ وہ مستحق تھے اوسکے بسبب اعمال اپنے کے اور ڈراتا تھا ساتھ عذاب دنیا کے پھر ڈراتا اونکو عذاب آخرت سے ساتھ قول اپنے کے ویقوم الخ ✤ فلہ

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

اور اے قوم میری مین ڈرتا ہون کہ تمپر آوے دن ہانک پکار کا جسدن بھاگوگے پیٹھہ دیکر کوئی نہین تمکو اللہ سے بچانے والا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○
اور جسکو غلطی مین ڈالے اللہ تو کوئی نہین اوسکو سمجھانے والا ۞ عشو

اور اے قوم میری ڈرتا ہون مین تمپر دن پکارنے کے سے یا یکدیگر کو اوسدن کہ موڑ کر پھیر جاؤگے تم پیٹھ دیکر نہین ہوگا تمھارے لیے خدا سے
کوئی نگاہ رکھنے والا اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہے اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا ۞ **تفسیر** دن پکارنے کے سے مراد
دن قیامت کا ہے کہ پکارا جاویگا ہر شخص ساتھ پیشوا اپنے کے اور پکارینگے بعضے بعضون کو پس پکارینگے جنتی دوزخیون کو اور دوزخی
جنتیون کو اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ الا ان فلانا سعد سعادۃ لا یشقی بعدھا ابدا الا ان
فلانا شقی شقاوۃ لا یسعد بعدھا ابدا ۞ یعنی آگاہ ہو کہ بلاشبہ فلان نیکبخت ہوا نیکبختی ہونے کی کہ نہین بدبخت ہونے کا
بعد اسکے کبھی آگاہ ہو تحقیق فلان بدبخت ہوا بدبخت ہونے کی کہ نہین نیکبخت ہوئیگا بعد اسکے کبھی اور پکارا جاویگا جسوقت کہ ذبح کی جاویگی
موت اے اہل جنت ہمیشگی ہے یعنی تمکو پس نہین ہے موت اور اے اہل دوزخ ہمیشگی ہے یعنی تمکو پس نہین ہے موت قتادہ سے منقول ہے بیچ تفسیر
وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ کے کہ کہنا اوسدن پکارینگے جنتی دوزخیون کو قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۞ یعنی تحقیق سچ پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے رب نے پس آیا پایا سچ تمنے جو کچھ کہ وعدہ
کیا تھا یعنی تمسے تمھارے رب نے کہا قتادہ نے اور پکارینگے دوزخی جنتیون کو اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یعنی پہونچا
ہمکو پانی یا جو کچھ کہ دیا ہے تمکو اللہ نے اور پڑھا ہے ابن عباس نے یوم التنادّ ساتھ تشدید دال کے بمعنی بھاگنے کے یہ نام اسلیے رکھا گیا
کہ ضحاک سے منقول ہے جب ہوگا دن قیامت کا تو حکم کریگا اللہ تعالی آسمان دنیا کو پھٹنے کا پس پھٹیگا ساتھ اہل اپنے کے پس
ہوجاینگے فرشتے اوپر کنارے اوسکے کے یہان تک کہ حکم کریگا اونکو رب اونکا پس اُترینگے اور گھیر لینگے زمین کو اور زمین والون کو پھر حکم فرماویگا
پھٹنے کا دوسرے آسمان کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو پھر پانچوین کو پھر چھٹے کو پھر ساتوین کو پھر صفین باندھکر کھڑے ہونگے آگے پیچھے پھر اُتریگا
ملک اعلی یعنی اللہ جل شانہ اس حال مین کہ بائین طرف اوسکے جہنم ہوگی پس جب دیکھینگے اسکو زمین والے تو بھاگینگے پس نہین جائینگے کسی
کنارے پر زمین کے کنارون مین سے مگر کہ پاوینگے سات صفین فرشتون کی پس پھر پاوینگے طرف اوس مکان کے کہ تھے اوسمین پس یہ ہے تفسیر قول
اللہ تعالی کی اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ یعنی ساتھ تشدید دال کے يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ اور یہی مراد ہے اس قول اللہ تعالی کی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۞ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۞ اور یہی مطلب ہے
اس قول اللہ تعالی کا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ یعنی اے گروہ جن و انس کے اگر قدرت رکھتے ہو تم یہ کہ نکلو کنارون آسمانون اور زمین کے سے بھاگ کر
میری قضا سے پس نکلو تم نہین نکل سکنے کے تم مگر ساتھ قوت کے اور وہ قوت کہان ہوگی تمکو اور یہی مراد ہے اس قول اللہ تعالی کی وَانْشَقَّتِ
السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۞ یعنی اور پھٹیگا آسمان پس وہ اوسدن ضعیف ہوگا اور
فرشتے اوسدن اوپر کنارون آسمان کے ہونگے یعنی آسمان جو پھٹیگا فرشتے اوسوقت آسمان کے کنارون پر ہوجائینگے بسبب اسکے کہ وہ
نہین پھٹنے کے پس اوسوقت مین کہ لوگ اس حالت مین ہونگے ناگہان سنینگے ایک آواز یعنی فرشتے کی پس آوینگے لوگ طرف حساب کے
انتہی ۞ اوسدن کہ موڑھ پھیر کر جاؤگے یعنی پھر جاؤگے موقف حساب سے طرف دوزخ کے نہین ہوگا تمھارے لیے عذاب خدا سے کوئی بچانے والا ۞ فلا
معالم درمنثور ۞ **تنبیہ** ۞ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر رہتا ہے کہ دیکھیے
اوسدن کیا گذرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس دار فانی اور دار العمل مین اوسدن کی ضرور فکر رکھے تا اوسدن مین عذاب سے نجات پاوے

اور جنت کے چین و آرام کو پہونچے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ آپ ایک شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ غنیمت جان پانچ
چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور اپنی صحت کو پہلے بیماری اپنی کے اور اپنی تونگری کو پہلے محتاجی اپنی کے
اور اپنی فراغت کو پہلے شغل اپنے کے اور اپنی حیات کو پہلے موت اپنی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ انسان جوانی
کی حالت مین قادر رہتا ہے ایسے اعمال پر کہ نہین قادر ہوتا اونپر بڑھاپے مین پس ضرور ہے اسکو کہ غنیمت جانے فرصت کو اور مشغول ہو طاعتون مین
جوانی کی حالت مین پہلے بڑھاپے کے اسلیے کہ جوانی کی حالت مین اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالے گا گناہ
کی تو نہین ترک کر سکے گا اوسکو بڑھاپے مین پس لائق ہے اسکو یہ کہ چھوڑے گناہ جوانی مین اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی تو سہل ہون گے
بڑھاپے مین اور یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ بندہ حالت صحت مین قادر ہوتا ہے بھلائیون کے کرنے پر ساتھ مال و بدن اپنے کے پس لائق ہے اسکو کہ
غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بھلائیون کے کرنے مین ساتھ مال و بدن کے اسلیے کہ جب بیمار ہوتا ہے تو ضعیف ہو جاتا ہے بدن
پس نہین قادر رہتا ہے طاعتون پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہے ہاتھ اسکا مال سے تہائی سے زیادہ مین پس نہین تصرف
کر سکتا ہے اپنے مال مین مگر بیچ مقدار تہائی کے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت تونگری مین اور حالت فراغت مین قادر ہوتا ہے طاعتون پر
بلا مانع پس جب بدل جاتی ہے تونگری ساتھ محتاجگی کے اور فراغت ساتھ شغل کے تو ظاہر ہوتے ہین موانع پس نہین قادر ہوتا طاعتون پر بلکہ مشغول
ہوتا ہے امر معاش مین پس لائق ہے اسکو کہ غنیمت جانے تونگری و فراغت کو نیک عملون کے حاصل کرنے کے لیے اسلیے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجاتا ہے
اور فراغت کے پیچھے شغل اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات مین قادر رہتا ہے عمل پر پس جب مر جاتا ہے تو باز رہتا ہے عمل سے پس لائق ہے
اسکو کہ غنیمت جانے اپنی حیات کو اور نہ ضائع کرے اپنی عمر کو لایعنی مین اسلیے کہ ہر دم عمر کے دمون مین سے جواہر نفیس ہے کہ جسکی کچھ قیمت نہین
اسلیے کہ خرید سکتا ہے ساتھ اوسکے خزانہ اوس جنت کے خزانون مین سے کہ جسکی نعمتون کی کچھ انتہا ہی نہین ابد الآباد کو رہین گے پس ضائع کرنا
ان دمون کا اور خریدنا ساتھ انکے اون چیزون کو کہ سبب اسکی ہلاکت کی ہین ساتھ اتباع خواہش نفسانی کے نہایت ہی ٹوٹا ہے پس بلا ہے
جو کوئی پیروی کرتا ہے اپنی خواہش کی کرتا ہے وہ کام کہ ضرر کرتے ہین اسکو یا ہلاک کرتے ہین اسکو بالفعل یا آیندہ کو حالانکہ وہ نہین جانتا
یا جانتا ہے لیکن بسبب خفت عقل کے ترجیح دیتا ہے لذت موجود بے بقا کو اوپر عذابون آخرت کے کہ جنکی کچھ انتہا ہی نہین اور گمان کرتا ہے
بسبب ہیے کے اندھے ہونے کے اور نہایت حماقت کے کہ مین مطلب یاب ہوا کچھ لذت سے اور یہ نہین جانتا وہ احمق کہ مین دنیا سے نکلون گا
اس حال مین کہ جانتا ہونگا کہ ساتھ کسی لذت کے مطلب یاب نہین ہوا اصلا نہ تو دنیا کی لذتون سے اسلیے کہ وہ اوس سے جاتی رہین گی
اور نہ آخرت کی لذتون سے اسلیے کہ اون تک پہونچنے کا نہین پس باقی رہیگا حسرت و ندامت مین اوسوقت کہ نہین نفع دیگی اوسکو ندامت
روایت کی گئی ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا نہین کوئی مریگا مگر کہ نادم ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہوگی ندامت اوسکی یا رسول اللہ
فرمایا اگر نیک کار ہوگا تو نادم ہوگا یہ کہ نیکی مینے زیادہ کیون نہ کی اور اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ ہاے کیون نہ باز آیا مین بدی سے پس
ای غافل نہ ضائع کر عمر اپنی غفلت مین اور کوشش کر بیچ حاصل کرنے اسباب آخرت کے پہلے اسکے کہ آوے دن قیامت کا نہین حاصل کر سکیگا
اوسکو اوسدن پس تو عنقریب دیکھ لیگا اوسدن کو پس نادم ہوئیگا تو اوس عمر اپنی پر کہ فوت ہوئی بیچ غیر طاعت رب تیرے کے اور نہین
نفع دیگی تجکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو
فراغت پر کہ جب فارغ ہونگا تو کرونگا پس یہ اوسکی حماقت سے ہے دو وجہ کر ایک تو یہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرت پر اور
نہین ہے یہ شان عاقل کی فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ یعنی بلکہ ترجیح
دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر و پایندہ تر ہے اور دوسرے عمل کی تاخیر کرنے مین وقت فراغت اپنے تک یہ ضرر ہے کہ کبھی

[illegible]

نہیں پاتا ہی مہلت بلکہ اُچک لیجاتی ہی اوسکو موت پہلے فارغ ہونے اوسکے کے یا زیادہ ہوجاتا ہی شغل اوسکا اسلیے کہ اشغال دنیا کے
مستلزم ہین بعض اونکے بعض کو پس باقی رہیگا بدون توشہ روز آخرت کے پس واجب ہی بندہ پر یہ کہ سبقت کرے طرف اعمال نیک کے جس
حال پر کہ ہو پہلے پہونچنے موت کے بموجب قول اللہ تعالی کے وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ○ یعنی اور جلدی کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑاؤ اوسکا بقدر آسمانون
اور زمین کے ہی طیار کی گئی ہی وہ پرہیزگارون کے لیے پس جسکا دل متعلق ہوا دنیا مین اور لیا اوس سے زائد اپنی حاجت سے قسم کھانے اور پینے
اور لباس سے ضرر کریگا اوسکو مگر یہ کہ مدد کرے طاعت خدا تعالی پر اسلیے کہ جس چیز کو دوست رکھتا ہی انسان اور وہ ہاتھ لگی ہی اوسکو
ضرور ہی کہ مفارقت کریگا اوس سے پس اگر دوست رکھتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب فوت ہونے اوسکے کے یعنی حاصل ہوگا
رنج بقدر اوسکے کہ متعلق ہوگا ساتھ اوسکے دل اوسکا اور اسی لیے کہا بعضے اگلے بزرگون نے کہ جو کوئی دوست رکھے دنیا کو پس چاہیے
کہ دل مین ٹھہرالے تحمل کرنا مصیبتون پر اسلیے کہ محب دنیا کا نہین خالی ہوتا ہی تین مصیبتون سے فکر لازم اور رنج دائم اور حسرت بے انتہا پس
اگر نہو دنیا کی محبت کے لیے عذاب عاجل یعنی دنیا کا مگر یہ تو کافی ہی اوسکے لیے مصیبت ہونے مین پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ چھٹین گی اوس سے
محبوب لذت کی چیزین بسبب موت کے اور ہوگا معذب ساتھ نفس اوس چیز کے کہ لذت اوٹھاتا تھا ساتھ اوسکے بقدر لذت اپنی کے کہ
باز رکھا تھا اوسنے اوسکو سعی کرنے سے بیچ طلب کرنے توشہ روز معاد کے اسلیے کہ اگر ہونگی کسیکے لیے ہزار چیزین محبوب تو اوترینگی
بسبب اونکے نزدیک موت کے ایک وقت مین ہزار مصیبتین اسلیے کہ وہ دوست رکھتا تھا اون سبکو اور سلب کیجاتی ہین اوس سے ایک
لحظے مین وہ سب اور باقی رہتا ہی حسرت وندامت مین بعد مرنے کے اور یہ اول رنج ہی کہ پہونچتا ہی اوسکو بعد مرنے اوسکے کے سواے اوس
عذاب آخرت کے کہ طیار رکھا ہی اللہ تعالی نے واسطے اون لوگون کے کہ دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اور راضی ہین ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ
جسنے دوست رکھا کسی چیز کو سواے اللہ تعالی کے اور نہین تھی محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالی کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے کے
مددگار طاعت خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوسکے ضرر برابر ہی کہ ملی وہ چیز اوسکو یا نہ ملی اسلیے کہ اگر نہ ملی اوسکو تو زندگانی بسر کریگا رنج
وغصے مین اور نہین راحت پانے کا رنج سے اور اگر ملی تھی وہ اوسکو تو ہوگا رنج جو حاصل ہوا تھا اوسکو پہلے حصول اوسکے کے اور حسرت جو ہوگی اوسکو
بعد فوت ہونے اوسکے کے کئی حصے زائد اوس لذت سے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو اور اگر پونہچے بندہ ہر حظ کو حظوظ دنیا سے اور ہر لذت کو
لذتون دنیا کے سے اور گذر گئی عمر اوسکی اوسی حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اُخروی کے ہوگا نزدیک موت کے
اس حالت پر کہ گویا نہین پایا کچھ حظ ولذت حظوظ لذتون دنیا سے اور ہوجائینگے یہ حظوظ ولذتین عذاب اوسکے لیے اور ہوئیگا عذ[اب]
ساتھ نفس اوس چیز کے کہ تھا چین مین بسبب اوسکے دو جہت سے ایک تو بسبب فوت ہونے اوسکے کے باوجود شدت تعلق قلب اوسکے کے
ساتھ اوسکے اور دوسرے بسبب نہ حاصل ہونے اوس چیز کے کہ وہ بہت نافع اور ہمیشہ کو رہنے والی تھی یعنی ثواب آخرت پس محبوب حاصل
فوت ہو جائیگا اوس سے اور محبوب اعظم حاصل نہین ہونے کا اوسکو اور یہ اول عذاب ہی جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلیے
کہ علما نے کہا ہی کہ نہین ہی موت عدم محض اور نہ فنا صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہی ساتھ بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے اور تبدل
ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسرے دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہی کہ اللہ تعالی نے اوسکا نام رکھا ہی
مصیبت کہ فرمایا فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ یعنی پس پہونچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہی اور اوس سے بڑھکر
مصیبت غفلت کرنی ہی اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمین اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لیے اور اتباع ہوی اسلیے کہ اتباع ہوی کا
زہر آلودہ زہرون مین سے کہ باعث ہوتی ہی ہلاکت کی روز جزا کے اسلیے کہ مومن نے ساتھ نفس ایمان کے عہد کیا ہی اللہ تعالی سے یہ کہ

نہین نافرمانی کرنے کا بیچ اوسکی اور یہ اسلیے کہ ایمان کے معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو تا ہی
گویا کہ وہ کہتا ہی کہ بلا شبہہ مینے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی ایک ہی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی عالم مین کوئی
چیز مگر ساتھ علم اور ارادے اور خلق اوسکے کے اور نہین ہی کوئی مستحق عبادت کا مگر وہی اور مینے لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنے کا
مین مگر اوسی کو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہی اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز مین قسم اوامر و نواہی اوسکے سے یہان تک کہ جب بلاوے
اوسکو نفس اوسکا طرف توڑنے عہد مولی اوسکے کے تو لازم ہی اوسکو یہ کہنے اوسکو جیسے کہ کہا یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے
جسوقت کہ بلایا اوسنے اونکو طرف نفس اپنے کے مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس فعل بد سے بلا شبہہ جسنے خریدا ہی مجکو یعنی عزیز مالک میرا ہی اچھی طرح رکھا اوسنے مجکو یعنی پس نہین خیانت کرنیکا
مین اوسکے اہل مین بلا شبہہ نہین مطلب پاتے ہوتے ظالم یعنی زناکار ٭ پس جب کہ نفس بہت راغب ہوا اوس چیز کی طرف کہ خواہش کرتا ہی اوسکی
مثلا زنا و غیر ذلک اور پھر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوسپر اوس جگہہ مین کہ نہین مطلع ہی اوسپر کوئی مگر اللہ تعالی ہوگا یہ فعل دلیل اوپر
صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھ رب اپنے کے بیچ ایمان اپنے کے اسلیے کہ مومن نے جب جانا کہ رضا میرے مولی کی ہوی اسکے ترک مین ہی تو مقدم
رکھے رضا اپنے مولی کی اپنی ہوی پر اور ہووے لذت و محبت اوسکی بیچ اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولی اوسکا اگرچہ مخالف ہوا اپنی ہوی کی اور ہووے
رنج و جفا اوسکا بیچ اوس چیز کے کہ نہ پسند رکھے اوسکو مولی اوسکا اگرچہ ہو موافق ہوی اوسکی کے بلکہ ہووے لذت اوسکی بیچ ترک کرنے شہوت اپنی کے
واسطے اللہ تعالی کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے بیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنیکی خلوت مین سخت تر
مکروہ جاننے اوسکے سے جھوٹ و حبس کے دکھہ کو کیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہا عزیز کی بیوی نے یوسف علیہ السلام کے حق مین وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ
مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ○ یعنی اور اگر نہ کریگا یوسف جو کچھہ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جاویگا وہ اور البتہ
ہوویگا وہ ذلیلون سے ٭ پس کہا عورتون نے اطاعت کر اپنے مالک کی ٭ کیونکہ کہا یوسف علیہ السلام نے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا
یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ٭ یعنی اے رب میرے قیدخانہ محبوب تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین عورتین مجکو طرف اوسکے پس عزیز کی بیوی کا
دل چونکہ خالی تھا ایمان سے مائل ہوئی طرف برائی اور بیحیائی کے باوجود ہونے اوسکے خاوندوالی اور یوسف علیہ السلام کے دل مین چونکہ ایمان غالب تھا
اعراض کیا اونھون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اونسے باوجود ہونے اونکے کے جوان و بن بیوی والے پس جو کوئی عمل کرتا ہی بمقتضای ایمان کے
آتی ہی لذت اوسکو بیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہی طرف اوسکے نفس اوسکا جب کہ ہوا اوسمین غضب اللہ تعالی کا اور مقید ہوتا ہی ساتھ
محاسبہ نفس اپنے کے پر تو کہ ہو حساب اوسپر آسان کل کو اور طریق محاسبے کا یہ ہی کہ دیکھے اپنے احوال مین کہ آیا مجپر اللہ تعالی کے حقوق مین سے
اور لوگون کے حقوق مین سے کچھہ ہی یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہون اوس سے یعنی قضا بھرے اونکی اور پھیر دے
حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور جنکو ہاتھہ و زبان سے ستایا ہوا اونسے بخشواوے اور خوش کرے دل اونکے ساتھ احسان کرنے کے اونپر
یہان تک کہ جب مرے تو نہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض خدا تعالی کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بلا حساب اسلیے کہ اگر مریگا پہلے
ادا کرنے حقوق کے تو گھیر لینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو
اور کوئی کہیگا کہ جھگڑتا تھا تو مجسے اور کوئی کہیگا کہ لیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے
دفع کرنے پر اور پھر نہ دفع کیا تونے مجسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے مجکو خلاف شرع بات پر پس منع کیا تونے مجکو اوس سے
پس اوسوقت کہ وہ اسیطرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امید رکھتا ہوگا مولی
غفار سے کہ شاید وہ چھڑاوے اونکے ہاتھون سے ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

۵۱ [illegible]

لاظلم الیوم یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر نفس ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہے نہیں ہے ظلم آج کے دن پس اوسوقت بیقرار ہوگا
دل اوسکا اور یقین کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونیکا پس سوچ ای غافل اوس مضمون کو کہ ساتھ اوسکے ڈرایا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ فرمایا
ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون ○ یعنی اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم ٭ اور نہ پیروی
کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلیے کہ وہ دشمن ہے بنی آدم کا چاہتا ہے گمراہ کرنا اونکا تو کہ کھینچ لیجاوے اونکو اپنے ساتھ طرف دوزخ کے
پس واجب ہے مومن پر یہ کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور ٹھہراوے اوسکو دشمن جیسے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے ان الشیطن لکم
عدو فاتخذوہ عدوا یعنی بلاشبہہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہے پس ٹھہراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہے فقیہ ابو اللیث نے کتاب تنبیہ
مین کہ بلاشبہہ تیرے لیے چار دشمن ہین کہ محتاج ہے تو یہ کہ جہاد کرے تو ساتھ ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہے اور وہ غدارہ مکارہ ہے
پس اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا یعنی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس
تیرا ہے اور وہ بدترین دشمنون کا ہے دشمن اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنی بڑے دشمنون کا دشمن تیرا نفس تیرا ہے جو درمیان دونون پہلوون تیرے کے ہے اور اللہ تعالی نے
خبر دی ہے کہ وہ نفس بڑا تھا حکم کرنے والا برائی کا ہے کہ فرمایا ان النفس لامارۃ بالسوء اور حکم کرنا ساتھ برائی کے داب عادت
اوسکی ہے اس لیے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم و جاہل اور علم و عدل طاری ہوئے ہین اوسپر اور اگر نہ باقی اوسکو رحمت اللہ تعالی کی اور فضل اوسکا
تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم و جہل پر اور ہوتا جماعت شیطان کے سے اور کھینچتا ہے وہ اوس شخص کو کہ اطاعت کرے اوسکی طرف عصیان
اور مخالفت رحمن کے اسلیے کہ وہ دوڑتا ہے بالطبع بیچ میدان مخالفت کے اور بندہ ساتھ مشقت کے روکتا ہے اوسکو برائی سے پس جسنے چھوڑی
باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہے بیچ فساد اوسکے کے اور تیسرا دشمن شیطان جن ہے پس پناہ مانگ ساتھ اللہ تعالی کے اوس سے
اور چوتھا دشمن شیطان الانس ہے پس حذر کر اوس سے اسلیے کہ وہ شدید تر ہے شیطان الجن سے اسلیے کہ شیطان الجن کا بہکانا ساتھ وسوسے
کے ہوتا ہے اور شیطان الانس رفیق ہے تیرا اوسکا بہکانا ہوتا ہے روبرو سامنے آنکھون کے ہمیشہ چاہتا ہے کہ بہکاوے تجکو راہ حق سے
جیسے کہ کہا ہے بعضے اگلے بزرگون نے کہ تو پناہ مانگتا ہے ساتھ اللہ تعالی کے شیطان جن سے پس بھاگ جاتا ہے وہ اور رفیق شیطان انس
پس نہین ٹلتا ہے یہان تک کہ ڈالے تجکو گناہ مین اور اسی لیے فرمایا نبی علیہ السلام نے لا تصحب الا مومنا ولا یاکل
طعامک الا تقی یعنی نہ مصاحبت کر مگر مومن سے اور نکھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار پس آنحضرت علیہ السلام نے حکم بچنے کا کیا مصاحبت
و مخالطت غیر متقی کے سے اسلیے کہ صحبت و مخالطت پیدا کرتی ہے محبت و الفت دل مین پس لازم ہے یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے
یحشر المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل یعنی اوٹھایا جاویگا قبر سے آدمی اوپر دین دوست اپنے کے
پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمھارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہے اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض
عدو الا المتقین ○ یعنی دوستاوسدن یعنی روز قیامت کے بعضے بعضون کے دشمن ہونگے سوا پرہیزگارون کے پس ہر ایک
دوستون مین سے سوا پرہیزگارون کے کہینگے روز قیامت کے یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ○ یعنی ای خرابی میری نہ پکڑا ہوتا
مینے فلانے کو دوست اور کہیگا یلیت بینی و بینک بعد المشرقین یعنی کسی طرح مجمین اور تجمین فرق ہو مشرق و مغرب کا سا
پس دوست انسان کا او محب اوسکا وہی ہے کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین ضرر ہو اوسکی دنیا کا اور دشمن اوسکا وہ ہے
کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین نفع ہو اوسکی دنیا کا پس بنابر اسکے لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ ٹھہراوے دوست مگر
اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین و امانت پر اور جانے صلاح و تقوی اوسکا اسلیے کہ آدمی ہوگا روز قیامت کے ساتھ اوس شخص کے

یعنی دعوت نکر فاسق کی اور
طعام حاجت مند بھیجو کہ یعنی
زہاد و رسنی ہی بلکہ قال
نزع الحدیث ۱۲ منہ دظلہ

کہ دوست رکھتا تھا اوسکو بسبب اس حدیث کے کہ روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا المرء مع من احب یعنی اوس شخص کے ساتھ ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ فریب مین ڈالے تمکو ظاہر قول علیہ السلام کا المرء مع من احب اسلیے کہ تم نہین لاحق ہونیکے ساتھ نیکون کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلیے کہ یہود و نصاری دوست رکھتے ہین اپنے انبیا کو اور نہین ہونگے ساتھ اونکے روز قیامت کے اور یہ قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ محبت بغیر موافقت کرنیکے عمل مین نہین نفع دیگی اسلیے کہ تعظیم انبیا اور علما اور صلحا کی اور محبت اونکی نہین ہوتی ہی مگر ساتھ اتباع اونکی کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہین وہ طرف اوسکے قسم علم نافع اور عمل صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلیے کہ جسنے اتباع کیا اونکا اور قدم بقدم چلا اونکے ہوگا سبب ملنے ثواب اونکے کا بموجب فرمانے علیہ السلام کے من دعی الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا یعنی جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثوابون اون لوگون کے کہ پیروی کی اوسکی نہین نقص کریگا یہ ثواب کا ملنا اسکو پیروی کرنیوالون کے ثواب مین سے کچھہ اور جسنے پیروی اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اونکے بلکہ مخالفت کی اونکی عمل مین اور مشغول ہوا ساتھہ چومنے ہاتھون اونکے کے اور جھاڑ کر رکھنے جوتیون کے اور چاپلوسی کرنے کے آگے اونکا اور اوٹھہ کھڑے ہونے کے وقت دیکھنے اونکے کے پس نہین ہی یہ کچھہ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلیے کہ اسنے کیا اونکو اپنے ساتھہ محروم ثواب سے پس کون سی تعظیم و محبت ہی اسمین مجالس الابرار الغرض جسکے عمل کم اور حقیر ہون اور مع ذلک محبت رکھے نیکون سے تو اوسکے حق مین یہ حدیث صادق ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت نماز ہی نہ روزہ ہی مگر مین دوست رکھتا ہون خدا اور رسول کو آپنے فرمایا تو اونھین کے ساتھہ ہی جنکو دوست رکھتا ہی اور عرض کی صحابہ نے کہ ہم آپکو جنت مین کہان دیکھینگے آپ بلند منازل مین ہونگے تو نازل ہوئی یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ○ پس نیکون کے ساتھہ ہونے کا مدار اطاعت خدا و رسول کی ٹھہرائی اور جو مخالفت کرے اونکی اور پھر دعوی کرے محبت کا تو وہ روافض کی طرح محب علی ہی اور وعید لم تقولون ما لا تفعلون مین داخل ہی مصرع قول تو چون مصطفی فعلت بمثل بولہب

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهٖ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ

اور تم پاس آچکا ہی یوسف اس سے پہلے کھلی باتین لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی مین اون چیزون سے جو وہ لایا یہان تک کہ جب مر گیا

قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُولًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ○ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

کہنے لگے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ اوسکے بعد کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہی اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرتا وہ جو جھگڑتے ہین

فِي آيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ أَتٰهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

اللہ کی باتون مین بغیر کچھہ سند کے جو پہنچی ہو اونکو بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان اور ایمان دارون کے ہان اسی طرح مہر کرتا ہی اللہ ہر

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○

دل پر غرور والے سرکش کے ۔ مق

اور تحقیق آیا تھا پہلے اس سے تمہارے پاس یوسف ساتھہ نشانیون کے پس ہمیشہ شک مین تھے تم اوس چیز سے کہ لایا تھا تمہارے پاس اوسکو تو اوسوقت کہ مر گیا کہا تمنے نہین بھیجیگا خدا بعد اوسکے کوئی پیغمبر اسی طرح گمراہ کرتا ہی خدا اوسکو کہ وہ ہی حد سے گذرنے والا شک لانے والا گمراہ کرتا ہی اونکو کہ مکابرہ کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر حجت کے کہ آئی ہو آگے اونکے سخت ناپسند ہوا یہ مکابرہ اونکا نزدیک خدا کے اور نزدیک اونکے

ایمان لائے ہین اسی طرح مُہر رکھتا ہی خدا اوپر ہر دل متکبر سرکش کے ❊ تفسیر ❊ حضرت یوسفؑ کی زندگی مین قائل نہوئے بعد اونکی
موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسفؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہوگا یا وہ انکار یا یہ
اقرار بھی زیادہ گوئی ہی ❊ ف ❊ یوسف سے مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بعضون نے کہا یوسف بن ابراہیم بن یوسف
بن یعقوب کہ رہے وہ نبی ہوکر اونمین بیس برس اور کہا گیا ہی کہ فرعون موسی بھی فرعون یوسف تھا کہ جیتا رہا موسی علیہ السلام کے
زمانے تک اور بعضون نے کہا کہ یہ فرعون اور تھا پھر تقدیر توبیخ کی اونکو یہ کہ یوسف علیہ السلام آئے تمھارے پاس پہلے موسی کے ساتھ معجزات
کے تو اوس وقت تک کہ مرا الخ یعنی قائم رہے تم اپنے کفر پر اور گمان کیا تم نے کہ انکے بعد کوئی رسول ساتھ معجزون کے نہین آنے کا اسی طرح
یعنی مانند اس گمراہ کرنے کے گمراہ کرتا ہی اللہ ہر حد سے بڑھ جانے والے کو یعنی نافرمانی اوسکی کے اور شک کرنے والے کو اوسکے دین مین خدا کی
آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین ❊ ف ❊ مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بینات سے قول اوسکا ءارباب متفرقون
خیر ام اللہ الواحد القہار یعنی کیا رب متفرق بہتر ہین یا اللہ واحد قہار یا بینات سے مراد زندہ کرنا ایک گھوڑے کا اور گواہی
شیرخوارہ کی اوپر برأت اونکی کے کہ سورہ یوسف مین مذکور ہی اور کہا ہی علما نے کہ فرعون زمانہ موسی علیہ السلام کا وہی فرعون زمانہ
یوسف علیہ السلام کا ہی یوسف کا ایک گھوڑا قیمتی تھا وہ مرگیا اور اپنی دعا سے اوسکو زندہ کیا فرعون حضرت یوسف پر ایمان لایا اور بعد
وفات یوسفؑ کے پھر مرتد ہوگیا اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے تک زندہ رہا مومن آل فرعون نے اون چیزون سے تنبیہ فرعونیون کی کی اور بحسب ایک
قول کے فرعون موسی اولاد فرعون یوسف سے ہی اور مراد یوسف سے آیت مین یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب ہین کہ حق تعالی نے اونکو فرعون
موسی پر بھیجا بیس برس تک قبطیون مین رہے معجزے دکھاتے تھے وہ ایمان نہ لائے قصہ وس سے فرعونیون کو یاد دلایا ❊ بحر ❊

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى

اور بولا فرعون اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین پہونچون رستون مین رستون مین آسمانون کے پھر جھانک دیکھون

اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا

موسی کے معبود کو اور میری اٹکل مین تو وہ جھوٹھا ہی اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے فرعون کو اوسکے برے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

داؤ تھا فرعون کا سو کھپنے کے واسطے ❊ مو ❊

اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لیے ایک محل تو کہ جا پہونچون مین بسبب اوسکے رستون کو آسمانون کے رستون کو تو کہ جھانکون مین طرف
پروردگار موسی کے اور تحقیق مین جھوٹا گمان کرتا ہون اوسکو اور اسی طرح آراستہ ہوئے فرعون کی نظر مین عمل بد اوسکے اور باز رکھا گیا راہ
صواب سے اور نہین تھی حیلہ سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت مین ❊ تفسیر ❊ اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم اپنی کے
یا از راہ جہل و حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اوسکا ہامان تھا کہ بنا میرے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضون نے کہا کہ صرح کہتے ہین ایک عمارت
ظاہر کو کہ دیکھنے والے پر پوشیدہ نہو اگرچہ دور سے دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو
محل بنوانے کا تو اوسنے پچاس ہزار بنانے والے سوا مزدورون کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اوسکے برابر کوئی عمارت نتھی ہین جب
بنا چکے تو فرعون چڑھا اوپر اوسکے اور تیر پھینکا آسمان کی طرف وہان سے وہ تیر لہو کا بھرا ہوا پھرا اوسکی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اوسنے کہ
قتل کیا مینے الٰہ موسی کو عیاذاً باللہ منہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسی علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کہا
دیکھ کہ مین اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون جیسا کہ جب وہ پلید چڑھ چکا تو جبرئیل کو حکم ہوا اونھون نے انکر ایک پر مارا پس تین ٹکڑے ہوئے اوسکے

[illegible]

ایک ٹکڑا اوسمین سے فرعون کے لشکر پر گرا پس مرے اونمین سے دس لاکھ آدمی اور ایک ٹکڑا دریا مین پڑا اور ایک ٹکڑا مغرب مین اور نہ باقی رہا بنانے والون مین سے کوئی چنانچہ مفصل قصہ اسکا سورۂ قصص مین مذکور ہی ؛ جھوٹا گمان کرتا ہون یعنی اس قول اوسکے مین الٰہ غیری یعنی اوسکے لیے کوئی معبود سوا میرے نہی اور اسی طرح یعنی مثل اس تزین کے اور اس صد یعنی رکھنے کی زینت دیا گیا واسطے فرعون کے عمل اوسکا اور روکا گیا راہ مستقیم سے اور زینت دینے والا شیطان ہی ساتھ وسوسے کے مانند قول اللہ تعالی کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ یا زینت دینے والا اللہ تعالی ہی جیسے کہ فرمایا وَزَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ یعنی اور زینت دی ہمنے اونکے لیے اعمال اونکے پس وہ سرگردان ہین ؛ **حل معانی تنبیہ** ؛ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہ جیسے فرعون کفر و شرک اور اعمال بد سے اور نافرمانی سے تباہ و ہلاک ہوا ایسے ہی ای امت محمدی تم اگر شرک و کفر کروگے اور اعمال بد و نافرمانی رسول کی کروگے تو خراب و ذلیل اور ہلاک ہوو گے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر چیز مین اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے تو روز قیامت کے حساب آسان ہوا اور مناقشہ حساب مین نہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ فِيْهِ ؛ یعنی نہین ٹلنے کے قدم بندے کے روز قیامت کے یہان تک کہ سوال کیا جاویگا چار چیزون سے اوسکی عمر سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور اوسکے بدن سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین روایت کی یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پس ضروری ہی اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ جانے کہ وہ سوال کیا جاویگا روز قیامت کے اور مناقشہ کیا جاویگا حساب مین اور مطالبہ کیا جاویگا ذرہ ذرہ برابر برائیون کا اور متحقق ہی یہ بات کہ نہین نجات دیگا اوسکو اون برائیون کی جزا سے مگر لازم کرنا محاسبہ نفس کا بیچ تجارت کرنے اوسکی کے آخرت کے لیے اور لازم کرنا مطالبہ اوسکے کا بیچ دمون اور ساعتون اور حرکات و سکنات اوسکی کے پس بلاشبہ جسنے حساب لیا اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ حساب لیا جاویگا اوس سے ہلکا ہوگا اوسپر روز قیامت کے حساب اوسکا اور حاضر ہوگا وقت سوال کے جواب اوسکو اور اچھا ہوگا ٹھکانا اور انجام کار اوسکا اور جو کہ نہ حساب لیگا نفس سے ہمیشہ رہیگی حسرت اوسکو اور میدان قیامت مین بہت کھڑا رہنا پڑیگا اوسکو اور برائیان اوسکی باعث خرابی اور غضب الٰہی کی ہونگی پس اس صورت مین ضروری ہی مومن کو یہ کہ نہ غافل ہو اپنی آخرت کی تجارت مین مراقبے نفس اپنے کے سے حرکات و سکنات و خطرات اوسکی مین اسلیے کہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلی اور پہونچنا سدرۃ المنتہی کو ہی ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے پس خوب حساب کرنا اس تجارت مین پر ضروری ہی خوب حساب کرنے سے بیچ تجارت دنیا کے اسلیے کہ نفعے تجارت دنیا کے بہ نسبت نعمتون عقبی کے کہ ہمیشہ ہین تھوڑے قلیل ہین اور سریع الزوال اور نہین بہتری ہی اوس خیر مین کہ ہمیشہ نرہے بلکہ جو شر کہ ہمیشہ نرہے بہتر ہی اوس خیر سے کہ ہمیشہ نرہے اسلیے کہ جو شر کہ ہمیشہ نرہے جب جاتی رہیگی باقی رہیگی خوشی ہمیشہ کو اور جو خیر کہ ہمیشہ نرہے جب جاتی رہے گی باقی رہیگا تاسف ہمیشہ کو پس بنا بر اسکے لائق ہی مومن کو کہ جب صبح ہو اور فارغ ہو صبح کے فرض سے یہ کہ فارغ کرے اپنے دل کو ایک ساعت اور کہے اپنے نفس سے کہ ای نفس نہین ہی میرے لیے بضاعت یعنی اسباب تجارت مگر عمر میری پس جب کہ فنا ہوگی فنا ہوگا اصل مال اور واقع ہوگی ناامیدی تجارت سے اور طلب نفع سے اور یہ دن نیا دن ہی کہ مہلت دی ہی اللہ تعالی نے مجکو اوس مین اور تاخیر دی ہی میری اجل مین اور اگر مار ڈالتا مجکو تو البتہ آرزو کرتا مین یہ کہ پھیرے مجکو طرف دنیا کے ایک دن کو تو کہ عمل کرون مین اوسمین اچھے پس گمان کرتا ہون مین ای نفس کہ تو مر گیا تھا پھر پھیر اگیا تو طرف دنیا کے پس بچا اپنے کو پھر بچا اپنے کو اس سے کہ ضائع کرے تو اس دن کو پس بلاشبہ ہر ساعت عمر کی ساعتون مین سے بلکہ ہر دم اوسکے دمون مین سے

۵۱ عباس [illegible] روایت [illegible] لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمۃ حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم [illegible] مسلم ۵۲ [illegible]

جو ایسی نفیس ہی بے بدل کہ خرید سکتا ہی اس سے خزانہ جنت کے خزانون مین سے کہ بے انتہا ہین نعمتین اوسکی اور ابدالآباد رہین گی پس ہونے چکنا ان
دمون کا اس حال مین کہ بیکار تھے یا گناہون مین مصروف تھے نہایت ہی ٹوٹا اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ عمر انسان کی ایک وقت ہی واسطے اعمال
نیک اوسکے کہ جو نزدیک کر دیتے ہین اوسکو طرف اللہ تعالی کے اور لازم کرنے والے ہین اوسکے لیے ثواب بہت کو روز حساب کے اور یہی سعادت ہی
کہ لائق ہی انسان کو یہ کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے مین تو روز قیامت کے پہل اوسکا پاوے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰی یعنی نہین مفید ہی انسان کے لیے مگر جو کچھ کہ سعی کرے سعادت کے حاصل کرنے مین پس جو جزو کہ فوت ہو عمر سے اس حال مین کہ
خالی ہو عمل صالح سے فوت ہوگا سعادت آخرت سے بقدر اوسکے اور اسی لیے بہت رعایت کرتے تھے اگلے بزرگ اپنے دمون کی اور لحظون کی
اور سبقت کرتے تھے طرف غنیمت جاننے ساعتون اور وقتون اپنے کے اور نہین ضائع کرتے تھے اپنی عمرون کو بیچ چیزون باطل و تقصیرات کے
کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ تھی وہ اپنی ساعتون پر شفیق تر تمسے اپنے دینارون پر اور درہمون پر پس بلا شبہہ
ایک تم مین کا جیسے کہ نہین دوست رکھتا ہی یہ کہ خرچ ہو اوسکے پاس سے ایک درم مگر اوس چیز مین کہ عود کرے طرف اوسکے نفع اوسکا اسیطرح وہ
نہین دوست رکھتے تھے یہ کہ خرچ ہو اونکی عمرون مین سے ایک ساعت مگر بیچ اوس چیز کے کہ عود کرے طرف اونکے نفع اوسکا پس رات دن کی چوبیس
ساعتین ہین اور وارد ہوا ہی خبر مین جیسے کہ ذکر کیا ہی اوسکو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ بندے پر پیش کیے جاوینگے روز قیامت کے
واسطے ہر دن اور رات کے چوبیس خزانے صف بصف پس کھولا جاویگا واسطے اوسکے اونمین سے ایک خزانہ پس دیکھے گا اوسکو بھرا ہوا نور سے
بسبب نیکیون اپنی کے کہ کین تھین اوس ساعت مین پس پونہچے گا اوسکو فرح اور سرور اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے دوزخیون پر تو مدہوش
کر دے اونکو وہ فرح و سرور معلوم کرنے دکھ آگ کے سے اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک اور خزانہ پس دیکھے گا اوسکو سیاہ تاریک کہ پھیلے گی بدبو اوسکی
اور ڈھانک لیگی اوسکو تاریکی اوسکی اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ نافرمانی کی تھی اللہ تعالی کی اوسمین پس پونہچیگا اوسکو حزن و غم اسقدر کہ اگر
تقسیم کیا جاوے جنتیون پر تو منغص کر دے اونپر چین جنت کا اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو خالی نہین ہوگی اوسمین وہ چیز
کہ خوش کرے اوسکو اور نہ وہ چیز کہ غمگین کرے اوسکو اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ سو رہا تھا اوسمین یا مشغول ہوا تھا ساتھ کسی چیز کے مباحات دنیا
سے پس حسرت کریگا اوسکے خالی ہونے پر اور پونہچیگا اوسکو الم اسقدر کہ پہونچتا ہی اوس شخص کو کہ قادر ہوا تھا بہت سے فائدے پر اور بادشاہت بڑی پر
اور مہمل چھوڑ دیا اوسکو اور تساہل کیا اوسمین یہان تک کہ جاتی رہی وہ اوس سے اور اسی طرح پیش کیے جاوینگے اوسپر خزانے اوقات اوسکی کے
درازی عمر اوسکی مین پس لائق ہی اوسکو یہ کہ کوشش کرے اونکے معمور کرنے مین اور نہ چھوڑے اونکو خالی احوال سے کہ وہ اسباب سعادت
اور بادشاہت اوسکی کے ہین اور سعی کرے بیچ محافظت سات اعضا اپنے کے کہ وہ آنکھ ہی اور کان اور زبان اور پیٹ اور ستر اور ہاتھ اور پانون
اسلیے کہ اسنے اگر کیا ساتھ ایک کے انمین سے گناہ تو ہوگا ناشکری کرنے والا واسطے نعمت اللہ تعالی کے بیچ تمام اسباب کے کہ ضرور ہین اوسکو
عمل کرنے مین اسلیے کہ مقصود دنیا کے پیدا کرنے سے اور اوس چیز کے پیدا کرنے سے کہ دنیا مین ہی یہ ہی کہ مدد چاہے انسان اوپر پہونچنے کے طرف
طاعت اللہ تعالی کے اور نہین ممکن ہی پہونچنا طرف طاعت اللہ تعالی کے مگر بسبب ہمیشہ رہنے بدن کے اور نہین باقی ہی بدن مگر بسبب غذا کے
اور نہین حاصل ہوتی غذا مگر بسبب پانی اور ہوا کے اور نہین تمام ہوتا یہ مگر بسبب پیدا ہونے زمین و آسمان کے پس جسنے استعمال کیا کسی عضو کو اپنے
اعضا مین سے بیچ غیر طاعت اللہ تعالی کے ہوگا ناشکر واسطے نعمت اللہ تعالی کے ان سب مین پس ضرور ہی محافظت اعضا کی اسلیے کہ محافظت اونکی
وہی اصل مال ہی اور نفع بعد اسکے ہی پس جسکے لیے نہو اصل مال کیونکر حاصل ہوگا اوسکے لیے نفع اور یہ ساتون اعضا اسلیے ہین واسطے
ہلاک و نجات کے پس جو شخص ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا بسبب مہمل چھوڑنے انکے کے اور نہ محافظت کرنے انکے کے اور جو کوئی نجات
پاویگا نجات پاویگا بسبب محافظت انکی کے اور نہ مہمل چھوڑنے انکے کے پس محافظت انکی بنیاد ہر خیر کی ہی اور مہمل چھوڑنا انکا بنیاد ہر شر کی

اور جہنم کے سات دروازے ہین اور نہین متعین ہوئے ہین یہ دروازے مگر اوسکے لیے کہ نافرمانی کی اللہ تعالی کی ساتھ ان اعضا سات کے پس لازم ہی
محافظت انکی گناہون انکے سے کہ آنکھ کو محفوظ رکھے دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا بلکہ ہر فضول سے کہ نہین ہی حاجت
اوسکی اس لیے کہ اللہ تعالی سوال کریگا بندے سے فضول نظر سے جیسے کہ سوال کریگا اوس سے فضول کلام سے اور جسوقت کہ محفوظ رکھا اوسکو
فضول نظر سے نہ اکتفا کرے اوسپر بلکہ صرف کرے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہی اوسکے لیے کہ وہ تفکر کرنی ہی طرف عجائب
صنعت اللہ تعالی کے توکہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکے اوپر وجود اوسکے کے اور قدم اوسکے کے اور وحدت و قدرت اوسکی کے اور ارادہ اور
علم اوسکے کے اور حیات اوسکی کے اور تفکر کرنی ہی بیچ کتاب اوسکی کے اور سنت رسول اوسکے کے اور تمام کتابون دین کے توکہ سیکھے امور دین
اپنے کے اور نصیحت پکڑے اور اسی طرح کرے ہر عضو مین خصوصًا اوس عضو مین کہ وہ رأس الاعضا ہی یعنی دل کہ لازم ہی پاک کرنا اوسکا اخلاق
بد سے اور مزین کرنا اوسکا ساتھ اخلاق حمیدہ اور کامل کرنا اوسکا ساتھ علم باعمل کے اسلیے کہ جو کوئی سیکھے ایک مسئلہ مسائل دین سے لائق ہی اوسکو یہ
ہو عمل کرنے والا اوسپر والا پوچھا جاویگا روز قیامت کے اوس سے دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَعَنْ عِلْمِهِ مَا عَمِلَ
فِيهِ پس اس سے ڈرہی سوال کا اسلیے کہ آنحضرت نے نہین فرمایا وَعَنْ عِلْمِهِ مَا قَالَ یعنی پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوسپر اور یہ
نہین فرمایا کہ پوچھا جاویگا عالم سے کہ کیا کہا اوسمین پس چاہیے کہ دیکھے علم مین کہ آیا عمل کیا اوسپر اور ہوا صادقین سے کہ جنکی تعریف کی اللہ تعالی
نے ساتھ قول اپنے کے أُولٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا یا خلاف علم کے کام کیے اور داخل ہوا بیچ قول علیہ السلام کے أَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللهُ بِعِلْمِهِ یعنی سخت ترین لوگون کا عذاب مین روز قیامت کے وہ عالم ہی کہ نفع دیا اوسکو اللہ
ساتھ علم اوسکے کے اور روایت کیا گیا ہی ابن مسعود رض سے کہ اونھون نے کہا کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر کہ تنہائی مین دیکھے گا اللہ تعالی کو جیسے
کہ تنہائی مین دیکھتا ہی ایک تمھارا چاند کو چودھوین رات مین پھر فرماویگا مَا غَرَّكَ بِي يَا ابْنَ آدَمَ یعنی کس چیز نے مغرور کیا تجکو مجہر ای
ابن آدم کیا عمل کیا تو نے اوس علم پر کہ جانا تو نے ای ابن آدم کیا جواب دیا تو نے رسولون کو ای ابن آدم آیا نہین تھا مین نگہبان تیری
آنکھون پر اس حال مین کہ تو دیکھتا تھا طرف اوس چیز کے کہ نہین درست تھا تجکو دیکھنا آیا نہین تھا مین نگہبان تیرے کانون پر اور
اسی طرح تمام اعضا پر پس سوچ ای مسکین بیچ بڑی خیانت اپنی کے جسوقت کہ یاد دلاویگا تجکو اللہ تعالی گناہ تیرے بالمشافہ جسوقت
کہ فرماویگا تجکو ای بندے میرے آیا نہ حیا کی تو نے مجھسے پس ظاہر کی تو نے سامنے میرے برائی اور حیا کی تو نے میری مخلوق سے اور ظاہر کی تو نے
اونکے لیے بھلائی کیا تھا مین خوار تر تجپر تمام بندون اپنے سے سبک جانا تو نے نظر کرنا میرا طرف تیرے اور نہ پروا کی تو نے اوسکی اور بری
جانی تو نے نظر غیر میرے کی پس کیا ہوگا حال تیرا اور خجالت تیری جسوقت کہ شمار کریگا اللہ تعالی تجپر نعمتین اپنی اور گناہ تیرے اور انعام اپنے اور
برائیان تیری پس اگر انکار کریگا تو کسی چیز کا تو گواہی دینگے تجپر اعضا تیرے پس فضیحت ہوویگا تو خلائق کے سامنے بسبب گواہی دینے اعضا کے
مگر یہ کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی مؤمن سے یہ کہ ڈھانکیگا اوسپر گناہ اوسکے اور نہین مطلع کریگا اوسپر غیر اوسکے کو جیسے کہ روایت کیا گیا ہی
ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نزدیک کریگا اللہ ایک بندے کو اپنے سے روز قیامت کے اور رکھیگا اوسپر اپنا دست عنایت
اور ڈھانکیگا اوسکو تمام خلائق سے اور دیگا اوسکو اعمال نامہ اوسکا اوس پوشیدگی مین اور فرماویگا اوسکو کہ پڑھ اعمال نامہ اپنا پس دیکھیگا
نیکیان پس روشن ہو جائیگا بسبب اوسکے چہرہ اوسکا اور دیکھیگا برائیان پس سیاہ ہو جائیگا بسبب اوسکے مونہہ اوسکا پس فرماویگا اللہ تعالی
واسطے اوسکے کہ آیا پہچانتا ہی تو اونکو ای بندے میرے پس عرض کریگا وہ ہان ای رب میرے پہچانتا ہون پس فرماویگا کہ بلاشبہہ مین زیادہ جانتا ہون
انکو تجھسے تحقیق بخشا مینے انکو تیرے لیے پس ہمیشہ رہیگا کہ گذریگا نیکی مقبول پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کا اور گذریگا برائی بخشی گئی پر پس سجدہ
کریگا یعنی شکر کا پس نہین دیکھینگے خلائق اوس سے مگر یہ یعنی سجدات شکر کے کرنے یہان تک کہ پکارینگے خلائق بعض اونکے بعض کو خوشحالی ع

۵۱ فضول یعنی [illegible]

۵۲ یعنی کلام اللہ
۵۳ یعنی حدیث شریف

۵۴ [illegible]

واسطے اس بندے کے کہ نہین نافرمانی کی اسنے کبھی اور نہین جانینگے وہ اوس چیز کو کہ گذری درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالی کے بیچ
اوس چیز کے کہ واقف کیا اوسکو اوسپر اور خبرین اس معنی کی بہت وارد ہوئین ہین اور یہ فضیل ہوگا اللہ کی جانب سے کہ وہ خطاب کریگا اوسکو
خطاب مہربانی کا کہ فرماویگا اوسکو کہ آیا جانتا ہی تو اے بندے میرے پس کہیگا جانتا ہون مین اے رب میرے اور فرماویگا اللہ تعالی از راہ منت رکھنے کے
اوسپر اور ظاہر کرنے فضل اپنے کے کہ مینے ڈھانکا اونکو تجپر دنیا مین اور نہین فضیحت کیا مینے تجکو بسبب اونکے اور مینے بخشا اونکو تیرے لیے
آج کے دن کہا گیا ہی کہ یہ وہ گناہ ہونگے کہ توبہ کی ہوگی اونسے جیسے کہ ذکر کیا ابو نعیم نے اوزاعی سے کہ اوسنے نقل کیا ہلال بن سعد سے
کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہون کو لیکن نہین مٹاتا اونکو نامۂ اعمال سے یہان تک کہ واقف کریگا اوسکو اوسپر روز قیامت کے اگرچہ توبہ کی ہوگی
اوسنے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرنے کر اپنے شیخ سے کہ نہین معارض ہوتی ہی یہ حدیث اوس مضمون کے کہ کلام اللہ اور حدیث مین ہی
کہ سیأت بدل کیے جاتے ہین بسبب توبہ کے حسنات سے پس شاید کہ یہ بعد واقف کرنے اوسکے کے ہو اون گناہون پر اور دلالت کرتی ہی اوسپر
وہ روایت کہ نقل کی گئی ہی ابن مسعودؓ سے کہ اونہون نے کہا کہ نظر کریگا انسان روز قیامت کے اپنے اعمال نامے مین پس دیکھے گا اوسکے اول
مین گناہ اور اوسکے آخر مین نیکیان پس جب کہ پھر کر دیکھیگا اوسکے اول مین دیکھیگا تمام نیکیان ہین نیکیان ہین اور روایت کیا گیا ہی
ابن عباسؓ سے کہ اونہون نے کہا کہ جب توبہ کرتا ہی بندہ قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی اور بھلا دیتا ہی فرشتون عمل کے لکھنے والون کو برائیان اوسکی
کہ جانتے تھے اور بھلا دیتا ہی اوسکے اعضا کو جو کچھ کہ جانتے ہین وہ خطائین اوسکی اور بھلا دیتا ہی اوسکے ٹھہرنے کی جگہہ کو زمین سے اور اوسکے
دروازے کو آسمان سے یعنی زمین پر جس جگہہ گناہ کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے جو گناہ چڑھتے تھے اونکو بھلا دیتا ہی گناہ اوسکے تو کہ آوے
روز قیامت کے اس حال مین کہ نہو کوئی چیز مخلوقات مین سے کہ گواہی دے اوسپر کہا گیا ہی کہ یہ حال اون گناہون کا ہی کہ اللہ کے گناہ کیے ہونگے اور
جو کہ بندون کے گناہ ہونگے پس ضرور ہی اونمین بدلا ہونا ساتھ نیکیون کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جسپر ہو حق بھائی
مسلمان کا قسم آبرو ریزی یا مال سے پس چاہیے کہ بخشوالے اوس سے آج پہلے اسکے کہ مواخذہ ہوگا اوس سے اوسدن کہ نہ دینار ہوگا اوسمین اور
نہ درہم اگر ہووینگے اوسکے لیے عمل نیک تو لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہین ہونگی اوسکی نیکیان تو لیجاوینگی برائیان مظلوم
کی اور رکھی جاوینگی ظالم پر اور روایت کی گئی ہی ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی مفلس کہا صحابہ نے
مفلس ہام مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ متاع فرمایا کہ بلاشبہہ مفلس میری امت مین سے وہ ہی کہ آویگا روز قیامت کے ساتھ نماز
اور زکوۃ کے اور آویگا اس حال مین کہ برا کہا تھا کسیکو اور بہتان لگایا تھا کسیکو اور مارا تھا کسیکو اور کھا گیا تھا مال کسیکا پس
دی جاوینگی کسیکو کچھ نیکیان اوسکی اور کسیکو کچھ نیکیان اوسکی پس اگر ہوچکین گی نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزا کے
گناہون کے اوسپر ہی یعنی بدلا اون حقوق کا کہ اوسپر ہین تمام نہوا کچھ باقی رہ گیا تو لیے جاوینگے کچھ گناہ مظلوم کے اور ڈالے جاوینگے اوسپر پھر
ڈالا جاویگا وہ دوزخ مین پس جب ثابت ہوا یہ تو واجب ہی ہر مسلمان پر جلدی کرنی طرف تدارک حال اپنے کے پس دیکھے کہ آیا اوسپر ہین حقوق
اللہ تعالی کے سے اور حقوق لوگون کے سے کچھ یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہین اوس سے پس قضا بھرے
اونکی اور پھیرے حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور بخشوالے اوس شخص سے کہ ستایا ہی اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور زبان سے اور تمام اعضا اپنے سے
اور خوش کرے دل اونکے یہان تک کہ مرے اس حال مین کہ نہ باقی ہو اوسپر کوئی فرض خدا کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بغیر حساب
کے اسلیے کہ یہ اگر مریگا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو گھیرینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے اوسکے پس کوئی کہیگا کہ مارا تھا تونے
مجکو اور کوئی کہیگا خیانت کی تھی تونے میری اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ ٹھٹھا کیا تھا تونے مجسے اور کوئی کہیگا
غیبت کی تھی تونے میری اور کوئی کہیگا لیلیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا بیچی تھی تونے میرے ہاتھہ کوئی چیز اور چھپایا تھا مجسے عیب اپنی چیز کا

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو مجھسے اپنی چیز کے بھاؤ بتانے مین اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع
کرنے پر پس نہ دفع کیا تونے مجھسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے مجکو خلاف شرع کرتے اور نہ منع کیا تونے مجکو اوس سے پس آسوقت کہ
وہ اسی طرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اسلیئے کہ نہین باقی رہا تھا اسکی عمر مین کوئی شخص اون شخصون مین سے کہ معاملہ کیا تھا
اوس سے ساتھ درہم کے یا بیٹھا تھا اوسکے ساتھ مجلس مین مگر کہ اسپر کچھ حق اوسکا آتا ہوگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا ٹھٹھا کیا تھا اوس سے
یا خیانت کی تھی یا نظر حقارت سے دیکھا تھا اوسکو اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امیدوار ہوگا مولی عفار سے کہ شاید وہ چھڑا دے
اوسکو اونکے ہاتھون سے کہ ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ یعنی آج کے دن
بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوسکا کہ کیا تھا نہین ہے ظلم آج کے دن پس اوسوقت نکلنے لگیگا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنی ہلاکت کا پس
سوچ ای غافل اوس مضمون کو کہ ڈرایا تجکو اللہ نے ساتھ اوسکے اپنی کتاب مین کہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ
یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا ہی تو آج کے دن ساتھ آبروریزی لوگون کے
اور لینے اموال اونکے کے اور کیا سخت حسرت ہوگی تجکو اوسدن جسوقت کہ کھڑا ہوویگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہہ کیا جاویگا
تجسے خطاب سیاست کا اس حال مین کہ تو مفلس فقیر عاجز ہوگا نہین قادر ہوگا تو اسپر کہ ادا کرے کسیکا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس
اوسوقت لیا جاویگا تیرے حسنات سے کہ جنمین صرف کی تھی تونے عمر اپنی اور دی جاوینگی تیرے مدعیون کو عوض حقوق اونکے کے جیسے کہ
وارد ہوا ہی حدیثون مین پس دیکھ طرف مصیبت اپنی کے ایسے دن مین اسلیئے کہ بہت ہی کم پائی جاوینگی تیرے لیئے نیکیان کہ خالص ہون
ریا سے اور شیطان کے مکرون سے اور اگر خالص بھی ہوگی کوئی ایک آدھ نیکی مدت دراز مین تو دوڑینگے اوسکی طرف مدعی تیرے اور لیوینگے
اوسکو اور کہا گیا ہی کہ اگر ہوگا کسی شخص کے لیئے ثواب ستر نبیون کا اور ایک مدعی ہوگا اوسکا بسبب آدھے دانق کے کہ مقدار ایک ٹکے کی ہی
تو نہین داخل ہوگا بہشت مین یہان تک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور بعضون نے کہا ہی کہ لیجاوینگی بعوض ایک دانق کے سات سو نمازین مقبول
اور دی جاوینگی مدعی کو ذکر کیا اسکو قشیری نے بحر مین اور کہا امام غزالی رحمہ نے احیا مین کہ شاید کہ اگر تو محاسبہ لیتا اپنے نفس سے اس حال مین
کہ تو مواظبت کرتا ہوتا قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہین گذرتا تجپر کوئی دن مگر اس حال مین کہ جاری ہوئی تیری زبان پر غیبت
مسلمان کی کہ جو لے لیوینگے تمام نیکیون تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیآت کا کہ وہ کھانا حرام کا ہی اور شبہات کا اور تقصیر کرنی عبادتون
مین اور کیونکر خلاصی ہوگی حقوق سے اوسدن کہ بدلا لیا جاویگا اوسمین واسطے بکری بے سینگ کی سینگ والی بکری سے اور کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ
تُرٰبًا یعنی ای کاشکے ہو جاتا مین مٹی پس ڈر اللہ سے ای مسکین بندون کے حقوق مین اسلیئے کہ جو اللہ کے حقوق ہین خاص کر پس مغفرت اونکی سہل ہی
اور جو کہ تجپر حقوق بندون کے ہین پس ضرور ہی بخشوانا اونکا اونسے کہ جنکے حق ہین پس جسپر دشوار ہو بخشوانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ بہت کرے اعمال صالحہ
بخشش چاہے اکثر اوقات اوسکے لیئے کہ ظلم کیا ہی اوسپر خواہ مومن مرد ہو خواہ مومن عورت پس بلاشبہہ وہ جب کہ کریگا یہ امید ہی اللہ تعالی کے فضل و
کرم سے یہ کہ راضی کر دیگا اوسکے مدعی کو روز قیامت کے بموجب اوس روایت کے کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام اوسوقت کہ
بیٹھے ہوئے تھے ناگہان ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئے سامنے کے دندان مبارک آپکے پس عرض کیا گیا اونسے کہ کیون ہنستے ہین آپ یا رسول اللہ
پس فرمایا کہ دو شخص میری امت مین سے دو زانو بیٹھینگے آگے رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دونون مین سے یعنی مظلوم کہ ای رب میرے لے حق میرا
اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی ظالم کو کہ دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوسکا پس کہیگا ظالم ای رب میرے
نہین باقی رہا میرے حسنات مین سے کچھ پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی مظلوم کو کہ کیا کریگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال مین کہ نہین باقی رہا اوسکے حسنات
سے کچھ پس کہیگا مظلوم ای رب میرے پس چاہیے کہ لادے جاوین بوجھ گناہ میرے کے اسپر پس جاری ہوئین دونون آنکھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

یعنی اوسیارہ بعد تمام بیان جن جاوین کی [illegible]

[illegible]

یعنی آپ روئے پھر فرمایا کہ بلاشبہ وہ دن ایسا دن ہوگا کہ محتاج ہونگے لوگ اوسمین یہ کہ اوٹھائے جاوین اونسے بوجھ گناہون اونکے پھر
فرمایا آنحضرت نے کہ پس فرماویگا اللہ تعالی واسطے طالب حق اپنے کے کہ اوٹھا نظر اپنی طرف جنتیون کے پس اوٹھاویگا نظر اپنی پس دیکھیگا
ایسی خیر و نعمتین کہ خوش کرینگی اوسکو پس کہیگا کہ کسکے لیے ہین یہ ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ واسطے اوسکے ہین کہ دیوے مجھکو
مول اسکا پس کہیگا کہ کون قدرت رکھتا ہی اسکے مول کی ای رب میرے پس فرماویگا کہ تو رکھتا ہی پس کہیگا کہ ساتھ کس چیز کے قدرت رکھتا ہون
ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ساتھ عفو کرنے کے اپنے بھائی سے پس کہیگا وہ کہ تحقیق عفو کیا مینے اوس سے ای رب میرے پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو بہشت مین پھر فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے کہ پس ڈرو اللہ سے اور صلح کرواؤ آپسمین اسلیے کہ
تحقیق اللہ تعالی صلح کرواویگا درمیان مومنون کے روز قیامت کے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرتے ہوئے اپنے شیخ سے کہ بعضے لوگون کے لیے
ہوگا کہ جسکو چاہیگا اللہ یہ کہ عذاب کرے اوسکو بلکہ چاہیگا یہ کہ عفو کرے اوس سے اور بخشے اوسکے گناہ اور راضی کرے اوسکے مدعی کو اور
اسی طرح اور روایت نقل کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ ایک منادی پکاریگا عرش کے نیچے سے روز قیامت کے کہ ای امت محمد جو کچھ کہ میرا
حق تھا تمھاری طرف پس تحقیق بخشا مینے اوسکو تمھارے لیے لیکن باقی رہے حقوق لوگون کے پس بخشواؤ آپسمین اور داخل ہو جنت مین
میری رحمت سے پس بلاشبہ یہ بھی بعضے لوگون کے لیے ہوگا نہ ہر ایک کے لیے اسلیے کہ اگر ہووے یہ ہر ایک کے لیے تو نہ داخل ہو کوئی دوزخ مین
حالانکہ صحیح حدیثون مین آیا ہی اور ضروریات ایمان لانا ہی یہ کہ مومن نہین باقی رہیگا دوزخ مین بسبب کرنے گناہون کے بلکہ نکلیاویگا
اوس سے اور نکلنا اوس سے نہین ہوئے گا مگر بعد داخل ہونے کے اوسمین کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین کہ گمان کیا ہی بعضے علمانے کہ
روزے کو خصوصیت ہی روزہ دار کے ساتھ کہ بہت ہوگا اوسکے لیے ثواب اوسکا اور نہین لیا جاویگا اوس سے کچھ واسطے حق کسیکے
دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اوس مضمون کے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے حدیث قدسی مین کہ روزہ خاص میرے ہی لیے ہی اور مین ہی بدلا دونگا
اوسکا یعنی دینا ثواب کا کسی اور پر نہین موقوف رکھونگا بلکہ بذات خود اوسکو دونگا لیکن حدیثین قصاص کی یعنی بدلا ملنے کی
رد کرتی ہین اس گمان کو پس بلاشبہ حقوق کے بدلے مین تمام اعمال لیے جاوینگے روزہ ہو یا اور کچھ ÷ مجالس الابرار ÷

وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری راہ چلو پونہچادون تمکو نیکی کی راہ پر ÷ موضح

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری پیروی میری کرو تو کہ دکھلاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی ÷ تفسیر ÷ اسمین
تعریض مانند تصریح کے ہی اس بات پر کہ جس راہ پر فرعون اور قوم اوسکی ہی وہ راہ گمراہی کی ہی مجملاً بیان کیا اسکو پہلے پھر کھول کر
بیان کیا پس شروع کی مذمت و حقارت دنیا کی ساتھ قول اپنے کے یا قوم الخ ÷ حل ÷

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

ای قوم یہ جو زندگی ہی دنیا کی سو برت لینا ہی اور وہ گھر جو پچھلا ہی وہی ہی ٹھہراؤ کا گھر ÷ موضح

ای قوم میری سوائے اسکے نہین کہ یہ زندگانی دنیا تھوڑا سا فائدہ ہی اور تحقیق آخرت وہی ہی گھر ہمیشہ رہنے کا ÷ تفسیر ÷ تھوڑا سا
فائدہ ہی کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اوسکے ایک مدت تک پھر منقطع ہوگا پس اوسکی طرف رغبت کرنی جڑ ہی سب برائیون کی اور منبع ہی سب
فتنون کا پھر تعریف و بڑائی بیان کی آخرت کی اور بیان کیا کہ وطن اور ٹھہرنے کی جگہہ آخرت ہی ہی ساتھ قول اپنے کے وان
الاخرۃ الخ پھر ذکر کیے اعمال برے اور اچھے اور انجام ہر ایک کا اون دونون مین سے ساتھ قول اپنے کے من عمل سیئۃ الخ تو کہ متنفر
ہون برے اعمال سے اور رغبت کرین اچھے اعمال کی طرف ÷ حل ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زندگانی دنیا متاع یعنی بہرہ مندی ہی

اور نہین ہی اوسکی متاع مین سے کوئی چیز افضل اوس عورت صالحہ سے کہ جب دیکھے تو طرف اوسکے خوش کرے تجکو اور جب غائب ہووے تو
اوس سے حفظ آبرو تیری کرے اپنے نفس و مال مین اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر قول اِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ کے کہ جنتی جنت مین
ہمیشہ رہین گے اور دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہین گے ⁂ در منثور ⁂ تنبیہ ⁂ اس دنیا کی مذمت جابجا اللہ تعالی نے بھی
بیان فرمائی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کہ لوگ اسمین رغبت نکرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی نہین
محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تم پر ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر کہ فراخ کیجاوے تم پر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمہارے پس
رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت
کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پونہچایا اپنی آخرت کو
اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پونہچایا اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی کے یعنی دنیا کے
اور فرمایا لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا آیا ایک شخص پس عرض کیا یا رسول اللہ بتاؤ مجکو ایسا کام کہ جب
کرون مین اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر اوس چیز مین
کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے اس حال مین کہ تحقیق نشان پڑگئے تھے آپکے بدن
مبارک مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاش کہ آپ حکم کرتے ہمکو یہ کہ بچھاتے ہم آپکے لیے یعنی بچھونا اور کرتے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے
اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے لائق رشک کے دوستون
میرے سے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمانبرداری کی اوسکی
پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا
اوس پر پھر [illegible] آنحضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی
اور فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ سونا کرے میرے لیے نالے مکہ کا کہ اوسمین سنگریزے بھرے ہین پس عرض کیا مینے نہ کر
ای رب میرے ولیکن سیر ہوؤنگا مین ایکدن اور بھوکا رہون مین ایکدن پس جب بھوکا ہوؤن مین گڑگڑاؤن طرف تیرے اور یاد کرون تجکو اور
جب سیر ہوؤنگا حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا اور فرمایا آنحضرت نے نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی دانائی اوسکے
دل مین اور بلواتا ہی ساتھ دانائی کے اوسکی زبان کو اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو
اوس سے سالم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کہا ام درداء نے کہا مینے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے یعنی مال جیسے کہ
مانگتا ہی فلانا پس کہا اوسنے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گھاٹی
سخت ہی نہین گذرینگے اوس سے بوجھل لوگ پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے فرمایا آنحضرت نے کہ کیا
کوئی کہ چلے پانی پر بغیر بھیگے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا دار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا
جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور خبرگیری کرنے کے لیے اپنے اہل کی اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسائے اپنے کے
ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کے ہوگا اور جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے
حال یہ کہ جمع کرنے والا ہی مال فخر کرنے والا ہی ریاکار ہی تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اوسپر غصے ہوگا اور فرمایا دنیا گھر
اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکے لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اوسکے لیے آخرت مین اور اوسکے لیے جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو

ف ۱ [illegible]
ف ۲ [illegible]
ف ۳ یعنی سید
ف ۴ [illegible]
ف ۵ [illegible]

اور فرمایا شراب جامع سب گناہوں کی ہی اور عورتین جال شیطان کی ہین اور محبت دنیا کی سر تمام گناہوں کا ہی کہا راوی نے اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے اور فرمایا تحقیق بہت خوفناک اوس چیز کی کہ ڈرتا ہوں مین امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازی آرزو کی ہی یعنی حیات مین پس ایپر خواہش نفسانی پس روکتی ہی حق سے اور ایپر درازی آرزو کی پس بھلادیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم تابعدارون دنیا کے سے پس ہو اسلیے کہ تحقیق تم آج بیچ گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہووگے اور نہین عمل اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکھٹی بہشت مین ہین اور تحقیق تمام برائیان اکھٹی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے اوپر خوف کے ہو اور جانو کہ تحقیق تم پیش کیے جاوینگے عمل تمھارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو اور فرمایا نہین نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوا جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے اللہ کی یاد سے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو اور فرمایا جب کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا گیا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گویائی پس نزدیک ہو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی حکمت مشکوۃ ۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ آسمان مین اور نہ زمین مین مومن یہان تک کہ یقین رکھنے والا ہو اور نہین ہوتا ہی یقین رکھنے والا یہان تک کہ ہو واصل بحق اور نہین ہوتا ہی واصل بحق یہان تک کہ ہو مسلمان اور نہین ہوتا ہی مسلمان یہان تک کہ سالم رہین لوگ اوسکے ہاتھ اور زبان سے اور نہین ہوتا ہی سالم رکھنے والا ہاتھ و زبان سے یہان تک کہ ہو عالم اور نہین ہوتا ہی عالم یہان تک کہ ہو علم پر عمل کرنے والا اور نہین ہوتا ہی علم پر عمل کرنے والا یہان تک کہ ہو زاہد یعنی بے رغبت دنیا سے اور نہین ہوتا ہی زاہد یہان تک کہ ہو ورع یعنی بڑا پرہیزگار اور نہین ہوتا ہی ورع یہان تک کہ ہو متواضع اور نہین ہوتا ہی متواضع یہان تک کہ ہو پہچاننے والا اپنے نفس کا کہ کاہے سے پیدا کیا گیا ہی اور نہین ہوتا ہی پہچاننے والا نفس کا یہان تک کہ ہو ضابط ساتھ کتاب و سنت کے اور نہین ہوتا ہی ضابط یہان تک کہ ہو عاقل منبہات

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جسنے کی ہی برائی تو وہی بدلا پاویگا اوسکے برابر اور جسنے کی ہی بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

سو وہ لوگ جاوینگے بہشت مین روزی پاوینگے وہان بیشمار ۔ صفحہ

جسنے کی برائی پس جزا نہین دیا جاویگا مگر مانند اوسکے اور جسنے کیا اچھا کام مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس وہ جماعت داخل ہونگے بہشت مین رزق دیا جاویگا اونکو وہان بیشمار ۔ تفسیر مین کہا قتادہ نے کہ نہین ہی وہان پیمانہ اور نہ میزان یعنی بن ناپ تول کے وہان کی نعمتین بیشمار بہیجوانی گیا اوس ایماندار نے درمیان دعوتین کے یعنی ایک تو اپنے بلانے کی طرف دین اللہ کے کہ جسکا ثمرہ نجات ہی اور دوسرے اونکے بلانے کی طرف مقرر کرنے شریک کے کہ جسکا انجام دوزخ ہی ساتھ قول اپنے کے وَيٰقَوْمِ الخ ۔ صلا

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

اور ای قوم مجکو کیا ہوا ہی بلاتا ہون تمکو بچاو کی طرف اور تم بلاتے ہو مجکو آگ کی طرف تم بلاتے ہو مجکو کہ منکر ہون اللہ سے اور شریک ٹھہراؤن

مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَّأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ○

جسکی مجکو خبر نہین اور مین بلاتا ہون تمکو اوس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف ؁

اور اے قوم میری کیا ہی مجکو کہ بلاتا ہون مین تمکو طرف نجات کے یعنی جنت کے اور تم بلاتے ہو مجکو طرف دوزخ کے بلاتے ہو مجکو طرف اسکے کہ کافر ہوؤن مین ساتھہ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی مجکو اوسکی حقیقت کا علم اور مین بلاتا ہون تمکو طرف خدا غالب بخشنے والے کے ❊ تفسیر ❊ مالیس لی بہ علم یعنی مجکو اوسکی ربوبیت کا علم نہین ہی اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہی گویا کہ اوسنے کہا بلاتے ہو مجکو کہ کافر ہوؤن ساتھہ خدا کے اور شریک مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی معبود اور جو چیز کہ نہین ہی معبود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو معبود اور ایکبار کہا ادعوکم الی النجاۃ اور پھر مکرر کہا وانا ادعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے نوم غفلت سے اور پہلے جملے مین اشارہ تھا اسکی طرف بھی کہ جنکو پکارتا ہی وہ قوم اوسکی ہی اور یہ جمل آل فرعون سے ہی ❊ مطلب

لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ

آپ ہی ہوا کہ جسکی طرف مجکو بلاتے ہو اوسکا بلاوا کہین نہین دنیا مین نہ آخرت مین اور یہ کہ ہمکو پھر جانا ہی اللہ کے پاس

وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ○

اور یہ کہ زیادتی والے وہی ہین دوزخ کے لوگ ❊ ؁

بے شبہہ جو چیز کہ تم بلاتے ہو مجکو طرف اوسکے نہین ہی اوس چیز کو قبول کرنا دعا کا نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین اور بے شبہہ بازگشت ہماری طرف خدا کے ہی اور بے شبہہ حد سے نکلنے والے وہی ہین رہنے والے آگ کے ❊ تفسیر ❊ معنی اسکے یہ ہین کہ جس چیز کی طرف تم مجکو بلاتے یعنی بتون کی طرف نہین ہی واسطے اوسکے بلانا طرف نفس اپنے کے کبھی یعنی حق سے معبود برحق سے یہ ہی کہ بلاتا ہی بندون کو طرف طاعت اپنی کے اور جس چیز کی طرف تم بلاتے تہو اور اوسکی عبادت کی طرف نہین بلاتی وہ طرف اسکے اور نہین دعوی کرتے ربوبیت کا یا معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہی اوسکے لیے قبول کرنا دعا کا دنیا اور آخرت مین یا نہین ہی دعا مستجاب اور مسرفین کے معنی قتادہ سے منقول ہین مشرکین اور مجاہد سے ناحق خونریزی کرنے والے اور بعضون نے کہا جنکی شر غالب ہو خیر پر وہ مسرف ہین ❊ مطلب

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ○

سو آگے یاد کروگے جو مین کہتا ہون تمکو اور مین سونپتا ہون اپنا کام اللہ کو بیشک اسکی نگاہ مین ہین سب بندے ❊ ؁

پس یاد کروگے تم جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمکو اور سونپتا ہون مین معاملہ اپنا خدا کو تحقیق خدا بینا ہی ساتھہ احوال بندون کے ❊ تفسیر ❊ یعنی مین جو تمکو نصیحت کرتا ہون اور تم نہین سنتے جب عذاب اوتریگا تب یاد کروگے میری نصیحت کو اور اوس وقت کا یاد کرنا کچھ فائدہ دینے کا نہین اور وہ جو ڈراتے تھے حزقیل کو بسبب مخالفت دین کے اوسپر اونھون نے کہا کہ مین اپنا امر سپرد بخدا کرتا ہون وہ تمھاری شر سے مجکو بچاویگا ❊ مطلب

مسئلہ ❊ جاننا چاہیے کہ مقام تفویض اعلی مقامات سے ہی اور تشویش دل اور نفس کی قسم اندیشہ انجام امور سے سوا سپرد کرنے امور کے طرف اللہ کے اور سکون دل کے ساتھہ اوسکے زائل نہین ہوتے ہین چنانچہ اسی لیے تفویض جملہ واجبات سے ہی اور چونکہ بھلائی اور برائی امور آیندہ کی بندے پر پوشیدہ ہی اکثر ہوتا ہی کہ ایک چیز کو اچھا جان کر درپے اوسکے ہوتا ہی اور آخر کار مین وہ چیز مہلکات دین سے نکلتی ہی اور جب بندے نے تمام امور خدا کو سپرد کیے خاطر جمعی ہوئی اور تشویش سے چھوٹا اور خداے تعالی کہ حکیم مطلق اور جاننے والا انجام امور کا ہی جو کچھ کہ بندے کے لیے مناسب ہوگا ظہور مین لاویگا لیکن یہ بات ضرور سمجھنی چاہیے کہ جگہہ تفویض کی اوس امر مین ہی کہ قطعا صلاح و فساد اوسکا معلوم نہو اور متیقن الفساد مین مانند کفر اور معاصی کے اور متیقن الصلاح مین مانند ایمان و طاعت کے تفویض نکرنی چاہیے یعنی کفر و گناہ کرے اور پھر سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا

سوگو گا یا ایمان نہ لاوے اور طاعت بجا نہ لاوے اور سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کریگا یہ نکرے بلکہ اول مین یعنی کفر و معاصی مین کہ ممنوع ہین کوشش کرنی بیچ بچنے کے اونسے واجب ہی اور ثانی مین یعنی ایمان و طاعت مین کہ مامور بہ ہین کوشش کرنی اونکے بجالانے مین واجب ہی اور علاج حاصل کرنے مقام تفویض کا یہ ہی کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد لوگونکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا بیچ پڑنے سے اندیشون مین اور یاد کرے پہونچنا اور نہ پہونچنا اون تک اور نہ یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی کے جب یہ اندیشے بندے پر غالب آوینگے تو ناچار تفویض یعنی سپرد بخدا کریگا اور سب چیزون کی طلب سے باز رہیگا مگر بشرط خیر و صلاح کے یعنی جسمین خیر و صلاح ہوگا البتہ اوسکا طالب رہیگا اور حق کے کیے پر راضی و صابر رہیگا اور اوسکو عین حکمت و مصلحت جانیگا اگرچہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تفویض کی طمع ہی اور وہ دو قسم پر ہی ایک تو محمود اور وہ بمعنی رجا کے ہی اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا ہی کہ اوسمین اندیشہ نہو اور یا طلب ساتھ استثنا کے کرے چنانچہ قول الله تعالی کے مین اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ کہ مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی یہی مراد ہی یعنی اسمین طمع بمعنی رجا کے ہی یعنی امیدوار ہون یہ کہ بخشے الله میرے لیے خطا میری اور دوسری مذموم ہی کہ وہ سکون دل کا ایک منفعت یا شک پر کہ شک ہو بیچ خیریت اور حصول اوسکے کے اور طلب کرنا ایک چیز کا بطریق قطع کے ہی چنانچہ رسول علیہ السلام کے قول مین کہ پرہیز کرو طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہی یہی مراد ہی ✤ بحث ✤

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ۝

پھر بچالیا موسی کو الله نے بُرے داؤون سے جو کرتے تھے اور اولٹ پڑا فرعون والون پر بُری طرح کا عذاب ✤ صق

پس بچالیا اوسکو خدا نے سختیون بدخواہی اونکی سے اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو عذاب سخت نے ✤ **تفسیر** ✤ سختیون الخ یعنی فرعونیون نے جو ارادہ کیا تھا کہ طرح بطرح کی تکلیفین اور عذاب اوس ایماندار کو پہنچاوین اونکا اس ارادہ بد اور شدائد مکر سے الله نے اوسکو بچایا اور اونکو خراب کیا کہ غرق ہوئے دنیا مین اور دوزخی ہوئے آخرت مین جیسے کہ آگے فرمایا اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا الخ اور کہا بعضون نے کہ وہ مومن نکلا اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک پہاڑ کے پس بھیجے فرعون نے قریب ہزار آدمیون کے اوسکی طلب مین پس بعضون کو تو درندے کھا گئے اور جو کہ پھر کر آئے اونمین سے اونکو فرعون نے سولی دی ✤ **مسئلہ تنبیہ** ✤ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امور خدا تعالی کے سپرد کرتا ہی تو وہ اوسکو دین و دنیا کی تکلیفات سے بچاتا ہی اور اوسکے دشمنون کو تباہ و خراب کرتا ہی **شعر** سپردم بتو مایۂ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را ✤ **شعر** کار خود را بخدا باز گذار ✤ تا کہ نمی بینم ازین بہتر کار ✤ **بیت** فکر ما در کار ما آزار ما ✤ کارساز ما بسازد کار ما ✤ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بُری بات ہی اور انجام اوسکا نہایت بد ہی حضرت عثمان رضی الله تعالی نے کہا کہ ضائع ترین چیزون کی دس چیزین ہین علم کہ نہ سوال کیا جاوے اوس سے اور علم کہ نہ عمل کیا جاوے اوس پر اور رائے صواب کہ نہ قبول کیجاوے اور ہتیار کہ نہ استعمال کیا جاوے اور مسجد کہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اوسمین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے اور گھوڑا کہ نہ سوار ہو کوئی اوسپر اور علم زہد اوس شخص کے پیٹ مین کہ ارادہ کرے دنیا کا اور عمر طویل کہ نہ توشہ طیار کیا جاوے اوسمین سفر آخرت کے لیے ✤ هٰذَا فِی الۡمَدۡحِ ✤ اور فقیہ ابو اللیث نے بستان مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنہ سے کہ اونھون نے کہا تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتون مین وہ کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو بلا شبہ مین ظالمون سے ہون ✤ اس لیے کہ الله تعالی اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہی فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ یعنی یونس علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسۡبِیَ اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ

یعنی بس ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ
من اللہ وفضل لم یمسسهم سوء یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدر سے ساتھ نعمت کے
خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدۂ تجارت کے اور نہ پہنچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین
اوس سے کہ ڈرتا ہو کر خدا ایذا رسانی لوگون کے سے کیون نہین کہتا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ۝ کیونکہ
اللہ تعالی فرماتا ہی وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فوقہ اللہ سیئات ما مکروا یعنی عم
کے چچا کا بیٹا یعنی بھائی شمعان یا حزقیل نام ایمان پوشیدہ رکھتا تھا جب اوسکی قوم نے تنبیہ کی تو اوسنے کہا وافوض آخر تک یعنی
سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھ حال بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نے سختیون مکر اونکے سے
اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہی جنت مین کیون نہین کہتا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ولولا اذ
دخلت جنتک قلت ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا ۝ فعسی ربی
ان یؤتین خیرا من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ نے چاہا سو ہوئے
والا ہی نہین قوت مجکو اپنے مال کے محافظت کی مگر ساتھ مدد خدا کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجسے مال و اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا
دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین جو چاہے دیکھ لے ۝

النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ۝
آگ ہی کہ دکھا دیتے ہین اونکو صبح اور شام اور جسدن اٹھے گی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین

گھیر لیا اونکو آگ نے حاضر کیے جاتے ہین آگ پر صبح اور شام اور جسدن قائم ہوگی قیامت کہین گے ہم داخل کرو فرعون کے لوگون کو
سخت ترین عذاب مین ۝ تفسیر یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہی اور قیامت کو اوسمین بیٹھے گا اور مومن کو بہشت
حاضر کیے جاتے ہین الخ یعنی جلائے جاتے ہین ساتھ آگ کے صبح و شام یعنی ان دونون وقتون مین عذاب کیے جاتے ہین ساتھ آگ کے اور باہین ان
وقتون کے یا تو اور طرح سے عذاب کیے جاتے ہین یا در گیا جاتا ہی عذاب اونسے اور جائز ہی یہ کہ ہو صبح و شام عبارت دوام سے پس یہ عذاب تو
دنیا مین ہی اور روز قیامت کے کہا جاویگا دوزخ کے نگہبانون کو کہ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اشد عذاب مین کہ وہ عذاب جہنم ہی اور یہ آیت
دلیل ہی عذاب قبر کی ۝ کہا ابن مسعود نے کہ ارواح فرعون کے لوگون کی سیاہ جانورون کے بدنون مین ہین اور ہر صبح و شام دوزخ پر حاضر
کی جاتی ہین اور ملائکہ کہتے ہین کہ ای آل فرعون یہ مقام تمہارے ہین یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور کہا قتادہ اور مقاتل اور کلبی اور سدی نے
کہ حاضر کیجاتی ہی روح کافر کی دوزخ پر صبح و شام جب تک کہ دنیا ہی اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ایک تم مین کا جب مرتا ہی تو دکھائی جاتی ہی جگہہ اوسکی صبح و شام اگر ہی جنتی تو جنت مین جگہہ دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین جگہہ دکھائی
جاتی ہی کہا جاتا ہی اوسکو یہ جگہہ تیری ہی کہ قیامت کو ملے گی ۝ معا ۝ ضحاک سے پوچھا گیا حال شہدا کی ارواح کا کہا اونہون نے کہ رکھی
جاتی ہین ارواح اونکی سبز جانورون کے بدنون مین میوہ خوری کرتی پھرتی ہین جنت مین اور جگہہ پکڑتی ہین رات کو سونے کی قندیلون مین جو لٹکی
ہی عرش مین پھر پوچھا کہ کفار کی ارواح کا کیا حال ہی کہا رکھی جاتی ہین ارواح اونکی سیاہ جانورون کے بدنون مین صبح و شام کو حاضر
کی جاتی ہین آگ پر پھر پڑھی یہ آیت النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اور ایک روایت مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ
مومنون کے لڑکون کی ارواحین چڑیون کے بدنون مین ہوتی ہین چرتی چگتی پھرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین ۝ ابو ہریرہ سے منقول ہی
کہ وہ ہر روز صبح و شام مین دو آوازین کرتے تھے یعنی نعرہ مارتے ساتھ آہ سرد کے کہتے اول روز مین ذہب اللیل وجاء النہار

وَعُرِضَ اٰلُ فِرْعَوْنَ عَلَى النَّارِ یعنی گئی رات اور آیا دن اور حاضر کیے گئے فرعون کے لوگ دوزخ پر پس نہین سنتا کوئی اونکی آواز کو مگر کہ پناہ مانگتا ساتھ اللہ کے آگ سے ✢ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نیکی کرتا کوئی نیکی کرنے والا مسلمان ہو یا کافر مگر کہ ثواب یعنی بدلا دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہی ثواب دنیا کا فر کو فرمایا مال اور اولاد اور صحت اور مانند انکے کے عرض کیا ہمنے اور کیا ہی ثواب دینا آخرت مین فرمایا عذاب کم عذاب سے یعنی اور کفار کی نسبت تخفیف ہوتی ہی اونکے لیے عذاب مین ✢ در منثور ✢

وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ

اور جب آپس مین جھگڑینگے آگ مین پھر کہینگے کمزور غرور کرنے والون کو ہم تھے تمہارے پیچھے پھر کچھ تم ہمپر سے اوٹھا

عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ○

لوگے حصہ آگ کا ✢ مو ✢

اور یاد کر جسوقت کہ آپسمین جھگڑینگے دوزخی بیچ دوزخ کے پس کہینگے ناتوان سرکشون کو یعنی سردارون سے تحقیق ہم تابع تھے تمہارے پس کیا ہو تم دفع کرنے والے ہمسے ایک حصہ عذاب دوزخ سے ✢ مدا ✢

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○

کہینگے جو غرور کرتے تھے ہم سب ہی پڑے ہین اسمین اللہ فیصلہ کر چکا بندون مین ✢ مو ✢

کہینگے سرکش تحقیق ہم سب آگ مین ہین تحقیق خدا نے مقدمہ فیصل کیا ہی درمیان بندون کے ✢ تفسیر ✢ یعنی اب جگہہ نہین رہی کہ کوئی کسیکے کام آوے ✢ مو ✢ ہم سب الخ یعنی ہم سب دوزخ مین ہین نہین دفع کر سکتا کوئی کسی سے عذاب مقدمہ فیصل کیا اس طرح کہ داخل کیا اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو دوزخ مین ✢ مدا ✢

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

اور کہینگے جو لوگ پڑے ہین آگ مین دوزخ کے داروغون کو مانگو اپنے رب سے کہ ہمپر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب ✢ مو ✢

اور کہینگے وہ لوگ کہ دوزخ مین ہونگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ دعا کرو جناب پروردگار اپنے سے تو سبک کرے ہمسے ایک دن عذاب سے ✢ تفسیر ✢ کہینگے یعنی جسوقت کہ سخت ہوگا اونپر عذاب اور نہ کہا لخزنتہا اور کہا لخزنۃ جہنم اسلیے کہ بیچ ذکر کرنے جہنم کے ہول دلانا اور ڈرانا منظور ہی اور احتمال ہی کہ جہنم بہ نسبت اور دوزخون کے بہت گہری ہی اور جہنم مین بڑے سرکش و بدذات کافر ہونگے پس داخل ہونگے شاید کہ جو ملائکہ متعین ہونگے اونکے عذاب پر اونکی دعا بہت قبول ہوتی ہوگی بسبب زیادتی قرب اونکے کے اللہ تعالی سے پس اسلیے دوزخی طلب دعا کی کرینگے اونسے ایکدن یعنی بقدر ایکدن دنیا کے ✢ مدا ✢

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ○

وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لیکر کہینگے کیون نہین بولے پھر پکارو اور کچھ نہین پکارنا کافرون کا مگر بھٹکنا ✢ مو ✢

کہینگے نگہبان کیا نہین آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ معجزون کے کہینگے دوزخی ہان آتے تھے نگہبان کہینگے پس دعا کرو اور نہین ہی دعا کافرون کی مگر تباہی مین ✢ تفسیر ✢ دوزخ کے فرشتے کہینگے سفارش کرنی ہمارا کام نہین ہم تو عذاب پر مقرر ہین سفارش کام ہی رسولون کا سو رسولون سے تو بر خلاف ہی تھے ✢ مو ✢ کہینگے یعنی از راہ توبیخ کے بعد مدت دراز کے کیا نہین آتے تھے الخ پھر کہینگے نگہبان کہ پس تو تمہین اپنے رب سے دعا کرو ہم نہین دعا کرنے تمہارے لیے اسلیے کہ وہ جانتے ہونگے کہ نہین سبک کیا جاویگا اونسے عذاب اور ضلال کے معنی ہین بطلان یعنی دعا اونکی باطل ہوگی اور نہین نفع دیگی اونکو اور جملہ وما دعاء الکافرین اللہ عزوجل کے قول سے ہی اور احتمال ہی

یہ کہ ہو نگہبانون کے کلام سے ÷ ۵۱ ن معا ÷ اول قصہ فرعون کا سنایا کفار قریش کو تو عبرت پکڑین پھر سب کفار کا حال سنایا کہ دنیا مین بعضے کافر بعضون کے دوست ہین اور وہان ایک دوسرے سے بیزار ہونگے پھر دوزخیون کے اور وہان کے نگہبانون کے کلام ذکر فرمائے پھر اونکے سنانے کو رسولون کی مددگاری کا حال بیان فرمایا ۵

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ○ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ

ہم مدد کرتے ہین اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی دنیا کے جیتے اور جب کھڑے ہونگے گواہ جسدن کام نہ آوین منکرون کو

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ○

اونکے بہانے اور اونکو پھٹکار ہے اور اونکو برا گھر ÷ مو ÷

تحقیق ہم مدد دیتے ہین اپنے پیغمبرون کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی فرشتے گواہی دینگے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا اور انکے لیے ہی لعنت اور اونکے لیے ہی عذاب اوس گھر کا ÷ تفسیر ÷ بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی دنیا اور آخرت مین یعنی اللہ تعالی غالب کرتا ہی اونکو دارین مین ساتھ حجت کے اور فتحیابی کے اونکے مخالفون پر اگرچہ مغلوب ہون دنیا مین بعض اوقات مین از راہ امتحان ہونے کے اللہ کی طرف سے اور عاقبت بخیر اونھین کے لیے ہی اور بدلا لیتا ہی اللہ تعالی اونکے دشمنون سے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اشہاد جمع شاہد کی ہی جیسے صاحب اور اصحاب مراد ہین اس سے انبیا اور فرشتے عمل لکھنے والے پس انبیا گواہی دینگے نزدیک رب العزت کے کافرون پر کہ وہ جھٹلاتے تھے اور فرشتے مذکور گواہی دینگے بنی آدم پر اونکے عملون کی اوسدن کہ نہ فائدہ دیگا یعنی نہین مقبول ہوگا عذر اونکا اور لعنت کے معنی ہین دوری اللہ کی رحمت سے اوس گھر کا یعنی دار آخرت کا ÷ فائدہ ÷ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر انا لننصر کے کہ ہم مدد دیتے ہین ساتھ غلبہ اور قہر کے ÷ اور کہا سدی نے ساتھ حجت کے آخرت مین ÷ اور بعضون نے کہا ساتھ بدلا لینے کے دشمنون سے دنیا اور آخرت مین اور تمام یہ ہی انبیا اور مومنون کے لیے پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ حجت کے اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکے ساتھ غالب کرنے کے اوپر کہ دشمنی کی اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکی ساتھ غالب کرنے کے اوپر کہ دشمنی کی اونکی اور ساتھ ہلاک کرنے دشمنون اونکے کے اور مدد کی ساتھ فنا کرنے اونکے کے بعد مارے جانے اونکے کے ساتھ بدلا لینے کے اونکے دشمنون سے جیسے کہ مدد کی یحیی بیٹے زکریا کی جب کہ قتل کیے عوض اونکے ستر ہزار آدمی پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ ایک وجہ کے ان وجوہ سے اور یوم یقوم الاشہاد سے مراد دن قیامت کا ہی کہ گواہی دینگے فرشتے عمل لکھنے والے واسطے رسولون کے ساتھ پہونچا دینے رسالت کے اور کفار پر ساتھ جھٹلانے کے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا یعنی اگر عذر کرینگے اپنے کفر سے تو نہین قبول کیا جاویگا اونسے اور اگر توبہ کرینگے تو نہین نفع دیگی اونکو توبہ ÷ معا ÷ ابو درداء سے روایت ہی کہ کہا جس شخص نے رد کیا بھائی مسلمان کی آبروریزی سے یعنی کوئی اوسکی آبروریزی کرتا تھا اسنے مدد کی اوسکی اور بچایا اوسکو رد کریگا اللہ اوسکے منہہ سے آگ جہنم کی روز قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت انا لننصر رسلنا والذین امنوا آخر آیت تک اور روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا اشہاد یعنی گواہ چار ہین ایک تو فرشتے ہین کہ جو لکھتے ہین اچھے اعمال ہمارے اور برے اعمال ہمارے اور پڑھی یہ آیت وجاءت کل نفس معها سائق وشهيد ÷ یعنی اور آویگا ہر شخص یعنی طرف محشر کے ہمراہ اوسکے ہانکنے والا ہوگا یعنی فرشتہ کہ ہانک کر لاویگا اوسکو طرف محشر کے اور گواہ ہوگا یعنی فرشتہ عمل لکھنے والا کہ گواہی دیگا اوسکے اعمال کی ÷ اور دوسرے گواہ نبی ہین کہ گواہی دینگے اپنی امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت فکیف اذا جئنا من کل امة بشهيد ÷ یعنی پس کیا حال ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت سے گواہ یعنی نبی اونکا اور تیسرے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہ ہین کہ گواہی دینگے امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت لتکونوا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ٭ یعنی ہمنے امت وسط کیا ہی تمکو تو کہ ہو گواہ لوگون پر ٭ اور جیتے تھے بدن اور چمڑے گواہ ہین اور پڑھی آیت
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ٭ یعنی اور کہین گے مجرم واسطے جلدون
اپنی کے کیون گواہی دی تمنے ہمارے ضرر پر کہین گے گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو یعنی ہم اوسکے دست قدرت مین ہین جیسا حکم ہو
ویسا بجا لائے ٭ درمنثور ٭ **تنبیہ** ٭ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ مددگار ہی اپنے رسولون کا اور مومنون کا
بھلا بھائیون سوچو تو سہی کہ جب اللہ جل شانہ خود تمہارا مددگار ہی تو بھلا تمکو اور کی مدد مانگنی کی کیا حاجت ہی ایسے قادر کی مدد چہال مین لاؤ
اور عاجز بندون سے مدد مانگتے پھرو حیف ہی تمہاری سمجھ پر بس تمہاری مثال ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ زبردست کسیکا متکفل ہو اور
اوس سے کہدے کہ تو مجھی سے علاقہ رکھنا جو تجکو مطلب درپیش ہو مجسے عرض کرنا مین تیری حاجت روائی کرتا رہونگا سواے کسی سے غرض رکھنا
اب وہ شخص اوسکے ارکان دولت کے آگے ذلیل ہو اور اونسے اپنی حاجت روائی چاہے اوسکو نادان کہینگے یا نہین پھر سورہ فاتحہ مین دیکھو کہ جو کلام اللہ
سب کی سورت ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھتے ہو اوسمین تمکو حکم فرمایا کہ یون کہو وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تمام مفسر صاحب بیضاوی وغیرہ نے
اسکے یہ معنی لکھے ہین کہ ہم خاص تجہی سے مدد مانگتے ہین اور کسی سے ہرگز نہین مانگتے بھلا مالک تمہارا تو تمسے یون کہواوے اور پھر مردون سے مدد مانگتے
پھرو کہین کہو یا علی مدد کہین کہو یا مدار مدد کہین کہو یا سالار مدد کہین اور اوسی سے مدد مانگو یہ تمکو ہرگز مناسب نہین خیال کرو ان آیتون کے مضمون مین
اور اوسیکو مددگار جانو اور اوسی سے مدد مانگو اور کسیکو ہرگز مددگار نہ سمجھو اور نہ کسی سے مدد مانگو یہ کلام بطریق اختصار کے بخوف درازی کتاب کے
لکھا گیا ہی جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو اور تفسیرون مین إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کی تفسیر مین دیکھ لے اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب تمہارا
مالک مددگار ہوا رسولون اور مومنون کا تو تمکو بھی بموجب تَخَلَّقُوْا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ کے اللہ تعالی کے سے خلق حاصل کرو اور اوسکے رسول ﷺ
مقبول کی شریعت کا مددگار رہنا چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کا مددگار رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاوے تو مومنونکو آپسمین
رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے
انتہی حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک مددگار ہونا چاہیے مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا
ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی نے لکھا ہی **نظم** بنی آدم اعضاے یکدیگر اند ٭ کہ در آفرینش ز یک گوہر اند ٭ چو عضوی بدرد آورد روزگار ٭
دگر عضوہا را نماند قرار ٭ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر
ڈالین انگلیان انگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملا رہنا اور مددگار رہنا چاہیے اور آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا
اونکے پاس مانگنے والا یا حاجت مند تو فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو تمسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے اور جاری کریگا اللہ اپنے رسول ﷺ
کی زبان پر جو چاہیگا ف ۱ اور فرمایا مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ ﷺ مدد کرونگا مین اوسکی
حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کرون اوسکی اوس حال مین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہی ہی مدد کرنی تیری اوسکو اور
فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی ہو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین
ہوتا ہی اللہ تعالی اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو روز قیامت کی سختیون
مین سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی یا ستر ڈھانکے اوسکا پردہ پوشی کریگا اللہ اوسکی روز قیامت کے اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون
کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاوے
طرف اوسکے ٭ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اسکی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان بدلے
بال کے کہ پھرا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی تو ہوونگا مین اور وہ جنت مین

ف ۱ اور یون نہ سمجھو کہ ہماری سفارش حضرت قبول کرین یا نہ کرین [illegible] ثواب پا جاؤگے [illegible] موقوف ہی جیسا کہ فرمایا اور جاری کریگا اللہ الخ ۱۲

مانند ان دونکے اور ملا مین [illegible] کلام سے دو انگلیان اپنی اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مگر [illegible] وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے [illegible] اونپر یہان تلک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تلک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جسکی کھودین اللہ نے دو عزیز چیزین تو واجب ہوگی اوسکے لیے بہشت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا دونون آنکھین اوسکی اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے کہ جسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہی اور فرمایا نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے اور فرمایا جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت اوسکو منع کرسکتا ہی پس مدد کی اوسکی تو مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر نہ مدد کی اوسکی اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکے مدد کرنے پر تو پکڑیگا اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پیٹھ پیچھے اوسکے ف ۱ تو ہوا اللہ پر حق یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے آبروریزی بھائی مسلمان اپنے کی سے مگر کہ ہوا حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی اور فرمایا نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد کرنی آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی ف ۲ مگر کہ چھوڑیگا مدد کرنی اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد کرنی اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی مدد کرنی اوسکی اور فرمایا جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپ دیا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو ف ۳ اور فرمایا بلاشبہ ایک تم مین کا آئینہ ہی مسلمان بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین برائی پس چاہیے کہ دور کردے اوس سے ف ۴ اور فرمایا جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاوے گوشت اوسکا دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے عیب اوسکا تو روکیگا اوسکو اللہ تعالی جہنم کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا ف ۵ اور فرمایا جسنے حاجت روائی کی کسیکے لیے میری امت مین سے چاہتا ہو یہ کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین اور فرمایا جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین روز قیامت کے اور فرمایا خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب ترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف ۶ تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھانا کھلا مسکین کو اور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین افضل صدقے کی وہ صدقہ تیری بیٹی پر ہی کہ طلاق دی ہو اوسکے خاوند نے اور آپڑی ہو وہ تیرے گھر نہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوا تیرے ❊ مشکوة ❊ اوپر رسولون اور مومنون کی مددگاری کا ذکر فرمایا تھا اور رسولون مین سے حضرت موسی علیہ السلام بھی بڑے مرتبے کے رسول ہین کہ یہود اوس زمانے کے اونکو مانتے تھے اور اونکے تابع بنی اسرائیل تھے اونکی مددگاری کا ذکر فرمایا کہ اونکو ہمنے ہدایت یعنی معجزات وغیرہ دیے اور طرح بطرح سے ہم مددگار رہے اور یہ بھی اسمین اشارہ ہی کہ موسی اور بنی اسرائیل کہ تمھارے نزدیک بہی بڑی وقار ہین وہ بھی اس نبی آخر الزمان کی خبر دے گئے ہین جیسے کہ یہ بات اونکی بھی تم نہین مانتے باوجودیکہ وہ ایسے تھے ❊

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور ہمنے دی موسیٰ کو راہ کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سُجھاتی اور سمجھاتی عقلمندون کو ✤ مو

اور تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کتاب کا کیا ہمنے بنی اسرائیل کو واسطے راہ دکھانے اور نصیحت دینے کے عقلمندون کو ✤
تفسیر مراد ہدایت سے تمام وہ چیزین ہین کہ جو موسیٰ ایک آگے درباب دین کے قسم معجزات اور توریت اور شرائع سے اور کتاب سے مراد توریت اور انجیل اور زبور ہین ✤ **مل** ✤ پھر خطاب آنحضرت کو فرمایا کہ ان نابکارون کی ایذا پر صبر کرو ہم تمھاری مدد کرینگے ہمارا وعدہ سچا ہے اور استغفار مین اور تسبیح اور تحمید مین صبح و شام مشغول رہو ✤

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیان شام کو اور صبح کو ✤ مو

پس صبر کر بلا شبہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور بخشش طلب کر اپنے گناہ کے لیے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے شام و صبح
تفسیر حضرت رسول دن مین سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہے اوسکے موافق ہر کسیکو ضرور ہے استغفار ✤ **مو**
پس صبر کر یعنی اپنی قوم کی ایذا پر وعدہ اللہ کا یعنی تیرے مدد کرنے کا اور تیرے بول بالے کا اور تیرے دشمنون کے ہلاک کرنے کا سچا ہے کہا کلبی نے کہ نسخ کیا آیت قتال نے اس آیت صبر کو بخشش مانگ یہ حکم فرمایا بخشش مانگنے کا تو کہ زیادہ ہو بسبب اوسکے درجہ اور قرب حضرت کا اور سنت ہو امت کے لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ بخشش مانگ اپنی امت کے گناہون کے لیے اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہے پس بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے ہر دن ستر بار پس اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ استغفار حضرت کے واسطے زیادتی قرب کی تھی والا لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر اونکے حق مین وارد ہے اور پاکی بیان کر الخ یعنی مداومت کر اپنے رب کی عبادت و ثنا بیان کرنے پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صبح و شام کی پاکی و تعریف کے بیان کرنے سے نماز فجر اور عصر کی ہین اور ابن عباس نے کہا پانچو نمازین بھی مراد ہین اور بعضون نے کہا یہ مراد ہے کہ سبحان اللّٰہ وبحمدہ ✤ **مل** ✤ **بحر معا** ✤ **تنبیہ** ✤ جاننا چاہیے کہ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہین اسی لیے کہا جاتا ہے کہ استغفار و توبہ کر یا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین پھرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندے کے لیے یہ ہے کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوس پر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہین اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی ✤ اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا کے ہر بندے پر واجب ہین اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبے اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تو کہ کفارہ ہوتا ہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصد کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل نگھیرے اور کفر و دوزخ کو نہ پوہنچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اوسکے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان ہین ہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف و فقر اور مانند اونکے دوسری یہ کہ گذشتہ گناہون سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین

تو تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہوں تو اونکی قضا کرے اور سستی کرے اونکے ادا کرنے میں
ساتھ صرف کرنے وقت کے نوافل میں اور فرض کفایہ میں کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہوا وسپر اور جو خلاف شرع منع چیزیں کی ہیں مانند پینے
شراب و پہننے لباس حریر وغیرہ کے اونسے درگاہ خدائے تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور بندے کو تو توبہ اوسکی مقبول ہو
اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ
یعنی وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے برائیاں اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اون گناہوں سے ہے کہ محض گناہ
خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ تعالیٰ سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی ہے اور اونسے بھی
تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا لے اگر مقدور ادا کا نہیں رکھتا ہے اور اگر حق سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ
تو اوس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہیں تو بغیر لینے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمیں بھی خوف
فتنے کا ہو تو رجوع خدائے تعالیٰ کی طرف کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور بندے کو تو اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے
دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مر گیا ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہیں پس اگر حق مالی
یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکے وارثوں کو اگر مقدور رکھتا ہے والا اونسے بخشواوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بعد
اور توبہ و استغفار میں دیر نہ کرے اور بسبب وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ سمجھے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہنے کا توبہ کیونکر کروں اسلیے کہ جب
بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہیں اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو
بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل میں یہ نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤں اور جب
توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو
کرے اور گناہوں گذشتہ کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا
گنہگار تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے
میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجھکو اپنے گناہوں سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور تو ہی [illegible]
ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہے یعنی بلا شبہ اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنے والوں کو
اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کریں اور توبہ محبوں کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے
ماسوی اللہ سے ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان
مظاہر حق میں بیچ باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں
اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار کے تقوی میں بھی خلل نہیں لاتے ہیں بشرطیکہ اصرار نہو اونپر اسلیے کہ صغیرہ
بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ
ایمان سے خارج نہیں کر دیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دیں اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہ ہے
کہ ہر چیز میں حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے
اور باہم ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح میں [illegible] ہے
شبہات اور مکروہات میں اور بسبب پڑنے کے مکروہات میں مرتکب حرام چیزوں کا ہوتا ہے اور یہاں سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور اوس سے بعد

گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ۞ ع ۞ مبحث ۞ اور جاننا چاہیے کہ فائدے استغفار کے حدیث شریف مین بہت آئے ہین از انجملہ بڑا فائدہ بہ معنیہ یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَزِمَ الاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ کُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۞ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال و طیب اوس جاگہ سے کہ گمان نہین کرتا ۞ ف ۞ لازم کرنے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا ۞ یعنی خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے اعمالنامے مین استغفار بہت اور یہ فضیلت مذکور اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس یہ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۞ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے گردانتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جاگہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا ۞ یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا مین نے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہی بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال و اولاد اور بناویگا تمہارے لیے باغ اور جاری کریگا تمہارے لیے نہرین ۞ منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداواری کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار ہی کرنے کا پس پڑھی اونھون نے یہی آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الآیۃ یعنی جتنے جواب مین نے دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۞ ہم ۞ سوچنا چاہیے کہ استغفار اور تقوی اور توکل کے کیا کیا فائدے ہین پس افسوس ہی کہ اور اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ان اعمال مجربہ کی طرف کچھ بھی خیال نہین کرتے اور اس استغفار کے ترک کرنے سے بندہ بڑی خرابی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مومن جب گناہ کرتا ہی تو ہو جاتا ہی ایک نکتہ سیاہ اوسکے دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہو جاتا ہی وہ نکتہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنی ہرگز نہین بلکہ زنگ لگایا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خبر سرگرفت چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی دل کی بینائی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والون سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اور وںپر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و فسقون کے اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ۞ ع ۞ اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی برعکسی ہوتی ہی اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی سبب سے استغفار کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہی تیری عزت کی اے رب مین ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہوینگی پس فرمایا پروردگار عز و جل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے وہ مجھسے ۞ اور اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ آنحضرت

ع [illegible] اور [illegible]

کی سنت ادا ہوتی ہی کہ آنحضرت مجلس مین استغفار کثیر کرتے تھے چنانچہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے تھے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ یعنی ای
پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ اور قبول کر توبہ میری بلاشبہہ تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بخشش کیجاتی ہی واسطے
اوسکے اگرچہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہی ف مگر چاہیے کہ وقت استغفار کے حضور دل بھی ہو حضرت رابعہ کا قول ہی کہ
استغفار ہمارا احتیاج ہی بہت سے استغفار کا مصرع مصیبت را خندہ می آید ز استغفار ما ۔ خدا سے ڈرے اور استغفار کو ٹھٹھا مسخرہ نہ ٹھہرائے اور منافقون
مین داخل نہو ظاہر کچھ اور باطن کچھ پس جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اوس حال مین کہ مقیم ہو
گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذاً باللہ منہ ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ عزوجل البتہ
بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندے نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ ای پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ
بسبب استغفار فرزند تیرے کے تیرے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ
کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر رہتا ہی دعا کا کہ پونہچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی
ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پونہچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا
زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور بلاشبہہ تحفہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرنا ہی اونکے لیے اور
روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہی
اللہ تعالی اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ تبارک و تعالی بخشدے مینے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان
دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین اور روایت ہی حارث بن سوید سے
کہ کہا بیان کین مجسے عبد اللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثین ایک تو اونمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہی کہا کہ
تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہونکو
مانند مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑا دیا اوسکو اپنی ناک سے یعنی
مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نجاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث
جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے
بندے مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ آ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھانس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسپر
تھا کھانا اوسکا اور پانی اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی سواری
اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوائے گرمی اور پیاس کے
کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مر جاؤن پس رکھا اوسنے سر اپنا اپنے بازو پر تو کہ مر رہے
پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشۂ راہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے
بندے مومن کے اوس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشۂ راہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشۂ راہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی
اوس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کی توبہ کرنے سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جو کوئی بدزبان ہو اور لازم کرے استغفار کو تو یہ

خصلت بد اوس سے دفع ہو جاتی ہی چنانچہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی بد زبانی اپنی کا پس فرمایا آپنے کہان ہی تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کر اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ حدیث حصن حصین مین نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سینی سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جس مجلس مین لغو و گناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑھے تو معاف ہو جاتی ہین چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہوئے پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہین وہ کلام بد کہ اوس مجلس مین اوس سے واقع ہوے تھے اور وہ دعا یہ ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فائدہ اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو ہوتا ہی پڑھنا اسکا مُہر اوسپر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہی ضائع نہین ہوتا کسی گناہ سے اور اگر بُرے کلام کے بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہی تمام ہوا علاقہ استغفار کا مشکوۃ وغیرہ سے اب کچھ فضائل صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے صبح و شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا تو نہین لانے کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لاویگا یہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی پس وہ افضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب مانند سو حج کرنے والے کے اور جو صبح شام کو سو سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیوے یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہ کہ سو جہاد کیے اور جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صبح و شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے کے کہ وہ غلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوس دن اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا یعنی پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کے نہین ہی قوت بندے کو حرکت و سکون کی مگر ساتھہ قوت دینے اللہ کے جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نچاہا نہوا جانتا ہون مین کہ بلاشبہہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور بلاشبہہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہی یہ حصن حصین مین ہین ✤ پھر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرماکر معاندین کی برائی بیان فرماتے ہین ✤

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ
جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین بغیر کچھہ سند کے جو پہونچی ہو اونکو اور کچھہ نہین اونکے جی مین غرور ہی کہ کبھی نہ پہونچینگے اوس تک

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○
سو تو پناہ مانگ اللہ کی بیشک وہ ہی سنتا دیکھتا ✤ ۵۶ ✤

بلاشبہہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس نہین ہی اونکے سینون مین مگر ارادہ غلبے کا کہ نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو پس پناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا دیکھنے والا ✤ تفسیر ✤ کبر کے معنی ہین بڑائی ڈھونڈھنی اور اور وہ چاہنا ہی تقدم اور ریاست کا اور یہ کہ نہو کوئی بالاتر اونسے پس اسلیے عداوت رکھتے ہین وہ تجسے اور دفع کرتے ہین تیری

قولہ انہم لا وقف علیہ [illegible] جزاء ان فی صدورہم [illegible] ✤ صلی ✤

آیتون کو بخوف اسکے کہ بڑہ جاوے تو او نسے اور ہووین وہ زیر دست تیرے اور تابع تیرے امر و نہی کے اسلیے کہ نبوت کے زیر حکم تمام
ملک و ریاست ہوتی ہی اور چاہنا اسکا ہی کہ ہو اونکے لیے نبوت نہ تجکو از راہ حسد و سرکشی کے اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا
لو کان خیرا ما سبقونا الیہ یا مراد دفع کرنا آیات کا ہی ساتھ جدال کے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی موجب کبر
اور مقتضی اوسکے کو پس پناہ مانگ یعنی اونکے مکر سے کہ حسد کرین تجپر اور سرکشی کرین تجسے سننے والا ہی یعنی اون باتون کو کہ تو کہتا ہی
اور وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کرتے ہین وہ و لیس وہ مدد کریگا تیری اوپر اور بچاویگا تجکو اونکے شر سے ۔ ف ل
نہین ہی اونکے سینون مین یعنی اونکے دلون مین اور مراد کبر سے عظمت اور سرداری یا غلبہ محمد پر ہی کہا ابن عباس رضی نے نہین باعث ہوتی ہی
اونکو تیری تکذیب پر مگر وہ چیز کہ اونکے سینون مین ہی قسم کبر و عظمت سے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی مقتضی اس کبر کے کو اسلیے
کہ اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہی اونکو اور کہا اہل تفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہود کی شان مین ہی کہ رسول علیہ السلام سے اونھون نے کہا کہ صاحب ہمارا
مسیح یعنی دجال آخر زمانے مین خروج کریگا اور سلطنت اوسکی بر و بحر مین پہونچے گی اور بادشاہی ہماری طرف رجوع کریگی خدا تعالی
نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے خبر دی کہ یہ اپنی مراد کو نہین پہونچیں گے پس پناہ مانگ تو ساتھ اللہ کے فتنے دجال کے سے اور بعضون نے کہا کہ کفار
کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہین ہی اور بعث محال ہی اوسپر یہ آیت آئی ۔ معا ۔ بحس

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی لوگون کے بنانے سے لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ۔ صو

البتہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیون کے سے یعنی اعادے اونکے سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین
تفسیرین یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہین ۔ صع ۔ ہر گاہ کہ تھا جھگڑنا اونکا اللہ کی آیتون مین مشتمل اوپر انکار بعث کے
بلکہ اصل جھگڑنا یہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اسلیے کہ وہ اسکے مقر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان
زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس بڑائی انکے کہ وہ انسان کے پیدا کرنے پر کہ نہایت کم ہی اونسے
قادر تر ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسلیے کہ نہین تامل کرتے ہین بسبب غلبے غفلت کے ۔ مدل ۔ مراد خلق الناس سے اعادہ بعد
موت کے یعنی جلا اوٹھانا روز حشر کے ہی مراد یہ کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان و زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجودیکہ اول کچھ
نتھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلا اوٹھانے مردون کے بوجہ احسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہین جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد
الناس اول سے دجال ہی اور الناس دوسرے سے یہود کہ درباب دجال کے جھگڑتے تھے اور اوسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے
یہ آیت آئی کہ وہ ایک ادنی معلومات خدا تعالی کے سے ہی جو کہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور جاننا چاہیے کہ دجال ایک شخص ہی ملبد قد
عظیم الجثہ داہنی آنکھ سے کانا اور ظہور اوسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے لوگ
قحط مین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ مینہ اور روئیدگی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی مینہ نہین
برسنے کا اور کچھ بھی روئیدگی نہین اوگے گی اور تمام حیوانات و چارپائے ہلاک ہوجاوینگے اوسوقت مین دجال ظاہر ہوگا اور سحر و تمویہ
یعنی دھوکے کی چیزین اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم مین ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو چاہے تو تیرے ماں باپ
مین زندہ کردون اوسوقت مجبور ہو جائیگا تو اور اوسی وقت شیاطین اوسکے ماں باپ کی صورت بن جاوینگے اور اوسکو کہینگے ای فرزند
میرے متابعت اسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب سے بہت خلق متابعت اوسکی کرکر کافر ہوجاوینگے مگر جسکو کہ اللہ بچاوے اور کہتے ہین
بعضے علما کہ رہنے والے مسجدون کے اوسکے شر سے امن مین ہین گے اور تمام شہرون مین پھریگا مگر مکہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کرینگے

ف ۱۵ فرد اہم ہو متعلق لارادہم من الریاسۃ والنبوۃ او دفع الآیات ۱۲ صل

ف ۵ والصدر موضع القلب یکنی بہ عن القلب لقرب الجوار ۱۲ صع

ف یعنی بعد [illegible]

احوال دجال

اور دجال کو وہان دخل نہین دینے دینگے اور اوسکے ساتھ ایک بہشت اور ایک دوزخ یا ایک پانی اور ایک آگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی لوگونکو دکھاویگا وہ حقیقت مین دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھاویگا وہ بہشت یا پانی شیرین ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار اوسکا ہوگا تو جانیگا کہ وہ کافر ہی خدا نہین ہی اسلیے کہ خدا البشر کا سا جسم نہین رکھتا اور کانا نہین اور چاہیے کہ مومن آگ اوسکی اختیار کرے کہ وہ پانی شیرین ہیگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ دجال مشرق کی طرف سے خروج کرکر مدینے کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحُد کے پیچھے اوتریگا ملائکہ اوسکو شام کی طرف متوجہ کردینگے اور شام مین ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک منارۂ بیضا کے جانب شرقی دمشق کے اوترینگے اور وہ کپڑے رنگین پہنے ہونگے اور دونون ہاتھ اپنے دو فرشتون کے اوپر رکھین ہونگے دم اونکا جس کافر کو پہونچیگا وہ مرجاویگا اور جسطرف کہ نظر اونکی پڑیگی جسکو دیکھینگے وہ مرجاویگا پھر دجال کی طلب مین روانہ ہونگے بیچ باب لد کے کہ ایک موضع ہی ولایت شام مین دجال کے پاس پہونچینگے اور اوسکو مارینگے اور لشکر دجال کا کہ اوسمین اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے ساتھ ہونگے میری امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر تاج ہونگے اور ایک روایت مین ہی کہ دجال کے ساتھ اوس روز ستر ہزار یہودی ہونگے سب صاحب تاج اور تلوار مُحَلّی کے اور بعد قتل دجال کے یاجوج و ماجوج باہر نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجاوینگے اور وہان بچاؤ کرینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہی ٹھہرنا دجال کا زمین مین چالیس برس ہیگا کہ برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند جمعے یعنی ہفتے کے اور جمعہ مانند دن کے اور دن مانند پھڑکنے ٹہنی کھجور کے آگ مین اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فرمایا کہ جب تشہد یعنی التحیات پڑھے ایک تمہارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شر فتنے مسیح دجال کے سے ✤ معا درمنثور ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تلک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف سے یعنی من امرنا رشدا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنہ سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی تین یا دس اسلیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہاری دجال کے فتنے سے ✤ مشکوٰۃ ✤

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو ✤ مو

اور برابر نہین ہین نابینا اور آنکھون والے اور برابر نہین ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور بدکار تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو ✤ تفسیر ✤ نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے ✤ کشاف ✤

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دھوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے ✤ معا ✤

بلاشبہہ قیامت آنی ہی نہین شک اوسمین ولیکن اکثر لوگ باور نہین رکھتے ✤ تفسیر ✤ یعنی ضرور ہی آنا قیامت کا کچھ شک نہین اوسمین اسلیے کہ ضرور ہی بدلا ملنا اعمال کا تاکہ نہو پیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خاص کر ✤ مل ✤ اوپر ذکر تھا قیامت کے آنے کا اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہین کہ جو قیامت مین مفید ہو وہ توحید و عبادت رب کی ہی ✤

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝

اور کہتا ہے تمہارا رب مجکو پکارو کہ پہونچون تمہاری پکار کو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے اب پیٹھین گے دوزخ مین ذلیل ہوکر ✤ مو

اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو میری جناب مین تو قبول کرون مین دعا تمہاری بلاشبہہ جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے

داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر۔ تفسیر: بندگی کی شرط ہی اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہی اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور
اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہی یہ برحق بات ہی مگر یہ نہین کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اوسکی مرضی موافق مالک ہی اپنی خوشی کرتا ہی
ق: اُدْعُوْنِيْ کے معنی ہین اعبدونی یعنی عبادت کرو میری اور اَسْتَجِبْ لَكُمْ کے معنی ہین اُثِبْكُمْ یعنی بدلا دونگا تمکو اور دعا بمعنی
عبادت کے بہت آئی ہی قرآن مین اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ اور حسن بصری سے
منقول ہی اس حال مین کہ پوچھے گئے اونسے معنی اس آیت کے کہ عمل کرو اور خوشوقت ہوؤ اسلیے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ قبول کرے واسطے اون
لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے اور ثوری سے منقول ہی کہ اونسے کسی نے کہا دعا کر اللہ سے پس
کہا اونھون نے کہ ترک کرنا گناہون کا ہی دعا ہی اور حدیث مین آیا ہی اِذَا شَغَلَ عَبْدِيْ طَاعَتِيْ عَنِ الدُّعَاءِ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ
مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ یعنی جب باز رکھے میرے بندے کو طاعت میری دعا سے دیتا ہون مین اوسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والونکو
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دعا وہی عبادت ہی اور پڑھی یہی آیت یعنی اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
اور جائز ہی یہ کہ ہو دعا اور استجابت اپنے ظاہر معنی پر یعنی مانگو مجھسے قبول کرونگا مین دعا تمھاری اور مراد بعبادتی سے یعنی اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِيْ مِنْ دُعَائِيْ یعنی جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری دعا سے داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اسلیے کہ دعا ایک قسم ہی عبادت کی
بلکہ افضل اقسام اوسکے سے ہی تصدیق کرتا ہی اسکو قول ابن عباس کا اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ یعنی افضل اقسام عبادت کی دعا ہی
اور کعب سے منقول ہی کہ دین اللہ نے اس امت کو تین چیزین کہ نہین دی وے چیزین مگر نبی مرسل کو فرماتا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو اَنْتَ
شَاهِدِيْ عَلٰى خَلْقِيْ یعنی تو گواہ میرا ہی میری مخلوق پر اور فرمایا اس امت کے لیے لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ یعنی
تو کہ ہوؤ تم گواہ لوگون پر۔ اور فرماتا تھا نبی کو مَا عَلَيْكَ مِنْ حَرَجٍ یعنی نہین ہی تجھپر تنگی اور فرمایا ہمارے لیے مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ یعنی نہین چاہتا اللہ تو کہ کرے تمپر کچھ بھی تنگی اور فرماتا تھا نبی کو اُدْعُنِيْ اَسْتَجِبْ لَكَ یعنی دعا کر مجھسے
قبول کرونگا تیرے لیے اور فرمایا ہمارے لیے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی دعا کرو مجھسے تو کہ قبول کرون مین تمھارے لیے اور
ابن عباس رض سے منقول ہین معنی اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کے وَحِّدُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ یعنی قائل ہوؤ میری توحید کے تو کہ بخشون مین تمکو
کشاف۔ ق: نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہا وعظ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے مین پس فرمایا کہ قَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝
آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی عبادت اسکی کہا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا هُوَ الْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ مِمَّا سِوَاهُ یعنی وہ
خالص کرنا اللہ کا ہی اوس چیز سے کہ سوا اوسکے ہی یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے اور جیسا اوسکو جانے ویسا کسیکو نہ جانے اور فرمایا
آنحضرت نے کہ بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنے والون کو یعنی گڑگڑانے والونکو دعا مین اور انس بن مالک سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا تو مجھسے بخشونگا مین تجکو
کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ
تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری
زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کی از روی بخشش کے
اور پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا دعا کرنی آدمی کی واسطے نفس اپنے کے اور روایت کی حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول مین کعب سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے واسطے موسی کے کہ ای موسی ڈر مجھسے کہ نہ جلدی کرین مجھسے یعنی مطلب ملنے مین جب کہ

دعا کرین مجسے اور بخیل نہ جانین مجکو یعنی مطلب دینے مین کیا نہین جانتے ہین یہ کہ مین دشمن رکھتا ہون بخیل کو پس کیونکر ہونگا مین بخیل
ای موسی نہ ڈر رکھ مجسے بخل کا اسمین کہ مانگے تو مجسے بڑی چیز اور نہ حیا کر تو اسمین کہ مانگے تو مجسے چھوٹی چیز مانگ مجسے چاندی اور مانگ تو مجسے
گھانس اپنی بکری کے لیے ای موسی کیا نہین جانتا ہی تو کہ مینے پیدا کی ہر رائی اور جو کچھ کہ زیادہ ہی اوس سے اور مینے نہین پیدا کی ہی کوئی
چیز مگر حال انکہ جانتا ہون مین کہ خلق محتاج ہین طرف اوسکے پس جسنے مانگی مجسے کوئی دعا حال انکہ وہ جانتا ہی کہ مین قادر ہون دیتا ہون مین
اوسکو اور نہین بھی دیتا ہون وہ دیتا ہون اوسکو دیتا ہون مین اوسکو سوال اوسکا ساتھ مغفرت کے پس اگر حمد کی میری جسوقت کہ دیتا ہون مین اور جسوقت کہ نہین دیتا ہون
اوسکو رکھونگا مین اوسکو تعریف کرنے والون کے گھر مین یعنی جنت مین جو اونکے لیے طیار رکھا ہی اور جس بندے نے کہ نہ مانگی مجسے ایک چیز
پھر دی مینے اوسکو ہوگی دشواری اوسپر نزدیک حساب کے پھر جسوقت کہ دی مینے اوسکو اور نہ شکر کیا میرا عذاب کرونگا اوسکو وقت
حساب کے اور عروہ بیٹے زبیر کے کہتے ہین کہ بلاشبہہ مین البتہ مانگتا ہون اللہ سے حاجتین اپنی نماز اپنی مین یہان تک کہ مانگتا ہون نمکین
اوس سے نمک اپنے اہل کے لیے محمد بن منکدر دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ قَوِّ ذَكَرِي فَاِنَّ فِيهِ مَنْفَعَةً لِاَهْلِي یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا
کہ خوب قوت سے تجکو یاد کرتا رہون اسلیے کہ اسمین منفعت ہی میرے اہل کے لیے کہ وہ بھی میری دیکھا دیکھی تجکو یاد کرین گے ثابت بنانی سے
منقول ہی کہ کہا عبادت کی ایک شخص نے ستر برس پس کہتا تھا اپنی دعا مین رَبِّ اجْزِنِي بِعَمَلِي یعنی ای رب میرے جزا دے مجکو بدلے عمل
میرے کے پس مرا وہ پھر داخل کیا گیا بہشت مین پس ٹھہرا اوسمین ستر برس پس جب پورے ہوئے ستر برس کہا گیا اوسکو کہ نکل تو پس تحقیق
بھرپور پائی تونے جزا اپنے عمل کی پس سوچا کہ کس چیز پر بہت اعتماد کرتا تھا مین بیچ دنیا کے اپنے دل مین پس نہ پائی کوئی چیز مضبوط تر اپنے
دل مین اللہ کی دعا سے اور رغبت کرنے سے اوسکی طرف پس متوجہ ہوکے کہنے لگا اپنی دعا مین کہ ای رب میرے سنا تھا مینے تجکو اس حال مین کہ
مین دنیا مین تھا کہ تو درگذر کرتا ہی تقصیرون سے پس درگذر فرما آج کے دن میری تقصیر سے پس چھوڑا گیا جنت مین ✤ درمنثور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ بیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے
قبولیت کے یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے ✤
ف اس روایت مین بدلے دروازے قبولیت کے دروازے بہشت کے آئے ہین اور ذکر کرنے روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ
دعا بہرحال خالی فائدے سے نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکے
ہاتھ سے نہین جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے کہ آیا ہی وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اسی لیے آیا ہی کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاشکے
کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ✤ مع ✤ اور اور روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے
لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اس سے کہ مانگی جاوے عافیت ✤
ف مراد عافیت سے یہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے سے دین و دنیا مین ✤ فتح
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر بر یعنی نیکی ✤
ف مراد تقدیر سے یہان بری چیز ہی کہ جسکے اترنے کو آدمی برا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی تو اللہ تعالی دور کر دیتا ہی
اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونے کے ہوتی ہی اور بر سے مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون کو شامل ہی اور معنی حدیث کے دو ہین ایک
تو یہ کہ جب نیکی کی عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے
يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنی مٹاتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ قسم رزق و اجل سے جو کچھ چاہتا ہی اور صورت کمی زیادتی کی

کشاف مین یہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا تو عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ
برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھہ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی + ع +
اور فرمایا آنحضرت نے نہین فائدہ کرتا ڈرنا تقدیر سے یعنی ڈرنا اوترنے بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سے
کہ اوتری یعنی دفع ہو جاتی ہی یا صبر آجاتا ہی اور اوس بلا سے کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنے کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا رد کرتی ہی
یا آسان کر دیتی ہی اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سے دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تلک یعنی کشتی کرتی
ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا سبب رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسے سپر تیر کو روکتی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل ہا اسپر اور
فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے از راہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہی اللہ اوسپر یعنی غصے اسلیے
ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنے دعا نکی از راہ تکبر کے متکبرون مین گنا گیا اور اور روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی
نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہی وہ اوسپر اور فرمایا نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلیے کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھ
دعا کے کوئی اور فرمایا جسکو خوش لگے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی وقت سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی
وچین کی حالت مین ف اسلیے کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطراب کے بخلاف کفار فجار کے کہ جب اونکو
سختی اور غم پہونچتا ہی تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اسراف کرتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا
عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی
تو مونھہ پھیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی + ع +
اور فرمایا دعا ہتیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی اوس سے بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور
زمین کی یعنی اوس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین اور گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی
کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تھے یہ یعنی حالت چین مین کہ مانگتے خدا سے عافیت دائم + ف + اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جسنے لازم کیا
دعا کو چین مین محفوظ رہا بلا سے اور جسنے ترک کی دعا اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کے سے ہوتی ہی بلا سزا اوسکی + ع + فرد ہر کہ فریاد رس
روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے مونھہ اپنا واسطے خدا تعالی کے
دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکے لیے + ف
یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچھ گناہ اوسکے غرض کہ اللہ تعالی ضائع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین
طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہی عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا
وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمھارے لیے بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے پس آدمی بھلائی برائی اپنی
نہین جانتا سوا اللہ تعالی کے پس لازم ہی بندے کو کہ قائم ہو وے حق بندگی مین اور سونپے اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ
دعا بندے کی قبول ہی ہوتی ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی ایک حدیث کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنے کھڑا کر کے کہیگا
ای بندے میرے حکم کیا تھا مینے تجکو کہ دعا کرے تو مجھسے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہیگا ہان ای رب میرے
پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے کیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تو نے کہ دور کر دون غم تیرا اور تمام

پس دور کر دیا مینے تجسے پس عرض کریگا سچ ہی رب میرے پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینے دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانی فلانی
روز پھر دعا کی تھی تو نے غم کے اوترنے پر کہ دور کرون اوسکو پس نہ دیکھا تو نے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میرے پس فرماویگا
ذخیرہ رکھین ہین مینے تیرے لیے جنت مین بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو پوچھ کر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس مومن نے نہین کی ہوگی کوئی دعا مگر کہ اللہ تعالی بیان فرماویگا تعجیل اوسکی یا ذخیرہ کرنا اوسکا پس کہیگا مومن اوس وقت کاشکے کوئی دعا
میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہ اختصار ہی حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین مین اور شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھا ہی کہ دعا بندے مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک پروردگار کے لیکن بنابر مصلحت کے کبھی دیتا ہی دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کے
لیے حاصل یہ کہ دعا بندگی ہی کہ وقت اوترنے بلا کے یا نزدیک خوف اوترنے اوسکے سے بندہ ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہی جیسے کہ ساتھ نماز و روزے کے
حکم کیا گیا ہی جب آوے وقت ✤ نظم ✤ از دعا نبود مراد عاشقان ✤ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ✤ ای اخی دست از دعا کردن مدار ✤
با قبول و با رد اویت چہ کار ✤ گر اجابت کردشان فہو المراد ✤ ورنہ بادیدار نقد آیند شاد ✤ ورکند در دلذت آن بیشتر ✤ پھر تقریب سخن
بار دگر ✤ تمام ہوے فضائل دعا کے اب کچھ آداب دعا کے سننے چاہیین ✤ بعضے آداب رکن ہین اور بعضے شرط اور بعضے سوائے ان دونون قسمونکے
ہین قسم مامورات یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئین سے یعنی مکروہات اور سوا انکے یعنی اوس قسم سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکے سے
پس آداب دعا کے یہ ہین بچنا حرام سے کھانے پینے مین اور لباس مین اور کسب کرنے مین یہ آداب شرائط دعا کے ہین کہ بغیر انکے دعا نہین
قبول ہوتی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوگی دعا اوسکی چالیس دن تلک اور
ابو ہریرہ رض نے روایت کیا بیچ ضمن حدیث طویل کے کہ پھر ذکر کیا آنحضرت صلعم نے ایک شخص کا یعنی ایک حاجی کا کہ طویل کرتا ہی سفر اس حال مین کہ
پراگندہ بال غبار آلود ہی پھیلاتا ہی دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہوا یا رب یا رب حال آنکہ کھانا اوسکا کسب حرام سے ہی اور پینا
اوسکا کسب حرام سے اور پہننا اوسکا کسب حرام سے اور اول پرورش پائی ہی ساتھ حرام کے پس کہان سے قبول کیجاوے دعا واسطے ایسے شخص کے اور اور ادب
دعا کا ہی خالص کر کر دعا کرنی واسطے اللہ تعالی کے یعنی اور کسیکو دعا کرنے مین اسکا شریک نکرے اور ریا نکرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا
اللہ تعالی نے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہین کشتی مین دعا کرتے ہین
اللہ تعالی سے در حالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہین اللہ کے لیے دین کو یعنی دعا کو اور اور آداب قسم مستحبات وغیرہ سے یہ ہین پہلے کرنا عمل
اچھے کا یعنی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و صدقہ وغیرہ کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کچھ نیکی اپنی یاد کر کر دعا کرے
جیسے کہ قصہ غار والونکا مشہور ہی اور وضو کرنا اور مونہہ کرنا قبلے کی طرف اور نماز پڑھنی یعنی دعا بعد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑھنی قبیل تقدیم
عمل صالح کے سے ہی اور دوزانو بیٹھنا اور تعریف کرنی خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کے اور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اول و آخر دعا کے
اور کھولنا دونون ہاتون کا یعنی دعا کرنے مین ہاتھ بند نرکھے اور اوٹھانا دونون ہاتون کا طرف آسمان کے اور یہ کہ ہووے اوٹھانا ہاتون کا
برابر مونڈھون کے اور اوٹھانا ہاتون کا برابر سینے کے بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کرے ہاتھ اوٹھانے مین جو امر مشکل پیش آوے اور مطلق ہاتھ اوٹھانا مستحب نہین
ہی اسلیے کہ نہین مستحب ہی مگر بیچ اون چیزون کے کہ وارد ہوئی ہی ساتھ اوسکے سنت پیغمبر کی پس نہین مستحب ہی اوٹھانا ہاتون کا بیچ مثل حالت طواف کے اور کھولنا دونون
ہاتون کا یعنی آستین وغیرہ سے اور آداب پکڑنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرے مانند سچ بولنے کے اور امانت و سخاوت کے اور سوا انکے ظاہر و باطن قولاً اور فعلاً با ادب
کرے اگرچہ بتکلف ہو اور خشوع یعنی فروتنی کرنی دل سے مراد خشوع سے سکون باطن کا ہی کہ وہ لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا ساتھ
فروتنی تمام اعضا کے اور نہ اوٹھاوے دعا کرنے والا آنکھ اپنی آسمان کی طرف اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے نامون اوسکے کے
اور صفتون اوسکی کے اور یہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے اوسکے سے یعنی تکلف کر کر قافیہ بندی کرنی منع ہی کہ حضور قلب سے

باز رکھتی ہی اور اگر از خود بمقتضاے طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو تو مضائقہ نہین بلکہ خوب ہی جیسے دعاے سرور عالم مین اللّٰهم انی
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ اور یہ کہ نہ تکلف کرے گانے کا ساتھہ
خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالی کے ساتھہ نبیون اوسکے کے اور وسیلہ پکڑے ساتھہ نیکون کے
یعنی سواے انبیا کے صدیقون کا اور علما کا اور شہدا کا اور پست کرنا آواز کا یہ کمال ادب ہی کہ مولی کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہی
چپکی پکار کی بات کو آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کے اور بعضے
سلف سے منقول ہی کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی پکار کر دعا کرنے پر اور اقرار کرنا ساتھہ گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤن صحیحہ کا کہ جو نقل کی گئی ہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ نہین چھوڑی ہی اونھون نے حاجت اپنی غیر کی طرف یعنی اولی یہ ہی کہ وہ دعائین پڑھے جو سرور عالم
سے ثابت ہوئی ہین ہر حال مین اور اختیار کرنا جامع دعاؤن کا یعنی وہ دعائین اختیار کرے کہ جامع ہون یعنی لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت
شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل ربنا اتنا آخر آیت تک کے اور یہ کہ شروع کرے ساتھہ نفس اپنے کے یعنی اول اپنے لیے دعا کرے پھر جسکے لیے چاہے
کرے اور یہ کہ دعا کرے واسطے ماں باپ اپنے کے اور واسطے اپنے مومن بھائیون کے لیے اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھہ دعا کے اگر ہووے
امام یا دب منہیات کی قسم سے ہی اور معنی یہ ہین کہ اگر امام ہو لوگون کا دعا مین مثل قنوت وغیرہا کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین
کہتے رہین جیسے کہ مذہب شافعی مین ہی تو اس صورت مین اگر خاص اپنے ہی لیے دعا کرے تو خیانت ہی لیکن جب سجدے مین یا تشہد وغیرہ مین امام
اپنے لیے دعا کرے تو خیانت نہین ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور پیچھے
مقتدیون کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنے نفس کا نہو گا لیکن اگر نری اپنے ہی لیے دعا کرتا رہے اثنا دعا مین تو البتہ تخصیص ہوئی
یہ منع ہی آور ادب یہی ہی کہ سوال کرے ساتھہ قصد کے یعنی مثلا کہے اِغْفِرْ لِيْ وَاَعْطِنِيْ كَذَا اور یہ نہ کہے کہ اگر چاہے تو دے اور
چاہے نہ دے اور یہ کہ دعا کرے ساتھہ رغبت کے یعنی نہایت خواہش سے کرے نہ بے پروائی سے اور یہ کہ نکالے دعا اپنے دل سے ساتھہ کوشش
اور کوشش کے اور یہ کہ حاضر کرے اپنے دل کو اور اچھی رکھے امید اپنی ف لفظ حدیث کے کہ جس سے یہ مطلب نکلا ہی یہ ہین اُدْعُوا اللّٰهَ
وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کر کے ساتھہ
قبولیت کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا مین نظر اپنے گناہون پر نکرے بلکہ نظر کرے
اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا ع اور یہ کہ مکرر کرے
دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی چنانچہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا مین یعنی مداومت کرے
اوسپر اور ایک دو بار پر اکتفا نکرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالی
دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھہ گناہ کے یعنی ساتھہ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ مین پڑے
جیسے کہ دعا کرے یا اللہ خوب سے روپے دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکے ایسی دعا کرے کہ کمال بے ادبی ہی اور یہ کہ نہ دعا
کرے ساتھہ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھسے جدائی ہو جاوے اور مین سلوک نکرون اوس سے اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھہ اوس کام کے
کہ فراغت کی گئی اوس سے یعنی مثلا لکھے قدو الا دعا کرے کہ ٹھگنا ہو جاؤن اور سواے اسکے بہت چیزین ہین اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا مین
ساتھہ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھہ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھہ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلا نہ دعا کرے
آسمان کے اوتر آنے کی اور زمین کے چڑھ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنے کی دعا کرنی بھی قبیل محال اور مافی معناہ کے سے ہی

اسلیے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہی اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمتِ خدا کو یعنی یون نہ کہے اے اللہ مجکو بخش اور سوا کسی کو نہ بخش اس کہنے مین اسکی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگے ایک تم مین سے اپنے پروردگار سے تمام حاجتین اپنی یہان تک کہ مانگے اوس سے تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی اور آمین کہنی دعا کرنے والے کی اور سننے والے کی یعنی پیچھے فارغ ہونے کے چنانچہ حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک جماعت کہ بعضے دعا کرین اور بعضے آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی اور ملنا مونہہ اپنے کا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی نہ ساتھ ایک ہاتھ کے مانند متکبرون کے پیچھے فراغت پانے کے دعا سے اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھ اس طرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی مینے پس نہ قبول کی گئی میرے لیے یہ تمام مضامین حصن حصین اور شرح اوسکے سے اور مشکوۃ سے لکھے گئے اب ایک **فائدہ نافعہ** متعلق دعا کے اور سنا چاہیے روئی غفلت کی کانون سے نکال کر کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم اوس سے دعا کرتے ہین اور دعا ہماری نہین قبول کیجاتی پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین قبول ہوتی کہ تمھارے دل مرگئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ کو پھر نہین ادا کرتے ہو تم حق اوسکا اور پڑھی تمنے کتاب اسکی اور نہین عمل کرتے تم اوسپر اور دعوی کرتے ہو تم شیطان کی دشمنی کا اور محبت رکھتے ہو تم اوس سے اور دعوی کرتے ہو تم آگ سے ڈرنے کا اور نہین باز رہتے تم گناہون سے اور دعوی کرتے ہو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دیا ہی تمنے اونکی سنت کی پیروی کو اور دعوی کرتے ہو تم بہشت کی محبت کا اور نہین عمل کرتے تم اوسکے لیے اور دعوی کرتے ہو تم یہ کہ موت حق ہی اور نہین سامان طیار کرتے تم اوسکے لیے اور مشغول ہو تم غیرون کی عیب گیری مین اور چھوڑ دیا ہی تمنے لحاظ کرنا اپنے نفسون کے عیبون کا اور کھاتے ہو تم رزق اللہ کا اور نہین شکر کرتے تم اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے مُردون کو اور عبرت نہین پکڑتے اوس مین ٭ **منبہات** ٭ اوپر بیان تھا عبادت اور توحید و دعا کا اب آگے اپنی صفتین بیان کرنی شروع کین تو استحقاق عبادت وغیرہ کا خوب واضح ہووے ٭

اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ○

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوسمین چین پکڑو اور دن دیا دکھاتا اللہ تو فضل رکھتا ہی لوگون پر لیکن بہت لوگ حق نہین مانتے ٭ مع ۶

خدا وہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات کو تو آرام پکڑو اوسمین اور پیدا کیا روز کو ایسی طرح کہ اوسمین دیکھنا پاؤ ایک کا دوسرے کو بہ تحقیق خدا صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ٭ **تفسیر** ٭ روایت کی ابن مردویہ نے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ عیسی بیٹے مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے نے کہا ای جماعت حواریین کی الصلوۃ جامعۃ یعنی نماز جمع کرنے والی ہی یعنی نماز کے لیے چلو پس نکلے وہ بیچ ہیئت عبادت کے دبلے تھے پیٹ اونکے اور دھنس رہی تھین آنکھین اور زرد ہو رہے تھے رنگ پس چلے ساتھ اونکے عیسی طرف جنگل کے پس کھڑے ہوئے ایک ٹیلے پر پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر پڑھنی شروع کین اوپر آیتین اسکی اور حکمت اوسکی پھر کہا ای جماعت حواریین کی سنو جو کچھ کہتا ہون مین تمھارے لیے بلاشبہ مین پاتا ہون اللہ تعالی کی اوتاری کتاب مین کہ جسکو اوتارا ہی اللہ نے انجیل مین کتنی چیزین معلوم پس عمل کرو تم اونپر کہا حواریون نے کہ ای روح اللہ وہ چیزین کیا ہین کہا عیسی نے وہ یہ ہین کہ پیدا کی گئی رات واسطے تین چیزون کے اور پیدا کیا گیا دن واسطے سات چیزون کے پس جو گذرے رات و دن اس حال مین کہ وہ بیچ غیر اون چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے پھر جھگڑینگے وہ اوس سے پیدا کی گئی رات اسلیے کہ آرام دیوے تو اوسمین گون بھلی ہوئی کو

کہ جنکو شفقت میں ڈالا ہی تو نے دن کو اور بخشش مانگے تو واسطے گناہ اپنے کے کہ جو کیا ہی دن کو پھر نہ عود کرے تو اوسمین اور عبادت کرے تو
اوسمین صابروں کی سی ہیں تہائی رات سووے تو اور تہائی رات کھڑا ہووے تو یعنی اللہ کی بندگی کے لیے اور تہائی رات تضرع و زاری کرے تو
طرف رب اپنے کے پس یہ بیان ہی اون چیزون کا کہ پیدا کی گئی اونکے لیے رات اور پیدا کیا گیا ہی دن اسلیے کہ ادا کرے تو اوسمین نماز فرض
کہ جس سے پوچھا جاویگا تو اور جسکا حساب لیا جاویگا تجسے اور سلوک و احسان کرے تو اپنے ماں باپ سے اور چلے تو زمین میں طلب معیشت کے لیے
کہ کماوے رزق و معاش اپنے دن کی اور یہ کہ عبادت کرو تم اوسمین ولی خدا کی تو کہ ڈھانکے تمکو اللہ اپنی رحمت میں اور یہ کہ چلو تم اوسمین ساتھ جنازے کے تو کہ
پھرو تم اس حال میں کہ بخشش کیجاوے تمھارے لیے اور یہ کہ حکم کرو تم اچھی باتوں کا اور منع کرو تم بری باتوں سے پس یہ چوٹی ایمان کی ہی اور سلب
تھامنے دین کا اور یہ کہ جہاد کرو تم اسکی راہ میں تو کہ ساتھ رہو تم ابراہیم خلیل الرحمن کے اونکے قبے میں یعنی جنت میں اور جسپر گذرے رات و
دن اس حال میں کہ وہ بیچ خیر ان چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے یعنی جھگڑینگے اوس سے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے
کہ ہمارا حق اسنے نہ ادا کیا ٭ درمنثور ٭

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ۝

وہ اللہ ہی رب تمھارا ہر چیز بنانے والا کسیکی بندگی نہیں اوسکے سوا پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہین جو لوگ کہ تھے ہین اسکی باتون سے منکر ہوتے ٭ موضح ٭

یہہ ہی خدا پروردگار تمھارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہیں ہی کوئی معبود سوا اوسکے پس کہان سے پھیرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے تھے وہ لوگ
کہ ساتھ نشانیون خدا کے انکار کرتے تھے ٭ تفسیر ٭ یہ ہی یعنی جسنے پیدا کیے تمھارے لیے رات دن خدا الخ یہ خبرین ہین مترادفہ یعنی
ایک بعد دوسری کے یعنی وہ جامع ہی واسطے ان اوصاف کے کہ الوہیت بھی رکھتا ہی اور ربوبیت بھی اور پیدا کرنا ہر چیز کا بھی اور وحدانیت بھی
کوئی اوسکا ثانی نہیں پس کہان سے یعنی کیونکر اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے طرف عبادت بتون کے پھر ذکر فرمایا کہ جنھون نے
انکار کیا ہی اللہ کی آیتون کا اور نہیں تامل کیا اونمین اور نہیں ہی اونکو ہمت طلب حق کی اور خوف عاقبت کا وہ اسی طرح پھیرے گئے ہین
اللہ تعالی کی عبادت سے جیسے یہ پھیرے گئے ٭ کشاف ٭ صخ ٭

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو زمین ٹھہراؤ اور آسمان عمارت اور تمکو صورت بنائی پھر اچھی بنائین صورتین تمھاری اور روزی دی تمکو ستھری چیزون سے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

وہ اللہ ہی رب تمھارا سو بڑی برکت ہی اللہ کی جو رب ہی سارے جہان کا ٭ صخ ٭

خدا وہ ہی کہ بنایا واسطے تمھارے زمین کو جگہہ ٹھہرنے کی اور آسمان کو چھت اور صورت بنائی تمھاری پس اچھی بنائین صورتین تمھاری اور روزی
دی تمکو پاکیزہ چیزون سے یہ ہی خدا پروردگار تمھارا پس بہت برکت والا ہی خدا پروردگار عالمون کا ٭ تفسیر ٭ اچھی بنائین الخ یعنی
سب جانورون سے انسان کی صورت اچھی بنائی انسان کے برابر اچھا کسی حیوان کو نہیں بنایا اور بعضون نے کہا کہ یہ اچھا یون ہوا کہ اوندھا
نہیں پیدا ہوا مانند چارپایون کے اور کہا ابن عباس نے کہ پیدا کیا ابن آدم کو سیدھا متناسب الاعضا کھاتا ہی اور لیتا ہی ہر چیز کو ساتھ
ہاتھ اپنے کے اور سوائے ابن آدم کے اور جانور مونہہ سے کھاتے ہین اور پاکیزہ یعنی لذت کی چیزین کہ ایسی چیزین جانورون کو نصیب
نہیں ہوتین ٭ معا ٭ مد ٭

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وہ ہی زندہ رہنے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سواے سو اوسکو پکارو نری کرکر اوسکی بندگی سب خوبی اللہ کو جو رب ہی سارے جہان کا ۔ مڤ

وہ ہی زندہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس عبادت کرو اوسکی ایک جہت کرکر واسطے اوسکے عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا ۔ تفسیر ۔ دین سے مراد طاعت ہی یعنی پس عبادت کرو اوسکو خالص کرکر اوسکے لیے طاعت کو ترک ریا سے کہتے ہوئے الحمد للہ رب العالمین اور ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا جو کوئی کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس چاہیے کہ کہے پیچھے اوسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس یہی تفسیر اللہ کے اس قول کی فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سعید بن جبیر سے بھی ہی کہ وہ دوست رکھتے تھے اسکو کہ جب کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو پیچھے کہے اسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر پڑھتے سعید یہ آیت هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور جب کہ چاہا کفار نے آنحضرتؐ سے پوجنا بتون کا تو آگے کی آیت نازل ہوئی ۔ **موتنبیہ** ۔ جاننا چاہیے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہین ہوتی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری کو کہ نئی بنا کشتی اسلیے کہ دریا گہرا ہی یعنی ایمان کو تازہ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہی بغیر اچھی کشتی ایمان کے بیڑا پار نہین ہوگا اور لے توشہ کامل یعنی اعمال نیک خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ یعنی گناہون کا اسلیے کہ گھاٹی سخت دشوار ہی اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا یعنی اللہ تعالی بینا ہی ۔ **منبہات** ۔ ایک بزرگ کا قول ہی اَلدُّنْيَا بَحْرٌ وَّنَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَالْاٰخِرَةُ سَاحِلٌ وَّالسَّفِيْنَةُ التَّقْوٰى دنیا دریا ہی اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہی اور کشتی تقوی ۔ شعر

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل ۔ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ۔

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

تو کہہ مجھکو منع ہوا کہ پوجون جنکو تم پکارتے ہو سواے اللہ کے جب پہونچ چکین مجکو کھلی نشانیان میرے رب سے اور حکم ہوا کہ تابع رہون جہان کے صاحب کا ۔ مڤ

کہہ بالشبہہ منع کیا گیا مجکو اس سے کہ عبادت کرون مین اونکو کہ تم پوجتے ہو سواے خدا کے جسوقت کہ آئین میرے پاس دلیلین ظاہر میرے پروردگار کی طرف سے اور فرمایا گیا مجکو کہ تابع رہون پروردگار جہان کا ۔ **تفسیر** ۔ دلیلون ظاہر سے مراد قرآن ہی اور بعضون نے کہا عقل اور وحی ۔ **ملا** ۔ ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہ ای محمدؐ رجوع کر اوس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور لازم کر اپنے پر دین باپ دادا اپنے کا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ الخ ۔ **درمنثور** ۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

وہی ہی جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لہو کی پھٹکی سے پھر تمکو نکالتا ہی لڑکے پھر جب تک پہونچو اپنے زور کو پھر جب تک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی ہی تم مین کہ بھر لیا پہلے اس سے اور جب تک کہ پہونچو لکھے وعدے کو اور شاید تم بوجھو ۔ مڤ

وہ ایسا ہی جسنے کہ پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ وہ آدم ہی مٹی سے پھر نطفہ منی سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہی تمکو لڑکے پھر باقی چھوڑتا ہی تمکو تو کہ پہونچو نہایت قوت اپنی کو یعنی جوانی کو پھر باقی رکھتا ہی تو کہ ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی تم مین سے مر جاتا ہی پہلے اس سے اور باقی چھوڑتا ہی تو کہ پہونچو تم یعنی سب وقت مقرر کو اور تو کہ سمجھو تم ۔ **تفسیر** ۔ پہلے اس سے یعنی پہلے پہونچنے کے جوانی کو یا پہلے بڑھاپے کے اور تو کہ پہونچو

وقت مقرر کو معنی اسکے یہ ہین اور کرتا ہی یہ تو کہ پونہچو وقت مقرر کو کہ وہ وقت موت کا ہی اور تو کہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت
اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاوے گا ہمکو ✽ موضح ✽ معالم ✽ منثور

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہو جاتا ہی ✽ موضح ✽

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور جب مقرر کرتا ہی کچھ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی اوسکو ہو پس ہو جاتا ہی یعنی جلدی ہو جاتا ہی بلا کلفت
تنبیہ اللہ تعالی کو غرض ان اپنی مضمونون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جب مین ایسا ہون تو تم مجھی کو عبادت کرو اور میری عبادت مین
کسیکو شریک نکرو اور میری اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ جو کوئی دعوی
کرے چار چیزون کا بغیر چار چیزون کے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی جو کوئی دعوی کرے محبت خدا تعالی کا اور نہ باز رہے خدا کی حرام کی ہوئی چیزون
سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت رکھے فقر اور مساکین سے پس دعوی اوسکا
جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے جنت کی محبت کا اور تصدق نکرے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے خوف دوزخ کا اور
نہ باز رہے گناہون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی ✽ منبہات ✽

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝

تو نے دیکھے جو جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہمنے
اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین اور زنجیرین گھسیٹے جاتے ہین جلتے پانی مین پھر
آگ مین اونکو جھونکتے ہین ✽ موضح ✽

کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین کتاب کو اور اوس چیز کو
کہ بھیجا ہمنے ساتھ اوسکے اپنے پیغمبرون کو پس جانینگے حقیقت حال جس وقت کہ طوق ہونگے بیچ گردنون اونکی کے اور زنجیرین بھی گھسیٹے
جاوینگے بیچ پانی گرم کے پھر آگ مین جھونکے جاوینگے ✽ تفسیر ✽ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین یعنی قرآن مین کہتے ہین کہ یہ کیا ہی
اللہ کے پاس سے کہان سے پھیرے گئے یعنی کیونکر پھیرے گئے دین حق سے مشرک اور ذکر جھگڑنے کا اس سورت مین تین جگہہ ہی پس جائز ہی
یہ کہ ہر جگہہ تین قومون مین یا تین قسمون پر یا تاکید کے لیے ذکر فرمایا اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھ اوسکے
رسولون کو اور کتابین ہین جھونکے جاوینگے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ آگ مین ہونگے پس آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے
آگ مین بھری ہونگے ساتھ آگ کے پیٹ اونکے اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ
یعنی آگ اسکی جو جھڑکتی وہ جو چڑھ جاویگی دلون پر اللّٰهم اجرنا من النار انا عائذون بجوارك ✽ معالم ✽ کشاف
کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اذ الاغلال فی اعناقہم والسلاسل تا یسجرون تک پھر
فرمایا اگر برابر اس شیشے کے مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے
اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان کرنے اشارہ بزرگی کے حدیث مین کہ مانند کھوپڑی کے ✽ ف ح ✽ یعنی اگر سیسہ کا گول مقدار
کھوپڑی کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلدی گرنے کی ہین ف چھوڑا جاوے

ع ۵۱ ۸ [illegible] والمعنی علی الاستقبال [illegible]

اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حالانکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلے رات
کے یعنی تھوڑی ہی مدت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا
اوسکی تھاہ کو ف ح یہ شک راوی کا ہی کہ حدیث میں لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیوں کے باندھنے کی ہی کہ جو مذکور ہی
اس آیت میں اور بیچ آیت ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ کے اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ یہ زنجیر
کافر کی مقعد میں ڈالی جاویگی اور نتھنے میں سے نکالی جاویگی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت آسمان زمین
کہاں سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہیں ہی بلکہ کثرت و مبالغہ مراد ہی یا یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے
گز پر قیاس نکرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قبر امثل احد کے ہی چنانچہ حسن بصری رح نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل
حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی ہی دیر میں زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول و بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے
زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس میں بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ اوسکی درازی ہوگی
عیاذاً باللہ منہ انتہی ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کریگا اللہ تعالی ایک ابر دوزخیوں کے لیے سیاہ اندھیری کرنے والا اور کہا جاویگا
دوزخیوں کو کہ کیا چیز طلب کرتے ہو تم پس یاد کرینگے وہ اوسکو دیکھکر ابر دنیا کا پس کہینگے ای رب ہمارے مانگتے ہیں ہم پانی پس برساویگا
وہ ابر اونپر اغلال یعنی طوق کہ زیادتی ہوگی بیچ طوقوں انکے کے اور برساویگا زنجیریں کہ زیادتی ہوگی بیچ زنجیروں اونکی کے اور برساویگا
انگارے کہ شعلہ مارینگے اونپر اور سعید بن حبیب طائی سے ہی کہ کہا اونھوں نے سنا میں نے سعید بن جبیر سے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے
ماہ رمضان میں کہ بار بار پڑھتے تھے اس آیت کو فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝
فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝ انتہی ۔ اور جاننا چاہیے کہ دوزخی گرم پانی میں گھسیٹ کر ڈالے بھی جاوینگے اور کبھی گرم پانی
اونکے سروں پر بھی ڈالا جاویگا اور پلایا جاویگا اونکو زرداب دوزخیوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ البتہ گرم پانی ڈالا
جاویگا دوزخیوں کے سروں پر پس پیٹھیگا گرم پانی یہاں تک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے
پیٹ میں ہی یعنی آنتیں وغیرہ یہ ہی صہر ف ح ساتھ زبر صاد مہملہ اور جزم ہ کے بمعنی گلانے کے کہ مذکور ہی قرآن میں يُصَبُّ مِن فَوْقِ
رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ یعنی ڈالا جاویگا اونکے سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی بسبب اوسکے
وہ چیز کہ اونکے پیٹوں میں ہی اور گلائے جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی کثرت حرارت سے اونکے ظاہر و باطن میں ف پھر اوسی
طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ف ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتیں اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور بہیگا جو پیٹ میں اور گلایا جاویگا
جو کچھ کہ پیٹ میں ہی جیسا کہ فرمایا قرآن مجید میں بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا ۔ اور ابو امامہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقَى مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا در حالیکہ
پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت ص نے نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف دہانہ اوسکے کے پس
ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جسوقت کہ
پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اوسکی آنتوں کو یہاں تک کہ نکل پڑیگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ
یعنی اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس کاٹ ڈالیگا آنتیں اونکی اور فرماتا ہی وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے دوزخی پیاس کی تو فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی

تو چٹ پٹ ہوگیا یا مانند پگھلے ہوئے تانبے کے یا زرداب کے بھون ڈالیگا منہوں کو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی ﴿ اور سوا اسکے طرح طرح کے عذاب ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے بڑے ہین کاٹیگا ایک سانپ ونمین سے ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی شدت درد اور اثر اسکے زہر کا چالیس برس اور بلاشبہ دوزخ مین بچھو ہین مانند خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک اونکا ایکبار کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس ﴿ منقول مشکوۃ

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ○ مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ

پھر اونکو کہا ہی کہ کہان گئے جنکو شریک بتاتے تھے اللہ کے سوائے بولے ہمسے چوک گئے کوئی نہین ہمتو پکارتے تھے پہلے

شَيْئًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ○

کسی چیز کو اسی طرح بچلاتا ہی اللہ منکرون کو ﴿ موقع

پھر کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے کہینگے کہان ہین جو تھے تم شریک مقرر کرتے سوائے خدا کے یعنی بت کہ جنکو تم پوجتے تھے کہینگے گم ہوئے ہماری نظر سے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے کسی چیز کو اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا کافرون کو ﴿ تفسیر اول منکر ہو چکے تھے کہ ہمنے شریک نہین پکڑے اب گبھر اگر موہنہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کرینگے تو وہ انکار اونکا اللہ نے بچلا دیا حکمت سے ﴿ موقع گم ہوئے ہماری نظر سے پس نہین دیکھتے ہین ہم اونکو اور نہ منتفع ہوتے ہین ہم ساتھ اونکے اگر کسی کہے تو کہ کیا نہین یاد ہی تجکو بیچ تفسیر قول عز و جل کے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ وہ بندے ہوئے ہونگے ساتھ معبودون اپنے کے پس کیونکر صادق آویگا کہ ساتھ بھی ہون اونکے اور پھر گم ہون اونسے تو جواب اسکا یہ ہی جائز ہی یہ کہ وہ گم ہون اونسے جب کہ توبیخ کیے جاوین اور کہا جاوے کہ کہان ہین جنکو تم شریک کرتے تھے سوائے اللہ کے پس فریادرسی کرین تمہاری اور شفاعت کرین تمہاری اور یہ کہ ہووین وہ ساتھ اونکے تمام اوقات اونکی مین مگر جب کہ نہ نفع دیا او نھون نے اونکو پس گویا کہ وہ گم ہوئے اونسے اور بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے یعنی ظاہر ہوا ہمارے لیے کہ وہ نہین تھے کبھی کچھ اور نہین تھے ہم پوجتے ساتھ پوجنے اونکے کسی چیز کو یعنی محض باطل و لغو ہی تھا اونکا پوجنا جیسے کہ کہے تو کہ گمان کرتا تھا مین کہ فلانا کچھ ہی پس دیکھا تو کچھ نہ نکلا جب کہ آزمایا مینے اوسکو نہ دیکھی مینے بھلائی پاس اوسکے اور کَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ کے معنی یہ ہین کہ مانند گم ہونے معبودون اونکے کے اونسے گم کریگا اللہ کافرون کو اونکے معبودون سے یہان تک کہ اگر طلب کرینگے وہ معبودون کو یا طلب کرینگے اونکو معبود تو نہین ملنے کے وہ ایکدوسرے کو یا یہ معنی ہین کہ جیسا گمراہ کیا اللہ نے ان جدال کرنے والون کو اسی طرح گمراہ کرتا ہی تمام کافرون کو کہ جنسے جانا ہی اللہ نے اختیار کرنا گمراہی کا دین سے ﴿

ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ○

یہ بدلا اوسکا جو تم رہتے پھولے تھے زمین مین ناحق اور اوسکا جو تم اتراتے تھے ﴿ موقع

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ خوش ہوتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اسکے ہی کہ تھے تم اتراتے ﴿ تفسیر یعنی یہ عذاب جو تمپر اوترا بسبب خوش ہونے اور اترانے تمہارے کے ہی ناحق اور وہ شرک کرنا اور پوجنا بتون کا ہی پھر کہا جاویگا واسطے اونکے اُدْخُلُوا ﴿ معالم

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○

پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا برا ٹھکانا ہی غرور والون کا ﴿ موقع

داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بری جگہہ متکبرون کی ہی دوزخ ﴿ تفسیر دروازون مین یعنی سات دروازون مین کہ تقسیم کیے گئے ہین تمہارے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ یعنی دوزخ کے لیے سات دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اونمین سے ایک ٹکڑا ہی تقسیم کیا گیا متکبرون کی یعنی جو تکبر کرتے ہین

حق ہے ⁂ فائدہ تنبیہ ⁂ بلاشبہ دوزخ بُری ہی جگہہ ہی اللہ ہی بچاوے اوس سے دیکھو بھائیون اللہ جل وعلا کس طرح کھول
کھولکر بیان اوسکا فرماتا ہی تو لوگ ایسے کام نکرین کہ مستحق دوزخ کے ہون وائے حال ہمارے کہ کیسے خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سے
بچنے کی کچھہ نہین کرتے اقتضائے ایمان یہ ہی کہ شب روز اوس سے بچنے کی فکر رکھین اور روئین خوف خدا سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اے لوگون روؤ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلیف کرو رونے مین اور تصور او
احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار یا فجار بھی روئینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو انکے بہینگے اونکے منہون پر
گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہان تک کہ ہوچکینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہوجاوین گی آنکھین یا زخمی کردینگے خون آنکھون کو پس اگر
کشتیان جاری کیجاوین انکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہوون انتہی اور بموجب انھین مضامین کے اللہ تعالی کے نیک بندے نہایت لرزان
ترسان رہتے ہین اوس سے حتی کہ کھانے پینے کی لذت اونسے جاتی رہتی ہی چنانچہ داؤد طائی رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ آٹھہ
چیزین لیگئین مجھسے حلاوت و لذت طعام کی ایک تو اونمین سے موت ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپنے فرمایا اَکثِرُوا ذِکرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ المَوتِ یعنی بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی اور وہ لذتون کی
توڑنے والی اسلیے ہی کہ کہا بعض عارفین نے کہ موت اشد ہی پکنے سے ہانڈی مین اور پیچھے مرنے کے سر کی کھال اوکھڑی ہی نہین جانتا مین کہ
کہان ہوگا ٹھکانا میرا جنت مین یا دوزخ مین اور دوسرے سوچتا ہون مین بیچ تنہائی قبر کے اسلیے کہ وہ باغ ہی جنت کے باغون مین سے
یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے اور تیسرے فکر کرتا ہون مین بیچ سوال کرنے منکر ونکیر کے کہ آوینگے وہ اس حال مین کہ دھوان
نکلتا ہوگا اونکی ناکون مین سے اور آگ نکلتی ہوگی اونکے موہون سے پس سوچتا ہون مین کہ کیونکر جواب دونگا مین اونکو اور چوتھے سوچتا ہون مین
بیچ وقت نکلنے کے قبر سے کہ آیا ہوگا مونہہ میرا اُجلا یا کالا اور مین دیکھون گا ملائکہ عذاب کو سر قبر پر یا ملائکہ رحمت کو اور پانچوین سوچتا
ہون مین کہ دیکھیے دیا جاویگا اعمالنامہ میرا بیچ داہنے ہاتھہ مین یا بائین ہاتھہ مین اور چھٹے سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کیونکر ہوگا گذرنا میرا
پل صراط پر اور ساتوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے میزان میری بھاری ہوتی ہی ساتھہ بھلائیون کے یا ساتھہ برائیون کے اور آٹھوین سوچتا ہون مین
کہ دیکھیے کس طرف ہو بازگشت میری طرف جنت کے یا طرف دوزخ کے انتہی ⁂ سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسے سوچ
وبچار رہتے ہین نہ یہ کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام آیا اور گویا معافی کی چٹھی لے لی نہ حلال حرام کا خیال ہی نہ کرنے عبادت کا اور
نہ بچنے کا بدعات سے اور نہ اتباع سنت کا حتی کہ نماز جماعت تک سے محروم رہتے ہین ہان جہان ناچ رنگ کی محفل ہو یا ڈھولک کی یا کہین
عرس و میلے ہون وہان سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہان وہ حال اور کہان یہ حال ⁂ ○

فَاصبِر اِنَّ وَعدَ اللّٰهِ حَقٌّ ج فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعضَ الَّذِي نَعِدُهُم اَو نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَينَا يُرجَعُونَ ۷۷

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر اگر کبھی ہم دکھادین تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین یا پھر لین تجکو پھر ہماری طرف پھر آوینگے

پس صبر کر اے محمد تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھہ ہلاک کرنے کافرون کے سچ ہی یعنی ہونے والا ہی پس اگر دکھلاوین ہم تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین
تو فبہا اور اگر قبض روح تیری کرین ہم پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے کافر ⁂ تفسیر ⁂ فَاِلَینَا یُرجَعُونَ یہ جزا متعلق ہی ساتھہ
نتوفینک کے اور جزا نرینک کی محذوف ہی تقدیر اسکی یہ ہی کہ پس اگر دکھلاوین ہم تجکو تیری زندگی مین بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم
اونکو قسم عذاب سے کہ وہ قتل روز بدر کا ہی تو فبہا یا اگر قبض روح تیری کرین ہم پہلے روز بدر کے تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے روز قیامت کے
پس بلا لینگے ہم اونسے اشد بلا الینا اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا فَاِمَّا نَذهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنهُم مُنتَقِمُونَ ○ اَو
نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدنٰهُم فَاِنَّا عَلَيهِم مُقتَدِرُونَ ○ یعنی پس اگر لیجاوین ہم تجکو یعنی قبض روح تیری کرین تو بلا شبہہ

ہم اونسے بدلا لینے والے ہین یا دکھادین ہم تجھکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہمنے اونسے ہین بلاشبہ ہم اونپر قدرت پانے والے ہین ف ۱۱
تنبیہ: تامل کرنا چاہیے آیات قرآنی ہین کہ جابجا پاک پروردگار نے صبر کرنیکو حکم فرمایا ہی کہین اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور کہین سب مومنون کو پس مسلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ شعائر اسلام سے چار چیزین
ہین تقوی اور جہاد اور شکر اور صبر + منہیات

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَ
اور ہمنے بھیجے ہین بہت رسول تجھسے پہلے کوئی اونمین ہین کہ سنایا تجکو اونکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اور
مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝
کسی رسول کو مقدور نتھا کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہوگیا انصاف سے اور ٹوٹے مین پڑے اوس جگہ جھوٹے معۃ

اور تحقیق بھیجے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھسے اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا بیان کیا ہمنے تجپر یعنی قرآن مین اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ
قصہ اونکا نہین بیان کیا ہمنے تجپر اور نتھا مقدور کسی پیغمبر کو کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا
ساتھ حق کے اور زیان مین پڑے اوسوقت بیہودہ گو + تفسیر: کتنے پیغمبر کہا بعضون نے کہ بھیجے اللہ تعالی نے آٹھ ہزار نبی چار ہزار
تو بنی اسرائیل مین سے اور چار ہزار اور تمام لوگون مین سے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا ایک نبی کالا حبشی انہین سے
ہی کہ نہین ذکر کیے گئے قرآن مین اور نتھا مقدور الخ یہ جواب ہی اوسکا کہ کفار فرمایش کرتے تھے آنحضرت سے معجزون کی از راہ عناد کے
پس فرمایا کہ ہمنے بہت سے رسول بھیجے ہین اس حال مین کہ نہین تھا مقدور کسیکو اونمین سے یہ کہ لاوے کوئی معجزہ مگر خدا کے حکم سے حاصل یہ کہ گویا
آنحضرت کو یہ جواب سمجھایا کہ تم یہ جواب دو اونکو کہ جب اور رسولون کا یہ حال رہا ہی تو مجکو کہان مقدور ہی اسکا کہ لاؤن کوئی معجزہ جو تم فرمایش کرتے ہو
اونکی مگر یہ کہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لانیکا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور رد ہی پیچھے فرمایش کرنے معجزون کے اور باطل والون
سے مراد ہین معاند جو فرمایش کرتے تھے معجزون کی حاصل یہ کہ جب قیامت آویگی فیصلہ ٹھیک ٹھیک کیا جاویگا اور وہان کفار ٹوٹا پاوینگے +

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝
اللہ ہی جسنے بنا دیے تمکو چوپائے تا سواری کرو کتنون پر اور کتنون کو کھاتے ہو معۃ

خدا وہ ہی جسنے پیدا کیے تمہارے لیے چارپائے تو کہ سوار ہو اوپر بعض اونکے کے اور بعض اونکو کھاتے ہو + ف +
وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝
اور اونمین تمکو بہت فائدے ہین اور تا پہنچو اونپر چڑھکر کسی کام تک جو تمہارے جی مین ہو اور اونپر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو
وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ۝
اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیاں پھر کون کون نشانیاں اپنے رب کی نہ مانوگے معۃ

اور واسطے تمہارے بیچ چارپایون کے بہت فائدے ہین یعنی اونکے دودھ اور پشم سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پہنچو تم سوار ہوکر
اونپر مقصد کو کہ بیچ سینون تمہارے کے ٹھہرا ہی یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اونپر سوار ہوکر اوسکے لیے جاؤ اور چارپایون پر اور نیز
کشتیون پر اوٹھائے جاتے ہو یعنی تیرے چارپایون ہی پر نہین سوار کیے جاتے ہو ولیکن [illegible] اور کشتیون پر بر و بحر مین سوار ہوتے ہو
کا برابر ہی سب کے لیے اور خدا دکھاتا ہی تمکو نشانیاں اپنی یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس کس نشانی کا اللہ کی نشانیون مین سے انکار
کرتے ہو کہ نہین ہی وہ اللہ کے پاس سے +

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

کیا پھرے نہیں ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا انسے پہلون کا وہ تھے انسے زیادہ اور زور مین سخت اور نشانیون مین جو چھوڑ گئے ہین زمین پر پھر کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ۞ مو

کیا سیر کی اونھون نے زمین مین تو دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے یعنی گنتی مین اور زیادہ تر قوت مین یعنی بدن مین اور نشانیون مین پس دفع نکیا عذاب کو اونسے اون چیز نے کہ تھے کماتے ۞ **تفسیر** یعنی کرتے قسم قسم جمع کرتے مال اور بہایت سپاہ اور تفاخر اور مانند اونکے سے اور مراد نشانیون سے محل اور قلعے ہین کہ عاد و ثمود وغیرہ رکھتے تھے کوئی چیز مانع عذاب کو نہوئی پس اہل مکہ کس چیز پر مغرور ہین ۞ **بحث** ۞

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

پھر جب پہنچے اون پاس رسول اونکے کھلی نشانیان لیکر ریجھنے لگے اوس پر جو اونکے پاس تھی خبر اور اولٹ پڑی اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ۞ مو

پس جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ معجزون کے خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے تھی دانش سے یعنی علم معاش سے اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ۞ **تفسیر** مراد علم سے علم اونکا ہے ساتھ امور دنیا کے اور معرفت اونکی ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ یعنی جانتے ہین وہ ظاہر کو زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہین اور فرمایا فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ یعنی پس تو دھیان نکر اوس پر جو منہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہونچی اونکی سمجھ پس جب کہ لائے اونکے پاس رسول علوم دینی اور وہ نہایت دور تھے اونکے علمون سے اسلیے کہ علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتون اور شہوات سے نہ التفات کیا اونھون نے طرف اون علوم کے اور حقیر جانا اون علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ اونکے اور اعتقاد کیا اسکا کہ نہین ہے کوئی علم بہت نافع اور بہت حاصل کرنیوالا فوائد کا علم ہمارے سے پس خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہے علم فلاسفہ کا اور دہریون کا جیسے یونان سے پس جب سنتے تھے وحی اللہ کی رد کرتے تھے اوسکو اور حقیر جانتے تھے علم انبیا کو بنسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہے منقول ہے کہ اوسنے سنا مبعوث ہونا حضرت موسی علیہ السلام کا اور لوگون نے اوس سے کہا کہ اگر ہجرت کرے تو طرف اونکے تو بہتر ہے کہا اوسنے کہ ہم قوم مہذب ہین پس نہین حاجت ہمکو طرف اوس شخص کے کہ مہذب کرے ہمکو یا مراد یہ ہے کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اوس علم کے کہ رسولون کے پاس تھا از راہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اوس علم کے گویا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ٹھٹھا کیا اونھون نے ساتھ معجزون کے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اوسکو رسول درحالیکہ خوشی کرنیوالے تھے اترانیوالے تھے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ یا خوش ہونا رسولون کا مراد ہے یعنی رسولون نے جب دیکھا جہل اونکا اور استہزا کرنا اونکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اونکو اور جہل اور استہزا پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالی کا اوسپر اور گھیر لیا کافرون کو اونکی سزا جہل و استہزا نے یا مراد علم سے جاننا کفار کا ہے اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے جلائے نہین جائینگے اور دنیا اگرچہ جہل ہے لیکن بسبب اونکے زعم کے اوسکو علم فرمایا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ لَجَهْلًا یعنے بعض علوم بیچ جہل ہین ۞ ف۱ **بحث** ۞ **تنبیہ** ۞ اس سے معلوم ہوا کہ امور دنیا کے علم پر مغرور ہونا ہرگز نہ چاہیے اور اوسکی کچھ حقیقت نسمجھے اور علم آخرت سیکھے کہ علم یہی ہے اور اوسپر عمل کرے اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱ یعنی کافر دنیا ہی کے علم سے خوش ہوئے سبحان اللہ یہی حال اس زمانہ مین ہے ۱۲ بعا

اسکو دانشمند فرمایا ہی اور متبع نفس کو کہ عالم امور دنیا کا ہی احمق فرمایا اس حدیث مین اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ یعنی دانشمند وہ ہی کہ تابع اور مسخر کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور نادان و احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو رکھے اللہ سے کہ وہ غفور رحیم ہی صدق اللہ وصدق الرسول اور اہل دنیا کے نزدیک اب معاملہ برعکس ہی کہ جو عالم آخرت او رعارف باللہ ہین اونکو نادان و حقیر جانتے ہین اور جو مدبر دنیا کا اور دغاباز اور بدمعاش اور منافق وضع اور مال مردم خور ہوا وسکو دانشمند جانتے ہین حال انکا اسمین ایک طرح کی تکذیب اللہ ورسول کی لازم آتی ہی عیاذا باللہ منہ اور اوپر کے مضامین سے برائی علم فلسفہ کی بھی معلوم ہوئی اور واقع مین یہی ہی کہ جہان تک ایسے ہی علوم کا توغل ہوا اور خدا ورسول کو بھول گیا کیسا ہی بددین و مرتکب حرام کا ہو اپنے فعل کی تاویل ہی کریگا اور عالم دیندار کو بنظر حقارت ہی دیکھیگا اکثر تو ایسا ہی دیکھا اور سنا ہی مگر جسکو اللہ بچاوے او سکا ذکر نہین اسلیے کتاب در المختار مین علم فلسفہ کو حرام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ منطق بھی فلسفہ ہی مین داخل ہی ظاہر امر او کثرت مزاولت اسکی ہی کہ باعث ہوتی ہی چھٹ جانے علوم دینی کی اور چھٹ جانا او سکا باعث محرومی خیر دارین کا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے امور کا بہت اہتمام نکرے جیسا کہ امور آخرت کا اہتمام کرے اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آویگا ایک زمانہ میری امت پر کہ دوست رکھینگے پانچ چیزون کو اور بھول جاوینگے پانچ چیزون کو دوست رکھینگے دنیا کو اور بھول جاوینگے آخرت کو اور دوست رکھینگے زندگانی کو اور بھول جاوینگے موت کو اور دوست رکھینگے گھرون کو اور بھول جاوینگے قبرون کو اور دوست رکھینگے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھینگے خلق کو اور بھول جاوینگے خالق کو وہ مجھسے الگ ہین اور مین انسے الگ ہون انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ بقدر ضرورت کے دنیا مین مشغول ہوا ور پھر فکر آخرت کی رکھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ زبور مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف داود نبی علیہ السلام کے کہ عاقل حکیم نہین خالی ہوتا ہی چار ساعتون سے ایک ساعت مین مناجات کرتا ہی اپنے رب سے اور ایک ساعت مین محاسبہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور ایک ساعت مین جاتا ہی طرف ایسے بھائیون اپنے کے کہ جو آگاہ کرین اوسکو اوسکے عیبون سے اور ایک ساعت مین مشغول ہوتا ہی لذت حلال مین ✤ **صنبہات** ✤

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر جب دیکھی اونھون نے ہماری آفت بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بتاتے تھے ✤ **صق** ✤

پس جب کہ دیکھا اونھون نے عذاب شدید ہمارا کہا باور رکھا ہمنے خدا کو تنہا اور منکر ہوئے ہم ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکو شریک مقرر کرتے تھے ہم

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

پھر نہوا کہ کام آوے اونکو یقین لانا اونکا جسوقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوے اوس جگہہ منکر ✤ **صق** ✤

پس نتھا کہ نفع کرے اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھون نے عذاب ہمارا آئین خدا کا کہ گذرا ہی اوسکے بندون مین اور زیان پایا اوس جگہہ کافرون نے ✤ **تفسیر** ✤ گذرا ہی اوسکے بندون مین یہ کہ ایمان لانا وقت اوترنے عذاب کے نہین ہی نفع دیتا اور یہ کہ عذاب اوترا کرتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون پر اور لفظ ہُنَالِكَ کہ بمعنی جگہہ کے ہی استعارہ کیا گیا ہی زمان کے لیے یعنی بمعنی اوسوقت کے ہی اور کافر ہر وقت زیان کار ہین ولیکن جسوقت عذاب دیکھینگے اوسوقت ظاہر ہو جاویگا زیان اونکا ✤ **صل** ✤

کہا سو ہے ڈرکو صاعقہ سے کہ انتہی بعد اور روایت مین آیا ہی کہ عتبہ ایک روز قریش کی مجلس مین بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ نے کہا ای جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھون مین طرف اسکے اور کلام کرون اس سے پس پیش کرون مین اوسکے کئی
امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے کچھ اور باز رہے ہمسے کہا قریش نے بہت خوب ای ابو الولید پس اوٹھا عتبہ یہان تک کہ آکر بیٹھا پاس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کلام مذکور کہ جو اوپر کی روایت مین گذرا اور حضرت نے بعد اوسکے کہہ چکنے کے سورۃ مذکور پڑھی پس حضرت
پڑھتے جاتے تھے اوسکو اور عتبہ نے جب سنی وہ تو چپ ہو کر سننے لگا اور ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوسکو یہان تک کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے سجدے تک پس سجدہ کیا اوسمین پھر فرمایا کہ سنی تو نے ای ابو الولید کہا اوسنے کہ سنی مینے فرمایا حضرت نے
پس تو اور یہ سننے یعنی تو کیا لیاقت رکھتا ہی اسکے سننے کی پس اوٹھا عتبہ اور آنے لگا اپنے یارون کے پاس پس کہا بعضے اوسکے یارون نے بعضون سے
قسم خدا کی کہا کرہ البتہ تحقیق آتا ہی تمہارے پاس ابو الولید بغیر اوس منہ کے کہ گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی بشاشت سے گیا تھا اور اب [illegible]
آتا ہی پس جب بیٹھا عتبہ پاس قریش کے تو کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجسے کہا عتبہ نے قسم خدا کی بلا شبہہ مینے سنا ہی ایسا کلام کہ
نہین سنا مینے مانند اوسکے کبھی قسم خدا کی نہین ہی وہ شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت قسم خدا کی البتہ ہوگا موجب قبول اوسکے کے کہ سنا ہی مینے اوس
اور اور روایت مین آیا ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ پر حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
تو آیا وہ اپنے یارون کے پاس اور کہا ای قوم میری اطاعت کرو تم میری اس دن مین اور نافرمانی کر لینا بعد اسکے اسلیے کہ قسم خدا کی البتہ تحقیق سنا ہی
مینے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہین سنا میرے کانون نے کبھی ایسا کلام مانند اوسکے اور نہین سوجھا مجکو جواب اوسکا اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد
کلام مذکور کے عتبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اس سے پس قسم خدا کی نہین وہ چھوڑنے والا اوس دین کو کہ وہ اوسپر ہی اور سارے عرب
کو اور اوسکو لڑنے دو آپسمین اسلیے کہ اگر وہ غالب آویگا اوسپر تو ہوگا شرف اوسکا شرف تمہارا اور عزت اوسکی عزت تمہاری اور بادشاہت اوسکی
بادشاہت تمہاری اور اگر عرب غالب آوینگے اوسپر تو دفع ہو جاویگا وہ تمسے بسبب غیر تمہارے کے کہا قریش نے کیا غضب کی تونے اوسکی طرف
ای ابا الولید اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے کہ کہا آیا مین ملنے کو عایشہؓ سے اور آنحضرتؐ پر وحی
اوتر رہی تھی پھر افاقت ہوئی حضرتؐ کو اوس حالت سے کہ وقت اوترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا ای عایشہؓ دے مجکو چادر میری پس دی مینے
آپکو چادر پھر رونق افزا ہوئے آپ مسجد مین پس ناگہان کوئی شخص وعظ کہہ رہا تھا پس بیٹھ گئے حضرت یہان تک کہ جب وعظ کہہ چکا واعظ تو
شروع کی آپنے پڑھنی حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پر پہنچے یہان تک کہ دراز ہوا سجدہ
آپکا پھر سنا یہ مذکور اون لوگون نے کہ دو کوس پر تھے اور بھر گئی اوپر مسجد یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپکے ساتھ پس کہلا بھیجا عایشہؓ
نے اپنے گھر یعنی اپنے گھر والون کو یہ کہ حاضر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلیے کہ البتہ تحقیق دیکھا ہی مینے اونسے ایک امر کہ نہین
دیکھا مینے اونسے ابتدا اوس دن سے کہ رہی مین ساتھ اونکے پس اوٹھایا حضرتؐ نے سر اپنا اور کہا کہ یہ سجدہ کیا مینے از راہ شکر رب اپنے کے عوض مین
اوس نعمت کے کہ دی مجکو میری امت کے لیے پس عرض کیا اونسے ابو بکرؓ نے کہ کیا نعمت دی تمکو تمہاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجکو یہ نعمت کہ ستر ہزار
میری امت مین سے داخل ہونگے بہشت مین پس کہا ابو بکرؓ نے کہ یا رسول اللہ آپکی امت مین بہت نیک ہین پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے
کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین کہ تحقیق کیا مینے پس دیے مجکو ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار کہا ابو بکرؓ نے یا رسول اللہ
اور زیادتی مانگیے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین پھر اشارہ کیا
ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے سینے پر یعنی یہ اشارہ اسکا ہوا کہ یاد ہی مجکو حاصل دونون اشارون کا یہ ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھے یاد ہی
پس کہا عمرؓ نے کہ کیا یاد ہی آپکو یا رسول اللہ یعنی دعا کرنا اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین جلیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ پڑھتے تبارک اور حم السجدہ ✽ در منثور

كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ○

کتاب ہے کہ جدی جدی کی ہین اوسکی آیتین قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگون کو سناتا خوشی اور ڈر پھر دھیان مین نہ لائے اوہ بہت لوگ پھر وہ نہیں سنتے ✽ مو

یہ ایک کتاب ہے کہ واضح بنائی گئین آیتین اوسکی درحالیکہ قرآن ہے عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا پس روگردان ہوئے اکثر لوگ پس وہ نہیں سنتے ہین ✽ تفسیر ✽ فصلت کے معنی ہین جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی اور گردانی گئین تفصیلین بیچ معانی مختلفہ کے قسم احکام اور قصون اور نصیحتون اور وعد و وعید وغیر ذالک سے قرآن عربی یعنی مراد رکھتا ہون ساتھ اس کتاب مفصل کے قرآن کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے یا یہ معنی ہین کہ جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی بیچ حال ہونے اوسکے کے قرآن عربی واسطے اوس قوم کے اہل یعنی واسطے قوم عرب کے کہ جانتے ہین اوس چیز کو کہ اوتری اوپر قسم آیتون مفصلہ سے کہ واضح ہین اونکی زبان عربی ہین خوش خبری دینے والا یعنی واسطے اولیا اللہ کے اور ڈرانے والا یعنی واسطے دشمنان خدا کے نہیں سنتے ہین یعنی نہیں قبول کرتے ہین ✽ مد ✽ معا ✽

وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ○

اور کہتے ہین ہمارے دل غلاف مین ہین اوس بات سے جس طرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین ✽ مو

اور کہا کافرون نے یعنی نبی سے کہ دل ہمارے بیچ پردون مین ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے کہ وہ توحید ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے پس عمل کر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہین ✽ تفسیر ✽ بوجھ ہے کہ مانع ہوتا ہے تمھاری بات کے سننے سے اور یہ تمثیلین ہین واسطے دور ہونے دلون اونکے کے قبول کرنے حق کے سے اور اعتقاد رکھنے حق کے سے گویا کہ وہ غلافون اور پردون مین ہین کہ مانع ہوتے ہین وہ پیٹھنے حق کے سے دلون مین اور واسطے نہ سمانے حق کے اونکے کانون مین گویا کہ وہ بہرے ہین حق کے سننے سے اور واسطے دور ہونے مذہبون اور دینون کے گویا کہ درمیان اونکے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین اور درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین پردہ ڈھانکنے والا اور اوٹ بلند ہے قسم پہاڑ یا مانند اوسکے سے پس نہیں ملتے آپسمین اور نہ دیکھتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو پس عمل کر یعنی اپنے دین پر ہم عمل کرنے والے ہین اپنے دین پر یا یہ مراد ہے کہ پس عمل کر بیچ باطل کرنے امر ہمارے کے ہم عمل کرنے والے ہین بیچ باطل کرنے امر تمہارے کے ✽ مد ✽ عمر بن الخطاب سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وقالوا قلوبنا فی اکنۃ الخ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ کونسی چیز مانع ہے تمکو اسلام سے اگر اسلام لاؤ گے تو سردار ہوؤ گے عرب کے پس کہا قریش نے کہ اے محمد نہیں سمجھتے ہین ہم اوس چیز کو کہ تو کہتا ہے اور نہ سنتے ہین ہم اوسکو اور بلاشبہہ ہمارے دلون پر البتہ پردہ ہے اور لیا ابو جہل نے ایک کپڑا اور کھینچا اوسکو درمیان اپنے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اے محمد قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین بلاتا ہون تمکو طرف دو چیزون کی ایک تو یہ گواہی دو تم یہ کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ✽ اور دوسری یہ کہ مین رسول اللہ کا ہون پس جب سنی اونھون نے گواہی لا الہ الا اللہ کی پھر وہ اپنی پیٹھون پر بدک کر اور کہا اونھون نے أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○ یعنی کیا کر دیا اسنے کئی معبودون کو ایک معبود بلاشبہہ یہ ایک تعجب کی بات ہے اور کہا بعضون نے امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلٰى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هٰذَا

ثلثۃ ارباع

لشیء یؤدی ○ ما سمعنا بھذا فی الملۃ الآخرۃ ان ھذا الا اختلاق ○ ءانزل علیہ الذکر من بیننا
یعنی چلو اور مستقیم رہو اپنے معبودون پر بلاشبہ اس بات مین کچھ غرض ہی نہین یعنی جسنے یہ اوس پچھلے دین مین اور نہین کچھ یہ مگر بنائی بات
کیا اسی پر اوتری نصیحت ہم سب مین سے اور اوترے جبرئیل پس کہا ای محمد بلاشبہ اللہ فرماتا ہی تجکو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہین کہتے ہین
یہ قریش کہ انکے دلون پر پردے ہین اس سے کہ سمجھین وہ توحید کو اور انکے کانون مین بوجھ ہی کیا پس نہین سنتے ہین بات تیری تو کیونکر ہی یہ بات
کہ جب ذکر کرتا ہی تو اپنے رب کا قرآن مین اکیلا کر کر بھاگتے ہین وہ اپنی پشتون پر بدک کر گرا گری جیسا کہ یہ کہتے ہین تو کیون بھاگتے ہین یعنی اگر بہرے
ہین اور سنتے نہین تو یہ کیونکر سنکر بھاگتے ہین ولیکن وہ سنتے ہین اور نہین نفع پاتے ساتھ اوسکے از راہ مکروہ جاننے کے اوسکو پس جب کہ
ہوا کل کا دن تو آئے اونمین سے ستر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ ای محمد ظاہر کر ہمپر اسلام پس جب ظاہر کیا آنحضرت نے
اونپر اسلام تو مسلمان ہوئے سب پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا الحمد بعد کل تو تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر غلاف ہین اور ہمارے
دل پردون مین ہین اوس چیز سے کہ مین بلاتا ہون تمکو طرف اوسکے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور صبح کی تم نے آج کے دن
اس حال مین کہ مسلمان ہو پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ جھوٹ بولے ہم قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا تو نہ ہدایت پاتے ہم کبھی لیکن اللہ سچا ہی اور بندے
جھوٹ بناتے ہین اوسپر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہین طرف اوسکے ❊ در منثور ❊

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ ط
تو کہہ مین تو ہی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہی مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہی سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوس سے گناہ بخشواؤ
وویل للمشرکین ○ الذین لا یؤتون الزکوۃ وھم بالآخرۃ ھم کفرون ○
اور خرابی ہی شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین ❊ موضح

کہہ سوا اسکے نہین ہی کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے متوجہ ہو طرف
اوسکے اور بخشش مانگو اوس سے اور وائے واسطے اون مشرکون کے کہ نہین دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین ❊ تفسیر مین آدمی
ہون الخ یہ جواب ہی اونکے اس قول کا قلوبنا فی اکنۃ اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا اونکو کہ مین نہین ہون فرشتہ اور مین آدمی ہون مانند
تمھارے اور تحقیق وحی بھیجی گئی طرف میرے نہ طرف تمھارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھ آنے وحی کے طرف میرے اس حال مین کہ مین بشر ہون
اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تمپر اتباع میرا اوس چیز کا کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف
اوسکے ساتھ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ داہنے بائین اور نہ التفات کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ وہ بت پوجنے کو اور
بتون کے شفیع ٹھہرانے کو کہتا ہی اور بخشش مانگو اوس سے شرک سے اور لا یؤتون الزکوۃ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھ واجب ہونے
زکوۃ کے اور نہین دیتے زکوۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اوسکے از کیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بعث اور ثواب و عقاب کے اور ابن عباس نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین کہتے وہ لا الہ الا اللہ اور یہ کلمہ زکوۃ یعنی سبب
پاکیزگی نفسون کا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے
زکوۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اوسکے دینے کو واجب اور کہا جاتا تھا کہ زکوۃ پل اسلام کا ہی پس جسنے طی کیا اوسکو نجات پائی اور جسنے تخلف کیا اوس سے
یعنی پیچھے رہ گیا اوس سے اور رہ گیا اوسکو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک و مقاتل نے کہ یہ معنی ہین نہین خرچ کرتے طاعت مین اور نہین صدقہ دیتے اور کہا مجاہد
نے نہین پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا وغیرہ سے اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین نہ دینے زکوۃ کو بیان کیا نزدیک کفر بالآخرۃ کے اسلیے کہ بہت
پیاری چیز انسان کے نزدیک مال اوسکا ہی اور ٹکڑا ہی اوسکی جان کا پس جب کہ خرچ کیا اوسکو اللہ کی راہ مین تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوپر استقامت اور صدق نیت

یعنی سلف کہتے تھے کہ زکوۃ پل اسلام کا ہے

اور خلوص سے دل اوسکے کہ اور نہین قابو مین آئی مؤلفۃ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس قوی ہوئے اعضا الفت کے اور نرم ہوئی شدت اونکی
اور نہین مرتد ہوئے بنو حنیفہ مگر بسبب ندینے زکوۃ کے اور اسمین رغبت دلائی ہی مؤمنون کو اوپر ادا کرنے زکوۃ کے اور ڈرانا شدید ہی ندینے
زکوۃ کے سے اس جہت سے کہ گردانا زکوۃ کے ندینے کو اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اوسکو ساتھ کفر بالآخرۃ کے ※ ف معا تنبیہ
جاننا چاہیے کہ استقامت عجب چیز ہی سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی کے روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے میرے لیے اسلام
مین یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کامل کرے اسلام کو اور رعایت کیے جاوین بسبب اوسکے حقوق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کرون مین اوس سے
کسی سے بعد سوال کرنے آپکے یعنی ایک قول جامع فرما دیجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب اوسکے سوال کرنی کی احکام شرع مین آپکے غیر سے
فرمایا آنحضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی اوپر
ایمان لانا پھر مستقیم رہ یعنی اوپر بجا لانے اوامر کے اور بچنے کے نواہی سے از روئے قلب و قالب کے روایت کی مسلم نے اور جاننا چاہیے کہ ادا کرنا
زکوۃ کا بنا ہے اسلام سے ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیزون کے اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہی کوئی معبود
سوا اللہ کے اور بلاشبہہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور ادا کرنے حج کے اور روزے رکھنے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور نہ زکوۃ کے ندینے مین بڑی بڑی خرابیان بھگتنی جاوینگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہی مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے
آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے آگ مین پھر
داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جب کہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر
لائے جاوینگے یعنی جب ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یونہین کرتے رہینگے
اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم لیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی طرف بہشت کے یا طرف
دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تمام اوسکا باقی رہا ہی چنانچہ وہ سب مشکوۃ مین مسلم سے روایت کی گئی ہی اور مانند اسی کے وارد ہوا ہی
قول اللہ تعالی کا وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَوْمَ
یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین پس
خبر دے تو اونکو عذاب دردناک کی اوس دن مین کہ گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پھر داغ دی جاوینگی اونسے پیشانیان اونکی
اور پہلو اونکے اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا کہ یہ وہی تو ہی جو جمع کیا تھا تمنے اپنے لیے پس چکھو وبال اوسکا کہ جمع کرتے تھے اور مراد نہ ادا کرنے
حق مال کے سے حدیث مین اور نہ خرچ کرنے مال کے سے راہ خدا مین بیچ آیت کے ندینا زکوۃ اموال کا ہی پس بلاشبہہ جو لوگ کہ جمع کرتے ہین
اموال اور ذخیرہ کرتے ہین اونکو اور نہین دیتے زکوۃ اونکی عذاب دیے جاوینگے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے عذابون کے از انجملہ ایک تو
یہی ہی جو ذکر کیا گیا اس حدیث مین اور آیت مین اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ صاحب مال جب عادت نہین ڈالتا اپنے
نفس کو زکوۃ کے دینے کی بعد واجب ہونے اوسکے کے ساتھ آنے وقت اوسکے کے تو وہ جب دیکھتا ہی فقیر طالب زکوۃ کو تو تیوری چڑھا لیتا ہی
اور جب سوال کرتا ہی وہ اوس سے تو مونہہ موڑ لیتا ہی اوس سے اور پھیر لیتا ہی اوسکی طرف سے پہلو اپنا اور جب مبالغہ کرتا ہی سوال مین تو اوٹھ کھڑا
ہوتا ہی اپنی جگہ سے اور اوسکی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہی اور نہین دیتا اوسکو کچھ اوسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہی پس ایذا پاتا ہی فقیر بسبب
ہر ایک کے ان افعال مین سے پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اس طرح کہ گرم کریگا اوسکے اموال کو کہ وہ دینار ہین اور درہم مین تختے آگ کے

داغ دیگا ساتھ اونکے اون اعضا کو کہ ایذا دی تھی اونسے فقیر کو اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا نہین رکھی جاویگی دینار دینار پر
اور نہ درہم درہم پر ولیکن فراخ کیجاویگی جلد اوسکی یہان تک کہ رکھی جاوے ہر دینار و ہر درہم علیحدہ علیحدہ جگہہ مین جب کہ تمام ہو جاوینگے
اور پہنچینگے داغ اونکے اول سے آخر تک اعادہ کیے جاوینگے وہ داغ طرف اول داغون اوسکے کے یہان تک کہ پہنچینگے اونکے آخر تک
اسی طرح سے ہمیشہ رہیگا اسی قسم کا عذاب روز قیامت کے یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا تو طرف جنت کے
اگر نہو اوسکے لیے کوئی گناہ سوا اوسکے یا ہو لیکن اللہ تعالی نے عفو کر دیا ہو اوسے اور یا طرف دوزخ کے اگر ہو برخلاف اس حال کے اور اور
حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا اوسکے لیے مال اوسکا
دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اوسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین روز قیامت کے
پھر پکڑیگا دونون باچھین اوسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی نہ گمان
کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال ایسا کہ وہ بہتر ہی اونکے لیے بلکہ برا ہی اونکے لیے
قریب ہی کہ طوق ڈالے جاوینگے اوس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑیگا اونکی گردنون مین انتہی پس
بیان کیا آنحضرت صلعم نے اس حدیث مین کہ جسکو اللہ تعالی نے مال دیا اور ادا کی زکوۃ اوسکی اوسکا مال روز قیامت کے ایسے سانپ کی صورت مین
بنایا جاویگا کہ جسکے بال جھڑ پڑے ہون بسبب کثرت زہر اوسکی کے اور درازی عمر اوسکی کے اور اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ اس طرح کا
سانپ بہت ڈراونا اور برا ہوتا ہی اور ڈالا جاویگا وہ اوسکی گردن مین مانند طوق کے پھر پکڑیگا وہ سانپ دونون باچھین اوسکی اور کاٹیگا اوسکو
اور کہیگا اوسکو مین وہی تو مال ہون تیرا جسکو جمع کیا تھا تونے اور نہین ادا کی تھی تونے زکوۃ اوسکی پس جب کہ ہوا بیچ منع زکوۃ کے ایسی وعید
شدید تو لازم ہوا بیان کرنا وجہ حکمت کا بیچ واجب کرنے زکوۃ کے پس وہ امتحان آلہی ہی اسلیے کہ کلمہ شہادت کے پڑھنے مین لازم کرنا توحید کا ہی
اور گواہی دینی ساتھ اکیلے ہونے معبود کے اور دعوی کرنا کمال محبت آلہی کا پس جو کوئی کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو ہوتا ہی
گویا کہ اوسنے کہا کہ بلا شبہہ مینے دیکھا اپنے دل سے اور جانا اپنی عقل سے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود اور نہ محبوب سوا اللہ کے اور لازم پکڑی
مینے عبادت اوسکی اور محبت اوسکی اور نہین پوجونگا مین اور نہین دوست رکھونگا اوسکے سوا کو پس لازم آتا ہی پورا کرنا اوس چیز کا کہ دعوی کیا ہی
اوسکا قسم توحید سے یعنی سچ محبت کے یعنی اثری اوسی کے محبت رکھے اور کامل و پورا کرنا اوسکا یہی کہ نہ باقی رہے موحد کے لیے کوئی محبوب سوا واحد یکتا کے
یعنی وحدہ لاشریک کے اسلیے کہ محبت نہین قبول کرتی ہی شرکت کو یعنی پوری محبت تو ایک ہی کی ہو سکتی ہی اور توحید زبانی قلیل النفع ہی اور نہین ظاہر
ہوتا ہی درجہ محبت کا مگر ساتھ مفارقت پیاری چیزون کے اور اموال پیارے ہین خلق کو اسلیے کہ وہ سبب ہین اونکے چین اور رفع حاجات کے دنیا مین
اور ان مالون ہی کے سبب سے انست رکھتے ہین اس عالم کی اور نفرت رکھتے ہین موت سے باوجودیکہ موت مین ملنا محبوب کا ہی پس امتحان کیے گئے لوگ
اپنے صدق دعوی محبت مین ساتھ خرچ کرنے مال کے کہ وہ معشوق انکا ہی اور لوگ مال کے خرچ کرنے مین تین قسم پر ہین ایک تو اوس قسم کے ہین کہ سچے ہوئے
توحید مین اور محبت کے دعوی کرنے مین اور خرچ کیے اونھون نے تمام اموال اپنے اور نہین ذخیرہ کیا اونھون نے اپنے نفس کے لیے کچھ جیسا کہ کیا ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے کہ لے آئے سارا مال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ خرچ کرین اوسکو اللہ کی راہ مین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے نفس کے لیے پس کہا اونھون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا پس اونھون نے پورا کیا کمال صدق پس نہین باقی رہا اونکے
نزدیک سوا محبوب اونکے کے وہ اللہ تعالی اور رسول اوسکا ہی اور یہ بات جائز ہی اوسکے لیے کہ ہو توکل اوسکو اللہ تعالی پر پورا اور اسی لیے
جب کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فضل صدقے سے تو فرمایا جہد المقل یعنی بہت کوشش کرنی کم مال والے کی پس آنحضرت صلعم نے

ہی اوسکو فقیر باوجود احتیاج اپنی کے طرف اوسکے اور جسکو ہو توکل پورا تو ضرور ہی بیان فرمایا اس حدیث مین یہ کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ دیوے
اوسکو یہ کہ چھوڑے قوت اپنے نفس و عیال کا پھر تصدق کرے وہ چیز کہ زائد ہو اوس سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو ظہر غنا سے یعنی بے پروائی سے اور نہین مخالفت ہی اس حدیث مین او پہلی حدیث مین اسلیے کہ غنا دو قسم کا ہی
غنا مال کا اور غنا نفس کا اور بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو باوجود ایک غنا کے دونون مین سے یا غنا نفس کا ہو یا غنا مال کا اسلیے کہ ضرر ہی تصدیق کرنے والے کو دینے مین یہ کہ
بے پروا ہوا اوس سے یا تو بسبب سخاوت نفس اپنے کے اور قوت عزیمت اپنی کے ہو باعتماد خدا تعالیٰ کے جیسے کہ کیا ابوبکر صدیقؓ نے یا بسبب مال اپنے کے
ہو کہ باقی رہے اوسکے ہاتھ بعد خرچ کرنے کے اسلیے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہ کہ خرچ کرے قوت اپنے عیال کا طرف فقیرون کے اور چھوڑے اولاد کو بھوکا
مگر جب کہ راضی ہون وہ ساتھ اوسکے اور اذن دین اوسکے لیے اوسمین بلکہ نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ دے کسیکو مگر اوس چیز سے کہ فاضل
رہے اوسکے نفس و عیال سے جیسے کہ آیا ہی اور حدیث مین یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا اَبْقَتْ غِنًی
بہترین صدقہ وہ ہی کہ باقی چھوڑے غنا کو یعنی تصدق کرنے والے کو ضرور ہی بیچ اوس چیز کے کہ خرچ کرتا ہی اوسکو ایک بات دو باتون مین
سے یا یہ کہ بے پروا ہوا اوس سے بسبب مال اپنے کے یا بے پروا ہوا اوس سے بسبب حال اپنے کے اور یہ فضل دونون بسیار ہین یعنی تونگر ہونا ہی
اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْمَالِ وَاِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ
یعنی نہین ہی غنی کثرت مال سے اور سوا اسکے نہین کہ غنی غنی النفس کا ہی پس فقیر نے جب کہ تصدق کیا قوت اپنے دن کا کہ میسر آیا تھا اوسکو
اور صبر کیا بھوک پر ہوگا صدقہ اوسکا افضل اسلیے کہ نہین شک ہی بیچ افضل ہونے صدقے کے ساتھ ایک چیز کے باوجود حاجت کے طرف
اوسکے جب کہ نہ ضرر کرے یہ اوسکے بدن کو کہ ضعیف ہو جاوے کھڑے ہونے سے نماز مین یا ستر کھلا رہے اور بلا شبہہ تعریف کی ہی اللہ تعالیٰ نے
انصار کی اس خصلت پر کہ فرمایا یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی ترجیح دیتے ہین فقیر کو اپنے نفسون پر اگرچہ
ہو اونکو حاجت اور دوسرے اس قسم کے ہین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ رہنے دیتے ہین اموال اپنی حاجت کے وقتون کے لیے اور خیرات کے
موسمون کے لیے اور نہین ہی قصد اونکا مال کے رکھنے مین تنعم اور تلذذ کا بلکہ قصد اونکا اوسمین یہ ہوتا ہی کہ خرچ کرین بقدر حاجت کے پھر صرف کرین حاجت
سے زائد کو امور خیر مین جہان کہ معلوم ہو اور تیسرے اوس قسم کے ہین اقتصار کرتے ہین اوپر ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہی اوپر اونکے نہ زیادہ دیتے
ہین اوس سے اور نہ کمی کرتے ہین اوسمین اور یہ مرتبہ سب مرتبون مین نہایت کم ہی اور اس مرتبے پر اقتصار کیا ہی اکثر لوگون نے بسبب بخل اپنے کے ساتھ
مال کے اور رغبت کرنے کے طرف مال کے اور ضعف محبت کے واسطے آخرت کے اور نہین ہی بعد اس مرتبے کے کچھ بھی محبت سے بلکہ جو کہ اوترا اس مرتبے سے
اوترا کذب مین بیچ دعوی کرنے محبت کے اور ظاہر ہوتا ہی اوسکے نفس سے یہ کہ دعوی کرنا اوسکا محبت کا ہی لقلقے زبان کے سے پس بنا بر اسکے واجب ہی
اوپر اوس شخص کے کہ نادر ہوا اوپر مرتبے پہلے اور دوسرے کے یہ کہ نہ اوترے مرتبے تیسرے سے بلکہ لائق ہی اوسکو یہ کہ سعی کرے بیچ ادا کرنے اوس چیز کے
کہ واجب ہوئی ہی اوسپر فی الفور واسطے ظاہر کرنے رغبت کے بیچ فرمان برداری حکم کے اور واسطے پونہچانے خوشی کے طرف قلوب فقرا کے اور واسطے
بچنے کے شبہے اختلاف کے سے اسلیے کہ بعضے علما کے نزدیک واجب ہوتا زکوۃ کا فی الفور ہی یہان تک کہ گنہگار رہتا ہی بسبب تاخیر کے اور دیکھا چاہیئے
ہی گواہی اوسکی اور زکوۃ واجب ہوتی ہی جب کہ تمام ہو سال نصاب پر پس جب کہ تمام ہو سال واجب ہی اوسپر نکالنا زکوۃ کا جس مہینے مین
کہ ہو اور اگر جلدی دے زکوۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہی نزدیک جمہور علما کے برابر ہی کہ ہو تعجیل بسبب داخل ہونے اشرف وقت کے کہ نہین پایا جاوے گا
مثل اوسکے وقت تمام ہونے سال کے مانند مہینے رمضان کے اور رجب اور شعبان کے یا ہو تعجیل بسبب پائے جانے مصرف افضل کے مصارف
مین سے جیسے ہو کوئی متقی مشغول آخرت کی تجارت مین پس اوسکو مال زکوۃ دینے سے مددگاری ہوگی طاعت پر پس ہوگا دینے والا شریک
اونکا بیچ طاعت اونکی کے بسبب مدد کرنے اوسکی کے طاعت مین یا ہو علما مین سے کہ اوسکا دینا بھی افضل ہی اسلیے کہ دینا علما کو مدد کرنی اونکی ہی

علم پر اور علم اشہرت عبادات پر یہانتک کہ تھے بعضے سلف کہ نہین خرچ کرتے تھے زکوٰۃ اپنی مگر طرف اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علما سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے دنیا کے نہین لائق ہی تصدق کرنے والے کو یہ کہ مدد کرے اونکی ساتھ صدقے اپنے کی اور پر گناہ اونکے تو کہ ہو شریک اونکا بیچ استحقاق عذاب کے اور افضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیالدار یا قرضدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ بھی ہی اور صلہ بھی اور نہین پوشیدہ ہی کسی پر جو کچھہ کہ ثواب ہی صلہ رحم مین اور دوست اور برادر دینی مقدم ہین معارف پر یعنی نزدیک جانکے جیسے کہ مقدم ہین اقارب اجنبیون پر لیکن لائق ہی جاننا اسکا کہ ضرور ہی صدقہ دینے والے کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے صدقے اپنے کے سے ساتھہ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے لَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو تم اپنے صدقون کو ساتھہ احسان رکھنے اور ایذا کے اور حقیقت احسان رکھنے کی یہ ہی کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر پر پس جہانکہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اوسپر نکلینگے اوس سے طرف ظاہر اوسکے افعال مٹانے والے ثواب کے مانند بیان کرنے اور ظاہر کرنے اوسکے اور طلب مکافات کے اوس سے ساتھہ دعا اور ثنا اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو یون تھا کہ جانتا فقیر کو احسان کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اوسنے اپنے ہاتھہ کو نائب اللہ تعالیٰ کا بیچ قبض کرنے حق اوسکے کے کہ جسمین سے نجات اوسکی ہی دوزخ سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھہ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھہ مین پس چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون طرف اللہ تعالیٰ کے حق اوسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالیٰ سے رزق اپنا اور ایذا پس ظاہر مین تو یہ ہی کہ توبیخ کرے اور عار دلاوے اور سخت کلامی کرے اور مونہہ بناوے اور پردہ دری کرے اور طرح بطرح سے سبکی کرے اوسکی اور باطن کی ایذا کہ جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہی دو امر ہین ایک دونون مین سے یہ ہی کہ ناگوار ہوتا ہی نکالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت اسکی اوسکے نفس پر ہوتی ہی اور دوسرے جاننا اسکا کہ مین بہتر ہون فقیر سے اور فقیر بسبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہی مجھسے رتبے مین اور منشا ہر ایک کا ان دونون مین سے جہل ہی اپر مگر وہ جو رکھتا ہی تسلیم مال کو یہ جہل اسلیے ہی کہ جسنے مکروہ رکھا خرچ کرنا درہم کا بیچ مقابلے اوس چیز کے کہ برابر ہو ہزار کے پس وہ نہایت احمق ہی اسلیے کہ وہ خرچ کرتا ہی مال واسطے طلب رضا اللہ تعالیٰ کے اور طلب ثواب کے دار آخرت مین حالانکہ وہ بہتر ہی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور اپر اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہی اوس سے یہ جہل اسلیے ہی کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور پہچانتا خطر اغنیا کا آخرت مین تو نہ حقیر جانتا اوسکو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھہ اوسکے اور آرزو کرتا اوسکے درجے کی اسلیے کہ صلحا اغنیا کے داخل ہونگے جنت مین پانسو برس پیچھے فقرا کے اور کیونکر حقیر جانتا ہی فقیر کو اسحال مین کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ نے خادم فقیر کا اسلیے کہ کماتا ہی مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرتا ہی کثرت مال کی اوسکے سبب سے اور کوشش کرتا ہی اوسکی محافظت مین اور تکلیف دیا گیا ہی یہ کہ سپرد کرے فقیر کو بقدر حاجت اوسکی کے اور روکے اوس سے زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوسکو اگر سپرد کیا جاوے اوسکو پس غنی طلب خدمت کی کیا گیا ہی واسطے سعی کرنے کے بیچ رزق فقیر کے اور محنت کش ہی اوسکے لیے ساتھہ لازم کرنے مشقتون سفرون کے بیچ جنگلون اور دریاؤن کے اور نگہبانی کرنے فضلات کے اقسام دراہم و دنانیر سے یہانتک کہ مرے اور کھاوین اونکو اعدا ساتھہ باقی رہنے بوجھون گناہون کے کہ کیے ہین اونکے حاصل کرنے مین یَسَّرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْمَالًا مُوَافِقًا لِمَرْضَاتِهٖ بِلُطْفِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمِنَّتِهٖ * **مجالس** *

ع ۸ ۱۵

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیگ ملنا ہی جو بس نہو * **مو** *

بلاشبہہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اونکے ثواب ہی غیر منقطع * **تفسیر** * کہا ابن عباس رض نے کہ معنی غیر ممنون کے

غیر مقطوع ہین اور مقاتل نے غیر منقوص یعنی غیر ناقص کیا گیا اور مجاہد نے کہا غیر محسوب یعنی بلا حساب اور کہا سدی نے کہ اوتری یہ آیت بیچ حق بیمارون اور اپاہجون اور بڈھون کے جب کہ عاجز ہو جائین وہ طاعت سے لکھا جاتا ہی اونکے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت مین کرتے تھے عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ بندہ جب کہ ہوتا ہی راہ نیک پر کہ عبادت کرتا رہتا ہی پھر بیمار ہوتا ہی تو کہا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتے کو کہ متعین ہی اوسپر یعنی عمل لکھنے کے لیے لکھ تو واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کہ کرتا تھا تندرستی مین یہانتک کہ تندرست کردون مین اوسکو یا سمیٹون مین اوسکو اپنی طرف یعنی قبض روح کرون اوسکی ÷ معا

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اورونکو وہ ہی رب جہان کا ÷ ق

کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اوس ذات پاک کے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو دو دن مین اور مقرر کرتے ہو واسطے اوسکے شریک یہی پروردگار عالمون کا ÷ **تفسیر** ÷ دو دن مین یعنی اتوار اور پیر مین اور دو دن مین زمین پیدا کی لوگون کی تعلیم کے لیے کہ کار سہولت سے کیا کرین ورنہ اگر اللہ تعالی چاہتا پیدا کرنا اوسکا ایک لحظے مین تو کر سکتا تھا یہی یعنی جسنے پیدا کی زمین پروردگار عالمون کا یعنی پیدا کرنے والا تمام موجودات کا اور سردار و پرورش کرنے والا اونکا ÷ ظال ÷

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری پوچھنے والون کو ÷ صق

اور پیدا کیے زمین مین پہاڑ اوپر اوسکے اور برکت رکھی زمین مین اور اندازہ کیا اوسمین قوت اوسکے رہنے والونکا بیچ تتمہ چار روز پورے کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والون کے ÷ **تفسیر** ÷ اوپر اوسکے پہاڑون کو زمین پر رکھا اسلیے کہ تو منافع پہاڑون کے ظاہر ہون واسطے منافع کے طلب کرنے والون کے اور تو کہ دیکھین لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھ پر بوجھ ہین اور یہ سب محتاج ہین کسی تھامنے والے کے اور وہ اللہ عز و جل ہی اور برکت رکھی الخ یعنی ساتھ پانی اور زراعت اور درختون اور میوون کے اور قدر کے معنی ہین تسمم یعنی تقسیم کی اوسمین قوت اہل زمین کی قسم آدمیون اور چارپایون وغیرہ سے اور کہا ضحاک اور عکرمہ نے کہ مقدر کیا قوت کو ہر شہر مین جو کچھ کہ نہین پیدا کیا دوسرے شہر مین تو کہ زندگانی بسر کرے بعض اونکا بعض سے بسبب تجارت کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور فی اربعۃ ایام سے مراد ہی فی تتمۃ اربعۃ ایام یعنی بیچ تتمہ چار دن کے اور مراد تتمے سے دو دن ہین اور یہ تقدیر اسلیے ضرور ہی کہ اگر جاری کیا جاوے یہ ظاہر پر تو آٹھ دن ہوتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے خلق الارض فی یومین پھر فرمایا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام پھر فرمایا فقضٰہن سبع سموات فی یومین پس ہوگا یہ خلاف قول اللہ تعالی کے اور جگہہ فی ستۃ ایام یعنی واقع مین تو یہ چیزین چھ دن مین پیدا ہوئی ہین جیسے کہ آیت فی ستۃ ایام دلالت اسپر کرتی ہی اور اگر فی اربعۃ ایام ظاہر معنی پر محمول ہو تو آٹھ دن ہو جاتے ہین کہ دو دن مین زمین ہوئی اور چار دن مین قوت اور دو دن مین ساتون آسمان اور بحسب تقدیر مذکور کے چھ دن ہونگے دو دن مین زمین دو دن مین قوت دو دن مین آسمان پس فی ستۃ ایام کے مطابق پڑیگا یہ حساب اور ایسا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے حال پیدا ہونے آسمانون اور زمین کا پس فرمایا آپ نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن مین اور پیدا کیا پہاڑون کو اور جو کچھ کہ اونمین منافع ہین منگل کے دن اور پیدا کیا بدھ کے دن درختون اور پانی اور شہرون اور آبادی اور ویرانے کو پس یہ چار دن ہوئے پس فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ○ اور پیدا کیا پنجشنبے کے دن آسمان کو اور پیدا کیا جمعے کے دن ستارون اور آفتاب اور چاند اور ملائکہ کو تین ساعت دن باقی رہے تک پھر پیدا کیا بیچ اول ساعت کے ان تین مین سے اجلون کو کہ جسوقت مرین گے مرنے والے اور دوسری ساعت مین ڈالی آفت ہر چیز پر اون چیزون مین سے کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اونکے لوگ اور تیسری ساعت مین پیدا کیا آدم کو اور بسایا اونکو جنت مین اور حکم کیا ابلیس کو اونکے سجدہ کرنے کا اور نکالا اونکو جنت سے آخر ساعت مین کہا یہودیون نے پھر کیا ہوا ای محمد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ یعنی پھر متوجہ ہوا عرش پر کہا یہودیون نے تحقیق خوب کہا آپنے اگر پورا حال بیان کرتے کہا یہودیون نے پھر استراحت کی پس نہایت غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری یہ آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ○ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ یعنی اور البتہ بلا شبہہ پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان مین ہے چھ دن مین اور نہین پونہچا ہمکو تکان پس صبر کر ای محمد اوس چیز پر کہ بکتے ہین یہ انتہی اور لفظ للسائلین متعلق ہے قدّر کی یعنی مقدر کی اون مین قوت واسطے طالبین قوت کے کہ جو محتاج ہین اونکے اسلیے کہ ہر ایک طلب کرتا ہے قوت اور سوال کرتا ہے اوسکو یا لفظ للسائلین متعلق ہے محذوف کی گویا کہ کہا گیا هٰذَا الْحَصْرُ لِأَجْلِ مَنْ سَأَلَ فِي كَمْ خُلِقَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا یعنی یہ حصر واسطے اوسکے ہے کہ سوال کرے کہ کتنی مدت مین پیدا کی گئی زمین اور جو کچھ زمین مین ہے ✤ ف۵ دو منزل ✤

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ○

پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ دونون خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے ✤ ۱۱

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کے اور وہ دھوین کے مانند تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو بھی آؤ تم بخوشی یا ناخوشی یعنی تابعدار میرے حکم کے ہو و واللہ اعلم کہا دونون نے آئے ہم بخوشی ✤ تفسیر ✤ ثم استوی یہ مجاز ہے اللہ تعالی کے پیدا کرنے سے آسمان کو بحسب ارادے اپنے کے عرب کہا کرتے ہین فَعَلَ فُلَانٌ كَذَا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَىٰ عَمَلِ كَذَا مراد اس سے یہ رکھتے ہین کہ فلانے نے پورا کیا اول کام اور شروع کیا دوسرا کام اور سمجھا جاتا ہے اس سے یہ کہ پیدا ہونا آسمان کا بعد زمین کے پیدا ہونے کے ہے اور یہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ابن عباسؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ کہا اول سب سے پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک جواہر کو اور ایک روایت مین ہے سبز جواہر کو طول عرض اوسکا بقدر مسافت ہزار برس کے بیچ مسافت دس ہزار برس کے کہ جسکے لاکھ برس ہوئے پھر نظر ہیبت سے دیکھا اوسکی طرف پس وہ پگل گیا اور تھر تھرانے لگا پھر اوٹھا اوسمین سے دھوان بسبب مسلط کرنے آگ کے اوسپر یعنی آگ اوس پانی پر متعین ہوئی اور اوسنے اوسکو جوش دیا پس دھوان اوٹھا اوس سے اور کف آئے پانی پر کفون کی تو زمین بنی اور دھوین کا آسمان اور آسمان و زمین کو جو حکم آنے کا کیا اور اونھون نے فرمان برداری کی معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا ان دونون کے پیدا کرنیکا پس نہ ہٹے وہ اوسکے حکم سے اور پیدا ہوگئے جیسا کہ چاہا تھا پیدا کرنا اونکا اور ہوئے وہ اس بات مین مانند مامور مطیع کے کہ جب وارد ہوا اوسپر فعل مطاع کا اور زمین کو جو آسمان کے ساتھ ذکر کیا بیچ حکم کرنے کے ساتھ آنے کے حالانکہ زمین پیدا کی گئی ہے دو دن پہلے آسمان کے اسلیے کہ جرم زمین کا پہلے پیدا کیا گیا بن پھیلا پھر پھیلایا اوسکو بعد پیدا کرنے آسمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ○ یعنی زمین کو بعد درست کرنے آسمان کے پھیلایا پس معنی یہ ہوئے کہ آؤ تم دونون اوس شکل و صفت پر کہ لائق ہے آنا اوسپر آتو ای زمین پھیلی ہوئی بطور بچھونے کے لیے رہنے والون کے لیے اور آتو ای آسمان گنبد نما چھت اونکے لیے اور معنی اتیان کے کہ ائتیا کا مصدر ہے حصول و وقوع کے ہین جیسے کہ کہے تو اَتَىٰ عَمَلُهُ مَرْضِيًّا یعنی واقع ہوا عمل اوسکا پسندیدہ اور قول اللہ تعالی کا طوعًا او کرهًا واسطے بیان تاثیر قدرت اوسکی کے ہے آسمان و زمین مین

کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالی نے ایک دن پیدا کیا پھر نام رکھا اوسکا احد پھر پیدا کیا دوسرا دن اوسکا نام رکھا اثنین پھر پیدا کیا تیسرا دن اوسکا نام رکھا ثلثا اور اسی طرح سب دنون کا حال بیان کیا ۱۲ درمنثور

ف۵۲ ظاہر یہ ہے کہ یہ چیزین ایک ہی دن مین نہین [illegible]

اور واسطے بیان اسکے کہ نہ قبول کرنا اونکا تاثیر قدرت اوسکی کو محال ہے جیسے کہ کہے تو واسطے اوس شخص کے کہ تیرے قبضے مین ہی لتفعلنّ ھذا اشئت او ابیت و لتفعلنّہ طوعًا او کرھًا یعنی البتہ کریو یہ خواہ چاہے تو یا نہ چاہے اور البتہ کر تو یہ بخوشی یا ناخوشی ✣ ملا

ائتیا کے معنی الاوّ تم جو کچھ کہ حکم کرون مین تم دونون کو یعنی کرو اوسکو جیسے کہ کہا جاتا ہی ائت بما ھو الاحسن یعنی کر اوس چیز کو کہ جو بہت خوب ہی اور ابن عباس رض سے معنی اتینا طائعین کے یہ ہین اطعنا یعنی فرمان برداری کی ہمنے اور بعضون نے کہا کہ معنی ائتیا کے یہ ہین کہ نکالو تم دونون وہ چیز کہ پیدا کی ہی مینے تم مین قسم منافع بندون کے سے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے آسمان نکال سورج اپنا اور چاند اپنا اور ستارے اپنے اور اے زمین جاری کر نہرین اپنی اور نکال میوے اپنے اور اُگتی چیزین اور فرمایا اون دونون کو کہ کرو بخوشی جو کچھ کہ حکم کرون مین تمکو والا مضطر کرونگا مین تمکو طرف اسکے یہان تک کہ کروگے تم اوسکو بناخوشی پس قبول کیا اونھون نے حکم خدا کا بخوشی اور کہا اتینا طائعین یعنی کرینگے ہم بخوشی ✣ معا

فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین واوحی فی کل سماء امرھا وزینا السماء الدنیا
پھر ٹھہرا دئے وہ سات آسمان دو دن مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو

بمصابیح وحفظًا ذلک تقدیر العزیز العلیم ○
چراغون سے اور نگہبانی یہ سادھا ہی زبردست خبردار کا ✣ مع

پس بنائے سات آسمان دو روز اور مین اور وحی بھیجی ہر آسمان مین اوسکی تدبیر کی اور زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ چراغون کے یعنی ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے یعنی شیاطین سے یہ ہی تدبیر خدا غالب دانا کی ✣ تفسیر ✣ فقضٰھن کے معنی ہین پس حکم کیا خلقت آسمانون کا دو روز اور مین یعنی پنجشنبہ اور جمعہ مین اور وحی بھیجی الخ یعنی اوس چیز کی کہ حکم کیا اوسمین اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ سے ✣ ملا

دو دن مین زمین بنائی اور دو دن مین پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک تھا دھوان سا اوسکو بانٹ کر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین کو کہا خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونون کے ملاپ سے دنیا بساوے اپنی طبیعت سے ملین تو اور زور سے ملین تو وہ دونون آئے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادین اوٹھین اونسے گرد اور بھاپ اور پڑھی پانی ہوکر برسی چار عنصر زمین پر جمع ہوئی مخلوقات پیدا ہوا اور پہلے زمین مین رکھین تھین خوراکین یعنی اوسمین قابلیت تھی ان چیزون کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا یعنی ہر کسی کو معلوم ہی کہ وہان کون خلق بستے ہین اور اونکا کیا اسلوب ہی اتنی زمین مین ہزاران ہزار کارخانے ہین اوس قدر آسمان کب خالی پڑے ہونگے ✣ موضح ✣

تنبیہ ✣ ان آیتون مین اللہ عزوجل نے اپنی قدرتین بیان فرمائین تو لوگ اوسکے برابر کسیکو نہ سمجھین اور اوسکے حکم کو سب حکمون پر مقدم رکھین سو جبکہ زمین آسمان کیسے فرمان بردار ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تمیز کے اوس سے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہین اور حقیقت مین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہی اوسکی طرف رجوع ہونے سے اور اوسی کی فرمان برداری سے پایا ہی آیا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ تمکو اللہ نے کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونھون نے کہا بسبب تین چیزون کے ایک تو یہ کہ غالب رکھا مینے اللہ تعالی کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہین اہتمام یعنی سعی کی مینے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہوا وہ میرے لیے کہ وہ رزق ہی اور تیسری یہ کہ نہین کھایا مینے کھانا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ مہمان کے انتہی اور آیا ہی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ تین باتون پر ہوا لکھتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے کو بطور نصیحت کے اونکو لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جسنے عمل کیا آخرت کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو اور دوسری یہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا اور تیسری یہ کہ جسنے درست کیے وہ معاملے کہ درمیان اسکے اور درمیان خدا تعالی کے ہین درست کریگا اللہ تعالی اون معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان لوگون کے ہین یعنی اوسکی طاعت اور

تنبیہ مفید

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہین انتھی اور اوسکی طرف رجوع اور فرمان برداری اوسکی اور اوسکا راضی ہونا نہین
حاصل ہوتا ہی مگر ساتھ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی ہین چار چیزین
مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے نہین پایا جاتا ہی دار باقی یعنی آخرت مگر ترک کرنے فانی یعنی دنیا کے سے اور اوس امر کا باقی ہونا اور اسکا فانی ہونا مذکور ہی قرآن مجید
مین کہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی تمھارے پاس جو کچھ ہی ہو چکنے والا ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور
نہین پائی جاتی ہی رضا مولی کی مگر ترک کرنے ہوا یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے اور روکا
نفس کو خواہش نفسانی سے پس اوسکا ٹھکانا بہشت ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا مین کہ
فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کے لیے کہ نہین چاہتے بڑائی زمین مین اور فساد اور بھلائیان عاقبت کی
پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ
اللہ البتہ نیکوکارون کے ساتھ ہی یعنی حفاظت اور مدد کرتا ہی اونکی اور جانتا ہی حال اونکا انتھی اور یہ باتین حاصل ہوتی ہین تلاوت قرآن
اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور اونکی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر
اونکا فضیلت ہی اور باطن اونکا فرض ہی صحبت صالحین کی فضیلت یعنی اولی ہی اور پیروی اونکی فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی
اور عمل کرنا اوسپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اونکے لیے فرض اور عیادت مریض کی فضیلت ہی اور اوسکو
دیکھکر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا اوسکا یعنی مدعیون کا فرض ہی انتھی غرضکہ جسکو اپنا بھلا منظور ہو وہ اوسکی طاعت و فرمان برداری
مین جلدی کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیون کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے
خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا موت سے حرام ہوئین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی سہل ہوئین اوسپر مصیبتین انتھی

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ
پھر اگر وہ ٹلاوین تو تو کہہ مینے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر جب آئے اونکے پاس رسول آگے
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
سے اور پیچھے سے کہ پوجو کسیکو سوائے اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمھارے ہاتھ بھیجا
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝
نہین مانتے ٭ ف ٭

پس اگر مونھ موڑین یعنی ایمان نہ لاوین بعد اس بیان کے پس کہہ ڈرایا مینے تمکو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جس وقت کہ آئے اونکے پاس
پیغمبر اونکے مونھ کے سامنے سے اور اونکی پیٹھ کے پیچھے سے ساتھ اس بات کے کہ عبادت نکرو مگر خدا کو کہا اونھون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا
بھیجنا رسولون کا تو بھیجتا فرشتون کو پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اوسکے نا معتقد ہین ٭ تفسیر ٭ صاعقہ سے
مراد ہی عذاب سخت واقع ہونا گویا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقے کی رعد یعنی گرجنا ہی کہ اوسکے ساتھ آگ ہو مانند عذاب عاد و ثمود کے کہ عاد
جھکڑ کی ہوا سے ہلاک ہوئے اور ثمود جبرئیل کی ایک چیخ سے کہ سبون کے کلیجے پھٹ پڑے اوس سے اور خاص انھین دونون قومون کا ذکر اسلیے کیا کہ کفار قریش

تجارت کے سفرون مین انکی بستیون پر گذرتے تھے اور آثار اونکے ہلاک کے دیکھتے تھے موتہہ کے سامنے سے الخ یعنی آئے اونکے پاس رسول ہر جانب سے اور کوشش کی اونکے سمجھانے مین اور ہر طرح کے حیلے کیے اونکے حق مین پس نہ دیکھی رسولون نے اونسے مگر سرکشی اور موتہہ کا موڑنا بلا شبہہ یہ محاورہ ایسا ہی جیسا کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ شیطان کا لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ یعنی آونگا مین انکے پاس ہر جہت سے اور کرونگا مین اونکے باب مین ہر طرح کے حیلے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ ڈرایا رسولون نے اونکو اللہ تعالی کے وقائع سے کہ اونسے پہلے کی امتون مین گذرے تھے اور ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے اسلیے کہ رسولون نے جب ڈرایا اونکو اس سے تو آئے اونکے پاس ساتھ وعظ کے طرف زمانۂ ماضی سے اور جو کچھ گذرا اوسمین کفار پر اور طرف مستقبل سے اور جو کچھ گذریگا اونپر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب آئے اونکے پاس رسول اونکے پہلے اور اونکے پیچھے پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے الخ معنی اسکے یہ ہین کہ پس جب تم بشر ہو اور ملائکہ نہین تو ہم نہین ایمان لاتے تمپر اور اوس چیز پر کہ آئے تم ساتھ اوسکے یعنی دین توحید و کتابہاے آسمانی اور قول اونکا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ نہین ہی اقرار ساتھ ارسال یعنی بھیجنے کے بلکہ یہ بموجب کلام رسولون کے کہا اور اسمین ایک طرح کا تمسخر اور حقارت ہی جیسے کہ کہا فرعون نے اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○ یعنی بلا شبہہ رسول تمہارا جو کہ بھیجا گیا ہی طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہی اور قول اونکا فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ خطاب ہی اونکی جانب سے واسطے ہود اور صالح اور تمام انبیا کے کہ جنھون نے بلایا طرف ایمان لانے کے ساتھ اپنے اور روایت کیا گیا ہی کہ عتبہ بن ربیعہ خوب گویا تھا قریش مین اونھون نے بھیجا اوسکو آنحضرت کے پاس تو کہ کلام کرے اونسے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتے ہین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ حطیم مین تھے پس نہین پوچھا آپ سے کچھ مگر کہ جواب دیا اوسکا پھر پڑھی آنحضرت نے یہی سورت قول مثل صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ تک پس قسم دی عتبہ نے آنحضرت کو رحم کی اور ہاتھ رکھدیا آنحضرت کے موتہہ پر اور بھاگ کر اوٹھ کھڑا رہا بخوف اسکے کہ پہونچے قریش کو عذاب پھر خبر دی عتبہ نے قریش کو اسکی اور کہا تحقیق مین پہچانتا ہون سحر اور شعر کو پس قسم خدا کی نہین ہی وہ سحر اور نہ شعر پس کہا اونھون نے اپنے دین سے پھر گیا تو کیا نہین سمجھا تو اوس سے کوئی کلمہ پس کہا عتبہ نے نہین اور نہین آیا مجھکو جواب اوسکا پس کہا عثمان بن مظعون نے کہ جان لو تم قسم خدا کی یہ رب العلمین ہی کی طرف سے ہی پھر کھول کر بیان کیا اللہ تعالی نے عذاب عاد و ثمود کا پس فرمایا فاما عاد الخ ✢ مدارک ✢ کشاف ✢ بحر ✢

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ

سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہی ہمسے زیادہ زور مین کیا دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○

اونکو بنایا وہ زیادہ ہی اونسے زور مین اور تھے ہماری نشانیون سے منکر ✢ مو ✢

پس اسپر قوم عاد نے پس تکبر کیا زمین مین ناحق اور کہا کون ہی زیادہ تر ہمسے قوت مین کیا نہ دیکھا اونھون نے یہ کہ اللہ جسنے پیدا کیا اونکو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین اور تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے ✢ تفسیر ✢ اونکے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر غرور آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے ہان وبال لاتا ہی ✢ مو ✢ تکبر کیا یعنی اظہار بڑائی کا کیا زمین مین اہل زمین پر بسبب اوس چیز کے کہ نہین مستحق تھے بڑائی کے اور وہ قوت تھی اور بڑائی اعضا کی یا غالب ہونے زمین پر بغیر مستحق ہونے کے واسطے حکومت کے اور کہا کون زیادہ تر ہی ہمسے قوت مین یعنی ہین ہم اپنی قوت سے عذاب کو دفع کر دین جب کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اونکو اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرایا تو اونھون نے جواب مین یہ بات کہی اور وہ بڑے جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ مین سے ہاتھ مار کر اوکھیڑ لیتے تھے اور کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا ایسا جاننا کہ قائم مقام دیکھنے کے ہو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین یعنی وسیع تر ہی اونسے قدرت مین اسلیے کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر اور وہ قادر ہین بعضی ہی چیزون پر تو

جب

قدرتوں اپنی کے اور تھے وہ الخ یعنی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتیں حق ہیں ولیکن اونھوں نے انکار کیا اون آیتوں کا جیسے کہ انکار کرے امانت دار امانت سے ❊ مل ❊ معا ❊

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پھر بھیجی ہمنے اونپر باو بڑی زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکھاویں اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ○

اور آخرت کی مارمیں تو پوری رسوائی ہی اور اونکو کہیں مدد نہیں ❊ صق ❊

پس بھیجی ہمنے اونپر ایک ہوا سے تند بیچ دنوں نحس کے تو کہ چکھاویں ہم اونکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہی اور وہ نہ مدد دیے جاوینگے ❊ تفسین ❊ صرصر کہتے ہین جھکڑ کی ہوا کو کہ جسمین وقت چلنے کے آواز بہت ہوا اور بعضوں نے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہین کہ جو کھیتی کو جلادیوے بسبب شدت سردی کے کہا گیا ہی کہ وہ ہوا اچھوا تھی اور نحس نقیض سعد کی ہی یعنی وہ دن منحوس اونپر تھے اور وہ ہوا نحس بدھ کی صبح سے دوسرے بدھ کے آخر تک بیچ اخیر دہہ شوال کے اونپر چلی اور سبکو جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالا اور نہین عذاب دی گئی ہی کوئی قوم مگر بدھ کے دن اور کہا ضحاک نے کہ روکا اللہ تعالی نے اونسے مینہہ کو تین برس تک اور چلتی رہی ہوا اونپر بغیر مینہہ کے اور نہ مدد دیے جاوینگے یعنی بتوں کو جو پوجتے تھے مدد کرنے کی امید سے وہ مدد اونکی نہین کرینگے ❊ مل ❊ معا ❊ اونکا زور توڑنے کو کم زور مخلوق سے اونکو تباہ کروادیا کہتے ہین دلوکے مہینے مین آخر کے آٹھ دن تھے جن مین وہ باو آئی ❊ مو ❊ تنبیہ ❊ آیا ہی کہ ہوا قوم عاد پر ایسی تند چلی تھی کہ مارے ڈر کے زمین مین گڑھے کھود کھود کر چھپتے تھے اور اوسپر وہ ہوا گڑھون مین سے اوکھاڑ نکالتی تھی اور اونچا لیجا کر زمین پر سر کے بل دے پٹختی تھی اور گردنین اونکی ٹوٹ جاتین تھین اور سر بدن سے جدا ہوجاتا تھا جیسا کہ جلالین مین مذکور ہی بیچ تفسیر اس آیت کے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ○ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○ یعنی بھیجی ہمنے قوم عاد پر ہوا تند بیچ دن نحس سخت کے کہ وہ بدھ کا دن تھا کہ اونپر سخت تھا نکال لاتی تھی لوگون کو یعنی گڑھون مین سے اور دے پٹختی تھی سر کے بل گویا کہ وہ تھے جڑین کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہوئین زمین پر پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا یعنی اونکو ساتھ عذاب کے یہ جو اسمین ذکر نحس کا آیا کوئی اس سے کسی دن کا نحس ہونا سبکے حق مین نہ سمجھ لے بلکہ وہ دن خاص اونھین کے حق مین نحس تھے اسلیے کہ وہ آٹھ دن تھے اگر سبکے حق مین نحس ہوتے تو کوئی دن مبارک ہی نہو پس یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ فلانا دن نحس ہی اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھ نہین اَلْيَوْمُ يَوْمُ اللّٰهِ ❊ سب دن اللہ ہی کے ہین ہان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جسدن مین جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے حق مین نحس ہی اور جسدن مین طاعت اللہ تعالی کی کرے وہ مبارک ہی اور عوام اس بات کا وجود ہی نہین سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہین کہ جن دنون مین ناچ و رنگ مین رہین اونکو مبارک سمجھتے ہین اور جن دنون مین فقر و فاقے کے ساتھ طاعت مین مصروف رہین اونکو منحوس جانتے ہین حالانکہ بحکم شرع یہ دن کہ باعث اکتساب اجر آخروی کے ہین نہایت مبارک ہین اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہین بیان مفصل اسکا مجالس سے اوپر گذر چکا ہی اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ یہ جو بعضوں نے کہا ہی کہ بدھ روز نحس مستمر اور شوم ہی اور روز پنجشنبہ روز قضائے حوائج اور داخل ہونے کا سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ او نکاح کا اور روز ہفتہ روز مکر و خدیعت کا اور اتوار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور پیر روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز خون نکلوانے کا یہ سب روایتین ضعیف ہین حقیقت مین تمام ایام کو خدا کی طرف جاننا چاہیے اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزون مین سے حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوا مگر افضلیت روز جمعے کی مطلقا البتہ حدیث مین مذکور ہی ❊

قدم مرامن العنوذ وہی الصوت ۱۲ معا

[illegible] ۹

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سوجھنے سے پھر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اونکا جو کماتے تھے اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے + مو

اور اما ثمود پس راہ دکھائی ہمنے اونکو پس اختیار کیا اونھون نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا اونکو عقوبت سخت عذاب خواری کے سبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے + تفسیر + راہ دکھائی ہمنے یعنی بیان کی اونکے لیے راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو الخ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کہا شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہمنے احتمال ہی کہ مراد اس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی اونمین پس ہو گئے وہ راہ پانے والے پھر کافر ہو گئے بعد اسکے اور کوچین کاٹین اوٹنی کی اسلیے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے اور پھر پکڑا اونکو الخ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اوس آواز سے جگر پھٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک گناہ ایمان لائے یعنی جنھون نے اونمین سے اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر اونکو نجات دی ہمنے اوس عذاب سے اور پرہیزگاری کرتے تھے یعنی بچتے تھے نابینائی کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یا یتقون کے یہ معنی ہین کہ ڈرتے تھے خدا تعالی سے + مل موجاد + تنبیہ +

یہ قصے بھی اللہ جل علاہ نے اسی لیے سنائے کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بری چیز ہی کہ اوس سے مستحق عذاب دارین کا ہوتا ہی اور خوف اور پرہیزگاری سبب نجات کی پس عاقل کو چاہیے کہ ہر گناہ سے بچے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ جب گناہ کرے تو پس نظر کر اوسکے چھٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تو نے اوسکا اور جب پہنچے تجکو تھوڑی سی خیر تو نہ نظر کر اوسکے چھٹاپے کی طرف اور نظر کر طرف اوس ذات باصفات کے کہ جسنے دی تجکو وہ خیر اور جب پہنچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا طرف خلق میری کے جیسے کہ نہین شکوہ کرتا ہون مین تیرا اپنے فرشتون سے جسوقت کہ چڑھتی ہین طرف میرے برائیان تیری + ھم + ما +

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۤءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی مثلین بٹین گی + مع

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا اور روانہ کیے ہوئے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صفت کے ہونگے کہ بعضون کو بعضون کے ہو پہنچنے تک ٹھہرا لیا جاویگا + تفسیر + یعنی روکے جاوینگے اول لوگ اونکے آخر والون کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوینگے اگلے آئے ہوئے یہان تک کہ ملین ساتھ اونکے پچھلے اور یہ عبارت ہی کثرت دوزخیون سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یوزعون کے معنی ہین یدفعون یعنی دھکیلے جاوینگے اور بعضون نے یوزعون کے معنی لکھے ہین ہانکے جاوینگے کہ فرشتے ہانک کر لیجاوینگے دوزخ مین + مل + معا +

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَاۤءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہان تک کہ جب پہنچے اوس پر بتاوینگے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے + مقا

تا وقتیکہ آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دینگے اوپر کان اونکے اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے + تفسیر + گواہی چمڑون کی ساتھ چھونے حرام کے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکر گواہی دینگے اوپر اعضا اوسکے اور کیونکر بولینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عز وجل گویا کریگا اونکو اسی طرح کہ پیدا کریگا اونمین کلام کو اور کہا سدی اور ایک جماعت نے کہ مراد جلود یعنی چمڑون سے

فرشتے اونکی ہین اور کہا مقاتل نے کہ بولینگے ہاتھ پانون اونکے ساتھ اون اعمال کے کہ چھپاوینگی زبانین اونکی جیسے کہ پاک پروردگار
فرماتا ہی الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون یعنی آج کے
دن مہر کر دینگے ہم اونکے مونہون پر اور بولینگے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھ اون چیز کے کہ کرتے تھے ﴿ مدارک معا

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ

اور وہ کہینگے اپنے چمڑون کو تمنے کیون بتایا ہمکو وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا ہی ہر چیز کو اور اوسی نے بنایا تمکو

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو ﴿ موضح

اور کہینگے یعنی وہ کفار کہ جمع کیے جاوینگے طرف دوزخ کے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہینگے کہ گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہی
ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ﴿ تفسیر کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے
وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے ہمپر جھوٹ لکھدیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلواویگا کہینگے یہ بھی دشمن ہین یارب تیرے ہان
تاہم نہین کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہی تب اونکے ہاتھ پانون بولینگے ﴿ موضح کہینگے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گذرے گی گواہی
اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان ہین سے اور معنی یہ ہین کہ بولنا ہمارا عجب نہین ہی اوس خدا کی قدرت سے کہ جو قادر ہی اوپر گویا کرنے ہر حیوان کے ﴿ مدارک
گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اوسنے پیدا کیا تمکو الخ بعضون نے کہا کہ یہ بھی کلام چمڑون ہین کا ہی اور بعضون
نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہی مانند کلام مابعد اسکے کہ وہ وما کنتم تستترون الخ ہی اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہی اسطرح
کہ جو قادر ہی تمہارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمہارے پھر پیدا کرنے پر بعد موت کے وہ قادر ہی اوپر گویا کرنے چمڑون تمہارے کے اور اعضاء
تمہارے کے ﴿ جلالین ابن عباس سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ابن ازرق کو کہ روز قیامت کے آویگا لوگون پر اوس سے ایک وقت کہ نہین بولینگے
اور نہین عذر کرینگے اور نہین کلام کرینگے یہان تک کہ اذن دیا جاویگا اونکو پس جھگڑینگے آپسمین پھر انکار کریگا انکار کرنے والا شرک کرنے کا
ساتھ اللہ کے پس قسم کھاوینگے اللہ تعالی سے جیسے کہ قسم کھاتے ہین تمسے پس اوٹھاویگا اللہ تعالی اونپر گواہ جس وقت کہ انکار کرینگے
اونکے نفسون سے اونکی جلدون کو اور آنکھون کو اور ہاتھون کو اور پانون کو اور مہر کردیگا اونکے مونہون پر پھر کھولے جاوینگے اونکے لیے مونہہ پس
جھگڑینگے اعضا سے پس کہینگے اعضا کہ گویا کیا ہمکو اوس اللہ نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوسکی طرف پھیرے
جاؤگے پس اقرار کرینگی زبانین بعد انکار کرنے کے ﴿ درمنثور

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ

اور تم پردہ نکرتے تھے اسسے کہ تمکو بتاوینگے تمہارے کان نہ تمہاری آنکھین نہ تمہارے چمڑے پر تمکو یہ خیال تھا کہ

اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ○

اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو ﴿ موضح

اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین اسکے ڈرسے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن
گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہین جانتا بہت اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم ﴿ تفسیر یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نتھی کہ
ہاتھ پانون بتاوینگے ان سے بھی پردہ کرین ﴿ موضح اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم الخ یعنی تم چھپتے تھے ساتھ دیوارون اور
پردون کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین تھا پردہ کرنا تمہارا بخوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر اعضا تمہارے اسلیے کہ نہین جانتے تھے تم اونکی

گواہی دینے کو تمپر بلکہ تم سمجھتے تھے بعث وجزا کے بالکل ولیکن گمان کرتے تھے تم الخ یعنی ولیکن تم نہین چھپتے تھے مگر بگمان اسکے کہ اللہ نہین جانتا
بہت چیزین جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمہارے ہین ✤ ف ✤ زاد المسیر مین لکھا ہی کہ کفار کہتے تھے کہ جو کچھہ کہ ہم ظاہر مین کرتے ہین
خدا جانتا ہی اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہین جانتا یہ آیت آئی اور رد اوسکا کیا اور بعضون کے نزدیک معنی وما کنتم تستترون کے
ہین اور نہین ڈرتے تھے تم اور بعضون کے نزدیک ہین نہین گمان کرتے تھے تم ✤ بحر ✤ کہا ابن مسعود نے کہ مین چھپا ہوا تھا کعبے کے پردے مین
پس آئے تین شخص ایک تو قریشی تھا اور دو ثقفی یا ایک ثقفی اور دو قریشی پیٹ اونکے بڑے بڑے تھے اور دل اونکے کم سمجھ تھے پس کہا اونھون نے
ایسا کلام کہ نہین سنا تھا مینے پس کہا ایک نے اونمین سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنتا ہی کلام ہمارا یہ پھر کہا دوسرے نے کہ ہم جب بلند کرتے ہین
آوازین اپنی تو سنتا ہی اوسکو اور جب کہ نہین بلند کرتے ہین ہم آواز نہین سنتا اوسکو پھر کہا تیسرے نے کہ اگر سنتا ہی اوس کلام مین سے کچھہ
تو سنتا ہی کل کو کہا ابن مسعود نے پس ذکر کیا مینے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وما کنتم تستترون
ان یشھد علیکم سمعکم قول اپنے من الخسرین تک اور معاویہ بن حیدہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
روز محشر کے جمع کیے جاؤگے تم اس جگہہ اور اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے طرف شام کے پیادہ پا اور سوار اور اپنے چہرون پر اور
سامنے لائے جاؤگے اللہ تعالی کے اس حال مین کہ تمہارے مونہون پر مہرین ہوئین گی اور اول جو بولے گی تمہارے اعضا مین سے ران ہوگی اور
ہتھیلی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم
ولا جلودکم ✤ در منثور ✤

وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردکم فاصبحتم من الخسرین ○

اور یہ وہی تمہارا خیال ہی جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسی نے تمکو کھپایا پھر آج رہ گئے ٹوٹے مین ✤ مو ✤

اور اس گمان تمہارے نے کہ ساتھہ غلط اندیشے کے کیا تمنے بیچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تمکو پس زیانکار ہوئے تم ✤ تفسیر ✤
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مرے کوئی تم مین سے مگر اس حال مین کہ اچھا رکھتا ہو گمان ساتھہ اللہ تعالی کے اسلیے کہ ایک قوم
کو ہلاک کیا گمان بد رکھنے اونکے نے ساتھہ اللہ کے پس فرمایا اللہ عزوجل نے وذلکم ظنکم الخ انتہی ✤ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حق ہی
مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوسکے ذہن سے یہ کہ مجبر اللہ تعالی کے جاسوس پوشیدہ متعین ہین یعنی ہاتھہ پانون وغیرہ بمنزلہ جاسوس کے ہین
خبر دریافت کر رہے ہین روز قیامت کے مالک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کھولینگے اوسوقت کچھہ عذر و حیلہ پیش نہ چلے گا پس ان باتون کو
ذہن مین حاضر رکھے یہان تک کہ خلوتون کے وقتون مین بھی نہایت دہشت رکھے اپنے رب کی جانے کہ وہ تو بہر حال دیکھتا ہی اور جاسوس بھی
لگا رکھے ہین کہ یہ علم کھلا عرض حال کرینگے اس خلوت مین مجھے یون نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خلوت ہی کون دیکھتا ہی بلکہ بہت ڈرے اور بہت بچاوے
اپنے کو بہ نسبت جلوت کے اور بدگمانی نہ رکھے اپنے دل مین تو کہ مشابہت اون بدگمانون کے ساتھہ نہ لازم آوے ✤ در منثور کشاف ✤

فان یصبروا فالنار مثوی لھم وان یستعتبوا فما ھم من المعتبین ○

پھر اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکا گھر ہی اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا ✤ مو ✤

پس اگر صبر کرین کیا امکان آگ جگہہ رہنے اونکے کی ہی اور اگر عفو طلب کرین پس نہین ہین وہ عفو کیے گئے ✤ تفسیر ✤ یعنی دنیا مین
بعضی بلا صبر سے آسان ہوتی ہی وہان صبر کرین یا نہ کرین دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ٹلتی ہی منت کرنے سے وہان بہتیرا چاہین کہ منت کرین کوئی
قبول نہین کرتا ✤ مو ✤ پس اگر صبر کرین الخ یعنی پس اگر صبر کرین نہین نفع دیگا اونکو صبر اور نہین چھپینگے اور وان یستعتبوا الخ کے
معنی یہ ہین کہ اگر طلب کرین رضا حق پس نہین ہونگے وہ راضی کیے گیون سے کہ اللہ راضی ہو اور یا یہ معنی ہین کہ اگر توبہ کرین پس نہین توبہ قبول کیے جاوینگے ✤ مدا

وقیضنا لھم قرناء فزینوا لھم ما بین ایدیھم وما خلفھم وحق علیھم القول فی امم

اور لگا دیے ہمنے اونپر تعیناتی پھر اونھون نے بھلا دکھایا انکو جو انکے آگے اور جو انکے پیچھے اور ٹھیک پڑی اونپر بات لکر سب فرقون مین

قد خلت من قبلھم من الجن والانس انھم کانوا خاسرین ○

جو ہو چکے ہین انسے آگے جنون کے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹے والے ۞ موضح

اور تعینات کیے ہین ہمنے واسطے اونکے ہمنشین یعنی شیاطین ہین سے واللہ اعلم ۞ پس آراستہ کیا اون ہمنشینون نے واسطے اونکے جو کچھ کہ آگے موہنہ اونکے کے ہی اور جو کچھ کہ اونکی پیٹھ کے پیچھے ہی یعنی وسوسہ ڈالا کہ دنیا قابل رغبت کے ہی اور آخرت قابل رغبت کے نہین واللہ اعلم اور ثابت ہوا واسطے اونکے وعدہ عذاب کا داخل ہوئے بیچ امتون کے کہ پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے گذرے جن و انس سے تحقیق وے زیانکار تھے ۞

تفسیر ۞ قرنا جمع قرین کی ہی یعنی دوست پوشیدہ کے شیاطین سے مانند قول اللہ تعالی کے ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین ○ یعنی اور جو کوئی موہنہ موڑے رحمٰن کے ذکر سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے شیطان کو پس وہ اوسکے لیے ہمنشین ہی اور ما بین ایدیھم سے مراد ہین وہ اعمال اونکے کہ جو پہلے کر چکے اور ما خلفھم وہ اعمال کہ قصد رکھتے ہین اونکا یا ما بین ایدیھم امر دنیا اور اتباع شہوات اور ما خلفھم امر آخرت کہ کہتے ہین لا بعث ولا حساب یعنی نہ اوٹھنا ہی اور نہ حساب و عدہ عذاب کا کہ فرمایا لاملان جھنم الخ یعنی البتہ بھرونگا مین دوزخ کو جن و انس سے اور انھم مین ضمیر پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف اور اگلی امتون کی طرف ۞ ف تنبیہ ۞ اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر مین شیاطین دنیا کو اور دنیا کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آراستہ کر کر دکھاتے ہین اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہین اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہی یعنی دنیا اونکی نظر مین ہیچ معلوم ہوتی ہی اور زہد و تقوی اختیار کرتے ہین اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہی اونکو حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا مین اور آخرت ہی کا اہتمام رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان وہ لیٹے ہوئے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان حضرت کے اور درمیان اوسکے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپکے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا ہوا اوسکا پوست خرما تھا عرض کیا مینے ای رسول خدا دعا کیجیے اللہ سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر پس تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہی حال آنکہ وہ نہین عبادت کرتے اسکی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی حال مین ہی تو ای ابن خطاب یہ قوم ہین کہ جلدی کی گئین ہین انکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ۞ اور ایسا ہی حال حضرت کی امت کے صالحین کا تھا چنانچہ آیا ہی کہ کسی نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب سے زہد اختیار کیا تمنے کہا سبب تین چیزون کے دیکھا مینے قبر کو متوحش اور میرے ساتھ کوئی مونس ہونیکا نہین اور دیکھی مینے راہ آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہین اور دیکھا مینے جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے پاس کچھ حجت ہی نہین اور جاننا چاہیے کہ زہد کسکو کہتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ زہد مین تین حرف ہین ز اور ہ اور د پس ز سے توزاد المعاد اور ہ سے ہدایت دین کی اور د سے دوام طاعت خدا اور ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ز سے ترک زینت مراد ہی اور ہ سے ترک ہوی اور د سے ترک دنیا ۞ مشکوۃ و منبہات ۞

وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون ○

اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اسکے پڑھنے مین شاید تم غالب ہو ۞ موضح

اور کہا کافرون نے کہ نہ سنو تم اس قرآن کو اور کلام بیہودہ کہو تم بیچ اثنا پڑھنے اوسکے کے ہووے کہ تم غالب ہو ۞ تفسیر

آنحضرت جب مکے مین قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس مشرک ہٹاتے لوگون کو اونکے پاس سے اور بعضے مشرک بعضون کو کہتے کہ جب محمد قرآن پڑھے تو نہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنے اوسکے شور و شغب کیا کرو ساتھ خرافات و ہذیان کے اور سیٹیان اور تالیان بجاؤ تو کہ وہ مشوش ہو اور قرآن مین مشتبہ لگین پھر جیسا ہو جائے بسبب غل کے اور غالب آؤ تم اوسکے پڑھنے پر * مد معا *

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

سو ہمکو ضرور چکھانی　منکرون کو　سخت　مار　اور اونکو بدلا دینا برے سے برے کامون کا جو　کرتے تھے * موضح

پس البتہ چکھاوینگے ہم کافرون کو عذاب سخت اور سزا دوینگے ہم بحسب بدترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے * تفسیر * جائز ہے کہ مراد کافرون سے یہان وہی بکبک کرنے والے اور حکم کرنے والے اونکو بکبک کرنے کا ہون بالخصوص اور جائز یہ بھی ہے کہ عام کافر ذکر کیے گئے تا کہ وہ بھی اونکے ذکر کے تحت داخل ہو جائین اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ بہت بڑا عذاب کرینگے ہم اوپر بدترین اعمال اونکے کے اور وہ کفر ہے * مدا *

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝

یہ سزا ہے　اللہ کے دشمنون کی آگ　اونکو اوسمین گھر ہے سدا کو　بدلا اوسکا جو ہماری باتون سے انکار کرتے تھے * موضح

یہی جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہے اونکے لیے دوزخ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا بدلا دیا جاویگا برحسب اوسکے کہ ہماری آیتون کا یعنی قرآن کا انکار کرتے تھے * تفسیر * دوزخ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہے ہمیشہ رہنے کا جیسے کہتے ہو لَكَ فِي هَٰذِهِ الدَّارِ دَارُ السُّرُورِ یعنی ہے تیرے لیے اس گھر مین گھر خوشی کا اور تو مراد رکھتا ہو دار کو بعینہا یعنی مراد یہی ہے کہ گھر سرور کا ہے * مدا *

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

اور کہینگے جو لوگ　منکر ہین　اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونون جنھون نے ہمکو بہکایا جو جن ہین　اور جو آدمی　کر ڈالین ہم اونکو　اپنے پانون کے نیچے

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝

کہ وہ رہین　سب سے نیچے * موضح

اور کہینگے کافر یعنی دوزخ مین اے پروردگار ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص یعنی دو فریق کہ گمراہ کیا اونھون نے ہمکو جنس جن اور جنس انسان سے تو کہ ڈالین ہم دونون کو نیچے قدمون اپنے کے تو کہ ہو وین بہت نیچے رہنے والون مین * تفسیر * دو شخص یعنی دو شیطان کہ جنھون نے گمراہ کیا ہمکو جنس جن اور انس سے اسلیے کہ شیطان دو قسم پر ہے جن مین کا اور انسان مین کا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ یعنی اور اسی طرح ٹھہرائے ہمنے ہر نبی کے لیے شیاطین انس اور جن کے یا مراد ان دو نون سے ابلیس و قابیل ہین کہ نکالا اونھون نے کفر و قتل کو نیچے قدمون اپنے کے یعنی آگ مین بہت نیچے رہون مین سے یعنی اشد ہوون عذاب مین ہمسے * مدا جلا *

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

تحقیق جنھون نے کہا　رب ہمارا اللہ پھر اسی پر ٹھہرے رہے　اونپر اترتے ہین　فرشتے　کہ تم ڈرو　نہ غم کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝

اور خوشی سنو　اوس بہشت کی جسکا　تمکو　وعدہ تھا * موضح

تحقیق اون لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے یعنی اعتراف کیا توحید کا پھر قائم رہے اوپر توحید کے اوترتے ہین اونپر فرشتے یعنی نزدیک موت کے کہ مت ڈرو

یعنی دوزخ کے نیچے رہینے کے
لیے قدمون کے نیچے ڈالیں

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو ؤ ساتھ بہشت کے کہ تمکو وعدہ دیا جاتا تھا ✽ تفسیر ✽ پھر قائم رہے یعنی ثابت رہے اقرار پر اور اوسکے
مقتضیات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہی کہ مستقیم رہے از روے فعل کے جیسے کہ مستقیم ہوئے از روے قول کے یعنی جیسے
اقرار اوسکی ربوبیت کا زبان سے کیا ویسے ہی فعل مین بھی استقامت کی یعنی شرک نکیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض و واجبات پر مستقیم رہے
اور یہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگون سے کیا کہتے ہو تم اسکے معنی کہا لوگون نے یعنی بیچ بیان
معنی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے کہ پھر گناہ نکیا کہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ حمل کیا تمنے امر دین کو بڑی دشواری پر کہا لوگون نے پھر تم کیا کہتے ہو
کہا صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ یہ مراد ہی کہ نہ رجوع کی طرف بت پرستی کے یعنی شرک نکیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معنی استقاموا کے یہ منقول
ہین کہ مستقیم رہے امر و نہی پر اور نہ فریب کیا مانند فریب کرنے لومڑی کے یعنی منافق نہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی کہ خالص کیا
عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی کہ ادا کیے اونھون نے فرائض اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مستقیم رہے اوا مر و فرائض پر اور کہا سفیان
بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ بتائیے مجکو ایک امر کہ چنگل مارون اوسیر فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ میرا
اللہ ہی پھر استقامت کر یعنی جن باتون سے منع فرمایا ہی اونسے بچ اور جن باتون کے کرنے کو کہا ہی اونکو بجالا کہا سفیان نے پھر کہا مینے کیا بہت
ڈر کی چیز ہی کہ ڈرتے ہین آپ مجپر اوس سے پس پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر فرمایا یعنی اسکا بڑا ڈر ہی کہ اس سے کلمات
کفر وغیرہ گناہ کی باتین سرزد ہوتی ہین اور کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہ مستقیم رہے اللہ کے امر پر کہ کرتا رہے طاعت اوسکی اور بچے نافرمانی
اوسکی سے اور فضیل سے ہی کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا بعضون نے کہ حقیقت استقامت کی الْقَرَارُ
لَا الْفِرَارُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ یعنی ٹھہرے رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پر پھر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اوترینگے اونپر فرشتے نزدیک
موت کے ساتھ خوش خبری کے اور بعضون نے کہا کہ خوش خبری دینی تین جگہ ہوگی نزدیک موت کے اور قبر مین اور جبکہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے
اور حرف اَنْ کا لَا تَخَافُوْا مین بمعنی ای کے ہی یا مخفف ہی ثقیلہ سے اور اصل اسکی بانہ لا تخافوا ہی اور ابن مسعود کی قرات مین لا تخافوا ہی
یعنی بغیر ان کے یعنی يَقُوْلُوْنَ لَا تَخَافُوْا یعنی اوترینگے فرشتے کہتے ہوئے مت ڈرو یعنی نہ ڈرو اوس چیز سے کہ پیش آتی ہی یعنی موت اور امر آخرت
اور نہ غم کھاؤ اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا اپنے سے یعنی اہل اور اولاد یا دین پس ہم کارساز ہین تمھارے ان سب مین کذا قال المجاہد
فی تفسیر الآیۃ پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع مکروہ یعنی ناگوار چیز کے اور حزن وہ غم ہی کہ لاحق ہو بسبب وقوع ہونے
مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ نے لکھ دیا ہی تمھارے لیے امن ہر غم سے پس
نہین چکھوگے اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اوترینگے اونپر فرشتے نزدیک مفارقت ارواح
کے بدنون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سلب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوش حال ہو ؤ ساتھ داخل ہونے اون جنتون کے کہ وعدہ کیے جاتے
تھے تم زمانہ گذشتہ مین ✽ فی معالم ✽ کشاف ✽ زید بن اسلم سے روایت ہی کہ کہا آتے ہین فرشتے مومن کے پاس نزدیک موت
اور کہتے ہین لَا تَخَفْ مِمَّا اَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْهِ ✽ یعنی مت ڈر اوس چیز سے کہ جانے والا ہی تو اوسپر پس جاتا رہتا ہی خوف اوسکا
او رکہتے ہین فرشتے لَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَا وَلَا عَلٰى اَهْلِهَا وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ ✽ یعنی نہ غم کھا دنیا پر اور نہ اہل دنیا پر اور خوشی سن
جنت کی پس مرتا ہی اس حال مین کہ ٹھنڈی کی ہی اللہ نے آنکھ اوسکی یعنی شادان فرحان مرتا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا حرام ہی
نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہان تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہی اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے ہی کہ کہا بلا شبہ مومن کو
خوش خبری دی جاتی ہی ساتھ صلاحیت فرزند اوسکے کے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھ اوسکی اور انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تو مکروہ رکھتے ہین موت کو

یعنی ظاہر و باطن یکسان ہو [illegible]

واز ایضا ضمیر [illegible] ۱۲

فرمایا نہین ہی یہ کراہیت موت کی ولیکن مومن کے پاس وقت موت کے آتا ہی بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے پس نہین ہوتی ہی کوئی چیز محبوب تر طرف اوسکے اوس سے کہ سامنے اوسکے ہے پس دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور تحقیق فاجر یا کافر جب آتا ہی وقت موت اوسکی کا آتا ہی اوسکے پاس فرشتہ ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے یعنی شر کے پس مکروہ رکھتا ہی وہ ملنا اللہ کا پس مکروہ رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور ثابت ہے ہی کہ اونھون نے پڑھی سورۂ سجدہ یعنی یہی سورت یہان تک کہ پونہچے اس مقام کو تتنزل علیہم الملٰئکۃ پس ٹھہر گئے پھر کہا کہ پونہچا ہی مجکو یہ کہ بندۂ مومن کو جب اوٹھاویگا اللہ اوسکی قبر سے تو ملینگے اوس سے دو فرشتے اوسکے جو تھے ساتھ اوسکے دنیا مین پس کہینگے وہ واسطے اوسکے کہ مت ڈر اور نہ غم کھا اور خوشی سن اوس جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس امن دیتا ہی اللہ اوسکے ڈر سے اور ٹھنڈی کرتا ہی آنکھ اوسکی پس نہین ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈرینگے لوگ اوس سے روز قیامت کے مگر وہ مومن کے لیے ٹھنڈک آنکھ کی ہوگی بسبب اوس چیز کے کہ ہدایت کیا اوسکو اللہ نے اور بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا مین ✤ در منثور ✤

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہم ہین تمھارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہی جو جاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہی

مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

جو منگواؤ مہمانی ہی اوس بخشنے والے مہربان سے ✤ موضح ✤

ع ٧ / ١٨

ہم دوست تمھارے تھے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین بھی اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ چاہین دل تمھارے یعنی نعمتون مین سے اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ کہ درخواست کرو تم بطریق مہمانی کے جانب خدا بخشنے والے مہربان کے سے ✤ تفسیر ✤ فرشتے اوترتے ہین حشر کے دن جسدن ہر کسیکو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین ✤ موضح ✤ ہم دوست تمھارے تھے جیسے کہ شیاطین ہمنشین اور رفیق گنہگارون کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست متقیون کے ہین دارین مین اور نزل کہتے ہین مہمان کے رزق کو مجاہد سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت نحن اولیٰؤکم کے کہ کہا رفیق تمھارے تھے دنیا مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہووین ہم ساتھ تمھارے جنت مین اور کہا سدی نے کہ کہینگے واسطے اونکے فرشتے ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھ تمھارے دنیا مین اور دوست تمھارے ہین آخرت مین نہین جدا ہووینگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین ✤ ملخص در منثور ✤ معالم ✤ تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ معنی استقامت کے بحسب اقوال اکثر حضرات مذکورین کے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالیٰ کے بجا لاوے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اون سے باز رہے اور یہی معنی استقامت کے سید جمال الدین نے بیچ شرح حدیث قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کے لکھے ہین کہ کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی ایمان لانا اونپر پھر استقامت کر اوپر بجا لانے اوامر کے اور بچنے کے ممنوعات سے ازروئے قلب و قالب کے انتہی ✤ اور ایسا ہی طیبی نے لکھا ہی بیچ شرح لفظ ثم استقم کے کہ یہ لفظ جامع ہی واسطے بجا لانے تمام اوامر کے اور بچنے کے تمام مناہی سے اسلیے کہ مومن نے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ عدول کیا اوس سے یہان تک کہ رجوع کرے طرف اوسکے انتہی ✤ اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھ نعمتین اور درجے حاصل ہونگے پس آیا اطاعت کرکر یہ نعمتین اور درجات عالیات حاصل کرنے بہتر یا نافرمانی اونکی کرکر طرح بطرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی عاقل نہ کہے گا کہ یہان کی لذات فانیہ مین منہمک ہو کر وہان کی ایسی نعمتین کہ مذکور ہوئین ہاتھ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچے تو دین و دنیا کی نعمتین اللہ و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہی کہ فاسق اور بے عزت و بدکار کہلاتا ہی اور وہان کا بھی عذاب بھگتتا ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائض کرتے ہین اور زناکاری اور قماربازی

[illegible]

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چغل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیرہ ذالک گناہون مین مشغول رہتے ہین دنیا مین بھی فاسق اور بدکار اور بدمعاش کہلاتے ہین اور آخرت مین بھی ویسے ہی لوگون کے ساتھ اوٹھینگے اور جو نماز اور روزے اور تلاوت قرآن اور طرح بطرح کی فرمان برداری مین لگے رہتے ہین وہ یہان بھی اچھے کہلاتے ہین اور وہان بھی انبیا اور صدیقون اور شہدا اور صلحا کے زمرے مین آوینگے اور یہ نعمتین پاوینگے کہ پاک پروردگار صریح فرماتا ہی وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ۝ یعنی اور جو لوگ حکم مین چلین ہین اللہ کے اور رسول کے سو اونکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا انبی اور صدیق اور شہدا اور نیکبخت اور خوب ہی اونکی رفاقت ✣

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

اور اوس سے بہتر کسکی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون ✣ موضح

اور کون شخص بہتر ہی بات مین اوس شخص سے کہ بلایا لوگون کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کہا تحقیق مین مسلمانون مین سے ہون ✣ تفسیر یہ بلانے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بلایا لوگون کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اللہ ہی کے لیے کیے اور کہا مین مسلمانون سے ہون یعنی از راہ فخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اوسکے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ ہم نہین شک کرتے تھے کہ یہ آیت اوتری ہی موذنون کے حق مین اور یہ عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ جمع ہون اوسمین تین باتین موحد ہو معتقد دین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام بلانے والا ہو اللہ کی طرف اور نہین ہین یہ مگر عالم باعمل اہل عدل و توحید بلانے والے طرف دین خدا کے اور کہا عکرمہ نے کہ بلانے والا موذن ہی اور ابو امامہ باہلی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دو رکعت نماز پڑھنی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین رد کیجاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہی کہ کہا جب فارغ ہووے تو اپنی اذان سے تو کہہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ پھر پڑھے یہ آیت وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال سردار موذنون کا ہوگا روز قیامت کے اور نہین اتباع کرتا اوسکا یعنی اذان دینے وغیرہ ذالک مین مگر مومن اور موذن دراز ترین لوگون کے ہونگے از روے گردنون کے روز قیامت کے انتہی ✣ یہ کنایہ ہی حصول شرف اور جاہ و امتیاز سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ موذن کے لیے بخشش کیجاتی ہی بقدر درازی آواز اوسکی کے اور تصدیق کریگا اوسکی ہر رطب و یابس یعنی تر و خشک اور ابن عمر سے ہی کہ اونھون نے کہا واسطے ایک شخص کے کہ کیا ہی عمل تیرا اوسنے کہا اذان کہا ابن عمر نے اچھا عمل ہی تیرا عمل گواہی دیگی تیرے لیے ہر چیز کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب نے کہ اگر طاقت پاؤن مین اذان کی ساتھ خلافت کے تو اذان دیا کرون مین اور کہا سعید نے کہ قوت پائی میری اذان پر محبوب تر ہو طرف میرے اس سے کہ حج کرون مین اور عمرہ کرون مین اور جہاد کرون مین اور کہا کعب نے کہ جسنے اذان دی لکھی گئین اوسکے لیے ستر نیکیان اور اگر تکبیر کہے پس وہ افضل ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر جانتے لوگ کہ کیا ثواب ہی اذان مین تو البتہ جھگڑتے آپس مین اور کہا یحیی نے کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ یا تابعین کے زمانے مین کہ دوڑو تم اذان پر اور نہ دوڑو تم امامت پر اور حسن بصری نے کہا کہ موذن بلند اذان دینے والا اول ہوگا اونمین کہ لباس پہنائے جاوینگے روز قیامت کے ✣ ملا معالم ✣ در منثور ✣ تنبیہ ✣ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا کچھ بزرگی معلوم ہوئی اللہ کی طرف بلانے اور عمل نیک کرنے کی اور توحید کی اور اللہ کی طرف بلانے کی کیونکر نہو یہ فضیلت کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک کام کی طرف بلاتا ہی کسیکو تو اوسکو بھی اوتنا ہی ثواب ہوتا ہی جتنا عمل نیک کرنے والے کو اور ایسے ہی جو برائی

کی طرف بلاتا ہی اوسکو بھی گناہ او تباہی ہوتا ہی مبتلا کرنے والون کو ✦ مشکوۃ

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

اور برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر پھر جو تو دیکھے تو جسمین تجھمین دشمنی تھی

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○

جیسے دوستدار ہی ناتے والا ✦ موضح

اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جواب دے ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے
دشمنی ہی پس گویا وہ ایک کارساز قرابتی ہوتا ہی ✦ تفسیر ✦ برابر نہین نیکی برائی کے نہ برائی نیکی کے کوئی سخت کلام کرے یا ایذا رسانی
کرے تو اوسکے مقابل کر جو اوس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہین جیسے دوست اگرچہ دل مین نہون ✦ موضح ✦ یعنی سیئہ اور
حسنہ یعنی برائی اور بھلائی متفاوت ہین بدا تھا پس لے تو یعنی اختیار کر اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ احسن یعنی بہتر ہی اپنے مثل سے یعنی حسنہ سے
جب کہ پیش آوین تجکو دو حسنہ یعنی بھلائیان پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس برائی کا کہ وارد ہو تجپر تیرے بعض
دشمن کی طرف سے جیسے کہ اگر برائی پونہچاوے کوئی شخص طرف تیرے تو حسنہ یعنی بھلائی یہ ہی کہ عفو کرے تو اوس سے اور حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر یہ ہی کہ
احسان کرے تو بعوض اوسکے جگہہ برائی پونہچانے اوسکی کے طرف تیرے مثلاً اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوسکی اور اگر قتل کرے وہ تیرے
فرزند کو تو تو بدلا دیکر چھڑا دے اوسکے فرزند کو ہاتھ سے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان الخ یعنی پس تو جب یہ کریگا تو ہو جاویگا دشمن مخالف تیرا
مانند دوست قرابتی کے صاف تجسے ✦ مدارک ✦ کشاف ✦ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ
وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہ کہا حکم کیا اللہ تعالی نے مومنون کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غضب کے اور ساتھ حلم کے
وقت جہل کرنے کسیکے اور ساتھ عفو کے نزدیک برائی پونہچانے کسیکے پس جب کرینگے یہ تو بچاویگا اونکو اللہ شیطان سے اور جھکجاویگا اونکے
لیے دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست قرابتی ہی ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہا ملاقات کر دشمن سے ساتھ سلام کے فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○
عکرمہ سے ہی کہ کہا حمیم قرابتی اور ولی دوست ✦ درمنثور ✦ تنبیہ ✦ حاصل مطالب صاحب مدارک اور کشاف کا یہ ہوا کہ مراد احسن سے
بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہی کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب و مقابلے مین سلوک کر اوس سے اور واقع مین الفاظ آیت سے بھی یہی سمجھا جاتا ہی اور
یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی اور شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی مضمون کو اس بیت مین لکھا ہی ✦ بیت ✦ بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اسا ✦ اور ابن عباس اور صاحب معالم اور جلالین کے نزدیک معنی ادفع بالتی الخ کے یہ ہین کہ دفع کر سیئہ یعنی برائی کو ساتھ
اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پونہچانے کو ساتھ عفو کرنے کے اور
صاحب مدارک اور کشاف نے بھی یہ اقوال بعد تحقیق اپنی کے لکھے ہین سبحان اللہ یہ بھی عجب خصلتین ہین اور بڑا فائدہ صبر اور تحمل اور
درگذر کرنے کا یہ ہی کہ اللہ تعالی مددگار اوسکا ہوتا ہی اور شیطان درمیان مین آجاتا ہی چنانچہ آیا ہی کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
برا کہہ رہا تھا اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے تو جواب دیا ابوبکرؓ نے اوسکی بعضی بات کا پس
غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پونہچے اونکے پاس ابوبکر اور کہا ای رسول خدا وہ مجکو برا کہتا تھا اور آپ بیٹھے تھے
پس جب کہ جواب دیا مینے اوسکو اوسکی بعضی بات کا تو غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا
اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو تو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی

۵۷ یعنی بدی کا بدلہ بدی سے کرنی سہل ہی اگر مرد ہی تو احسان کر اوس پر کہ بدی کرے تجسے ۱۲

پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ
بخشش کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ
سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عرض کیا موسی
بن عمران علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو
بدلا لینے پر ظالم سے اور بخشدے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگون کی عیب گیری
سے ڈھانپیگا اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو کوئی روکے غصہ اپنا روکیگا اللہ تعالی اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے
طرف اللہ کے قبول کرتا ہی اللہ تعالی عذر اوسکا انتہی اور بعض دانایان دین سے منقول ہی کہ زہد پانچ چیزون پر موقوف ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر
اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی اوس چیز پر کہ اوسکے ہاتھ مین ہو مشکوۃ وحسنہ جات

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

اور یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین اور یہ بات ملتی ہی اوسکو جسکی بڑی قسمت ہی موضح

اور نہین نزدیک کیے جاتے ہین ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے اور نہین نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے
مگر بڑے نصیب والا تفسیر یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کرے یہ اقبال بندون کو ملتا ہی
موضح نہین نزدیک کیے جاتے اور یعنی نہین دیے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلے مین برائی کرنے کے مگر صبر والے اور نہین دیا جاتا
یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جاوے بڑے حصے کی خیر سے اور ابن عباس نے تفسیر کی حظ کی ساتھ ثواب کے اور حسن بصری
سے ہی کہ کہا قسم خدا کی نہین بڑا ہی کوئی حصہ سوا جنت کے اور بقول مقاتل کے نزول اس آیت کا بیچ شان ابوسفیان بن حرب کے ہی کہ پہلے
اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا پھر جب بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے نکاح مین آئی تو وہ مسلمانون سے بنرمی ملنے لگا
پھر جب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور حمیم یعنی قرابتی بسبب قرابت کے ہوا معالم بحر

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور کبھی چوک لگے تجھکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بیشک وہی ہی سنتا جانتا موضح

اور اگر پھیر دے تجھکو وسوسہ پھیرنے والا آیا ہوا شیطان کی جانب سے پس پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا
جاننے والا تفسیر معنی اسکے یہ ہین کہ اور اگر پھیرے تجھکو شیطان اوس چیز سے کہ وصیت کی ہی نے اوسکی کہ دفع کرنا
ساتھ خصلت احسن کے ہی تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے حلم پر اور نہ اطاعت کر شیطان کی وہ سننے والا ہی تیرے پناہ
مانگنے کو جاننے والا ہی شیطان کے وسوسے کو سلیمان بن صرد سے منقول ہی کہ کہا بیٹھا تھا مین اور کیا دو شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس
زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دونون مین سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مین جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے اوسکو تو البتہ
جاتا رہے اوس سے غصہ وہ یہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجنون جانتا ہی تو مجھکو
پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غضب اسلیے کہ وہ ایک انگار ہی کہ روشن کیا جاتا ہی ابن آدم کے دل مین کیا نہین دیکھتا تو اوسکی
رگون کے پھولنے کو اور اوسکی آنکھون کی سرخی کو پس جو کوئی پاوے جنس غصہ سے کچھ تو چاہیے کہ چمٹ جاوے ساتھ زمین کے
اور آیا ہی کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانہ مین کہ شیطان کہتا ہی کیونکر غالب آویگا مجھ پر ابن آدم جب راضی ہوگا تو آونگا مین یہانتک

کہ ہونگا مین اوسکے دل مین اور جب غصہ ہوگا تو اوٹھونگا مین یہان تک کہ ہوونگا اوسکے سر پر ✤ مد ✤ در منثور ✤ اپنے
نبی پیارے کو کچھ طریقہ تحمل و صبر کا تعلیم فرما کر پھر مشرکون کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیان بیان کر کے

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ

اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نکرو سورج کو نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو

الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○

جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو ✤ موٰ

اور اوسکی نشانیون مین سے ہی شب و روز اور آفتاب و چاند سجدہ نکرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزون کو اگر اوسی کی
فقط عبادت کرتے ہو ✤ تفسیر ✤ اور اوسکی نشانیون مین سے کہ دلالت کرتی ہین اوسکی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہین کہ دیکھو کیسے
ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیان اوسکی قدرت و وحدانیت کی ہین کہ دیکھو کیسے روشن ہین
اور سیر مقدر ہی اونکے لیے سجدہ نکرو سورج و چاند کو اسلیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اللہ کے ہین اگرچہ بہت ہین منافع اونکے اور شاید کہ کتنے ایک
لوگ اون مشرکون مین سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صابی پوجتے تھے ستارون کو اور کہتے تھے وہ کہ ہم قصد کرتے ہین چاند و سورج
کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کے ٹھہرانے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کرین اپنے سجدہ
کرنے سے رضامندی اللہ تعالی ہی کی فقط اگر ہین اوسکو عبادت کرتے اور ہین جو غیر شرک اسلیے کہ جو پوجے اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہین ہوتا ہی
وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم رات اور دن کو اور نہ سورج اور چاند کو اور نہ ہواؤن کو اس لیے کہ
ہوائین چھوڑی جاتی ہین واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے ✤ مد ✤ در منثور ✤

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ○

پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے ✤ موٰ

پھر اگر تکبر کرین کافر تو کیا پرواہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین یعنی ملائکہ ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین اوسکو شب و روز اور وہ
تھکتے نہین ✤ تفسیر ✤ معنی اسکے یہ ہین کہ پھر اگر کافر غرور کرین اور نہ مانین اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اوسکے اور واسطہ ہی
ٹھہراوین تو چھوڑدے اونکو ساتھ حال خود اسلیے کہ اللہ تعالی کے ہان کمی نہین خالص عبادت کرنے والون اور سجدہ کرنے والون کی اوسکے بہتیرے
بندے مقرب ایسے ہین کہ پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو رات و دن کہ وہ پاک ہی شریکون سے اور تمام عیوب و نقصانون سے اور نزدیک پروردگار
اپنے کے یہ عبادت ہی قرب و مرتبہ اور بزرگی سے اور جگہہ سجدے کی ہمارے نزدیک لفظ یسئمون پر ہی اور یہ منقول ہی ابن عباس اور ابن عمر
اور سعید بن مسیب سے اور احتیاط بھی اسمین خوب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہی لفظ تعبدون پر ✤ کشاف ✤ مد ✤

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا

اور ایک اوسکی نشانی ہی کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور ابھری بیشک جسنے اوسکو جلایا

لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

وہ جلاویگا مردے وہ سب چیز کر سکتا ہی ✤ موٰ

اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خشک ریتیلی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی یعنی مینہ لہلہانے لگی اور بلند ہوئی
تحقیق جسنے زندہ کیا اوسکو البتہ زندہ کرنے والا مردون کا ہی تحقیق وہ سب چیز پر قادر ہی ✤ تفسیر ✤ اہتزت کے معنی ہین حرکت کرنے لگی

سجدۃ ۱۱

یعنی پہلے پیغمبرین اور اونکا غرور کیا [illegible]

ساتھ رویدگی کے یعنی لہلہانے لگی اور ربت ہی ربو سے یعنی پھولی اور مزین ہوئی ساتھ رویدگی کے گویا کہ وہ منزلے اترانے والے
کے ہی کہ وہ پھولتا اور اتراتا ہی اپنے لباس مین اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کسیف پرانے پھٹے کپڑون والے کے تھی ✣ کشاف ✣

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ
جو لوگ ٹیڑھے دھنستے ہین ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہی آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن
الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
قیامت کے کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی ✣ موضح ✣

بلاشبہہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہین ہماری آیتون مین پوشیدہ نہین ہین ہمسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے آگ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آوے امن سے
روز قیامت کے کرلو جو چاہو تم تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی ✣ تفسیر ✣ کجروی کرتے ہین الخ یعنی مائل ہوتے ہین
حق سے ہماری دلیلون مین پوشیدہ نہین یہ وعید ہی اونکے لیے تحریف کرنے پر کیا جو کوئی ڈالا جاوے الخ یہ تمثیل ہی واسطے کافر و مومن کے
کرلو الخ یہ نہایت ہی تہدید مین اور مبالغہ ہی وعید مین دیکھنے والا ہی پس جزا دیگا تمکو اوسپر ✣ مدارک ✣ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا کہا وہ یہ ہی کہ رکھا جاوے کلام اوپر غیر موضع اوسکے کے کہا مجاہد نے يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
کی تفسیر مین کہ سیٹیان بجاتے ہین اور شور و شغب اور کلام بیہودہ کرتے ہین ہماری آیتون کے پڑھنے مین قتادہ نے کہا يلحدون سے یہ مراد ہی
کہ جھٹلاتے ہین سدی نے کہا عناد و مخالفت کرتے ہین کیا جو کوئی ڈالا جاوے وہ ابو جہل ہی وہ شخص کہ آوے امن سے بعضون
نے کہا وہ امیر حمزہ ہین بعضون نے کہا وہ ابوبکر ہین بعضون نے کہا وہ عثمان ہین بعضون نے کہا وہ عمار بن یاسر ہین اور ابن عباس سے بیچ
تفسیر اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کے کہا یہ خاص اہل بدر کے لیے ہی ✣ معالم ✣ در منثور ✣

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ
جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہی نادر اسپر جھوٹھ کا دخل نہین آگے سے
يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝
نہ پیچھے سے اوتاری ہی حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی ✣ موضح ✣

بلاشبہہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا اونکے پاس چھپے نہین ہین ہمسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہی گرامی قدر راہ نہین پاتا
اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے بھیجی گئی ہی خداوند تعریف کیے گئے کی طرف سے ✣ تفسیر ✣ مراد ذکر سے
قرآن ہی اسلیے کہ اونھون نے بسبب کفر کرنے کے ساتھ اوسکے طعن کیا اوسمین اور تحریف کی یعنی بدل ڈالی اونھون نے تاویل اوسکی اور باطل سے
مراد ہی تبدیل یا نقص آگے اوسکے سے الخ یعنی باطل نہین راہ پاتا طرف اوسکے کسی جہت سے جہات مین سے تو کہ پہونچے طرف اوسکے اور متعلق ہو
ساتھ اوسکے پھر اگر کوئی کہے کہ طعن تو کیا ہی اوسمین طعن کرنے والون نے اور تاویل کی ہی اوسمین اہل باطل نے تو جواب
اوسکا یہ ہی کہ ہان کیا ہی ولیکن اللہ تعالی نے بچایا ہی اوسکو تعلق باطل کے سے ساتھ اوسکے اس طرح کہ متعین کیا ایک جماعت کو کہ مقابلہ کیا اونھون نے
ساتھ باطل کرنے تاویل اونکی کے اوسکے اور بگاڑ ڈالنے قولون اونکے کے حاصل یہ کہ کسیکا طعن رونق پذیر نہین ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسی کے
مانند ہی قول اللہ تعالی کا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ یعنی بلاشبہہ ہمنے اوتارا قرآن اور بلاشبہہ ہم ہی
اوسکے نگہبان ہین ✣ مدارک ✣ کشاف ✣ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپ کی امت فتنے مین پڑے گی بعد آپ کے پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپ سے کہ کیا چیز نکالیگی اوس فتنے سے

فوائد حمید السبحان مستعمل [illegible]

پس فرمایا کتاب اللہ العزیز الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید

اور عقبہ بن عامر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم لفظ حمید تک پھر فرمایا کہ ہرگز نہین پھرینگے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے افضل اوس چیز سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین ہے بندے کو کوئی کلام کہ بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اوسکے کلام سے اور نہین رجوع کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بہت محبوب ہو طرف اوسکے اوسکے کلام سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر باطل کے کہا اس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی بیچ تفسیر آیت لا یاتیہ الباطل الخ کے کہ کہا نہین داخل کر سکتا اوسمین شیطان اوس چیز کو کہ نہین ہی اوس سے اور نہ کوئی اور کافر داخل کر سکتا ہی ❊ **در منثور** ❊ **معا** ❊

پھر تسلی دی اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے جھٹلانے پر پس فرمایا ما یقال الخ

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ **مو** ❊

تجھے وہی کہتے ہین جو کہا گیا ہی سب رسولون سے تجھسے پہلے تیرے رب کے ہان معافی بی ہی اور سزا بی ہی دکھ والی

ای محمد نہین کہا جاتا ہی تجکو مگر جو کچھ کہ کہا گیا تھا پیغمبرون کو پہلے تجھسے بلاشبہہ پروردگار تیرا صاحب بخشش کا ہی اور صاحب عذاب درد دینے والے کا ❊ **تفسیر** ❊ نہین کہا جاتا ہی الخ یعنی نہین کہتے تجکو کفار تیری قوم کے مگر جیسا کہ کہا اگلے رسولون کو اونکی قوم کے کافرون نے یعنی کلمات ایذا دینے والے کہتے اور طرح بطرح کے طعن کرتے آسمان کی اوتری ہوئی کتابون مین پس تو صبر کر جیسا اونھون نے صبر کیا صاحب مغفرت اور رحمت کا ہی واسطے انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی اپنے دشمنون کو اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ نہین کہتا تجکو اللہ مگر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولون کو پہلے تجھسے اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالی کا ہی ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ❊

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى

اور اگر ہم اوسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اسکی باتین کیون نکھولی گئین اوپری زبان اور عربی آدمی تو کہہ یہ ایمان والون کو سوجھ ہی

وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ

اور روگ کا دفع اور جو یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھ ہی اور یہ اونکو اندھا پا اونکو پکار ہی ہی

مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

دور کی جگہہ سے ❊ **مو** ❊

اور اگر کرتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم مین البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاطب عربی کہہ قرآن مسلمانون کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکے کان مین گرانی ہی اور وہ قرآن اونپر اندھا پا ہی یہ جماعت مثل مین ایسے ہین کہ آواز دیے جاتے ہین دور جگہہ سے ❊ **تفسیر** ❊ مشرک کہتے تھے از راہ سرکشی کے کہ کیون نہ اوتارا گیا قرآن زبان عجم مین پس کہا گیا کہ اگر یون ہین ہوتا جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہین تو بھی نہ چھوڑتے اعتراض سرکشی اور کہتے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی ایسی زبان مین کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظ اعجمی ساتھ دو ہمزون کے پڑھا ہی کوفیون نے اور ہمزہ انکار کے لیے ہی یعنی البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن اعجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی اور باقیون نے ایک ہمزہ ممدودہ مستفہمہ سے پڑھا ہی اور اعجمی وہ ہی کہ نہ فصیح بولے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہی کہ ہو عجم سے یا عرب سے اور عجمی منسوب ہی طرف امت یعنی جماعت عجم کے فصیح ہو یا غیر فصیح اور معنی یہ ہین کہ آیتین قرآن کی حسب طریق پر آتین اونکے پاس پائے جاتے اونمین سرکشی کرنے والے اسلیے کہ وہ طالب حق کے نہین ہین بلکہ اپنی خواہشون کے پیرو ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر اوتارتا اوسکو اللہ زبان عجم مین تو بھی ہوتا قرآن پس ہی

ولو جعلناہ ... الذکر ع

ع ۱۶ / ۱۹

دلیل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بیچ جائز ہونے نماز کے جب کہ پڑھا جاوے قرآن فارسی مین ہدایت ہی یعنی رہنما ہی طرف حق کے اور
شفا اور چنگا کرنے کے لیے کہ سینے مین ہی یعنی شک اسلیے کہ شک مرض ہی اور اندھا پا ہی یعنی تاریکی اور شبہہ ہی کہا قتادہ نے کہ اندھے ہین
کافر قرآن سے اور بہرے ہین اوس سے پس نہین نفع باقی اوس سے یہ جماعت مثل مین ایسے ہین الخ یعنی یہ کافر بسبب نہ قبول کرنے قرآن کے
اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گویا کہ پکارے جاتے ہین طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے ایسی جگہہ سے کہ نہین سنتے بسبب بعد مسافت کے
اور بعضون نے کہا کہ پکارے جاوینگے کافر قیامت مین مکان دور سے ساتھ بدترین نامون کے کہا مقاتل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لیجایا کرتے تھے یسار غلام عامر بن حضرمی کے پاس اور تھا وہ یہودی عجمی اور کنیت اوسکی تھی ابو فکیہہ پس کہا مشرکون نے کہ
یسار محمد کو تعلیم کرتا ہی عامر نے اپنے غلام کو مارا اور کہا تو تعلیم کرتا ہی محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجکو سکھاتے ہین پس اوتاری اللہ تعالی
نے یہ آیت ولو جعلناہ قرآنا اعجمیا الایۃ ☆ معالم ☆ تنبیہ ☆ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف سے
فائدہ اوٹھانا صفت مومن کی ہی اور اوس سے فائدہ نہ اوٹھانا صفت کفار کی پس مسلمان کو چاہیے کہ سوچے اسکے معانی کو اور دل سے
متوجہ ہو اسکے پڑھنے مین جانے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام پاک ہی پس یہ سمجھے اور عمل کرے اسپر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین ہی
خیر اوس نماز مین کہ نہین خشوع یعنی حضور قلب اوسمین اور نہین خیر ہی اوس روزے مین کہ نہ باز رہنا ہو لغو سے اوسمین اور نہین خیر ہی اوس
قرات قرآن مین کہ نہو تدبر یعنی سوچنا سمجھنا اوسمین اور نہین ہی خیر اوس علم مین کہ نہو پرہیزگاری اوسمین اور نہین خیر ہی اوس مال مین
کہ نہو سخاوت اوسمین اور نہین خیر ہی اوس اخوت یعنی بھائی چارے دینی مین کہ نہو حفاظت اوسمین یعنی اوسکے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت
اور رعایت کرنی چاہیے اور نہین خیر ہی اوس نعمت مین کہ نہو بقا اوسکے لیے اور نہین خیر ہی اوس دعا مین کہ نہ اخلاص ہو اوسمین اور نہ تعظیم
خدا تعالی کی ☆ منبہات ☆

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
اور ہمنے دی تھی موسی کو کتاب پھر اوسمین پھوٹ پڑی اور اگر نہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے تو اونمین

بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○
فیصلہ ہوجاتا اور وہ دھوکھے مین ہین اوس سے جو چین نہین دیتا ☆ موضح

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اوسمین اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے البتہ فیصل
کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق کفار البتہ شک قوی مین ہین قرآن کی طرف سے ☆ تفسیر ☆ اختلاف کیا گیا اوسمین پس کہا
بعضون نے کہ یہ حق ہی اور بعضون نے کہا یہ باطل ہی جیسے کہ اختلاف کیا تیری قوم نے ای محمد تیری کتاب مین ایک بات کہ پہلے گذری یعنی
ساتھ تاخیر عذاب کے فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کرتا انکو جڑ پیڑ سے اور کھیڑ ڈالتا اور بعضون نے کہا کلمہ سابقہ وعدہ قیامت کا ہی
اور یہ کہ فیصل کیے جاوینگے خصومات اوس دن مین اور اگر یہ نہوتا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے دنیا ہی مین فرمایا اللہ تعالی نے بل الساعۃ
موعدھم ولکن یؤخرھم الی اجل مسمی یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی ولیکن ڈھیل دیتا ہی اونکو
ایک وقت مقرر تک ☆ مین ☆ کشاف ☆

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○
جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جسنے کی برائی وہ بھی اوسی پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر ☆ موضح

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع اوسکے لیے ہی اور جو کوئی برا کام کرے پس وبال اوسی پر ہی اور نہین ہی پروردگار تیرا ظلم کرنے والا بندون پر

یعنی توکہ عذاب کرے غیر بدکار کو ٭ تنبیہ ٭ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسیکی برائی سے اوسکے غیر کو ضرر نہین پہونچتا جیسے
عوام مین مشہور ہی عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود میان کوئی کچھہ ہی کرے ہمکو کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بدکار کو بدی سے روکے
والا یہ بھی اوسکے وبال مین گرفتار ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی ہی
جان پر پس کہا ابو ہریرہ رضی نے ہان قسم ہی اللہ کی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہان تلک کہ حُباری البتہ مرتا ہی گھونسلے اپنے مین دُبلے پن سے
بسبب ظلم ظالم کے ٭ ف ٭ حُباری ایک جانور ہی تیز پر کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہی پس اوسپر بھی ظلم ظالم کا
کارگر ہوتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے مینہہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورون پر کیون
نہ تاثیر کرے ٭ ح ٭ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہی اونمین گناہ درحالیکہ وہ
قادر ہین اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پہونچاویگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے ٭ اور فرمایا آنحضرت
نے کہ اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا ہی سب کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہان تلک کہ دیکھین وہ باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنی جو کہ بعضے
کرتے ہین اور یہ قادر ہون اوسکے بگاڑنے پر اور نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اکثر یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہی اللہ سب کو یعنی خراب کو
بسبب کرنے گناہ کے اور عوام کو بسبب نہ منع کرنے کے انتہی ٭ اور علما اور صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتے ہین یہ نہ سمجھین کہ ہم بچ رہینگے
نہ یہ بھی اونکے ساتھہ تباہ ہونگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین تو منع کیا اونکو اونکے علما نے پس نہ باز آئے
وہ پھر ہمنشینی کی اونکے عالمون نے اونکی مجلسون مین اور شریک رہے ساتھہ اونکے کھانے اور پینے مین یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے مین اور
اختلاط کیا آپسمین پس سیاہ کیے اللہ تعالیٰ نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ٭ ف ٭ یعنی جو کہ پاک تھے گناہون سے اونکو بھی سنگدل
کردیا اللہ تعالیٰ نے بسبب شومی گناہ گارون کے اور خلط ہونے کے ساتھہ اونکے پس سب سنگدل ہو گئے اور دور ہوئے قبول خیر اور رحمت سے ٭ پس لعنت
کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اوس چیز کے تھا کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرتے کہا ابن مسعود رضی
نے پس اوٹھہ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوئے یعنی تکیہ کو چھوڑ کر ہو بیٹھے واسطے اہتمام اور اظہار حد کے پس فرمایا
نہین عذاب سے نجات پانے کے تم قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی یہان تلک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے منع کرنا انتہی ٭
اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کرین یہ نہ کرین کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج
مین کتنے آدمیون کو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مینے کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ واعظ ہین آپکی امت کے کہ حکم کرتے تھے
لوگون کو ساتھہ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنے تئین یعنی آپ عمل نکرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے تھے انتہی ٭ اور بری باتون سے منع کرنے مین
دل و جان سے مصروف رہے کسیکا ڈر نرکھے والا دل سے تو برا جانتا رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ ہونگے میری امت کو
اخیر زمانے مین اونکے بادشاہ سے باتین سخت یعنی افعال بد دیکھینگے اور بری باتین سنینگے نہین نجات پانے کا کوئی اوس سے مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس جہاد کیا اوسپر ساتھہ زبان اپنی کے اور ہاتھہ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہی کہ پہلے سے طیار ہین اوسکے لیے سعادتین
دارین کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اوسکی یعنی جہاد کیا دل اور زبان سے نہ ہاتھہ سے اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس سکوت کیا اوسپر یعنی اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کے پس اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ کرتا ہی بھلائی دوست رکھتا ہی اوسکو اوس لیے
اور اگر دیکھتا ہی اوسکو کہ کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو اوس لیے پس یہ نجات پائیگا اوپر خفیہ محبت اور بغض اپنے کے سب کے انتہی ٭ اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو باوجود قدرت کے مداہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہی چنانچہ آیا ہی کہ وحی کی اللہ عزوجل نے
طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسا اور ایسے کو یعنی فلانے شہر کو صفت اوسکی ایسی ایسی ہی ساتھہ رہنے والون اوسکے کے

۵۷ [illegible] شب معراج کو

پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اوسمین فلانا بندہ تیرا ہی کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارتے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ
اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیئے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی یعنی بُری بات کا دیکھنا اوسکو ناگوار نہین تھا
انتہی ✤ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی اور جسنے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے نہ مانا
تو واجب اوسکے ذمے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر و نہی نکریگا گنہگار ہوگا اور فرضیت اسکی بالکفایہ ہی یعنی بعض کے کرنے سے
سب کے ذمے سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اس صورت مین فرض عین ہی کہ ایک جا بُری بات ہوتی ہی اور سوا ایک کے بُرائی اوسکی کوئی نہین جانتا ہی
یا یہی منع کرسکتا ہی اور کو وہان دخل نہین تو اب اوس شخص پر فرض عین ہی نہ غیر اوسکے پر انتہی ✤ اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین خلاف شرع
باتین ہوتی ہون جیسے شادی غمی مین رسمین اور باتین خلاف شرع برتی جاوین یا باریک کپڑے عورتین پہنین یا اور شرک و گناہ کی باتین ہوتی ہون اور
گھروالا منع نکرے تو تارک فرض کا اور سخت گنہگار ہوگا اور مقصود آیت سے یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرنیکا خیال رکھے سب وزر اور بُرے
عملون سے بھاگے اور اس حدیث کو کہ مناسب اس مقام کے ہی مد نظر رکھے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی
اوسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونگی قائم کی جاوینگی لوگون کے لیئے دن قیامت کے پس
اپیر شرعی باتین پس خوشخبری دینگی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اونسے بھلائی کا اور اپیر خلاف شرع باتین پس کہینگی
دور ہو ہمسے دور ہو ہمسے اور نہین طاقت رکھینگی وہ مگر چمٹنے کی اونسے اور مفارقت نہین کرسکنے کی ✤ مشکوٰۃ ✤

الجزء الخامس والعشرون ۲۵

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا
نافیہ
اوسی کی طرف حوالہ ہی خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ
اور گابھہ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین اور جس دن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولینگے ہمنے تجکو کہہ سنایا
مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝
ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا ✤ موا ✤

خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی معرفت قیامت کی اور باہر نہین نکلتے اجناس میوے کے اپنے غلافون سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہین جنتی
مگر ساتھ علم خدا کے اور جسدن پکاریگا اللہ اونکو کہان ہین وہ کہ تم شریک میرا مقرر کرتے تھے کہینگے جتا دیا ہمنے تجکو کہ نہین ہی ہم مین سے
کوئی ثابت کرنے والا شریکون کا ✤ تفسیر ✤ خدا کی طرف حوالہ کیجاتی الخ یعنی علم قیامت کے قائم ہونیکا اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہی
یعنی واجب ہی مسئول پر یعنی جس سے پوچھے حال اوسکا یہ کہے اللہ ہی جانتا ہی اوسکو اور نہین حادث ہوتی کوئی چیز قسم نکلنے پھلون
کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جننا اوسکا مگر کہ اللہ جانتا ہی اونکو یعنی جانتا ہی گنتی ایام حمل کی اور ساعتین اوسکی اور احوال اوسکے کہ
ناقص ہی یا پورا نر ہی یا مادہ اچھا ہی یا بُرا وغیر ذلک اور اضافت کیا اللہ نے شرکا کو اپنی طرف بحسب گمان مشرکین کے اور بیان اوسکا اس
آیت مین ہی این شرکائی الذین زعمتم اور اسمین سرزنش و تنبیہ ہی اور آذناک کے معنی اعلمناک ہین یعنی معلوم کروایا ہمنے تجکو
اور بعضون نے کہا اخبرناک یعنی خبر دی ہمنے اور یہ ظاہر تر ہی اسلیئے کہ اللہ تعالی عالم یعنی جانتا تھا اوسکو اور معلوم کروانا عالم کا محال ہی
لیکن خبر دینی واسطے جاننے والے ایک چیز کے ملحق ہوتی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہی اوسکو مگر یہ کہ ہووین معنی یہ کہ تو جانتا ہی ہمارے
دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہین یعنی اب پس نہین دے سکتے ہین ہم یہ گواہی باطل اسلیئے کہ جب جانا اللہ تعالی نے حال اونکے دلونکا

پس گویا کہ اونھون نے معلوم کر دیا اوسکو اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ گواہی دے کہ تیرے لیے شریک ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی مگر کہ توحید بیان کرتا ہی تیری یا یہ معنی ہین کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ مشاہدہ کرے اونکو یعنی دیکھے اسلیے کہ وہ غائب ہوئے ہین معبودون سے اور غائب ہوگئے ہین اونسے معبود اونکے نہین دیکھتے ہین اونکو وقت توبیخ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام شرکا کا ہی یعنی نہین گواہی دے سکتا کوئی ہم مین سے اوس چیز کی کہ نسبت کی مشرکون نے طرف ہمارے کہ وہ شرکت ہی ٭ مدا

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ○

اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور اٹکلے کہ اونکو نہین کہین خلاصی ٭ مفا

اور گم ہوئے اونکی نظرون سے جو کچھ پوجتے تھے پہلے اس سے یعنی دنیا مین اور جانا اونھون نے کہ نہین واسطے اونکے کوئی جگہہ بھاگنے کی ٭

لَا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○

نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اوسکو برائی تو آس توڑے نا امید ہوکر ٭ مفا

تھکتا نہین آدمی یعنی کافر خیر کے مانگنے سے اور اگر پہونچے اوسکو سختی پس نا امید ہی طمع کاٹنے والا ٭ تفسیر مراد انسان سے یہان کافر ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے وما اظن الساعۃ قائمۃ خیر کے مانگنے سے یعنی طلب کرنے فراخی کے سے مال مین اور نعمت مین یعنی ہمیشہ مانگتا رہتا ہی اپنے رب سے مال اور صحت وغیرہا سختی اور فقر نا امیدی یعنی خیر سے طمع کاٹنے والا یعنی رحمت سے اور قنوط یہ کہ ظاہر ہو اوسپر اثر یاس کا پس پژمردہ اور شکستہ خاطر ہو یعنی امید قطع کرے فضل خدا اور رحمت اوسکی سے اور یہ صفت کافر کی ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون ○ یعنی نا امید نہین ہوتے اسکی رحمت سے مگر قوم کافر ٭ مدا جلا

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن

اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ ہی میرے لائق اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت اوٹھنی ہی اور اگر

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ

مین پھر گیا اپنے رب کی طرف بیشک مجکو ہی اوسکے پاس خوبی سو ہم جتا دینگے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہی اور چکھاوینگے اونکو ایک

عَذَابٍ غَلِيظٍ ○

گاڑھی مار ٭ مفا

اور اگر چکھاوین ہم اوسکو رحمت اپنی طرف سے بعد سختی کے کہ پہونچی ہو اوسکو کہے کہ یہ میرے لیے ہی یعنی خاطر جمع کرے اور خوف اوسکے دل سے جاتا رہے واللہ اعلم اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بالفرض پھیر جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے تحقیق میرے لیے نزدیک اوسکے حالت خوش ہوگی پس البتہ خبردار کرینگے ہم کافرون کو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور البتہ چکھاوینگے ہم اونکو عذاب گاڑھے سے ٭ تفسیر چکھاوین ہم الخ یعنی دیوین ہم اوسکو صحت بعد مرض کے یا فراخی بعد تنگی کے کہے یہ میرے لیے ہی یعنی یہ حق میرا ہی کہ پونہچا طرف میرے اس لیے کہ مین مستحق ہوا اوسکا بسبب اوس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی خیر اور فضل اور اعمال اچھے یا ہذا لی کے معنی یہ ہین کہ نہین زائل ہوگی رحمت مجھسے اور اگر پھیر جاؤن مین یعنی جیسے کہ مسلمان کہتے ہین اور حسنی سے مراد جنت ہی یا حالت نیک کہ بزرگی اور نعمت ملے گی یہ کہتا ہی قیاس کر کر امر آخرت کو امر دنیا پر اور خبردار کرینگے ہم اونکو ساتھ حقیقت اوسکے کہ کیے تھے اعمال واجب کرنے والے عذاب کے غلیظ کے معنی ہین شدید کہ سست ہوگا اونسے ٭ مدا

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ○

اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی ٭ مفا

اور جب انعام کرین ہم آدمی پر مونہہ پھیرے اور دور ہو طرف خود رفتہ اور جب پہونچے اوسکو کوئی بلا پس صاحب دعا بہت کا ہے ✤ تفسیر
یہ سب بیان ہے انسان کے نقصان کا نہ سختی مین صبر ہے نہ نرمی و چین مین شکر ✤ صف ✤ یہ دوسری مثال ہے انسان کی سرکشی و بدذاتی کی کہ جب
پہونچاتا ہے اوسکو اللہ نعمت تو تکبر مین ڈال دیتی ہے اوسکو نعمت اور ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کبھی محتاج و رنج رسیدہ تھا ہی نہین بس بھول جاتا ہے منعم کو
اور مونہہ پھیرتا ہے اوسکے شکر سے اور نأ بجانبہ کے معنی ہین اور دور ہوتا ہے ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یہ معنی ہین کہ دور کھینچتا ہے اپنے نفس کو
اور تکبر کرتا ہے اور بڑا جانتا ہے اپنے کو اور شر سے مراد ہے ضرر و فقر اور عریض سے مراد ہے کثیر یعنی متوجہ ہوتا ہے پر دوام دعا کے اور شروع کرتا ہے بیچ
تضرع و زاری اور گڑگڑانے کے اور منافات نہین ہے درمیان قول اللہ تعالی کے فیؤس قنوط ✤ اور درمیان قول اوسکے کے فذو دعاء
عریض ✤ اسلیے کہ اول ایک قوم کے حق مین ہے اور دوسرا اور قوم کے حق مین یا قنوط ہے جنگل مین اور ذو دعا ہے دریا مین یا قنوط ساتھہ دل کے ہے اور ذو دعا
ساتھہ زبان کے یا قنوط ہے بتون سے اور ذو دعا ہے اللہ تعالی کے لیے ✤ مل ✤

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اوسکو نمانا اوس سے بہکا کون جو دور چلا جاوے مخالف ہوکر ✤ صق

اور کیا دیکھا تمنے کہ اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر کافر ہوئے تم ساتھہ اوسکے کون ہے گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت دور کے
صواب سے ✤ تفسیر ✤ ارأیتم بمعنی اخبرونی کے ہے یعنی خبر دو مجکو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہا نبی نے پھر نمانا تمنے اوسکو
وہ اللہ کے پاس سے آیا ہے کون گمراہ زیادہ ہوگا تمسے ✤ جلا ✤ مل ✤

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝
اب ہم دکھاوینگے لوگوں کو اپنے نمونے دنیا مین اور آپ اونکی جان مین جب تک کہ کھل جاوے اونپر کہ یہ ٹھیک ہے کیا تیرا رب تھوڑا ہے ہر چیز پر گواہ ✤ صق

دکھاوینگے ہم اونکو نشانیان اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون اونکے کے یہان تک کہ واضح ہو جاویگا اونپر کہ یہ بات سچ ہے آیا
پس نہین کافی ہے پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے ✤ تفسیر ✤ بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا اور غربا اور بیچ
نفسون اونکے کے یعنی فتح ہونا مکے کا اور انہ الحق مین جو ضمیر ہے پھرتی ہے قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت مین قرآن کی طرف
پھرے تو معنی یہ ہونگے کہ بلا شبہہ قرآن حق ہے اوتارا گیا اللہ کی طرف سے ساتھہ بعث اور حساب اور عقاب کے پس سزا دیے جاوینگے بسبب نماننے
اوسکے اور اوسکے لانے والے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھیرو تو اوسکے معنی بھی ظاہر ہین اور معنی آخر جملے کے یہ ہین کہ یہ
چیزین جو وعدہ کی گئین قسم ظاہر کرنے آیات خدا کے اطراف عالم مین اور اونکے نفسون مین قریب ہے کہ دیکھینگے اور مشاہدہ کرینگے پس ظاہر ہوجاویگا اونکو
اوسوقت کہ قرآن اوتارا ہوا اوس عالم الغیب کا ہے کہ وہ مطلع ہے ✤ مل ✤ جلا ✤ اور بعضون کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف
پھرتی ہے اور آیات آفاق مین مکان امتون گذشتہ کے ہین یا وقائع اونکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانون کے ہاتھہ سے اور یا سورج
اور چاند اور ستارے اور نبات اور اشجار اور نہرین اور پہاڑ اونکے کہے ہین اور آیات کفار کے نفسون مین بلا اور امراض اور یا واقعہ بدر کا اور
یا فتح ہونا مکے کا اور یا لطافت صنع اور بدائع حکمت کے کہے ہین اور ابن عباس سے ہے بیچ تفسیر سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی
انفسہم کے کہ کہا سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عاد و ثمود کے مکانون کے پس کہتے کہ واسطے سچ کہا محمد نے اور امام ابو اللیث
نے فرمایا کہ ابوجہل نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجکو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابوجہل نے کہا

اے جماعت قریش کی تم لوگون کو اطراف مکہ مین بھیجو تو لوگون سے پوچھین کہ دو ٹکڑے ہونا چاند کا دیکھا ہے یا نہین اگر اطراف کے لوگون نے
دیکھا ہوگا تو نشانی خدا کی طرف سے ہوگی والا سحر محمد کا ہے قریش نے آدمی سب طرف بھیجے سب جگہہ کے لوگون نے اوسکے دیکھنے کی خبر دی ابوجہل نے کہا
سحر مستمر ہے کہ سب طرف پہونچتا ہے یہ آیت اوتری اور معنی اور حاصل اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ الخ کا یہ ہے کہ کیا بس نہین ہے پروردگار تیرا یہ کہ وہ
سب چیز پر گواہ ہے اور حاضر و مطلع یعنی اگر کفار انکار قرآن اور معجزے تیرے کا کرین تو خدا تعالی گواہ تیری حقیت کا کافی ہے ٭ بحر ٭ درمنثور

أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ○

سنتا ہے وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے سنتا ہے وہ گھیر رہا ہے ہر چیز کو ٭ موضح

ع ١٠ / ١

آگاہ ہو تحقیق کافر شبہے مین ہین اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے آگاہ ہو تحقیق خدا ہر چیز کو گھیر رہا ہے ٭ تفسیر ٭ کافر شبہے مین ہین الخ
یعنی انکار بعث و جزا کا رکھتے ہین ہر چیز کو گھیر رہا ہے یعنی جانتا ہے اجمال تمام چیزون کا اور تفصیلین اونکی اور ظواہر و بواطن اونکے ایسی
نہین چھپی ہے اوسپر کوئی چیز پوشیدہ پس سزا دیگا اونکو کفر پر اور شک کرنے پر پروردگار کی ملاقات مین ٭ بحر ٭ تنبیہ
جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے کلام پاک پر اور اوسکے رسول پر اور قیامت وغیرہ
ضروریات دین پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ ذلک کے اوسکو
ثواب بے حساب ملیگا اور وہان چین مین رہیگا والا طرح طرح کی خرابیان بھگتیگا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتون کی دھن باندھے اور بری
باتون سے بچے اور ہر امر مین اتباع سنت مد نظر رکھے اور اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزون کو اور حبیب رب العلمین کی پیاری چیزون کو اور اونکے
صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی پیاری چیزون کو دوست رکھے اور اونکی پیاری چیزون مین سے یہ چیزین ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوست کی گئین طرف میرے تمہاری دنیا مین سے تین چیزین خوشبو اور نساء اور ٹھنڈک میری آنکھ کی نماز مین ہے یعنی بڑا ہی چین آتا ہے
مجکو اور لذت پاتا ہون اوسمین اور آنحضرت کے ساتھ اونکے اصحاب بھی تھے کہا ابوبکر رض نے کہ سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور دوست کی گئین ہین میرے نزدیک اور بھی تین چیزین دیکھنا طرف چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خرچ کرنا مال کا رسول خدا پر
اور ہونا بیٹی میری رسول خدا کے نکاح مین ٭ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا ابوبکر رض نے اور محبوب ہین میرے نزدیک تین چیزین اور بھی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور کپڑا پرانا ٭ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا عمر رض نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے تین چیزین اور بھی سیر کرنا بھوکونکا
اور تلاوت کرنی قرآن کی اور لباس پہنانا ننگون کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رض نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے
تین چیزین اور بھی اَلْخِدْمَةُ لِلضَّيْفِ وَالصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ یعنی خدمت کرنی مہمان کی اور روزہ
رکھنا گرمی مین اور مارنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اوس وقت مین کہ صحابہ اسی گفتگو مین تھے کہ ناگہان جبرئیل علیہ السلام اوترے
اور کہا کہ بھیجا ہے مجکو رب تعالی نے جب کہ سنی یہ گفتگو تمہاری اور حکم کیا ہے تمکو یہ کہ پوچھو تم مجھسے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا مین اگر ہوتا
مین اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہا جبرئیل ع نے کہ مین دوست رکھتا تمہاری دنیا مین سے
تین چیزین رہنمائی گمراہون کی اور انس کرنا غربا فرمان بردارون سے اور مددگاری عیال دارون مفلسون کی پھر کہا جبرئیل علیہ السلام نے
کہ دوست رکھتا ہے رب العزت جل جلالہ اپنے بندون سے تین خصلتین صرف کرنا طاقت کا اللہ تعالی کی طاعت مین اور رونا نزدیک ندامت کے
گناہون پر نادم ہو کر رونے اور صبر کرنا وقت پیش آنے حادثے کے انتہی پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا کام کی چیزین ہین یہ ہر مسلمان کو
دوست رکھنا چاہیے انکو اور انہین پر کیا موقوف ہے بلکہ لازم یون ہے کہ سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے بولتے چپکے چلتے پھرتے کھاتے پیتے
وغیرہ ذلک حالات مین رضا مولی کی اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی رضا پر غالب رکھے جب پورا دوست کہلاویگا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ صدق محبت تین چیزون مین ہی اختیار کرے کلام حبیب اپنے کا اوپر کلام غیر اوسکے کے اور اختیار کرے ہمنشینی اپنے حبیب کی اوپر ہمنشینی غیر اوسکے کے اور اختیار کرے رضا اپنے حبیب کی اوپر رضا غیر اوسکے کے ❊ منبہات

سورۃ الشوریٰ مکیۃ وھی ثلث وخمسون آیۃ وخمسۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ شوریٰ ہی نام اسکا اسلیے ہوا کہ شوریٰ کے معنی ہین مشورت کرنا اور اسمین ذکر ہی اسکا کہ فرمایا وامرھم شوریٰ بینھم یعنی اور ہے فرماتے آئے ہین کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہی بہتر اور پایندہ تر ہی اون لوگون کے لیے کہ ایمان لائے اور ایسا اور ایسا اور اون لوگون کے لیے ہی کہ کہا مانا اپنے رب کا اور قائم کی نماز اور کام اوسکا آپسکے مشورے سے ہوتا ہی اور جو کچھ کہ ہمنے دیا اونکو اوس سے خرچ کرتے ہین یہ ساری آیت اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نزول اسکا بعد سورۂ حٰمٓ السجدہ کے ہی اسیلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور یہی وجہین مناسبت کی ان دونون مین بہت سی ہین باعتبار مضامین کے اور یہ سورت مکیہ ہی سوائے قل لا اسئلکم علیہ اجرا کے چار آیتون تک کہ یہ مکیہ نہین ہین اور آیتین اسکی ترپن ہین اور کلمے اسکے آٹھ سو چھیاسٹھ اور حروف اسمین تین ہزار پانسو آٹھ اور رکوع اسکے پانچ ❊

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم ۝

اسی طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھسے پہلون کی طرف اللہ زبردست حکمت والا ❊ مو

اسی طرح وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے خدا ئے غالب باحکمت ❊ تفسیر حٰمٓ عٓسٓقٓ حروف مقطعات ہین اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد اسسے کیا ہی اور بعض نے حٰمٓ کو حسیر حروف سے نکال کر فعل ٹھہرایا ہی اور کہا کہ معنی اسکے یہ ہین اقضی ما ھو کائن یعنی حکم کرتا ہون مین جو کچھ ہونے والا ہی اور ابن عباس نے کہا کہ ح سے مراد حلم اللہ تعالیٰ کا ہی اور میم سے مجد اوسکا یعنی بزرگی اور عین سے علم اوسکا اور سین سے سنا یعنی نور اوسکا اور قاف سے قدرت اوسکی قسم کھائی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی ان صفتون کی اور کہا شہر بن حوشب نے اور عطا بن رباح نے کہ ح سے مراد ہی کہ قریش مین حرب ہوگی کہ عزیز کریگا اللہ اوسمین ذلیل کو اور ذلیل کریگا عزیز کو اور میم سے مراد ہی ملک یعنی جنگ بادشاہت کہ پھریگی ایک قوم سے طرف دوسری قوم کے اور عین سے مراد ہی عدو واسطے قریش کے کہ قصد اونکے تباہ کرنے کا کریگا اور سین سے مراد سنا یعنی نور ہی کہ ہوگا نومنین قریش مین اور قاف سے قدرت اللہ کی کہ نافذ ہی اوسکی خلق مین اسی طرح یعنی مثل اس وحی کے یا مثل اس کتاب کے وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے اللہ یعنی جن معانی کو کہ متضمن ہی یہ سورت تحقیق وحی بھیجی اللہ نے طرف تیرے مثل اونکے اور سورتون مین سوائے اسکے اور وحی بھیجا اونکو طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے یعنی طرف رسولون اپنے کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ تکرار کرتا ہی یہ معانی قرآن مین اور تمام آسمان کی کتابون مین اسلیے کہ اسمین تنبیہ بلیغ ہی اور لطف عظیم ہی واسطے بندون اوسکے کے اولین آخرین سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہین ہی کوئی نبی صاحب کتاب مگر کہ وحی بھیجی گئی ہی اوسکی طرف حٰمٓ عٓسٓقٓ اور عزیز کے معنی ہین غالب ساتھ قہر اپنے کے اور حکیم یعنی فعل و قول اوسکے خالی حکمت سے نہین ❊ مل معا ❊ تاویل مقطعات کی مکرر گذری ہی اور جو کچھ کہ مختص ساتھ اس جگہ کے ہی یہ ہی کہ ہر حرف اشارہ ہی ایک ایک فتنے کی طرف جیسے کہ ح اشارہ ہی حرب کی طرف اور میم مہلکہ کی طرف اور عین عذاب کی طرف اور سین مسخ کی طرف اور قاف قذف کی طرف اور بعضوں نے ہر حرف اشارہ ہی ایک اسم کی طرف اسمائے الٰہی سے اور بعضوں نے ہر حرف اشارہ ہی طرف عطائے حق کے رسول علیہ السلام پر جیسے کہ ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدود کہ مشرق سے مغرب تک اونکی امت کے تصرف مین آویگا اور عین سے عزت وجود اونکے کی کہ عزیز ترین اشیا کا ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کے

[illegible marginal notes]

اور سین سے سنا ہے مشہود اونکا کہ مرتبہ کسیکا اونکے مرتبے کو نہ پونہچیگا اور قاف سے مقام محمود کہ سواے اونکے کسیکو نہین ملیگا اور بعضونے

یہ حروف قسم کے ہین ✤ بحر

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اوسیکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا ✤ موضح

اوسی کے لیے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ ✤ تفسیر یعنی سب کچھ اوسی کے ملک اور تصرف اور بادشاہت مین ہی اور بلند ہی شان اوسکی اور بزرگ ہی برہان یعنی دلیل اوسکی ✤ مدارک

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشواتے ہین

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنیوالا مہربان ✤ موضح

نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب سے یعنی ہیبت الٰہی سے واللہ اعلم اور فرشتے تسبیح کہتے ہین ہمراہ حمد پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین آگاہ ہو تحقیق خدا وہی بخشنے والا مہربان ✤ تفسیر آسمان پھٹ پڑین رب کی عظمت کے زور سے یا فرشتون کی کثرت ذکر کی تاثیر ہوا اور بہت بڑے حضرت نے فرمایا آسمان مین چار انگشت جاگہ نہین جہان کوئی فرشتہ سر نہین رکھ رہا سجدے مین ✤ موضح یعنی نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین الخ بسبب بلندی شان اللہ تعالیٰ کے اور عظمت اوسکی کے دلالت کرتا ہی اوپر پھٹنے اونکے کے بسبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آنا اسکا بعد قول اوسکے کے الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین بسبب پکارنے اونکے کے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ یعنی اور لوگ کہتے رحمن رکھتا ہی اولاد تم آگئے ہو بھاری چیز مین یعنی بھاری گناہ ابھی آسمان پھٹ پڑین اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھکر اسپر کہ پکارتے ہین رحمن کے نام پر اولاد ✤ موضح اور معنی ہین فوقہن کے یہ ہو کہ شروع ہو پہلے پھٹنا اونکے اوپر کی جانب سے اور قیاس یہ چاہتا ہی کہ کہا جاوے کہ پھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جدہر سے آدے کلمہ کفر کا اسلیے کہ وہ کلمہ آیا ہی اون لوگون سے کہ نیچے آسمان کے ہین ولیکن مبالغہ کیا گیا اسمین پس گردانا گیا کلمہ مذکورہ تاثیر کرنے والا بیچ جانب اوپر کے گویا کہ کہا گیا قریب ہین وہ آسمان کہ پھٹ جاوین اوس جہت سے کہ اوپر اونکے ہی چہوڑ اوس جہت کو کہ نیچے اونکے ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی ہین فوقہن کے یہ ہین کہ پھٹ جاوین آسمان زمینون کے اوپر سے اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے کہ آسمان پر ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چرچر بولتا ہی آسمان چرچر بولنا اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے نہین ہی آسمان مین جگہہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی کھڑا یا رکوع کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہین الخ یعنی ازراہ عاجزی اور فروتنی کے بسبب اسکے کہ دیکھتے ہین عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہین الخ یعنی مومن زمین والون کے لیے جیسے کہ فرمایا سورۂ مومن مین وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور بخشش مانگنی اونکے لیے اسلیے ہو کہ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اونپر شان قہاری کا ظہور ہو یا معنی یہ ہین کہ توحید بیان کرتے ہین ملائکہ اللہ تعالیٰ کی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اون صفتون سے کہ نہین روا ہین اوسکے لیے اور جاہل نسبت کرتے ہین اوکو طرف اوسکے درحالیکہ حمد کرنے والے ہین اوسکے لیے اوپر الطاف اوسکے کے کہ چھپا ہی اونپر اور تعجب کرتے ہین اوس سے کہ دیکھتے ہین

لوگون کو کہ مستحق عظمت الٰہی کے ہوتے ہین اور بخشش مانگتے ہین واسطے مومنین اہل زمین کے کہ جو بیزار ہوے کلمہ کفر مذکورہ سے یا طلب کرتے ہین اپنے رب سے یہ کہ حکم کرے زمین والون سے اور نہ جلدی عذاب کرے اونپر ٭ **تنبیہ** ٭ افسوس ہی کہ آسمان کا مارے عظمت الٰہی کے یہ حال ہو اور ملائکہ ایسے لرزان ترسان شان کبریائی سے ہوکر تسبیح و تحمید مین پروردگار کی اور ہمسے تباہ کارون کے استغفار ذنوب کے لیے مشغول ہون اور ہم ایسے غافل کہ نہ اوسکی طاعت کا دھیان ہی اور نہ معصیت سے بچنے کا خیال یہ مقام بڑے ہی غور و سوچ کا ہی کہ آسمان لایعقل کا وہ حال اور فرشتون بے نفس کا وہ حال اور ہم ذی عقل و ذی شعور و ذی تکلیف کا یہ حال بڑا ہی مقام حسرت و ندامت کا ہی لیکن کچھ دھیان نہین ہان البتہ جنکو اللہ تعالی علم و سمجھ و توفیق دیتا ہی اونکو ودھر کی دھن لگاتا ہی اور اونکو ہر چیز کے سوچنے مین فائدہ ہوتا ہی چنانچہ جمہور علما سے منقول ہی کہ فکر پانچ وجہ پر ہی ایک تو فکر اللہ تعالی کی آیتون مین یعنی اوسکی قدرت کی نشانیون مین مانند آسمان اور زمین اور شجر و حجر وغیرہ کے یا آیات قرآنی مین پس اوس فکر سے پیدا ہوتی ہی توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالی کی نعمتون مین اوس سے پیدا ہوتی ہی محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدے مین کہ پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی طاعات کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کے وعید مین کہ پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ قصور کرنے نفس کے اللہ تعالی کی طاعت سے باوجود پائے جانے احسان اللہ تعالی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا انتہی ٭ پس عاقل کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کرکر عظمت الٰہی دل مین جماوے اور علامتین یقین کی اپنے مین پیدا کرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ پانچ چیزین علامت یقین سے ہین اول تو یہ کہ نہ بیٹھے مگر اوسکے پاس کہ سنوارے ساتھ اوسکے دین ۲ اور غالب ہو فرح و زبان پر اور جب پونہچے اوسکو کوئی چیز بڑی دنیا سے جانے اوسکو وبال اور جب پونہچے اوسکو کوئی چیز قلیل دنیا سے تو غنیمت جانے اوسکو اور نہ بھرے پیٹ اپنا حلال سے بخوف پڑنے کے حرام مین ۵ اور دیکھے لوگون کو کہ نجات پائی اور دیکھے اپنے نفس کو کہ ہلاک ہوا انتہی ٭ **منہیات** ٭

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝

اور جنہون نے پکڑے ہین اوسکے سوائے رفیق اللہ کو وہ یاد ہین اور تجھپر نہین اونکا ذمہ ٭ مع ٭

اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے یعنی اوسکے لیے شریک مقرر کیے اللہ نگہبان ہی اونپر یعنی نگہبان ہی اونکے احوال و اعمال کا اوس سے کوئی چیز بھاگ نہین سکتی پس جزا دیگا اونکو اونپر اور نہین ہی تو اے محمد اونپر داروغہ یعنی مقیم داروغہ نہین اور نہ سپرد ہی طرف تیرے امر اونکا نہین ہی تو مگر ڈرانیوالا

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

اور اسی طرح اوتارا ہمنے تجھپر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈر سناوے بڑے گانون کو اور اوسکے آس پاس والون کو اور خبر سناوے جمع ہونے کے دن کی

لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝

اوسمین دھوکا نہین ایک فرقہ بہشت مین اور ایک فرقہ آگ مین ٭ مع ٭

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن عربی تو کہ ڈراوے تو اہل مکہ کو اور اونکو کہ گرد اگرد اوسکے ہین اور ڈراوے تو روز قیامت سے کچھ شبہ نہین اوسمین ایک جماعت بہشت مین ہوگی اور ایک جماعت دوزخ مین ٭ **تفسیر** ٭ اور اسی طرح الخ یہ اشارہ ہی طرف معنی آیت کے کہ جو پہلے اسکے گذری کہ اللہ نگہبان ہی اونپر نہ تو بلکہ تو ڈرانے والا ہی اسلیے کہ یہ معنی مکرر لایا ہی اللہ تعالی اپنی کتاب مین اور ام القری مکے کو کہتے ہین اسلیے کہ زمین پھیلائی گئی ہی اوسکے نیچے سے اور اسلیے کہ وہ اشرف ہی سب جگہون مین اور مراد اہل ام القری ہین اور اونکو کہ گرد اونکے ہین یعنی اور عرب اور یوم الجمع روز قیامت کو اسلیے فرمایا کہ تمام خلائق جمع کیجاویگی اوسمین ایک جماعت بہشت مین الخ یعنی بہشتیون مین سے ایک فریق ہوگا اور دوزخیون مین سے ایک فریق کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ اونکے دست مبارک مین

دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہمنے نہین ای رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ او نکے دا ہنے ہاتھ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام بہشتیون اور نام باپون اونکے کے اور قوم اونکی کے پھر جمع کردیا گیا ہی آخر اونکے پر یعنی بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاوینگے بیچ اونکے اور نہ کم کیے جاوینگے اونسے کبھی پھر فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اونکے بائین ہاتھ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور نام باپون اونکے کے اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیے جاوینگے اونمین اور نہ کم کیے جاوینگے اون مین سے کبھی پس کہا اونکے صحابیون نے پس کس واسطے ہای عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام بہشتیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام دوزخیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتون اپنے کے پس رکھ دیا اون کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا بندون سے یعنی حکم کرچکا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین مدارک منثور

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم

اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگون کو کرتا ایک ہی فرقہ پر وہ داخل کرتا ہی جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین اونکا

مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

کوئی نہین رفیق نہ مددگار مظ

اور اگر چاہتا خدا کرتا اونکو ایک جماعت یعنی مومن سب کو و لیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی بزرگی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی ساتھ اسلام کے اور ظالم یعنی کافر نہین ہی اونکے لیے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنے والا اور نہ مدد کرنے والا یعنی عذاب دفع کرنیوالا

تنبیہ اس آیت سے اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سے ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین لکھتے ہین يَهْدِي مَن يَشَاءُ فَضْلًا مِّنْهُ وَيُضِلُّ مَن يَشَاءُ عَدْلًا مِّنْهُ وَإِضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ أَنْ لَا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ عَلَىٰ مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ مِّنْهُ وَكَذَا عُقُوبَتُهُ الْمَخْذُولَ عَلَى الْمَعْصِيَةِ یعنی اور اللہ تعالیٰ راہ بتاتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہی خذلان اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اللہ کا بندے کو اوس خیر پر کہ جس سے راضی ہی اور یہ انصاف ہی اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق نہ دیے ہوئے کا گناہ پر **ف** انصاف ہی ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف کرنا اور اللہ اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی نہ غیر کے اور ایسا ہی امام صاحب نے اپنی وصیتون مین لکھا ہی نقرا بان الاعمال ثلثۃ فریضۃ وفضیلۃ ومعصیۃ الخ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم اس بات کا کہ بندون کے کام تین طرح کے ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا ضروری ہی دوسرے فضیلت یعنی محض ثواب کے کام کہ جسکے نکرنے مین عذاب یقینی نہین تیسرے برے کام یعنی جسکے کرنے مین یقینا عذاب ہی سو فرض تو ہوتا ہی خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم کرنے اور علم سے اور لوح کے لکھنے سے لوح محفوظ مین اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور توفیق دینے اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنے سے لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت سے ہین محبت سے نہین قضا سے ہین رضا سے نہین تقدیر سے ہین توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنی ترک توفیق سے اور اوسیر خوا ہمدو ہم اسی واسطے کہ

خدا جانتا ہی اور اوسکی لوح محفوظ مین لکھا ہی انتہی ۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالابد مین لکھتے ہین کہ تمام ممکنات کیا جوہر اور کیا عرض اور کیا افعال
اختیاریہ بندون کے تمام پیدا کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہین اسباب ۔ ان سببون کو روپوش فعل اپنے کا کیا ہی کہ اوسنے فعل اسکا چھپا ہوا ہی بلکہ دلیل
اپنے فعل کے ثابت ہونے پر کیا ہی جیسے کہ عقلا حرکت جمادات ہلانے والے کی طرف سراغ لیجاتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ حرکت لائق حال اس
جماد کے نہین بلکہ اسکے لیے کوئی اور فاعل ہی سوا اسکے اسی طرح وہ عقلا کہ بصیرت اونکی ساتھ سرمہ شریعت کے سرمگین ہوئی ہی جانتے ہین کہ
ممکن اپنے مثل کو خواہ کوئی فعل ہو خواہ افعال سے یا عرض ہو یا اعراض سے پیدا نہین کر سکتا ہان اسقدر فرق بیچ افعال اختیاریہ بندون کے اور حرکت
جمادات کی متحقق ہی اور ایمان لانا اوسپر واجب ہی کہ حق تعالیٰ نے بندون کو صورت قدرت اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ تعالیٰ کی جاری ہی
کہ جب بندہ قصدا ایک کام کا کرتا ہی تو حق تعالیٰ اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہی یعنی بعد ارادے اوسکے کے اور وجود مین لاتا ہی اور بسبب اسی ارادے
اور قدرت کے بندے کو کاسب یعنی کام کرنے والا کہتے ہین اور مدح اور ذم اور ثواب و عذاب اوسپر مرتب ہی اور انکار فرق کا درمیان حرکت جماد
اور حرکت حیوان کے کفر اور برا اسلیے کہ انکار قدرت الٰہی کا ہی کہ حیوان مین رکھی ہی خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل کے اور غیر خدا کو خالق کسی
چیز کا چیزون مین سے جاننا بھی کفر ہی خلق عبارت ہی پیدا کرنے ماہیتون اور حقائق اشیا کے سے اور کسب عبارت ہی لانے انکے سے وجود مین
ساتھ اختیار اور قدرت فی الجملہ کے کہ حق تعالیٰ نے بندون کو دی ہی اور اسی لیے پیدا کرنا قبیح کا قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اسلیے کہ خوبی اور
بھلائی ایک چیز حسن کی اوسکی ضد سے کہ قبیح ہی معلوم ہوتی ہی پس اگر بدی نہوتی تو خوبی نیکی کی معلوم نہوتی ہان کسب قبیح کا قبیح ہوگا کما
لا یخفی ہمہ اسی لیے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے قدریہ کو مجوسی اپنی امت کا کہا ہی انتہی ۔ اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے اور
شرح مسلم الثبوت مین مولانا عبد العلی نے جو کچھ لکھا ہی اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ تمام افعال بندون کے قسم حرکت و سکون سے یعنی جسم و جبر کہ ہون
کفر اور ایمان اور اطاعت اور عصیان سے کسب بندون کے نہین حقیقۃ یعنی بطریق مجاز کے نسبت کرتے ہین اور نہ بطریق اکراہ اور غلبے کے
ہین بلکہ اختیار اونکا اونکے فعل مین بحسب اختلاف ہوا اونکی کے اور میل نفسون اونکے کے ہی پس نفسون کے لیے بھلے کام کرنے مین فائدہ ہی
اور برے کام کرنے مین ضرر نہ جیسا کہ کہتے ہین معتزلہ کہ بندہ پیدا کرنے والا افعال اختیاریہ کا ہی قسم مارنے اور برا کہنے وغیرہ کے اور نہ
جیسا کہ کہتے ہین جبریہ کہ جو قائل ہین نفی کسب اور اختیار کے بالکل پس بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ رد ہی دونو
جماعتون کا اس قضیے مین اور حاصل یہ کہ فرق درمیان کسب اور خلق کے یہ ہی کہ کسب ایک امر ہی کہ نہین مستقل ہی ساتھ اوسکے کاسب اور خلق
ایک امر ہی کہ مستقل ہی ساتھ اوسکے خالق اور بعضون نے کہا کہ جو کچھ کہ واقع ہو ساتھ آلہ کے پس وہ کسب ہی اور جو کچھ کہ واقع ہو بدون آلہ کے
پس وہ خلق ہی پھر جو کچھ کہ پیدا کرے اللہ سبحانہ تعالیٰ بغیر اثر اسکے کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ساتھ قدرت بندے کے اور ارادے اوسکے کے ہوگی
وہ صفت اوسکی اور نہین ہوگا فعل اوسکا مانند حرکت رعشے والے کے اور جس چیز کو کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے نزدیک پیدا کرنے قدرت اور اختیار
بندے کے پس وصف کیا جاویگا بندہ ساتھ اوسکے اور ہوگی صفت اور فعل اور کسب بندے کا مانند حرکتون اختیاریہ کے پھر پیدا ہوئی چیزین مانند
الم کے مضروب مین اور ٹوٹنے کے شیشے مین ساتھ پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے ہی اور نزدیک معتزلہ کے ساتھ پیدا کرنے بندے کے اور اللہ تعالیٰ خالق
اونکا ہی یعنی پیدا کرنے والا افعال بندونکا موافق ارادے اونکے کے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ یعنی اللہ پیدا کرنے والا ہر
چیز کا ہی یعنی ممکن کا اور فعل بندے کا بھی ایک چیز ہی پھر جاننا چاہیے کہ طاعت بحسب طاقت کے ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَھَا یعنی تکلیف نہین دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر قدرت اوسکی کے اور قدرت بندے کی کہ جس سے ہوتا ہی اہل واسطے تکلیف طاعت
کے وہ سلامتی آلات کی ہی قسم حواس اور اعضا سے کہ جنسے ادا کرتا ہی اوس چیز کو کہ واجب ہی بندے پر قسم معرفت اور عبادت سے پس اسی لیے
نہین تکلیف ہی واسطے لڑکے اور مجنون کے ساتھ ایمان کے اور نہین تکلیف ہی واسطے گونگے کے ساتھ اقرار کرنے کے زبان سے اور نہ واسطے مریض عاجز کے

کہ مجبور ہونے سے مقام خیر مین یعنی نماز وغیرہ مین جیسے کہ ثابت ہوئی ہی یہ بات دلیل و برہان سے پس تھا ابوجہل غیر مسلوب العقل پس نہین ہو سکتا تھا
اوسکو یہ کہ نہین قدرت رکھتا مین تصدیق و اقرار کرنے کی اور ایسے ہی مومن صحیح سالم تارک صلوٰۃ و زکوٰۃ کو مثلاً نہین لائق ہی کہ کہے نہین قدرت
رکھتا مین نماز پڑھنے کی پس حاصل یہ کہ استطاعت ایک صفت ہی کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ نزدیک کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے
پس اگر قصد کیا بندے نے کرنے خیر کا پیدا کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ قدرت فعل خیر کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کر دیتا ہی اللہ قدرت
کرنے شر کی پس ہوتا ہی بندہ آپ ہی ضائع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہی ذم و عقاب کا اور اسی لیے مذمت کی اللہ تعالیٰ نے
کافرون کی ساتھ اس طرح کے کہ ھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ یعنی وہ نہین طاقت رکھتے ہین سمع کی یعنی نہین قصد کرتے ہین سننے کلام
رسول کے بطریق تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے تو کہ جانین حق کو بلکہ سنتے ہین بطریق انکار کے اور تحقیق مذمت کی اونکی اللہ تعالیٰ نے
بسبب نہ تامل کرنے اونکے کے باوجود سلامتی اسباب کے اس آیت مین وَلَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا آخر آیت تک یعنی کفار
کے لیے دل ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ اونکے پس کافر ہوا جو کوئی کہ کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور انکار اور جحود اپنے کے
بسبب خذلان اللہ تعالیٰ کے یعنی بسبب ترک کرنے مدد اوسکی کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا
وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ یعنی بلا شبہہ اللہ نہین ظلم کرتا لوگون پر کچھ ولیکن وہ اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اور ایمان لایا
جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق دینے اللہ تعالیٰ کے اوسکو
بمقتضاے فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝
یعنی بلا شبہہ اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی لوگون پر ولیکن اکثر آدمی نہین شکر کرتے اور کچھ شک نہین اسمین اسلیے کہ انسان کے لیے ارادے
اور قوتین ہین کہ بسبب اونکے تمام ہوتا ہی اوسکے لیے حاصل ہونا مناسب چیزون کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ ارادے اور قوتین منسوب
ہوتی ہین طرف اللہ تعالیٰ کے پس گویا کہ نہین اختیار ہی بندے کو اور فرق کر دیا گیا درمیان دونون کے یہ ہی کہ رعشے مین ناقص ہی اور اسقطہ
کہ وہ خواہش ہی اور بیچ حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہو گیا واسطہ پس سمجھ ان حقائق اور اشارون کو اور مدد چاہ ساتھ انکے بیچ تمام اون چیزون کے
کہ کان مین پڑین تیرے اسلیے کہ واجب ہونا فعل بندے کا بہ اختیار اوسکے نہین واجب کرتا ہی اضطراب کو واسطے ضرورت فرق کے درمیان حرکت
اختیار اور حرکت رعشے کے اسلیے کہ ہلانے والا یعنی ہاتھ وغیرہ کا کہ ہلاتا ہی ساتھ اختیار اور ارادے کے بسبب سلامتی حواس اور اعضا کے
اور جسکے ہلتے ہین اعضا بسبب مرض رعشے کے نہین شک ہی اسمین کہ حرکت پہلی غیر ہی حرکت دوسری کی اور فرق درمیان ان دونون کے
بدیہی ہی اور خلاصہ کلام جو اشارہ کیا ہی طرف اوسکے حجۃ الاسلام وغیرہ علماے نامدار نے وہ یہ ہی کہ جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورت مذکورہ کے
اور ہونا بندے کا خالق اپنے افعال کا ساتھ دلیل کے واجب ہوئی میانہ روی اعتقاد مین اور وہ یہ ہی کہ افعال اندازہ کیے گئے ہین ساتھ
قدرت اللہ تعالیٰ کے از روے اختراع کے اور ساتھ قدرت بندے کے اور وجہ پر تعلق کے کہ تعبیر کیا جاتا ہی اوس سے ساتھ اکتساب کے اور نہین ہی
ضرورت تعلق قدرت کے سے ساتھ مقدور کے یہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ازل مین متعلق ہی ساتھ عالم کے بغیر
اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہی ساتھ اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندے کی باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے
طرف قدرت اوسکے کے کسب کہلاتی ہی اور باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی خلق کہلاتی ہی پس وہ خلق یعنی پیدایش
ہی رب کی اور وصف ہی بندے کا اور کسب ہی بندے کی اور قدرت خلق رب کی اور وصف بندے کی کسب ہی بندے کے لیے اور اس مبحث مین بہت
دلیلین عقلیہ اور نقلیہ اور سمعیہ ہین کہ نہین گنجایش رکھتا لکھنا اونکا اس مقام مین اسلیے کہ وہ مقتضی ہی طوالت کو انتہی اور مجالس الابرار مین
لکھا ہی کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہی اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہی کہ جانے جو کچھ عالم مین ہوتا ہی خیر اور شر اور نفع اور ضرر اور اسلام اور کفر

[illegible]

۵۵ قوله اختراع یعنی پیدا کرنا ۱۲

۵۶ یہ جواب ہی اسکا کہ اگر کوئی کہے کہ جب بندے کی قدرت بھی ایک وجہ پر متعلق ہی اوسسے تو چاہیے کہ وہ بھی خالق ہو اپنے افعال کا پس جواب اوسکا یہ بات ہی انتہی ۱۲

اور طاعت وعصیان اور نفع اور ٹوٹا اور بیمار اور ہے اور خطرے اور حرکات وسکنات سب کچھ اللہ ہی کی قضا وقدر سے ہوتا ہے
کہا امام فخر الدین رازی نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں کہ جاننا چاہیے کہ انسان حکم کیا گیا ہی ساتھ اسکے کہ رعایت کرے اسباب کی اس عالم
میں بس وہ حکم کیا گیا ہی غالبًا ساتھ اسکے کہ پرہیز کرے اشیاے مہلکہ اور غذاؤں مضرہ سے بایں نہج کہ سعی کرے بیچ حاصل کرنے منافع اور
دفع کرنے مضرتوں کے بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے لائق ہی انسان کو یہ کہ ہو یقین کرنے والا اسکا کہ نہیں پہونچتا طرف اوسکے مگر جو کچھ
کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اوسکے لیے اور نہیں حاصل ہوتا اوسکے لیے مگر جو کچھ کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکے لیے پس قول یعقوب نبی علیہ السلام
کا اپنے بیٹوں کے لیے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ اشارہ ہی طرف رعایت اسباب
کے کہ معتبر ہی اس عالم میں اور قول اوسکا وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ اشارہ ہی طرف توحید محض کے اور نہ التفات کرنے کے
طرف اسباب کے اور ذکر کیا امام غزالی نے ایک سوال اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہمکو یہ کہ عمل کریں ہم اوسکے لیے والا ہم مذمت کیے جاوینگے
اور عذاب کیے جاوینگے عصیان پر باوجودیکہ سب کچھ اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہی اور نہیں ہی طرف ہمارے کچھ پس کیونکر مذمت کیے جاوینگے
ہم اور کیونکر عذاب کیے جاوینگے پھر جواب دیا ہی اس طرح کہ یہ وعید اللہ تعالی کی طرف سے سبب ہی واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہم میں اور
حصول اعتقاد سبب ہی واسطے پیدا ہونے خوف کے اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہی ترک شہوات کا اور ترک شہوات سبب ہی واسطے
پہونچنے کے اللہ تعالی کی پناہ میں اور اللہ سبحانہ تعالی مسبب الاسباب ہی اور مرتب الاسباب پس جسکے لیے سبقت لے گئی ہی سعادت
ازل میں میسر ہوتے ہیں اوسکے لیے یہ اسباب یہاں تک کہ کھینچ لیجاتا ہی اوسکو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جسکے لیے نہیں سبقت
کی ہی سعادت نے ہوتا ہی وہ دور سننے کلام خدا اور کلام رسول اور کلام علما کے سے اور جب کہ نہیں سنتا ہی نہیں جانتا اور جب کہ نہیں جانتا
نہیں ڈرتا اور جب کہ نہیں ڈرتا نہیں چھوڑتا رغبت کرنی طرف دنیا کے اور شہوات اوسکی سے اور جب کہ نہیں چھوڑتا رغبت دنیا کی
اور شہوات اوسکے ہوتا ہی شیطان کی جماعت میں سے وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا اور ذہبی
اور سید اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہی کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہی یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا بندوں کے
اعمال کا ہی خواہ نیک ہوں خواہ بد لکھے ہیں لوح محفوظ میں پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اوسی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعت سے
راضی ہی اور کفر و گناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر ایک بھید ہی اللہ کے بھیدوں میں سے نہیں مطلع کیا اوسپر ملک
مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہیں جائز ہی خوض و بحث کرنا اوسمیں بطریق عقل کے انتہی بلکہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے
پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیے ایک فریق جنت ہمیشہ کے لیے از راہ فضل کے اور ایک فریق دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سے اونہوں نے فرمایا بڑی دور دراز راہ ہی نہ بیٹھ اوسمیں پھر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمیں پھر بھی پوچھا فرمایا یہ بھید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجھ سے نہ تفتیش کر اوسکی انتہی روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا حدیث
بیان کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچے کیے گئے تحقیق پیدایش ایک تمہارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی اپنی ماں کے
پیٹ میں چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفے کے ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی
چالیس دن تک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے فرشتے کو ساتھ چار باتوں کے
یعنی بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی اوسمیں روح پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل
بہشت کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوسپر نوشتہ اوسکی

پس کرتا ہی کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تک کہ نہین ہوتا
درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوسپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہی
بہشت مین انتہی ✽ اسکی شرح مین حضرت شیخ لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ یہ بات کبھی نادر ہوجاتی ہی ولیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقتضی اسکا
ہوتا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ اور یہ حدیث دلالت
کرتی ہی کہ مدار خاتمے پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا ایسی دم
آخر طور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر کی سنکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی بدبختی اور
داخل ہونا آگ کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ
عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضے
قضا و قدر کے کچھ معنی نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ
اوسکے عمل کرسکو پیدا کیا پس ضرور یہان کچھ بات ہوگی کہ بندون کو اوسکے لیے حکم کیا اور اونسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا
والا امر و نہی کا اور پہونچنے پیغمبرون کا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کُنہ اوس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اونکی
اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی ظالم نہین
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ✽ یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اللہ اور جسپر چاہے رحم کرے انتہی ✽ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے بیچ قدر کے پس غصے ہوئے حضرت یہان تک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک
یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسکے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا
ہون مین طرف تمہارے سوائے اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے اسوقت کہ بحث کرنے لگے اس امر مین قسم دیتا ہون مین تمکو پھر قسم دیتا ہون مین تمکو
اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم اسمین انتہی ✽ حضرت شیخ وغیرہ نے اسکی شرح یون لکھی ہی جو کہا کہ بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے مراد
یہ ہی کہ بعضے کہتے تھے کہ اگر سب اللہ کی تقدیر سے ہی تو ثواب و عذاب کیون ہی جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہی
اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہی کہ انکو کچھ اختیار دیا ہی کرنے نکرنے کا اور بعضے کہتے تھے کسنے یہ اختیار
دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے اور یہ جو فرمایا کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین الخ مراد یہ ہی کہ تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور مجکو اوسکے
پہونچانے کو بھیجا بحث کرنی اوسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی اوسکا علم اوسی کو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی ہو اوسکی
تقدیر پر انتہی ✽ حاصل یہ کہ ان روایتون سے معلوم ہوا کہ درباب قضا و قدر کے چون و چرا نکرے اور تقریرین اپنی کج فہمی کے سبب سے
نہ جھاڑے اور ہر نوع اسپر ایمان لاوے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہان تک کہ ایمان لاوے
ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے
ساتھ [illegible] کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہین میری امت سے کہ نہین ہی واسطے اونکے اسلام مین کچھ حصہ ایک تو
مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ✽ ف ✽ مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی کہ قائل نہین اسباب کے کہتے ہین کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے
ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنی پتھر اور لکڑی اور روڑا وغیرہا یعنی جسوقت پھینکے اور لونڈھائے تو لونڈھتا چلا جاوے
اوسکو اپنے پھکنے اور لونڈھنے مین دخل نہین اسی طرح بندے کو اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہین کہ
منکر تقدیر کے ہین یعنی فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے اونکی قدرت سے ہین اللہ کی قدرت سے نہین اس طرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو

یعنی ساتھ فنا ہونے دنیا کے یا [illegible]

قدریہ کہتے ہین اوسمین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون فرقے کافر ہین لیکن قول مختار علما کا یہ ہی کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت سے اور تاویل کرکر کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث زجر و شدت کے لیے ہی اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہی یہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق رح کے ترجمے مین ہی لیکن میرے اوستاد مولانا اسحق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقون کے لیے بعد اسکے اختلاف کیا ہی کہ کفر انکا تاویلی ہی یا کفر ارتدادی واللہ اعلم بالصواب انتہی ٭ اور ابن عمر رض سے روایت ہی کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا میری امت مین زمین مین دھسن جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہوگا اون لوگون مین کہ جھٹلاتے ہین تقدیر کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون تم نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین تم نہ حاضر ہو اونکے جنازے پر ٭ ف ٭ یعنی رعایت حقوق اسلام کی اونکے حق مین نکرو جیسے نہ مرے پس جو علما انکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے ہین زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد اونکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہی کہ اونکی عیادت وغیرہ نکرے جتنا ہو سکے بچے اونکے خلطہ رہنے سے کذا قال اوستادی مولانا محمد اسحق رحمہ اللہ اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتے ہین دو الہ یعنی ایک الہ خیر کا اور ایک الہ شر کا خیر کے الہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے الہ کو کہتے ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو الہ کے ایسے ہی قدریہ قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنی جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اون فعلون کے ہین ٭ ح ٭ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ فیصلے کو لیجاؤ قضیہ اپنا طرف اونکے یا ابتدا ساتھ سلام و کلام کے اونسے نکرو ٭ ف ٭ نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نرکھو اونسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نکرو اسلیے کہ اعتقاد بد اونکے سیکھوگے اور برائی اونکے عملون کی تاثیر کریگی تمھارے دلون مین اور تمھارے عملون مین ٭ ح ٭ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین اونکو لعنت کی اونکو اللہ نے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ وہ کہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہی کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانے میری اولاد سے اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا سنت میری کو ٭ ف ٭ لعنت کی اونکو اللہ نے گویا کسینے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور زیادہ کرنا اللہ کی کتاب مین یہ کہ لفظ بڑھاوے یا اس طرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہو جاوے الخ مراد اس سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنی مکے مین جن کامون کو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اوس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے الخ یعنی ایذا دینی پیغمبر خدا کی اولاد کو اور اونکی تعظیم نکرنے کو حلال جانے اوسپر بھی لعنت ہی یا مراد یہ ہی کہ میری اولاد ہوکر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اوسکو کرنے لگے حلال جان کر اسمین تنبیہ ہی سیدون کے لیے کہ حضرت کی اولاد ہوکر خدا کے گناہ نکرین یعنی اونکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جواز راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین لیکن اول زجرًا اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیانًا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکر القاری و الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور سنا مینے مولانا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدیٰ یعنی سنتون موکدہ کے ہی انتہی ٭ یہ حدیثین مشکوۃ مین

موجود ہین پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ غور کرے انکے مضمونون مین اور قائل اور راضی تقدیر پر رہے اور امر و نہی سے غافل نرہے کیونکہ اور معلوم ہی نہوچکا کہ یہ علامتین سعادت و شقاوت کی ہین اور کچھ چون و چرا نکرے اور پاک پروردگار سے یہ دعا کرتا رہے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ یعنی ای پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر چنانچہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے ؞

عِ ۲

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

کیا اونھون نے ٹھہرائے ہین اوس سے ورے کام بنانے والے سو اللہ جو ہی وہی ہی کام بنانے والا اور وہی جلاتا ہی مردے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ؞ موؔ

کیا دوست پکڑے کافرون نے سوائے خدا کے پس خدا وہی ہی کارساز اور وہی زندہ کرتا ہی مُردون کو اور وہ ہر چیز پر توانا ہی ؞ تفسیر کہ خدا وہی ہی کارساز کہا ابن عباس نے کارساز تیرا ای محمد اور کارساز اونکا کہ پیروی کی تیری اور وہ ہر چیز پر توانا ہی پس وہی لائق ہی اسکے کہ پکڑا جاوے کارساز نہ وہ کہ قادر نہو کسی چیز پر ؞ صل معا ؞

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○

اور جس بات مین جھگڑے ہو تم لوگ کوئی چیز ہو اوسکی چکوتی ہی اللہ پر حوالہ وہ اللہ ہی رب میرا اوسی پر مجکو بھروسا اور اوسی کی طرف میری رجوع ؞ موؔ

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے اوسمین اور جو کچھ ہو پس فیصل کرنا اوسکا حوالے خدا کے ہی یہی خدا پروردگار میرا اوسپر توکل کیا مینے اور اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون مین ؞ تفسیر جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے الخ یہ حکایت ہی قول رسول خدا کی واسطے مومنون کے یعنی آنحضرت کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی یعنی جو کچھ کہ خلاف کیا تمہارا اوسمین کفار نے یعنی اہل کتاب و مشرکین نے پس اختلاف کیا تمنے اور اونھون نے اوسمین کسی امر مین امور دین سے پس حکم اوس مختلف فیہ کا سپرد کیا گیا ہی طرف اللہ کے اور وہ ثواب دینا حق گوؤن کا اوسمین یعنی مومنون کا ہی اور عذاب کرنا دروغ گوؤن کا یہ ہی یعنی یہ حاکم درمیان تمہارے خدا ہی پروردگار میرا اوسپر بھروسا کیا مینے بیچ رد کرنے مکر دشمنان دین کے اور رجوع کرتا ہون مین یعنی بیچ کفایت کرنے شر اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ معنی وما اختلفتم فیہ الخ کے یہ ہین کہ جو کچھ واقع ہو درمیان تمہارے اختلاف اوسمین یعنی اون علوم مین کہ نہو تمکو علم اونکا پس کہو اللہ ہی خوب جانتا ہی مانند معرفت روح وغیرہ کے ؞ صل ؞

فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ

بنا نکالنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنا دیے تمکو تم ہی مین سے جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے بکھیرتا ہی تمکو

فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○

اسطرح نہین اوسکی طرح کا سا کوئی اور وہی ہی سنتا دیکھتا ؞ موؔ

پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا پیدا کیا تمھارے لیے تمھاری جنس سے عورتون کو اور پیدا کین جنس چارپایون سے کتنی قسمین پھیلاتا ہی تمکو ساتھ اس تدبیر کے نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ ہی سننے والا دیکھنے والا ؞ تفسیر ؞ اور ایک معنی وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا کے یہ ہین اور پیدا کین چارپایون کے لیے بھی اونکی جنس سے مادائین اور يَذْرَؤُكُمْ کے معنی ہین یکثرکم یعنی بڑھاتا ہی تمکو ساتھ اس تدبیر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیے لوگون کے لیے اور چارپایون کے لیے جوڑے تو کہ ہو درمیان نر اور مادہ اونکی کے توالد اور تناسل اور کلمہ تشبیہ کا یعنی کمثلہ مکرر لایا گیا یعنی کاف بھی لائے کہ بمعنی مثل کے ہی اور پھر لفظ مثل لائے واسطے تاکید نفی تماثل کے اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس مثلہ شئ اور بعضون نے کہا کہ لفظ المثل زیادہ ہی اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس کھو شئ یعنی نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز جیسے کہ زیادہ ہی اللہ تعالی کے اس قول مین فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ یعنی پس اگر ایمان لاوین ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور یہ اسلیے کہا کہ مراد نفی مثلیت کی ہی اور جب کہ نہ کہا جاوے کاف یا لفظ مثل زیادہ تو ہوگا اثبات مثل کا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ

نہین ہی مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز اسلیے کہ عرب کہتے ہین مِثْلُكَ لَا يَبْخَلُ یعنی تجھ جیسا بخل نہین کرتا ہی اور مراد رکھتے ہین اس سے
نفی بخل کی ذات اوسکی سے اور قصد کرتے ہین مبالغہ اسمین اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزین بغیر کان کے اور دیکھنے والا ہی
یعنی تمام دیکھنے کی چیزین بدون پتلی آنکھ کے اور سمیع اور بصیر کو یہان اسلیے ذکر کیا کہ توہم نجاوے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی
صفت بھی نہین ہی جیسے کہ نہین ہی مثل اوسکے لیے ❊ ع

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

اوسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ دیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی ❊ ع

اوسکے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے تحقیق وہ
ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ❊ تفسیر ❊ کنجیان رزق کی آسمانون اور زمین مین کہا کلبی نے مینہ ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی الخ
اسلیے کہ کنجیان رزق کی اوسکے ہاتھ مین ہین جمعا ❊ روایت کی عبد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی اور ابو الشیخ نے کتاب عظمت
مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا بلاشبہہ تمھارے رب کے پاس نہین ہی رات اور نہ دن روشنی آسمانون کی
اوسکے مونہہ کے نور سے ہی اور بلاشبہہ مقدار ہر روز کی تمھارے دنون مین سے نزدیک اوسکے بارہ ساعتین ہین پس عرض کیے جاتے ہین
عمل تمھارے کل کے آج کے اول روز مین پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اونمین سے اوس چیز پر کہ ناگوار معلوم ہوتی ہی
اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہین اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہین کہ اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو پاتے ہین عرش کو
بھاری اپنے پر پس تسبیح کرتے ہین اوسکی اوٹھانے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اور سرادقات یعنی متعلقات عرش کو
اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہین جبرئیل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ مین پس نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو
سوائے ثقلین یعنی جن و انس کے پس تسبیح کرتے ہین اوسکی تین ساعت تک یہان تک کہ بھر جاتا ہی رحمٰن رحمت مین یعنی نہایت مہربان
ہوتا ہی پس یہ چھ ساعتین ہوئین پھر لایا جاتا ہی جو کچھ کہ رحمون مین ہوتا ہی پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ
كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
الذُّكُوْرَ ○ یعنی صورتین بناتا ہی تمھاری رحمون مین جسطرح چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ غالب دانا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی
بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہان تک کہ پونچے ابن مسعود لفظ علیم تک پس یہ نو ساعتین ہوئین
پھر نظر کرتا ہی تمام خلق کے رزقون مین تین ساعت يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ یعنی
فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلاشبہہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ہی پس یہ بارہ ساعتین ہوئین پھر
پڑھا ابن مسعود نے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ❊ یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی اور اور نئے کرتا ہی احوال پس یہ شان یعنی کام ہی تمھارے رب کا
ہر روز روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین
اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اللہ تعالی کے
اس قول کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسی کے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجکو اے عثمان البتہ
پوچھا تو نے مجسے کچھ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسے

خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اوسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی
اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے
وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی ہی
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے
جو پہلے کیے ہین اور دوسری لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسری متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے
ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا
سا کہ آزاد کرے دس گردنین اولاد حضرت اسمعیل ع کی سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے
بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اہل بیت
اوسکے سے ای عثمان اگر کرسکے تو پس نہ ناغہ ہووے کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو
بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا
کہ مقالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ چھہ چیزین اول
یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قنطار یعنی تو وہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا
حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے کے اور
چھٹی حاضر ہوتے ہین بارہ ہزار فرشتے وقت مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے اور بناؤ کر کر لیجائینگے اوسکو قبر اوسکی سے
طرف موقف کے پس اگر پہنچیگی اوسکو کوئی چیز ہول قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالیٰ
اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائیگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر کر لیجائینگے اوسکو طرف بہشت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین
دلہن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے ۰ درمنثور

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى
راہ ڈالی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہمنے تیری طرف اور وہ جو کہدیا ہمنے ابراہیم کو اور موسیٰ کو
وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ
اور عیسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اوسمین بھاری پڑتا ہی شریک والون کو جس طرف تو بلاتا ہی اونکو اللہ چن لیتا ہی
اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝
اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے

مقرر کیا تمہارے لیے آئین سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اوسکے کے نوح کو اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اور جو کچھ کہ
حکم کیا ہمنے ساتھ قائم کرنے اوسکے کے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو تم دین کو اور متفرق نہو تم اوسمین
دشوار آیا مشرکون پر جو کچھ کہ بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف جسکو رجوع
کرے یعنی طرف حق کے حاصل یہ ہی کہ انبیا علیہم السلام اصول دین مین متفق ہین اور اختلاف شرائع کا فروع مین ہی اور بس واللہ اعلم

تفسیر مقرر کیا تمہارے لیے الخ یعنی مقرر کیا تمہارے لیے دین سے دین نوح کا اور محمد کا اور اون انبیا علیہم السلام کا کہ درمیان مین ان دونوں کے ہین پھر تفسیر کیا دین مقرر کیے گئے کو کہ جسمین شریک ہین یہ رسول ناما ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو دین کو اور مراد قائم کرنا دین اسلام کا ہی کہ وہ توحید اللہ کی ہی اور طاعت اوسکی اور ایمان لانا اوسکے رسولوں پر اور کتابوں پر اور روز جزا پر اور تمام وہ چیزین کہ ہوتا ہی آدمی اوسکے قائم کرنے سے مسلمان اور نہین مراد ہین شرائع اسلیے کہ وہ مختلف ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا یعنی ہر ایک کے لیے مقرر کردی ہمنے تم مین سے ایک شریعت و راہ اور متفرق نہو تم یعنی مختلف نہو دین مین کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَتَفَرَّقُوْا فَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَّالْفُرْقَةُ عَذَابٌ یعنی متفرق نہو تم پس جماعت سبب رحمت کی ہی اور فرقت سبب عذاب کی بھاری ہی تو اونکو طرف اوسکے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہی اور توحید کھینچ لیتا ہی طرف اپنے یعنی طرف دین کے ساتھ توفیق اور راہ حق دکھلانے کے ✤ **ف** مقرر کیا الخ یعنی حکم کیا ہمنے تجکو اے محمد اور تمام انبیا کو دین واحد کا اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ وجہ آیت کے پس کہا قتادہ نے وہ حلال کرنا حلال کا ہی اور حرام کرنا حرام کا اور کہا حکم نے حرام کرنا ماؤن کا اور بیٹیون کا اور بہنون کا اور کہا مجاہد نے کہ نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اوسکو ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس یہ دین اوسکا ہی کہ مقرر کیا تمہارے لیے اور بعضوں نے کہا وہ توحید ہی اور بیزاری شرک سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ مضمون ہی کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے یعنی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ الخ اور نہ متفرق ہو و او سمین کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیا کو ساتھ قائم کرنے دین کے اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و مخالفت کے کھینچ لیتا ہی یعنی برگزیدہ کرتا ہی اپنے دین کے لیے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے ✤ **معا** ✤

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور پھوٹ جو ڈالی سو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے اور اگر نہوتی ایک بات جو نکل گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ۝

وعدے تک تو فیصلہ ہوجاتا اونمین اور جنکو ہاتھ لگی ہی کتاب اونکے پیچھے وہ دھوکے مین ہین اوسکے جو چین نہین دیتا ✤ **مو** ✤

اور پراگندہ نہوئے وہ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم پراگندہ ہوئے از روے حسد کے درمیان اپنے اور اگر نہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی تیرے پروردگار سے کہ مہلت دیے جاوین ایک زمانہ معین تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد انبیا کے بیچ شبہ قوی کے ہین اس دین سے ✤ **تفسیر** یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتین دیکھتے ہین حیران ہوتے ہین کہ سچی اوس طرح یہ اختلاف پڑے جن معنون مین خلاف نکلتا ہو اور اگر کسی طرح معنی ایسے کہو جن مین خلاف نہین نکلتا او سکا منع نہین ✤ **ف** ✤ اور پراگندہ نہوئے اہل کتاب بعد انبیا اپنے کے مگر بعد اسکے کہ جانا اونھون نے کہ فرقت گمراہی ہی اور ایسا امر کہ وعید کیا گیا ہی اوسپر انبیا کی زبان پر بسبب حسد کے کہ حاصل ہوا درمیان اونکے اور اگر نہوتی بات الخ اور وہ یہ ہی بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی البتہ فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جس وقت کہ متفرق ہوئے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حاصل یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اوسنے روز قیامت تک نہوا ہوتا تو فیصل کیا جاتا درمیان مومنون اور کافرون کے یعنی جھٹلانے والون پر دنیا ہی مین عذاب اوترتا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب الخ وہ اہل کتاب ہین کہ جو رسول خدا کے زمانے مین تھے البتہ بیچ شک کے ہین اپنی کتاب سے نہین ایمان رکھتے او سپر حق ایمان رکھنے کا مریب داخل کرنیوالا اور ایسی چیزین کہ شک مین ڈالے اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ نہین پراگندہ ہوئے اہل کتاب مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبعوث ہونے کا جیسے کہ اور جاہے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
یعنی اور نہین متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد اونکے
وہ مشرک ہین کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب توریت و انجیل ❊ صل ❊ من بعدھم یعنی بعد انبیا اپنے کے اور بعضون نے
کہا بعد امتون گذشتہ کے البتہ بیچ شک کے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ❊ معا ❊

فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَ
سو تو اوسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمادیا اور نہ چل اونکی چاؤن پر اور کہہ مین یقین لایا ہر کتاب پر جو اوتاری اللہ نے اور
أُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ
مجکو حکم ہے کہ انصاف کرون تمھارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا ہمکو ملتے ہین ہمارے کام اور تمکو تمھارے کام کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اللہ
يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝
اکٹھا کریگا ہم سب کو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے ❊ معا ❊

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو اور پیروی مت کر ان کافرون کی خواہشون کی اور کہہ ایمان لایا مین ساتھ
اوس چیز کے کہ اوتاری اللہ تعالی نے جو کتاب کہ ہے اور حکم کیا گیا مجکو کہ انصاف کرون مین درمیان تمھارے خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار
تمھارا ہمارے لیے عمل ہمارے ہین اور تمھارے لیے عمل تمھارے گفتگو نہین ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے اللہ جمع کریگا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنی روز قیامت کے فیصلہ
کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا ❊ تفسیر ❊ پہلے کتاب والون سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے ❊ معا ❊ فلذلک کے
کے معنی یہ ہین پس واسطے توحید کے بلا اے محمد لوگون کو اور یا معنی اسکے یہ ہین پس بسبب اس تفرق کے اور بسبب اسکے کہ حادث ہوا اوسکے
سبب سے طرح طرح کا کفر بلا لوگون کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوسپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے
بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو یعنی جیسے کہ حکم کیا تجکو اللہ نے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون مختلفہ باطلہ کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین الخ یعنی
ساتھ جس کتاب کے کہ صحیح ہو کہ اللہ نے اوتارا ہے اوسکو مراد ہے ایمان لانا ساتھ تمام کتابون اوتاری گئی کے اسلیے کہ تفرق کرنے والے ایمان
لائے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالی کے وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ تا قول اوسکے
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ایضا ❊ ف ❊ کرون مین درمیان تمھارے یعنی حکم مین جسوقت کہ آپسمین جھگڑو تم پھیر فیصلے
کے لیے آؤ میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی ہم سب بندے اوسکے ہین ہمارے لیے عمل ہمارے ہین الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالی
کے ہے لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝ یعنی تمھارے لیے دین تمھارا ہے اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہے یہ کہ ہون معنی اسکے ہم نہین
پکڑے جاوینگے بسبب اعمال تمھارے کے اور تم نہین پکڑے جانے کے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاویگا ساتھ عمل اپنے کے
گفتگو نہین الخ یعنی کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اسلیے کہ حق ظاہر ہو چکا ہے اور تم مغلوب ہو گئے ہو پس نہین حاجت ہے دلیل لانے کی اور نہ
آپس کے جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا یعنی واسطے فیصلے کے پس فیصلہ کریگا درمیان ہمارے اور بدلہ لیگا ہمارے لیے تمسے ❊ ف ❊
وَاسْتَقِمْ کے معنی ہین ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہے تجکو اوسکا وَقُلْ آمَنتُ الخ یعنی کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ کی ساری
کتابون پر اور أُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ کی تفسیر مین ابن عباس رضی نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو یہ کہ نہ ظلم کرون مین تمپر اس طرح سے کہ جو احکام
اللہ نے فرض کیے ہین اونسے زیادہ کے کرنے کو کہون مین اور بعضون نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے بیچ
تمام احوال و اشیا کے خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیگا بحسب عمل

اوسکے گفتگو نہین ہی الخ منسوخ کر دیا اسکو آیت قتال نے لو جب کہ نہین حکم کیے گئے تھے ساتھ قتال کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ بلانے کے اسلام کی طرف نہین خصومت تھی درمیان حضرت کے اور درمیان لوگون کے کہ نہ اطاعت کرے ✽ معا ✽ روایت کی عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے قتادہ سے بیچ تفسیر وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ کے کہ کہا قتادہ نے حکم کیا گیا نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل کرنے کا پس عدل کیا یہانتک کہ وفات ہوئی آپ کی پس عدل میزان اللہ کی ہی زمین مین ساتھ اوسکے لیتا ہی حق مظلوم کا ظالم سے اور حق ضعیف کا زبردست سے اور ساتھ عدل کے سچا کرتا ہی اللہ سچے کو اور جھوٹا کرتا ہی جھوٹے کو اور ساتھ عدل کے رد کرتا ہی زیادتی کرنے والے کو اور سرزنش کرتا ہی اوسکو ✽ در منثور ✽

تنبیہ ✽ حاصل ان آیات کریمہ کا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و دین اسلام پر قائم رہے اور شرک و کفر سے اپنے تئین بچاوے اور کافرون کی پیروی نکرے اور جتنی چیزین ضروریات دین کی ہین اونپر ایمان لاوے اور انصاف کو پیشہ کرے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز اونسے افضل نہین اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالنَّفْعُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور نفع پہنچانا مسلمانون کو اور دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز بدتر اونسے نہین اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالْاِضْرَارُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی شریک کرنا اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو اور ضرر پہنچانا مسلمانون کو اور ایک اور حدیث جامع انکی تفسیر ہونے مین کافی ہی وہ یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ ✽ یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا عرض کیا اصحاب نے کہ بلاشبہہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا نہین ہی یہ یعنی حق حیا یہ نہین ہی کہ تم کہتے ہو ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی ✽ یعنی پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے[1] ✽ وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی یعنی اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے[2] ✽ اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گلنے کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ✽ منبہات و مشکوٰۃ ✽

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُہُمْ دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَعَلَیْہِمْ غَضَبٌ

اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہین اللہ کی بات مین جب خلق اوسکو مان چکی اونکا جھگڑا ڈگ رہا ہی اونکے رب کے ہان اور اونپر غصہ

وَّلَہُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ○

اور اونکو سخت مار ہی ✽ موضح ✽

اور جو لوگ کہ گفتگو کرتے ہین دین خدا مین بعد اسکے کہ قبول کیا گیا فرمان اوسکا یعنی ایک جماعت اسلام مین داخل ہوئی حجت اونکی باطل ہی نزدیک پروردگار اونکے کے اور اونپر ہی غضب اور اونکے لیے ہی عذاب سخت ✽ تفسیر ✽ یا اون کتاب والون کو کہا جو سمجھے لوگون کو بہکاتے ہین شبہہ ڈالکر ✽ موضح ✽ یعنی جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد اسکے کہ قبول کیا لوگون نے حکم اوسکا اور داخل ہوئے اسلام مین تو کہ پھیر دین اونکو طرف دین جاہلیت یعنی کفر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا ✽ یعنی چاہتے ہین بہت اہل کتاب مین سے کہ اگر پھیر دین تمکو بعد ایمان لانے کے کافر کر کر اور جھگڑنے والے یہود و نصاریٰ تھے کہ وہ کہتے تھے مومنون کو کتاب ہماری پہلے کتاب تمھاری سے ہی اور نبی ہمارا پہلے نبی تمھارے سے ہی پس ہم بہتر ہین تم سے اور اولے ہین ساتھ حق کے اور بعضون نے کہا بیچ تفسیر مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ کے کہ بعد اسکے کہ قبول کی گئی بددعا محمد علیہ السلام کی مشرکون کے حق مین روز بدر کے پس فرمایا کہ جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد حالت مذکورہ کے حجت اونکی باطل ہی اور اسکو حجت کہا اگرچہ تھا شبہہ بحسب گمان اونکے کہ وہ حجت جانتے تھے اور غضب اونپر

ف ۱ یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو بیہودہ چیزون سے بچاوے اور اور چیزون کو بچاوے بے محلے ۱۲ منہ

ف ۲ یعنی پیٹ کو حرام سے بچاوے اور دل اپنے پیٹ کو سینہ وغیرہ سے اور ستر کو کھانے حرام سے اور اور چیزون کو ستر پر اونکی سے ۱۲ منہ

یعنی حق سے اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بعید نہین ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اوپر واقع ہونے اوسکے
اور عقلین گواہی دیتی ہین اسپر کہ ضرور ہی دار الجزا کہا مقاتل نے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا اس حال مین کہ آپکے پاس
ایک جماعت مشرکون کی بیٹھی تھی پس کہا اونھون نے کہ جھوٹ بولتا ہی تو کب ہوگی قیامت پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ✦ صل معلہ
مسئلہ جاننا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہین اور وہ بہتر فرقے ہین
کہ جو مذکور ہین اس حدیث مین سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً الخ ✦
یعنی میری امت متفرق ہوگی تہتر فرقون پر وہ سب دوزخ مین ہونگے سواے ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہین فرمایا جو کہ ہوا اوس
راہ پر کہ جسپر مین ہون اور اصحاب میرے اور تعداد ان فرقون کے نامون کی بحسب کہنے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے
غنیۃ الطالبین مین یہ ہین خوارج کہ جنھون نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خروج کیا پندران فرقے ہین نجدات ازارقہ فدکیہ عطویہ
عجاردہ حازمیہ مجہولیہ صلتیہ اخنسیہ ظفریہ اباضیہ بیہسیہ شمراخیہ بدعیہ اور شیعہ اور رفضہ کہ جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ پر
فضیلت دی تین قسم ہین ایک قسم تو غالیہ کہ بارہ فرقے ہین بنانیہ طیاریہ حربیہ مغیریہ خطابیہ معمریہ بزیعیہ مفضلیہ متناسخیہ شریعیہ
سبائیہ مفوضیہ قسم دوسری زیدیہ کہ چھ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ تبریہ نعیمیہ یعقوبیہ اور ایک اور ہی تیسری قسم رفضہ کہ چودان فرقے
ہین قطعیہ کیسانیہ کریبیہ عمیریہ محمدیہ حسینیہ ناوسیہ اسماعیلیہ قرامطیہ مبارکیہ شمطیہ عماریہ ممطوریہ موسویہ امامیہ اور مرجیہ کہ رجا کو غالب
رکھتے ہین اور کلمہ گو کے لیے داخل ہونا آگ کا نہین تجویز کرتے ہین بارہ فرقے ہین ہندکیہ جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ
غیلانیہ شبیبیہ معاذیہ مریسیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو کہ اپنے تئین نسبت حنفیہ کی طرف کرتے ہین اور اونکے اصل عقائد پر نہین ہین چنانچہ ذکر
اوسکا شرح مواقف وغیرہ مین لکھا ہی اور معتزلہ قدریہ چھ فرقے ہین ہذلیہ نظامیہ معمریہ جبائیہ کعبیہ بہشمیہ اور یہ نفی حق تعالیٰ کی صفتونکی
کرتے ہین اور مشبہ تین فرقے ہین ہشامیہ مقاتلیہ واسمیہ اور یہ خدا کے لیے جسم ثابت کرتے ہین اور ایک فرقہ جہمیہ ہی اور ایک ضراریہ اور
ایک نجاریہ اور ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقون کے مع رد اونکے غنیہ مین مذکور ہین جو چاہے اوسمین سے دیکھ لے اور بطلان اور
کفر اونکا اونکے عقائد سے ظاہر ہی اور فرقہ ناجیہ کہ حدیث مین ذکر ہوا اہل حق کے نزدیک فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہی کہ مذہب حنفی اور شافعی
اور حنبلی اور مالکی رکھتے ہین اور یہ مسئلہ زیادہ اس سے سورۂ مومنون مین بھی گذرا ہی قسم دوسری اہل ضلال سے ہین منکر حساب اور عذاب اور ثواب
کے اور متحیر اونکے واقع ہونے مین اور مقدم رکھنے والے دنیا کو آخرت پر اور مغرور بسبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور مغرور رحمت الٰہی پر ہین سب
مسلمانون کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہی تو ہیچ بُعد اور حجاب اور غضب خدا کے نہ پڑین اور ایمان و اعمال نابود نہون نعوذ باللہ منہ ✦ بحر

ف خوارج ۱۵ روافض غالیہ ۱۲ زیدیہ ۶ رفضہ ۱۴ مرجیہ ۱۲ معتزلہ ۶ مشبہ ۳ جہمیہ ۱ ضراریہ ۱ نجاریہ ۱ کلابیہ ۱ ۷۲

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

اللہ نرمی رکھتا ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی زور آور زبردست ✦ معـ

ع ۱۰ ۲

خدا مہربان ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی توانا غالب ✦ **تفسیر** ✦ مہربان ہی بیچ پہونچانے نفعون کے
اور پھیرنے بلاؤن کے ایسی وجہ کر کہ دشوار ہی معلوم کرنا اوسکا یا بڑا ہی احسان کرنے والا ہی اپنے بندون پر کہ اوسکا احسان سبکو پہونچتا ہی
اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو ساتھ علم کے جانے اور جرائم جمہور کے ساتھ حلم کے معاف کرے اور بعضون نے کہا
لطیف بمعنی پوشیدہ کار کے ہی کہ کوئی اوسکے سر قضا و قدر کی طرف راہ نپاوے اور اوسکے کار مین چون و چرا دخل نرکھے اور سدی
نے کہا لطیف بمعنی رفیق کے ہی یعنی نرمی کرنے والا ہی اپنے بندون پر اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ پھیلاوے مناقب لوگون کے
اور چھپاوے عیوب اونکے یا لطیف وہ ہی کہ عفو کرے گنہگار سے یا لطیف وہ ہی کہ دیوے بندے کو زیادہ قدر کفایت سے اور تکلیف دے

ط حدیث مین آیا ہی ان اللہ رفیق یحب الرفق

یعنی اوسکو طاعت کی کم طاقت ہے اور جنید سے ہی کہ لطف باولیاءہ فعرفوہ ولو لطف باعدائہ ماجحدوہ یعنی مہربانی کی اوسنے اپنے دوستون پر پس پہچانا اونھون نے اوسکو اور اگر مہربانی کرتا اپنے دشمنون پر نہ انکار کرتے اوسکا کہا مقاتل نے لطیف ہی یعنی مہربان نیک کار و بدکار پر اس حیثیت سے کہ نہین ہلاک کیا اونکو بھوک سے بسبب گناہون اونکے کے روزی دیتا ہی الخ یعنی فراخ کرتا ہی رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جب چاہتا ہی بمصلحت اوسکی اوسمین حدیث شریف مین ہی کہ بلاشبہہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر غنی یعنی تونگری اگر محتاج کرون مین اونکو تو تباہ کر دے اونکے ایمان کو محتاجگی اور بلاشبہہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجگی اگر غنی کرون مین اونکو تو البتہ تباہ کر دے اونکے ایمان کو غنی یعنی تونگری اور قوی کے معنی یہ ہین کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب ہی نہو یا قوی العزیز کے معنی یہ ہین کہ قوی ہی اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر ؞ **مل ؞ معا ؞ جلا** ؞

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھاوین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے

وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ○

اور اوسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ ؞ مق ؞

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیچ کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ ؞ **تفسیر** ؞ دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت مین نہین ؞ **مل** ؞ حرث لغت مین کہتے ہین کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی مین یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے مین یا تضعیف کے اوسکے حسنات مین کہ ایک نیکی کا دہ چند اور زیادہ ثواب دین جتنا چاہین یا بڑھانا یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونون ملین اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہی اوسکے لیے نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ یعنی نہین ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت مین اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق مین وَلَهُ فِي الدُّنْيَا نَصِيبٌ باوجودیکہ رزق مقسوم اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حقیر جاننے اوسکے کے مقابلے مین اوس چیز کے کہ وہ دری اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی اور مطلب پانا ہونا دار آخرت مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الخ کہ جو کوئی چاہے عیش آخرت کا زیادہ کرین ہم بیچ کھیتی اوسکی کے اور کہا بیچ تفسیر وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا الخ کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی دنیا کو آخرت پر نہین مقرر رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے حصہ آخرت مین مگر آگ اور نہین زیادہ کرتا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی اوس سے اور قسمت مین کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہی قتادہ سے اور انس سے کہ کہا وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ نازل ہوئی یہود کے حق مین اور روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردویہ اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ الخ یعنی خوشخبری دے اس امت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور مدد کے اور قدرت پانے کے زمین مین جب تک کہ نہ طلب کرین دنیا ساتھ عمل آخرت کے پس جو کوئی کرے اونمین سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ الخ پھر فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ابن آدم تفرغ لعبادتی
املأ صدرك غنى واسد فقرك وان لا تفعل ملأت يدك شغلا ولم اسد فقرك یعنی ای بیٹے آدم کے فارغ
میری عبادت کے لیے بھر دونگا مین سینہ تیرا بے پروائی سے اور بند کرونگا محتاجگی تیری اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوئیگا بھر دونگا مین
تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری کہا ابن مسعود رضی اللہ نے کہ اگر تحقیق عالم محفوظ رکھتے علم کو اور رکھتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے کے یعنی
دینداروں کے کہ جو قدر علم کی جانتے ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگون پر ولیکن خرچ کیا اونھون نے اوسکو دنیاداروں کے لیے
تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچھ دنیا اونکی سے پس ذلیل ہوئے اونکے نزدیک سنا ہی مینے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے من جعل
الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنيا لم يبال الله في اي اودية هلك
یعنی جو کوئی کرے سب قصدون کو ایک قصد قصد آخرت ہی کا کہ سوائے آخرت کے کچھ مقصود نرکھے کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیائی اوسکے
اور جسکو پریشان کرین قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پروا کرتا ہی اللہ کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہوا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہی کہ کہا کھیتی دو کھیتیان ہین پس کھیتی دنیا کی مال ہی اور اولاد اور کھیتی آخرت کی باقیات صالحات ہین یعنی نیکیان باقی رہنے والی
جیسے تسبیحات وغیرہ کہ ثواب انکا ہمیشہ کو رہیگا کہا امر نے کہ ذکر کی گئی نزدیک عبداللہ بن مسعود کے ایک قوم کہ قتل کی گئی جہاد مین پس کہا عبداللہ
بن مسعود رضی نے کہ نہین ہی یہ جیسے کہ تمھارے گمان مین ہی کہ جہاد وہ ہی کہ ملین دو جماعتین بلکہ حقیقت یہ ہی کہ اوترتے ہین فرشتے پس لکھے جاتے ہین
لوگ اپنے اپنے مراتب پر کہ فلانا لڑتا ہی دنیا کے لیے اور فلانا لڑتا ہی ملک کے لیے اور فلانا لڑتا ہی نام و نمود کے لیے اور مانند انکے کے اور
فلانا لڑتا ہی اس حال مین کہ چاہتا ہی رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس یہ جنت مین ہی ✤ کہا زر بن حبیش نے کہ پڑھا مینے قرآن اول سے آخر تک
علی بن ابی طالب پر پس جب پونہچا مین حامیمون پر کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے کہ تحقیق پونہچا تو عرائس قرآن پر یعنی یہ بمنزلہ
دولھنون کے ہین قرآن مین بسبب خوش مضمونی و فصاحت و بلاغت کے پس جب پونہچا مین بائیسوین آیت پر حم عسق مین روئے حضرت علی
رضی اللہ عنہ پھر دعا کی اللهم اني اسألك اخبات المخبتين واخلاص الموقنين ومرافقة الابرار واستحقاق
حقائق الايمان والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم ووجوب رحمتك والفوز
بالجنة والنجاة من النار ✤ پھر کہا ای زر جب ختم کرے تو یعنی قرآن پس دعا کر ساتھ ان الفاظ کے اسلیے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مجکو یہ کہ دعا کرون مین ساتھ ان الفاظ کے وقت ختم کرنے قرآن کے ✤ مدارک منثور ✤

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

کیا انکے | اور شریک ہین جو راہ ڈالی ہی اونھون نے انکے واسطے دین کی جسکا حکم نہین دیا اللہ نے | اور اگر نہوتی بات | فیصلکی | تو فیصلہ ہو جاتا انمین

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور بیشک جو گنہگار ہین | اونکو | دوکھ کی | مار ہی ✤ حق

کیا کافرون کے لیے وہ شریک ہین کہ مقرر کیا ہی اونھون نے انکے لیے دین سے جو کچھ کہ نہین فرمایا ہی اوسکو خدا نے اور اگر نہوتا وعدہ فیصل کرنیکا
تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق ظالم اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا ✤ تفسیر ✤ کہا بعضون نے کہ ام منقطعہ ہی اور تقدیر
اوسکی یہ ہی بل الهم شركاء یعنی بلکہ کیا کفار مکہ کے لیے شرکا ہین وہ شیاطین انکے کہ مقرر کیا اونھون نے واسطے اونکے دین فاسد سے
جو کچھ کہ نہین فرمایا ہی اوسکو خدا نے مانند شرک کے اور انکار بعث کے ولولا كلمة الفصل یعنی اگر نہوتی قضا سابق ساتھ تاخیر جزا کے
یا اور اگر نہوتا وعدہ اسکا کہ ہوگا فیصلہ روز قیامت کے تو البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان کافرون اور مومنون کے یا جلد فیصلہ کیا جاتا عذاب کافرون کے لیے

دنیا مین اور تحقیق ظالم یعنی مشرک اونکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت مین اگرچہ تاخیر دیا گیا ہی اونسے وار دنیا مین ٭ ف ل جا ٭
مسئلہ ٭ جو کوئی منکر شریعت کا اور تارک عمل کا اوسپر ہو کافر ہی اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام کا بھی رکھے جیسے کہ ملحد ہوتے ہین
عذاب کرنا اونکو دنیا اور آخرت مین لازم ہی اس زمانے ہمارے مین ایسے لوگ بہت ہین کہ ظاہر مین صورت درویشی کی رکھتے ہین اور
تارک شرع کے بلکہ منکر اوسکے ہین اب عوام کالانعام کو کیا کہنا چاہیے پس وہ کہتے ہین کہ ہم ساتھ اعمال قلبی اور مشاہدے کے مستغرق ہین
احتیاج اعمال ظاہری کی نہین رکھتے یہ تمام فریب نفسانی اور بہکاوہ شیطانی ہی یہ بدبخت قطع نظر فہم اور سننے دلائل عقلی و نقلی اور احوال
باطنی کے اسقدر بھی نہین سمجھتے ہین کہ اتنے انبیا اور اولیا اور مومن گذرے ہین باوجود اس قرب خدا اور کشف و کرامات کے کوئی قید
تکلیف شرعی سے باہر نہین ہوا ہی اور مرتے دم تک اوسپر ثابت رہے ہین خصوصا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کہ سبب پیدا ہونے مخلوقات
کے ہین اور ناموس العاقبۃ ہین بموجب خبر دینے خدا تعالی کے وقت انتقال تک عبادات سے باز نرہے اور عبادت ہی کا حکم رہا آپ کو کہ
فرمایا اللہ تعالی نے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی عبادت کرتا رہ اپنے رب کو یہانتک کہ آوے تجکو موت پس جبکہ
یہ مقرب بالتحقیق ایسے رہے ہون تو اورون کو کیا مجال دم زدن ہی پس کسی سے جب تک کہ دنیا مین ہی تکلیفین شرعی ساقط نہین ہوتین
اور نہ ہووین جو کوئی معتقد سقوط تکالیف شرعی کا ہو کافر ہی اور ترک کرنا عمل کا بسبب سبک و سہل جاننے شرع کے بھی کفر ہی مگر جو کہ
مجذوب و مسلوب العقل ہین البتہ وہ معذور شرعی ہین پس سبھونکو خصوصا سالک کو چاہیے کہ کسی وقت اتباع شریعت کو ہاتھ سے نہ دے
کہ اصل و بنیاد تمام چیزون کی اور راہ مستقیم اللہ کے پاس پہونچنے کی یہی شریعت ہی اور طریقت و معرفت اور حقیقت تمام نتائج اور ثمرات
شریعت کے ہین کسی طرح انمین جدائی نہین اگرچہ بعضون کی سمجھ مین نہ آوے اسلیے کہ شریعت اقوال اور احکام الہی اور نبوی ہین اور
معانی حقائق الہی ہین اور اسی لیے اتفاق سب محققین اولیا کا اسپر ہی کہ جو حقیقت کہ خلاف شرع ہو مردود ہی اور حقانی نہین ہی بلکہ
تخیلات نفسانی اور وساوس شیطانی ہین اگرچہ اونکے اہل سے خوارق بھی ظاہر ہون قاعدہ کلیہ سب بزرگوارون رحمہم اللہ نے یہی
بیان کیا ہی كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکی شریعت پس وہ زندقہ
یعنی بیدینی ہی اور اجماع ہی اسپر کہ واصل بخدا ہونا اور پہونچنا تمام کمالات ظاہری و باطنی کو سوائے راہ شریعت کے میسر نہین آتا اور شریعت
صورت حقیقت کی اور حقیقت باطن شریعت کا ہی جب تک کہ بندہ عالم صورت مین ہی اوسکو تلبس سے ساتھ صورت حقیقت کے چارہ نہین
بیت خلاف پیمبر کسی رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہ یہ راہ میری ہی اور تفسیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے کہ بلاتا ہون مین طرف دین اللہ کے اوپر حجت واضحہ
کے مین اور جو کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے
اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھے گا تمکو اللہ ٭ اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین فرمایا
فَتَكُوْنُ بِكُلِّيَّتِكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ وَتَطْمَئِنُّ وَتَسْكُنُ بِاللّٰهِ فَتَعْمٰى
عَمَّا سِوَاهُ وَتَصَمُّ عَنْهُ فَلَا تَرٰى لِغَيْرِهٖ وُجُوْدًا مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ وَلُزُوْمِ الْاَمْرِ وَالنَّوَاهِيْ فَاِنِ
انْخَرَمَ فِيْكَ شَيْءٌ مِّنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَفْتُوْنٌ مُتَلَاعِبَةٌ بِكَ الشَّيَاطِيْنُ فَارْجِعْ اِلٰى حُكْمِ الشَّرْعِ
وَالْزَمْهُ وَدَعْ عَنْكَ الْهَوٰى كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرْعُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی پس ہوگا سارا وجود تیرا
قدرت خدا کی سنے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور دیکھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور بولیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور پکڑیگا تو کسی چیز کو
خدا ہی کی قدرت سے اور سمجھیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور چین و تسکین پاویگا تو ساتھ اللہ کے پس اندھا ہو جائیگا تو اون چیزون سے کہ سوائے اوسکے ہین

اور پھرا ہو جائیگا غیر اللہ سے پس نہین دیکھنے کا تو اوسکے غیر کے لیے وجود ساتھ محافظت حدود کے اور لازم کرنے اوامر و نواہی کے پس اگر نقصان آجاوے تجھین کچھ درباب حدود کے پس جان لے کہ تو فتنے مین ڈالا گیا کھیلتے ہین یعنی مسخر بناتے ہین تجکو شیاطین پس رجوع کر طرف حکم شرع کے اور لازم کر اوسکو اور چھوڑ اپنے سے ہوس کو جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکے لیے شرع پس وہ زندقہ ہے اور احکام شرعی سب ظاہر ہین اور حدیث و فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور ضروری اس کتاب مین بھی ہین پس اول اونپر عمل کرنا چاہیے اور مضبوط و مستقیم ہونا چاہیے کہ یہ اصل ہین جب اصل مضبوط ہووے گی تو خواہ مخواہ پھل اوسکا ظہور کریگا اور وہ ایک نور اور ذوق ہے ساتھ محبت کے کہ بندے کے دل مین پیدا ہوتا ہے اور ارادہ مشاہدہ محبوب کو حرکت دیتا ہے اور بے اختیار بیچ چلنے راہ وصول کے کہ ریاضت اور مجاہدہ اور تزکیہ نفس کا ہے چست و سرگرم کرتا ہے اور بموجب مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ کے ہمیشہ ذکر و فکر مین مستغرق ہوگا اور اسکو اوراخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے کو اور اخلاق ذمیمہ کے دفع کرنے کو طریقت کہتے ہین جیسا کہ بجالانے اوامر کو اور بچنے کو ممنوعات سے شریعت کہتے ہین اور جب طریقت مین مضبوط ہوگا تو بالضرور نور معرفت کا ظہور کریگا کہ وہ پہچاننا اپنا اور خدا کا اور حقائق اشیا کا ہے پس دیکھیگا کہ ظاہر و باطن سوا ایک وجود واجب الوجود کے فاعل مؤثر نہین ہے اور جو کچھ ہے نشانیان اوسکی قدرت کی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنھون نے مشقت کی ہماری راہ مین البتہ دکھاوین گے ہم اونکو راہین اپنی اور حضور مع اللہ بدون مجاہدے کے محال ہے اور جب سالک نے اس امر مین استقرار پایا اور یہ حالت غالب آئی تو فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتا ہے اور اسی کو حقیقت کہتے ہین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ رسالۂ مرج البحرین کے فرماتے ہین تصوف ساتھ فقہ کے محتاج ہے اور فقہ تصوف سے مستغنی ہے اگرچہ تصوف اعلی اور ارفع ہے فقہ سے مرتبے مین ولیکن فقہ اعم اور اسلم ہے مصلحت مین پس اول تمسک ساتھ عروۂ وثقی شریعت اور فقاہت کے کرے بعد اوسکے بالا خانہ حقیقت اور تصوف پر چڑھے فقاہت مرتبہ اسلام ہے اور کلام یعنی علم عقائد درجہ ایمان اور تصوف مقام احسان ہے چنانچہ یہ تینون چیزین حدیث جبرئیل مین بیان کی گئی ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ یعنی جو صوفی بنا اور فقیہ نہوا البتہ زندیق ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا البتہ پھیکا پھا کا ہوا اور جسنے دونون چیزین حاصل کین پس تحقیق محقق ہوا اور اسی لیے کہا ہے علما نے کہ اگرچہ تصوف اعلی درجہ اور علت غائی وضع شریعت کی ہے لیکن اگر کوئی اوس سے عاری ہو اور محض ظاہر شرع پر مستقیم رہے دائرہ دین اور حصول مغفرت اور دخول جنت سے باہر نہین نکلنے کا بخلاف اوسکے کہ تارک شرع کا ہو کہ اوسکو تصوف وغیرہ کچھ کام نہین آنے کے نعوذ باللہ منہ

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے اور وہ پڑتا ہے اونپر اور جو یقین لائے اور بھلے کام کیے باغون مین

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○

بہشت کے اونکو ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس یہی ہے بڑی بزرگی

دیکھیگا تو ظالمون کو ڈرتے ہوئے سزا اوس چیز کی سے کہ عمل مین لائے ہین اور وہ البتہ پہونچنے والی ہے اونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے بیچ سبزہ زار بہشتون کے ہونگے اونکے لیے ہوگا جو کچھ چاہین گے نزدیک پروردگار اپنے کے یہی ہے فضل بڑا تفسیر ظالمون کو یعنی مشرکون کو روز قیامت کے سزا اوس چیز کی سے الخ یعنی دنیا مین جو برائیان اور کفر کرتے تھے اوسکی سزا کا ڈر ہوگا اور وہ یعنی سزا پہونچیگی اونکو خواہ مخواہ ڈرین یا نہ ڈرین فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ کے معنی ہین ہونگے بیچ پاکیزہ ترین بہشتون کے بنسبت اونکے کہ سوا اونکے ہین فضل بڑا عمل قلیل پر اور ابن جریر نے ابی طیبہ سے روایت کیا بیچ تفسیر لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ کے کہ کھانا پینا اہل جنت کا

یعنی کبھی یہ ہوگا کہ سایہ کریگا اونپر ابر پس کہیگا کیا برساؤن تمپر کہا ابو طیبہ نے پس نہین چاہیگا کوئی چاہنے والا قوم سے کچھ مگر کہ وہ برساویگا اونپر یہانتک کہ ایک کہنے والا اونمین سے کہیگا کہ برسا ہمپر عورتین نوجوان چھاتیان اوٹھی ہوئی پس وہی برساویگا۔ عل

درمنثور جلالین ۔ تنبیہ ۔ اس آیت کریمہ سے برائی کفر وشرک کی اور خوبی اسلام وطاعات کی معلوم ہوئی اور جابجا کلام مجید مین برائی کفر وشرک کی اور خوبی ایمان وطاعات کی مذکور ہی منجملہ اوسکے یہ آیت ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہی اس سے نیچے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا اور جگہ فرمایا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ یعنی بلاشبہ شرک بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی قسم ہی عصر کی بلاشبہ انسان البتہ ٹوٹے مین ہی مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور آپسمین تقید کی سچے دین کی اور آپسمین تقید کی صبر کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ بلاشبہ دنیا کی نعمتون مین سے کفایت کرتا ہی تجکو اسلام نعمت ہونے مین اور بلاشبہ شغلون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو طاعت شغل ہونے مین اور بلاشبہ عبرتون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو موت عبرت ہونے مین اور فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگون کے عزیز اور فرمایا حَرَکَۃُ الطَّاعَۃِ دَلِیْلُ الْمَعْرِفَۃِ کَمَا اَنَّ حَرَکَۃَ الْجِسْمِ دَلِیْلُ الْحَیٰوۃِ یعنی حرکت طاعت کی دلیل معرفت کی ہی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہی زندگانی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غِنَی الدُّنْیَا بِالْمَالِ وَغِنَی الْاٰخِرَۃِ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ یعنی تونگری دنیا کی ساتھ مال کے ہی اور تونگری آخرت کی ساتھ اعمال صالحہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین ھَمُّ الدُّنْیَا ظُلْمَۃٌ فِی الْقَلْبِ وَھَمُّ الْاٰخِرَۃِ نُوْرٌ فِی الْقَلْبِ یعنی فکر دنیا کی سبب تاریکی کی ہی دل مین اور فکر آخرت کی سبب نور کی ہی دل مین ۔ منبہات

ذٰلِکَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ

یہ خوشخبری دیتا ہی اللہ اپنے بندون کو جو ایمان دار ہین اور کرتے ہین بھلے کام تو کہہ مین مانگتا نہین تمسے اسپر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے

فِی الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ۝

ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی ہم اوسکو بڑھا دینگے اوسکی خوبی بیشک اللہ معاف کرتا ہی حق ماننا ہی ۔ صق

یہ وہ ثواب ہی کہ بشارت دیتا ہی خدا اون اپنے بندون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے کہہ نہین مانگتا مین تمسے قرآن کے پونہچانے پر کچھ مزدوری لیکن چاہیے کہ لازم پکڑو دوستی درمیان اپنے یعنی ساتھہ میرے صلہ رحم کرو اور ایذا نہ پونہچاؤ اور جو کوئی کرے نیکی بڑھاوین ہم واسطے اوسکے اوس نیکی مین خوبی کو بلاشبہ خدا بخشنے والا قدر شناس ہی ۔ تفسیر ۔ جائز ہی یہ کہ ہو استثنا متصل یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو تم میرے قرابتیون کو اور جائز یہ بھی ہی کہ ہو یہ استثنا منقطع یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری ہرگز ولیکن مانگتا ہون مین تمسے یہ کہ دوست رکھو تم میرے اون قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمہارے بھی ہین اور نہ ایذا دو تم اونکو اور روایت کیا گیا ہی کہ یہ آیت جب اوتری تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین یہ قرابتی آپکے کہ جنکی واجب ہوئی ہمپر محبت فرمایا آنحضرت نے وہ علی ہین اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین مانگتا مین تمسے اوسپر مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو مجکو سبب قرابت میری کے کہ تم مین ہی اور نہ ایذا دو مجکو اور نہ ورغلاؤ اور کافرون کو میری ایذا پر اسلیے کہ نہین تھا کوئی قبیلہ قریش کے قبیلون مین سے مگر کہ درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اونکے قرابت تھی اور بعضون نے

کہا کہ قربیٰ بمعنی تقرب الی اللہ کے ہی یعنی مگر یہ کہ دوست رکھو اللہ کو اور اوسکے رسول کو بیچ نزدیکی ڈھونڈنے اپنی کے طرف اوسکے ساتھ طاعت
اور عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سُدّی سے منقول ہی کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہی آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل
ہوئی یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ وہ محبت رکھتے تھے آل رسول سے اونکے لیے یہ ثواب فرمایا اور ظاہر یہ ہی کہ عام ہی ہر نیکی کے حق مین
جونسے نیکی کہ ہو مگر یہ کہ وہ نیکی شامل ہی اونکی محبت کو بھی واسطے ذکر ہونے اس نیکی کے پیچھے ذکر ہونے اونکی محبت کے بڑھاوین ہم الخ یعنی دو چند
وغیرہ کرین ہم اوسکو جیسے کہ اور جگہ فرمایا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ÷ یعنی
کون ہی وہ جو قرض دے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھا دے اللہ اوسکو اوسکے لیے کئی حصہ بہت بخشنے والا ہی یعنی اوسکے لیے
کہ گناہ کرے قدر شناس ہی اوسکے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ فضل اپنے کے اور بعضون نے کہا شکور کے معنی ہین توبہ قبول کرنے والے کے
اور باعث ہونے کے توبہ پر اور بعضون نے کہا شکور بیچ صفت اللہ تعالیٰ کے عبارت ہی اس سے کہ معتبر رکھتا ہی طاعت کو اور بہت دیتا ہی ثواب
اوسکا اور تفضل کرتا ہی اوسپر کہ ثواب دیتا ہی اوسکو ÷ بعض نے یعنی قریش کو چاہیے کہ مجکو دوست رکھین بسبب اسکے کہ افتخار اونکا اوپر عمل صلہ رحم
اپنے کے بہت ہی اور کوئی بطن قریش سے نہین ہی کہ مجکو اوسکے ساتھ قرابت نہووے پس لازم ہی کہ حق صلۂ رحم کا ساتھ میرے بجا لاوین اور میرے ساتھ
دشمنی نکرین اور میری امداد کرین دشمنون کے مقابلے مین امام ثعلبی نے نقل کیا کہ مشرکون نے جمع ہو کر آپسمین کہا کہ کچھ دریافت کیا تمنے کہ غرض محمدؐ کی
ادا ے اس رسالت سے بموجب گمان اپنے کے یہ ہی کہ کچھ مزدوری چاہتا ہی پس یہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو اکابر انصار نے کہا کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین مین ہمارے رہبر ہین عامل آپ کا قلیل ہی اور
مخارج بہت اگر فرماؤ تو کچھ اپنے اموال مین سے جمع کرکر آپکے سامنے لاوین ہم تو آپکی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے حاصل ہو یہ آیت اوتری
اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی آنحضرتؐ کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر خمس تقسیم کرنی چاہیے اور بعضو نے آل علیؓ اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد ہین قربیٰ سے اور بعضون کے نزدیک مراد قربیٰ سے تقرب ہی ساتھ خدا ے تعالیٰ کے یعنی دوست رکھو یہ کہ تقرب حاصل کرو ساتھ
خدا کے بسبب اعمال صالحہ کے اور بقول ے معنی آیت کے یہ ہین کہ دوست رکھو میری قرابت و عترت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت
اونکی کے اور وہ علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَهْلَ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ
اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ یعنی مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو بھاری و بزرگ چیزین کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ڈراتا ہون مین تمکو اللہ سے
بیچ حق اہل بیت اپنے کے اور حضرت حسنینؓ کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ
مَنْ اَحَبَّهُمَا یعنی یا اللہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اونکو کہ دوست رکھا
اونھون نے انکو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن و حسین سردار ہین نوجوانان بہشت کے اور باپ ان دونون کا بہتر ہی انسے اور حضرت عایشہؓ نے فرمایا
محبوب ترین لوگون کی یعنی عورتون مین سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین اور مردون مین سے خاوند اونکا اور بہت
حدیثین انکی محبت و فضائل مین آئی ہین اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلٰى مَحَبَّةِ نَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاحْشُرْنَا
عَلَيْهَا آمِيْنَ ۔ اور لازم ہونا انکی محبت کا مومنون پر کتنے ہی نصوص سے ظاہر ہی اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے مستجاب الدعوات
ہین خدا کے محبوبون اور نجات پانے والون سے ہین جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت کے محبوبون سے وہ ہین کہ جسکے ساتھ
آنحضرت کے صحابہ مین سے بغض نرکھتے ہون اور بے ادبی نکرتے ہون خصوصًا اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ مِنَ الْاِيْمَانِ ÷ یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان سے ہی اور مانند اسکے اونکی شان مین وارد ہین الا کچھ مفید نہین اسلیے
اہل بیت بھی مبغضان صحابہ سے بیزار ہین چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہی کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے دل مین حب صدیق کی

نہو گی ایک قطرہ اوسکو نہین دینے کا مین اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ اَنَا وَ اَبُو بَکرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثمَانُ فِی الجَنَّۃِ یعنی مین اور ابو بکر اور عمر اور عثمان جنت مین ہونگے آور اور دلیلین ان مطالب کی بہت ہین بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا وَاللہُ الھَادِی اِلَی الصَّوَابِ * غرض کہ محبت اہل بیت کی حلوا بے دود ہی اگر کوئی خار بغض کسیکا مقربان خدا اور رسول مقبول سے اوسمین نہ ملاوے * بحر مختصر * در منثور * اول مومن اور نیک کار بندون کو بشارت دے کر اپنے نبی کو خطاب فرمایا کہ تم ان کفار سے کہدو کہ ہم تمہارے ہی بھلے کو کہتے ہین ہمکو کچھ طمع نہین ہی تمہارے سمجھانے مین مگر فقط یہ چاہتا ہون کہ تم رعایت قرابت کی کر کر مجکو یا میرے قرابتیون کو ایذا نہ دو بلکہ محبت رکھو اور اسمین بھی تمہارا ہی بھلا ہی کہ ایک نیکی کروگے دہ چند یا زیادہ ثواب پاوگے بس نیکی کی دھن باندھو اور بری باتون سے باز آو کہ بلا شبہہ اللہ بخشنے والا قدر شناس ہی پھر از راہ توبیخ و سرزنش کے کفار کے حق مین فرماتے ہین کہ کیا نادانی کی باتین سکہتے ہین *

اَمْ یَقُولُونَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ

کیا کہتے ہین اسنے باندھا اللہ پر جھوٹھ سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر اور مٹا دے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہی سچ

بِکَلِمٰتِہٖ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اپنی باتون سے اوسکو معلوم ہی جو دلون مین ہی * موؔ

کیا کہتے ہین کافر کہ افترا کیا ہی پیغامبر نے خدا پر جھوٹ بس اگر چاہے خدا مہر رکھے تیرے دل پر اور نابود کرتا ہی خدا بیہودہ کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو ساتھ باتون اپنی کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی * تفسیر * یعنی اللہ اپنے اوپر کیون جھوٹ بولنے دے دل کو بند کر دے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور یونہی چاہیے تو کفر کو مٹا دے بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتون سے دین ثابت کرتا ہی اسواسطے نبی پر کلام بھیجا ہی * موؔ * کیا کہتے ہین الٹکو یا کہا گیا کیا ایسی جرأت کرتے ہین کفار مکے کہ نسبت کرتے ہین ایسے رسول کی طرف افترا کی پھر افترا بھی ایسا برا کہ اللہ پر افترا کرین جھوٹ کر دعوی رسالت کا اور قرآن کے اوتر نے کا جھوٹ موٹ بنالین یہ کبھی نہین ہو سکتا اوس جیسے شخص سے پس اگر چاہے اللہ مہر رکھدے تیرے دل پر یعنی مضبوط کر دے دل کو ساتھ صبر کے اونکے ایذا دینے پر ساتھ اثبات وغیرہ کے تو کہ نہ داخل ہوا وسمین رنج بسبب جھٹلانے اونکے کے اور کیا اللہ نے ایسا ہی اور مٹاتا ہی اللہ بیہودہ کو یعنی شرک کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو یعنی ظاہر کرتا ہی اسلام کو اور ثابت کرتا ہی اوسکو ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ اوس کتاب اپنی کے کہ اوتاری اپنے نبی کی زبان پر اور موجب صاحب ارک کے ترجمہ یَمْحُ اللّٰہُ اور یُحِقُّ الْحَقَّ کا یون چاہیے اور مٹا دیگا اللہ باطل کو اور ظاہر و ثابت کریگا اسلام کو اسلیے کہ ایک تو جملہ بل ہو وعدہ مطلق سے کہ حاشیے مین لکھا ہی یہ بات سمجھی جاتی ہی اور دوسرے بعد تفسیر یحق الحق کے لکھا ہی وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَمَحَا بَاطِلَھُمْ وَاَظْھَرَ الْاِسْلَامَ یعنی اور تحقیق کیا اللہ نے یہ بس مٹایا اونکے باطل کو اور ظاہر کیا اسلام کو حاصل یہ کہ انھون نے معنی استقبال کے لیے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب وغیرہم نے معنی حال کے لیے ہین جیسا کہ اونکے ترجمون سے سمجھا گیا اور خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی یعنی جانتا ہی جو کچھ تیرے سینے مین ہی اور اونکے سینون مین ہی بس موافق اوسکے جزا سزا دیگا * مل * اور تفسیر کشاف سے معلوم ہوتا ہی کہ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ الخ کے دونون معنی صحیح ہین یعنی حال کے بھی اور استقبال کے بھی کہ لکھا ہی پھر فرمایا اور اللہ کی عادت سے یہ ہی کہ مٹاتا ہی باطل کو اور ثابت کرتا ہی حق کو ساتھ کلمات اپنے کے یعنی ساتھ وحی اپنی کے اور ساتھ حکم اپنے کے مانند قول اللہ تعالی کے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ یعنی بلکہ ڈالیں گے ہم یعنی لاوینگے اور غالب کرینگے ہم حق کو یعنی ایمان کو باطل پر یعنی کفر پر بس سر کچلے گا

حق باطل کا یعنی دفع کریگا اوسکو بس حاصل معنی آیت یمحُ اللہ الخ کے یہ ہین کہ اگر ہوگا محمد مفتری جیسا کہ یہ گمان کرتے ہین تو البتہ کھولدیگا
اللہ اوسکے افترا کو اور نابود کریگا اوسکو اور غالب کریگا حق کو اوسکے باطل پر پس دفع کریگا حق باطل کو اور جائز ہی یہ کہ ہو وعدہ واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مٹادیگا اللہ اوس باطل کو کہ کفار اوسپر ہین یعنی بہتان اور تکذیب کو اور ثابت کریگا اوس حق کو کہ تو
اوسپر ہی ساتھ قرآن کے اور حکم اپنے کے کہ نہین مل سکتا یعنی مدد کریگا میری اوسپر اور قتادہ سے یختم علیٰ قلبک کے معنی منقول ہین کہ
بھلادیگا اللہ قرآن کو اور منقطع کریگا تجھسے وحی یعنی اگر افترا کریگا اللہ پر جھوٹ تو کیا جاویگا ساتھ اوسکے یہ اور مراد کلمات سے وحی ہی یا حکم قضا یا کلمہ
یا کلمۂ اسلام کہ اوسکو بلند کیا اور بیہودہ مطلبون کو نابود کیا اور معالم وغیرہ مین ابن عباس سے منقول ہی کہ جب آیت قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی نازل ہوئی تو ایک جماعت کے دلون مین خطرہ آیا کہ پیغمبر ہمکو اپنے اقربا کی دوستی کی رغبت دلاتے ہین تو بعد اوسکے
محکوم علی وغیرہ کے ہون جبرئیل نے اونکے اتہام سے آنحضرت کو خبر دی ساتھ اوتارنے آیت اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ کے اور
آنحضرت نے اوس جماعت کو خبر دی اونہون نے کہا یارسول اللہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تم راست گو ہو ہمنے اس اندیشے سے توبہ کی آیت
وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ اوتری ❊ **بحث** ❊

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

اور وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہو ❊ **مو**

اور وہ ہی وہ جو قبول کرتا ہی توبہ کو اپنے بندون سے اور درگذر کرتا ہی برائیون سے اور جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم ❊ **تفسیر** ❊ یعنی نبی پیغام
پونہچاتا ہی اور بندون کو سب معاملت اپنے رب سے ہی ❊ **مو** ❊ توبہ یہ ہی کہ رجوع کرے گناہ سے اور ترک واجب سے زمانہ حال مین اور
نادم ہو اوسپر نسبت زمانہ ماضی کے اور قصد کرے کہ آیندہ کو پھر کبھی نہین کرنے کا اور اگر بندے کا حق ہو تو بغیر اوسکی رضا کے
چھٹکارا نہین اور روایت کی جابر نے کہ ایک اعرابی داخل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اور تکبیر کہی یعنی نماز کی پس جب فارغ ہوا وہ اپنی نماز سے تو کہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ ای شخص جلدی
چلانی زبان ساتھ استغفار کے توبہ کذابین کی ہی اور توبہ تیری محتاج ہی اور توبہ کی پس کہا اوسنے ای امیر المومنین پھر توبہ کیا ہی کہا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اسم ہی کہ واقع ہوتا ہی چھہ معانی پر یعنی چھہ باتین ہون جب توبہ کہلائیگی زمانہ گذشتہ مین جو گناہ کیے ہین
اوسپر ندامت ہو اور فرائض جو ضائع ہوئے ہون اونکی قضا کرے اور حقوق لوگون کے واپس کرے اور گھلاوے نفس کو طاعت مین جیسا کہ
پرورش کیا ہی اور فربہ کیا ہی تونے اوسکو معصیت مین اور چکھاوے نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھایا ہی اوسکو مزہ گناہ کا اور رووے
بدلے ہر ہنسنے کے اور سری سقطی سے ہی کہ توبہ کہتے ہین صدق عزیمت کو ترک گناہون پر اور رجوع کرنے کو طرف علام الغیوب کے اور غیر سری
سے منقول ہی کہ توبہ یہ ہی کہ نہ پاوے حلاوت گناہ کی دل مین وقت یاد کرنے اوسکے اور سہیل سے ہی کہ توبہ انتقال کرنا ہی احوال بد سے طرف
احوال نیک کے اور جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ہی کہ توبہ یہ ہی کہ موندہ پھیرے ماسوی اللہ سے اور کہا بعضے اولیاء اللہ نے کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب
توبہ کرے تو دس چیزین بجا لاوے استغفار کرے زبان سے اور ندامت ہو دل مین اور دور کرے گناہ کو بدن سے اور قصد کرے اسپر کہ نہین کرینگا
مین گناہ کبھی اور حب آخرت ہو اور بغض دنیا اور قلت کلام اور قلت کھانے کی اور قلت پینے کی تو کہ فارغ ہو علم حاصل کرنے کے لیے اور
قلت سونے کی کہ متقیون کی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ
یعنی تھے وہ ساتھ اس صفت کے کہ سوتے تھے تھوڑی سی دیر رات سے اور نماز پڑھتے تھے اکثر رات اور وقت سحرون کے وہ استغفار کرتے تھے
یعنی کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی یا اللہ بخشدے ہمارے لیے گناہ اور زہری سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَهُوَ الَّذِیْ

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ عُبادہ سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتھ توبہ بندے اپنے کے ایک تمہارے سے کہ پاوے سواری گم ہوئی اپنی اوس جگہہ مین کہ ڈرتا ہی اس سے کہ ہلاک کرے اوسکو اوسمین پیاس انتہی ✤ اور درگذر کرتا ہی برائیون سے یعنی سوائے مشرک کے معاف کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بدون توبہ کے بھی اور جانتا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہو یعنی قسم توبہ اور معصیت سے اور لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ پر وقف نہین ہی یعنی آیت نہی واسطے عطف کے اور اتصال معنی کے ✤ قال کشاف ✤ درمنثور

✤ منہیات ✤

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

اور دعا سنتا ہی ایمان والون کی جو بھلے کام کرتے ہین اور بڑھتی دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہین اونکو سخت مار ہی ✤

اور قبول کرتا ہی دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور کافرون کے لیے ہی عذاب سخت ✤ تفسیر ✤ یعنی جب دعا کرتے ہین وہ اوس سے قبول کرتا ہی دعا اونکی اور دیتا ہی اونکو جو کچھ کہ طلب کرتے ہین اور زیادہ دیتا ہی اونکے مطلوب سے از راہ تفضل کے اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین وَيَسْتَجِيْبُ لِلَّذِيْنَ پس حذف کیا گیا لام احسان ہی کہا اللہ نے اور کرم قبول کرتا ہی توبہ اونکی جب توبہ کرتے ہین اور معاف کرتا ہی گناہ اونکے اور قبول کرتا ہی دعا اونکے لیے جب دعا کرتے ہین اوس سے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اوس چیز سے کہ مانگتے ہین اور ابراہیم بن ادہم سے منقول ہی کہ کہا لوگون نے اونسے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ دعا کرتے ہین ہم اللہ سے پس نہین قبول کیجاتی کہا ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا تمکو پس نہ جواب دیا تمنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کامون کے کرنیکو اور بری باتون سے باز آنیکو کہا پس نہ کہا مانا تمنے اوسکا پھر پڑھی یہ آیت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ✤ یعنی اور اللہ بلاتا ہی تمکو طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کامون کی اور قبول کرتا ہی اللہ دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے یعنی پہلی آیت سے اللہ کا پکارنا ثابت ہوا اور دوسری آیت سے قبول کرنا اللہ کا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونون آیتون سے یہ ہوا کہ اللہ بہشت کے کامون کی طرف بلاتا ہی جو اوسکا کہا مانتا ہی اوسکی دعا قبول کرتا ہی اور جو اوسکا کہا نہ مانے کیا توقع رکھے قبولیت دعا کی سلمۃ بن سبرہ سے روایت ہی کہ کہا وعظ کہا ہمارے آگے معاذ نے پس کہا تم مومن ہو اور تم اہل جنت ہو واللہ بلاشبہہ مین امید رکھتا ہون کہ ہووینگے بہشت مین تمام وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہین فارس و روم مین اسلیے کہ ایک اونکا کرتا ہی عمل خیر پس کہتا ہی دوسرا اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنی اچھا کام کیا تونے برکت دے اللہ تجھمین اچھا کام کیا تونے رحم کرے تجپر اللہ اور اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ✤ اور ابراہیم نخعی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ کہ کہا شفاعت قبول کیجاویگی اونکی اونکے بھائیون کے بھائیون کے حق مین یعنی اونکے بھائیون کے جو بھائی رشتے کے یا دودھ شریک ہونگے اونکے حق مین بھی شفاعت اونکی قبول کیجاویگی پس یہ مراد ہی وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ سے عذاب سخت ہی یعنی آخرت مین ✤ قال کشاف ✤ درمنثور کافر اور مومنون کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کرکر اب ایسا و مطلب بیان کرتے ہین مومنون کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت دیکھکر طمع نکرین اللہ کا فعل خالی حکمت سے نہین ✤

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

اور اگر پھیلادے اللہ روزی اپنے بندون کو تو دھوم اوٹھاوین ملک مین پر اوتارتا ہی ناپ کر جتنی چاہتا ہی بیشک وہ اپنے بندون کی خبر رکھتا ہی دیکھتا ہی

اور اگر فراخ کرتا خدا روزی اپنے بندون پر تو البتہ فساد کرتے زمین مین و لیکن اوتارتا ہی موافق اندازے کے جو کچھ چاہتا ہی تحقیق خدا اپنے بندون کے حال کا دانا بینا ہی ✤ تفسیر ✤ اگر فراخ کرتا الخ یعنی اگر غنی کرتا سب بندون کو اور لَبَغَوْا البغی سے ہی بمعنی ظلم کے یعنی

ظلم کرتے آپسمین ایک دوسرے پر اسلیے کہ غنا سبب سرکشی اور ظلم کا ہی اور کفایت کرتا ہی حال فرعون یا قارون کا عبرت ہونے مین اور
اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ زَهْرَةُ الدُّنْیَا وَكَثْرَتُهَا یعنی بڑے ڈر کی
چیز کہ جس سے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے حق مین زینت و تازگی دنیا کی ہی اور کثرت اوسکی یا لَبَغَوْا یعنی سے ہی یعنی تکبر سے یعنی البتہ تکبر کرتے
زمین مین اور کرتے وہ کام کہ تکبر سے پیدا ہوتے ہین یعنی فساد کرتے اور نام و نمود و عالی قدری کے طالب ہوتے کہا ابن عباس نے کہ بغی لوگونکی
طلب کرنا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرنا سواری کا بعد سواری کے اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضون نے کہ اوتری یہ آیت
اہل صفہ کے حق مین آرزو کی تھی اونھون نے وسعت رزق اور تونگری کی کہا خباب بن ارت نے کہ ہمارے حق مین نازل ہوئی یہ آیت اور سبب
اسکا یہ ہوا کہ ہمنے نظر کی طرف اموال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کے پس آرزو کی ہمنے اونکی پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
دانا بینا ہی یعنی جانتا ہی احوال اونکا پس موافق اندازے کے دیتا ہی اونکو جسقدر مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور
غنی بھی کرتا ہی اور باز رکھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب اونکے حال کے اوسکی
حکمت ربانیہ کے نزدیک ہوتا ہی اوسقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گناہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہو جاتے پھر اگر
کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے لوگون کو کہ فراخ رزق ہوتے ہین باوجود بغی کے اور بعضون کو دیکھتے ہین کہ بغی رکھتے ہین بدون فراخی کے
پس شرط مذکور کیون لگائی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات کم ہوتی ہی اور اسمین کچھ شک نہین کہ بغی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی
کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرض کہ یہ فرمایا بنابر اکثر و اغلب کے اور قلیل کا کچھ اعتبار نہین ؛ ملا کشاف ؛ معا ؛ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم ہی اللہ کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو ؛ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ اون چیزون کے سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہی
کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
بانتظار وحی کے دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت
نے اپنے چہرۂ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی
یعنی اور اچھا جانا اوسکو اوس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اوس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جلہ بھلائی سے ہی اور اوس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین
اوگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس چیز سے کہ اوگاتی
بہار قسم گھاس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب مرنے کے پہونچتا ہی مگر کھانے والا
جانور گھاس سبز کا اس طرح کہ کھاے گھاس یہانتک کہ تن گئین کوکین اوسکی بیٹھا سامنے ٹکیہ آفتاب کے یعنی عادت ہی جانور کی کہ جب ہاضمے سے
پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسے کہ فرمایا پس
پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اپھارا پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور
نرم و رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے مال کو
ساتھ حق اوسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق یعنی مصرف اوسکے کے کہ واجب ہی یا مستحب پس اچھا

مدد کرنے والا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکے کے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا
وہ مال گواہ اور دلیل اوسپر یعنی اوسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کین یہ دونون حدیثین بخاری مسلم نے ✤ف✤ تازگی
اور خوبی اور زینت دنیا کی جو کہ ہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر
اسسے کہ کثرت تمھارے اموال کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھیگی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد
مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اون چیزون کے کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے
سامان طیار کرنے موت کے سے اور پھر پھیرا الخ یعنی کھاتا ہی اور بدہضمی ہوتی ہی اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہی اور پھر کھاتا ہی یہ تمثیل ہی حال اوس
شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت پہونچتا ہی بسبب غلبۂ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہی آدمی زاد
کی طبیعت مین لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور ندامت
کرتا ہی اور واسطے پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج اپنے نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف
حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوس سے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نپائی اور ساتھ
قیاس اون دونون قسمون ذکر کی گئین کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا سے بے رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پونہچانے والا بھلائیون کے کرنے مین ایک نے
یعنی سابق نے ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے نے یعنی مقتصد نے آلودہ کیا و لیکن دھو ڈالا اور تیسرے نے یعنی ظالم نے ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے
گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ
اور بغیر حق اوسکے کے یعنی بغیر احتیاج کے طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضامندی مین اور مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور
سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبے حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب
نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور پیٹ بہت پھول جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا و الا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی
کہا اونھون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اوسکو اور کہان خرچ کرتا ہی اوسکو ✤ح✤ ع✤ روایت ہی انس سے کہ انھون نے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے جبرئیل ع سے اونھون نے اللہ تعالی سے کہا جبرئیل ع نے کہ فرماتا ہی اللہ عز و جل کہ جسنے اہانت کی میرے ولی کی
پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو اور بلاشبہہ مین غصے ہوتا ہون اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اور نہین تقرب ڈھونڈھا
طرف میری میرے بندے مومن نے مانند ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ مومن تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میری
ساتھ نوافل کے یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو ہوتا ہون مین اوسکے لیے سماعت
اور بصارت اور ہاتھ اور تایید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھسے قبول کرتا ہون مین دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھسے کچھ دیتا ہون مین اوسکو اور
نہین تردد کرتا مین اپنے بندے کے لیے کسی چیز مین کہ مین کرنے والا ہون اوسکو مانند تردد کرنے لینے کے بیچ قبض کرنے اپنے بندے مومن کی
روح کے مکروہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجکو ناگوار ہوتا ہی آزردہ ہونا اوسکا اور مرنے سے چارہ ہی نہین اوسکو اور بلاشبہہ بعضے میرے مومن بندون
مین سے البتہ وہ ہی کہ مانگتا ہی مجھسے ایک قسم عبادت سے پس باز رکھتا ہون مین اوسکو اوس سے اس سبب سے کہ نہ داخل ہو اوسکے دل مین عجب
پس خراب کرے اوسکو اور بعضے میرے مومن بندون مین سے البتہ وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کرون مین اوسکو
تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کرون مین اوسکو

تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بہ تحقیق بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیمار کردون
اوسکو تو خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بہ تحقیق بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر بیماری اور اگر
تندرست کردون مین اوسکو تو البتہ خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ بلاشبہ مین ہی تدبیر کرتا ہون اپنے بندون کے امر کی بسبب جاننے اپنے کے
اونکے دلون کے حال کو بلاشبہ مین علیم و خبیر ہون ✤ **درمنثور** ✤ **تنبیہ** ✤ صدق اللہ وصدق الرسول فراخی
رزق مین ثابت قدم رہنا بڑے مردون کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہی کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین پس بقدر حاجت ہی کے ملنے تو تو
رجوع رہتا ہی خدا کی طرف والا کیا ٹھکانا ہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف
فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے یا ایہا الناس ھلموا الی ربکم ما قل وکفی خیر
مما کثر والہی یعنی ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کردے
یاد الہی سے ✤ اور فرمایا کیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر بھیگنے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا دار نہین سالم
رہتا گناہون سے اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو تو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو
یعنی استسقا والے کو پانی سے ✤ اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور
برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی ✤ اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالی
اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے ✤ **مشکوۃ** ✤ مومنون کو تسلی دے کر اب گویا فرماتے ہین کہ موافق اندازے کے دینا
یہ تمہارے ہی بھلے کے لیے ہی والا ہمارے کارخانہ قدرت مین کچھ کمی نہین ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو ✤

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝

اور وہی ہی جو | اوتارتا ہی | مینہہ | پیچھے اس سے کہ آس توڑ چکے | اور پھیلاتا ہی اپنی مہر | اور وہی ہی کام بنانے والا خوبیون سراہا ✤ صفا

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارتا ہی مینہہ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی اور وہ ہی کارساز ستودہ کار ✤ **تفسیر**
بعد اسکے کہ ناامید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی اونکے لیے کہا مقاتل نے کہ روکا اللہ تعالی نے مینہہ اہل مکہ سے
سات برس یہان تک کہ ناامید ہوئے پھر اوتارا اللہ تعالی نے مینہہ پس یاد دلائی اونکو نعمت اپنی اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنی برکتین مینہہ کی
اور منافع اوسکے اور وہ چیز کہ حاصل ہوئی ہی بسبب اوسکے قسم ارزانی وغیرہ سے اور کہا لوگون نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ سخت ہوا قحط
اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ برسائے گئے اب یعنی عنقریب ہی کہ برستا ہی بموجب اسی آیت کے یہ فرمایا اور روایت مین
آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا امیر المومنین روکا گیا مینہہ اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمر نے برسائے گئے تم اب
پھر پڑھی یہی آیت وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا ✤ جائز ہی یہ کہ مراد ہو رحمت اوسکی سے رحمت اوسکی ہر چیز
مین گویا کہ فرمایا کہ اوتارتا ہی اللہ رحمت کہ وہ مینہہ ہی اور پھیلاتا ہی سوائے اوسکے اور رحمت واسعہ اپنی حمید یعنی تعریف کیا گیا ہی اسپر تعریف
کرتے ہین اوسکی اہل طاعت اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو دعائین نہین پھیری جاتی ہین ایک تو دعا نزدیک اذان کے اور دوسری
دعا نیچے مینہہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور قبول کیجاتی ہی دعا چار جگہ نزدیک ملنے صفون
کے اسکی راہ مین اور وقت اوترنے مینہہ کے اور نزدیک اقامت صلوۃ کے اور نزدیک دیکھنے کعبے کے ✤ ملا ✤ **درمنثور** ✤

ربع ع ۳

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝

اور ایک اوسکی نشانی ہی بنانا آسمانون کا | اور زمین کا | اور جتنے بکھیرے ہین اون مین | جانور | اور وہ | جب | چاہے ان سب کو | اکٹھا کرسکتا ہی ✤ معا

اور نشانیون قدرت اوسکی سے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا اوس چیز کا کہ پھیلائی ہی درمیان ان دونون کے قسم جانورون سے
اور وہ اوپر جمع کرنے اونکے کے جسوقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے توانا ہی ✤ تفسیر ✤ دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلے زمین
قسم انسان وغیرہ سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ کے کہا دابہ سے مراد آدمی اور فرشتے ہین ✤ جلالین ✤ درمنثور ✤

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ○

اور جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا اوسکا جو کمایا تمھارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت ✤ موضح ✤

اور جو کچھ کہ پہونچے تمکو قسم مصیبتون سے پس بسبب اوس گناہ کے ہی کہ عمل مین لائے ہاتھ تمھارے اور درگذر کرتا ہی اللہ بہت سے ✤ تفسیر ✤
یہ خطاب عاقل بالغ لوگون کو ہی کہ گنہگار ہون یا نیک مگر نبی داخل نہین اور لڑکے اونکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی آگئی اور قبر کی
اور آخرت کی ✤ موضح ✤ مصیبت سے مراد غم اور الم اور ناگوار چیزین ہین اور خطاب وَمَا أَصَابَكُمْ مین مومنون کو ہی بسبب اوس گناہ کے ہی کہ
یعنی بسبب تقصیر و گناہون کے ہی کہ کیے تمنے اور نسبت کیا اونکو ہاتھون کی طرف اسلیے کہ اکثر افعال ہاتھون ہی سے ہوتے ہین اور بڑے ہین
اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہین تناسخ یعنی آواگون کے پس وہ کہتے ہین کہ اگر نہوتی اطفال کے لیے ایک حالت کہ تھے اوسپر پہلے اس حالت کے
تو ثواب و رنج نہ اوٹھاتے اور ہم کہتے ہین کہ یہ آیت مخصوص ہی ساتھ مکلفین کے ساتھ سیاق و سباق کے اور وہ یہ ہی وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ✤
اور درگذر کرتا ہی بہت سے یعنی بہت سے گناہون سے پس نہین عذاب کرتا اوپر یا بہت سے لوگون سے پس نہین سزا دیتا اونکو جلدی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہی کہ نہین ہی پھڑکنا رگ کا اور نہ کھرینچ لکڑی کی اور نہ زخم پتھر کا مگر بسبب گناہ کے اور البتہ وہ گناہ کہ درگذر کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہین
اور کہا ابن عطا نے کہ جسنے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پہونچے اوسکو فتنے اور مصیبتین بسبب کرتوت اوسکے کے ہین اور جو کچھ کہ عفو کر دیا اوس سے اوسکے مولا نے
بہت ہی ہو اوہ کم نظر کرنے والا بیچ احسان رب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ کو لازم ہی واسطے تقصیرات اپنے کے ہر وقت یعنی
بہرحال و ہر وقت قصور مند ہی اور تقصیرات اوسکی طاعات اوسکی مین بہت ہین بنسبت تقصیرات اوسکی کے وقت گناہون اوسکے مین اسلیے
کہ تقصیر معصیت مین ایک دم کرہی اور تقصیر طاعت مین کئی وجہون کرہی مانند ریا اور عجب اور مکر و فریب وغیرہ کے اور اللہ تعالی ہلاک کرتا ہی اپنے
بندے کو اوسکی تقصیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتون کے تو کہ ہلکا کرے اوس سے بوجھ گناہون اوسکے کا قیامت مین اور اگر نہوتا عفو
و رحمت اوسکی البتہ تو ہلاک ہو جاتا اول قدم مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونھون نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس سے
عفو کیا گیا گناہ دنیا مین عفو کیا گیا اوس سے آخرت مین اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا مین نہین دوبارہ کیا جاویگا اوسپر عذاب آخرت مین
اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت قرآن مین بڑی ہی امید کی ہی مومنون کے لیے اسلیے کہ کریم نے جب سزا دی ایکبار نہین سزا
دیگا دوبارہ اور جب عفو کیا نہین پھیریگا وہ گناہ ✤ معالم ✤ جلالین ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی
کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین کھرینچ لکڑی کی اور نہ پھسلنا قدم کا اور نہ پھڑکنا رگ کا مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ درگذر کرتا ہی
اللہ اوس سے بہت ہی کہا علی بن ابی طالب نے کیا نہ خبر دون مین تمکو افضل آیت کی اللہ عزوجل کی کتاب سے کہ بیان کیا ہمسے اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ ہی وَمَا أَصَابَكُمْ الخ فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کرتا ہون مین اسکی تیرے لیے ای علی جو کچھ کہ پہونچتا ہی تمکو مرض
یا عذاب یا بلا دنیا مین پس بسبب گناہون کے ہی کہ کیے ہاتھون تمھارے نے اور اللہ عزوجل اکرم ہی اس سے کہ دوبارہ کرے اونپر عذاب آخرت مین
اور جو کچھ کہ عفو کیا اللہ نے اوس سے دنیا مین پس اللہ بڑا بردبار ہی اس سے کہ عذاب کرے بعد عفو اوسکے کے اور ابی موسی سے ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پہونچتی کسی بندے کو سختی زیادہ یا کم مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی اور پڑھی یہ آیت وَمَا
أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ○ اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ داخل ہوئے اونکے پاس

کوئی بار اونکے اس حال مین کہ مبتلا کیے گئے تھے وہ بدنی بیماری مین پس کہا ہم غمگین ہین تمھارے لیے بسبب دیکھنے بیماری کے کہا پس خوش
ہون اسلیے کہ دیکھتے ہین ہم گناہ اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی آیت وَمَآ اَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ○ اور ضحاک سے ہی کہ کہا نہ سیکھا کسینے قرآن پھر بھول گیا اوسکو مگر بسبب کرنے گناہ کے پھر پڑھی
یہ آیت وَمَآ اَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ + اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہی قرآن کے بھولنے سے اور حضرت ابوبکر
کی بیٹی اسما نام سے منقول ہی کہ اونکے سر مین درد تھا پس رکھتی تھین ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کہتی تھین یہ درد بسبب گناہ میرے کے ہی اور جو کچھ کہ
بخشتا ہی اللہ بہت ہی + در منثور + اور بیان ہوا تھا کہ بہت سے گناہون سے اللہ درگذر کرتا ہی اب بیان فرماتے ہین کہ یہ درگذر کرنا کچھ از راہ عاجزی کے
نہین ہی بلکہ محض عنایت و پرورش ہی ہماری اگر ہم گرفت ہر بات پر کرین تو کون تمھاری کارسازی اور مددگاری کر سکتا ہی ++

وَمَآ اَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

اور تم تھکانے والے نہین بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین تمکو اللہ کے سوائے کام بنانے والا نہ مددگار + موضح

اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے زمین مین اور نہین ہی تمھارے لیے سوائے خدا کے کوئی کارساز اور نہ مددگار + تفسیر + عاجز کرنے والے
یعنی جو کچھ ہمنے مصیبتین مقدر کین ہین چاہیے تم اونسے بھاگ سکو اور ہمکو تھکا دو سو ممکن نہین اور نہ مددگار کہ دفع کرے تمسے عذاب
جب کہ اوترے وہ تمپر + موضح + بیچ مین ایک جملہ معترضہ بیان فرماکر پھر اپنی قدرتین بیان فرمانی شروع کین +

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ○ اِن يَشَاْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ

اور ایک اوسکی نشانی ہی چلتے جہاز دریا مین جیسے پہاڑ اگر چاہے تھام دے باو پھر رہ جاوین سارے دن ٹھہرے اوسکی پیٹھ پر مقرر

فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ○

اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے + موضح

اور نشانیون قدرت اوسکی سے جہاز ہین چلنے والے دریا مین مانند پہاڑون کے اگر چاہے ٹھہرا رکھے باو کو پس ہوجاوین جہاز ٹھہرنے والے
دریا کی پیٹھ پر تحقیق اس مقدمے مین البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے + تفسیر + ہر صبر کرنے والے کے
اوسکی بلا پر اور شکر کرنے والے کے نعمتون پر مراد اس سے مومن مخلص ہی کہ صبر کرتا ہی سختی پر اور شکر کرتا ہی نرمی مین پس ایمان کے دو ٹکڑے ہین
ایک ٹکڑا شکر ہی اور ایک ٹکڑا صبر کہا شعبی نے کہ شکر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور صبر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہی اور
پڑھا شعبی نے یہ جملہ آیت کا اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ + اور یہ جملہ اور آیت کا وَاٰيٰتٍ لِّلْمُوقِنِينَ
یعنی اور نشانیان ہین یقین کرنے والون کے لیے یا صبار اوسکی طاعت پر اور شکور اوسکی نعمت کے + جلالین + در منثور +

اَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ ○

یا تباہ کر دے اونکو لوگون کی کمائی سے اور معاف بھی کرے بہتون کو + موضح

یا اگر چاہے ہلاک کر دے اہل جہازون کو بسبب اوس چیز کے کہ کیا اور درگذر کرتا ہی تقصیرات بہت سے + تفسیر + اَوْ يُوبِقْهُنَّ کا عطف
یُسْکِن پر اور معنی یہ ہین کہ اگر چاہے تھانب رکھے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا چلاوے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز بسبب
جھکڑ ہولنے کے بسبب اوس چیز کے کہ کیا یعنی گناہون سے اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس نہ سزا دے اونپر + مدارک +

وَّيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ○

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اونکو بھاگنے کی جگہ + موضح

تو بدلے اونسے اور تو جان لیں وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین ہماری آیتون مین کہ نہین ہی اونکے لیے کوئی جگہ خلاصی کی * تفسیر *
جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہین اوسوقت عاجز ہوجاوینگے * ص * ہماری آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین محیص یعنی جگہ بھاگنے
کی اونکے عذاب سے * مل * یعنی تو کہ جان لیں وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین قرآن کو جسوقت کہ جاوین طرف اسکے بعد بعث کے یہ کہ نہین ہی جگہ بھاگنے کی
اونکے لیے اللہ کے عذاب سے * معا * جب اللہ تعالی اپنی صفتین بیان فرماچکا تو مقصود اصلی کی طرف رجوع فرمائی کہ ہماری صفتین جب معلوم کرچکے تو اس
دنیا غدارہ مکارہ فانیہ کی طرف نہ رجوع رکھو بلکہ ہماری طرف رجوع کر کر طالب ثواب کے ہو کہ وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہی *

فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○

سو جو ملا ہی تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہی دنیا کے جیتے اور جو اللہ کے ہان ہی بہتر ہی اور رہنے والا واسطے ایمان والون کے جو اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین * مو *

پس جو کچھ کہ دیا گیا تمکو ہر قسم سے کہ تھوڑا اسا ایک حصہ ہی زندگانی دنیا سے اور جو کچھ کہ نزدیک خدا کے ہی بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہی واسطے اونکے کہ ایمان لائے
ہین اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین * تفسیر * شیء سے مراد ہی مال و متاع دنیا کا ایک حصہ ہی زندگانی دنیا سے نہ توشہ آخرت کا ہی اور
جو کچھ اللہ یعنی ثواب اسمین بیان ہی اسکا کہ مومن اور کافر دونون برابر ہین اس بات مین کہ دنیا فائدہ اوٹھانے کی چیز ہی دونون کے لیے کہ فائدہ اوٹھاتے ہین
اوس سے پس جب پھرینگے طرف آخرت کے تو جو کچھ کہ اللہ کے پاس بھلائی ہی سو مومنون ہی کے لیے ہی اور کفار اوس سے بالکل محروم ہونگے * معا *
ایک دفعہ حضرت ابوبکر رض نے سارا مال اپنا اللہ دے دیا او سپر ملامت کی لوگون نے اونکو پس نازل ہوئی اونکے حق مین یہ آیت * مل *

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ○

اور جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی سے اور جب غصہ آوے وہ معاف کرتے ہین * مو *

اور واسطے اونکے کہ پرہیز کرتے ہین گناہون کبیرہ سے اور بیحیائیون سے اور جب کہ غصے مین آتے ہین وہ بخشدیتے ہین * تفسیر * ابن عباس سے
منقول ہی کہ کبائر الاثم شرک ہی اور جن چیزون مین برائی بہت ہو پس وہ فاحشہ ہی مانند زنا کے اور کہا مقاتل نے وہ گناہ کہ لازم کرے حد کو اور جب
غصے مین آتے ہین یعنی بسبب امور دنیا کے وہ بخشدیتے ہین یعنی وہ خاص ہین ساتھ بخشدینے کے حالت غضب مین * مل * معا *

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○

اور جنھون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز اور اونکا کام ہی مشورے سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین * مو *

اور واسطے اونکے کہ قبول کیا فرمان پروردگار اپنے کا اور برپا رکھا نماز کو اور کام اونکا آپسکی مشورت سے ہوتا ہی اور اوس چیز سے کہ دی ہمنے اونکو
خرچ کرتے ہین * تفسیر * نازل ہوئی یہ آیت انصار کے حق مین کہ بلایا اونکو اللہ عزوجل نے واسطے ایمان لانے کے اپنے پر اور واسطے
طاعت اپنی کے پس مانا اونھون نے حکم اوسکا اس طرح کہ ایمان لائے او سپر اور طاعت کی اوسکی اور برپا رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے
پانچون نمازین بہت اچھی طرح اور کام اونکا یعنی جس کام کا اونکے دل مین ارادہ ہوتا ہی اوسمین نری اپنی ہی عقل کو دخل نہین دیتے اور جلدی
نہین کر بیٹھتے اوسمین بلکہ جمع ہوکر مشورہ کرتے ہین جو کچھ مشورے مین مناسب ہوتا ہی وہ کرتے ہین حسن بصری رح سے منقول ہی کہ نہین مشورہ کیا
کسی قوم نے کبھی مگر کہ راہ دکھائی گئی وہ واسطے اچھے اور مناسب امر اپنے کے * اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ اگر امور نازل ہونگے یعنی حادثے درپیش آتے رہینگے ہمپر یعنی ایسے کہ نہین نازل ہوا اوسمین قرآن اور نہین سنا گیا آپ سے اوسمین کچھ فرمایا جمع کرنا
اونکے لیے عابدون کو مسلمین امت سے اور کر نا تم اونکو آپس کی مشورت سے اور نافرمائی کر تم اوسمین ساتھ ایک رائے کے اور ابوہریرہ سے ہی طرح مرفوع

۵۱ قولہ شوریٰ ای ذو شوریٰ والشوریٰ مصدر کالفتیا بمعنی التشاور ۱۲

استرشدوا العاقل ترشدوا ولا تعصوہ فتندموا یعنی مشورہ پوچھو عاقل سے راہ دکھائے جاوگے اور نافرمانی کرو اوسکی پس ندامت اوٹھاوگے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جسنے ارادہ کیا ایک امر کا پس مشورہ کیا اوسمین اور جاری کیا وہ کام راہ دکھایا جاویگا واسطے مناسب امور کے ❊ کہا سلیمان بن داود نے اپنے بیٹے سے کہ ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر خوف خدا کو اسلیے کہ اوس پر مدار ہی ہر چیز کا ای بیٹے میرے نہ کر کوئی کام یہانتک کہ مشورہ لیوے تو داناسے پس جب تو کریگا یہ تو غمگین نہین ہوویگا اوسپر ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر حبیب اول کو اسلیے کہ حبیب اخیر نہین برابر ہوویگا اوسکے یعنی قدیمی دوست سے جو کام نکلتا ہی وہ نئے سے نہین نکلتا ❊ خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی طاعت مین مل ❊ در منثور ❊

وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَہُمُ الۡبَغۡیُ ہُمۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ○ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ

اور وہ لوگ کہ جب اونپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے

فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ○

سو اوسکا ثواب ہی اللہ کے ذمے بیشک اوسکو خوش نہین آتے گنہگار ❊ مو ❊

اور واسطے اون لوگون کے کہ جب پہونچے اونکو تعدی بدلا لیتے ہین یعنی اگر ایک ضعیف پر ظالم تعدی کرے تو بزرگ قبیلے کے متفق ہون اور بدلا لین واللہ اعلم اور سزا بدی کی بدی ہی مانند اوسکے پس جو کوئی معاف کرے اور قضیے کو رو بصلاح لاوے پس مزدوری اوسکی خدا پر ہی تحقیق خدا دوست نہین رکھتا ہی ظالمون کو ❊ تفسیر ❊ بدلا لینے کے معنی ہین ظلم پر بدلا لیتے ہین یعنی اوسنے کہ ظلم کیا اونپر یعنی قصاص کرتے ہین بدلا لینے مین اوس چیز پر کہ ٹھہرادی ہی اللہ نے اونکے لیے اور زیادتی نہین کرتے اور تھے صحابہ کہ مکروہ جانتے تھے اسکو کہ ذلیل کرین اپنے نفسونکو اور جرأت کرین اونپر فاسق اور تعریف کی گئی بدلا لینے پر اسلیے کہ جسنے بدلا لیا اور اپنا حق لیا اور نہ تجاوز کیا اسمین اللہ کی حد سے پس نہ زیادتی کی قتل مین اگر تھا ولی دم یعنی وارث مقتول کا کہ جسکو حق خون لینے کا پہونچتا ہی پس وہ مطیع ہی اللہ کا اور جو مطیع ہی وہ تعریف کیا گیا ہی پھر بیان کی حد بدلا لینے کی پس فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ الخ پس پہلی سیئہ تو حقیقت مین سیئہ ہی اور دوسری سیئہ نہین اور اوسکو سیئہ فرمایا اسلیے کہ بدلا ہی برائی کی یا اسلیے کہ مشابہ ہی پہلی کے صورت مین یا اسلیے کہ بد دل کرتی ہی اوسکو کہ جسکو پہونچتی ہی یا اسلیے کہ اگر نہوتی پہلی تو دوسری سیئہ ہوتی اسلیے کہ آیت ضرر پہونچانا ہوتا ہی اور دوسری کے سیئہ کہنے مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ معاف کرنا مستحب ہی اور معنی جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ الخ کے یہ ہین کہ واجب ہی کہ جب برائی کا بدلا پہونچایا جاوے تو مثل اوسکے ہو زیادہ نہو اور اَصۡلَحَ کے معنی یہ ہین کہ سنوارے حال کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان دشمن اوسکے کے ہی ساتھ عفو کرنے کے اور چشم پوشی کرنے کے پس اجر اوسکا اللہ پر ہی یہ وعدہ مبہم ہی کہ بڑائی اوسکی قیاس ہی مین نہین آسکتی اور ظالمون کو یعنی وہ لوگ کہ ابتدا کرتے ہین یا وہ لوگ کہ تجاوز کرتے ہین حد بدلا لینے کی سے حدیث مین آیا ہی کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ جسکے لیے اجر ہو اللہ پر پس چاہیے کہ اوٹھے پس نہین اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا یعنی ظالم سے ❊ مل ❊ اور ایک روایت مین ہی کہ عفو کیا دنیا مین اور یہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ❊ در منثور ❊ کہا ابن زید نے کہ گردانا اللہ تعالیٰ نے مومنون کو دو قسم ایک قسم تو وہ ہین کہ عفو کرتے ہین اپنے ظلم کرنے والے سے پس اول اونکو ذکر کیا کہ فرمایا وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا ہُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ اور دوسری قسم وہ ہین کہ بدلا لیتے ہین اپنے ظلم کرنے والون سے اور وہ وہ ہین کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین کہا ابراہیم نے کہ صحابہ مکروہ رکھتے تھے اسکو کہ ذلیل ہون یعنی کفار کے ہاتھ سے اور جب قادر ہوتے تھے یعنی ظالم کے بدلا لینے پر تو معاف کر دیتے کہا عطا نے کہ وہ مومن ہین کہ جنکو نکال دیا تھا کافرون نے مکے سے اور ظلم کیا تھا اونپر پھر قدرت دی اونکو اللہ نے زمین مین یہانتک کہ بدلا لیا اونھون نے اور لوگون سے کہ ظلم کیا اونپر پھر ذکر کیا اللہ نے بدلا لینے کو پس فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا نام رکھا جزا کا سیئہ اگرچہ نہو سیئہ واسطے تشابہ اونکے کے صورت مین کہا مقاتل نے مراد ہی

[illegible]

ان سے قصاص یعنی بدلا لینا جراحات مین اور طعن کرنے مین ÷ کہا مجاہد اور سدی نے کہ وہ جواب دینا قبیح کا ہی جب کہے کوئی اخزاک اللہ
کہے اوسکے جواب مین اخزاک اللہ اور جب کہ شتم یعنی بد کہے تجکو پس شتم کہہ یعنی بد کہہ تو اوسکو مانند اوسکے بغیر اسکے کہ تعدی کرے تو
کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا مینے واسطے سفیان ثوری کے کہ کیا مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
فرمایا اگر برا کہے تجکو ایک شخص پس برا کہہ تو اوسکو یا اگر کرے ساتھہ تیرے کچھہ پس کر تو بھی وہی پس نہ پایا مینے نزدیک اوسکے کچھہ یعنی علم معنی اسکے کا
پس پوچھے مینے ہشام بن حجیرہ سے معنی اس آیت کے پس کہا وہ زخمی کرنے والا ہی جب زخمی بدلا لیا جاوے اوس سے اور نہین ہی وہ یہ کہ اگر برا کہے تجکو
پس برا کہے تو اوسکو پھر ذکر کیا عفو کا پس فرمایا فَمَنْ عَفَا ÷ معا ÷ کہا حضرت عایشہ رض نے کہ میرے ہان زینب آئین اور میرے پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پس متوجہ ہوئین زینب مجہپر پس برا کہا مجکو پس ڈانٹا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ باز آئین وہ پھر فرمایا مجکو کہ
برا کہہ تو اسکو یعنی جیسا کہ اسنے برا کہا ہی پس برا کہا مینے زینب کو یہان تک کہ خشک ہو گیا تھوک اوسکا اوسکے موہنہ مین اور چہرہ مبارک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا مارے خوشی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص برا کہنے والے جو کچھہ کہتے ہین پس گناہ شروع کرنے والے پر
ہوتا ہی جب تک کہ نہ تعدی کرے مظلوم یعنی جب مظلوم حد سے بڑھجاتا ہی گناہ دونون پر ہوتا ہی پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑے ہونگے بندے حساب کے لیے تو پکاریگا پکارنے والا
چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہو اجر اوسکا اللہ پر پس چاہیے کہ داخل ہو بہشت مین پھر پکاریگا دوسری بار چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہو اجر اوسکا
اللہ پر کہین گے بندے کہ کون ہی ایسا کہ اجر اوسکا ہو اللہ پر کہیگا وہی فرشتہ پکارنے والا کہ وہ عفو کرنے والے ہین لوگون سے پس اوٹھین گے ایسے
اور ایسے ہزار آدمی پس داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بن عمران نے ای رب میرے کون
بہت عزیز ہی تیرے بندون مین سے نزدیک تیرے فرمایا اللہ تعالی نے وہ شخص کہ جب قدرت رکھے یعنی بدلا لینے پر بخشدیوے ÷ تحقیق ایک شخص
برا کہتا تھا ابوبکر رض کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے جواب دیا ابوبکر رض نے
بعضی بات اوسکی کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پہنچے اونکے پاس ابوبکر اور عرض کیا ای رسول خدا
جو برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب جواب دیا مینے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے
کہ تھا تیرے ساتھہ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین
نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور
نہین کھولتا ہی کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھہ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی
اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھہ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی ÷ درمنثور ÷

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اونپر کچھ نہین اولاہنا ÷

اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لے بعد مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ جماعت نہین ہی اونپر کچھہ راہ ملامت کی ÷ تفسین ÷ بدلا لے یعنی لیوے اپنا
حق اپنا بعد ظلم کیے جانے کے کچھہ راہ ملامت کی یعنی عذاب کرنے والے کے لیے اور نہ عتاب کرنے والے کے لیے اور عیب کرنے والے کے لیے
قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ کے کہ کیا یہ بیچ زخمون کے
ہی کہ آپسمین ایک دوسرے کو زخمی کرے تو وہ بدلا لے اوس سے پس اپر اگر ظلم کرے تجپر کوئی شخص پس نہ ظلم کر تو اوسپر اور اگر ٹھٹھا کرے
تجسے تو نہ ٹھٹھا کر تو ساتھہ اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ مومن عہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

[illegible marginal notes]

اور فاجر خیانت کرے تو عہد شکن ہوتا ہی + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بد دعا کی اوسپر کہ ظلم کیا اوسنے اوسپر پس تحقیق بدلہ لیا
حضرت عائشہ رض سے ہی کہ اونکا کچھہ چرالیا چور نے پس بد دعا کی اونھون نے اوسکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے لا تسبخی عنہ بدعائک علیہ
یعنی اوس سے گناہ سبک نکر بسبب بد دعا کرنے کے اوسپر + مل + در منثور تنبیہ + کہنا ایک شخص کو کسینے ای خبیث یا مانند
اسکے پس جائز ہی اوسکو ردمیں ہر گالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور حد واجب آتی ہی یا زانی یا مانند
اسکے سے کہتے ہین یہ مسئلہ در المختار کی کتاب الکراہیۃ مین ہی بیچ آخر فصل بیع وغیرہ کے +

اِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اولاہنا تو اوپر جو ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اوٹھاتے ہین ملک مین ناحق اون لوگون کو ہی ایک دکھہ کی مار +

سوا اسکے نہین ہی کہ راہ ملامت کی اوس جماعت پر ہی کہ ظلم کرتے ہین لوگون پر اور فساد طلب کرتے ہین زمین مین ناحق وہ جماعت اونکے
لیے ہی عذاب درد دینے والا + تفسیر + ظلم کرتے ہین الخ یعنی ابتدا کرتے ہین اونپر ساتھہ ظلم کے اور یبغون کے معنی ہین تکبر
کرتے ہین اور بلندی ڈھونڈھتے ہین اور فساد کرتے ہین اور تفسیر کی گئی ہی سبیل ساتھہ قتل کرنے اور ضمان لینے اور حجت کے یعنی
جو کوئی قتل کرے کسیکو اوسکو قتل کرنا پہونچتا ہی اور اگر کچھہ نقصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا پہونچتا ہی اوس سے اور اگر جھگڑے وہ
تو یہ بھی دلیل اپنی حقیت کی قائم کرے + مل +

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

اور البتہ جسنے سہا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین + موضح +

اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تحقیق یہ صفت کارہائے مقصودہ سے ہی + تفسیر + صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور بخشدے اور بدلا نلے تحقیق
یہ صبر اور بخشدینا اوس سے اون کامون مین سے ہی کہ رغبت دلائی گئی ہی طرف اونکے یا اون کامون مین سے ہی کہ لائق ہی یہ کہ واجب کرے اونکو
عاقل اپنے نفس پر اور سہولت نکرے اونکے ترک کرنے مین + اور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر کرنا مکاروہ پر یعنی ناگوار چیزون پر انبیا کی عادتون
مین سے ہی پس جسنے صبر کیا ناگوار چیز پر اور جزع فزع نکیا نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی حال رضا کا یعنی راضی برضائے مولی ہوتا ہی اور وہ بزرگتر
احوال سے ہی اور جسنے جزع فزع کیا مصیبتون سے اور شکوہ کیا سونپتا ہی اوسکو اللہ تعالی طرف نفس اوسکے کے پھر نہین نفع دیتا اوسکو
شکوہ کرنا اوسکا + مل + اور صاحب بحر نے ترجمہ ان ذلک لمن عزم الامور کا یہ کیا ہی کہ یہ کام بہترین کامون مین سے ہی +
مسئلہ سالک کو لازم ہی کہ بیچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے عزیمت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ستین المجالس مین فرماتے ہین کہ عزیمت مردون کے لیے ہی اور رخصت عورتون کے لیے اور عزیمت اوسکو کہتے ہین کہ ہر امر اور
فعل مین وہ کام اختیار کرے کہ جسکو علمائے ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوسپر انکار اور اعتراض نہ پہونچے اور بیچ دل فاعل کے
بیچ اولویت اور حقیت اوس فعل کے کچھہ شبہہ نہو اور اوسکے ظاہر کرنے مین خوف اور حیا اوسکو لاحق نہو اور رخصت اوسکو کہتے ہین
کہ جواز کرنے اوسکے کا شرع سے معلوم ہو اور فاعل اوسکا معاتب اور مواخذ نہو لیکن ضد اوسکی اولی اور ارجح اور اکثر ثواب مین ہو جیسے جھوٹا
بلی کا کہ کھانا اوسکا رخصت ہی اور نکھانا اوسکا عزیمت اور لینا ایک چیز کا اوس شخص سے کہ حلت اور حرمت اوسکے مال کی معلوم نہو رخصت ہی
اور ترک کرنا اوسکا جب تک کہ حلت مال اوسکے کی تحقیق نہو عزیمت ہی اور یہی معنی ہین اسکے کہ مشہور ہی الصوفی کلما مذہب لہ
یعنی صوفی صادق مقید ایک حکم کا نہین ہر کام مین اصح اور احوط اور اورع کو اختیار کرتا ہی نہ یہ کہ جو بعضے کج فہم سمجھتے ہین کہ صوفی قید
شرع اور مذاہب اربعہ کی نہین رکھتا ہی نعوذ باللہ منہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہین رہتا ہی حاصل یہ کہ عزیمت کار انبیا اور

قوله ردمیں یعنی جسطرح اوسنے گالی دی اوسی طرح اوسکو کہنا ۱۲

ع ۵

عزیمت کہ عزم سے ہی وہ پکا ارادہ اور کام ہی ۱۲

اولیا کا ہی طالب جب تک کہ اختیار عزیمت کو نکرے واصل بخدا نہین ہوتا اور رخصت کو اختیار کرنا خطرہ رکھتا ہی ایک تو یہ کہ اگر توفیق الٰہی
اوس سے گم ہو تو حرام اور شبہہ مین پڑ جاویگا اور قید شرع سے نکل جاویگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت مین رہیگا اور خارج
شرع سے نہین ہوگا پس عزیمت مانند ایک قلعے کے ہی کہ کوئی چور اور رہزن اوس تک نہین پہونچتا ۔ **بحث تنبیہ** ۔ جاننا چاہیے
کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر
اور بموجب اسی حدیث کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرے
یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھرے مگر دائین اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے
بائین طرف اپنی سے ۔ **ف** ۔ حاصل یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائین طرف سے اور بیٹھتے بائین طرف اور اکثر اوقات
ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرہ شریف کے کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین
طرف سے پھرتے اور دائین طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین دائین طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت
کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تھی لیکن سنت مین اعتقاد
واجب ہونے کا نکرے یعنی پہلی صورت کو واجب نجانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نکرے اور حصہ شیطان کا اسمین
اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا ۔ کہا طیبی نے کہ اس مین دلیل ہی
اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تو بلا شبہہ اوسپر پہونچا شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہی
اوسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر یہ حضرت شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہم اللہ نے لکھا ہی ۔ غرض اس تقریر طویل سے یہ ہی کہ ظاہرا
مسلہ صاحب بحر کا کہ حضرت سید عبدالقادر سے نقل کیا خلاف اس حدیث وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین خلاف نہین اسلیے کہ مراد اوسحضرت کی
یہ ہی کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب و لزوم کے اور حدیث وغیرہ مین یہ مراد ہی کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسیکو لازم کر
اور رخصت کو بالکل ترک کر دے تو برا ہی واللہ اعلم بالصواب ۔ مومنون کے انعام اور احسان اور خوبیون کو بیان فرما کر اب اونکے مقابل
مین کفار فجار کا بیان ہوتا ہی ۔

وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ
اور جسکو راہ نہ دے اللہ تو کوئی نہین اوسکا کام بنانے والا اسکے سواے اور تو دیکھے گنہگارون کو جسوقت دیکھین گے عذاب کہین گے

هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ
کسی طرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ ۔ صفا

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی کارساز بعد اوسکے اور دیکھیگا تو کہ ظالم جسوقت دیکھین گے عذاب کو کہین گے کیا ہی
طرف پھر جانے کے کوئی راہ ۔ **تفسینی** ۔ کوئی کارساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہین کر سکتا بعد گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو اور کوئی اوسکو
اللہ کے عذاب سے بچا نہین سکتا اور دیکھے گا تو یعنی روز قیامت کہ کہین گے ظالم یعنی سوال کرین گے اپنے رب سے پھر آنا طرف دنیا کے تو کہ ایمان لاوین اوسپر ۔ **صل**

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور تو دیکھے اونکو سامنے لائے گئے ہین آگ کے دبی آنکھین ذلت سے دیکھتے ہین چھپی نگاہ سے اور کہتے ہین جو ایمان والے تھے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ
مقرر ٹوٹے والے وہی ہین جنہون نے گنوائی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی گنہگار پڑے ہین سدا کی مار مین ۔ مو

اور دیکھیگا تو اونکو کہ پیش لایا جاویگا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف گوشہ چشم نیم کشادہ سے
اور کہا اہل ایمان نے تحقیق زیان پانیوالے وہ لوگ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین اور اپنے قرابتیون کو روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق ظالم
بیچ عذاب ہمیشگی کے ہونگے ÷ تفسیر ÷ خشعین الخ ڈرتے ہوئے تواضع کرتے ہوئے نظرین جھکائے ہوئے بسبب ذلت و خواری
لاحق ہونے کے من طرف خفی ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہی قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح
دیکھتا ہی دیکھنے والا طرف ناگوار چیزون کے نہین کھول سکتا پلکین اپنی اوپر اور کہا بعضون نے کہ اوٹھائے جاوینگے کافر اندھے پس
نہین دیکھینگے مگر اپنے دلون سے اور یہ نظر کرنی ہی طرف خفی سے اور لفظ یوم القیمۃ یا تو متعلق ہی ساتھ خسروا کے اور اس صورت
مین ہوگا قول مومنون کا واقع دنیا مین اور یا متعلق ہی قال کے یعنی کہینگے مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھینگے کفار کو ٹوٹے مین اور
ٹوٹا اونکا یہ ہی کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہے اور یہ پہنچے طرف جنت کے اور جنت کی حورون وغیرہ کے کہ طیار تھین انکے لیے جنت مین اگر
ایمان لاتے اور ظالم یعنی کافر اور الا ان الظلمین الخ مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہی ÷ مل ÷ معا ÷ جلا ÷ تنبیہ ÷
یہ جو فرمایا کہ کہا اہل ایمان نے کلام مذکور یعنی دنیا مین جو اونکو دیکھا کہ نافرمان اللہ تعالیٰ کے ہین آپ بھی اور اونکے اہل بھی کہ نہ آپ برائیون سے بچے اور نہ اپنے
اہل کو بچایا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ÷ یٰایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ
علیھا ملٰئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون ۝ یعنی ای ایمان والون بچاؤ اپنے
نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہونگے متعین ہین اوسپر فرشتے سخت خو درشت کو نہین ٹالتے اللہ کا کہا
اور کرتے ہین جو کچھ حکم کیے جاتے ہین پس اونکی اور اونکے اہل کی نافرمانیان طرح طرح کی دیکھکر یا تو دنیا مین کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہینگے
جب طرح بطرح کی دار و گیر مین دیکھینگے اونکو بھی اور اونکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی بیان کی کے پس بڑی تنبیہ ہی اس آیت مین ہر شخص کو سوچنا
چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے برائیون سے اور اپنے اہل کو بھی بچاوے برائیون سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو یہ مستحق اس گنہ کا نہو ÷

وما کان لھم من اولیاء ینصرونھم من دون اللہ ومن یضلل اللہ فما لہ من سبیل ۝

اور کوئی نہوئے اونکے حمایتی جو مدد کرتے اونکی اللہ کے سوائے اور جسکو بھٹکاوے اللہ اوسکو کہین نہین راہ ÷ صفا

اور نہین ہونگے اونکے لیے کارساز کہ مدد کرین اونکی سوائے خدا کے اور جسکو گمراہ کرے خدا نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ ÷ تفسیر ÷ من دون اللہ
یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرے اوسکے عذاب کو اونسے کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا مین اور طرف نجات کے یا جنت کے آخرت مین ÷ جلا ÷

استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ما لکم من ملجا یومئذ وما لکم من نکیر ۝

مانو اپنے رب کا حکم اوس سے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ کے ہان سے نہ ملیگا تمکو بچاؤ اوس دن اور نہ ملے گا الوپ ہوجانا ÷ صو

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آوے وہ روز کہ پھرنا نہین ہی اوسکو خدا کی طرف سے نہین ہی تمہارے لیے کوئی پناہ اوس روز
اور نہین ہی تمہارے لیے کچھ انکار ÷ تفسیر ÷ حکم مانو یعنی توحید و عبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ من اللہ
مین متصل ہی ساتھ لا مرد کے یعنی نہین پھیریگا اوسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کریگا اوسکے آنے کا یا من متصل ہی ساتھ یاتی کے یعنی
فرمان برداری کرو اللہ تعالیٰ کی پہلے اسکے کہ آوے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اوسکو اور نکیر بمعنی انکار کے ہی یعنی نہین
ہوگی تمہارے لیے خلاصی یا جگہ خلاصی کی عذاب سے اور نہین انکار کرسکنے کے تم کسی چیز کا اون اعمال مین سے کہ کرچکے ہو اس لیے
کہ تمہارے نامۂ اعمال مین جمع ہین اور نامۂ اعمال تمہارے اور عضا تمہارے تمہارے فعل پر گواہ ہونگے انکار کیونکر کرسکو

÷ مل ÷ جلا ÷

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ

پھر اگر وہ ٹلا دین تو تجکو نہین بھیجا ہمنے اوپر انکے نگہبان تیرا ذمہ ہی ہے پونہچا دینا اور ہم جب چکھاتے ہین آدمی کو

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ

اپنی طرف سے مہر اوسپر ریجھتا ہی اور اگر پہونچتی ہی انکو کچھہ برائی بدلا اپنی کمائی کا تو انسان بڑا ناشکر ہی ع

پس اگر مونہہ پھیر لیوین پس نہین بھیجا ہمنے تجکو اوپر انکے نگہبان نہین ہی تجپر مگر پیغام پونہچانا اور تحقیق ہم جسوقت چکھاوین آدمی کو اپنی جناب سے رحمت خوش ہووے ساتھ اوسکے اور اگر پہونچے آدمیون کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون انکے نے پس آدمی ناشکر گذار ہی + **تفسیر** + مونہہ پھیرین یعنی فرمان برداری سے نگہبان کہ نگہبانی کرے تو اونکے اعمال کی کہ موافق مطلوب ہی کے کرین مگر پیغام پہونچانا سو تو پونہچا ہی چکا ہی اور یہ پہلے حکم ہونے جہاد کے تھا اور انسان سے مراد جمع ہی رحمت یعنی نعمت مانند وسعت اور امن اور صحت کے خوش ہووے یعنی اترانے لگے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند انکے کے آگے بھیجا ہی ہاتھون انکے نے یعنی بسبب گناہون اونکے کے اور کفور کے معنی ہین بڑے ناشکر کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور بھول جاتا ہی نعمتون کو اور چھپا جاتا ہی اونکو کہا بعضون نے کہ مراد ہی اس سے کفران نعمت اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی اس سے کفر باللہ تعالی + جلالین +

لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ

اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہی جو چاہے بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ○

یا اونکو دیتا ہی جوڑے بیٹے اور بیٹیان اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ وہ ہی سب جانتا کرسکتا ع

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی پیدا کرے جو کچھہ چاہے دیتا ہی بیٹیان جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا ہی اولاد کو بیٹے اور بیٹیان اور کر دیتا ہی جسکو چاہے بانجھ تحقیق وہ ہی جاننے والا قادر + **تفسیر** + بادشاہی یعنی اوسی کا تصرف ہی آسمان وزمین مین جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیان اگرچہ نہین ہوتا اوسکے ہان بیٹا کہا بعضون نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جننا بیٹی کا اسلیے کہ اللہ تعالی نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا چکھانا انسان کے تئین رحمت کو اور پونہچانا اوسکے تئین مصیبت کو اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بخشتا ہی اپنے بندون کو اولاد سے جو کچھہ کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو مشیت اوسکی پس بعضون کو بیٹیان ہی دیتا ہی اور بعضون کو بیٹے ہی اور بعضون کو بیٹے بھی اور بیٹیان بھی ملوان جلوان اور بعضون کو بانجھ ہی کرتا ہی کہ نہین دیتا اونکو اولاد کچھہ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہین کہ جو نہین جنتی اور اوس مرد کو بھی عقیم کہتے ہین کہ جسکے ہان اولاد نہین ہوتی پھر اگر کوئی کہے کہ کیون پہلے ذکر کیا بیٹیون کو پھر بیٹون کو باوجودیکہ مرد مقدم ہین عورتون پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا تھا بلا کا پہلی آیت کے آخر مین اور انسان کی ناشکری کا ساتھ بھول جانے رحمت سابقہ کے پھر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور مشیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اسلیے کہ سیاق کلام یہ تھا کہ وہ کرنے والا ہی اوس چیز کو کہ وہ چاہتا ہی نہ وہ کچھہ کہ چاہتا ہی انسان پس بعد ذکر کرنا بیٹیون کا کہ جو جملہ اوس چیز سے ہین کہ نہین چاہتا ہی اوسکو انسان اہم اور اہم واجب التقدیم ہی اور بعضون نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیون کو دل اونکے باپون کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت انبیا صلوات اللہ علیہم کے حق مین اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیان اور ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیان اور کیا یحیی اور عیسی علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا بر تمثیل کے ہی اور آیت عام ہی

تمام لوگون کے حق مین ✦ **کشاف ✦ معالم** ✦ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ بلاشبہہ برکت عورت کی ہے
پہلے جننا اوسکا بیٹی کو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے یَهَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ الذُّكُوْرَ
پس پہلے ذکر کیا عورت کا نقل کی یہ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اولاد تمھاری ہبہ اللہ کی ہی تمھارے لیے بخشتا ہی عورت جسکے لیے چاہتا ہی اور بخشتا ہی مرد جسکے لیے چاہتا ہی ✦ **در منثور** ✦
مسئلہ ✦ ذکر ہبہ کا لفظ یہب سے مناسبت رکھتا ہی جاننا چاہیے کہ ہبہ صحیح ہوتا ہی ساتھ ایجاب و قبول کے اور پورا ہوتا ہی
ساتھ قبض کامل کے یعنی جب واہب کہے کہ یہ چیز تجکو ہبہ کی مینے اور موہوب لہ کہے قبول کی مینے اور اپنے قبضے مین لاوے ہبہ صحیح و تمام ہوا اور بغیر قبض کے
یہ پوری اور معتبر نہین اور بغیر اذن واہب کے بھی قبضہ موہوب لہ کا صحیح ہوتا ہی اور ہبہ مشاع اوس چیز کا کہ بٹ سکے جیسے زمین وغیرہ جائز نہین اگر
اور جو بٹ نہ سکے مانند غلام اور جواہر اور کنوین وغیرہ کے جائز ہی اور ہبہ مشاع اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز کئی کو دے بن بانٹے اور باپ کو مستحب ہی
کہ اپنی اولاد مین ہبہ کرنے مین برابری کرے کہ بیٹی کو بھی بیٹے کے برابر دے اور خاص ایک ہی کو دینا یا زیادہ دینا بعض کو نسبت بعض کے
مکروہ ہی چارون امامون کے نزدیک اور باقی مسائل اسکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ✦ **بحر** ✦

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ
اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پہونچاوے اوسکے حکم سے

مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ○

جو چاہے وہ سب سے اوپر ہی حکمتون والا ✦ **موضح** ✦

اور ممکن نہین ہی کسی آدمی کو کہ بات کرے اوس سے خدا مگر ساتھ اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے فرشتے کو پس نازل کرے
ساتھ حکم خدا کے جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہی تحقیق خدا بلند مرتبہ باحکمت ہی ✦ مترجم کہتا ہی اشارت عبارت ہی خواب کے دیکھنے سے اور علم کے ڈالنے سے
بیچ خاطر کے بطریق الہام کے اور پردے کے پیچھے سے عبارت ہی اس سے کہ آواز سنے اور کسیکو نہ دیکھے اور تیسری قسم یہ ہی کہ فرشتہ بصورت
آدمی کے بن کر آوے اور بات کرے واللہ اعلم ✦ **تفسیر** ✦ اِلَّا وَحْيًا سے الہام مراد ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ
یعنی پھونکا اور ڈالا میرے جی مین یا خواب مراد ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ یعنی خواب انبیا کا
وحی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا فرزند کو ذبح کرتے یا پردے کے پیچھے سے یعنی سننے کلام اللہ تعالیٰ سے بغیر اسکے کہ دیکھے
سننے والا اوسکو کہ کلام کرے اوس سے جیسے کہ سنا موسیٰ علیہ السلام نے اور مراد اس سے پردے مین ہونا اللہ تعالیٰ کا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے
حق مین نہین جائز ہی جو کچھ کہ جائز ہی اجسام کے حق مین کہ پردے مین ہوتا ہی ولیکن مراد اس سے یہ ہی کہ سننے والا پردے مین ہی دیکھنے سے دنیا مین
فرشتے کو جیسے جبرئیل آتے تھے وحی لیکر ✦ آیا ہی کہ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ کس واسطے تیرا خدا تجھسے بالمواجہہ کلام نہین کرتا اگر پیغمبر ہی تو
جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ موسیٰ کے ساتھ بھی بالمواجہہ نتھا پیچھے حجاب نور سے تھا اوسکے
تصدیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت اوتری کہ کسی بشر کے ساتھ کلام بالمواجہہ نہین ہوا ✦ **معالم** ✦

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
اور اسی طرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہی کتاب نہ ایمان پر ہمنے رکھی ہی

نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

یہ روشنی اس سے راہ دیتے ہین جسکو چاہین اپنے بندون مین اور تو البتہ سجھاتا ہی سیدھی راہ ✦ **موضح** ✦

مسئلہ (حاشیہ)

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہین جانتا تھا تو کہ کیا ہی کتاب اور نہین جانتا تھا تو کہ کیا ہی ایمان و لیکن کیا ہمنے
وحی کو روشنی راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اوسکے جسکو چاہتے ہین ہم اپنے بندون مین سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدھی کے
تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے ایسے ہی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو
قرآن کو یہان روح اسلیے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہین اپنے دین مین جیسا کہ زندہ ہوتا ہی بدن بسبب روح کے اور کتاب سے
مراد قرآن ہی اور ایمان سے مراد شرائع ایمان کے ہین یا یہ مراد ہی کہ نہین جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلیے کہ آنحضرت جب تک
نہین جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب مجھپر نہین تھے جاننے والے اوس کتاب کو پس نہوئے جاننے والے ایمان کو کتاب پر بالضرور
ہدایت کرتا ہی یعنی بلاتا ہی ساتھ یوحی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے ۞ مدنی

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ع

راہ اوسکی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین سنتا ہی اللہ ہی تک پہونچتے ہی کامون کی ۞ موقوف

تفسیر جسکے لیے ہی راہ خدا کی جسکے لیے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور جو کچھ زمین مین ہی خبردار ہو طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین کار ۞
یعنی یہ سب اوسی کے ملک اور مخلوق اور لونڈی غلام ہین اور آخر آیت مین وعید یعنی ڈر کا ہی دوزخ کا اور وعدہ ہی چین و آرام جنت کا چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا جسنے پڑھی حم عسق ہوا اون لوگون مین سے کہ شاباشین کرتے ہین اونپر فرشتے اور بخشش
مانگتے ہین اونکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہین اونکے لئے ۞ ملا بیضاوی ۞ تنبیہ ۞ خدائے تعالی کی اس راہ سیدھی کی
مثال حدیث شریف مین یون آئی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کھا خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط
یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اسکی ہی پھر کھینچے کئی خط دائین اوسکے اور بائین اوسکے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے دائین طرف اور اسی طرح بائین
طرف اور فرمایا یہ راہین ہین اور ہر راہ کے انمین سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۞ یعنی اور تحقیق یہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور
نہ پیروی کرو اور راہون کی تا نہ پریشان کرین راہین تمکو راہ اوسکی سے ۞ اور روایت ہی ابن مسعود رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثال راہ سیدھی اور دونون طرف راہ کے دو دیوارین ہین اور بیچ دیوارون کے دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازون
کے پردے پڑے ہوئے ہین اور راستے کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہی کہ سیدھے رہو راہ پر اور ٹیڑھے مت چلو اور اوپر اوس پکارنے
والے کے ایک پکارنے والا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کھولے کچھ اون دروازون مین سے کہتا ہی پکارنے والا وائے ہی تجکو مت کھول
اسکو اسلیے کہ تحقیق تو اگر کھولیگا اسکو داخل ہو جاویگا اسمین یعنی پھر وہان پر دکھ پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ
مراد راہ سے اسلام ہی یعنی اوس سے جنت کو پہونچتے ہین اور مراد دروازون کھلے ہوون سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی اونکے کرنے سے کمال
اسلام سے باہر نکلجاتا ہی اور مراد پردے پڑے ہوون سے حدین اسکی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر ہی قرآن ہی اور
مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اوسکے ہی وہ نصیحت دینے والا ہی اسکی طرف سے ہر مومن کے دل مین یعنی فرشتہ ملہم خیر اور مثال آنحضرت کے
بلانے کی طرف دین اسلام کے یون آئی ہی روایت ہی ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتے پس
کہا گیا اونکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری یعنی نہ دیکھا اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تمھارے یعنی کان نہ سنے کسیکی بات پر اور سمجھے دل
تمھارا یعنی دل مین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو سن تو خوب سمجھے پس حضرت نے جواب دیا کہ سوئین آنکھین میری
اور سنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے پس فرمایا کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور طیار کیا کھانا

اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے
نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوس پر سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اللہ ہی سردار ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بُلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت ÷ مشکوۃ ÷

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی تسع وثمانون آیۃ وسبع رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ زخرف ہی زخرف کہتے ہین تجمل کو ÷ اور بعضون نے کہا سونے کو چنانچہ تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی
پس ذکر زخرف کا اس سورت مین آیا ہی کہ فرمایا ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن
لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ○ ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکؤن ○
وزخرفا ÷ حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اگر لحاظ اسکا نہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہوجائینگے تو ہم کافرون کے گھرون کی چھتون کو
اور سیڑھیون کو اور دروازون اور تختون کو کہ اوپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہین چاندی سونے کا کردیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالی کے نزدیک
ایسا برا اور ناپسند ہی کہ اگر لحاظ مسلمانون کے بگڑجانے کا مارے حسد و حسرت کے نہوتا تو ایسا مالدار کردیتا اپنے دشمنون کو چنانچہ بیان مفصل
اسکا آگے آویگا غرض کہ اس سورت مین جو ذکر زخرف کا آیا ہی اور بیان اوسکا مہتم بالشان ہی اوس پر نام اوسکا رکھا گیا ÷ اور نزول
اسکا بعد سورۂ شوری کے ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے بھی بہت وجہین مناسبت کی ہین درمیان ان دونون سورتون کے
اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین نواسی [۸۹] اور کلمے آٹھ سو تینتیس [۸۳۳] اور حروف تین ہزار چار سو اور رکوع سات ÷ ÷ ÷

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

حٰمٓ ○ والکتب المبین ○ انا جعلنہ قرءنا عربیا لعلکم تعقلون ○

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے رکھا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو ÷ مق

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے کیا ہی اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو ÷ **تفسیر** ÷ حروف مقطعات کے معنی مین صحیح
قول تو یہی ہی کہ اللہ ہی جانے کہ مراد انسے کیا ہی کفار کے عاجز کرنے کے لیے اوترتے تھے ÷ اور بعضون کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہی طرف
عطاے حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدود چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت مین
ہوچکا ہی اور مبین کے معنی ہین یہ کہ واضح کردیتی ہی اوس مضمون کو کہ اوتارا گیا ہی اوپر اسلیے کہ انکی لغت اور اسلوب پر ہی یا یہ معنی ہین کہ
واضح ہی مستدبر کے لیے یا یہ معنی ہین کہ یہ ایسی ہی کہ واضح اور جدا کردین ہین اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہون سے اور واضح کردیا
اسنے تمام اون چیزون کو کہ محتاج ہی اونکی امت در باب دین کے اور یہ جو فرمایا انا جعلنہ معنی اسکے یہ ہین کہ گردانی ہمنے قراءت
اس کتاب کی عربی ÷ اور بعضون نے کہا بیان کیا ہمنے اوسکو ÷ اور بعضون نے کہا نام رکھا ہمنے اوسکا ÷ اور بعضون نے کہا وصف کیا ہمنے
اوسکا کہا جاتا ہی جعل فلان زیدا اعلم الناس یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا اللہ تعالی نے
وجعلوا الملئکۃ الذین ھم عبد الرحمن اناثا ○ وجعلوا القراٰن عضین ○ اور فرمایا اجعلتم
سقایۃ الحاج ÷ پس سب معنی وصف اور نام رکھنے کے ہین ÷ اور روایت کی ابن مردویہ نے طاؤس سے کہ کہا آیا شخص ابن عباس کے
پاس حضر موت سے اور کہا اونسے ای ابن عباس خبر دے مجکو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہی اللہ تعالی کے کلامون مین سے یا مخلوق ہی اللہ کی
مخلوقون سے اونھون نے کہا بلکہ کلام ہی اللہ کے کلامون مین سے کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے فرماتے وان احد من المشرکین

استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ÷ یعنی اگر کوئی مشرکوں میں سے پناہ مانگے تجھ سے تو پناہ دے اوسکو یہانتک کہ سنے کلام اللہ کا
پس کہا ابن عباسؓ سے اوس شخص نے کہ کیا دیکھا ہے تو نے قول اللہ تعالی کا انا جعلناہ قرآنا عربیا یعنی ہمنے کر دانا اور پیدا کیا اوسکو قرآن
عربی گویا لفظ جعلنا سے پیدا ہونا قرآن کا نکلنے لگا ÷ کہا ابن عباسؓ نے مراد یہ ہے کہ لکھا اوسکو اللہ تعالی نے لوح محفوظ میں زبان عربی میں
کیا نہیں سنا تو نے اللہ تعالی کو فرماتے بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ ÷ مجید کے یہی معنی تو ہیں کہ وہ عزیز ہے نزدیک لکھنے والوں
اللہ کے لوح محفوظ میں ÷ کہا مقاتل بن حیان نے کہ کلام آسمان والوں کا عربی ہے پھر پڑھی یہ آیت حم ۞ والکتب المبین ۞ انا
جعلناہ قرآنا عربیا آخر دو آیتوں تک تو کہ تم یعنی اہل مکہ سمجھو یعنی معانی اوسکے ÷ مل در منثور معا ÷

وانہ فی ام الکتب لدینا لعلی حکیم ۞

اور یہ بڑی کتاب میں ہم پاس ہے اونچا محکم ÷ مو ÷

اور تحقیق یہ کتاب ثبت ہے لوح محفوظ میں نزدیک ہمارے تحقیق یہ کتاب بلند قدر باحکمت ہے مترجم کہتا ہے قسم کھائی ساتھ ایک چیز کے
واسطے ثابت کرنے اوسی چیز کے یا لازم اوس چیز کے کنایہ ہے ساتھ اسکے کہ وہ چیز آپ دلیل اپنی ہے جیسے کہ کہتے ہیں قسم لب سگون تو
و زلف سگون تو کہ تو معشوق لربائی واللہ اعلم ÷ تفسیر ÷ یہ کتاب یعنی قرآن ثابت کیا گیا ہے نزدیک اللہ کے لوح محفوظ میں
دلیل اسکی قول اللہ تعالی کا ہے بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ ۞ یعنی وہ قرآن عزیز لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے ÷
اور ام الکتاب کہا اسلیے کہ وہ اصل ہے کہ اوسمیں سب کتابیں لکھی ہوئی ہیں اوس سے نقل کی جاتی ہیں اور لکھی جاتی ہیں ÷ کہا ابن عباسؓ نے
اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے قلم تھا پس حکم کیا اوسکو یہ کہ لکھے جو کچھ چاہتا تھا پیدا کرنا پس کتاب اوسکے پاس ہے پھر پڑھی یہ آیت
وانہ فی ام الکتب ÷ بلند قدر ہے یعنی سب کتابوں سے مرتبہ اسکا زیادہ ہے باحکمت ہے یعنی صاحب حکمت بالغہ کی ہے خبر دیتا ہے اللہ تعالی
اوسکے شرف و مرتبہ کی یعنی تم جھٹلاتے ہو اوسکو اے اہل مکہ اور وہ ہمارے نزدیک بلند قدر اور شریف اور محکم ہے باطل سے ÷ مل معا ÷

افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین ۞

کیا پھیر دینگے ہم تمہاری طرف سے یہ سمجھوتی موڑ کر اس سے کہ تم ہو لوگ جو حد پر نہیں رہتے ÷ مو ÷

کیا باز رکھینگے ہم تم سے پند کو اعراض کر کر واسطے اسکے کہ ہو تم ایک جماعت حد سے نکلنے والے ÷ تفسیر ÷ یعنی اس سبب سے کہ تم نہیں مانتے
کیا بھیجنا موقوف کرینگے حکم کا ÷ مو ÷ یعنی تم قوم مسرف ہو یعنی نہایت جہالت رکھتے ہو اور گمراہی میں حد سے بڑھ گئے ہو کیا اس سبب سے
باز رکھینگے ہم تم سے اوتارنا ذکر یعنی قرآن کا اور لازم کرنا حجت کا ساتھ اوسکے واسطے اعراض کرنے کے تم سے یہ کبھی نہیں ہونیکا حاصل
یہ کہ بسبب کفر و شرک تمہارے کے کیا قرآن کا اوتارنا اور امر و نہی کرنا چھوڑ دینگے ہم یہ استفہام انکاری ہے یعنی یہ کبھی نہیں ہونیکا ÷ کہا قتادہ نے
قسم خدا کی اگر اوٹھایا جاتا یہ قرآن جسوقت کہ رد کیا تھا اسکو اس امت کے پہلے لوگوں نے تو البتہ ہلاک ہو جاتے ولیکن اللہ بحسب عادت و رحمت اپنی کے
بار بار اوتارتا رہا اوسکو قرآن بیس برس تک یا کچھ اوپر بیس برس تک ÷ مل معا ÷

وکم ارسلنا من نبی فی الاولین ۞ وما یاتیھم من نبی الا کانوا بہ یستھزءون ۞

اور بہت بھیجے ہیں ہمنے نبی پہلوں میں اور نہیں آتا لوگوں کو کوئی پیغام لانیوالا جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے ÷ مو ÷

اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر بیچ پہلوں کے یعنی تم سے پہلے لوگوں میں اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ÷ تفسیر ÷
یعنی تھے اسی عادت بد پر اور اوسمیں تسلی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمہاری قوم جو تم سے ٹھٹھا کرتی ہے اور ایذا دیتی ہے کچھ دلگیر ہوؤ
کہ قدیم سے گمراہوں کا یہی معاملہ رہا ہے اگلے انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوات والسلام کے ساتھ ÷ مل تنبیہ ÷ اور ایسے ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی امت کے اہل حق کے لیے بھی اسمین تسلی ہی کہ اگر کوئی گمراہ و بدعتی تمسے ٹھٹھا کرے اور ایذا دے تو بد دل اور رنجیدہ نہو و بلکہ خوش ہو و کہ کہان نصیب ہمارے زہے طالع کہ انبیا علیہم الصلوات والسلام کی میراث ہاتھ لگے ✤

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ○

پھر کھپا دیے ہمنے اونسے سخت زور والے اور چلی آئی حقیقت پہلون کی ✤ مو

پس ہلاک کیا ہمنے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد و ثمود کو کہ قریش سے قوی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور مذکور ہو چکے قصے پہلون کے ✤ تفسیر یعنی قرآن مین بہت جگہ مذکور ہوئے قصے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے بسبب جھٹلانے رسولون کے پس مجملہ قوم کے کفار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی پس اسمین وعدہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید ہی مشرکون کے لیئے ✤ مل

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو اونسے پوچھے کسنے بنائے آسمان و زمین تو کہین بنائے اونکو زبردست خبردار نے وہ جو ہی جسنے بنا دی تمکو

الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○

زمین بچھونا اور رکھدین تمکو اسمین راہین شاید تم راہ پاؤ ✤

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین البتہ کہین گے پیدا کیا انکو خدا غالب دانا نے وہ ایسا ہی کہ کیا تمہارے لیے زمین کو بچھونا یعنی جگہ قرار کی اور کین واسطے تمہارے زمین مین راہین تو کہ تم راہ پاؤ ✤ تفسیر یعنی طرف مقاصد اپنے کے اپنے سفرون مین اقرار کیا مشرکون نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور اقرار کیا اوسکی عزت و علم کا پھر عبادت کی اوسکے غیر کی اور انکار کیا اوسکی قدرت کا بعث پر بسبب زیادتی جہل اپنے کے پس العزیز العلیم تک تمام ہوئی خبر دینی اونکی طرف سے پھر بیان فرمانی شروع کین اللہ تعالی نے صفتین اپنی بذات پاک خود پس فرمایا الذی جعل لکم الارض الخ ✤ معا

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ○

اور جسنے اوتارا آسمان سے پانی ناپ کر پھر اوبھار اٹھایا ہمنے اوس سے ایک دیس مردہ اسی طرح تمکو نکالین گے ✤ مو

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبرون سے زندہ کر کر ✤ تفسیر ساتھ اندازے کے کہ جسمین ہے سالم رہین اور حاجت ہو اوسکی شہرون کو اور لفظ علیم پر وقف نہین ہی اسلیے کہ الذی صفت اوسکی ہی اور ابو حاتم نے وقف کیا ہی بنا بر تقدیر ھو الذی کے اسلیے کہ یہ اوصاف کفار کے مقولے سے نہین اسلیے کہ او منکر تھے نکالنے کے قبرون سے پس کیونکر کہتے کذلک تخرجون بلکہ آیت حجت ہی اونپر بیچ انکار بعث کے ✤ مل

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ○

اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنا دی تمکو کشتی اور چوپائے جسپر سوار ہوتے ہو ✤ مو

اور وہ ایسا ہی کہ پیدا کیے طرح بطرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمہارے کشتیون اور چارپایون سے اوس چیز کو کہ اوسپر سوار ہوتے ہو ✤

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

تا چڑھ بیٹھو اوسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اوسپر اور کہو پاک ذات ہی وہ جسنے

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ○ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ○

بس مین دیا ہمارے یہ اور ہم نتھے اوسکے مقابل ہونے والے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہی ✤ مو

لو کہ سیدھے بیٹھو تم اوپر پیٹھ سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جسوقت کہ سیدھے بیٹھو تم اوسپر اور کہو پاکی خدا کو کہ جسنے
مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کو اور ہم نہ تھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرنے والے ہیں ❊ تفسیر
اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے ❊ علی ظھورہ کے معنی ہیں اوپر پیٹھوں اوس چیز کے کہ سوار
ہوتے ہو اور وہ کشتی اور چارپائے ہیں ❊ پھر یاد کرو تم یعنی ساتھ دلوں اپنے کے اور کہو تم یعنی ساتھ زبانوں اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے
رجوع کرینگے کہا بعضوں نے یاد کرتے ہیں نیک بندے وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ ہے
اور منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب رکھتے پانوں اپنا رکاب میں کہتے بسم اللہ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے الحمد للہ علی
کل حال سبحن الذی سخر لنا ہذا لفظ لمنقلبون تک اور تکبیر کہتے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہتے تین بار اور کہا اصحاب نے
جب سوار ہوتے آنحضرت کشتی میں کہتے بسم اللہ مجرىها ومرسىها ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتھ نام اللہ کے چلنا
کشتی کا ہے اور ٹھہرنا اوسکا بلاشبہہ رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور منقول ہے کہ کتنے ایک لوگ سوار ہوئے اور کہا انھوں نے سبحن
الذی سخر لنا آخر آیت تک اور اونمیں ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر کہ نہیں جنبش کرتی تھی وہ مارے دبلاپے کے
پس کہا اوسنے بلاشبہہ میں طاقت پانے والا ہوں اوسپر پس کودنے لگی وہ اونٹنی اور وہ گر پڑا اوس سے اور ٹوٹ گئی گردن اوسکی پس اس سے
یہ معلوم ہوا کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوسپر قادر ہوتا ہے ❊ اور لائق ہے کہ نہو سوار ہونا عاقل کا واسطے اترانے اور لذت
اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے کہ اوس سے سواری جنازے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک روز اوسپر سوار ہونا ہے اور تامل کرے
اوسوقت کہ میں مرنیوالا ہوں بالضرور اور جانے والا ہوں طرف اللہ تعالی کے نہیں بازگشت اوسکی قضا سے ❊ ف ❊ روایت ہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حاضر کیا گیا اونکے پاس جانور تو کہ سوار ہوں اوسپر پس جب کہ رکھا پانوں اپنا رکاب میں یعنی ارادہ کیا پانوں رکھنے کا
کہا بسم اللہ پس جب کہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوپر نعمتوں سوار ہونے کے اور سوائے اوسکے پھر کہا سبحن الذی
سخر لنا لفظ منقلبون تک پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ
لا یغفر الذنوب الا انت یعنی پاک ہے تو بلاشبہہ ظلم کیا مینے اپنی جان پر پس بخشش کر میرے لیے گناہ میرے پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو
کوئی سوائے تیرے پھر ہنسے حضرت علی پس کہا گیا کس واسطے ہنسے تم ای امیر المومنین کہا حضرت علی نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ کیا جیسا کیا مینے پھر ہنسے پس کہا مینے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے
جب کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی یعنی ای رب میرے بخش میرے لیے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو
کوئی سوائے میرے ❊ مشکوۃ ❊ معا ❊ ف ❊ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے ❊ ح ❊ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ لگاو ہے کہ
سوار ہونے میں انتقال ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے ہے اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہے اور سواری جگہہ خطر و ہلاکت کی
بھی ہے پس گویا اشارہ ہے اسپر کہ سوار کو چاہیے کہ اوس سے غافل نہو اور مستعد خدائے تعالی کے ملنے کے لیے ہو کر ہشیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ
آخر کار سواری چوبی یعنی جنازے پر اس جہان فانی سے جاویگا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہے ایسا کام کرو ن
کہ اوس روز روسیاہی نہو پس اس اشارہ میں یہ ہے کہ کسی حال میں موت کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا بڑی ہی نعمت ہے اور بڑا ثواب پاتا ہے یاد کرنے والا اوسکا ❊ فخ ❊

وجعلوا له من عباده جزءا ان الانسان لکفور مبین ۝

اور ٹھہرائی ہے انھوں نے اوسکو اولاد اوسکے بندوں سے | تحقیق | انسان | بڑا ناشکرا ہے | صریح ❊

اور مقرر کیا اونھون نے واسطے خدا کے اوسکے بندون مین سے اولاد کو تحقیق آدمی البتہ ناشکر ظاہر ہی ❊ **تفسیر** ❊ یہ آیت متصل ہی ساتھہ اس قول اللہ تعالیٰ کے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ الخ یعنی اور اگر پوچھے تو اونسے کسنے پیدا کیے ہین آسمان زمین تو اقرار کرینگے کہ اللہ نے پیدا کیے ہین حال انکہ مقرر کرتے ہین اونھون نے اوسکے لیے باوجود اس اقرار کے اوسکے بندون مین سے اولاد یعنی کہتے ہین فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین پس مقرر کیا اونھون نے فرشتون کو جز یعنی ٹکڑا اوسکا جیسے کہ ہوتا ہی فرزند جز اپنے باپ کا آدمی یعنی کہنے والا کلام مذکور کا ناشکر ظاہر ہی اس لیے کہ نسبت فرزندگی اوسکی طرف کرنی کفر ہی اور کفر اصل و پوری ناشکری ہی ❊ **ف ❊ تنبیہ** ❊ اس سے معلوم ہوا کہ شرک کفر بڑی ہی بات اسی لیے جابجا کلام اللہ مین برائی اور ممانعت اسکی آئی ہی اور طرح بطرح کے عذاب کا ڈر دیا ہی اور حدیث شریف مین بھی بہت منع آیا ہی کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا کہ نہ شریک کر تو ساتھہ اللہ کے کچھہ اگرچہ مار ا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اگرچہ حکم کرین وہ تجکو یہ کہ نکلے تو اپنے اہل سے اور مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور مت پی شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سر اہر برائی کا ہی اور بچا اپنے تئین گناہ سے اس لیے تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اور اگرچہ ہلاک ہووین لوگ ❊ اور جب پہنچے لوگون کو موت یعنی وبا و قحط اور تو اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی اولاد پر مال اپنا اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے یعنی ادب کے لیے کچھہ مارا کر اور ڈرا اونکو اللہ کی نافرمانی سے ❊ **مشکوۃ**

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝

کیا رکھہ لین اپنی پیدایش مین سے بیٹیان اور تمکو دیے چنکر بیٹے ❊ **مو**

کیا پکڑا خدا نے اپنی مخلوقات سے بیٹیون کو اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھہ بیٹون کے ❊ **تفسیر** ❊ ام بمعنی ہمزۂ انکار کے ہی اور قول مقدر ہی یعنی تقدیر اسکی یہ ہی اَتَقُوْلُوْنَ اتَّخَذَ الخ یعنی کیا کہتے ہو تم کہ پکڑا خدا نے الخ یعنی کیا بکتے ہو کہین ہو بھی سکتا ہی کہ تمکو فضل اولاد دے اور اپنے لیے ناقص اختیار کرے ہرگز یہ بات متصور ہی نہین ہو سکتی باوجودیکہ خدا خالق تمام چیزون کا ہی اور کسیکے ساتھہ جنسیت نہین رکھتا اور اولاد کو باپ کے ساتھہ ہم جنس ہونا ضرور ہی پس جھوٹ کفار کا کہنے اور اقرار کرنے اونکے سے ساتھہ خالقیت کے ظاہر ہی ❊ **جلا ❊ بحر** ❊

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝

اور جب اونمین سے کسیکو خوشخبری ملے اوس چیز کی جو رحمن پر نام دھرا سارے دن رہے اوسکا مونہہ سیاہ اور وہ دل مین گھٹ رہا ❊ **مو**

اور جب خبر دیا جاوے ایک اونمین سے ساتھہ تولد اوس چیز کے کہ مثل کی ہی واسطے خدا کے یعنی اگر کوئی بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر دے کہ تیرے ہان بیٹی پیدا ہوئی واللہ اعلم تو ہو جاتا ہی مونہہ اوسکا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہی ❊ **تفسیر** ❊ یعنی جب کسیکو خبر دی جاوے اوس جنس کے پیدا ہونے کی کہ کیا ہی اوسکو واسطے اللہ کے مثل یعنی مشابہ اور مشابہ کرنا اسلیے ہوا کہ جب کیا ملائکہ کو جزو اللہ کا تو گیا اونکو اوسکی جنس سے اور مشابہ اوسکے اسلیے کہ فرزند نہین ہوتا ہی مگر جنس والد سے اور مشابہ اوسکے تو ہو جاتا ہی مونہہ اوسکا سیاہ الخ یعنی ان کفار نے نسبت کیا طرف اللہ کے اس جنس کو یعنی بیٹیون کو اور انکا حال یہ ہی کہ جب کہا جاوے کسیکو انمین سے کہ تیرے ہان بیٹی ہوئی ہی تو غمگین ہوتا ہی اور مونہہ اوسکا کالا ہو جاتا ہی مارے غصے اور تاسف کے اور بھر جاتا ہی رنج سے یعنی نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر نسبت کیا اونہون نے بیٹیان طرف اللہ تعالیٰ کے ❊ **مد** ❊

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝

اور ایسا شخص کہ پلتا ہے گہنے مین اور جھگڑے مین بات نہ کہہ سکے ❊ **مو**

کیا اوسکو کہ پالی جاتی ہی بیچ زیور کے اور وہ بیچ صفت جھگڑے کے ظاہر نہین ہوتی واسطے خدا کے ثابت کیا ہی ❊ **تفسیر** ❊ یعنی عورتین ایسی ناقص و بری ہوتی ہین کہ زینت و نعمت مین پرورش پاتی ہین اور جب جھگڑنے لگتی ہین تو بسبب کم عقلی کے خوب طرح جواب نہین دے سکتین اور دلیل عقلی

ف — یہ بات اول کی ہی اور بات زیادہ بچی کہ جب کافر [illegible] زیادہ ہین بھاگے ۱۲ علی

[illegible] ۱۲

نہین لاتین کہا مقاتل نے کہ نہین کلام کرتی عورت مگر کہ لاتی ہی دلیل اپنے ضرر پر یعنی اولٹی ہی دلیل لاتی ہی پس فرماتے ہین کہ جو ایسی بری صفتین رکھتی ہون اونکو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہین بڑے ہی احمق ہین اور جمع کیے اونھون نے اپنے کفر مین تین کفر ایک تو یہ کہ نسبت کیا طرف اللہ کے فرزند کو حالانکہ وہ پاک و بے پرواہی اولاد سے اور دوسرے یہ کہ نسبت کیا طرف اوسکے خسیس تر کو دو قسمون مین سے یعنی بیٹا اور بیٹی دو قسمین ہین اوخسیس تر بیٹی ہی اوسکو منسوب کیا اللہ تعالی کی طرف کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین اسکی اور تیسرے یہ کہ گردانا اوس خسیس تر کو ملائکہ مکرمین سے پس حقارت کی اونکی اور اس آیت مین اشارہ ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے گردانا پرورش پانے کو زینت مین عیبون سے پس لازم ہی مرد کو کہ پرہیز کرے اس سے اور زینت حاصل کرے ساتھ لباس تقوی کے اور مجاہد سے ہی کہ کہا اونھون نے رخصت دی اللہ تعالی نے عورتون کو حریر اور سونا پہننے کی اور پڑھی یہ آیت اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ + مل + در منثور +

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَیُسْئَلُوْنَ ۝

اور ٹھہرایا فرشتون کو جو بندے ہین رحمن کے عورت کیا دیکھتے تھے اونکا بنا اب لکھ رکھینگے انکی گواہی اور انسے پوچھ ہوگی + موضح +

اور بیٹیان مقرر کیا ہی مشرکون نے فرشتون کو کہ وہ بندے خدا کے ہین کیا حاضر تھے وہ نزدیک پیدا ہونے اونکے کے لکھی جاویگی یہ گواہی اونکی اور پوچھے جاوینگے وہ + تفسیر + یہ جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہین یعنی بیٹیان نہین اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت پر بول مردانی بولیے + موضح + عباد جمع عبد کی ہی بمعنی بندے کے یعنی فرشتے بندے خدا کے ہین اور مشرک اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اور بندے ہونے مین اور اولاد ہونے مین منافات کلی ہی پس اہل عناد کے الزام دینے کے لیے بڑی دلیل ہی کہ تم ایسے احمق ہو کہ بندون کو بیٹیان بناتے ہو اور مکی اور مدنی اور شامیون نے عباد الرحمن کی جگہہ عند الرحمن پڑھا ہی یعنی نزدیک رحمن کے ہین منزلت و مرتبے مین نہ منزل و مکان مین کیا حاضر تھے الخ یہ زجر و توبیخ ہی اونکے لیے یعنی وہ کہتے ہین یہ بات بغیر علم رکھنے اسکے کے کہ نہ اونکو خبر پہنچی ہی اسکی کہ موجب علم کی ہو اور نہ حاضر تھے وقت پیدا ہونے اونکے کے تو کہ خبر دین مشاہدے سے یہ گواہی اونکی کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین جھوٹی ہی اور پوچھے جاوینگے اس گواہی سے آخرت مین پس مترتب ہوگا اوسپر عذاب اور یہ وعید ہی اونکے لیے + مل + جلا +

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝

اور کہتے ہین اگر چاہتا رحمن ہم نہ پوجتے اونکو کچھ خبر نہین انکو اسکی یہ سب اٹکلین دوڑاتے ہین + موضح +

اور کہا کافرون نے اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم ان فرشتون کو نہین ہی اونکو ساتھ اس مقدمے کے علم نہین ہین یہ مگر دروغگوی + تفسیر + خبر نہین یعنی یہ توسیح کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہین پر اوسکا بہتر ہونا نہین نکلتا اوسی نے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی زہر کون کھاتا ہی + موضح + اگر چاہتا خدا الخ چھٹے ہین معتزلہ ساتھ ظاہر اس آیت کے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے نہین چاہا کافر سے کفر اور نہین چاہا ہی اوس سے مگر ایمان اسلیے کہ کفار نے دعوی کیا اسکا کہ اللہ تعالی نے چاہا اونسے کفر اور نہین چاہا اونسے ترک کرنا عبادت بتون کا اس جہت سے کہ کہا اونھون نے لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ یعنی اگر چاہتا ہمسے یہ کہ ترک کرین ہم عبادت بتون کی تو البتہ باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے پوجنا بتون کا اور اللہ تعالی نے رد کیا اونکے قول کو اور اونکے اعتقاد کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الخ یعنی نہین ہی اونکو ساتھ اس بات کے علم سے نہین ہین وہ مگر جھوٹے پس اس سے معتزلہ نے یہ نکالا کہ کفر اللہ کا چاہا نہین ہی والا اونکے قول کو کاہیکو رد کرتا اور معنی آیت کے ہمارے نزدیک یہ ہین کہ اونھون نے ارادہ کیا ساتھ مشیت کے رضی اور کہا اگر نہ رضی ہوتا اللہ ساتھ اسکے تو البتہ جلدی کرتا ہمکو عذاب یا باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے زبردستی اور خواہ مخواہ اور جب نکیا اوسنے یہ تو بلا شبہہ راضی ہوا ساتھ اسکے پس رد کیا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الخ یا کہا کفار نے یہ قول از راہ استہزا کے نہ قصد و اعتقاد کے

دین کی شقتون اور تکلیفون سے اور اسمین تسلی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان ہی اسکا کہ تقلید باپ دادون کی قدیم کی بیماری ہی ۞ ملّ

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

وہ بولا اور جو مین لادون تمکو اوس سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے تو بولے کہ ہمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا ۞ مق

کہا اون پیغمبر نے کیا اپنے باپون ہی کی تابعت پر اڑے رہوگے اگرچہ لایا ہون مین تمہارے پاس دین کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا ہو اوس چیز سے کہ اوسپر پایا تمنے اپنے باپون کو کہا اونہون نے بلاشبہ ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا تمکو ہمراہ اوسکے نا معتقد ہین ۞ تفسیر یعنی ہم اپنے باپ دادون ہی کے دین پر ثابت رہینگے اگرچہ لایا ہو تو ہمارے پاس دین زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا ۞ مل

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○

پھر ہمنے اون سے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا ۞ مو

پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والون کا ۞ تفسیر یہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے ڈرانے کے لیے کہ اے محمد تمہارے پہلے جنہون نے رسولون کو جھٹلایا ہمنے اونسے بدلا لیا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اونکا ہوا کہ بعضے زمین مین دھسائے گئے بعضے سور بندر وغیرہ بنائے گئے بعضون پر پتھر برسائے گئے وغیرہ ذالک پس جو تمکو جھٹلاتے ہین اونکو بھی ڈرنا چاہیے کہ مبادا ایساہی حال اونکا بھی ہو ۞ مل تنبیہ ۞ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا خلاف اللہ رسول کے ہون اونکی راہ کبھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی دارین کی ہی پس کیا بری بات ہی جو بعضے شادی غمی مین طریقہ مسنون چھوڑکر باپ دادون کی پیروی کرتے ہین کہ کوئی شادی مین کنگنا باندھتا ہی کہ رسوم مجوس و ہنود سے اور اونکے بیاہ کے شعائر سے ہی چنانچہ عند التحقیق بعضے ہندوون سے معلوم ہوا کہ کنگنا باندھنا حکم شاستر ہی مانند بیاہ کے اسی لیے حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب علم الہدی مین لکھا ہی کہ کنگنا باندھنا کفر ہی انتہی ۞ اور کوئی سہرا اور بندھن وار باندھتا ہی اور گھر مین چھاپے مہندی وغیرہ کے دیتا ہی اور ناچ و گانا وغیرہ کرواتا ہی اور اسی طرح کفار کی رسمین شادی مین برتتا ہی باتباع باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس غمی مین کہین نوحہ ہی اور کہین تیجا اور دسوان وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے لئے کے باپ دادون نے اخذ کی ہین اونکی پیروی مین یہ بھی ڈوبے مومن کو چاہیے کہ تمام واہیات و مزخرفات سے پرہیز کرے شادی غمی مین اور وہی باتین اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہون والا مستحق اوس خبر کا ہوگا جو مذکور ہوئی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ سے گنا ہی اوسکو کہ جو اسلام مین ڈھونڈے طریقہ جاہلیت کا نعوذ باللہ من ذالک ۞

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو مین الگ ہون اون چیزون سے جسکو پوجتے ہو مگر جسنے مجکو بنایا سو وہ مجکو راہ دیگا ۞ مو

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق مین بے تعلق و بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مجکو پس بلاشبہہ وہ ہدایت کریگا مجکو ۞ تفسیر بیان یہ قصہ اسپر کیا کہ تمہارے پیشواؤن نے باپ کی راہ غلط دیکھکر چھوڑ دی تم بھی یہی کرو ۞ مو اس آیت کو اوپر کی آیتون سے یہ ربط ہی کہ جو اپنے باپ دادون کی تقلید کرتے ہین اونکو یہ قصہ سناؤ کہ تمہارے جو جدّ اعلی تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونہون نے کیسی بیزاری اختیار کی باپ دادا کی تقلید سے اور تمسک کیا ساتھ دلیل کے تمکو بھی ایساہی کرنا چاہیے یا اونکو اسلیے یہ قصہ سنایا کہ اگر تمکو تقلید ہی کرنی ہی تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمہارے سارے باپ دادون مین اشرف ہین دیکھو کیسے بیزار ہوئے اپنے باپ اور قوم مشرکین سے تم بھی ایسے ہی بیزار ہو ہدایت کریگا یعنی ثابت رکھیگا مجکو ہدایت پر ۞ بیضاوی ۞ مل

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد مین شاید وہ رجوع رہین ع ۳

اور کیا خدا تعالی نے کلمہ توحید کو بات باقی رہی ہوئی بیچ فرزندون اوسکے کے تو ہو وے کہ کافر رجوع کرین یعنی انبیا اور اولیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا ہوئے + تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی اور کیا ابراہیم نے یا خدا تعالی نے انتہی + اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو کہ جو اوپر مذکور ہوا اِنَّنِي بَرَاءٌ سے لیکر سیہدین تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد مین پس ہمیشہ رہتا ہی کوئی نہ کوئی اونمین ایسا کہ توحید بیان کرتا ہی اللہ تعالی کی اور بلاتا ہی لوگون کو اوسکی توحید کی طرف تو کہ جو مشرک ہو گئے ہین اونمین سے رجوع کرین بسبب بلانے موحد کے اونمین سے اور یا ضمیر لَعَلَّهُمْ اور يَرْجِعُونَ کی پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف کہ وہ پھرین کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمہ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہی جو اونھون نے کہا یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہی کہ جو سمجھا جاتا ہی اونکے قول اِنَّنِي بَرَاءٌ الخ سے + ملا

بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ○ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا

کوئی نہین پر برتنے دیا انکو اور انکے باپ دادون کو یہان تک کہ پہونچا اونکو دین سچا اور رسول کھول سنانے والا اور جب پہونچا اونکو سچا دین کہنے لگے

هٰذَا سِحْرٌ وَّإِنَّا بِهِ كٰفِرُونَ ○

یہ جادو ہی اور ہم اوسکو نہ مانینگے + ع ۳

بلکہ بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو تا وقتیکہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور جب کہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر کہا اونھون نے یہ جادو ہی اور ہم ساتھ اوسکے نامعتقد ہین + تفسیر بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو یعنی مکے کے مشرکون کو اور یہی وہ ہین کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس اونکو بہرہ مند کیا ساتھ درازی عمر کے اور نعمت کے اور نہ جلدی گرفتار کیا مینے اونکو عذاب مین پس مغرور رہے بسبب مہلت دینے کے اور مشغول ہوئے چین مین اور اتباع شہوات مین اور طاعت شیطان مین اور باز رہے کلمہ توحید سے اور حق سے مراد دونون جا قرآن ہی اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت لیکر آئے کہ حق ہونا اوسکا ظاہر ہی ساتھ آیتون واضحے کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہین + ملا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ○

اور کہتے ہین کیون نہ اوترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیون کے + ع ۳

اور کہا مشرکون نے کیون نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانون والون مین سے یعنی مکے اور طائف کے رہنے والون مین سے کسی پر اوترتا + تفسیر اور کہا یعنی از راہ حکومت باطل کے اور هٰذَا الْقُرْاٰنُ کہتے ہین حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو اور عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ کی تقدیر یہ ہی عَلٰى رَجُلٍ عَظِيمٍ مِّنْ اِحْدَى الْقَرْيَتَيْنِ یعنی ان دونون گانون مین سے ایک گانون کے سردار و رئیس پر کیون نہ اوترا قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ یعنی ایک دریا جو ہی دونون دریاؤن مین سے اوسمین سے نکلتے ہین موتی اور دونون گانون سے مراد مکہ اور طائف ہین اور مراد عظیم مکہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف سے عروہ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحب مال و جاہ کا ہی یہ فہم ناقص اونکا تھا عظیم حقیقت مین وہ ہی کہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی بڑا ہو + ملا

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا

کیا وہ بانٹتے ہین تیرے رب کی مہر ہمنے بانٹی ہی ان مین روزی انکی دنیا کے جیتے اور اونچے کیے

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

ایک کے ایک سے درجے کہ ٹھہراتا ہی ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہی ان چیزون سے جو سمیٹتے ہین

کیا یہ بانٹتے ہین تیرے پروردگار کی رحمت کو ہمنے بانٹا ہی درمیان انکے گذران انکی کو بیچ زندگانی دنیا کے اور بلند مرتبہ کیا ہمنے بعض کو بعض پر تو کہ مسخرہ پکڑے بعض انکا بعض کو یعنی بچشم حقارت سے دیکھے واللہ اعلم اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین

تفسیر اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز پر نہین بانٹی پیغمبری کیونکر دے انکی تجویز پر **ف** اول رحمت سے مراد نبوت ہی کہا مقاتل نے کیا انکے ہاتھ مین کنجیان رسالت کی ہین کہ رکھین اوسکو جہان چاہین اور معیشت کہتے ہین اوس چیز کو کہ جیتے ہین لوگ بسبب اوسکے یعنی رزق اونکے ہمنے بانٹا ہی الخ یعنی نہین سپرد کیا ہی ہمنے انکی ادنی چیز کی قسمت کو کہ وہ رزق ہی پس کیونکر سپرد ہوے انکے نبوت کہ جسکو چاہین اوسکو ملے یا یہ معنی ہین کہ جیسے فضیلت دی ہی مینے بعض کو بعض پر رزق مین پس ایسے ہی خاص کرتا ہون مین ساتھ نبوت کے جسکو چاہتا ہون اور بلند مرتبہ کیا ہمنے الخ یعنی بعضون کو قوی کیا ہی اور غنی اور آقا اور بعضون کو ضعیف و فقیر اور خادم اور لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ پکڑے بعض اونکا یعنی غنی بعض کو یعنی فقیر کو خادم ساتھ دینے اجرت کے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اوس سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ بعض بعض کو مسخر و تابعدار کرے غنی اپنے مال سے فقیر کو مسخر کرے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اور فقیر اپنے عمل یعنی کام سے اغنیا کو مسخر و تابعدار کرے کہ اغنیا محتاج کام کے ہوتے ہین فقرا سے پس بیچ بعض اونکا سبب زندگانی بعض کا اور انتظام دنیا ایک مدت تک باقی رہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی کار و خدمت کسیکی نکرتا اور مال نخرچتا اور انتظام دنیا نرہتا اور رحمت رب تیرے کی یعنی نبوت یا دین اللہ کا اور جو کچھہ کہ تابع ہی اوسکے یعنی ملنا جنت وغیرہ کا بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین یعنی دنیا مین مال و متاع دنیا کے **مسئلہ معاملات** قسمت یعنی بانٹنا ہر چیز کا کہ قابل قسمت کے ہو جائز ہی چارون اماموں کے نزدیک اسلیئے کہ شرکا کو شرکت مین کبھی ضرر بھی پہونچتا ہی اور قسمت نزدیک حنفیہ کے بمعنی بیع کے ہی اوس چیز مین کہ متفاوت ہو مانند زمین اور کپڑے کے پس بیع مرابحہ حصہ اپنے کی کسیکو جائز نہین اور جو کچھہ کہ متفاوت نہو مانند مکیلات اور موزونات اور معدودات کے کہ غیر متفاوت ہو مانند جوز کے پس قسمت اوسمین بمعنی اقرار اور تمیز حق کے ہی حتی کہ ہر ایک کو بیع مرابحہ حصے اپنے کی پہونچتی ہی اور اگر کوئی شریکون مین سے طلب قسمت کی کرے اور دوسرا مانع ہو اور اوس قسمت مین کچھہ ضرر ہو پس اگر ضرر پانے والا ساتھہ قسمت کے وہی طالب ہی تو قسمت نکرین والا مانع پر جبر اوپر قسمت کے کرین اور اجرت قاسم کی ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اوپر عدد روس شرکا کے ہی اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بقدر حصون کے ہی **تنبیہ** آٹھہ مسئلے جامعہ احیاء العلوم مین خوب لائے ہین کہ منجملہ اونکے ایک مسئلہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ کے متعلق ہی چونکہ وہ بہت مفید ہین بتقریب آیت مذکورہ کے واسطے نفع بھائی مسلمانون کے نقل ہوتے ہین آیا ہی کہ حاتم رحمہ اللہ کہ بڑے اولیا اللہ سے ہین اونکے اوستاد شقیق بلخی نے اونسے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہی حاتم نے کہا تینتیس ۳۳ برس سے شقیق نے فرمایا کہ کتنا علم سیکھا تو نے اس مدت مین حاتم نے کہا آٹھہ مسئلے مینے سیکھے ہین شقیق نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ میری عمر تیرے ساتھہ صرف ہوئی اور تو نے آٹھہ ہی مسئلے سیکھے حاتم نے کہا ای اوستاد جھوٹھہ بولنا تو مجھے اچھا لگتا نہین سچی بات تو یہی ہی کہ نہین سیکھے مینے سوا آٹھہ مسئلون کے کہا شقیق نے کہ بیان کر اون آٹھہ مسئلون کو تا سنون مین کہا حاتم نے کہ ایک تو یہ ہی کہ مینے جو نگاہ کی اس مخلوق کی طرف تو دیکھا مینے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہی اپنے محبوب کو یعنی اپنی پیاری چیز کو مثلا کوئی مکان کو دوست رکھتا ہی کوئی عورت کو کوئی لباس کو کوئی باغ کو کوئی بچون کو غرض کوئی کسی چیز کو کوئی کسی چیز کو لیکن وہ محبوب اوسکا تا دم زیست ہی اوسکے پاس ہی بعد مرنے کے قبر مین کچھہ ساتھہ نہین جاتا

بعض بعض کو یعنی فقیر بعض کو یعنی غنی کو ۔ **پہلا مسئلہ** ۔ مسئلہ قسمت

جب قبر میں جاتا ہی تو وہ محبوب جدا ہو جاتا ہی اوس سے پس مینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب کہون پس نیکیون کو مینے اپنا محبوب کیا
کہ جب مین قبر مین جاؤنگا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا شقیق نے کہ خوب کہا تو نے یعنی واقعی یہی نیکیان یعنی نماز
روزہ حج زکوۃ صدقہ دینا علم دین پڑھنا پڑھانا وغیرہ ذلک ساتھ جائینگی اور جو رنج کے مال منال تا دم زیست ہی محبوب مین مرے پر
کون کسیکے کام آتا ہی پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہی کہا حاتم نے کہ نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین وَاَمَّا مَنْ خَافَ

(دوسرا مسئلہ)

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے
رہنے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ اوسکا ٹھکانا جنت ہی پس کہا مینے اپنے دل مین کہ قول حق سبحانہ
وتعالی کا حق ہی کچھ شبہہ نہین آمین پس کوشش کی مینے اپنے نفس پر بیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہانتک کہ خوب مضبوط و مستقل
مین طاعت الٰہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کرونگا تو اوسکے عوض مین جنت پاؤنگا اور واقع مین
بات یہی کہ جو کوئی خداوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈریگا اور خواہش نفسانی کو دفع کریگا خواہ مخواہ اچھی باتون کے کرنے پر
مستعد ہوگا اور بری باتون سے بچیگا اور مستحق جنت کا ہوگا حیف ہی کہ ایسی دولت لازوال کو ہاتھ سے دے اور اوسکے حاصل کرنے کی فکر
نکرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہی تو

(تیسرا مسئلہ)

اوسکو بہت عزیز رکھتا ہی اور محافظت کرتا ہی اوسکی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ ٭ یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہی باقی ہی پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی
اوسکو صرف کیا مینے تو کہ باقی رہے میرے لیے اوسکے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہین اور محافظت کرتے ہین اوسکی
یہ محض بیجا ہی کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہو اوسکے نام پر دیجیے تو کہ اوسکے خزانۂ غیب مین رہے اور بعد مرنے کے اسکے کام آوے
ابدالآباد کو کیا خوب کہا ہی کسی نے شعر ٭ ہرچہ داری صرف کن در راہ او ٭ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا بخوان ٭ چوتھا

(چوتھا مسئلہ)

مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو دیکھا اس خلق کی طرف تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہی مال کی طرف اور حسب اور شرف نسب کی طرف پس مینے جو خیال کیا
تو جانا کہ سب ہیچ ہی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف کہ فرماتا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بہت بزرگ
و عزیز تم مین اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس کوشش کی مینے تقوے کے حاصل کرنے مین تو کہ ہوؤن مین اللہ کے نزدیک
بزرگ و عزیز حاصل یہ کہ مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہین اس سے اللہ تعالی کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہین ہوتا بلکہ جتنا تقوی زیادہ ہوگا
اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ٭ یعنی جسکے عمل نے
تاخیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آتا اسی مضمون کا کسی نے ہندی مین شعر کہا ہی شعر ذات بھات پوچھے نہین کوئے ٭ ہرکو بھجے سو
ہرکا ہوئے ٭ پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ دیکھا مینے خلق کو کہ بعضے بعضون پر لعن طعن کرتے ہین اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی

(پانچوان مسئلہ)

مینے طرف قول اللہ تعالی کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ٭ یعنی ہمنے تقسیم کی ہی درمیان اونکے
معیشت اونکی زندگانی دنیا مین پس چھوڑ دیا مینے حسد اور دوست رکھتا ہون خلق کو اور جانتا ہون کہ بلاشبہہ قسمت اللہ تعالی کی جانب
سے ہی کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہی وہ پہونچتا ہی پھر حسد کر کر کیون کسیکو لعن وطعن کیجیے اور چھٹا مسئلہ یہ ہی کہ مینے دیکھا خلق کو کہ ظلم و زیادتی

(چھٹا مسئلہ)

کرتے ہین بعضے اونکے بعض پر اور جنگ و جدال کرتے ہین بعضے بعضون سے پس رجوع کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ٭ یعنی بلاشبہہ شیطان تمہارے لیے دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن پس فقط اوسی سے
دشمنی باندھی مینے اور کوشش کرتا ہون مین اوس سے بچنے مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے گواہی دی اسپر کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی مینے

تفسیر اور نہین ہی سب یہ مگر تھوڑی سی بہرہ مندی زندگانی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے پرہیزگارون کے لیے ہی یعنی
آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگارون کے لیے ہی یعنی جو کہ بچتے ہین شرک سے **ف** مراد آخرت سے بہشت ہی اور جین اوسکا کہ پرہیز
کرنے والون کو شرک اور گناہون اور طلب دنیا سے پہونچیگا اس لیے کہ اونھون نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی
اوسکو دور کرنے والا خدا سے جان کر اور الدُّنیا جِیفَةٌ وَّطَالِبُوهَا كِلَابٌ کو سنکر اوس سے بیزار ہوئے ہین اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اگر قدر ہوتی دنیا کی نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس سے ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا ہی کہ گہار اونے تہا مین او لوگون مین کہ گھرے رہے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل و خوار
اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس کہا اونھون نے کہ اسکے ذلیل و خوار ہونے سے تو ڈال دیا ہی اسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس دنیا خوار تر ہی اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک روایت کین یہ دونون حدیثین معالم مین مع اسناد کے * اور کچھ احوال دنیا کا
اور مسئلہ اوسکا سورۂ نسا مین مذکور ہی اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلامتی گناہون سے ممکن نہین مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالی اور یہ بہت نادر ہی کیونکہ
حُبُّ الدُّنیَا رَأسُ کُلِّ خَطِیئَةٍ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور طالب حق کو خود محال ہی کہ باوجود حب دنیا کے وصل پاکر اہت و خیر کو پہونچے
پس اجتناب اوس سے ضرور ہی رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال و قوت کے دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَفَافًا
یعنی یا اللہ رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور کسی کی کیا حقیقت ہی اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہی کہ لوگ بلکہ اکثر
فقرا دنیا کو مذموم نہین جانتے اور اوسکو مخل راہ حق کا نہین سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہین **نکتہ** * ایک محقق
فرماتے ہین کہ آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ سے یہان تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ طریقہ مقربون کا ترک کرنا شرک ظاہری اور باطنی
اور بے غیرتی کا ہی تو راہ خدا کی پاوین اور آیت وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۝
سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہی کہ خدا تعالی کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جیسے کہ اور جگہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ
یعنی بہت بزرگ و عزیز تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم مین اگرچہ ظاہر مین نحیف اور ذلیل اور محتاج ہو اور اَھُمْ
یَقْسِمُوْنَ الخ سے معلوم ہوا کہ تقسیم رحمت قرب اور کمال اور وصال کی اور معیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل اور قناعت
اور رضا اور رفع درجات عالیہ اور مانند انکے سے سب من جانب اللہ اور فضل اوسکے سے ہی جسکو مستحق جس چیز کا جانتا ہی عطا فرماتا ہی
اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل و کمالات سے ہین اور آیت لَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ الخ سے صریح معلوم ہوا کہ پہونچنا تمام
کمالات کو مشروط ہی ساتھ ترک کرنے حب دنیا اور اختیار کرنے تقوی کے ماسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کسی نے کہا **نظم** ہر کس کہ
رخ از متاع فانی برتافت * واندر طلب دولت باقی بشتافت * آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید * وان چیز کہ مقصود دلش بود دریافت * **بحث**
ابن مسعود سے آیت یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ الخ کی تفسیر مین منقول ہی کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے
تقسیم کیا درمیان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا درمیان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہ اللہ تعالی دیتا ہی
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو پس جسکو دیا اللہ نے
دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو * **درمنثور** * دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا متقیون کے لیے بیان کر کے
اب گویا فرماتے ہین کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر اللہ کو کہ اوسکا ثمرہ ابد الآباد حاصل رہیگا اور آخرت مین اوسکے سبب سے چین کرو گے اختیار کرو *

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ۝

اور جو کوئی آنکھیں چراوے رحمن کی یاد سے ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی **مق**

اور جو کوئی غافل ہو یاد خدا سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے ایک شیطان ہی وہ شیطان اوسکے لیے ہمنشین ہوتا ہی ✤ تفسیر ✤ معنی وَمَن يَعْشُ کے یہ ہین کہ دیدہ و دانستہ اندھا بنتا ہی ذکر خدا سے کہ قرآن ہی یعنی جانتا ہی کہ وہ حق ہی اور پھر تجاہل کرتا ہی مانند قول اللہ تعالی کے وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ یعنی انکار کیا اوسکا حال آنکہ بالیقین جانا اوسکو نفسون اونکے نے حاصل یہ کہ جو کوئی قرآن سے اور اوس چیز سے کہ اوسمین ہی قسم حلال اور حرام اور احکام سے مونہہ موڑتا ہی اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتا اور اوسکی رحمت کا امیدوار نہین ہوتا ایک شیطان ساتھی اوسکا ہمیشہ کو رہتا ہی اور اوسکو بہکاتا رہتا ہی تو کہ مستحق اوسکے عذاب کا کرے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی بیچ تفسیر نُقَيِّضْ کے کہ مسلط کرتے ہین ہم اوسپر شیطان کو پس وہ اوسکے ساتھ رہتا ہی دنیا اور آخرت مین باعث ہوتا ہی اوسکو گناہون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مداومت کرتا ہی قرآن پر نہین پاس آتا اوسکے اور نہین مصاحب ہوتا اوسکا شیطان اور روایت ہی محمد بن عثمان مخزومی سے کہ قریش نے کہا یعنی آپسمین کہ متعین کرو واسطے ہر شخص کے اصحاب محمد سے ایک شخص کو کہ پکڑے اوسکو پس متعین کیا اونھون نے واسطے ابی بکر کے طلحہ بن عبید اللہ کو پس آیا وہ ابو بکر کے پاس کہتے ایک آدمیون کے ساتھ تھا پس کہا ابو بکر نے طرف کس چیز کے بلاتا ہی تو مجکو کہا طلحہ نے کہ بلاتا ہون مین تجکو طرف عبادت لات و عزی کے کہ نام بتون کا ہی کہا ابو بکر نے کون ہی لات کہا طلحہ نے کہ وہ رب ہمارا ہی کہا ابو بکر نے اور کون ہی عزی کہا بیٹیان اللہ کی کہا ابو بکر نے پس کون ہی مان اونکی پس چپ ہو رہا طلحہ اور نہ جواب دیا ابو بکر کو پھر کہا طلحہ نے اپنے یارون سے کہ جواب دو اس شخص کو پس سکوت کیا قوم نے پس کہا طلحہ نے اوٹھ اے ابو بکر أَشْهَدُ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا الخ یعنی مصداق آیت کے اور باقی کافر تھے کہ اونھون نے حق سے دیدہ و دانستہ اعراض کیا اونپر شیطان مسلط تھے کہ وہ راہ حق پر نہین آنے دیتے تھے اونکو ✤ مع ✤ معالم ✤ در منثور ✤

وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ○

اور وہ انکو روکتے ہین راہ سے اور یہ سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین ✤ ع ✤

اور تحقیق شیاطین باز رکھتے ہین آدمیون کو راہ خدا سے اور آدمی جانتے ہین کہ وہ راہ پانے والے ہین ✤ ط ✤

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ○

یہانتک کہ جب آوے ہمپاس کہے کسی طرح مجھ مین اور تجھ مین فرق ہو مشرق مغرب کا سا کہ کیا برا ساتھی ہی ✤ ع ✤

اوسوقت تک کہ آدمی آوے یعنی روز قیامت کے آگے ہمارے کہیگا ساتھ شیطان اپنے کے ای کاشکے درمیان میرے اور درمیان تیرے مسافت مشرق اور مغرب کی ہوتی پس برا ہمنشین ہی تو ✤ تفسیر ✤ یعنی دنیا مین شیطان کے مشورے پر چلتا ہی اور وہان اوسکی صحبت سے بچتا و یگا اس طرح کا ساتھی شیطان کسیکو جن ملتا ہی کسیکو آدمی ✤ مو ✤ سعید جریری سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا کہ کہا پہونچا ہمکو کہ کافر جب اوٹھایا جاویگا اپنی قبر سے ہاتھ مین ہاتھ ہوویگا اوسکے شیطان کا اور نہین جدا ہوویگا اوس سے یہانتک کہ لیجاویگا اون دونون کو اللہ تعالی طرف دوزخ کے پس وہ وقت ہوگا کہ کہیگا يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ✤ کہا راوی نے اور ایپر مومن پس متعین ہوگا اوسپر فرشتہ یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے اور لیجایا جاوے طرف جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہا صحابہ نے اور آپکے ساتھ بھی ہی یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی ہی لیکن اللہ تعالی نے مدد کی ہی میری اوسپر پس سلامت رہتا ہون مین یا مسلمان ہوگیا ہی وہ اور اور روایت مین آیا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر خیر کا ✤ اور وہب بن منبہ سے منقول ہی

کہ کہا نہین ہی آدمیون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہ تعین ہی اوسپر اوسپر کا فر بس کہاتا ہی شیطان ساتھ اوسکے طعام اوسکے سے اور پیتا ہی ساتھ اوسکے پانی اوسکے سے اور سوتا ہی ساتھ اوسکے اوسکے بچھونے پر اور اوسپر مومن پس الگ رہتا ہی اوس سے شیطان منتظر رہتا ہی کہ کب غافل ہو یا فریب مین آوے پس جب گرتا ہی اوسپر اور بہت محبوب آدمیون مین سے طرف شیطان کے بہت کہانے والا بڑا بخیل ہی ✣ در منثور ✣

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

اور کچھ فائدہ نہین تمکو آج کے دن جب تم ظالم ٹھہرے اس سے کہ تم مار مین شامل ہو ✣ موضح

اور کہینگے ہم ہرگز نہ نفع کریگا تمکو آج از بسکہ ستم کیا ہی تمنے یہ کہ عذاب مین باہم شریک ہو ✣ تفسیر ✣ یعنی کافر کہینگے خوب ہوا کہ انہون نے ہمکو عذاب مین ڈلوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اوسکو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا ✣ موضح ✣ اِذْ ظَّلَمْتُمْ کے معنی یہ ہین کہ جب صحیح ہوا ظلم یعنی کفر تمہارا اور ظاہر ہوگیا اور نہ باقی رہا تمہارے لیے اور نہ کسیکے لیے شبہہ اس بات مین کہ تم ظالم تھے اور اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ الخ کے معنی یہ ہین کہ نہین نفع دیگا تمکو اشتراک تمہارا عذاب مین یا ہونا تمہارا مشترک عذاب مین جیساکہ تھا عموم بلوی خوش کرتا دل کو دنیا مین اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ ہرگز نہین نفع دیگی تمکو یہ آرزو یا عذر وندامت کرنی اسلیے کہ تم عذاب مین مشترک ہو بسبب شریک ہونے تمہارے کے اوسکے سبب مین کہ وہ کفر ہی ✣ مدارک ✣

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

سو کیا تو سُنا دیگا بہرونکو یا سُجھا دیگا اندھونکو اور جو کوئی صریح غلطی مین بھٹکتون کو ✣ موضح

ای محمد کیا تو سنا سکتا ہی بہرون کو یا راہ دکھا سکتا ہی اندھون کو اور اوسکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی ✣ تفسیر ✣ بہرون کو یعنی جو کہ سماع قبول نہین رکھتے اور اندھون کو یعنی جو کہ ہیے کے اندھے ہین اور اونکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنی جو کہ اللہ کے علم مین ایسے ہین کہ مرینگے گمراہی پر یعنی پس یہ نہین ایمان لانے کے ✣ موضح

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ○

پھر اگر کبھی ہم تجکو لے گئے تو ہمکو اون سے بدلا لینا یا تجکو دکھاوین جو اونکو وعدہ دیا ہی تو یہ ہمارے بس مین ہین ✣ موضح

پس اگر اس عالم سے لیجاوین ہم تجکو پس البتہ ہم اس جماعت سے بدلا لینے والے ہین یا یہ کہ دکھاوین ہم تجکو جو کچھ کہ وعدہ کیا ہمنے ساتھ انکے پس تحقیق ہم اونپر قادر ہین ✣ تفسیر ✣ یعنی اگر وفات دینگے ہم تمکو پہلے اسکے کہ مدد دین ہم تمہاری اونپر اور ٹھنڈک دالین مومنون کے سینون مین اونکی جانب سے تو ہم اونسے سخت بدلا لینگے آخرت مین یا دکھاوین الخ یعنی پہلے وفات دینے تمہارے کے سو ہوا روز بدر کے اور بیان اونکے شدت کفر اور گمراہی کا کیا ساتھ قول اپنے کے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الخ پھر ڈرکا دیا دنیا اور آخرت کے عذاب کا ساتھ قول پاک اپنے کے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ آخر دس آیتون تک ✣ مدارک ✣ یعنی اگر وفات دین ہم تمکو پہلے اسکے کہ عذاب کرین ہم اونکو پس ہم اونسے بدلا لینگے ساتھ قتل کرنے کے بعد تمہارے یا دکھاوین ہم تمہاری حیات مین عذاب جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونسے پس ہم قادر ہین جب چاہین عذاب کرین اونپر اور مراد ہین اونسے مشرکین مگر بدلا لیا اللہ تعالی نے اونسے روز بدر کے اور یہ تو قول اکثر مفسرون کا ہی اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ مراد اس سے اہل اسلام ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کہ ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت عتاب الہی اونکی امت مین پس اکرام کیا اللہ نے اپنے نبی کا کر لے گیا اونکو اس عالم سے اور نہین دکھائی اونکی امت مین مگر وہ چیز کہ ٹھنڈی کرے اونکی آنکھ کو اور بچایا عتاب سے بعد حضرت کے کہا انس نے کہ سدھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی رہی نقمہ یعنی عتاب الہی دیتا ہی پس نہین دکھائی اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اونکی

[illegible]

امت مین کوئی چیز کہ ناگوار معلوم ہوا اونکو یہان تک کہ وفات پائی اور نہین تھا کوئی نبی کبھی مگر کہ دیکھا عذاب اپنی امت مین مگر نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھلائے گئے اوس چیز کو کہ پہونچیگی امت اونکی کو بعد اونکے پس نہین دیکھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے خوشی کرتے یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی ✽ معا ✽ در منثور ✽

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○

سو تو مضبوط رہ اوسی پر جو تجکو حکم آیا ہی تو ہی بے شک سیدھی راہ پر ✽ موضح ✽

پس محکم پکڑ اوس چیز کو کہ وحی بھیجی گئی طرف تیرے یعنی تمسک کر قرآن پر اور عمل کر اوسپر تحقیق تو راہ راست پر ہی یعنی ایسے دین پر ہی کہ جسمین کجی نہین ✽

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ○

اور یہ مذکور رہیگا تیرا اور تیری قوم کا اور آگے تمسے پوچھ ہوگی ✽ موضح ✽

اور تحقیق قرآن نصیحت ہی تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم پوچھے جاؤگے ✽ تفسیر ✽ یا یہ معنی ہین لَذِكْرٌ کے کہ یہ موجب شرف کا ہی تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اسلیے کہ اوترا ہی اونکی لغت مین اور پوچھے جاؤگے الخ یعنی قیامت کو پوچھا جاویگا کہ تمنے اسکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمنے اسکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا کہا عدی بن حاتم نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلاشبہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ تیرے دل مین ہی یعنی محبت اپنی قوم کی پس خوش کیا مجکو اونکے حق مین پس فرمایا وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ✽ پس کیا ذکر و شرف میری قوم کے لیے اپنی کتاب مین پھر فرمایا وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت قریب ہین اور پست کر بازو اپنے کو واسطے اونکے کہ اتباع کرین تیرا ایمانوالون مین سے مراد ہی قوم میری پس شکر ہی اللہ کا کہ نکالا صدیق میری قوم سے اور امام میری قوم سے بلاشبہ اللہ نے اولٹ پلٹ کیا بندون کو پیٹھ کے بل اور پیٹ کے بل یعنی خوب غور سے انکو ملاحظہ فرمایا پس ہوئے بہترین عرب قریش اور وہ درخت مبارک ہین جسکا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ✽ یعنی اور مثال کلمہ طیب کی مانند درخت طیبہ کے ہی مراد اس سے قریش ہین أَصْلُهَا ثَابِتٌ یعنی فرماتا ہی کہ جڑ اوسکی کرم ہی کہ وہ ثابت ہی وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ یعنی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین یعنی فرماتا ہی وہ شرف ہی کہ مشرف کیا اونکو اللہ نے بسبب اوس اسلام کے کہ ہدایت کیا اونکو واسطے اوسکے اور گردانا اونکو اہل اوسکا پھر اوتاری اونکے حق مین ایک سورت کتاب اللہ سے مکے مین کہ وہ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ہی آخر تک کہا عدی بن حاتم نے کہ نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ذکر کیے گئے نزدیک اونکے سامنے قریش ساتھ خیر کے کبھی مگر کہ خوش کر دیا اونکے ذکر نے حضرت کو یہان تک کہ ظاہر ہوتی تھی وہ خوشی سب لوگون کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت اکثر اوقات پڑھتے یہ آیت وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ✽ معا ✽ در منثور ✽

وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ○

اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجسے پہلے کبھی ہمنے رکھے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین ✽ موضح ✽

اور پوچھ احوال اونکے کہ بھیجے تھے ہمنے پہلے تجسے پیغامبر اپنے کیا مقرر کیے تھے ہمنے سوا خدا کے معبود اور کہ پرستش کیا جاوے اونکو ✽ تفسیر ✽ یعنی کسی دین مین شرک نہین روا رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جسوقت اونکی ارواح سے ملاقات ہو یا اونکے احوال کی کتابون سے تحقیق کر ✽ موضح ✽ نہین ہی مراد رسولون کے سوال کرنے سے حقیقت سوال کرنے کی ولیکن یہ مجاز ہی نظر کرنے سے اونکے ادیان مین اور دریافت کرنے سے اونکے

دین اونہین کہ آیا عبادت بتون کی کبھی کسی امت مین امتون انبیا کے سے ہوئی بھی ہی اور حضرت کو کفایت کیا نظر کرنے اور تفحص کرنے سے
نظر کرنا کتاب اللہ مین کہ معجز اور مصدق ہی اگلی کتابون کی اور کافی ہوئی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالی کی اس بات مین ساتھ اس آیت کے
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا یعنی کفار عبادت کرتے ہین سوای اللہ کے اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہی
اوسکے دلیل اور خود یہ آیت کافی ہی حاجت اور آیت کی نہین اور ابن عباس سے ہی کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو بھیجا اللہ تعالی نے آنحضرت
کے لیے آدم کو اور رسولون کو کہ اونکی اولاد مین ہین پھر اذان دی جبرئیل ع نے پھر تکبیر کہی اور کہا ای محمد آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ اونکو
پس نماز پڑھائی آنحضرت نے اونکو پھر جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا اونسے جبرئیل ع نے سَلْ یَا مُحَمَّدُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
رُّسُلِنَا الخ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پوچھتا مین کفایت کرتا ہی مجکو یعنی فرمانا اللہ تعالی کا اور یہی قول زہری اور سعید
بن جبیر اور ابن زید کا ہی کہ کہا اونھون نے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج مین اور حکم کیا سوال کرنے کا اونسے پس نہین شک کیا
حضرت نے اور نہین پوچھا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین سَلْ اُمَمَ مَنْ اَرْسَلْنَا یعنی رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصاری ہین
پوچھو کہ اونسے پوچھنا گویا انبیا سے پوچھنا ہی کہ وہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہی بت پرستون
کے لیے کہ وہ باطل پر ہین ۞ ف ۞ معا ۞ تنبیہ ۞ مقصود تمام رکوع کا یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرنے کو چھوڑے نہ
یکا موحد اور متبع سنت کا ہو رات دن اپنی اوقات ایسی باتون مین مصروف رکھے کہ جنکے کرنے سے خاوند حقیقی راضی رہے اور ہر دم و ہر ساعت
لرزان ترسان اور امیدوار اوسکی رحمت کا رہے اور اوسکی یاد مین مشغول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور موت کو یاد کرتا رہے
والا شیطان مسلط ہوگا ۞ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ جل ذکرہ نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی اخلاص
و توحید سے یا ڈرا مجسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ الخ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین اور دل و
ڈرتے ہین کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین ای بیٹی صدیق کی ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین
اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین
اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے یٰاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ
جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ
کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی
اور آیا ہی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم اگر بہت کرتے یاد لذتون کی
توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی
کہ موت ہی پس تحقیق نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر مٹی
کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اونمین سے کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین تجپر آج اور آیا تو طرف
میرے پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی اوسکے
لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ بدکار یا کافر کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا یعنی نہ فراغت ہی
تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اونمین کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین آج تجپر اور آیا تو طرف میرے

[illegible]

پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو کام میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر او سپر یہان تک کہ ادھر کی اودھر نکلیاتی ہین پسلیان اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت نے اور متعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار اژدہے اگر تحقیق ایک اونمین سے پھنکار مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین کچھ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوا اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گرہا ہی دوزخ کے گرہون مین سے ٭ کہا انس نے کہ تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک ہین گنتے تھے ہم اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والے یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اونکو مہلکات سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے ای عایشہ بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ واسطے اونکے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو میرے رب نے ساتھ نو باتون کے ساتھ خوف خدا کے پوشیدہ اور ظاہر مین اور ساتھ بات عدل کے غصے اور خوشی مین اور ساتھ میانہ روی کے فقر اور غنا مین اور ساتھ اس بات کے کہ صلہ رحم کرون مین اوس سے کہ کاٹے مجسے اور دون مین اوسکو کہ محروم رکھے مجکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور ساتھ اسکے کہ ہووے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ٭ مشکوة ٭ تنبیہ ٭ اب کچھ دعائین نہایت مفید بتقریب ذکر اللہ کے کہ اس رکوع مین اوسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہین تو بھائی مسلمانون کو فائدہ دین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّرَسُوْلًا ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ راضی کرے اوسکو یعنی روز قیامت کے ٭ اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند حسن کے منذری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا پس مین ضامن ہون کہ البتہ پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یہان تک کہ داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی عطا بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا وقت شام کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا پس تحقیق پہونچا حقیقت ایمان کو ٭ اور روایت کی مستغفری نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ صبح کرے تو تین بار اور جسوقت کہ شام کرے تو تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس بلا شبہہ یہ کلمہ شفا ہی ننانوین بیماریون سے اور ادنی اونکا ہم یعنی فکر ہی ٭ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین اور مستغفری نے ساتھ سند حسن کے سمرة بن جندب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسنے کہا وقت صبح کے اور شام کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ٭ نہین مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی وہ اوسکو پس ملا مین عبداللہ بن سلام سے پس بیان کی مینے اونسے یہ حدیث پس کہا اونھون نے کہ یہ کلمے دیے تھے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھ انکے ہر روز سات بار پس نہین مانگتے تھے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا تھا اونکو وہ ٭ داعی الفلاح فی اذکار المساء والصباح للسیوطی رحمة اللہ علیہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہی تو اوسدن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی اوسکو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے

ف یا اللہ تو نے پیدا کیا مجکو اور تو ہی ... روز قیامت ...

اور اگر مرتاہی شہید مرتاہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹھائی ہی فرمایا اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ آخر تک تو ضرر نہ پہونچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہ پڑھے تو ضرر نہین کرتی کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ اعوذ یہہ ہی أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور تین تین بار پڑھے صبح وشام أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پھر پڑھے یہ آیتین هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ آخر سورہ حشر تک تو اسکی فضیلت یہ آئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اعوذ مذکور مع تین آیتون اخیر سورہ حشر کے پڑھتا ہی صبح کو تو متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن مین مرتاہی شہید مرتاہی اور جو شام کو پڑھے یہی درجہ پاتاہی اور فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا صبح وشام مین تین تین بار پڑھنا کفایت کرتاہی ہر چیز سے یعنی دفع کرتاہی ہر برائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونون آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیت ابتدائے سورۂ غافر کی صبح کو پڑھتاہی محفوظ رہتاہی یعنی سب بلیات سے اور شیطانون سے بسبب برکت انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتاہی صبح تک محفوظ رہتاہی بسبب برکت انکی کے آیۃ الکرسی تو مشہور ہی اور آیت ابتدائے غافر کی یہ ہی حٰمٓ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ اور فرمایا کہ جو کوئی صبح وشام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتاہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکے کو وہ یہ ہی حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ یہ سب روایتین مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہا حدیث کی کتابون مین ہین اور جسکو زیادہ شوق ذکر اسکا ہو وہ ظفر جلیل اور وظیفۂ مسنونہ مین سے دیکھکر ورد مقرر کرے ردّ مشرکون کا کرکر اب آگے قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا بیان ہوتاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یہود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتے ہو باوجود جاننے حقیقت اونکی کے اور دیکھنے معجزات اونکے کے ایسے ہی حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اوسوقت کے کفار باوجود دیکھنے معجزات اونکے کے لیکن اوس زمانے سے تباہ وخراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمھارا حال بھی ہو تو کیا عجب ہی

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور ہمنے بھیجا موسی اپنی نشانیان دیکر فرعون اور اوسکے سردارون پاس تو کہا مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا ✤ مو

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوسکی کے پس کہا موسی نے تحقیق مین پیغمبر ہون پروردگار عالمون کا ✤ تفسیر ✤ نشانیون سے مراد ید بیضا اور عصا وغیرہ معجزات موسی علیہ السلام کے ہین اور ملائہ سے قبط ✤ اور حضرت موسی علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا نہ مانا اونھون نے اونکو یہ محذوف ہی دلالت کرتاہی اسپر قول اللہ تعالی کا ✤ مل

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۝

پھر جب لایا اون پاس ہماری نشانیان وہ تو لگے اوپر ہنسنے ✤ مو

پس جب کہ آیا موسی اونکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اون نشانیون سے ہنستے تھے ✤ تفسیر ✤ یعنی تمسخر کرتے تھے ساتھ اونکے اور کہتے تھے اونکو سحر ✤ مل

وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور جو دکھاتے گئے ہم اونکو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہمنے اونکو تکلیف مین شاید وہ باز آوین ✤ مو

اور نہین دکھلاتے تھے ہم اونکو کوئی نشانی مگر وہ بزرگتر تھی قرین اپنے سے اور گرفتار کیا ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ پھر آوین ✤ تفسیر

قرین یعنی ساتھی اپنے سے کہ ہوتی تھی پہلے اوسکے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی مینح نقض عادت کے اور ظاہر نظم دلالت کرتا ہی
اسپر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی اس کلام سے کہ وہ موصوف تھین ساتھ بڑائی کے متفاوت نہین تھین
بڑائی مین یعنی سب بڑی ہی تھین اور اسپر محمول ہی کلام لوگو کا کہ کہا جاتا ہی ھُمَا اِخْوَانٌ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَکْرَمُ مِنَ الْاٰخَرِ
یعنی وہ دو بھائی ہین کہ ہر ایک اون دونون مین سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان ہی اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون ہوجانا
پانی کا اور نقصان میوون کا اور قحط پس تھین یہ چیزین نشانیان واسطے موسیٰ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھین یہ ہر ایک بزرگتر دوسری سے
اور توکہ رجوع کرین یعنی کفر سے طرف ایمان کے ✤ مدارک ✤

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ○

اور کہنے لگے ای جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھار کھا ہی تجکو ہم مقرر راہ پر آوینگے ✤ موضح ✤

اور کہا اونھون نے ای جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب مین ساتھ اون ناموں کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم
راہ پر آوینگے یعنی مسلمان ہووینگے ✤ تفسیر ✤ ای جادوگر کہتے تھے وہ عالم ماہر کو جادوگر اسلیے کہ وہ بڑا جانتے تھے علم جادو کو اور یعنی
بما عہد عندک کے یہ ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے کہ عہد کیا ہی تجسے کہ دعا تیری مستجاب ہی یا یہ معنی ہین ساتھ عہد اوسکے کے
نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یہ معنی ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا نزدیک تیرے کہ وہ دور کرنا عذاب کا ہی اوس شخص سے کہ ہدایت پاوے ✤ مدارک ✤

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ○

پھر جب اوٹھالی ہمنے اونپر سے تکلیف تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے ✤ موضح ✤

پھر جب دور کیا ہمنے اونسے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگہان وہ عہد توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عہد کرتے وفا نکرتے اوسکو ✤

وَنَادَى فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین بولا ای قوم میری بھلا مجکو نہین حکومت مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین

تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○

میرے نیچے کیا تم نہین دیکھتے ✤ موضح ✤

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین کہا ای قوم میری کیا نہین ہی میرے ہاتھ مین بادشاہی مصر کی اور یہ نہرین چلتین ہین میرے محل کے نیچے کیا
نہین دیکھتے تم ✤ تفسیر ✤ اوس گرد پیش کے ملکون مین مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہرین اوسنے بنائین تھین دریاے نیل کا پانی
اپنے باغ مین لایا تھا کاٹ کر ✤ موضح ✤ پکار یعنی فرعون نے آپ پکار یا قبط کے سردارون کو از راہ افتخار کے یا حکم کیا منادی کو اوسنے پکارا
اور ہارون رشید سے منقول ہی کہ اوسنے جب پڑھی یہ آیت کہا حاکم کرونگا مین مصر کا خسیس تر کو اپنے غلامون مین سے پس حاکم کیا اوسکا
خصیب نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اوسکو اور عبداللہ بن طاہر سے منقول ہی کہ ہارون رشید مالک ہوا مصر کا پس نکلا طرف اوسکے
پس جب قریب پہنچا اوسکے تو کہا آیا یہ وہی شہر ہی کہ افتخار کیا ساتھ اوسکے فرعون نے یہان تک کہ کہا الیس لی ملک مصر
واللہ کہ یہ میرے نزدیک حقیر تر ہی اس سے کہ داخل ہوؤن مین اسمین پس پھیری اوسنے باگ اپنی انتہی ✤ کیا نہین دیکھتے تم
یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اوسکا ✤ مدارک ✤

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ○

بھلا مین بہتر اس شخص سے جسکو عزت نہین اور صاف نہین بول سکتا ✤ موضح ✤

نہ بلکہ مین مترجم کہتا ہے کہ یہ اس شخص سے ہے کہ وہ خوار ہے یعنی موسیٰ اور نزدیک نہین ہے کہ بات واضح کرے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مین لکنت تھی سبب
انگارا اٹھا لینے کے موہنہ مین لڑک پنے مین واللہ اعلم ۵ ع

فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْہِ اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مُقْتَرِنِیْنَ ○

پھر کیون نہ آپڑے اوسپر کنگن سونے کے یا آتے اوسکے ساتھ فرشتے پرا باندھکر ۵ سق

پس کیون نہ اوتارے گئے اس شخص پر کنگن سونے کے یا کیون نہ آئے ہمراہ اوسکے فرشتے مجتمع ہوکر تفسیر فرعون آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے مکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہنا تا اور اوسکے سامنے فوج کھڑی ہوتی پرا باندھکر ۵ ف مراد رکھا فرعون نے ساتھ اوتارنے کنگنون کے موسیٰ پر اوتارنا ملک کی کنجیون کا طرف اونکے اسلیے کہ وہ جب چاہتے تھے سردار کرنا کسی شخص کو تو کنگن اور ہار سونے کے پہناتے تھے اوسکو تو کہ دلالت کرے اوسکی سرداری پر پس کہا فرعون نے کیون نہ اوتارے رب موسیٰ اوسپر کنگن سونے کے اگر تھا سردار واجب الاطاعت اور مقترنین کے معنی ہین چلتے فرشتے ساتھ اوسکے پرا باندھکر تو کہ مددگار اوسکے ہوتے اور گواہی دیتے اوسکے صدق پر ۵ ص معا

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَہٗ فَاَطَاعُوْہُ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ○

پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اوسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ بیحکم ۵ مو

پس بے عقل کیا فرعون نے اپنی قوم کو پس قبول کیا اونھون نے حکم اوسکا تحقیق وہ تھے قوم فاسق تفسیر یا معنی اسکے یہ ہین کہ بچھلا دیا فرعون نے اپنی قوم قبط کو یہ بات کہکر اور تاثیر کیا اونمین اوسکے کلام نے اور حکم اوسکا یعنی جھلانا موسیٰ کا جو چاہتا تھا حق یعنی خارج دین حق سے ۵ ف جلا

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْھُمْ فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ فَجَعَلْنٰھُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ○

پھر جب ہمکو بیجھنجھلا دلائی تو ہمنے اون سے بدلالیا پھر ڈوبا دیا اون سب کو پھر کر ڈالا اونکو گئے گذرے اور کہاوت پچھلون کے واسطے ۵ معا

پس جب غصے مین لائے وہ ہمکو بدلا لیا ہمنے اونسے پس ڈبو دیا ہمنے اون سبکو پس کیا ہمنے اونکو پیش رو اور کہانی واسطے پچھلون کے تفسیر معنی اسکے یہ ہین کہ اونھون نے جب افراط کی گناہون مین مستحق ہوئے اسکے کہ جلدی اوتارین ہم اونپر عذاب اپنا اور بدلا لینا اپنا اور عیسیٰ نہ درگذر کرین ہم اونسے اور مثلًا کے معنی ہین بات عجیب الشان کہ بطور کہاوت و ضرب المثل کے کہا جاتا ہی کہ کہاوت تمھاری ایسی ہے جیسے قوم فرعون کی اور آخرین سے مراد ہین جو کہ آوینگے بعد اونکے اور معنی اسکے یہ ہین کہ پس کیا ہمنے اونکو پیشوا پچھلے کافرون کے لیے کہ پیروی کرین اونکی بیچ مستحق ہونے عذاب کے مانند اونکے اور اوترنے عذاب کے اونپر بسبب کرنے ایسے افعال کے کہ جیسے اونھون نے کیے اور کیا ہمنے اونکے قصے کو کہاوت ۵ ف اور یا فَجَعَلْنٰھُمْ سَلَفًا کے یہ معنی ہین کہ ہمنے اونکو پیش رو کیا تو کہ نصیحت پکڑین ساتھ اونکے پچھلے لوگ اور مَثَلًا کے معنی یہ ہین عبرت و نصیحت ۵ معا عقبہ بن عامر سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھے تو اللہ کو کہ دیتا ہے بندے کو جو کچھ چاہیے اس حال مین کہ وہ مقیم ہے گناہون پر پس اسکے نہین کہ استدراج ہے اوسکی طرف سے واسطے اوسکے پھر پڑھی آیت فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْھُمْ فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۵ کہا طارق بن شہاب نے کہ تھا مین نزدیک عبداللہ بن مسعود کے پس ذکر کیا گیا نزدیک اونکے ناگہانی موت کا پس کہا اونھون نے کہ وہ تخفیف ہے مومن پر اور حسرت ہے کافر پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْھُمْ ۵ درمنثور مترجم کہتا ہے یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے پر کہ کوئی سواے خداے تعالیٰ کے معبود نہین ہے مشرکون نے اعتراض کیا کہ نصاریٰ عیسیٰ کو پوجتے ہین اور اگر وہ بھی معبود تھے راضی ہوئے ہم کہ معبود ہمارے ساتھ عیسیٰ کے ہون اور گمان کیا کہ ساتھ دلیل کے غالب آئے خداے تعالیٰ نے کشف شبہے کا فرمایا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُکَ مِنْہُ یَصِدُّوْنَ ○

اور جب کہاوت لائے مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیرے لگتے ہین اوس سے چلانے ۵ صو

اور جب کہاوت بیان کی گئی ساتھ بیٹے مریم کے ناگہان قوم تیری اوس کہاوت سے ساتھ خوشوقتی کے آواز بلند کرتے ہین ✢ تفسیر ✢ یعنی قرآن مین اونکا ذکر آوے تو اعتراض کرتے ہین کہ اونکو بھی خلق پوجتے ہین اونھین کیون خوبی سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجون کو برا کہتے ہو ✢ مو ✢ اور جب کہاوت بیان کی گئی الخ جب پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے آگے یہ آیت ✢ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ ✢ یعنی تم اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ایندھن جہنم کے ہین غصے ہوئے مشرک پس کہا ابن الزبعری نے کہ ای محمد کیا یہ خاص ہے ہمارے ہی لیے اور ہمارے معبودون کے لیے یا سب امتون کے لیے پس فرمایا علیہ السلام نے کہ یہ تمھارے لیے اور تمھارے معبودون کے لیے ہے اور سب امتون کے لیے پس کہا عبد اللہ ابن الزبعری نے کہ کیا نہین کہتے تھے تم کہ عیسی نبی ہین اور تعریف کرتے تھے تم اونکی اور اونکی مان کی اور تم جانتے ہی ہو کہ نصاری اون دونون کو پوجتے ہین اور عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہین پس اگر یہ دوزخ مین گئے تو ہم راضی ہین یہ کہ ہون ہم اور ہمارے معبود بھی ساتھ اونکے پس خوش ہوئے وہ اور ہنسنے کہ ہمنے قائل کر دیا اور سکوت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ○ یعنی بلاشبہہ جو لوگ کہ سبقت لے گئی واسطے اونکے ہماری جانب سے جنت وہ لوگ دوزخ سے دور کیے گئے ہین اور اوتری یہ آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ الخ اور معنی اسکے یہ ہین اور جب بیان کی ابن زبعری نے کہاوت ساتھ عیسی بیٹے مریم کے واسطے معبودون اپنے کے اور جدال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پوجنے نصاری کے عیسی علیہ السلام کو ناگہان قوم تیری یعنی قریش اس کہاوت سے آواز بلند کرتے ہین از راہ خوشی اور ہنسنے کے بسبب اوس چیز کے کہ سنی اونھون نے ابن زبعری سے کہ چپ کر دیا حضرت کو ساتھ جدال باطل اپنے کے ✢ مدا ✢

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِھَتُنَا خَیْرٌ اَمْ ھُوَ ط مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ط بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ○

اور کہتے ہین ہمارے ٹھاکر بہتر ہین یا وہ یہ نام جو دھرتے ہین تجہپر سب جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہین جھگڑالو ✢ مو ✢

اور کہا مشرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی نہین بیان کی واسطے تیرے یہ کہاوت مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ✢ تفسیر ✢ اور کہا الخ مراد رکھتے تھے وہ یہ کہ معبود ہمارے تمھارے نزدیک بہتر نہین ہین عیسی سے پس جب ہوئے عیسی ایندھن دوزخ کے تو ہمارے معبودون کا امر تو سہل ہی مگر جھگڑنے کو یعنی واسطے جھگڑنے اور غالب ہونے کے بات مین نہ واسطے طلب تمیز کے درمیان حق اور باطل کے جھگڑالو یعنی عادت ہی اونکی یہی کہ بہت جھگڑتے ہین اور درپی ہر کسیکے ہوتے ہین اور یہ اس سبب سے ہی کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ تو نہین مراد رکھی اس سے مگر بت ہی اسلیے کہ مَا غیر عقلا کے لیے آتا ہی لیکن ابن زبعری نے جو دیکھا کہ لفظ کلام اللہ کا یعنی وَمَا تَعْبُدُوْنَ احتمال رکھتا ہی وجہ عموم کو باوجود جاننے اوسکے کے اس بات کو کہ مراد اس سے بت ہی ہین اونکے نہ اور کچھ پائی حیلے کے لیے گنجایش پس پھیر لفظ وَمَا تَعْبُدُوْنَ کو طرف شمول اور احاطے کے واسطے ہر معبود غیر اللہ کے بطریق جھگڑنے اور چاہنے اس بات کے کہ غالب آوین ہم پس از راہ وقار کے آنحضرت نے سکوت فرمایا یہان تک کہ جواب دیا اونکی طرف سے اونکے رب نے ✢ مدا ✢ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوے کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اوسپر مگر کہ دیے گئے جدل یعنی جھگڑنا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون پر اس حال مین کہ وہ جھگڑ رہے تھے قرآن مین پس نہایت غصے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ گویا ڈالا گیا حضرت کے چہرۂ مبارک پر سرکہ یعنی نہایت ترش رو ہوئے پھر فرمایا نہ مارو تم کتاب اللہ کو بعض اوسکے کو بعض پر یعنی ایک آیت سے دوسری آیت کی تکذیب نکرو اور آپس مین آیتون کو معارض نٹھہراؤ اس لیے کہ نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم کبھی مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑنا پھر پڑھی یہ آیت مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ✢ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کذب ایک باب ہے یعنی قسم ہی ابواب یعنی اقسام نفاق سے اور بلاشبہہ نشانی نفاق کی یہ ہے کہ ہو آدمی جھگڑالو دشمنی رکھنے والا ✢ درمنثور ✢

[illegible]

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

وہ کیا ہی ایک بندہ ہی کہ ہمنے اوسپر فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے ✤مو✤

نہین ہی عیسی مگر بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوسپر یعنی ساتھ دینے نبوت کے اور کیا ہمنے اوسکو نمونہ قدرت الٰہی کا واسطے بنی اسرائیل کے ✤ تفسیر ✤ یعنی بغیر باپ کے جو ہمنے اوسکو پیدا کیا تو مانند کہاوت کے کیا بسبب عجیب و غریب ہونے معاملے اونکے کے تو دلیل پکڑی جاوے اللہ کی قدرت پر کہ بلا شبہہ وہ قادر ہی اوس چیز پر کہ چاہے ✤ ملا جلال ✤ منقول ہی ابن عباس سے کہ مشرک آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ خبر دو کہ جو پوجے جاتے ہین سوا اللہ کے کہان ہونگے وہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ مین کہا اونھون نے اور سورج اور چاند کہان ہونگے فرمایا سورج اور چاند بھی دوزخ مین ہونگے کہا اونھون نے پس عیسی بیٹے مریم کے کہان ہونگے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ الخ

✤ در منثور ✤

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝

اور اگر ہم چاہین بنا لین تم مین سے فرشتے رہین زمین مین تمھاری جگہہ ✤مو✤

اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم کہ بدلے تمھارے فرشتے زمین مین خلیفہ ہون ✤ تفسیر ✤ یعنی عیسی مین آثار فرشتون کے سے تھے اس سے معبود نہین ہوتا اگر چاہین تمھاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کرین ✤ مو ✤ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کی تقدیر یون ہی لَجَعَلْنَا بَدَلًا مِّنْكُمْ یعنی کرتے ہم بدل تمسے فرشتونکو یا تقدیر یون ہی لَجَعَلْنَا بَدَلَكُمْ اور مِن بمعنی بدل کے ہی یعنی کرتے ہم بدلے تمھارے فرشتون کو اور بعضون نے کہا یہ معنی ہین کہ اگر چاہتے ہم بسبب قادر ہونے اپنے کے عجائب امور پر پیدا کرتے ہم تمسے ای مردون فرشتون کو کہ جانشین ہوتے وہ تمھارے زمین مین جیسے کہ جانشین کرتے ہین ہم تمھاری اولاد کو اور یہ ایسا ہوتا جیسے عیسی کو عورت سے پیدا کیا بغیر مرد تو کہ جانتے تم قدرت ظاہرہ ہماری اور جانتے تم کہ ملائکہ اجسام مین کہ نہین پیدا ہوتے مگر اجسام سے اور اللہ تعالی منزہ ہی اس سے ✤ مل ✤

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

اور وہ نشان ہی اوس گھڑی کا سو اوسمین دھوکھا نہ کرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہی ✤مو✤

اور تحقیق عیسی نشانی ہی قیامت کی پس شبہہ نکرو قیامت مین اور کہہ ای محمد پیروی میری کرو یہ ہی راہ سیدھی ✤ تفسیر ✤ عیسی یعنی اوترنا اونکا نشانیون قیامت سے ہی کہ جانا جاویگا بسبب اوسکے قرب قیامت کا اور پیروی میری کرو یعنی میری ہدایت اور شرع کی یا میرے رسول کی اس صورت مین وَاتَّبِعُوْنِ مقولہ اللہ تعالی کا ہی یا یہ امر ہی رسول اللہ کے لیے کہ کہہ وَاتَّبِعُوْنِ یعنی جو کچھ کہ حکم کرتا ہون مین تمکو راہ سیدھی ہی ✤ مل ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس خدا کی کہ بقا جان میری کا اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق اوترینگے آسمان سے تمھارے اہل دین مین عیسی بیٹے مریم علیہما السلام کے در حالیکہ حاکم عادل ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کرینگے دین دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے کھانے اور پالنے کو اور مباح کرینگے اوسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسے سواے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہی اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانے مین یہان تک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہان تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا مین ہی پھر کہتے تھے ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت اور یہ آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الخ یعنی نہین ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاری سے مگر کہ ایمان لاویگا عیسی علیہ السلام پر پہلے مرنے اونکے کے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہی ✤ مشکوٰۃ ✤

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمھارا دشمن ہے صریح ۞ مو

اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمھارے حق مین دشمن ظاہر ہے ۞ تفسیر ۞ نہ روکے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے یا اللہ و رسول کی پیروی کرنے سے تمہارا دشمن ظاہر ہے یعنی اوسکی دشمنی تمسے ظاہر ہی اسلیے کہ نکالا تمھارے باپ آدم کو جنت سے اور اوتروایا اونسے لباس نور کا ۞ مل ۞

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ

اور جب آیا عیسی نشانیان لیکر بولا مین لایا ہون تمھارے پاس پکی باتین اور بتانے کو بعضی چیز جسمین تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ جو ہے وہی ہے رب میرا اور رب تمھارا اوسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے ۞ مو

اور جب کہ آئے عیسی علیہ السلام ساتھ معجزون کے کہا لایا ہون مین تمھارے واسطے حکمت کو اور آیا ہون مین تو بیان کرون مین واسطے تمھارے بعض وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اوسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق خدا وہی پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اوسکو یہ ہے راہ سیدھی ۞ تفسیر ۞ بینت سے مراد معجزے ہین یا آیتین انجیل کی اور شرائع اور احکام سے مراد انجیل اور شرائع بعض وہ چیز الخ وہ امر دین کا ہے نہ امر دنیا کا اور اخیر آیت تک کلام حضرت عیسی علیہ السلام کا ہے ۞ مل ۞

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ○

پھر پھٹ گئے فرقے اونکے بیچ سے سو خرابی ہے گنہگارون کو آفت سے دکھ والے دن کی ۞ مو

پس اختلاف کیا جماعتون نے درمیان اپنے پس واے اونکو کہ ستم کیا عذاب دن درد دینے والے کے سے ۞ تفسیر ۞ یہود اونکے منکر ہوئے اور نصاری قائل ہوئے پھر نصاری بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بناوے کوئی خدا کو تین جگہہ کرے اور کچھہ کہین ۞ مو
جماعتون نے یعنی فرقون نے بعد عیسی کے اور وہ یعقوبیہ ہین اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور شمعونیہ پس ان فرقون نے نصاری مین سے اختلاف کیا عیسی کے حق مین کہ آیا وہ اللہ ہی یا ابن اللہ یا ثالث ثلثہ یعنی تیسرا تین مین کا ستم کیا یعنی کفر کیا بسبب اوس چیز کے کہ کہی عیسی کے حق مین اور دن درد دینے والا دن قیامت کا ہے ۞ مل ۞ جلد ۞

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آ کھڑی ہو اونپر اچانک اور انکو خبر نہو ۞ مو

انتظار نہین کرتے ہین مگر قیامت کا یہ کہ آوے اونکے پاس ناگہان اور یہ خبردار نہون ۞ تفسیر ۞ هل ينظرون مین ضمیر ہے واسطے قوم عیسی کے یا کفار کے اور یہ خبردار نہون یعنی اور یہ غافل ہون بسبب مشغول ہونے اپنے کے امور دنیا اپنی مین جیسے کہ اور جگہہ فرمایا تاخذهم وهم يخصمون ۞ یعنی پکڑے گی اونکو قیامت اس حال مین کہ وہ جھگڑتے ہونگے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ دو شخص دوہتے ہونگے اونٹنی کو اور دو شخص لپیٹتے ہونگے کپڑے کو پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هل ينظرون الا الساعة ان تاتيهم بغتة وهم لا يشعرون ۞ مل ۞ د [illegible]

اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○

جتنے دوست ہین اوسدن دشمن ہونگے مگر جو ہین ڈر والے ۞ مو

دوست اوسدن بعض اونکے واسطے بعض کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ۞ تفسیر ۞ اوس دن دوست سے دوست بھاگیگا کہ اسکے سبب

ع ۱۲

مین نہ پکڑا جاؤن ✤ ٹ الاخلاء جمع خلیل کی ہی معنی دوست کے اوس دن یعنی روز قیامت کے مگر پرہیزگار کہ آپسمین للہ محبت رکھتے
ہین یعنی منقطع ہوجائینگی اوسدن تمام محبتین کہ درمیان دو دوستون کے ہی بیچ غیر ذات اللہ کے اور بدل جاویگی وہ محبت عداوت اور غصہ سے
مگر محبت اون دو شخصون کی کہ للہ محبت رکھتے ہین پس وہ محبت باقی رہیگی ✤ ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا
منقطع ہوجائینگے ناتے اور گم ہوجاینگے اسباب اور جاتی رہیگی اخوت یعنی بھائی چارہ مگر اخوت اللہ کی راہ کی باقی رہیگی اور یہ بموجب فرمانے
اللہ تعالی کے ہی الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين مجاہد سے ہی بیچ تفسیر الاخلاء یومئذ
بعضهم لبعض عدو کے کہا جو کہ دوست اللہ کے گناہ پر تھے دنیا مین وہ آپسمین دشمن ہونگے ✤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوست
چار ہین دو مومن اور دو کافر پس مرتا ہی ایک شخص دو مومنون مین سے پس پوچھا جاتا ہی اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہی بار خدایا نہین دیکھا
مینے کسی دوست کو کہ بہت حکم کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتون کے اور بہت منع کرنے والا ہو بری باتون سے اوس سے بار خدایا ہدایت کر اوسکو
جیسا کہ ہدایت کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اوس پر اور مرتا ہی ایک شخص دو کافرون مین سے پس پوچھا جاتا ہی اوس سے
اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہی نہین دیکھا مینے کوئی دوست کہ بہت حکم کرنے والا ہو بری باتون کا اوس سے اور نہین دیکھا مینے کسی دوست
کو بہت منع کرنے والا اچھی باتون سے اوس سے بار خدایا گمراہ کر تو اوسکو جیسا کہ گمراہ کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو
اوس پر فرمایا حضرت نے پھر اوٹھائے جاوینگے وہ روز قیامت کے پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ ثنا کرے بعض تمہارا بعض پر پس اس پر دونون
مومن ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی بہت اچھی طرح اور اس پر دونون کافر پس ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی
نہایت بری طرح ✤ کعب سے منقول ہی کہ لایا جاویگا یعنی محشر مین رئیس فی الخیر کو یعنی مانند علما باعمل اور مرشد برحق کے روز قیامت کے پس
کہا جاویگا فرمانبرداری کر اپنے رب کی چلنے مین پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس نہین پردہ مین ہوگا اللہ تعالی سے پھر حکم کیا جاویگا
اوسکو جنت کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس
کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہی اللہ نے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے اور دیکھیگا مکان
اپنا افضل اونکے مکانون سے اور پہنائے جاینگے اوسکو کپڑے جنت کے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج اور پہونچیگی اوسکو ہوا جنت کی
اور چمکنے لگیگا چہرہ اوسکا یہانتک کہ ہوجائیگا جیسے چودھوین رات کا چاند پھر نکلیگا وہ پس نہین دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہ
کہینگے وہ اللهم اجعله منهم یعنی یا اللہ کر اسکو جنتیون مین سے یہانتک کہ آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے ساتھ
اوسکے خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہیگا خوش ہو اے فلانے پس تحقیق اللہ نے طیار رکھا ہی تیرے لیے جنت مین ایسا اور ایسا
پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے یہانتک کہ چڑھیاویگی اوپر
چہرون کے سفیدی جیسے اوسکے چہرے پر آگئی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے چہرون کی سفیدی سے پس کہینگے یہ اہل جنت ہین اور لایا جاویگا
رئیس فی الشر کو یعنی مانند گرو اور پنڈتون اور تعزیہ وغیرہ بنانے والون کے پس کہا جاویگا قبول کر حکم رب کا پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب
اوسکے کے پس پردہ مین کیا جاویگا اوس سے اور حکم کیا جاویگا اوسکو دوزخ کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا پھر کہا جاویگا یہ مکان فلانے
کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے قسم خواری سے اور دیکھیگا مکان اپنا برا اونکے مکانون سے پس
سیاہ ہوجائیگا چہرہ اوسکا اور کرنجی ہوجائینگی آنکھین اوسکی اور رکھی جاویگی اوسکے سر پر ٹوپی آگ کی پھر نکلیگا پس نہین دیکھینگے اوسکو
کسی جماعت کے لوگ مگر کہ پناہ مانگینگے ساتھ اللہ کے اوس سے پھر آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ شر پر اور
مدد کرتے تھے اوسکی اوس پر پس کہینگے وہ نعوذ بالله منك پس کہیگا کس سبب سے پناہ مانگی تمنے ساتھ اللہ کے مجھسے کیا نہین یاد رکھتا تو

یعنی اوس پر برابر کی [illegible] نہین دیکھا [illegible] ۱۲ منہ

اے فلانے ایسا اور ایسا پس یاد دلاتا رہیگا اونکو وہ شر کہ جمع ہوتے تھے وہ اوسکے ساتھ اوسپر اور مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ نے اونکے لیے دوزخ مین یہان تک کہ چڑھیا دیگی اونکے مونہون پر سیاہی جیسے اوسکے چہرے پر چڑھی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے مونہون کی سیاہی سے پس کہینگے یہ دوزخی ہین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۔ کہ دو دوست مومن ہوتے ہین اور دو دوست کافر حال مومنون کا یہ ہی کہ جب مرتا ہی ایک شخص دونون مین سے تو خوشخبری دیجاتی ہی اوسکو جنت کی پھر یاد کرتا ہی اپنے دوست کو پس کہتا ہی بارخدایا تحقیق دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری طاعت کا اور تیرے رسول کی اطاعت کا اور حکم کرتا تھا مجکو بھلائی کا اور منع کرتا تھا مجکو برائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین تجھسے ملونگا بارخدایا پس نہ گمراہ کر اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھایا تونے مجکو اور راضی ہووے تو اوس سے جیسے کہ راضی ہوا تو مجھسے پس کہا جاویگا اوسکو کہ جا اگر جانتا تو وہ چیز کہ اوسکے لیے ہی نزدیک میرے تو البتہ ہنستا تو بہت اور روتا تو تھوڑا پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پھر کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے واسطے یار اپنے کے نِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الصَّاحِبُ یعنی اچھا بھائی ہی تو اور اچھا دوست ہی اور جب مرتا ہی ایک شخص دونون کافرون مین سے تو خبر دیجاتی ہی اوسکو دوزخ کی پھر یاد کرتا ہی اپنے یار کو پس کہتا ہی بارخدایا بلاشبہ دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری نافرمانی کرنے کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کرنیکا اور حکم کرتا تھا مجکو برائی کرنے کا اور منع کرتا تھا مجکو بھلائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین نہین ملونگا تجھسے بارخدایا پس نہ ہدایت کر تو اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھائی تونے مجکو اور خفا ہووے تو اوس پر جیسا کہ خفا ہوا تو مجھپر پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پس کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم دونون مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک ان دونون مین سے اپنے یار کو بِئْسَ الْاَخُ وَبِئْسَ الصَّاحِبُ وَبِئْسَ الْخَلِيْلُ یعنی تو برا بھائی ہی اور برا یار ہی اور برا دوست ہی ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا روز قیامت کے کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے آج کرونگا مین اونکو سایہ مین کہ آج نہین ہی سایہ مگر سایہ عرش میرے کا اور فرمایا کہ تحقیق ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا اپنے بھائی کی کہ تھا وہ اور گانون مین پس متعین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوپر راہ اوسکی کے ایک فرشتہ کہا فرشتے نے کہان کا ارادہ رکھتا ہی تو کہا اوسنے ارادہ رکھتا ہون اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ اوس گانون مین ہی کہا فرشتے نے کیا ہی تیرے لیے اوسپر کوئی نعمت کہ مالک ہوویگا تو اوسکا یعنی کچھ نعمت اوسکو دی ہی کہ اوسکا بدلا لینے کو جاتا ہی کہا اوسنے نہ لیکن بلاشبہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو بیچ اللہ کے کہا فرشتے نے پس تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تیرے تا خبر دون تجکو یہ کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست رکھا تونے اوسکو اللہ کے لیے تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا آپنے تجکو اور کیا طیار کیا تونے اوسکے لیے کہا اوسنے کچھ نہین طیار کیا مینے اوسکے لیے مگر یہ کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول اوسکے کو فرمایا تو ساتھ اونکے ہوویگا کہ دوست رکھا تونے اونکو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمے کے اور فرمایا مثال ہمنشین نیک کی اور برے کی مانند اوٹھانے والے مشک اور پھونکنے والے دھونکنی کے ہی پس اوٹھانے والا مشک کا یا یہ کہ دیگا تجکو مشک مفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو اور پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلاویگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے ہوا بری فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہی محبت میری واسطے محبت رکھنے والون کے بسبب محبت میری کے اور واسطے بیٹھنے والون کے آپسمین بسبب خوشی میری کے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کے آپسمین میری رضا کے لیے اور واسطے خرچ کرنے والون مال کے میرے لیے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی

اللہ تعالی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے لنکے منبر ہونگے نور کے تمنا کرینگے اونپر انبیا اور شہدا + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ای ابوذر کون سی دستگی ایمان کی محکم ہی کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا وہ موالات ہی واسطے اللہ کے اور دوستی ہو واسطے
اللہ کے اور بغض واسطے اللہ کے اور فرمایا کہ جب عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی خوب ہوئی زندگانی تیری
دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہہ پکڑی تونے جنت کے مکان مین + اور فرمایا جب دوست رکھے کوئی بھائی اپنے کو پس چاہیے کہ خبر دیوے
اوسکو اپنی دوستی کی + اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ + یعنی نہ یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے
کھانا تیرا مگر پرہیزگار + اور فرمایا آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی + اور فرمایا جب بھائی چارہ
کرے کوئی کسی سے پس پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکے کا اور ہی وہ کس قبیلے مین سے اسلیے کہ تحقیق یہ بہت بڑھاتا ہی محبت کو + اور فرمایا
اگر تحقیق دو بندے محبت رکھین اللہ عزوجل کی راہ مین ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو البتہ جمع کریگا اللہ اون دونون کو روز قیامت کے فرماویگا
یہ وہ شخص ہی کہ تھا تو دوست رکھتا اسکو میری راہ مین + اور فرمایا کیا نہ بتاؤن تجکو ای ابورزین مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب
اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو
ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابورزین کیا جانا تونے کہ تحقیق مرد جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی
مسلمان کی ملاقات کے لیے تو پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی
تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو اسمین تو کر + اور فرمایا تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین
یاقوت کے اوپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوے ہین چمکتے ہین جیسے چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون رہیگا
اونمین فرمایا محبت رکھنے والے آپسمین للہ اور بیٹھنے والے آپسمین للہ اور ملنے والے آپسمین للہ + **درمنثور مشکوۃ** + کہا ہی علمانے
کہ محبت چار قسم پر ہی ایک تو روحانی کہ مستند ساتھ تعارف اور تناسب ارواح کے ہو اور حدیث اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَنْ تَعَارَفَ
مِنْهَا ائْتَلَفَ مخبر اوس سے ہی اور اسیکو محبت ذاتی اور خلقی کہتے ہین اور آدمی کو اس جگہہ اختیار نہین ہوتا مثلا کسیکے دل مین پانچ چھہ برس
کی عمر مین دوستی فقرا کی اور محبت حج کی اور تحصیل علم کی راہ پاتی ہی اور خطرہ آتا ہی کہ اگر بڑا ہونگا تو مکے اور مدینے جاونگا اور علم حاصل کرونگا باوجود اسکے
اوسوقت مین سوائے نام علم کے اور مکے اور مدینے کے کچھہ ان چیزون کی حقیقت اور شرف نہین جانتا اور نام انکا بھی محض بسبب سننے کے اور ونسے
جانتا تھا محبت انبیا اور اولیا کی ساتھ مدد کے اور بعضو نسے آپسمین اسی قبیل کی ہی دوسری محبت قلبی ہی کہ استناد اوسکا ساتھ تناسب اخلاق
حمیدہ اور صفات کاملہ کے ہوتا ہی یعنی صاحب اچھے وصف کا اپنے مثل کو دوست رکھتا ہی اور محبت مریدونکی ساتھ مشائخ کے اور امتون صالحین کی
ساتھ انبیا کے اور محبت کاملون کی آپسمین اسی قبیل کی ہی اور یہ دونون قسمین محبت کی دارین مین ہمیشہ اور مفید ہین اور کبھی زائل نہین ہوتین
مگر دوسری قسم کہ کبھی بسبب زوال بعضے صفات محب کے یا محبوب کے بعضی جگہہ مین زائل بھی ہوجاتی ہی اور تیسری قسم محبت عقلی ہی کہ استناد اوسکا بسبب
حاصل کرنے فوائد دنیویہ اور اسباب معیشت کے ہی جیسے محبت حاجت والون کی ساتھ اغنیا کے اور خادمون کی ساتھ مخدومون کے اور چوتھی قسم
محبت نفسانی ہی کہ نفس آدمی کا خواہشون کی چیزون کو اور لذتون دنیاوی کو دوست رکھتا ہی اور یہ دونون قسمین سریع الزوال ہین بسبب
اسکے کہ جسوقت سبب محبت کا زائل ہوا محبت بھی زائل ہوئی خصوصا تیسری قسم کہ سوائے واسطے ضعیف کے نہین ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ بسبب تھوڑی سی
چیز کے بغض آپسمین واقع ہوجاتا ہی اور دوست رکھنا نفس کا خواہش کی چیزون کو کہ جسکو ہوائے نفس کہتے ہین جب تک کہ آدمی زندہ ہی زائل نہین ہوتا
اگرچہ خواہش کی چیزین میسر نہ آوین اور بسبب حاصل کرنے اونکے کے رنج اور بلائین آدمی کو پہنچتی ہین لیکن جب کہ آدمی مریگا اور حقیقت کار کی
اوسپر کھلیگی کہ وہی خواہش کی چیزین اوسکی موجب حساب اور عذاب کی ہونگی اونکو دشمن رکھیگا لیکن جسکو اللہ تعالی نے توفیق دی ہی وہ ہر جگہہ بھی

ف ۱ یعنی کون رکن اور صفت [illegible] کی محکم و مضبوط کہ جسکے ساتھہ اوسکے نجات آخرت اور حصول ثواب کا ہی ۱۲ حق

ف ۲ موالات جاری کرنا محبت کا اور ایک دوسرے کی غمخواری کرنا کفایت کرنا ہے ۱۲ صحت

ف ۳ اسلیے کہ ہر قدم پر گناہ دور ہوتے ہین اور نیکی لکھی جاتی ہی ۱۲ صحت

ف ۴ اسلیے کہ وہ بھی رعایت کریگا [illegible]

بسبب خبر دینے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بسبب جذبہ اور انکشاف الٰہی کے اونکو دشمن جانتے ہین اور اونسے پرہیز کرتے ہین اور محبت فاسقون اور گنہگارون کی آپسمین جملہ محبت نفسانی سے ہی کہ نفس دونون کے ہم جنس اور متصف ساتھہ ایک صفت کے ہین اور بسبب ہم جنسیت کے ایک میل دوسرے کی طرف رکھتا ہی جب کہ ضرر اوس صفت اور موصوف کا معاینہ کرینگے یعنی آخرت مین تو آپسمین بغض دونون مین پیدا ہوگا اور ایک دوسرے کو کہیگا کہ کیون مجکو صفت نیک کی رغبت نہ دلائی چنانچہ آیت اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور بہت آیتین اور حدیثین بیان کرنے والی اس مضمون کی ہین اور ہیچ شان فرقے پہلے کے حدیث اَلْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وارد ہی اور بیان مرتبہ خلت کا کہ اعلیٰ مراتب قرب حق کے سے ہی تفصیل و طوالت رکھتا ہی یہان محل اوسکا نہین ہی کیونکہ اختصار منظور ہی لیکن خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کو اسمین کہ مرتبہ خلت کا افضل ہی یا مرتبہ محبت وحبیبی کا بعضے تو کہتے ہین کہ حبیبی مختص ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور چونکہ وہ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْبَشَرِ ہین حبیبی بھی اعلیٰ اور افضل سب درجون میں ہوگی اور خلت کہ مختص ساتھہ ابراہیم علیہ السلام کے ہی محبت کے مرتبے سے نیچی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ایک ہی مرتبے مین ہین اور دونون آنحضرت کے لیے ثابت ہین چنانچہ حدیث لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا ثابت کرتی ہی مرتبہ خلت کو آنحضرت کے لیے اور حبیب تو آپ مشہور ہی ہین بہت حدیثون سے ثابت ہی + بحث

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

ای بندو میرے نہ ڈر ہے تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ + موؔ

کہا جاویگا ای میرے بندو نہین ہی کچھہ ڈر تمپر آج اور نہ تم غمگین ہو + تفسیر یہ حکایت ہی واسطے اوس چیز کے کہ پکارے جاوینگے اوس دن متقی محبت کرنے والے اللہ کی راہ مین + صؔ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝

جو یقین لائے ہماری باتون پر اور رہے حکم بردار + موؔ

یعنی وہ بندے کہ ایمان لائے ساتھہ آیتون ہماری کے اور مسلمان تھے + تفسیر سلیمان تیمی سے منقول ہی کہ کہا سنا مینے کہ لوگ جسوقت کہ اوٹھائے جاوینگے نہین ہوگا اونمین سے کوئی مگر کہ ڈرتا ہوگا پس پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یٰعِبَادِیْ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پس امید رکھینگے اسکی سب لوگ پھر اسکے پیچھے کہیگا فرشتہ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ پس ناامید ہو جائینگے اس سے غیر مسلمان + معالم منثور

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

چلے جاؤ بہشت مین تم اور تمہاری عورتین کہ تمہاری عزت کرین + موؔ

کہا جاویگا داخل ہو بہشت مین تم اور بیویان تمہاری یعنی مومنات دنیا کی خوش حال کیے ہوئے +

یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَفِیْھَا مَا تَشْتَھِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

لیے پھرتے ہین اون پاس رکابیان سونے کی اور آبخورے اور وہان ہی جو دل چاہے اور جس سے آنکھین آرام پاوین

وَاَنْتُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور تمکو اونمین ہمیشہ رہنا + موؔ

پھیرے جاوینگے اونپر پیالے بڑے سونے کے اور آبخورے بھی یعنی سونے کے اور بہشت مین ہی جو کچھہ چاہے دل اور لذت پاوے اوس سے دیکھنے

آنکھین اور تم وہان ہمیشہ رہوگے ✤ **تفسیر** لذت اوٹھانا دین انحصار ہو واسطے انواع نعمتون کے اسلیے کہ وہ یا تو ایسے ہونگی
کہ دلون مین خواہش ہوتی ہی اونکی یا لذت پائی جاتی ہی اونکی آنکھون مین اور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بیچ صفت جنت کے
اور طبرانی نے اوسط مین ساتھ سند کے کہ راوی اوسکے ثقہ ہین انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق کمترین
تمام اہل جنت کا درجے مین البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہونگے اوسکے سرپر دس ہزار خادم کہ ہر ایک کے ہاتھہ مین دو دو طباق ہونگے ایک سونے کا
اور دوسرا چاندی کا ہر ایک مین ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مثل اوسکے کھاویگا اونکے آخر مین سے مانند اوس چیز کے کہ کھاویگا
اونکے اول مین سے یعنی خوب فراغت سے سب مین سے کھاویگا یہ نہین کہ ایک ہی سے سیر ہوجاوے اور باقی فاضل رہجائین پاویگا اونکے آخر مین خوشبو
اور لذت مانند اوس چیز کے کہ پاویگا اونکے اول مین سے پھر ہوگا یہ خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام ہضم ہوکر ڈکار کی راہ مانند بوے مشک کے نکلیگا
نہ پیشاب کرینگے جنتی اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ سنکینگے مانند بھائیون کے تختون پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ ادنی اہل جنت کا مرتبے مین وہ ہوگا کہ اوسکے لیے سات درجے ہونگے اور وہ چھٹے
پر ہوگا اور اوپر اوسکے ساتوان ہوگا یعنی چھت اور بلاشبہہ اوسکے لیے تین سو خادم ہونگے اور صبح وشام لائے جاوینگے اوسکے سامنے
تین سو طباق سونے کے ہر طباق مین ایک ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا ویسا دوسرے مین اور وہ لذت پاویگا اونکے آخر سے جیسے کہ
لذت پاویگا اونکے اول سے اور وہ البتہ کہیگا ای رب میرے اگر اذن دیتا تو مجکو تو البتہ کھلاتا مین اہل جنت کو اور پلاتا مین اونکو نہ کم ہوتا موجود
چیز سے کہ نزدیک میرے ہی اور بلاشبہہ اوسکے لیے حور عین سے بہتر بیویان ہونگی سوائے دنیا کی بیویون کے اور تحقیق ایک اونمین سے البتہ
لیویگی جگہہ اپنی دس کوس زمین سے اور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سہل ترین
دوزخیون کا از روے عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانون رکھیگا اوپر انگارے کے جوش ماریگا اوس سے دماغ اوسکا کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور
کیا ہوگا جرم اوسکا یا رسول اللہ فرمایا تھے اوسکے لیے مواشی کہ چھپاتا تھا اوس سے کھیتی کو اور ایذا دیتا تھا اوسکو یعنی لوگون کی کھیتیان پامال
کروا دیتا تھا اونسے حالانکہ حرام کیا ہی اللہ نے کھیتی کو یعنی اوسکے روندنے کو اور اوسکے گردیکو بقدر سنگ انداز کے پس نہ کرو یہ کہ زندہ رکھنا چاہو
اپنے مالون کو یعنی مواشی کو دنیا مین اور ہلاک کرو اپنے نفسون کو آخرت مین یعنی بسبب چرانے اور خراب کرنے کھیتی کے مستحق عذاب کا نہ کرو
اپنے نفسون کو اور فرمایا کہ تحقیق ادنی اہل جنت کا مرتبے مین اور اسفل اونکا درجے مین البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہین داخل ہوگا بعد اوسکے کوئی فراخی ہوگی
اوسکے لیے سامنے اوسکے بقدر مسافت ایک سال کے ہوگا وہ سونے کے محلون مین اور موتیون کے خیمون مین نہین ہوگی اونمین جگہہ ایک بالشت کی مگر آباد ہوگی
صبح اور شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے ستر ہزار طباق سونے کے نہین ہوگا اونمین سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اوسمین ایک رنگ کا کھانا کہ نہین ہوگا
دوسرے مین مانند اوسکے خواہش اوسکی اونکے آخر مین مانند خواہش اوسکی کے ہوگی بیچ اول اونکے کے اگر اوترین اوپر تمام اہل زمین البتہ کفایت کرے
اونکو جو کچھہ کہ دیا گیا نہ ناقص کرے یہ کچھہ اوس چیز مین سے کہ دیا گیا ابو امامہ سے منقول ہی کہ کہا ایک شخص اہل جنت مین سے خواہش کریگا اور کسی
جانور کے کھانے کی پس گر پڑیگا وہ پکا پکایا اوسکے ہاتھہ مین پس کھاویگا اوس سے جب تک کہ چاہیگا دل اوسکا پھر اوڑ جاویگا اور دل چاہیگا اوسکا
پانی کے پینے کو پس آجاویگی چھاگل اوسکے ہاتھہ مین پس پیویگا اوس سے جسقدر چاہیگا پھر چلی جاویگی وہ طرف اپنی جگہہ کے ابو امامہ سے روایت ہی
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی
البتہ لیویگا ایک تمہارا لقمہ پس رکھیگا اوسکو اپنے مونہہ مین پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور کھانا کھانیکا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ
مین ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہوجاویگا کہ جسکو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور طعام کا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین
ہوگا اوس کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

ف یہ بیان ہر کمال لذت کا ہی کہ کمال لذت [illegible] نہین ہوتی [illegible] خواہش و رغبت پاویگا [illegible] مین پاویگا

ف [illegible] ظاہرا اختلاف [illegible] باعتبار اختلاف [illegible] [illegible]

وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا انار جنت کے اناروں میں سے ایسا ہوگا کہ جمع ہونگے اوسپر بہت سے لوگ کھاوینگے اوس سے پھر اگر یاد آویگا کسیکو کچھ یعنی اور کھانا تو پاویگا اوسکو اپنے ہاتھ کی جگہ جہاں سے کھاتا ہوگا ابن مسعود سے ہی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ تو البتہ دیکھیگا طرف ایک جانور پرندے جنت میں پس خواہش کریگا تو اوسکی پس گر پڑیگا وہ آگے تیرے بھنا ہوا آسمیں سے ہی کہ بلا شبہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ خواہش کریگا ایک جانور پرندکی جنت میں پس آویگا وہ مانند اونٹ بختی کے یہان تک کہ گر پڑیگا اوسکے خوان پر نہ پونہچا ہوگا اوسکو دھوان اور نہ لگی ہوگی اوسکو آگ یعنی قدرت الٰہی سے پکا ہوگا بغیر آگ کے پس کھاویگا اوس سے یہان تک کہ سیر ہوگا پھر اوڑجاویگا ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ تحقیق فرزند جملہ ٹھنڈک آنکھ اور تمام سرور سے ہی پس آیا پیدا کیا جاویگا اہل جنت کے لیے فرزند پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جب چاہیگا فرزند جنت میں تو ہوگا حمل اوسکا اور جننا اوسکا اور سن تمیز کو پونہچنا اوسکا ایک ساعت میں جیسا چاہیگا ✤ عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑا ہوگا کہ میں دوست رکھتا ہون گھوڑے کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں پس نہیں چاہیگا تو سوار ہونا گھوڑے پر کہ یاقوت سرخ کا ہو اوڑا کر لیجاوے تجکو جس جنت میں چاہے تو جانا مگر کہ کیا جاویگا تیرے لیے پھر کہا ایک اعرابی نے کہ کیا جنت میں اونٹ ہی کہ میں دوست رکھتا ہون اونٹ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای اعرابی اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں تو تو پونہچیگا تو اوسمیں اوس چیز کو کہ چاہیگا دل تیرا اور لذت پاویگی آنکھ تیری کثیر بن مرہ حضرمی سے ہی کہ کہا تحقیق ابر البتہ گذریگا اہل جنت پر پس کہیگا کیا برساؤن میں تمپر یعنی کھوپانی کہو حور یا غیر ذلک نعمتیں وہان کی ابن سابط سے ہی کہ رسول یعنی فرشتہ خدا تعالی کی طرف سے آویگا طرف ایک درخت کے جنت کے کہیگا کہ بلا شبہہ رب میرا حکم کرتا ہی مجکو یہ کہ دیوے تو اسکے لیے جو کچھ چاہے پھر رسول آویگا طرف ایک شخص کے اہل جنت میں سے پس پھیلاویگا اوسکے آگے جوڑا لباس کا پس کہیگا جنتی کہ تحقیق دیکھے ہین مینے جوڑے بہت لیکن نہیں دیکھا مینے مانند اسکے اور آیا ہی کہ جس میوے کو چاہیگا اوسکی ٹہنی جھک کر میوہ منہ سے آ لگیگی ✤ هٰكَذَا فِی الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ ✤ اور وہان کی نعمتیں ایسی ہین کہ نہ کسی آنکھوں نے دیکھی ہین اور نہ کسی کانون نے سنی ہین اور نہ کسی دل میں خطرہ اوسکا گذرا ہی طیار کر رکھی ہین اللہ تعالی نے اون بندون کے لیے کہ عمل نیک کرتے ہین جیسا کہ فرماتا ہی پاک پروردگار فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یعنی پس نہیں جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی جنتیون کے لیے قسم ٹھنڈک آنکھ کی سے بدلے اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں جو طاعات بجالاتے تھے ✤ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ مَّرْضِیَّاتِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی تمنے بدلے اون کامون کے جو کرتے تھے ✤ مو ✤

اور یہ وہ بہشت ہی کہ عطا کی گئی ہی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم ✤ تفسیر ✤ تِلْكَ اشارہ ہی طرف جنت مذکورہ کے اور مشابہت دی گئی جنت اپنے باقی رہنے میں اپنے اہل پر ساتھ میراث کے کہ باقی رہتی ہی وارثون پر اور ابو ہریرہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہی کوئی مگر کہ اوسکے لیے ایک مکان ہی جنت میں اور ایک مکان ہی دوزخ میں پس کافر وارث ہوگا مومن کے مکان کا دوزخ میں ہی اور مومن وارث ہوگا کافر کے مکان کا جنت میں اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ابن مسعود رضی سے ہی کہ کہا گذرو گے تم پل صراط پر سے بسبب عفو اللہ تعالی کے اور داخل ہوگے جنت میں بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور تقسیم کروگے منازل بسبب اعمال اپنے کے ✤ مادر منثور ✤ تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ

معلوم ہوا کہ عمل نیک کرنا عجب چیز ہے کہ جس سے ایسی نعمت ہاتھ لگے گی اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری کو فرمایا
جَدِّدِ السَّفِينَةَ فَإِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ وَخُذِ الزَّادَ كَامِلًا فَإِنَّ السَّفَرَ بَعِيدٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَإِنَّ الْعَقَبَةَ
كَئُودٌ وَأَخْلِصِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ ٭ یعنی نیا کر کشتی کو یعنی ایمان صحیح حاصل کر اسلیے کہ دریا آخرت کا
گہرا ہی اور لے توشہ راہ آخرت کا پورا یعنی عمل خوب کر اسلیے کہ سفر دور و دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ کو یعنی گناہوں کے بوجھ کو یا علائق دنیوی
کے بوجھ کو اسلیے کہ گھاٹی یعنی آخرت کی دشوار و سخت ہی اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا بینا ہی ٭ منبہات ٭

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ○

تمکو اون میں میوے ہین بہت اونمین سے کھاتے ہو ٭ موضح

تمھارے لیے ہی یہان میوہ بہت کہ اوس سے کھاتے ہو ٭ تفسیر منہا مین من تبعیض کے لیے ہی یعنی نہین کھاتے ہو مگر
بعض اوسکا اور درختون مین جو میوے باقی رہین گے اونسے زینت ہوگی درختون کو اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین توڑیگا کوئی شخص جنت
کے اوسکے میوون مین سے مگر کہ پیدا ہوگا جگہہ اوسکے دوچند اوسکا ٭ در منثور ٭ مومن اور متقی کو جو جنت اور نعمتین
اوسکی ملین گی اونکا بیان فرما کر انکے مقابلے مین کفار کا حال بیان ہوتا ہی ٭

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ○

البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہی اونپر اور اوسی مین پڑے ہین ناامید ٭ موضح

تحقیق گنہگار دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین سست نہین کیا جاویگا اونسے عذاب اور وہ اوس عذاب مین ناامید ہوکر خاموش ہونگے ٭
تفسیر سست نہین کیا جاویگا یعنی عذاب ہلکا اور ناقص نہین ہوویگا اور مبلسون کے معنی ہین ناامید ہونگے رفع عذاب سے اور متحیر ہونگے ٭ مد ٭

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ○

اور ہمنے اونپر ظلم نہین کیا لیکن تھے وہی بے انصاف ٭ موضح

اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر یعنی ساتھ عذاب کرنے کے ولیکن وہ تھے ظالم یعنی بسبب کرنے کفر و شرک کے ٭

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ○ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ

اور پکارین گے ای مالک کہین ہمکو فیصل کر چکے تیرا رب وہ کہیگا تمکو رہنا ہی ہم لائے ہین تمھارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ

لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○

سچی بات سے برا مانتے ہو ٭ موضح

اور پکارین گے کہ ای مالک چاہیے کہ مرنے کا حکم کرے ہمپر پروردگار تیرا مالک کہیگا تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو تحقیق لائے ہین ہم تمھارے پاس
بات سچی ولیکن اکثر تمھارے سچی بات کو ناخوش رکھنے والے ہین ٭ تفسیر مالک نام ہی فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہی کہتے ہین
ہزار برس چلاوینگے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا ٭ موضح ٭ پکارینگے الخ جب ناامید ہونگے تخفیف عذاب سے تو پکارینگے یا مالک
اور معنی لیقض علینا ربک کے یہ ہین کہ سوال کر اپنے رب سے کہ مار ڈالے ہمکو تو کہ عذاب سے چھوٹین ہمیشہ رہنے والے ہو یعنی
عذاب مین نہین چھٹکارا پانے کے اوس سے بسبب مرنے کے اور نہ تخفیف عذاب کی ٭ اور قال انکم ماکثون مین جو قال ہی اوسمین
ضمیر مالک کی طرف پھرتی ہی اور لقد جئناکم کلام اللہ تعالی کا ہی اور ہوسکتا ہی کہ قال کی ضمیر بھی اللہ کی طرف پھرے کہ جب
سوال کرینگے مالک سے یکہ سوال کرے اللہ سے اونکے مرنے کا تو اللہ تعالی اونکو جواب دیگا کہ انکم ماکثون ٭ اور بعضون نے کہا کہ

فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول عابدین کا ہون یعنی توحید کرنے والون کا واسطے اللہ کے جھٹلانے والا تمہارے قول کو ساتھ نسبت فرزند کے طرف اوسکے ٭ اور بعضون نے کہا کہ اگر ہی رحمٰن کے لیے فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول انفین یعنی انکار کرنے والون کا ہون اس سے کہ ہو اوسکے لیے فرزند اور بعضون نے کہا کہ اِن نافیہ ہی یعنی نہین ہی رحمٰن کے لیے فرزند پس مین اول انکار کرنے والا ہون کہ کہا یہ اور عبادت اور توحید کی پھر پاکی بیان کی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی فرزند کے پکڑنے سے فرمایا سبحان الخ فائدہ

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

پاک ذات ہی پروردگار آسمانون کا اور زمین کا صاحب تخت کا ان باتون سے جو بناتے ہین ۸۲

پاک ہی پروردگار آسمانون کا اور زمین کا صاحب عرش کا اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین ٭ تفسیر ٭ یعنی وہ رب آسمانون اور زمین اور عرش کا ہی پس نہین ہی جسم اسلیے کہ اگر ہوتا جسم تو نہ قادر ہوتا ان چیزون کے پیدا کرنے پر اور جبکہ نہوا جسم نہین ہوگا اوسکے لیے فرزند اسلیے کہ تولد صفت اجسام سے ہی ٭ ۸۳

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

اب چھوڑ دے انکو بک بک کریں اور کھیلیں جب تک ملیں اپنے اوس دن سے جسکا انکو وعدہ ہی ٭ ۸۳

پس چھوڑ اونکو تو باطل مین بحث کریں اور کھیلیں یہان تک کہ ملیں اپنے اوس دن سے کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ٭ تفسیر ٭ کھیلیں یعنی دنیا اپنی مین اوس دن سے کہ وہ دن قیامت کا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ جو کچھ کہتے ہین کا قبیل جہل اور خوض و لعب سے ہی ٭ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ ایک روز نضر بن حارث بہت سے قریش کے سردارون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا سرداران نے ایک آیت مین بطریق استہزا کے بحث کرنی شروع کی ولید بن مغیرہ نے کہ اون ایام مین کچھ میل اسلام کی طرف رکھتا تھا کہا ای نضر استہزا قرآن کے ساتھ کرتا ہی تو واللہ کہ محمد سوائے حق کے نہین کہتا ہی نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مین بھی کہتا ہون لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہون کہ ملائکہ بنات اللہ ہین یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ غمگین ہوئے جبرئیل آیت قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ لائے نضر نے یہ آیت ولید کے آگے پڑھی اور کہا خدا تعالیٰ اور محمد نے میری تصدیق کی ولید نے کہا ای احمق تکذیب تیری کی ہی اِنْ كَانَ یعنی مَا كَانَ ہے کہ ہی یعنی نہین ہی رحمٰن کے لیے فرزند ٭ الجبر ٭

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

اور وہی ہی جسکی بندگی ہی آسمان مین اور اوسکی بندگی ہی زمین مین اور وہی ہی حکمت والا سب جانتا ۸۴

اور وہ ہی وہ کہ آسمان مین فرمان روا ہی اور زمین مین فرمان روا ہی اور وہ ہی با حکمت دانا ٭ تفسیر ٭ کہا قتادہ نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پوجا جاتا ہی آسمان و زمین مین لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حکیم با حکمت یعنی با کمال اپنے اقوال و افعال مین اور تدبیر خلق مین دانا یعنی جاننے والا مخلوق کے مصالح کو یا جاننے والا اوس چیز کے کہ ہوئی اور اوس چیز کو کہ ہوگی ٭ جلالین ٭

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور بڑی برکت ہی اوسکی جسکا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی اور اوسی پاس ہی خبر قیامت کی اور اوسی تک پھر جاؤ گے ۸۵

اور بہت برکت والا ہی وہ کہ اوسکے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان دونون کے ہی اور نزدیک اوسکے ہی علم قیامت کا یعنی قائم ہونے اوسکے کا اور طرف اوسکے پھیرے جاؤ گے ٭ ٭

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اختیار نہین رکھتے جنکو یہ پکارتے ہین سفارش کا مگر جسنے گواہی دی سچی اور اونکو خبر تھی ۸۶

اور نہین شفاعت کرسکتے یہ کہ کفار پوجتے ہین اونکو سواے خدا کے ولیکن وہ لوگ کہ گواہی سچ دی ہی اور وہ جانتے ہین توحید کو شفاعت کرینگے تفسیر یعنی اتنی سفارش کرسکتے ہین کہ جسنے کلمہ اسلام کہا انکی خبر مین اوسکی گواہی دیتے ہین بغیر کلمہ اسلام سبکے حق مین نہین کہہ سکتے سوا اتنی سفارش بھی نیک کرینگے * مو یعنی مشرکون کے معبود کہ جنکو یہ پوجتے ہین سوا اللہ کے شفاعت نہین کرسکینگے جیسا کہ گمان کرتے ہین یہ مشرک کہ وہ شفاعت کرینگے ہماری اللہ کے نزدیک ولیکن جنھون نے گواہی سچی دی ہی یعنی اقرار کیا کلمہ توحید کا اور وہ جانتے ہین کہ اللہ رب ہمارا ہی بلاشبہہ لو اعتقاد رکھتے ہین اسکا وہ البتہ سفارش کرینگے * ص یعنی روز قیامت کے معبود کفار کے بت وغیرہ شفاعت کسیکی نہین کرسکینگے مگر وہ معبود کہ جنھون نے گواہی توحید کی دی ہی یعنی لا الٰہ الا اللہ کہا اور وہ جانتے ہین اپنے دلون سے اوس چیز کو کہ جسکی گواہی دی زبانون سے اور وہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ ہین پس وہ شفاعت مومنون کی کرینگے اور اپنے پوجنے والون سے کہ باطل پر تھے وہ بھی بیزار ہونگے بحر جلد

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

اور اگر تو اونسے پوچھے کہ اونکو کسنے بنایا تو کہینگے اللہ نے پھر کہان سے اولٹے جاتے ہین * صح

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیا اونکو البتہ کہینگے خدا نے پیدا کیا ہی پس کہان سے پھرے جاتے ہین * تفسیر خدا نے نہ بتون اور فرشتون نے اور فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ کے معنی ہین پس کیونکر یا کہان سے پھرے جاتے ہین توحید سے باوجود اس اقرار کے * ص

وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝

قسم ہی رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب یہ لوگ ہین کہ یقین نہین لاتے * صح

اور بہت ہی دعا پیغامبر کی اے پروردگار میرے تحقیق یہ ایک گروہ ہین کہ ایمان نہین لاتے * تفسیر ترجمہ قِيلِهِ الخ کا یون کیا جاوے کہ نزدیک اللہ کے ہی علم قیامت کا اور علم محمد کے کہنے کا یا رب الخ * ص

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

سو تو منہ پھیر اونکی طرف سے اور کہہ سلام ہی اب آخر کو معلوم کرلینگے * صح

پس منہ پھیر لے اونسے اور کہہ سلام وداع پس عنقریب جان لینگے * تفسیر منہ پھیر لے یعنی اعراض کر اونکے بلانے سے طرف اسلام کے اور نا امید ہو اونکے ایمان لانے سے اور رخصت کر اور چھوڑ اونکو * اور قُلْ سَلَامٌ کے یہ معنی ہین کہ سلامتی ڈھونڈھتی ہی تمسے اور ترک ملاقات کرتے ہین آپسمین مانند قول اللہ تعالی کے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝ اور حکم اس اعراض کرنیکا آیت سیف سے منسوخ ہوا اور جان لینگے یہ وعید ہی اللہ کی طرف سے مشرکون کے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زخرف ہوا وہ اون لوگون مین سے کہ کہا جاویگا اونکو روز قیامت کے يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ * ملا کشاف * تنبیہ * کچھ حدیثین مناسب مضمون اس سورت کے سننی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی بندے متقی غنی گوشہ نشین کو * تحقیق ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کے کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہون عمل اوسکے کہا اوس شخص نے پس کونسا آدمی برا ہی فرمایا وہ کہ دراز ہو عمر اوسکی اور برے ہون عمل اوسکے * اور فرماتے تھے حضرت تین باتین ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اونکے حق ہونے پر اور بیان کرتا ہون تمسے ایک حدیث پس یاد رکھو اوسکو پس وہ باتین کہ قسم کھاتا ہون مین اونکے حق ہونے پر یہ ہین * پس تحقیق نہین کم ہوتا ہی مال بندے کا صدقہ دینے سے * ف یعنی نہین ناقص ہوتی ہی برکت مال کی بسبب للہ دینے کے یا نہین ناقص ہوتا ہی ثواب اوسکا بلکہ مضاعف ہوگا دن قیامت کے سات سو حصے تک بلکہ زیادہ اور احتمال ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین باقی رہتا نقصان بندے کے مال کا للہ دینے سے بلکہ للہ دینا سبب زیادتی مال کا ہوتا ہی * حو اور نہین ظلم کیا جاوے

بندہ کسی طرح کا لالچ کر کے صبر کرتا ہی او سپر مگر کہ زیادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکے عزت اور نہین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا مگر کہ کھولتا ہی اللہ تعالی اوسپر دروازہ محتاجگی کا اور وہ جو حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے پس یاد رکھو اوسکو پھر فرمایا کہ نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کے لیے ایک اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور علم یعنی سمجھ اچھی طرح خرچ کرنیکی پس وہ ڈرتا ہی اوسمین رب اپنے سے اور اپنے ناتے دارون سے سلوک کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اللہ تعالی کے لیے اوسمین ساتھ حق اوسکے کے پس یہ افضل مرتبے کا ہی اور دوسرا اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے علم اور نہ دیا اوسکو مال پس وہ سچی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین کام فلانے کا سا پس ثواب دونون کا برابر ہی اور تیسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ تصرف کرتا ہی اپنے مال مین جا بیجا بغیر علم کے یعنی بھلی بری بات کا خیال نہین رکھتا نہین ڈرتا ہی اوسمین اپنے رب سے اور نہ سلوک کرتا ہی اپنے ناتے دارون سے اور نہ عمل کرتا ہی اوسمین موافق حق کے پس یہ برے مرتبے کا ہی اور چوتھے اوس بندے کے لیے کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین اوسمین کام فلانے کا سا یعنی جو کہ بری طرح مال خرچ کرتا ہی اوسکی سی آرزو یہ بھی کرتا ہی پس وہ بدنیت ہی اور گناہ دونو کا برابر ہی ❊ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے بھلائی کام مین لاتا ہی اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام مین لاتا ہی اوسکو یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے ❊ اور فرمایا دانا وہ ہی کہ حساب لیتا رہا نفس اپنے سے اور عمل کیا واسطے ثواب بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کیا اپنے نفس کو اوسکی خواہش کا اور آرزو رکھی اللہ پر ❊ **ف** ❊ یعنی گناہ کرتا رہا اور تمنا جنت کی رکھی کہا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ طلب کرنا جنت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی گناہون سے اور امید رکھنی شفاعت کی بلا سبب ایک قسم ہی غرور سے اور امید رکھنی رحمت کی اوسکو کہ نہ طاعت کرے جہل و حمق ہی اور لکھا عمر بن منصور نے طرف بعضے بھائیون اپنے کے کہ صبح کی تو نے کہ آرزو رکھتا ہی ساتھ درازگی عمر اپنی کے اور آرزو رکھتا ہی اللہ سے آرزوئین ساتھ بدفعلی اپنی کے سوا اسکے نہین کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو ❊ **مشکوٰۃ** ❊ اور فرمایا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور وہ ایسی عمر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ❊ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت قبول کرسکتا اوسمین وہ شخص کہ نصیحت پکڑتا اور آیا تمکو بڑھاپا ❊ کہا محمد بن ابی عمیرہ صحابی نے کہ تحقیق بندہ اگر گرے اپنے مونہہ کے بل جسدن پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مرے بڑھاپے سے اللہ تعالی کی طاعت مین تو البتہ کم جانے گا بیچ اوس دن کے ❊ اور البتہ دوست رکھیگا کہ تحقیق وہ پھیرا جائے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر و ثواب ❊ **مشکوٰۃ** ❊

ف یعنی فرضاً اگر وقت ولادت سے بڑھاپے اور مرنے تک سجدہ مین پڑا رہے تو بھی قیامت مین اوسکو حقیر جانیگا

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ دخان ہی دخان کہتے ہین دھوین کو چونکہ اسمین ذکر اوس دھوین کا ہی کہ آثار قیامت سے ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا اسلیے اسکا نام سورۂ دخان کہا گیا اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین ۵۹ انسٹھ ہین اور کلمے تین سو چھیالیس ۳۴۶ اور حروف ایک ہزار چار سو اکیس ۱۴۲۱ اور رکوع تین ۳ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زخرف کے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین بہت آئے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حٰمٓ الدخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ❊ اور یہ بھی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حٰمٓ الدخان شب جمعہ مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے گئے ہوتے ہین گناہ اوسکے ❊ اور ابو امامہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حٰمٓ الدخان شب جمعہ مین بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک مکان بڑا جنت مین ❊ اور حسن سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھی حٰمٓ الدخان

کسی رات میں بخشے جاتے ہیں اگلے گناہ اوسکے ✤ اور ابو رافع سے روایت ہی کہ کہا جسنے پڑھی دخان کسی رات میں صبح کرتا ہی اس حال میں کہ بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے ✤ اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جانتا ہوں میں نظائر کو کہ پڑھتے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہر ایک کی دس رکعتوں میں وَالذّٰرِیٰتِ وَالطُّوْرِ وَالنَّجْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ اَلرَّحْمٰنُ وَاقِعَہ نٓ اَلْحَاقَّۃُ مُزَّمِّلُ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ دُخَانٌ ✤ ابن مسعود سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب میں حٰمٓ کہ جسمیں ذکر کیا گیا ہی دخان کا ✤ درمنثور وغیرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ○ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ

قسم ہی اس کتاب واضح کی — ہمنے اوسکو اوتارا — ایک برکت کی رات میں — ہم ہیں کہ ڈرسنانے والے — اوسی میں جدا ہوتا ہی ہر کام

حَکِیْمٍ ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○

جانچا ہوا — حکم ہوکر ہمارے پاس سے — ہم ہیں — بھیجنے والے ✤ منق

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے اوتارا ہی اس کتاب کو شب برکت والی میں یعنی لیلۃ القدر میں تحقیق ہم تھے ڈرانے والے اوس شب مبارک میں فیصل کیا جاتا ہی ہر کار استوار اوتارا ہمنے اوسکو ساتھ وحی کرنے کے نزدیک اپنے سے تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی پیغمبر کو ✤ **تفسیر** کتاب واضح سے مراد قرآن ہی اور واو بیچ وَالْکِتٰبِ کے واو قسم کی ہی اگر ٹھہرائیے تو حٰمٓ کو شمار کرنا واسطے حروف کے یا نام سورت کا اور واو عطف کی ہوگی اگر ہو حٰمٓ مقسم بہا یعنی قسم کہائی گئی ساتھ اوسکے اور جواب قسم کا اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ الخ ہی اور شب برکت والی سے مراد لیلۃ القدر ہی یا پندرھویں شب شعبان کی کہ جسکو شب برات کہتے ہیں ✤ اور جمہور کا اول ہی قول ہی یعنی مراد لیلۃ القدر ہی بسبب فرمانے اللہ تعالی کے اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ یعنی بلاشبہ ہمنے اوتارا قرآن کو شب قدر میں اور اور جگہ فرمایا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ یعنی مہینا رمضان کا ایسا ہی کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن اور شب قدر بموجب اکثر تولون کے رمضان ہی کے مہینے میں ہی پھر کہا بعضون نے کہ اوتارا اوسکو اللہ تعالی نے الکھٹا لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے جبرئیل اوسمین سے وقت درپیش آنے حاجت کے طرف نبی اوسکے محمد علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا اوترنا اوسکا لیلۃ القدر میں اور مُبٰرَکَۃٍ کے معنی ہیں کَثِیْرَۃُ الْخَیْرِ یعنی بہت بابرکت اسلیے کہ اوترتی ہی اوسمین خیر اور برکت اور قبول کیجاتی ہی دعا اور اگر کچھ اوسمین نہ پایا جاتا سوائے اوترنے قرآن کے فقط تو کافی تھا برکت ہونے مین اوسکے اور اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ الخ دونون جملے علیحدہ ہیں کہ تفسیر کی ساتھ انکے جواب قسم کی گویا کہ کہا گیا کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ڈرانا ہی عذاب سے اور تھا اوتارنا ہمارا اوسکو اس رات میں خاص کر اسلیے کہ اوتارنا قرآن کا امور حکمیہ سے ہی اور یہ رات جگہہ فیصل ہونے ہر امر حکیم کی ہی اور معنی یُفْرَقُ کے یہ ہیں کہ فیصل کیا جاتا ہی ہر امر قسم ارزاق بندون سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امر اونکے اس رات سے لیکر اوس شب قدر تک کہ آویگی سال آیندہ میں حَکِیْمٍ صاحب حکمت کا یعنی کیا جاتا ہی ہر امر بموجب اوسکے کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو حکمت اور اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا کے معنی یہ ہیں کہ مراد رکھتا ہون ساتھ امر کے امر کہ حاصل ہوا ہمارے پاس سے جیسا کہ مقتضی ہوا اوسکو علم ہمارا اور تدبیر ہماری تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اور انبیا کو پہلے اونکے ✤ فائدہ کہا قتادہ نے اور ابن زید نے کہ رات بابرکت والی سے مراد لیلۃ القدر ہی اور اوتارا اللہ نے قرآن لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے اوسکو جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تیئس برس میں اور کہا اوروں نے کہ مراد اوس سے پندرھوین رات شعبان کی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترتا ہی اللہ جل ثناؤہ یعنی رحمت خاص اوسکی اوترتی ہی رات نصف شعبان کے طرف آسمان دنیا کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر نفس کے مگر نہیں بخشا جاتا ہی وہ انسان کہ اوسکے دل مین

بعضے نہ تو کسیکی عزت یا شریک کرنے والا ہوتا ہی ساتھ اللہ کے اور کہا ابن عباس نے کہ لکھا جاتا ہی ام الکتاب سے یعنی لوح محفوظ سے شب قدر
مین جو کچھ کہ ہوگا سال مین یعنی سال آیندہ مین قسم خیر و شر سے اور رزق اور اجلون سے یہان تک کہ حج کرنے والے کہ کہا جاتا ہی حج کریگا فلانا اور
حج کریگا فلانا اور کہا حسن اور قتادہ اور مجاہد نے کہ حکم قطعی کیا جاتا ہی لیلۃ القدر مین بیچ مہینے رمضان کے ہر اجل اور عمل اور پیدایش اور رزق کا
اور اوس چیز کا کہ ہوگی اوس سال مین اور کہا عکرمہ نے کہ وہ رات نصف شعبان کی ہی حکم قطعی کیا جاتا ہی اوسمین سال بھر کے امر کا اور لکھے جاتے ہین
زندے مُردون مین پس نہ زیادہ کیا جاتا ہی اونمین کوئی اور نہ ناقص کیا جاتا ہی اونمین سے کوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع
ہوتی ہین اجلین شعبان سے شعبان تک یہان تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہی اور پیدا ہوتا ہی اوسکے ہان بچہ حال آنکہ نکالا گیا ہوتا ہی نام اوسکا موتی
مین یعنی زندون مین سے اوسکا نام نکال کر موتی مین لکھا جاتا ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ اللہ تعالی حکم فرماتا ہی مقدرات کا بیچ رات نصف کے
شعبان سے اور سونپتا ہی اونکو طرف کرنے والون اونکے کے لیلۃ القدر مین اور روایت کی عبد بن حمید نے ابی الجلد سے کہ اوترے صحیفے ابراہیم علیہ السلام بیچ اول
رمضان کے اور اوتری توریت چھٹی شب رمضان کی مین اور اوتری زبور بارھوین شب رمضان کی مین اور اوتری انجیل اٹھاروین شب رمضان کی مین اور اوترا
فرقان چوبیسوین شب مین ابن عمر سے ہی بیچ تفسیر فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کے کہ کہا لکھا جاتا ہی کام برس دن تک
مگر شقاوت اور سعادت کہ وہ کتاب ایسی مین ہین کہ نہ متبدل ہوتے ہین اور نہ متغیر اور روایت کی ابن جریر نے عمر سے کہ غلام آزاد عفرہ کا
کہ کہا کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین ملک الموت کے لیے وہ کہ مرینگے اس لیلۃ القدر سے لیکر دوسری لیلۃ القدر تک اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ پڑھی یہ آیت فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ تک پس پاتا ہی تو ایک شخص کو کہ نکاح کرتا ہی
عورت سے اور سوار ہوتا ہی گھوڑے پر اور نام اوسکا موتی مین ہوتا ہی ہلال بن یساف سے منقول ہی کہ کہا تھا کہا جاتا یعنی اگلے زمانے مین
اچھے لوگ کہتے تھے کہ انتظار کرو قضا کا رمضان کے مہینے مین معالم در منثور رات برکت والی لیلۃ القدر ہی اور بعضون نے
کہا پندروین شب شعبان کی اور اوسکے چار نام ہین لیلۃ المبارکہ لیلۃ البرات لیلۃ الصک لیلۃ الرحمۃ اور بعضون نے کہا کہ وہ مختص ہی
ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو یہ کہ اسمین تفریق ہر امر حکیم کی ہی دوسری یہ کہ اسمین عبادت کرنی فضیلت رکھتی ہی اور تیسری یہ کہ رحمت
نازل ہوتی ہی اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ رحمت بھیجتا ہی میری امت پر اس رات مین بقدر گنتی بالون بھیڑ بکریون بنی کلب
کے کہ نام ایک قبیلے کا ہی کہ لشکے ہان بکریان وغیرہ بہت تھین اور چوتھی حاصل ہونا مغفرت کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اللہ تعالی بخشتا ہی سب مسلمانون کو اس رات مین مگر کاہن کو یا ساحر کو یا دشمنی رکھنے والے کو مسلمانون سے یا دائم الخمر کو یا مان باپ کے نافرمان
کو یا اصرار کرنے والے کو زنا پر اور پانچوین یہ کہ دیے گئے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوری شفاعت اور یہ یون ہوا کہ آنحضرت نے سوال کی
شفاعت تیروین رات شعبان کی اپنی امت کے حق مین پس دیے گئے تہائی حصہ شفاعت سے پھر سوال کی چودوین رات پس دیے گئے دو تہائی
پھر سوال کی پندروین رات پس دیے گئے پوری شفاعت یعنی سب مومنون کے حق مین قبول ہو گی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
یعنی کافر اور عادت اللہ سے اس رات مین یہ ہی کہ زیادہ ہو جاتا ہی اسمین پانی زمزم کا حضرت علی سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ ہو رات نصف شعبان کی یعنی پندروین رات پس قیام کرو اوسکی رات مین اور روزہ رکھو اوسکے دن مین اسلیے کہ اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی اوسمین وقت غروب ہونے آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی کیا نہین ہی کوئی بخشش مانگنے والا پس بخشون مین اوسکو کیا نہین ہی
کوئی رزق مانگنے والا پس رزق دون مین اوسکو کیا نہین ہی کوئی مبتلا سے بلا پس عافیت دون مین اوسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا فرماتا
رہتا ہی یہان تلک کہ طلوع کرے فجر روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور معنی يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کے یہ ہین کہ فیصل کیے جاتے ہین اور لکھے جاتے ہین
تمام امر محکم قسم رزقون بندون کے سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امور اونکے اوس شب قدر سے لیکر سال آیندہ کی شب قدر تک اور بعضون نے کہا کہ

بعضی کا دارو مین جو بیسوین رات بھی آئی ہی زبور کی منہ مظہ

اور اوتارنا بیچ ماہ مبارک ماہ رمضان کے منہ

یعنی اوس ... سیکی منہ

یعنی ... روایت مین ... [illegible]

شروع کیا جاتا ہے انکا لکھنا لوح محفوظ سے شب برات میں اور واقع ہوتا ہے فراغ لیلۃ القدر میں پس دیا جاتا ہے نسخہ رزقوں کا میکائیل کو اور نسخہ ہلاکتوں کا جبرئیل کو اور اسی طرح نسخہ زلزلوں اور صاعقوں یعنی بجلی کے گرنے کا اور زمین میں دھنس جانے کا بھی جبرئیل کو دیا جاتا ہے اور نسخہ اعمال کا اسرافیل کو دیا جاتا ہے کہ صاحب آسمان دنیا کے ہیں اور وہ بڑا فرشتہ ہے اور نسخہ مصیبتوں کا ملک الموت کو دیا جاتا ہے اور بعضے علما سے منقول ہے کہ دی جاتی ہیں ہر عامل کو برکتیں اوسکے اعمال کی پس ڈالی جاتی ہے خلق کی زبان پر مدح اوسکی اور اونکے دلوں پر ہیبت اوسکی ❊ کشاف ❊ مشکوۃ

رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

مہر سے تیرے رب کی وہی ہے سنتا جانتا ❊ موضح

اوتارا ہم نے اوسکو بسبب بخشایش کے تیرے پروردگار کے نزدیک سے تحقیق وہ ہی سننے والا جاننے والا ❊ تفسیر ❊ رحمۃ کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ہے بھیجنا رسولوں کو ساتھ کتابوں کے طرف بندوں اپنے کے بسبب رحمت کے اوپر سننے والا ہے یعنی اونکی باتوں کا دانا یعنی جاننے والا اونکے احوال کو ❊ ص ل

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ○

رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے اگر تمکو یقین ہے ❊ موضح

پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان اون دونوں کے ہے اگر یقین کرنے والے ہو تم ❊ تفسیر ❊ معنی شرط کے یہ ہیں کہ کافر اقرار کرتے تھے اسکا کہ آسمان و زمین کے لیے ایک رب اور خالق ہے پس کہا گیا اونکے لیے کہ بھیجنا رسولوں کا اور اوتارنا کتابوں کا رحمت ہے رب کی طرف سے پھر کہا گیا کہ یہ رب سننے والا اور جاننے والا ہے جسکا تم اقرار کرتے ہو اور معترف ہو اسکے کہ وہ رب آسمانوں اور زمین کا اور اوس چیز کا ہے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اگر ہے اقرار تمہارا علم و یقین سے یا ایسا ہے جیسے کہے تو کہ یہ انعام اوس سید کا ہے کہ سنا ہے لوگوں نے کرم اوسکا اگر پہنچی ہے تمکو بات اوسکی اور بیان کیا گیا ہے تمسے قصہ اوسکا ❊ ص ل ❊ إِن كُنتُم یعنی اگر ہو تم اہل یقین کرنے والے اسکے کہ اللہ تعالی رب آسمانوں اور زمین کا ہے تو پس یقین کرو اسکا کہ محمد رسول اللہ کا ہے ❊ جلا

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ○ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ○

کسیکی بندگی نہیں سوا اوسکے جلاتا ہے اور مارتا ہے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادوں کا کوئی نہیں وہ دھوکے میں ہیں کھیلتے ❊ موضح

نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ پروردگار تمہارا ہے اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا بلکہ کافر شبہہ میں ہیں کھیلتے ہیں ❊ تفسیر ❊ یعنی اقرار اونکا نہیں صادر ہوتا علم و یقین سے بلکہ ایک بات ہے ملی ہوئی ساتھ شک و کھیل کے کہ از راہ استہزا کے تمسے یہ کہتے ہیں ❊ ص ل

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ○

سو تو راہ دیکھ جسدن کہ لاوے آسمان دھواں صریح جو گھیرے لوگوں کو یہ ہے دکھ کی مار اے رب کھولدے ہمسے یہ آفت ہم یقین لاتے ہیں ❊ موضح

پس منتظر رہ اوس روز کا کہ لاوے آسمان ایک دھواں ظاہر ڈھانک لیگا لوگوں کو یہ عذاب درد دینے والا ہے کہینگے اے پروردگار ہمارے دور کر ہمسے عذاب تحقیق ہم مسلمان ہونگے ❊ تفسیر ❊ لاوے آسمان ایک دھواں ظاہر یعنی آویگا آسمان کی طرف سے ایک دھواں کہ ظاہر ہوگا حال اوسکا نہیں شک کریگا کوئی اوسکے دھوئیں ہونے میں اور اختلاف کیا گیا ہے اس دھوئیں میں پس منقول ہے علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اور یہی مانا ہے حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہ یہ دھواں آویگا آسمان کی طرف سے پہلے روز قیامت کے داخل ہوگا کافروں کے کانوں میں

بھوک کے اور کہا ابن مسعود نے کہ تمام وہ چیزین کہ وعدہ کین ہمسے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق دیکھ لین ہمنے سواے چار چیزون کے طلوع ہونا آفتاب کا آگے مغرب سے اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا اور اسپر دخان پس تحقیق گذر گیا اور ہوا قحط مانند قحط یوسف علیہ السلام کے لوگون کے اوپر اور اسپر چاند پس دو ٹکڑے ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اسپر بطشۃ الکبریٰ یعنی دار وگیر بڑی پس دن بدر کے ہوئی اور یہ بھی ابن مسعود سے منقول ہی کہ جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونسے ادبار یعنی پیٹھ پھیرنا اسلام سے دعا کی کہ یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسف کے پس پکڑا اونکو قحط یہان تک کہ کھائے اونھون نے مردار اور چمڑے اور ہڈیان پس آیا آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور کتنے ایک لوگ اہل مکہ سے اور کہا اونھون نے کہ ای محمد تم کہتے ہو کہ مین بھیجا گیا ہون رحمت کے لیے اور قوم تمھاری ہلاک ہوئی پس دعا کرو اللہ سے اونکے لیے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسائے گئے مینہ پس گھر رہا اونپر مینہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگون نے کثرت مینہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد ہمارے برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا پس ہٹ گیا مینہ حضرت کے سر پر سے اور برستا رہا مینہ لوگون کے گرد کہا ابن مسعود نے پس تحقیق گذر گیا مضمون آیت دخان کا اور وہ بھوک تھی کہ پہونچی اونکو یعنی اسی قحط مین اور یہی مضمون ہی اس قول مین اللہ تعالیٰ کے اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ کہ وہ عذاب بھوک کا اونسے دفع ہو گیا چند روزہ دنیا مین اور گذر گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہونا روم پر اور بطشہ کبری اور ٹکڑے ہونا چاند کا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشہ کبری روز بدر کے ہم مسلمان ہونگے یعنی قریب ہی کہ ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے ہمسے عذاب ؁ ملا معا کشاف ؁ در منثور ؁ اس دھوین مین اقوال بہت ہین بعضے مراد وہ غبار ہی کہ روز فتح مکہ کے اوٹھا تھا اور بعضے مراد وہ غبار ہی کہ کافرون کی آنکھون کے آگے بسبب بھوک کے قحط مین کہ پیغمبر کی دعا سے واقع ہوا تھا معلوم ہوتا تھا اور بعضے یہ دخان علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے دجال کے ایک دھوان مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز رہیگا اور مومنون کو ایک حالت مانند زکام کے اور کافرون کو بیہوشی پیدا کریگا اور بیچ حدیث اشراط قیامت کے ذکر اس دخان کا وارد ہی ؁ بح

أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ۝

کہان ہی اونکو سمجھنا اور آچکا اون پاس رسول کھول سنانے والا پھر اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھلایا گیا ہی باولا ؁ مع

کیونکر ہوا اونکو نصیحت پکڑنی اور تحقیق آیا تھا اونکے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوس سے اور کہنے لگے یہ شخص سکھلایا گیا ہی دیوانہ ہی ؁ تفسیر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا مذکور ہی کہ اوسوقت سمجھنا کام نہین آتا قیامت مین یہ دھوان گھیر لیگا نیک آدمیون کو زکام سا ہوگا اور بد کو سر مین چڑھیگا بیہوش ہو کر گر پڑیگا ؁ مع یعنی کیونکر نصیحت پکڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لانے کا وقت دور ہونے عذاب کے اس حال مین کہ آچکی انکے پاس عذاب کے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بہت دخل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے مین بہ نسبت اسکے اور بڑی چیز کیا تھی آنا رسول کا کہ آیتین واضح لائے اور طرح بطرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اونکو اور مونہہ موڑا اونسے اور بہتان رکھا اوپر کہ عداس عجمی غلام کسی شخص ثقیف مین سے آکر انکو قرآن سکھا جاتا ہی اور منسوب کیا آنحضرت کو جنون کی طرف مآل یہ کہ جب ایسے رسول کے آنے پر نصیحت پذیر نہوئے اور بہتان مذکور لگایا تو ہین عذاب کے دور ہونے سے کہ بہ نسبت اونکے آنے کے ادنی چیز ہی کا ہیکو نصیحت پذیر ہونگے اور ایمان لاوینگے ؁ ملا

إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝

ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون تم پھر وہی کرتے ہو ؁ مو

تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو ؁ تفسیر قلیلًا کے معنی ہین زمان قلیل یا دور کرنا قلیل یعنی تھوڑے دنون یا تھوڑا سا اور عائدون کے معنی ہین پھرنے والے طرف کفر کے کہ تھے تم اوسمین یا طرف عذاب کے ؁ ملا بموجب اوس قول کے کہ دھوان بسبب قحط کے تھا کہتے ہین کہ ابو سفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش مین سے مدینے مین آیا اور کہا ای محمد تو صلہ رحم کا حکم کرتا ہی اور

قوم تیری قحط سے ہلاک ہوئی خدائے تعالی سے چاہ کہ اوس عذاب کو دفع کرے آنحضرت نے دعا کی حق تعالی نے قحط کو دفع کیا کافر ویسے ہی
کفر پر رہے اس آیت نے اوس سے خبر دی آور بموجب اوس قول کے کہ دخان علامت قیامت سے ہی معنی یہ ہین کہ جب لوگ دعا و زاری
کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ دخان مرتفع ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہین گے * بحث *

یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ○

جس دن پکڑینگے ہم بڑے پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین * مو *

جسدن پکڑین گے ہم پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین * تفسیر * مترجم کہتا ہی یہ وعدہ متحقق ہوا اور خدائے تعالی نے قریش مین [illegible]
یہانتک کہ شدت بھوک سے یا کثرت الخرۃ جو سے ایک دھوان محسوس ہوتا تھا اور اونھون نے خدائے تعالی کی طرف رجوع کی خدائے تعالی نے قحط کو دور کیا
پھر کفر پر اصرار کیا حق تعالی نے روز بدر کے اونسے بدلا لیا کہ ستر آدمیون کو اونکے سردارون مین سے مارا اور ستر آدمیون کو قید کیا واللہ اعلم * فتح *
یہ دن دن قیامت کا ہی یا دن بدر کا بدلا لینے والے ہین یعنی بدلا لین گے ہم اونسے اوسدن مین * مد * تنبیہ * ان آیتون کریمہ سے
معلوم ہوا کہ تقوی کرے کفر و شرک وغیرہ سے والا بڑی خرابی دین و دنیا کی مین گرفتار ہوگا ابو ذر کہتے ہین کہ عرض کیا مینے ای رسول خدا نصیحت
کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے کہا مینے
زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عزوجل کا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے
زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ہانکنے کا ہی
واسطے شیطان کے اور مدد ہی تیرے لیے امر دین تیرے پر کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا بچا اپنے کو بہت ہنسنے سے اسلیے کہ تحقیق وہ مار دیتا ہی
دل کو یعنی سنگدلی ہوتی ہی اور دل غافل ہوتا ہی یاد مولی سے اور لیجاتا ہی نور مونہہ کا کہا مینے زیادہ کرو نصیحت مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو کڑوا
کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا مت ڈر بیچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنے والے کے سے کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا کہ باز رکھے
تجکو عیب گیری لوگون کی سے وہ چیز کہ جانتا ہی عیب نفس اپنے کا * ف * یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگون کے عیب
مت ڈھونڈ اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین خوار و ناقص جان * حق * مشکوۃ *

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ○ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

اور جانچ چکے ہین ہم انسے پہلے فرعون کی قوم کو اور آیا اون پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے مین تم پاس آیا ہون بھیجا

أَمِينٌ ○ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ○

معتبر اور یہ کہ چڑھے نجاؤ اللہ کے مقابل مین لاتا ہون تمپاس ایک سند کھلی * مو *

اور تحقیق ہمنے امتحان کیا پہلے انسے قوم فرعون کو اور آیا تھا اونکے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حوالے کرو مجکو خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل
میرے حوالے کرو اور بندی مت پکڑو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین تمھارے لیے پیغمبر با امانت ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو خدا پر تحقیق مین
لاؤنگا تمھارے آگے حجت ظاہر * تفسیر * یعنی حضرت موسی علیہ السلام امتحان کیا ہم نے یعنی ان مشرکون کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ
ایسا معاملہ کیا ہمنے جیسا آزمانے والا کرتا ہی تو کہ ظاہر ہو اونکے باطن کا حال کرامیقدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اوسکے مومن بندون کے نزدیک
یا کریم تھے وہ فی نفسہ کہ حسب و نسب خوب رکھتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالی نے نہین بھیجا ہی کوئی نبی مگر کہ اوسکی قوم کے سردارون اور بزرگون
مین سے ہوتا تھا با امانت یعنی اپنی رسالت مین کہ احکام الہی جو کہ تون پونہچاتا ہون اور یہ کہ سرکشی کرو یعنی تکبر نکرو اللہ پر ساتھ حقیر جاننے کے
اوسکے رسولون اور وحی کو اور ساتھ ترک کرنے طاعت اوسکی کے یا یہ یعنی ہین کہ تکبر نکرو اللہ کے نبی پر حجت ظاہر یعنی معجزہ کہ دلالت کرے میرے نبی ہونے پر اور

صدق قول سیر یس جب موسی علیہ السلام نے یہ کہا تو اونھون نے ڈرایا موسیٰ کو ساتھ قتل کرنے کے پس کہا موسیٰ نے وَاِنِّیْ عُذْتُ الخ مف معا

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝

اور مین پناہ لے چکا ہون اپنے اور تمہارے رب کی اس سے کہ مجکو سنگسار کرو مع

اور تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو مجکو تفسیر یعنی اپنے رب سے پناہ مانگتا ہون اور اوسپر بھروسا کرتا ہون کہ وہ مجکو بچاویگا تمسے اور تمہارے مکر سے غرضکہ اونھون نے کچھ خیال نکیا اونکے ڈرانے پر اور اپنے رب ہی پر اعتماد کیا اور بعضون نے ترجمون کے معنی یہ کہے ہین کہ مار ڈالو اور بدکہا او کرو کہ ساحر وغیرہ کہتے تھے مف معا

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝

اور اگر تم نہین یقین کرتے مجپر تو مجسے پرے ہوجاؤ مع

اور اگر یقین نہین لاتے ہو مجپر تو ایک طرف ہو مجسے تفسیر یعنی اگر نہین یقین لاتے ہو تم مجپر تو نہین موافقت ہی درمیان میرے اور درمیان اوسکے کہ نہین یقین لاتا پس الگ ہو مجسے یا پس چھوڑ دو مجکو جن کا تون نہ مجکو فائدہ پونہچاؤ نہ ضرر اور نہ پیش آؤ مجسے ساتھ برائی اور ایذا اپنی کے پس جب نہ چھوڑا اونھون نے اونکو اور ایذا پونہچانی شروع کی مف

ثلث ارباع

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝

پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ گنہگار ہین مع

پس دعا کی جناب پروردگار اپنے سے کہ یہ قوم گنہگار ہین تفسیر دعا کی اس حال مین کہ شکوہ کرنے والے تھے اپنی قوم کا یا یہ نہج کہ یہ قوم گنہگار ہین بعضون نے کہا دعا اونکی یہ تھی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لَهُمْ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِاِجْرَامِهِمْ یعنی یا اللہ جلدی بھیج اونکے لیے وہ چیز یعنی عذاب کہ مستحق ہین اوسکے بسبب گناہون اپنے کے اور بعضون نے کہا یہ تھی دعا اونکی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی ای رب ہمارے نہ کر ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالمین کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاَسْرِ الخ مف

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝

پھر لے نکل راتوں میرے بندون کو البتہ تمہارا پیچھا کرینگے اور چھوڑجا دریا کو تھم رہا البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہین مع

ع

پس کہا ہمنے لیجا ہمارے بندون کو وقت شب کے تحقیق تمہارا پیچھا کیا جاویگا اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ جماعت ہے کہ غرق کیے جاوینگے تفسیر ہمارے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو پیچھا کیا جاویگا یعنی یہی تدبیر کی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم آگے بڑھوگے اور پیچھا کریگا تمہارا فرعون اور لشکر اوسکا پھر نجات دیگا اگلون کو اور ڈبوویگا پیچھا کرنے والون کو اور رہویگا دریا یونہین ٹھہرا ہوا جب حضرت موسی علیہ السلام دریا سے گذر گئے تو چاہا کہ دریا پر عصا مارین تو کہ ملجاوے پس حکم ہوا کہ یونہین ٹھہرا ہوا رہنے دے اپنی حالت پر یعنی پانی دریا کا جو جا بجا ٹھہر کر بیچ مین سے خشک ہو کر راہین بن گئین ہین اوسپر عصا مار کر متغیر نکر تو کہ داخل ہون اون مین قبطی پس جب وہ دریا مین آجاوینگے تو اللہ اوپر دریا کو ملاویگا اور بعضون نے کہا رَهْوًا کے معنی ہین راہ واسع یعنی چھوڑ دے دریا کو اپنے حال پر کھلا ہوا اور چوڑی چوڑی راہین بنا ہوا غرق کیے جاوینگے یعنی بعد نکلنے تیرے کے دریا سے مل یعنی جب لب دریا پر تو پونہچے تو اپنے عصا سے دریا کو مار راہین دریا مین ظاہر ہونگی تو بنی اسرائیل کے ساتھ عبور کر اور اوسی طرح دریا کو چھوڑ دے تو فرعون اور لشکر اوسکے اوسمین داخل ہون اور فرمان آلہی سے دریا اونکو پکڑے اور غرق کرے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ جب موسیٰ نے اوس طرف دریا کے عبور کیا تو چاہا کہ دوسری بار عصا دریا پر مارین تو راہین بند ہوجاوین یہ حکم ہوا کہ اسی طرح

چھوڑ دے بحر

دریا مین رستے بارہ ہوگئین تھین [illegible] قوم فرعون کا [illegible]

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ وَ

کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر عمدے اور آرام جسمین تھے باتین بناتے اسی طرح اور

وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝

وہ سب ہاتھ لگا دیا ہمنے ایک اور قوم کو ❊ ف ❊

بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے اور گذران بارفاہیت کہ اوسمین محظوظ تھے اسی طرح ہوا اور عطا کین ہمنے یہ چیزین اور قوم کو ❊ تفسیر ❊ کذالک یعنی امر اسی طرح ہوا اور قوم کو نہین تھا انکو اوس سے کچھ علاقہ باعتبار قرابت کے اور نہ دین کے اور نہ محبت کے اور وہ بنی اسرائیل تھے ❊ ف ❊

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝

پھر نہ رویا اوپر اونکے آسمان اور زمین اور نہ ملی اونکو ڈھیل ❊ ف ❊

ع ۲۹ / ۱۴

پس نہ روئے قوم فرعون پر آسمان و زمین اور نہوے مہلت دیے گئے ❊ تفسیر ❊ نہ روئے اسلیے کہ مرے وہ کفر پر اور مومن جب مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین پس روتی ہی زمین سے مومن پر جگہہ اوسکی نماز کی اور آسمان سے جگہہ چڑھنے عمل اوسکے کی اور حسن بصری سے ہی اسکی تفسیر یون ہی کہ نہ روئے اوپر اہل آسمان اور اہل زمین اور نہ مہلت دیے گئے یعنی وقت دوسرے تک ❊ ف ❊ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سے رزق اوسکا پس جب مر جاتا ہی تو نہین پاتے ہین دونون اوسکو اور روتے ہین دونون اوسپر اور پڑھی آنحضرت صلعم نے یہ آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ ❊ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونسے کسی نے پوچھے معنی اللہ تعالی کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ کہ کیا روتے ہین آسمان و زمین کسی پر کہا ہان نہین ہی کوئی خلائق مین سے مگر کہ اوسکے لیے ایک دروازہ ہی آسمان مین اوس سے اوترتا ہی رزق اوسکا اور اوسمین چڑھتے ہین عمل اوسکے پس جب مر جاتا ہی مومن تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا بسبب نہونے اوسکے کے یعنی دنیا مین پس روتا ہی وہ اوسپر اور جب نہین پاتی اوسکو جگہہ اوسکی نماز کی زمین سے کہ تھا نماز پڑھتا اوسمین اور یاد کرتا اللہ کو اوسمین روتی ہی وہ اوسپر اور قوم فرعون کے لیے نہین تھے زمین مین آثار صالحہ اور نہین چڑھتی تھی طرف اللہ کے اونسے خیر پس نہین روئے اوپر آسمان و زمین ❊ مجاہد سے ہی بیچ تفسیر فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ کے کہا نہین مرتا مومن مگر کہ روتے ہین اوسپر آسمان و زمین صبح کو پس کہا کسی نے مجاہد سے کہ کیا روتے ہین یہ کہا مجاہد نے کیا تعجب کرتا ہی تو کیا ہی زمین کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھا آباد رکھتا اوسکو ساتھ رکوع و سجود کے اور کیا ہی آسمان کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھی اوسکی تسبیح و تکبیر کے لیے اوسمین آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے ❊ اور یہ بھی مجاہد سے منقول ہی کہ جب عالم مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین چالیس صباح اور وہب سے ہی کہا زمین البتہ غمگین ہوتی ہی مرد صالح پر چالیس صباح ❊ روایت ہی مولی ہذیل کے سے کہا نہین ہی کوئی بندہ کہ رکھتا ہی پیشانی اپنی کسی جگہہ مین زمین سے اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہوتا ہی واسطے اللہ عز و جل کے مگر گواہی دیگی وہ جگہہ اوسکے لیے بسبب اوس سجدے کے روز قیامت کے اور روتی ہی وہ اوسپر اوس دن کہ مرتا ہی ❊ در منثور ❊ تنبیہ ❊ سبحان اللہ نماز پڑھنے سے اور اللہ کی بندگی کرنے سے مومن کیا درجہ پاتا ہی حیف ہی اون لوگون کے حال پر کہ اس نماز اور اللہ کی بندگی کی کچھ قدر نہین جانتے جہان ذرا بیمار ہوئے یا کچھ کام درپیش آیا نماز پڑھنی اور اللہ کی بندگی کرنی چھوڑ دی کیا اولٹی عقل ہی بیماری کہ اسباب موت سے ہی اوسمین تو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا نہ یہ کہ ایسے وقت مین اوسکو بھول جاوے اور کام درپیش آنے کے وقت جو نماز وغیرہ چھوڑیگا مصداق اس آیت کا ہوگا بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر اور پایندہ تر ہی اور ایسے ہی جو عورتین خاوندون کے ساتھ سوتی ہین اور مارے شرم کے یا از راہ کسل کے صبح کو نہا کر نماز نہین پڑھتین وہ بھی مصداق اس آیت مذکورہ کی ہوتین ہین پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ غور کرین ان مضامین مین

اور نماز اور اسکی بندگی کسی حال مین نچھوڑتین تو بعد مرنے کے سب انکے لیے روتے ہون اور یہ شادان اور فرحان ہون کیا خوب کہا ہی کسینے قطعہ
یاد داری کہ وقت زادن تو ❊ ہمہ خندان بودند و تو گریان ❊ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ❊ ہمہ گریان بوند و تو خندان ❊

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

اور بچا نکالا بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھے بیشک وہ تھا چڑھ رہا حد سے بڑھنے والا ❊ موٗ

اور تحقیق ہمنے خلاص کیا بنی اسرائیل کو عذاب خوار کرنے والے سے کہ فرعون کی جانب سے تھا تحقیق فرعون تھا سرکش حد سے نکلجانے والون سے ❊ تفسیر ❊ عذاب خوار کرنے والے سے یعنی طرح بطرح کے جو کام لیتا تھا فرعون بنی اسرائیل سے اور بندی مین پکڑ رکھا تھا اونکو اور اونکی اولاد کو یعنی بیٹون کو مار ڈالتا تھا اوس سے اور اور آفتون سے چھڑایا ہمنے اونکو ❊ مل ❊

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھکر جہان کے لوگون سے ❊ معٗ

اور تحقیق پسند کر لیا ہمنے بنی اسرائیل کو اونکا حال جانکر عالمون پر ❊ تفسیر ❊ یعنی پسند و مقبول کیا ہمنے مومنین بنی اسرائیل کو اس حال کے جاننے تھے ہم انکے حال سے کہ وہ لائق پسند و مقبول کرنے کے ہین عالمون پر یعنی اونکے زمانے کے عالمون اور عقلا پر ❊ ظ ❊ یعنی فضیلت دی ہمنے اونکو اوپر اور ونکے وقت مین تھے ❊ در منثور ❊

وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ۝

اور دین اونکو نشانیان جنمین مدد تھی صریح ❊ معٗ

اور دی ہمنے اونکو قسم معجزات سے وہ چیز کہ اوسمین امتحان ظاہر تھا ❊ تفسیر ❊ معجزات سے جیسے پھٹنا دریا کا اور سایہ کرنا ابر کا اور اوتارنا من و سلوی کا وغیر ذالک اور بلٰؤا مبین کے معنی ہین نعمت ظاہرہ یا امتحان ظاہر تو کہ دیکھین ہم کہ کیسے عمل کرتے ہین ❊ مدا ❊

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ۝

یہ لوگ کہتے ہین اور کچھ نہین ہمارا یہی مرنا ہی پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہین ❊ معٗ

تحقیق یہ لوگ کہتے ہین کہ نہین ہی عاقبت کار مگر یہی موت پہلی اور نہین ہم پھر جلائے گئے ❊ تفسیر ❊ یہ لوگ یعنی کفار قریش کہتے ہین نہین ہی موت مگر موت ہماری پہلی یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ تھا کلام واقع بیچ حیات دوسری کے نہ بیچ موت کے پس کیون نہ کہا گیا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ جیسے کہ کہا گیا ہی اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ یعنی نہین ہی حیات مگر حیات ہماری دنیا کی اور نہین ہم اوٹھائے جائینگے اور کیا معنی ہین ذکر کرنے اولی کے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ گویا وعدہ کیے گئے ہین وہ موت اخری یعنی دوسری کے یہان تک کہ انکار کیا اونھون نے اوسکا اور ثابت کی موت پہلی اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہا گیا اونکے لیے کہ تم مروگے اسکے پیچھے آویگی اوسکے حیات جیسے کہ پہلے تمکو موت لاحق تھی کہ اوسکے پیچھے حیات آئی یعنی جب نطفہ تھا مردہ تھا پھر جب جان پڑی اور پیدا ہوا حیات آئی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ یعنی تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو پھر ماریگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو پس کہا اونھون نے کہ نہین ہی موت مگر موت ہماری پہلی مراد اونکی یہ ہی کہ نہین ہی ایسی موت کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ اوسکے پیچھے آوے اور اوسکے حیات مگر موت پہلی پس اس صورت مین نہین فرق ہی بیچ معنی کے درمیان اس قول کے اور درمیان قول اونکے کے اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور نہین ہم جلائے جائینگے یعنی بعد موت دوسری کے ❊ علا کشاف ❊

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادو اگر تم سچے ہو ❊ موٗ

پس لاؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ✤ تفسیر ✤ پس لاؤ یہ خطاب کیا مشرکون نے آنحضرت کو اور مومنون کو کہ جو وعدہ کرتے تھے اونسے
جینے کا بعد مرنیکے اگر ہو تم راست گو یعنی اگر تم سچے ہو اس بات مین کہ ہم زندہ ہونگے بعد مرنے کے تو بھلا جلد ہی جلوا دو ہمارے باپ دادون کو جو مرگئے
ہین سوال کر کر اپنے رب سے تو کہ ہو دلیل اسپر کہ جو کچھ کہ وعدہ کرتے ہو تم قائم ہونے قیامت کا اور جی اوٹھنے موتی کا حق ہی فرمایا اللہ تعالی نے اھم الخ ✤ من جلا

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ○
اب یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم اور جو اونسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپادیا وہ تھے گنہگار ✤ صفحہ

کیا یہ لوگ بہتر ہین یا قوم تبع حمیری کی اور وہ لوگ کہ پہلے اونسے تھے ہلاک کیا ہمنے اونکو بلا شبہ وہ گنہگار تھے ✤ تفسیر ✤ یعنی قوم تبع
اور عاد و ثمود وغیرہ کہ قوت اور شوکت اور مال اور اتباع مین بہتر قریش سے تھے اونکو بسبب کفر اور انکار رسولون کے ہلاک کیا ہمنے انکا ہلاک کرنا
کیا دشوار ہی پس چاہیے کہ عبرت پکڑین اور ایمان لاوین کہا قتادہ نے کہ وہ تبع حمیری تھا ملوک یمن سے نام رکھا گیا اوسکا تبع بسبب کثرت اتباع
اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اس سے پوجتا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس جھٹلایا اونھون نے اوسکو اور
آثار مین ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کنیت اوسکی ابو کرب وند نام اوسکا سعد بن ملکا کرب حشم اور اتباع بہت رکھتا تھا اور بعضون
نے اوسکو پیغمبر کہا ہی لیکن حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جانتا مین پیغمبر تھا یا نہ تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے
آیا ہی کہ برا نکہو تبع کو کہ مسلمان تھا اور اسلیے قرآن مین مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہی نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ سات سو برس
پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقولے ایک ہزار و ترپین برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہی اور کہتے ہین کہ اوسنے نامہ اپنی
طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھکر شاسول نام یہودی کے سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت کو پاوے تو پہونچا دینا والا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ وہ پہونچا دین
اور شاسول نے ایسا ہی کیا یہان تک کہ ابو ایوب انصاری کو کہ اکیسوان فرزند نسل شاسول سے ہی وہ نامہ پہونچا اور اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت بابرکت مین پہونچایا آنحضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی شاباش ہی بھائی صالح کو اور کہتے ہین کہ تبع تمام روے زمین پر پھرا
اور شہر حیرہ اور سمرقند اوسکے بنائے ہوئے ہین اور معالم التنزیل مین ہی کہ جب تبع مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ مین پڑا اور پہلے اس سے اپنے
بیٹے کو مدینے مین چھوڑ گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا مدینے مین مارا گیا اوسنے وقت پھرنے کے بقصد خراب کرنے مدینے کے لشکر جمع کیا کعب اور اسد
کہ بنی قریظہ کے عالمون مین سے تھے یہ سنکر تبع کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے باز آ کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت کی جگہ ہی حرمت اوسکی نگاہ رکھنی
چاہیے تبع اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کے لوٹنے سے باز رہا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے
متوجہ یمن کا ہوا کتنے ایک آدمیون نے قبیلۂ ہذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجکو بتاتے ہین ہم ایک گھر کہ اوسمین خزانے ہین تبع نے پوچھا کہان ہی وہ
اونھون نے کہا مکے مین ہی اور غرض اونکی یہ تھی کہ تبع قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تبع نے وہ قصہ دونون عالمون سے کہا اونھون نے کہا کہ زنہار
ایسا قصد نکرنا کہ وہ گھر تمام روے زمین کی جگہون مین اشرف ہی جسنے قصد اوسکا کیا ہی ہلاک ہوا ہی تجکو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجا لاوے تو اور قربانیان
کرے تو تبع نے ایسا ہی کیا کہ چھ ہزار اونٹ قربانی کے وہان ذبح کیے اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور حرمت بہت کی اور اون ہذیلیون کے
ہاتھ پانون کاٹ کر اونکو سولی پر کھینچا اور وہان سے متوجہ یمن کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شروع کی اور کہا کہ تو ہمارے دین سے نکل گیا
تبع نے ہر چند دلیلین توحید کی اونکے آگے بیان کین کچھ نہوا عناد بڑھتا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزماوین اور وہ ایک آگ
تھی ایک پہاڑ کے دامن مین یمن کے پہاڑون مین سے جب درمیان دو آدمیون کے اختلاف ہوتا تو دونون اوس آگ مین بیٹھتے اہل باطل جل جاتا اور
اہل حق سلامت باہر نکلتا تبع نے کہا انصاف کیا تمنے مجکو بھی قبول ہی پس وہ ساتھ بتون اور قربانیون اپنی کے نکلے اور وہ دونون عالم بھی
اپنے مصحف گردنون مین ڈال کر نکلے اور دونون اوپر جگہہ نکلنے اوس آگ کے گئے آگ تمام حمیر پر لپٹی اور اونکے بتون اور قربانیون کو جلا دیا اور وہ

دونون عالم ساتھ مصحفون اپنے کے سلامت باہر نکلے اوسوقت تمام لوگون جمیر کے نے اسلام اور دین توریت بسبب تعلیم اون دونون عالمون کے اختیار کیا ✤ بحر معا ✤ تبع بادشاہ تھا یمن کا قوم اوسکی بت پرست اوسکو یقین تھا توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سچا دین کونسا ہے بڑی آگ لگائی دو حبر بہودی کے توریت بغل مین لیکر اوسمین گھس گئے نہ جلے وہ بت پرست بت کو بغل مین لیکر چلے جلنے لگے اولٹے بھاگے اوسکی قوم اوسکی دشمن ہوئی آخر خراب ہوئی ✤ مو ✤

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝

اور ہمنے جو بنایا آسمان زمین اور جو انکے بیچ ہی کھیل نہین بنایا ✤ صق ✤

اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان دونون کے ہی کھیلتے ہوئے ✤ تفسیر ✤ اور اگر نہو تا بعث اور نہ حساب اور نہ ثواب ہوتا پیدا کرنا خلق کا فنا کے لیے خاص کر کے پس ہوتا کھیل ✤ مل ✤

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

انکو تو بنایا ہمنے ٹھیک کام پر پر بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ صق ✤

نہین پیدا کیا ہمنے ان دونون کو مگر ساتھ تدبیر درست کے ولیکن اکثر کفار مکہ کے نہین جانتے ✤ تفسیر ✤ کہا بعضون نے کہ مراد بالحق سے للحق ہی یعنی واسطے حق کے اور وہ ثواب ہی طاعت پر اور عذاب ہی گناہ پر ✤ معا ✤

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہی اون سب کا جسدن کام نہ آوے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھہ اور نہ اونکو مدد پہونچے مگر جسپر مہر کرے اللہ بیشک وہی ہی زبردست رحم والا ✤ صق ✤

تحقیق روز قیامت وعدہ ہی اونکا سبکا جسدن کہ دفع کرے کوئی دوست دوست دوسرے سے کسی چیز کو اور نہ اونکو مدد دی جاوے مگر وہ کہ رحم کرے اوسپر خدا تحقیق خدا غالب مہربان ہی ✤ تفسیر ✤ یوم الفصل روز قیامت کو اسلیے کہا کہ فیصلہ کریگا حق اوسمین درمیان بندون کے میقاتہم یعنی وقت ہی اونکے وعدے کا واسطے عذاب دائم کے کسی چیز کو یعنی عذاب سے اور نہ اونکو مدد دی جاوے یعنی کوئی اللہ کے عذاب کو اونسے نہین روکیگا مگر وہ کہ رحم کرے اللہ اور وہ مومن ہین پس شفاعت کرینگے بعض اونکے بعض کی ساتھہ اذن خدا کے غالب ہی اپنے دشمنون پر مہربان ہی یعنی اپنے دوستون کے لیے ✤ مل ✤ معا ✤ جلا ✤ تنبیہ ✤ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ اونھون نے یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کس چیز نے رلایا تجکو کہا حضرت عایشہ نے کہ یاد کیا ہمنے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس کیا یاد کرتے ہو تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہہ کوئی کسیکو نہین یاد کریگا ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہان تک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھہ مین ملتا ہی نامۂ اعمال یا بائین ہاتھہ مین پیٹھہ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابوداود سے نقل کی ہی پس بھائیو مضمون آیت یوم لا یغنی مولی عن مولی کا اور اس حدیث کا دل مین جما کر شب و روز فکر اپنا ایمان کی کھوتا کام یا ایسی بات نکرو کہ جس سے ایمان جاتا رہے کہ اوس صورت مین کوئی اللہ تعالی کے عذاب کو نہین دفع کر سکیگا اور گناہون سے بچتے رہو اور عمل صالح کرنے مین چست و چالاک رہو تو ایمان کامل ہو اور مستحق شفاعت کے بوجہ احسن ہو ✤ واللہ الموفق والیہ المرجع والمآب ✤

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝

مقرر درخت سیہنڈ کا کھانا ہی گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہی پیٹون مین جیسے کھولتا پانی ✤ صق ✤

ع ۱۵ ۱۱

ع

تحقیق درخت زقوم یعنی سیندہ کا کھانا ہی گنہگار کا مانند تانبے پگھلے ہوئے کے کھولیگا پیٹون مین یعنی کفار کے مانند کھولنے گرم پانی کے۔ **تفسیر** اور کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور وہ درخت بصورت درخت دنیا کے ہوگا لیکن وہ آگ کا ہوگا اور زقوم پھل اوسکا ہوگا اثیم بدکار بڑا گنہگار اور ابو درداؔ سے آیا ہی کہ وہ پڑھاتے تھے ایک شخص کو پس وہ کہتا تھا طعام الیتیم پس کہا ابو درداؔ نے کہہ طعام الفاجر یعنی شخص یعنی اگر تیری زبان سے الاثیم نہین نکلتا تو اوسکے بدلے الفاجر پڑھ اور یہ دلیل ہی اسپر کہ بدل کرنا ایک کلمے کا بجگہہ ایک کلمے کے جائز ہی جبکہ ہوا ہو وہ ہمعنی اوسکے اور اسی سے جائز رکھی ہی امام ابو حنیفہ اور صاحبین نے قراءت ساتھ فارسی کے درصورت عاجز ہونیکے عربی سے بشرط اسکے کہ قاری فارسی مین معنی عربی کے پورے ادا کرے اور مُھل کے معنی ہین تلچھٹ کالے تیل کی پھر کہا جاویگا زبانیہ کو خذوہ **معا** زقوم نہایت برا اور کڑوا درخت ہی تہامہ کے ایک جانب مین اُگاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخمین اثیم ابو جہل اور یار اوسکے بڑے گنہگار **معا** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگون ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اوسکے کا پس اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکے زمین پر تو البتہ تلخ کرے اہل دنیا پر معیشت اونکی کو پس کیا حال ہو اوس شخص کا کہ ہو وہ طعام اوسکا اور نہین ہوگا دوزخیون کے لیے طعام غیر اوسکے ابی مالک سے ہی کہ کہا تحقیق ابو جہل تھا لاتا کھجور اور مسکا پھر کہتا تزقموا یعنی یہ کھاؤ پس یہی زقوم کہ جسکا وعدہ کرتا ہی تمسے محمد پس اوتری یہ آیت اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ **معا در منثور**

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○

پکڑو اوسکو اور دھکیل لیجاؤ بیچوں بیچ دوزخ کے **معا**

کہین گے ہم اپنے فرشتون کو پکڑو اس گنہگار کو سختی سے کھینچو اسکو طرف بیچون بیچ دوزخ کے

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ○ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ○

پھر ڈالو اسکے سر پر جلتے پانی کا عذاب یہ چکھ تو ہی ہی بڑا عزت والا سردار **معا**

پھر ڈالو اوپر سر اوسکے کے پانی گرم سے کہ عذاب ہی کہینگے ہم چکھ یہ عذاب تحقیق تو ہی ہی اپنے گمان مین عزت والا گرامی قدر **تفسیر** ڈالو الخ کہا مقاتل نے کہ دار وغہ دوزخ کا مارےگا اوسکے سر پر پس سوراخ ہوجائیگا اوسکے سر مین دماغ کی جگہہ سے پھر ڈالیگا اوسمین نہایت گرم پانی عزت والا یعنی نزدیک قوم اپنی کے اپنے گمان مین اور کہا جاویگا یہ بطریق تمسخر اور جلانیکے اور بعضون نے کہا کہ ابو جہل کہتا تھا اَنَا اَعَزُّ اَهْلِ الْوَادِيْ وَاَكْرَمُهُمْ یعنی مین عزیز تر اہل وادی کا اور بزرگتر اونکا سون پس کہینگے اوسکو یہ نگہبان دوزخ کے بطریق حقارت اور توبیخ کے **معا** قد اور کسائی نے لفظ اِنَّكَ کو زبر الف سے پڑھا ہی اوس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ چکھ اس سبب سے کہ تو کہتا تھا کہ مین عزیز تر بطحا کا ہون کوئی شخص مجھسے زیادہ عزیز و گرامی قدر نہین ہی اور مقصود ابو جہل کا دنیا مین تھا بطریق توبیخ کے اوسکو یاد دلایا جاویگا **بحر** قتادہ سے منقول ہی کہ کہا ابو جہل نے کیا تم مجکو ڈراتے ہو ای محمد اور مین عزیز تر اونکا ہون کہ چلتے ہین درمیان دونون پہاڑون مکے کے پس نازل ہوئی یہ آیت ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ **در منثور**

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○

یہ وہی ہی جسمین تم دھوکا رکھتے تھے **معا**

تحقیق یہ یعنی عذاب یا یہ امر وہی ہی جو کچھ تھے تم اوسمین شبہہ کرتے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○

بیشک ڈر والے گھر مین ہین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہین پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے

تحقیق پرہیزگار بیچ مقام با امن کے ہونگے بیچ باغون اور چشمون کے پہنینگے ریشمی نازک اور گاڑھے سے ایک دوسرے کے سامنے **تفسیر** مقام با امن یعنی ایسی

مجلس مین ہونگے کہ امن ہوگا اومین بہت سے ریشمی نازک جیسے لاہی غیرہ اور گاڑھا جیسے اطلس اور تافتہ وغیرہ اور متقبلین حال ہی یعنی آمنے سامنے اپنی مجلسون مین بیٹھے ہونگے نہین دیکھیگا ایک پیٹھ دوسرے کی بسبب دائرہ ہونے تختون کے ✦ مجاہد ✦ ابن جریج سے منقول ہی بیچ تفسیر اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ کے کہا امن مین ہونگے وقت موت سے اور عذاب سے اور ضحاک سے ہی کہ کہا امن مین ہونگے موت سے اگر مرینگے اور امن مین ہونگے بڑھاپے سے اگر بوڑھے ہوتے یعنی انکے صورتین جیسے بچین ہونگے اور نہ بھوکے ہونگے اور ننگے ہونگے اور قتادہ سے ہی کہ کہا امن مین ہونگے شیطان سے اور رنجون سے اور فکرون سے ✦ در منثور ✦

كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکھون والیان ✦ موضح ✦

اسی طرح ہوگا حال اور بیاہ دینگے ہم اونکو ساتھ حورون کشادہ چشم کے ✦ تفسیر ✦ حور عورتین پاکیزہ گوری کہا مجاہد نے کہ حور وہ عورتین کہ متحیر ہو اوسمین نظر معلوم ہوتا ہوگا گودہ اونکی پنڈلیون کا اونکے کپڑون کے نیچے سے اور دیکھیگا دیکھنے والا اپنا جگر ایک اونکے کے مانند آئینے کے بسبب باریکی جلد اور صفائی رنگ کے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ حور وہ عورتین کہ جنکی آنکھون کی سفیدی نہایت سفید ہو اور سیاہی بھی نہایت سیاہ اور عین جمع عیناء کی ہی یعنی عورت کشادہ چشم کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی گئین حور عین زعفران سے ✦ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حور تھوکے بیچ دریاے شور کے تو البتہ شیرین ہو جاوے وہ دریا بسبب شیرینی تھوک اوسکے کے کہا ابن عباسؓ نے اگر ایک حور نکالے ہتیلی اپنی درمیان آسمان و زمین کے تو البتہ مفتون ہون خلائق بسبب حسن اونکے کے اور اگر نکالے اوڑھنی اپنی تو البتہ ہو جاوے آفتاب نزدیک حسن اوسکے کے مانند بتی کے آگے آفتاب کے کہ نہ روشنی ہو اوسکے لیے اور اگر نکالے وہ مونہہ اپنا تو البتہ روشن کردے حسن اوسکا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی ✦ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حور عین پیدا کی گئین ہین فرشتون کی تسبیح سے ✦ اور مجاہد سے ہی کہ کہا البتہ پائی جاتی ہی خوشبو عورت کی یعنی حور عین کی پانسو برس کی مسافت سے ✦ معالم ✦ در منثور ✦

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ

منگواتے ہین وہان ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھینگے وہان مرنا مگر جو پہلے مر چکے اور بچایا اونکو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

دوزخ کی مار سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہی بڑی مراد ملنی ✦ موضح ✦

طلب کرینگے جنت مین ہر ایک میوہ ساتھ امن کے نہ چکھینگے وہان موت سواے موت پہلی کے جو چکھ چکے یعنی دنیا مین اور بچایا اونکو خدا نے عذاب دوزخ کے سے بسبب فضل کے جانب پروردگار تیرے کے سے یہی یعنی بچنا عذاب سے اور داخل ہونا جنت مین مراد ملنی بڑی ✦ تفسیر ✦ ساتھ امن کے کہ امن ہوگا زوال اور انقطاع سے اور پیدا ہونے ضرر کے سے بسبب بہت کھانے کے اور کہا قتادہ نے کہ امن مین ہونگے موت اور رنجون اور شیاطین سے نہ چکھینگے وہان موت الخ کہا قتادہ نے کہ ابن مسعود کی قراءت مین ہی لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا طَعْمَ الْمَوْتِ اور انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا موت کو روز قیامت کے بیچ صورت دنبے ابلق کے پس کھڑا کیا جاویگا اوسکو درمیان جنت اور دوزخ کے پس پہچانینگی موت جنتیون اور دوزخیون کو اور پہچانینگے اوسکو وہ پس کہینگے دوزخی اَللّٰهُمَّ سَلِّطْهُ عَلَيْنَا یعنی یا اللہ مسلط کر اسکو ہمپر اور کہینگے جنتی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَضَيْتَ اَنْ لَّا نَذُوْقَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى یعنی یا اللہ تو نے حکم کیا تہا کہ نہ چکھینگے ہم اوسمین سواے موت پہلی کے پس ذبح کیا جاویگا وہ دنبہ درمیان جنت و دوزخ کے پس ناامید ہونگے دوزخی موت سے اور امن مین ہونگے اہل جنت موت سے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا سووینگے اہل جنت فرمایا نہین نیند بہن موت کی ہی اور اہل جنت نہ مرینگے اور نہ سووینگے ✦ معالم ✦ در منثور ✦

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سو یہ قرآن آسان کیا ہمنے تیری بولی مین شاید وہ یاد رکھین اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہین ✦ موضح ✦

ع ۳ ۱۴ ۱۶

سواے اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر تو کہ وہ نصیحت پکڑین پس منتظر رہ یعنی اوترنے عذاب کا کفار پر تحقیق وہ بھی منتظر ہین تفسیر
یعنی اوترنے فساد تیرے کے تجہیز اور یہ حکم ہوا پہلے اوترنے حکم کے واسطے جہاد کرنے کے اونپر ۱۶ ع جلالین + تنبیہ + دیکھو بھائیون پرہیزگارون
کے لیے کیا کیا نعمتین بیان فرمائین منعم حقیقی نے یہ عنایت بدلے مین ہوگی اسکے کہ بچتے تھے حرام چیزون سے مثلا ریشمی کپڑون کے پہننے سے بچتے تھے
یہ سمجھکر کہ ہمارے رسول مقبول نے فرمایا ہی کہ جو کوئی پہنے گا ریشمی کپڑا دنیا مین تو آخرت مین نہین پہنیگا اوسکو پس ڈرے اس مضمون کو سنکر کہ ہاے
اس دنیا چند روزہ کی زینت کے لیے وہان کے لباس ریشمی سے محروم رہین گے نہ پہنیے اسکو اوسکے بدلے مین لباس ریشمی جو ذکر کیے گئے ہین اسیطرح
حرام کاری سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین حورین مذکورہ ملینگین حرام چیزون کے کھانے پینے سے بچتے تھے اوسکے عوض مین میوے اور اچھی اچھی پینے کی چیزین مانند
دودھ اور شہد وغیرہ کے ملینگین بری مجلسون کے جانے سے اور سیلون کے سیر تماشے سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین وہ مجلسین بامن ملینگین یہان اپنے
نفسون کو مارے رکھتے تھے اور فنا تھے اسکی راہ مین اوسکے بدلے مین حیات ابدی وہان کی پاوینگے پس غرض اس بیان فرمانے سے یہی ہی کہ لوگ ان کی تفصیل معلوم کر کر
ایسے کام کرین کہ وہ ہاتھ لگین ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اونکے حاصل کرنے مین کہ پاک پروردگار فرماتا ہی + ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ +

سُورَةُ الجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُونَ آيَةً وَاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورہ جاثیہ ہی یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین یہ ٹکڑا ہی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی تو دیکھیگا ہر گروہ کو
دوزانو گرے ہوئے یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الٰہی کے چونکہ یہ امر مہتم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام ٹھہرا اور یہ سورت
مکی ہی سواے آیت قُل لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا الخ کے کہ وہ مدنی ہی اور یہ سورت بعد سورہ دخان کے اوتری ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور
اسمین سینتیس ۳۷ آیتین ہین اور کلمے چار سو اٹھاسی ۴۸۸ اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوے ۲۱۹۱ اور رکوع چار ۴ ہین +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝
اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست حکمت والا ہی + ق

اوتارنا اس کتاب کا جانب خدا کے غالب باحکمت کے ہی + تفسیر + اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد حٰم سے کیا ہی اور بعضون نے کہا نام
سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ شمار کرنا حرفون کا ہی غالب ہی اپنے بدلا لینے مین باحکمت ہی اپنی تدبیر مین + جلالین + مد

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝
آسمانون مین اور زمین مین بہت نشانیان ہین ایمان والون کو + ق

تحقیق آسمانون مین اور زمین مین نشانیان ہین باور رکھنے والون کے لیے + تفسیر + یعنی دلالتین ہین اللہ تعالیٰ کی قدرت
و وحدانیت پر اور جائز ہی یہ کہ ہون معنی یہ کہ بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے البتہ دلالتین ہین الخ + مد

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝
اور تمھارے بنانے مین اور جتنے بکھیرتا ہی جانور نشانیان ہین ایک لوگون کو جو یقین کرتے ہین + ق

اور بیچ پیدایش تمھاری کے اور بیچ پیدایش اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتا ہی قسم جانورون سے نشانیان ہین واسطے قوم کے یقین کرتے ہین
تفسیر + بیچ پیدایش تمھاری کے یعنی بیچ پیدایش ہر ایک کے تم مین سے کہ اول نطفہ ہوتا ہی پھر خون بستہ پھر لوتھڑا گوشت کا یہان تک کہ ہو جاتا ہی
انسان اور دابہ کہتے ہین اوس چیز کو جو چلتی ہی زمین پر قسم آدمیون وغیرہم سے نشانیان ہین یعنی بعث پر کہ اسی طرح بعد مرنے کے جی اٹھینگے + جلالین

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ
اور بدلنے مین رات دنکے اور وہ جو اوتاری اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور بدلنے مین
الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○
باؤن کے پتے ہین ایک لوگون کو جو بوجھتے ہین ہ مو

اور بیچ آنے جانے رات اور دن کے اور بیچ اوسکے کہ اوتارا ہی خدا نے آسمان سے روزی کو یعنی مینھہ کو پس زندہ کیا بسبب مینھہ کے زمین کو پیچھے مردہ ہونے اوسکے کے اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہین ✣ تفسیر ✣ مینھہ کو رزق اسلیے فرمایا کہ وہ سبب رزق کا ہی اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے کہ کبھی جنوب کی ہوجاتی ہی اور کبھی شمال کی اور کبھی پروا اور کبھی پچھوا اور کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم اور پہلے جو لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ کہ فرمایا پھر آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ اور پھر آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ اسکا سبب یہ ہی کہ منصف پہلے جب دیکھتے ہین آسمانون مین اور زمین مین نظر صحیح سے تو جانتے ہین کہ یہ بنائے گئے ہین اور انکا کوئی بنانے والا ضرور ہی پس ایمان لاتے ہین اسپر پھر جب دیکھتے ہین بیچ پیدائش نفسون اپنے کے اور بدلنے انکے کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ پیدائش اون چیزون کے کہ ظاہر ہوتی ہین زمین پر اقسام حیوان سے ایمان اونکا بڑھتا ہی اور یقین حاصل ہوتا ہی اونکو پھر جب دیکھتے ہین تمام چیزون نئی پیدا ہونے والیون کو ہر وقت مین مانند اختلاف رات اور دن کے اور اوترنے مینھہ کے اور ترو تازہ ہونے زمین کے بسبب مینھہ کے بعد خشک ہوجانے اوسکے کے اور پھرنے ہواؤن کے جانب جنوب اور شمال اور پورب اور پچھم کے سمجھتے ہین اور مستحکم ہوتا ہی علم اونکا اور خالص ہوتا ہی یقین اونکا ✣ مل

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ○
یہ باتین ہین اللہ کی ہم سناتے ہین تجھکو ٹھیک پھر کونسی بات کو اللہ اور اوسکی باتین چھوڑکر مانینگے ہ مو

یہ نشانیان ہین خدا کی پڑھتے ہین ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے بعد نصیحت خدا کے اور آیتون اوسکی کے ایمان لاوینگے

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ○ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
خرابی ہی ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتین اللہ کی اوس پاس پڑھی جاتی ہین پھر ضد کرے غرور سے جیسے وہ سنی نہین سو خوشی سنا اوسکو ایک دکھ کی مار کی

واے ہر دروغگو گنہگار کو کہ سنتا ہی آیتین خدا کی کہ پڑھی جاتی ہین اوسپر پھر لازم پکڑتا ہی کفر کو تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہین سنتا ہی اونکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے ✣ تفسیر ✣ تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے آیتون پر اور قبول کرنے سے حق کو کہ بولتی ہین آیتین ساتھ اوسکے درحالیکہ حقیر جانتا ہی اونکو اور خوش ہوتا ہی اوس چیز سے کہ نزدیک اوسکے ہی یعنی قصے کہانیان کہا ہی بعضون نے کہ اوتری ہی یہ آیت بیچ حق نضر بن حارث کے اور قصون عجم کے کہ مول لیتا تھا اونکو اور باز رکھتا تھا بسبب اونکے لوگون کو قرآن کے سننے سے اور آیت عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ ہو ضرر پہونچانے والا اللہ کے دین مین ✣ مل

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○
اور جب خبر پاوے ہماری باتون مین کسی چیز کی اوسکو ٹھہراوے ٹھٹھا ایسون کو ذلت کی مار ہی مو

اور جب جانا کچھ آیتون ہماری سے تمسخر کیا اونکا یہ لوگ اونکے لیے ہی عذاب خوار کرنے والا ✣ تفسیر ✣ یعنی جب پہونچا اوسکو کچھ ہماری آیتون مین سے اور جانا کہ یہ اون آیتون مین سے ہی پکڑا اون آیتون کو ٹھٹھا ✣ مل

مِن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
پرے اونکے دوزخ ہی اور کام نہ آویگا اونکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوا رفیق اور اونکو بڑی مار ہی مو

آسکے اونکے دوزخ ہی اور دفع نکریگا اونسے جو کمایا ہی اونھون نے کسی چیز کو اور دفع نکرینگے وہ کہ دوست پکڑے ہین سوائے خدا کے اور لئے اونکے لیے ہی عذاب بڑا ✤ تفسیر ✤ جو کمایا ہی یعنی اموال کسی چیز کو عذاب خدا سے سوائے خدا کے یعنی بت عذاب بڑا دوزخ مین ✤ ملک

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝

یہ سمجھا دیا اور جو منکر ہین اپنے رب کی باتون سے اونکو مار ہی ایک بلا کی دکھہ والی ✤ صفا

یہ قرآن ہدایت ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا جنس عقوبت سخت سے ✤ تنبیہ ✤ ابتدائے رکوع مین جو بیان فرمایا ہی اپنی قدرتون کا ایسا ہی مضمون کئی جگہہ مذکور ہی از انجملہ سورۂ والذاریات مین وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ یعنی اور زمین مین قسم قسم پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور میوون اور گھانس و زراعت وغیرہ سے دلالتین ہین اوپر قدرت و وحدانیت اللہ تعالی کے یقین کرنے والون کے لیے اور تمہارے نفسون مین بھی آیتین ہین ابتدائے پیدایش تمہاری سے انتہا تک اور ترکیب خلقت تمہاری مین جو جو عجائب ہین کیا کچھہ اوسکی قدرت وحدانیت پر دلالت کرتے ہین کیا تم دیکھتے نہین ہیں تو کہ دلیل پکڑو ساتھہ اونکے اوپر صانع اور قدرت اوسکی کے غرض کہ آدمی کو ان چیزون مین تامل کرنا چاہیے اور غفلت کو شعار اپنا نکرے اور آدمی اگر عاقل ہو تو اوسکو فقط یہی کافی ہی کہ اپنے مین قدرتین اوسکی دیکھے کیا خوب کہا ہی کسینے ✤ بیت ✤ یک نکتہ بس است گر شعور است ✤ ورنہ چہ چراغ پیش کور است ✤ پس سن ای عزیز اگر ساتھہ ذات و صفات پروردگار اپنے کے ایمان راسخ لایا تو اور اپنے تئین طفیلی خوار سفرۂ عام اوسکے کا جانا تونے اور کیا ارشاد چاہتا ہی تو اور مرشد کیون ڈھونڈھتا ہی تو ✤ قطعہ ✤ دی شب بچمن بخواب غفلت بودم ✤ تا آنکہ سحر شد و نگشتم بیدار ✤ ناگاہ خروش بلبلان سحری ✤ رفت چو بگوش من رسید از گلزار ✤ برخاستم و بخود ملامت کردم ✤ صد حیف کہ من بخواب و مرغان بیدار ✤ زین دست شکستہ بر نیاید کاری ✤ یاران چہ توان شدن مرا آخر کار ✤ پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت ڈھونڈھے تو زیادہ شناخت الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بندے کو کیا درکار ہی اور اگر راہ مواصلت کی ڈھونڈھے تو بندۂ خدمتگار کو ساتھہ مصاحبت کے کیا کام ✤ بیت ✤ بی دم یادش نباشی یک نفس ✤ بندۂ خدمتگذارش باش و بس ✤ پس تمہو نے اوسکی قدرت کے دیکھکر یاد رکھہ اوسکو اور اوسکی یاد سے اپنا دل روشن کر کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ نے کہ آدمی بڈھا اوس وقت ہوتا ہی کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی رہے نہ سیاہی بالون کی وائے اوس شخص کے حال پر کہ بال اوسکے سفید ہون اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہے ✤ رباعی ✤ بشنو ای پیر مرد کار آگاہ ✤ باید ت کن بحال خویش نگاہ ✤ مو اگر شد ترا چو باز سفید ✤ چہ شد ار دل بود چو زاغ سیاہ ✤ اور روشنی دل کی حاصل ہوتی ہی خوف الہی سے بھی ظاہر و باطن مین اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین اور تین چیزین باعث درجات کی ایپر نجات دینے والی چیزین پس خوف الہی ہی باطن و ظاہر مین اور عدل کرنا رضا و غضب مین اور میانہ روی کرنی فقر و غنی مین ✤ اور ایپر ہلاک کرنے والی چیزین پس بخل شدید ہی اور خواہش اتباع کی گئی اور اچھا جاننا آدمی کا اپنے نفس کو اور ایپر باعث درجات کی پس افشائے اسلام ہی اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون ✤ یہ روایت منبہات مین ابو ہریرہ سے منقول ہی ✤

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اللہ وہ ہی جسنے بس مین دیا تمھارے دریا کہ چلین اوسمین جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ✤ صق

خدا وہ ہی کہ مسخر کیا تمھارے لیے دریا کو تو جاری ہووین کشتیان اوسمین اوسکے حکم سے اور تو طلب معیشت کرو اوسکے فضل سے اور ہووے کہ تم شکر گذاری کرو ✤ تفسیر ✤ طلب معیشت کرو الخ یعنی ساتھہ تجارت کے یا غوطہ لگانے کے موتی مونگا نکالنے کے لیے اور ساتھہ نکالنے گوشت تازہ یعنی مچھلی کے ✤ ص ✤ شکر گذاری کرو یعنی شکر اوسکا ادا کرو اوسکی نعمتون پر اور مسخر کرنا دریا کا یہ ہی کہ کشتی کو چلنے سے

اور آدمی کو غوطہ لگانے اور شکار کرنے سے مانع نہین ہی اور مراد اوسکے فضل سے تجارت دریا کی اور غوطہ لگانا واسطے نکالنے جواہر اور شکار دریا کے ہی کہ اسباب معیشت سے ہین ✣ بحر ✣

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ ✣ مو ✣

اور کام لگائے تمہارے جو کچھ ہین آسمانون مین اور زمین مین سب اوسکی طرف سے البتہ اسمین نشانے ہین ایک لوگون کو جو دھیان کرتے ہین

اور مسخر کیا اللہ نے ہمارے لیے جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور حالیکہ پیدا کیا اونکو اپنی جانب سے تحقیق اس مقدمے مین نشانیان ہین اوس گروہ کو کہ تفکر کرتے ہین ✣ تفسیر ✣ جو کچھ کہ آسمانون مین ہی یعنی چاند اور سورج اور پانی وغیرہ اور جو کچھ کہ زمین مین ہی یعنی زمین پہ چلنے والے اور درخت اور نہرین وغیرہ اور معنی ان چیزون کی تسخیر کے یہ ہین کہ اوسنے پیدا کیا انکو ہمارے منافع کے لیے پس اوسنے مسخر کیا ہی ہمارے لیے اس جہت سے کہ ہم نفع اوٹھاتے ہین تمام چیزون سے اوسکی جانب سے پس گردانو اوسکے لیے امداد ✣ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ تمام یہ چیزین تفضل ہین اوسکی جانب سے اور احسان ✣ جلالین معا ✣ جَمِيْعًا مِّنْهُ کی تفسیر مین کہ تمام یہ چیزین رحمت ہین اوسکی طرف سے کہا زجاج نے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ ✣ مو ✣

کہدے ایمان والون کو معاف کرین اونکو جو امید نہین رکھتے اللہ کے دنون کی کہ وہ سزا دے ان لوگون کو بدلا اوسکا جو کماتے تھے

کہہ مسلمانون کو کہ درگذر کرین اوس جماعت سے کہ توقع خدا کے دنون کی نہین رکھتے ہین کہ حوادث جزا اونکے اعمال کی ہوں تو سزا دیوے خدا ایک گروہ کو اوسکے بحسب اوس چیز کے کہ کسب کرتے تھے ✣ تفسیر ✣ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ کے معنی ہین نہین توقع رکھتے اللہ کے وقائع کی ساتھ دشمنون اوسکے کے ✣ اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ نہین امید رکھتے وہ اون اوقات کی کہ مقرر کیا ہی اونکو اللہ نے واسطے ثواب دینے مومنون کے اور وعدہ کیا ہی اونسے مطلب یاب ہونے کا اون اوقات مین ✣ کہا ابن عباس اور مقاتل نے کہ اوتری ہی یہ آیت عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین جسوقت کہ برا کہا اونکو ایک مشرک نے بنی غفار مین سے اور ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے بدلا لینے کا اوس سے پس یہ آیت اوتری اور عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سے درگذر کیا ✣ اور بعضون نے کہا کہ بعضے صحابی مکے مین ایذاے شدید اوٹھاتے تھے کفار سے اور اوسوقت تک حکم لڑنے کا ہوا نتھا وہ شکوہ اپنے حال کا آنحضرت کے روبرو لائے یہ آیت نازل ہوئی بعد اوسکے یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہوا اور لِيَجْزِيَ تعلیل ہی واسطے امر کے ساتھ مغفرت کے یعنی نہین حکم کیے گئے وہ درگذر کرنے کا مگر تو کہ پورا دیوے اللہ اونکو بدلا اونکے درگذر کرنے کا روز قیامت کے اور بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کے معنی یہ ہین بسبب اوس چیز کے کہ تھے کرتے یعنی احسان ✣ بعد معا ✣ روایت کیا ابن عساکر نے ابی مسلم خولانی سے کہ اونھون نے کہا اپنی لونڈی سے کہ اگر نہ فرمایا ہوتا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ ✣ تو البتہ مارتا مین تجکو پس لونڈی نے کہا قسم خدا کی بلا شبہ مین انمین سے ہون کہ توقع رکھتے ہین ایام اللہ کی یعنی اوسکے حوادث کی پس کیا ہی تجکو کہ نہین مارتا تو مجکو پس کہا ابو مسلم خولانی نے کہ بلا شبہ اللہ حکم کرتا ہی مجکو درگذر کرنے کا اون لوگون سے کہ نہین توقع رکھتے اللہ کے ایام یعنی حوادث کی پس جو کہ توقع رکھتے ہون حوادث اوسکے کی بطریق اولی لائق درگذر کرنے کے ہین جا پس تو آزاد ہی ✣ در منثور ✣

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ز ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○ ✣ مو ✣

جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے برا کیا تو اپنے حق مین پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاوگے

جو کوئی کرے کام شایستہ نافع ہی تو اوسکے لیے ہی اور جو کوئی بدکاری کرے پس وبال یعنی عذاب اوسی پر ہی پھر طرف پروردگار اپنے کے رجوع کیے جاوگے یعنی طرف جزا اوسکی کے ○

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ✣ مو ✣

اور ہمنے دی ہی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دین ستھری چیزین اور بزرگی دی انکو جہان پر

اور تحقیق دی ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت اور روزی دی ہمنے اونکو نعمتوں پاکیزہ سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالموں پر ✤ تفسیر ✤ کتاب یعنی توریت اور حکم سے مراد ہی حکمت اور فقہ یا فیصلہ خصومات کا درمیان لوگون کے اسلیے کہ بادشاہت بھی اونمیں ہوئی ہی اور نبوت کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ انبیا اونمین بہت تھے اور طیبٰت سے مراد حلال و پاکیزہ رزق ہی یعنی من و سلوی عالمون کی یعنی اونکے زمانہ کے عالمون عقلا پر کہا ابن عباس رضی نے کہ نہین تھا کوئی عالم کے لوگون مین سے اونکے زمانہ مین بزرگ و محبوب زیادہ اللہ کے نزدیک اونسے ✤ مدارک ✤

وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ

اور دین اونکو کھلی باتین دین کی پھر پھوٹ جو ڈالی تو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے

رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○

تیرا رب چکوتی کریگا اونمین قیامت کے دن جس بات مین وے جھگڑتے تھے ✤ موضح ✤

اور دین ہمنے اونکو نشانیان واضح بیچ باب دین کے پس اختلاف نکیا مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم از روے تعدی باہمدگر کے تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اونکے روز قیامت کے بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے تھے اوسمین ✤ تفسیر ✤ بیّنٰت سے مراد ہین آیات و معجزات مِّنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس اختلاف نکیا الخ یعنی نہ واقع ہوا اختلاف درمیان اونکے دین مین مگر بعد اوس چیز کے کہ آئی اونکے پاس وہ چیز کہ موجب ازالہ خلاف کی تھی اور وہ علم ہی اور نہین اختلاف کیا اونھون نے مگر بسبب سرکشی کے کہ پیدا ہوئی درمیان اونکے یعنی بسبب عداوت وحسد کے اختلاف کرتے تھے اوسمین کہا بعضون نے مراد اختلاف کرنا اونکا ہی اللہ تعالی کے اوامر و نواہی مین بیچ توریت کے از راہ حسد اور طلب ریاست کے نہ بسبب جہل کے کہ ہوتا ہی انسان بسبب اوسکے معذور ✤ مدارک ✤

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

پھر تجکو رکھا ہمنے ایک رستے پر اس کام کے سو تو اوسی پر چل اور نہ چل چاؤن پر ناد انون کی ✤ موضح ✤

پھر کیا ہمنے تجکو اوپر ظاہر راہ دین کے پس پیروی کر اوسکی اور پیروی نکر اونکی خواہش کی کہ نہین جانتے ✤ تفسیر ✤ پھر کیا ہمنے تجکو الخ یعنی بعد جہالت اہل کتاب کے مِّنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس پیروی کر اوسکی یعنی اپنی شریعت کی کہ ثابت ہی ساتھ حجتون اور دلیلون کے اور نہ پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین حجت ہی اوسپر یعنی جاہلون کی خواہشون کی اور لوگون کے دین کی کہ بنا اوسکی ہی خواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہین جسوقت کہ کہا اونھون نے رجوع کر تو طرف دین باپ دادون اپنے کے اسلیے کہ وے تھے افضل تجسے ✤ مدارک ✤ معالم ✤ کہا قتادہ نے بیچ تفسیر ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ کے کہ مراد شریعت سے فرائض و حدود اور امر و نہی ہین ✤ در منثور ✤

اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ○

وہ کام نہ آوینگے تیرے اللہ کے سامنے کچھ اور بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہی ڈر والون کا ✤ موضح ✤

تحقیق وہ یعنی کافر دفع نکرینگے تجسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو متابعت اونکی کرے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض اونکے کارساز بعضون کے ہین اور خدا کارساز متقیون کا ہی ✤ تفسیر ✤ اور متقی کا کارساز یعنی خیر خواہ خدا ہی اور ان دونون کارسازیون مین کیا کچھ فرق ہی ✤ مدارک ✤

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ○

یہ سوجھ کی باتین ہین لوگون کے واسطے اور راہ کی اور مہر ہی اون لوگون کو جو یقین لاتے ہین ✤ موضح ✤

یہ قرآن دلیلین واضح ہی لوگون کے لیے اور ہدایت ہی اور رحمت ہی واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہین ✤ تفسیر ✤ قرآن مین جو عمدہ چیزین دین کی ہین اور احکام ٹھہرایا اونکو بمنزلہ بصیرتون یعنی دلیلون کے جیسے کہ کیا روح حیات کو بصائر اور ہدایت ہی یعنی گمراہی سے اور رحمت ہی یعنی عذاب سے

۵۱ یعنی بعضی صورتین ... مظہری

واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لائے اور یقین کیا بعث کا + مل

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ

کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کر دینگے انکو برابر انکے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام ایکسا اونکا جینا

وَمَمَاتُهُمْ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

ع ۲ ۱۰ ۱۸

اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین + صو

کیا گمان کیا اون لوگون نے کہ کین برائیان یہ کہ کرینگے ہم اونکو مانند اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے برابر ہو زندگی اونکی اور
مرنا اونکا برا حکم اوکا ہی یہ حکم + تفسیر + کین برائیان یعنی گناہ و کفر برابر ہو الخ یعنی انکار ہی اسکا کہ برابر ہون بدکار و نیککار زندگی
اور مرنے مین کیونکہ احوال انکے جدا جدا ہین زندگی مین بھی اور مرنے مین بھی زندگی مین تو یون جدا ہین کہ زندگی بسر کرتے ہین مومن اللہ کی طاعت
کرنے مین اور کافر برائیون کے کرنے مین اور مرنے مین یون جدا ہین کہ مومن مرتے ہین اس حال مین کہ خوشخبری دی جاتی ہی اونکو رحمت و کرا
کی اور کافر مرتے ہین نا امید ہوکر اسکی رحمت سے اور ساتھ ندامت کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے انکار کرنا اسکا ہی کہ برابر ہون کافر
مومنون کے مرنے مین جیسے کہ برابر ہے حیات مین بیچ رزق و صحت کے یہان تک مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر جلالین مین یہ معنی اسکے
لکھے ہین کہ کیا یہ گمان کرتے ہین کہ ہم کرینگے انکو آخرت مین بیچ خیر و خوبی کے مانند مومنون کے یعنی جیسے مین ہین برابر عیش اونکے کے دنیا مین
کہتے تھے مومنون سے اگر اوٹھائے گئے ہم بعد مرنے کے تو دیے جاوینگے ہم خیر و خوبی مانند اوس چیز کے کہ دیے جاوگے تم فرمایا اللہ تعالی نے موافق
انکار اپنے کے ساتھ ہمزہ کے سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ یعنی نہین ہی امر اس طرح پس وہ آخرت مین بیچ عذاب کے ہونگے برخلاف عیش اونکے کے
دنیا مین اور مومن آخرت مین بیچ ثواب کے ہونگے بسبب نیک اعمال اپنے کے دنیا مین قسم نماز اور زکوۃ اور قیام وغیرہ کے انتہی + اور تفسیر مدارک
مین لکھا ہی کہ تمیم داری سے منقول ہی کہ وہ نماز پڑھتے تھے ایک رات نزدیک مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے پس پہونچے اس آیت کو پس رونے لگے
اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور فضیل سے منقول ہی کہ وہ پہونچے اس آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے
یا فضیل لیت شعری من ای الفریقین انت یعنی ای فضیل کاش کہ جانتا مین اپنے تئین کہ کونسے فرقے مین سے ہون دونون فرقون مین سے

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہیین اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور اونپر ظلم نہوگا + صو

اور پیدا کیے خدا نے آسمان و زمین ساتھ تدبیر درست کے اور تو آخر کار بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہی اور اونپر ظلم نکیا جاویگا + تفسیر
بعد لفظ بالحق کے اتنا جملہ محذوف ہی لیدل علی قدرتہ یعنی اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیے ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلیل ہون
اوسکی قدرت پر اور تو کہ بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہی یعنی گناہ اور طاعت پس نہین برابر ہوسکتا کافر مومن سے + مل

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي

بھلا دیکھ تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاؤ کو اور راہ سے کھویا اوسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اوسکو اللہ کے سوائے کیا تم سوچ نہین کرتے + صو

کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا اپنی خواہش کو اور گمراہ کیا اوسکو اللہ نے باوجود جاننے کے اور مہر رکھی اوپر کان اوسکے کے
اور دل اوسکے کے اور پردہ کیا اوسکی آنکھ پر پردہ پس کون ہی کہ راہ دکھاوے اوسکو پیچھے اللہ کے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم + تفسیر

پکڑا ہی معبود اپنا الخ یعنی نہایت فرمان برداری خواہش نفس کا اتباع کرتا ہی اون چیزون کی کہ بلاتی ہی خواہش نفس طرف اوسکے پس گویا کہ معبود پوجتا ہی
اوسکو جیسا کہ پوجتا ہی آدمی اپنے معبود کو اور باوجود جاننے کے یعنی پہلے اوسکے پیدا کرنے کے اللہ تعالی جانتا تھا کہ یہ اختیار کریگا گمراہی کو
اور مہر رکھی اوسکے کان پر پس نہین قبول کرتا نصیحت اور اوسکے دل پر پس نہین اعتقاد رکھتا حق بات کا اور اوسکی آنکھ پر پردہ پس نہین دیکھتا
عبرت کی چیزین پیچھے اوسکے یعنی ایسے شخص کو کون راہ دکھاوے پیچھے گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو یعنی نہین راہ پاتا پس اصل شر متابعت خواہش
نفسانی کی ہی اور تمام بھلائیان اوسکی مخالفت مین ہین پس کیا خوب کہا ہی کسی نے نظم اِذَا طَلَبَتْكَ النَّفْسُ يَوْمًا بِشَهْوَةٍ +
وَكَانَ اِلَيْهَا لِلْخِلَافِ طَرِيْقٌ + فَدَعْهَا وَخَالِفْ مَا هَوِيْتَ فَاِنَّمَا + هَوَاكَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِيْقٌ +
یعنی جب کہ بلاوے تجکو نفس کسی دن طرف خواہش نفس کے اور ہو طرف خواہش کے واسطے خلاف کے راہ پس چھوڑ دے تو اوس خواہش کو اور
مخالفت کر اوس چیز کی کہ خواہش کرے تو پس سوا اسکے نہین کہ خواہش تیری دشمن ہی اور خلاف یار ہی ف یعنی دین امر ہوی کے جاتا ہی
اور فرمان برداری اوسکی مانند فرمان برداری معبود کے کرتا ہی کہا قتادہ نے بیچ تفسیر اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ کے کہ نہین
خواہش کرتا کسی چیز کی مگر کہ مرتکب ہوتا ہی اوسکا نہین ڈرتا اللہ عزوجل سے اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین کہ اپنے معبود ساتھ آرزو نفس
اپنے کے پکڑتا ہی جیسے کہ عرب ایک بت یا پتھر کو پوجتے تھے اور جب اچھا بت اوس سے اونکو نظر آتا تو اوسکو معبود ٹھہراتے اور اول کو چھوڑ دیتے
اور مراد علی علم سے یہ ہی کہ خدا نے گمراہ کیا اوسکو بحسب علم ازلی اپنے کے اور انجام کار اوس شخص کے اور جواب افرءیت کا محذوف ہی یعنی جو کہ
ایسی صفت ہو ہدایت کو کیونکر دیکھے اور در پیش پکڑے + بحث در منقولات تنبیہ + غور کرو بھائیو اس آیت کریمہ مین کہ
خواہش نفسانی کی پیروی کرنے پر کیا کچھ عتاب فرمایا اللہ تعالی نے پس جو لوگ کہ خواہش نفسانی کی پیروی کر کر گناہون مین گرفتار ہوتے ہین وہ مصداق
اس آیت کریمہ کے ہوتے ہین یعنی بعضے بسبب خواہش نفسانی کے میلے تماشون مین جاتے ہین اور بعضے زناکاری اور بعضے قماربازی اور بعضے
شراب خواری کرتے ہین اور بعضے ناچ رنگ مین مشغول ہوتے ہین وغیر ذالک سب مصداق اس آیت کے ہوتے ہین اور یہ خواہش نفسانی بری ہی بلا ہی سارے
گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہین اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دریا چار ہین ایک تو ہوی یعنی خواہش نفسانی کہ دریا ہی گناہون کا اور
دوسرا نفس کہ دریا ہی شہوات کا اور تیسری موت کہ دریا ہی اعمال کا اور چوتھی قبر کہ دریا ہی ندامتون کا انتہی + اور کسی بزرگ سے منقول ہی
کہ نہین پائی جاتی رضا مولی کی مگر بسبب ترک کرنے ہوی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى + یعنی اور جو ڈرا پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو ہوی سے
پس بلاشبہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین فتوح الغیب مین کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنی
ایسا شرک ہی کہ اس سے بہت لوگ غافل ہین حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ انتہی + اور کلام اللہ اور حدیث
شریف مین جابجا اسکی مذمت آئی ہی پس مومن عاقل کو چاہیے کہ خواہش کی پیروی کو چھوڑے اور اوسکو تابع آنحضرت کی شریعت کے کرے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اون چیزون کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی شریعت +

+ منہیات و مشکوٰۃ +

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ
اور کہتے ہین اور نہین یہی ہی ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور مرتے ہین ہم سو زمانے سے اور اونکو کچھ خبر نہین
مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝
اسکی نری اٹکلین دوڑاتے ہین + مع

اور کہا منکرین بعث نے کہ نہین ہی زندگانی مگر یہی زندگانی اس جہان کی ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ اور نہین ہی
انکو ساتھ اس مقدمے کے کچھ علم نہین ہین یہ مگر گمان کرتے ❊ تفسیر یعنی زمانہ نام ہی دہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہین مگر کسی
اور چیز کو کہتے ہین جو معلوم نہین ہوتی اور دنیا مین تصرف اوسکا چلتا ہی پھر اللہ ہی کو کیون نہ کہین اسی معنی پر حدیث مین آیا کہ دہر اللہ ہی
اوسکو برا نہ کہیے ❊ موضح نہین ہی زندگانی الخ یعنی کفار وعدے دیے جاتے تھے حیات دوسری کا بعد مرنے کے پس اوسکا انکار کیا کہ نہین ہی زندگانی
اس جہان کی کہ جسمین ہم ہین ہم مرتے ہین اور جیتے ہین یعنی مرتے ہین ہم اور جیتی ہی اولاد ہماری یا مرتا ہی بعضا اور جیتا ہی بعضا یا ہوتے ہین ہم مردہ در حالت
نطفے ہونے کے اصلاب مین اور جیتے ہین ہم بعد اسکے یا ہو سکتے ہین ہمکو دوام موت اور حیات یعنی دنیا مین جیتے رہتے ہین پھر مرجاتے ہین اور نہین ہی
بعد اسکے حیات اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام اونکا ہی کہ قائل ہین تناسخ کے یعنی مرتا ہی ایک شخص پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ایک مردے مین پس زندہ کیا
جاتا ہی وہ بسبب اوسکے اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ گمان کرتے تھے وہ کہ گذرنا دنون اور راتون کا ہی موثر بیچ ہلاک ہونے نفسون کے اور منکر
تھے ملک الموت کے اور قبض کرنے اوسکے کے ارواحون کو ساتھ حکم اللہ کے اور نسبت کرتے تھے ہر حادثے کو کہ پیدا ہوتا ہی طرف دہر یعنی زمانے کے اور پڑھے
جاتے ہین اشعار اونکے متضمن زمانے کے شکوے کے اور اسی سبب سے فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے لا تسبوا الدہر فان اللہ ہو الدہر
یعنی برا انکو زمانے کو اسلیے کہ اللہ ہی زمانہ ہی یعنی اللہ ہی لاتا ہی حادثے نہ زمانہ نہین ہین یہ مگر گمان کرتے یعنی نہین کہتے ہین یہ علم و یقین سے لیکن
کہتے ہین ظن و تخمین سے ❊ ف یعنی نہین جانتے ہین کہ خالق سب کا اور پھیرنے والا تمام امور کا خدا ہی اور زندہ کرنا اور مارنا اوسکے امر و قدرت سے ہی
دہر کو کسی کام مین اختیار نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ نہ کہے ابن آدم یا خیبۃ الدہر یعنی ای خرابی زمانے کی
اسلیے کہ مین دہر ہون بھیجتا ہون رات اور دن اور یہ بھی فرمایا کہ نہ برا کہے ایک تمھارا زمانے کو اسلیے کہ اللہ وہی زمانہ ہی اور نہ کہے عنب کو کرم
اسلیے کہ کرم مرد مسلمان ہی نقل کین یہ دونون حدیثین معالم مین اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ جب عرب پر حادثے زمانے کے واقع ہوتے اور جو کچھ
قسم مصائب و مکارہ سے اونکو پہونچتے اونکو نسبت دہر کی طرف کرکر برا کہتے دہر کو اور چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین خدا تعالیٰ ہی
اوسی کی طرف برائی عود کرتی اسلیے حق تعالیٰ نے اونکو برا کہنے دہر کے سے منع کیا ❊ بحر

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی اور جھگڑا نہین اونکو مگر یہی کہ کہتے ہین لے آؤ ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو ❊ موضح

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری واضح نہین ہی شبہ اونکا مگر یہ کہ کہتے ہین لے آؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ❊ تفسیر آیتین
ہماری یعنی وہ آیتین قرآن کی کہ جسمین ذکر بعث یعنی جی اوٹھنے کا ہی بعد مرنے کے لے آؤ یعنی جلاؤ اگر ہو تم سچے بیچ دعوی کرنے بعث کے ❊ ف

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

تو کہہ اللہ جلاتا ہی تمکو پھر ماریگا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک اسمین کچھ شک نہین پر بہت لوگ نہین سمجھتے ❊ موضح

کہہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو پھر مارتا ہی تمکو پھر جمع کریگا تمکو روز قیامت کے کچھ شبہہ نہین اسمین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ❊ تفسیر زندہ کرتا ہی
تمکو یعنی دنیا مین پھر مارتا ہی تمکو وقت پورا ہونے عمرون تمھاری کے پھر جمع کریگا تمکو الخ یعنی جلا اوٹھا دیگا تمکو روز قیامت کے سبکو اور
جو کہ ہو قادر اوسپر ہوگا قادر اوپر لے آنے باپ دادون تمھارے کے خواہ مخواہ کچھ شبہہ نہین اسمین یعنی جمع کرنے مین ولیکن اکثر لوگ
نہین جانتے قدرت اللہ تعالیٰ کی جلا اوٹھانے پر بسبب نہ سوچنے کے دلیلون مین ❊ ف

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ○

اور اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جسدن اوٹھے گی قیامت اوسدن خراب ہونگے جھوٹے ❊ موضح

ع ٣ ٥ ١٩

[illegible]

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور جسروز کہ قائم ہوگی قیامت اوس روز زیان پاوینگے جھوٹے + تفسیر
یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹا اونکا باین نہج کہ پھرینگے طرف دوزخ کے + جلا

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہین ہر فرقہ بلایا جاتا ہی اپنے دفتر پر آج بدلا پاؤگے جیسا تم کرتے تھے + موضح

اور دیکھیگا تو ہر گروہ کو زانو پر بیٹھے ہوئے یعنی سوال و جواب کے لیے طیار ہو کے ہر گروہ کو بلایا جاویگا طرف نامۂ اعمال اوسکے کہین گے ہم جزا دی جاویگی تمکو بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم + تفسیر یعنی دنیا مین زانو پر بیٹھے ہوئے اور یہ بیٹھک دادخواہ کی ہی آگے حاکم کے پس اسطرح بیٹھینگے با نتظار حکم کے کہا سلمان فارسی نے کہ بلاشبہ قیامت مین ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھینگے لوگ اوسمین دو زانو یہان تک کہ ابراہیم پکارینگے اپنے رب کو لا اَسْئَلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ یعنی نہین مانگتا مین تجھسے مگر نفس اپنا + مدارک + معالم

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہ ہمارا دفتر ہی بولتا ہی تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے + موضح

کہین گے ہم یہ نامہ ہمارا ہی کہ اظہار حقیقت کرتا ہی تم پر سچ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے + تفسیر يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ الخ کے یہ معنی ہین کہ گواہی دیتا ہی تم پر یہ نامہ تمہارے عملون کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی و نقصان کے اور نَسْتَنْسِخُ کے معنی یہ ہین کہ حکم کرتے تھے ہم فرشتون کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور اونکے ثابت کرنے کا تیر اور بعضون نے کہا کہ استنساخ لوح محفوظ سے ہوتا ہی کہ لکھتے ہین فرشتے ہر سال جو کچھ کہ ہوتے ہین اعمال بنی آدم کے اور ضحاک نے کہا کہ نَسْتَنْسِخُ کے معنی ہین نثبت یعنی ثابت رکھتے ہین ہم اور کہا سدی نے نکتب یعنی لکھتے ہین ہم اور حسن نے کہا نحفظ یعنی یاد رکھتے ہین ہم اور اِلٰى كِتٰبِهَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف امت کے اسلیے کہ اعمال اونکے ثابت کیے گئے ہونگے اوسمین اور هٰذَا كِتٰبُنَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ وہ مالک ہی اوسکا اور حکم کرنے والا اپنے فرشتون کو کہ لکھین اوسمین اعمال اوسکے بندون کے + مدارک + معالم + تنبیہ + غور کرو بھائیون ان آیتون وغیرہا کے مضامین مین کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کا اور انبیا اور صلحا کا یہ حال ہو تو ہم عوام کالانعام کس قطار شمار مین ہین ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مولی کی طرف ہر وقت رجوع رہے اور اوس دن کی فکر رکھے اور ذکر اعمالنامے کا حدیث شریف مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی جو کچھ کہ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا بندون کا ہی آپسمین یہان تک کہ بدلا دیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے + مشکوۃ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

سو جو یقین لائے ہین اور بھلے کام کیے سو اونکو داخل کریگا اونکا رب اپنی مہر مین یہ جو ہی یہی صریح مراد ملنی + موضح

پس اب وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا اپنی رحمت مین یعنی جنت مین یہی ہی مراد ملنی ظاہر + تفسیر

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھین باتین میری پھر تمنے غرور کیا اور ہو رہے تم لوگ گنہگار + موضح

اور اپر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکو کہین گے ہم کیا نہین پڑھی جاتین تھین تمپر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے اور تم تھے قوم گنہگار یعنی کافر + تفسیر
کیا نہین پڑھی جاتین تھین الخ یعنی کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس رسول میرے پس نہین پڑھی جاتین تھین تمپر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے یعنی
ایمان لانے سے اونپر + مد

وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا
اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی اور اوس گھڑی مین دھوکا نہین تم کہتے ہم نہین سمجھتے کیا ہی وہ گھڑی ہمکو آتا ہی تو
ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ○
ایک خیال سا اور ہمکو یقین نہین ہوتا + موق

اور جب کہا جاتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہی اور قیامت کچھ شبہہ نہین ہی بیچ اوسکے کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کیا چیز ہی قیامت تصور نہین کرتے ہم اوسکو
مگر ساتھ احتمال ضعیف کے اور نہین ہم یقین کرنے والے + تفسیر اور جب کہا جاتا یعنی تمکو ای کافرون کہ وعدہ اللہ کا یعنی بعث و جزا کے ہونیکا
سچا ہی اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہی اور زبر سے بھی اور اِنْ نَظُنُّ اِلَّا ظَنًّا کی اصل ہی نظن ظنًا اور نہین ہم
یقین کرنے والے کہ قیامت ہونے والی ہی + مد

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○
اور کھلین اونپر برائیان اون کامون کی جو کیے تھے اور اولٹ پڑی اونپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے + موق

اور ظاہر ہوئین اونکو سزائین اون چیزون کی کہ ساتھ اونکے عمل کیا تھا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے + تفسیر
ظاہر ہوئین اونکو یعنی ان کافرون کے لیے یعنی آخرت مین برائیان اعمال اونکی کی یا سزائین برے عملون اونکے کی کہ دنیا مین کرتے تھے اور حاق الخ
کے معنی ہین اور اوتری اونپر سزائین ٹھٹھا کرنے اونکی کی + مد + معا +

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ○
اور حکم ہوا کہ آج ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا اور گھر تمھارا دوزخ ہی اور کوئی نہین تمھارے مدد گار + موق

اور کہا جاویگا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تمنے اس دن اپنے کی ملاقات کو اور جا گہہ تمھاری دوزخ ہی اور نہین ہی واسطے
تمھارے کوئی مدد دینے والا + تفسیر فراموش کرینگے ہم الخ یعنی چھوڑینگے ہم تمکو عذاب مین جیسا کہ چھوڑا تمنے ایمان کو اور عمل کو
اس دن کے ملنے کے لیے کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر مین کہ جیسا کہ چھوڑا تمنے ذکر میرا اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑونگا مین تمکو دوزخ مین + معا
در منثور + تنبیہ + سوچنا چاہیے کہ اللہ کے ذکر و طاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہی افسوس ہی کہ بعضے صاحب اللہ تعالی کے
احکام کو پس پشت ڈالتے ہین اور اپنی خواہش نفس کی چیزون کو ترجیح دیتے ہین یہ محض اقتضائے غفلت ہی

ذَٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا
یہ تمپر اس واسطے کہ تمنے پکڑا اسکی باتون کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ اونکو نکالنا ہی وہان سے
وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ○
اور نہ اونسے چاہین توبہ + موق

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ پکڑا تھا تمنے اللہ کی آیتون کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ اونسے
رضامندی کرنا خدا کا طلب کیا جاویگا + تفسیر فریفتہ کیا تمکو الخ یہان تک کہ کہا تمنے نہ مرینگے بعد جینا ہی اور نہ حساب ہی اور نہ ثواب سے

رضامند کرنا الخ یعنی ساتھ توبہ اور طاعت کے اسلیے کہ یہ نہین نفع دیگا اوسدن * جار *

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سو اللہ کو ہی سب خوبی جو رب ہی آسمانون کا اور رب ہی زمین کا اور رب سارے جہان کا * مو

پس واسطے خدا کے ہی سب تعریف پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالمون کا * تفسیر * یعنی پس تعریف کرو اسکی جو رب ہی تمھارا اور رب ہر چیز کا قسم آسمانون اور زمین اور عالمین سے اسلیے کہ یہی ربوبیت عامہ واجب کرتی ہی حمد اور ثنا کو ہر مربوب پر یعنی جنکو پرورش کرتا ہی * مد

وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اوسیکو بڑائی ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی زبردست حکمت والا * مو

اور اوسکے لیے ہی بزرگی بیچ آسمانون مین اور زمین مین اور وہ ہی غالب حکمت والا * تفسیر * اوسکے لیے ہی بزرگی یعنی بڑائی یہانتک کہ اوسکی اسلیے کہ ظاہر ہی کبریا اور عظمت اوسکی آسمانون مین اور زمین مین غالب ہی اپنے بدلا لینے مین حکمت والا ہی اپنے احکام مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرماتا ہی اللہ عزوجل الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما ادخلته النار یعنی بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور بزرگی صفاتی ازار میری ہی یعنی یہ دونون صفتین خاص میری ہین پس جسنے چھینی مجسے ایک ان دونون مین سے یعنی متصف ہوا ساتھ ایک صفت کے ان دونون مین سے داخل کرونگا مین اوسکو دوزخ مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کہ یاد کرین اللہ کو مگر کہ بیٹھتے ہین ساتھ اونکے بقدر شمار اونکے کے فرشتے پس اگر حمد کی اللہ کی قوم نے حمد کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر تسبیح کرتے ہین قوم اللہ کی تسبیح کہتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر تکبیر کرتے ہین قوم اللہ کی تکبیر کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر بخشش مانگتے ہین قوم اللہ سے آمین کہتے ہین فرشتے پھر چڑھتے ہین فرشتے طرف رب اپنے کے پس پوچھتا ہی اللہ اونسے یعنی حال اونکے جاننے کا پس کہتے ہین وہ ای رب ہمارے بندے تیرے اہل زمین سے یاد کرتے تھے تجکو پس یاد کیا ہمنے بھی تجکو فرماتا ہی اللہ کہ کیا کہتے ہین وہ کہتے ہین فرشتے ای رب ہمارے حمد کرتے تھے تیری پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین اول ہون کہ عبادت کیے جاتے ہین اور آخر اونکا ہون کہ تعریف کیے جاتے ہین یعنی سب سے پہلے میری ہی بندگی کی ہی مخلوق نے اور تعریف جس چیز کی کوئی کرتا ہی انتہا مجھی پر ہوتی ہی عرض کرتے ہین فرشتے کہ تسبیح بھی کہتے تھے وہ تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مدح میری نہین لائق ہی کسیکے لیے سوا میرے یعنی تعریف پاکی کے سزاوار مین ہی ہون اور کوئی لیاقت اسکی نہین رکھتا عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای رب ہمارے ساتھ بزرگی کے یاد کرتے تھے تجکو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ میرے ہی لیے ہی کبریا یعنی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور مین عزیز حکیم ہون عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای رب ہمارے بخشش مانگتے تھے تجسے فرماتا ہی اللہ تعالی اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ یعنی بلا شبہہ مین گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشدیا مینے اونکو اور ابوہریرہ رضی نے بطریق مرفوع کے روایت کی آنحضرت سے کہ اللہ کے لیے تین کپڑے ہین یعنی صفتین خاص ہین تہبند باندھا عزت کا اور کرتا پہنا رحمت کا اور چادر اوڑھی کبریائی پس جسنے عزت حاصل کی ساتھ غیر اوس چیز کے کہ عزت دی اللہ نے پس وہ ایسا شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ * یعنی چکھ عذاب تو تو عزت والا بزرگ تھا یعنی دنیا مین اپنے گمان مین اور جسنے رحم کیا لوگون پر رحم کریگا اوسپر اللہ پس ایسا ہی کہ پہنا کرتا اپنا جو لائق تھا اوسکو اور جسنے تکبر کیا تحقیق چھینی اللہ سے چادر اوسکی کہ لائق اوسکے تھی پس بلا شبہہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی نہین لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ چھینے چادر مجسے یہ کہ داخل کرون مین اوسکو جنت مین * ملا دمشقی * تنبیہ * مناسب آیت وغرتکم الحیوۃ الدنیا کے ایک بزرگ نے کہ اللہ رحمت کرے اوسپر کیا خوب مضمون لکھا ہی کہ یہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہی اونکے حق مین جو آخرت سے غافل ہوئے ہین دنیا کی طلب اور خواہش مین آگے رہتے ہین اونکے دلونکو دنیا کی محبت نے گھیر رکھا ہی آخرت کو بالکل بھول گئے ہین اور یہان کی بیہودہ چیزون پہ

ع ۱۱ ۴

پھول رہے ہین سوان باتون کا اثر اونکے کامون مین خوب پایا جاتا ہی اور اونکے کاروبار سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ شرعی حکمون کو دنیا کے فایدہ کے لیے
چھوڑ دیتے ہین اور جب رضامندی اوس خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسری طرف اونکے آگے آتا ہی تو دنیا کے نفع کو خالق کی رضامندی
غالب کرتے ہین اور جو لوگ اس دنیا ناپایدار کی محبت مین پھنسے نہین وہ خارج ہین اس بحث سے اور یہ کلام اونکی جانب مائل نہین اب جانو
سب آدمی اپنی عقل کی رو سے سمجھتے ہین کہ دنیا ایک گھر ہے بے ثبات و بے بنیاد نہ لائق آرام کے اور نہ قابل اعتماد کے اللہ تعالی فرماتا ہی سورۂ
نسا مین قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ یعنی کہدے ای پیغمبر دنیا کی خواہش مین سرگردان ہونے والون کو کہ بہرہ مندی دنیا کی آخرت کے
مقابلے مین بہت تھوڑی ہی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے سورۂ یونس مین إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ
لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ یعنی کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام ہوجانے مین
اور جھٹ پٹ اسیر فقیر بن جانے مین مثل پانی کے ہی کہ برسایا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جسکو آدمی اور
چارپائے کھاتے ہین یہان تک کہ جب زمین نے پکڑی رونق اور سنگار پر آئی اور گمان کیا زمین والون نے کہ اب وہ اوسپر قادر ہین جو چاہین سو کرین
پونہچا اوسپر ہمارا عذاب خراب کرنے کے واسطے رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوے کھیت کے مانند گویا کہین نام و نشان آبادی کا نتھا
کل اسی طرح بیان کرتے ہین ہم مثالون سے دلیلین اپنی قدرت کی اون لوگون کے لیے جو سوچتے ہین اونہین اور نفع اوٹھاتے ہین ہر ایک آدمی اب
جگہہ مثال مزدور کی ہی کہ مزدوری کرکے کھراتا ہی اور آسایش بھی اوسکی انتہا آسایش مزدور کی ہی کہ گارا دیتے ہوے گرمی پر ایک فرہ بیٹھکر دم لے لیتا ہی
پھر محنت مین لگجاتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا لِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ
شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا یعنی کیا ہی میرا حال اور دنیا کا مین اور دنیا مانند ایک سوار کے ہین کہ چھاؤن مین ٹھہرا سوار درخت کی
پھر چل کھڑا ہوا اور اوسے چھوڑ گیا سچ جانو تم یہ مکان آدمی کے کمال حاصل کرنے کا ہی نہ کھانے اور سونے کا اور یہ جگہہ محنت اور کمائی کی ہی
نہ کھیلنے کودنے بیٹھ رہنے کی نہ یہان کی عمارت کو اعتبار ہی نہ امارت کو نہ سلطنت کو پایداری ہی نہ دن رات کو چنانچہ اسی جہان کی بادشاہت
نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی مین مبتلا دنیا اور آخرت مین ذلیل و رسوا بنایا لعنت کا طوق لوگون کی طرف سے اونکی گردنون مین پہنایا
اور اسی دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین مین دھسایا اور ہزارون کو یونہین نیست و نابود کیا ہلاکت کو پونہچایا فرمایا اللہ تعالی نے
سورۂ مرسلات مین أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ○ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِينَ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ○ یعنی کیا ہلاک
نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کو پھر اونکے پیچھے پونہچاوینگے ہم پچھلون کو جو اونکا طریق رکھتے ہین اور ایسا ہی سلوک کرتے ہین
ہم سب گنہگارون سے یارون اس دنیا کا نام و نشان طلب کرنا محض دھوکا ہی بے منفعت فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ کہف مین قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○
یعنی کہدے ای محمد کیا نہ بتاؤن مین تمکو کنکے عمل اکارت گئے جنکی سعی کچھہ کام نہ آئی بلکہ گئی دنیا کی زندگی مین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اچھے کام کرتے ہین
جیسے قوم یہود اور نصاری کی کنیش اور رہبان کہ اکثر اپنی عبادتگاہ مین نماز روزہ کرتے ہین اور اونکے تمام عمل بے ایمانی کے سبب سے باطل ہوے ہین
اور اونکے ثواب سے وہ باز رہتے ہین اور علما نے کہا ہی کہ مراد اس گروہ سے اس امت مین وہ لوگ ہین کہ جنھون نے عقائد اپنے ٹھیک نہین کیے کفر اور
بدعت مین لگے پڑے رہے جیسے خوارج اور روافض یا وہ لوگ جو وظیفہ طول طویل پڑھتے ہین اور نماز و روزے مین خوب مشغول ہین مگر نیت مین
اونکی دنیا کی عزت اور دولت کی آرزو ہی دکھلانے کو سب کچھہ نیک کرتے ہین پر بسبب بے اعتقادی کے اور نذر ہونے کے اونکے عمل کچھہ حساب مین نہ آئے

بالکل برباد ہو گئے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالی کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جسنے اوسکی دوستی کا بیج اپنے دل مین بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت اور ندامت کے کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ یعنی دنیا راندی گئی ہی اللہ کے دربار سے اور راندی گئی ہی جو چیز اوسمین ہی مگر اللہ کا ذکر اور جو اوس سے علاقہ رکھتا ہی ✤ تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی خمس وثلثون اٰیۃ واربعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن مین کہ حضرت ہود علیہ السلام کی امت وہان رہتی تھی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا چونکہ ذکر اوسکا اسمین ہی اور ہی وہ قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوائے آیت قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ آخر آیت تک کے اور آیت فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ آخر آیت تک کے اور آیت وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ سے تین آیتون تک کے کہ یہ مدنی ہین اور آیتین اسمین پینتیس ۳۵ ہین اور کلمے چھ سو چوالیس ۶۴۴ اور حروف دو ہزار چھ سو ۲۶۰۰ اور رکوع چار ۴ اور اوتری یہ سورت بعد سورۂ جاثیہ کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوائے اسکے اور مضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین ✤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ✤ مو

بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا جانب خدائے غالب حکمت کے ہی ✤ ف

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○

ہمنے جو بنائے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہرے وعدے پر اور جو منکر ہین ڈر سنایا نہین دھیان کرتے ✤ مو

نہین پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان دونون کے ہی مگر ساتھ تدبیر درست کے اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کہ کافر ہوئے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو مونہہ پھیرنے والے ہین ✤ تفسیر ✤ ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلالت کرے اوپر قدرت اور وحدانیت ہماری کے ساتھ ایک وقت مقرر کے یعنی روز قیامت کے اور وہ ایسا وقت ہی کہ پہنچینگے اوس تک آسمان و زمین یعنی جب تک باقی رہینگے پھر فنا ہو جائینگے پس یہ اشارہ ہی طرف فنا ہونے اونکے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو کہ وہ ہول اوس دن کا ہی کہ بالضرور ہر مخلوق کو پہنچتا ہی طرف اوسکے یا مراد بعث و حساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوسکے قرآن مین مونہہ پھیرنے والے ہین یعنی نہین ایمان لاتے اوسپر اور نہ اہتمام کرتے ہین اوسکے لیے سامان طیار کرنے کا ✤ ف معا ✤

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھاؤ تو مجکو اونھون نے کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا چلا آتا کوئی علم اگر ہو تم سچے ✤ مو

[illegible marginal glosses]

کہدے کیا دیکھا تمنے اوس چیز کو کہ پوجتے ہو تم سواے خدا کے دکھا دو مجکو کیا پیدا کیا ہو زمین سے یا واسطے اونکے کچھہ ساجھا ہی آسمانون مین لے آؤ میرے پاس کوئی کتاب کہ آئی ہو پہلے اس سے یا بقیہ علم سے اگر ہو تم سچے + **تفسیر** اَرَاَیْتُم کے معنی ہین خبر دو مجکو اور سواے خدا سے مراد بت ہین اور اَرُوْنِی کے معنی بھی خبر دو مجکو ہین یہ تاکید ہی اَرَاَیْتُم کی کیا پیدا کیا ہی الخ یعنی کون سی چیز پیدا کی ہی اونھون نے اون چیزون مین سے کہ زمین مین ہین اگر ہین وہ معبود یا واسطے اونکے ساجھا ہی الخ یعنی یا ساجھا ہی اونکو ساتھہ اللہ کے آسمانون کے پیدا کرنے مین پہلے اس سے یعنی پہلے اس کتاب سے کہ وہ قرآن ہی یعنی یہ کتاب ناطق ہی ساتھہ توحید کے اور باطل کرنے شرک کے اور نہین اوتاری گئی کوئی کتاب پاس کسی اس سے پہلے مگر وہ ناطق ہی ساتھہ مثل اسکے پس لے آؤ بھلا ایک تو کتاب اوتری ہوئی پہلے اس سے کہ گواہی دیتی ہو ساتھہ صحت اوس چیز کے کہ تم اوس پر ہو یعنی پوجنا غیر اللہ کا یا بقیہ علم سے کہ باقی رہا ہو تم پر علوم اولین سے اگر ہو تم سچے یعنی اس بات مین کہ اللہ نے حکم کیا ہی تمکو بتون کے پوجنے کا + ف ل +

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ○

اور اوس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سواے ایسے کو کہ نہ پہنچے اوسکی پکار کو دن قیامت تک اور اونکو خبر نہین اونکے پکارنے کی + معا

اور کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہی سواے خدا کے اوس چیز کو کہ قبول نکرے پکارنا اوسکا روز قیامت تک اور یہ معبود باطل اونکے پکارنے سے غافل ہین یعنی ہمیشہ کو + ف ل +

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ○

اور جب لوگ جمع ہونگے وہ ہونگے انکے دشمن اور ہونگے انکے پوجنے سے منکر + معا

اور جب جمع کیے جاوینگے لوگ ہونگے یہ معبود اونکے دشمن اور ہونگے یعنی معبود اونکی عبادت کے انکار کرنے والے + **تفسیر** یعنی کہینگے معبود اونکے کہ نہین بلایا ہمنے اونکو اپنی عبادت کی طرف اور معنی استفہام کے بیچ مَنْ اَضَلُّ کے انکار کے ہین یعنی ان بت پرستون سے زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ چھوڑ دیا ہی اونھون نے ایسے خداے تعالی کو کہ وہ شاہنشاہ ہی سنتا ہی اور قبول کرتا ہی دعا اور قادر ہی ہر چیز پر اور پکارتے ہین اوسکے غیرون کو کہ جو جماد ہین نہ قبول کرتے ہین پکار کو اور نہ قدرت رکھتے ہین کہ جواب دینے پر جب تک کہ دنیا قائم ہی اور یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور جب قائم ہوگی قیامت اور جمع کیے جاوینگے لوگ تو ہونگے معبود اونکے دشمن اونکے اور ہونگے مخالف انکے اور انکی عبادت کا انکار کرینگے غرضکہ وہ ہر صورت باعث انکی حسرت و خرابی کے ہین اور ہین + ف ل + **تنبیہ** + آیت وَمَنْ اَضَلُّ الخ سے یہ سمجھا گیا کہ پکارنا بزرگون کو وقت پیش آنے حاجتون وغیرہ کے ہر جگہہ اور ہر مکان سے بہت برا ہی بلکہ شرک بعضے کم فہم یہان پر دو طرح مغالطے مین پڑے ہین اور اورون کو بھی مغالطہ دیتے ہین ایک تو یہ کہ یہ آیت اور مانند اسکے بتون کے پکارنے والون کے حق مین اوتری ہین نہ بزرگون کے پکارنے والون کے حق مین اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین نے یہان یَدْعُوْا کو ساتھہ یَعْبُدُ کے تفسیر کیا ہی نہ بمعنی پکارنے اور ندا کرنے کے **جواب** شبہہ اول کا یہ ہی کہ قاعدہ اصول کا ہی اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ + یعنی اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا پس بموجب اس قاعدے کے جیسا پکارنا بتون کا برا ہی ایسا ہی بزرگون کا اور در صورتیکہ لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ صریح اس آیت مین اور اور آیتون مین کہ آگے آتی ہین واقع ہو کیا مجال دم زدن ہی اور **جواب** دوسرے شبہے کا یہ ہی کہ اصلی معنی دعا کے پکارنے اور مانگنے ہی کے ہین اور مجازی عبادت کے چنانچہ امام راغب نے مفردات قرآن مین لکھا ہی الدُّعَاءُ وَالنِّدَاءُ وَاحِدٌ الخ یعنی دعا اور ندا ایک ہین اور عبد الحکیم نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہی اَلدُّعَاءُ وَالنِّدَاءُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَقِيْلَ الدُّعَاءُ لِلْقَرِيْبِ وَالنِّدَاءُ لِلْبَعِيْدِ انتہی یعنی دعا اور ندا بمعنی واحد کے ہی اور بعضون نے کہا کہ دعا قریب کے لیے ہی اور ندا بعید کے لیے اور امام راغب نے کو سنے اور جگہہ مفردات قرآن مین دعا کو بمعنی سوال اور استغاثہ کے لیا ہی اور کتنی آیتین قرآن مجید کی اپنے مدعا پر سند لائے ہین پس کہا دَعَوْتُهٗ اِذَا سَاَلْتُهٗ وَاسْتَغَثْتُهٗ

یعنی عرب میں بولتے ہیں دعوتہ جب کہ سوال کرے تو اوس سے اور استغاثہ کرے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالی نے ادع لنا ربک ای سلہ
یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کر اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے ان اتیکم عذاب اللہ او اتتکم الساعۃ اغیر
اللہ تدعون ان کنتم صدقین ○ بل ایاہ تدعون + یعنی اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یا آوے تمہارے پاس قیامت
کیا غیر اوس سے سوال کروگے یعنی امان اوس سے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوسی سے سوال کروگے آگاہ کیا ہمکو کہ تمکو جب پہونچتی ہے شدت تو نہیں پکارتے تم
مگر طرف اوسکے اور اور جا کے فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی مانگو اوس سے از راہ خوف وطمع کے اور اور جا فرمایا وادعوا
شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ○ یعنی اور پکارو اپنے شہدا کو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے اور فرمایا واذا مس
الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے اپنے رب سے رجوع کر کر طرف اوسکے
اور فرمایا واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے ہمسے اپنے پہلو پر
پڑا ہوا اور فرمایا ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک + یعنی اور نہ پکار سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نفع
پہونچاوے تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا + یعنی نہ پکارو آج کے دن
ایک حسرت اور پکارو بہت سی حسرتیں اور یہ جو آتا ہے دعا علی الشیٔ یا الی الشیٔ اوسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ رغبت دلائی اوسکے قصد
کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ یعنی ای رب میرے قیدخانہ بہت پیارا ہے میرے
نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مجکو اوسکے قصد کرنے پر اور فرمایا واللہ یدعوا الی دار السلم یعنی اور اللہ رغبت
دلاتا ہے طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی جنت کے اور فرمایا اللہ تعالی نے منقولہ حزبیل مومن آل فرعون کا کہا اونہونے یقوم
ما لی ادعوکم الی النجوۃ وتدعوننی الی النار یعنی کیا ہے مجکو کہ رغبت دلاتا ہون تمکو طرف قصد کرنے نجات کے کامون
کے اور رغبت دلاتے ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہوا قول امام راغب کا + اور تفسیر نیشاپوری مین تحت آیت کریمہ
اجیب دعوۃ الداع الخ کے لکھا ہے کہ جاننا چاہیے کہ دعا مصدر دعوت ادعو کا ہے اور کبھی ہوتا ہے اسم کہ کہتا ہے توسعت
دعاک جیسے کہتا ہے توسعت صوتا اور حقیقت دعا کی ہے استدعا کرنی بندے کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہا جمہور
خلفا نے کہ دعا اعظم مقامات عبودیت سے ہے اور وہ شعار صالحین ہے اور آداب انبیا اور رسولون کے سے انتہی اور تفسیر جلالین مین
لکھا ہے وما دعاء الکفرین عبادتہم الاصنام او حقیقۃ الدعاء الا فی ضلل + یعنی نہین ہے دعا کافرون
کی یعنی پوجنا اونکا بتون کو یا حقیقت دعا کی یعنی پکارنا کافرون کا مگر بیچ گمراہی کے اور مانند ان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک اور بیضاوی
وغیرہ مین بھی ہین غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہین اور معنی عبادت کے لازم اور مجازی ہین اور قاعدہ اصول
فقہ کا ہے کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ یعنی نہین پھیرا جاتا ہے کلام طرف مجاز کے مگر وقت نبننے حقیقت کے اور
جہان معنی حقیقی بنتے ہون تو کیا ضرورت ہے کہ رجوع کرین ہم طرف معنی مجاز کے اور بعضے مفسرین نے جو یدعو کو یعبد کر تفسیر کیا ہے تو اوسکی وجہ
یہی کہ ندا اوسی وقت حاجات کے کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہے اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے الدعاء ہو العبادۃ یعنی دعا
مانگنی بڑا جز عبادت کا ہے اور اس شبہہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہے ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
اور حضرت مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یدعو اور مانند اوسکے کا میخواند اور پکارتا ہے
وغیرہ ذلک کیا ہے بنظر قاعدہ مذکورہ اصول فقہ کے اور اسی لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطالبین کے لکھا ہے کہ جہان
کہتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ کہنا جائز نہین ہے اور اگر کہے یا الٰہی بحرمت

[illegible] الامام راغب

خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کے مضایقہ نہیں رکھتا ہی حق تعالی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ
یعنی جنہیں کہ تم دعا چاہتے ہو سوائے خدا کے وہ بندے مانند تمہارے ہین انکو کیا قدرت ہی کہ حاجت کسیکی بر لاوین اگر کوئی کہے کہ یہ بیچ حق کفار
کے ہی کہ بتون کو یاد کرتے تھے تو کہا جاوے کہ لفظ عام ہی اور عموم لفظ معتبر ہی نہ خصوص محل اور جو کچھ حدیث مین آیا ہی کہ ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ
الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ وَذِكْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ وَذِكْرُ الْقَبْرِ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ عَنْ مُعَاذٍ وَذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ رَوَاهُ صَاحِبُ مُسْنَدِ
الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہی اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ ہی اور ذکر کرنا موت کا
صدقہ اور ذکر کرنا قبر کا قریب کرتا ہی تمکو جنت سے نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے ساتھ سند ضعیف کے معاذ سے اور ذکر کرنا حضرت علی کا عبادت ہی
نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے عائشہ رض سے ساتھ سند ضعیف کے مراد اس ذکر سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا ہی اور ذکر کرنا احوال
اور اخلاق اور سیرت اونکی کا ہی تو پیروی کرین لوگ اونکی اور مخالفت اوضاع اونکی سے پرہیز کرین مگر یہ کہ ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ساتھ ذکر خدا تعالی کے اذان مین اور تکبیر مین اور تشہد مین اور مانند اونکی کے مین عبادت ہی بموجب قول اللہ تعالی کے وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ ٭ پس اگر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور ملاوے اوسکے ساتھ علی ولی اللہ یا ابو بکر ولی اللہ تو یہ کفر ہو جاوے اور ذکر محمد رسول اللہ
کا بھی اوس طرح پر کہ شرع مین وارد نہین ہوا ہی جیسے کہ کوئی بطور وظیفہ کے یا محمد یا محمد کہتا ہو جائز نہین ہوگا تمام ہوا کلام قاضی
ثناء اللہ کا جون کا تون ٭ اور مطابق اس مضمون کے مولانا اسحٰق صاحب علیہ الرحمہ نے مائة مسائل مین لکھا ہی کہ بیچ ندا کرنے غائب کے
درمیان نبی اور غیر نبی کے فرق ہی اگر نبی کو ندا کریگا واسطے پہونچانے ثواب درود و سلام کے ظاہرا جائز ہوگا دو سبب سے ایک تو یہ کہ
حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ ملائکہ حق تعالی کی طرف سے مقرر ہین جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة یا سلام بھیجتا ہی تو ملائکہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے ہین دوسرے یہ کہ اَلتَّحِيَّاتُ مین خطاب واسطے پہونچانے سلام کے وارد ہوا ہی پس بنا بر اوسکے اگر کوئی
یا رسول اللہ کہے واسطے پہونچانے درود و سلام کے جائز ہی اور بیچ حق اور شخصون کے سوائے نبی کے اس طرح وارد نہین ہوا ہی پس ندا
بیچ حق غیر نبی کے ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات قرآنی کے کہ بیان کیجاویگی اور اگر غیر خدا کو ساتھ اس اعتقاد کے ندا کرتا ہی کہ جس وقت مین یہ
ندا کرتا ہون وہ سن لیتا ہی یا قدرت مستقل بیچ حاجت بر لانے کے رکھتا ہی یا عالم مین متصرف ہی یا شرکت تدبیر کی بیچ کارخانجات الہی کے رکھتا ہی
تو اس صورت مین شریک کرتا ہی ساتھ خدا کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے کسیکو بیچ علم غیب کے اور
قدرت مطلقہ کے اور تصرف کرنے کے بیچ امر عالم کے شریک ساتھ خدا تعالی کے نکرنا چاہیے پس اس طرح ندا کرنا غیر خدا کو موجب کفر و
شرک کا ہی چنانچہ آیتین قرآن کی اور حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایتین فقہ کی اسپر دلالت کرتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ
لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ یعنی نہین جانتے ہین جو لوگ
کہ آسمان و زمین مین ہین غیب کو سوائے اللہ کے اور نہین جانتے وہ کہ کب اوٹھائے جاوینگے بعد مرنے کے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ يَّدْعُوْا الخ یعنی یہی آیت کہ جسکی تفسیر مین یہ بیان ہو رہا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ٭ اسکا ترجمہ ابھی لکھا جا چکا ہی لفظ وَلَا يَضُرُّكَ
تک اور اوسکے بعد کا یہ ہی پس اگر کیا تو نے یہ پس بلا شبہہ تو اوس وقت ظالمون مین سے ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ
وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ یعنی کہہ اے محمد مشرکون سے کہ پکارو اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم معبود سوائے اللہ کے نہین مالک ہ

[illegible] مسئلہ

[illegible] مسئلہ

برابر دیوے کہ آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین ہی اونکے لیے اونمین کچھہ بھی شرکت اور نہین ہی واسطے اونکے کوئی مددگار اور آیتین بہت ہین اور ایسی حدیثین پس ایک تو اونمین سے یہ ہی قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَّعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ یعنی کہا ایک نے عورتون مین سے اور ہم مین نبی ہی کہ جانتا ہی جو کچھ کل ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑدے یہ کہنا اور کہہ جو کچھ کہتی تھی تو اور یہ بھی حدیث شریف مین عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ کہا اونھون نے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد جانتے ہین پانچ چیزین جو فرمائین ہین اللہ تعالی نے اس آیت مین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ پس تحقیق بڑا بہتان بنایا یہ روایت مسلم مین ہی اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ یعنی قسم خدا کی نہین جانتا مین قسم خدا کی نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول خدا کا ہون کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یہ حدیث مشکوۃ مین ہی اور اور حدیثین بہت ہین یہ بطریق نمونے کے ذکر کی گئین ایسی روایتین فقہ کی پس ایک تو یہ ہی ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يَعْلَمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَآءِ اِلَّا مَا عَلَّمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا الخ یعنی پھر جان تو کہ انبیا نہین جانتے ہین غیب کی چیزین مگر جو کچھ کہ معلوم کروادیا اونکو اللہ نے کبھی کبھی اور ذکر کیا ہی حنفیہ نے صریحا کہ کافر ہوتا ہی اس اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہین غیب کو بسبب معارضہ قول اللہ تعالی کے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ اسکا ابھی اوپر لکھا جاچکا ہی یہ مضمون شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی مین ہی اور کہا بزازیہ وغیرہ فتاوون مین کہ مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَايِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ یعنی جو کوئی کہے کہ ارواح مشایخ کی حاضر ہین جانتی ہین یعنی جو کچھ ہوتا ہی کافر ہوتا ہی اسی طرح کہا شیخ فخرالدین ابو سعید عثمان جیانی بیٹے سلیمان حنفی کے نے اپنے رسالے مین اور بحر الرائق مین ہی وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ اور جسنے گمان کیا کہ مردہ تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ کے اور اعتقاد کیا یہ کافر ہوا تمام ہوا کلام مولانا رحمہ اللہ کا اب منصف کو چاہیے کہ غور کرے اگلون کے کلام مین اور مولانا صاحب کی تحقیق مین کہ حاصل مطلب سبکا ایک ہی ہی کوئی ازراہ بغض وحسد کے آپ کی تحقیق مین جرح قدح کرے تو بڑا کیا کرے اِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ اور غرض اس عاجز کی اس تقریر طول وطویل کے لانے سے یہ ہی کہ تو مسلمان بھائی اسکو دیکھکر متنبہ ہون اور جانین کہ جو یا علی یا پیر یا مدار یا سالار یا بھیک وغیر ذلک پکارتے ہین سراسر گمراہی اور غلطی مین پڑے ہین

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

اور جب سنائیے اونکو ہماری باتین کھلی کہتے ہین منکر سچی بات کو جب اون تک پہنچی یہ جادو ہی صریح ؏

اور جب پڑھی جاتی ہین اہل مکہ پر آیتین ہماری ظاہر یعنی قرآن کہتے ہین یہ کافر یعنی اہل مکہ مین سے بات درست کو جب آیا اونکے پاس یہ سحر ظاہر ہی تفسیر بَيِّنٰتٍ جمع بینہ کی ہی بمعنی حجت اور شاہد کے اور مراد حق سے آیتین ہین اور الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے وہ کہ جنپر پڑھی جاتی ہین آیتین جب آیات اونکے پاس یعنی سنتے ہی انکار کرنے لگے بلا تامل بغیر تدبر وتفکر کے سحر ظاہر ہی یعنی ظاہر ہی امر اوسکا بطلان مین نہین شبہ ہی اوسمین ؏ مدؔ

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ

کیا کہتے ہین یہ بنالیا تو کہہ اگر مین بنالایا ہون تو تم میرا بھلا نہین کرسکتے اللہ کے سامنے کچھ اوسکو خوب خبر ہی جن باتون مین لگے ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

وہ بس ہی حق بتانے والا میرے تمھارے بیچ اور وہی ہی گناہ بخشتا مہربان ؏ مغؔ

بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہی اسکو پیغمبر نے کہہ اگر باندھ لیا ہی مینے اسکو بس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ سے کسی چیز کے خدا خوب جانتا ہی تمھاری

گفتگو کو قرآن مین بس ہی خدا اظہار حق کرنے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ ہی بخشنے والا مہربان ؁ **تفسیر** باندھ لیا ہی یعنی اپنی طرف سے
بنا لیا ہی اور نسبت کیا ہی اوسکو اللہ کی طرف جھوٹ موٹ اور ضمیر افتریٰہ کی حق کی طرف پھرتی ہی اور مراد حق سے آیتین ہین اگر باندھ لیا ہی
مینے اوسکو یعنی اگر بنا لیا ہی مینے اسکو اپنی طرف سے بالفرض والتقدیر تو اللہ جلدی بھیجیگا مجھپر عذاب افترا کرنیکا اور سپر پھر باز نہین رکھ سکنے کے
تم اوسکو مجھسے اوپر عذاب جلدی کہونے سے اور نہین طاقت رکھنے کے تم دفع کرنے کی اوسکے عذاب سے کچھ پس کیونکر افترا کرون مین اوسپر اور
مستحق ہون اوسکے عذاب کا اور شہیداً کے معنی یہ ہین کہ وہ گواہ ہی میرے سچ پر اور رسالت کے پہونچانے پر اور گواہ ہی تمہارے انکار پر اور
یہ جو فرمایا کہ وہ خوب جانتا ہی اور گواہ ہی مراد اس سے وعید ہی کہ تمکی گفتگو کرنے پر سزا دیگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ بخشنے والا مہربان ہی یہ وعدہ ہی
مغفرت اور رحمت کا اگر باز آوین کفر سے اور ایمان لاوین ؁ فل نہین تم مالک یعنی نہین قدر سکتے تم مجھسے عذاب اوسکا اگر عذاب کرے
مجکو افترا پر پس کیونکر افترا کرونگا اللہ پر تمہارے سبب سے ؁ **تنبیہ** ؁ بھائیون خیال تو کرو اس غفلت پر کہ وہ کافر آنحضرت کو
پہلے ظاہر ہونے نبوت کے سچا جانتے تھے لیکن اس دنیا کی اور ریاست کی محبت نے یہ نوبت پہونچائی تھی کہ ایسے نبی سچے پر بہتان افترا کا لگایا اسلیے
ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیا کی برائی مین یہ مضمون کیا خوب لکھا ہی کہ اس دنیا کی تمنا مین اوقات کاٹنی محض شرمندگی اور رسوائی حاصل
کرنی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ شوریٰ مین مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ
یعنی جو کوئی اپنے لیے دنیا چاہتا ہی دیتے ہین ہم اوسکو اوسمین سے اور نہین ہی اوسکو آخرت مین کچھ حصہ جیسے بے دینون کو یہان بڑی فراغت
ہوتی ہی چین اور آرام سے گذرتی ہی جو انکی تقدیر مین لکھا ہی یہان ملتا ہی مگر وہ لوگ وہان کی نعمتون سے محروم ہین اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہتا
اپنا حصہ دنیا مین یہان پاتا ہی پھر زیادہ اس سے وہان فیض اوٹھاتا ہی اور پہلون کو نہ مال و اولاد کچھ کام آوے نہ عزت اور حشمت یہانکی وہان کے
دکھ سے چھڑاوے دنیا چند روزہ ہی ہر طرح سے گذر جاویگی آخر اللہ ہی سے کام پڑیگا دنیا کے مزے چھوڑنے پڑینگے یہان کے نام و نشان
کام نہ آوینگے گھربار زن و فرزند کو اگر تم خود نہ چھوڑوگے چھٹ اوینگے موت کی گھڑی جب آ پہونچیگی ایک دم کی فرصت نہ دینگے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ
سورۂ یٰس مین فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ یعنی جب آ گھڑی ہوگی موت قیامت کے دن
نہ فرصت ملیگی اونکو کہ اپنے لوگون کو وصیت کرین اور نہ طاقت پاوینگے کہ اونکی طرف پھرین جہان کے تہان رہ جاوینگے کھیت مین ہون
یا بازار مین ہین مر جاوینگے اچھے عالم اچھے عاقل بڑے بڑے طبیب کامل ہزارون طرح کی دوائین موجود اور ہر طرح کا اسباب تندرستی اور
خوشی کا مہیا رہتا ہی اور وہ بیچارہ مرنے والا قابض الارواح کے پنجے مین گرفتار سیکڑون دوست آشنا اپنے بیگانے گرد و پیش حاضر
اور وہ عزیز سکرات موت کی کشاکش مین مجبور و لاچار اگر تمام روے زمین کے حکیم حاذق جمع ہون ایک ذرہ بھر اوسکو جنبش نہ دے سکینگے
ایک سر مو اوسکی بہتری نکر سکینگے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ واقعہ مین فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ
تَنْظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝
تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ یعنی پھر کیون نہین جب جان پہونچے گلے تک مرنے کے وقت اور تم دیکھتے ہو مرنیوالے کو اور ہم
بہت نزدیک ہین اوس مرنے والے کے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے نہین جانتے پس جو تم نہین ہو سزا پانے والون سے قیامت کے کیون نہین پھیر لیتے جان کو
بدن کیطرف یعنی بعد پہونچنے جان کے گلے تک اگر تم سچے ہو کافرون کے لیے یہ دنیا آرام کی جگہہ ہی خوشی سے گذرتی ہی اور مومنون کو تردد
اور انتظار لگا رہتا ہی پھر اوسمین رنج اور تکلیف ہی رہتی ہی اسی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ؁ یعنی دنیا قیدخانہ ہی مومن کے حق مین اور باغ و بہار ہی بیدین کے حق مین تمام جہان کچھ ہم سے پورب اور اتر سے
دکھن اور ابتدا سے انتہا تک سبکا سب اگر کسیکے ہاتھہ آوے پھر ہی نجس و ناپاک ہے حقیقت ہی اللہ جل شانہ کے دربار مین کچھہ نہین اوسکی

واذا ظرف مرجعون المتعلق بالشرطین والمعنی بالرجعونها ان نفیتم البعث صادقین فی نفیه ای لتنفی عن محلها الموت کالبعث ۱۲

قدر و منزلت جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران مین لَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ یعنی قبول نہ کیا جاویگا کسی اون نافرمانون مین سے زمین بھر کر سونا کہ اپنے بدلے دے کر عذاب سے چھوٹے رہائی پاوے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشی کے مقابل مین یہ دنیا ایک کوڑی بھر کی عزت نہین رکھتی بلکہ اوس سے بھی کمتر گنی جاتی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ٭ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو نہ پلاتا وہ کسی کافر کو اوسمین سے ایک گھونٹ پانی ٭

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

تو کہہ مین کچھ نیا رسول نہین آیا اور مجکو معلوم نہین کیا ہونا ہی مجھسے اور نہ تمسے مین اوسی پر چلتا ہون جو حکم آتا ہی مجکو اور میرا کام یہی ہی ڈر سنا دینا کھولکر ٭

کہ نہین ہون مین نیا آیا ہوا پیغامبرون سے اور نہین جانتا ہون مین کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یعنی دنیا مین اور پیروی نہین کرتا ہون مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہی طرف میرے اور نہین ہون مین مگر ڈرانے والا آشکار ٭ **تفسیر** مین نیا آیا ہوا یعنی نہین ہون مین اول رسل کہ انکار کرو تم نبوت میری کا پہلے گذر چکے ہین مانند میرے بہت سے رسول پس کیونکر جھٹلاتے ہو تم مجکو کیا کیا جاویگا یعنی کیا کریگا اللہ ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے زمانۂ آیندہ مین اور کلبی سے ہی کہ تنگ ہوئے صحابہ مشرکون کی ایذا سے پس عرض کیا اونھون نے آنحضرت سے کہ کب تک رہینگے ہم اس حال پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے آیا مکے ہی مین چھوڑا جاؤنگا یا حکم کیا جاویگا مجکو نکلنے کا طرف اوس زمین کے کہ دکھائی گئی مجکو یعنی خواب مین ایک زمین دکھائی گئی کہ اوسمین درخت کھجور کے ہین اور اور طرح طرح کے درخت ہین ٭ **ف** کیا کیا جاویگا الخ یعنی دنیا مین آیا نکالا جاؤنگا مین اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کیا گیا ساتھ اور نبیون کے کہ پہلے مجھسے تھے اور آیا مارے جاوینگے تمکو پتھر یا دھسایا جاویگا تمکو مانند جھٹلانے والون کے کہ پہلے تمسے تھے مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہی الخ یعنی قرآن کی اور نہین کہتا مین اپنی طرف سے کچھ ٭ **جلالین** جب نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ الخ تو خوش ہوئے مشرک اور کہا قسم ہی لات و عزی کی کہ ہمارا اور امر محمد کا اللہ کے نزدیک ایک ہی سا ہی اور اونکو ہمپر کچھ فضیلت نہین جیسے کہ ہم انجام کار اپنا نہین جانتے وہ بھی انجام کار اپنا نہین جانتے اگر پیغمبر خدا کے ہوتے تو چاہیے تھا کہ اپنے حال سے خبر رکھتے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ٭ یعنی بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا یعنی مکہ وغیرہا کے فتح ہونے کا زمانۂ آیندہ مین زبردستی بسبب جہاد تیرے کے انجام فتح کا یہ ہی کہ بخشے تجکو خدا جو کچھ کہ سابق گذرا ہی اور جو کچھ پیچھے رہا گناہ سے یعنی اگلے پچھلے گناہ واسطے رغبت دلانے امت تیری کے جہاد مین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مبارک ہو تمکو جانا ہمنے جو کچھ کہ خدا تمھارے ساتھ کریگا لیکن نہین جانتے ہم کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ٭ یعنی تو کہ داخل کرے اللہ مومن مرد اور عورتون کو باغون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین اور اوتری آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ٭ یعنی اور خوشخبری دے مومنون کو اسکی کہ اونکے لیے اللہ کی جانب سے فضل بڑا ہی پس بیان کیا اللہ نے جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ آنحضرت کے اور مومنون کے اور یہ قول انس اور قتادہ اور حسن اور عکرمہ کا ہی کہا اونھون نے کہ آیت قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ منسوخ کی اللہ تعالیٰ نے بسبب اسکے کہ خبر دی ساتھ بخشش گناہون اونکے کے اور خبر دی بخشش

بدعا ای بدیعا کالخف بمعنی الخفیف ۱۲ اہل

اہل جنت کیا ہی اور تیسری یہ کہ کیا حال ہی فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہی اپنے باپ کے یا ماں کے پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ اول علامت
قیامت کی یہ آگ ہی کہ جمع کریگی اور ہانک کر لیجاویگی اونکو مشرق سے طرف مغرب کے اور اوپر پہلا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو اہل جنت پس
مچھلی کا جگر گوشہ ہی کہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور اوپر فرزند پس جب سبقت کرتا ہی پانی یعنی نطفہ مرد کا مشابہ ہوتا ہی فرزند اوسکے اور اگر
سبقت کرے پانی عورت کا تو مشابہ اوسکے ہوتا ہی پس کہا عبداللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا یعنی [illegible]
تو رسول اسکا برحق ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا کہ یا
رسول اللہ یہ یہود بڑے بہتانی قوم ہین اور وہ اگر جانینگے اسلام میرا پہلے اس سے کہ پوچھین آپ اونسے یعنی احوال میرا تو بہتان لگاوینگے
مجکو یعنی بعد اسکے پس جب آئے یہود پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبداللہ بن سلام تم مین کہا اونھون نے خَيْرُنَا وَابْنُ
خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم مین اور بیٹا نیک ہمارے کا ہی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا فرمایا
آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام تو کیسا کہا اونھون نے اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھے اوسکو خدا اسلام سے
پس نکلے عبداللہ بن سلام یعنی حجرے سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا یہود نے
شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی یہ برا ہی ہم مین اور بیٹا برے ہمارے کا پس نقصان بیان کرنے لگے اونکا کہا عبداللہ نے کہ یہی چیز ہی کہ ڈرتا تھا مین
یا رسول اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت بیچ مقدمے جھگڑے قریش کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور مراد شاہد سے
موسی علیہ السلام ہین ✤ اور علی مثلہ مین ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی یعنی مثل اوسکے معنی مین اور وہ مضمون توریت کا ہی کہ مضمون اوسکا
مطابق ہی مضمون قرآن کے قسم توحید اور وعید وغیر ذلک سے اور بعضون نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہی یعنی عَلَيْهِ یعنی اوپر قرآن کہ وہ
اللہ کے پاس سے ہی اور سرکشی کی تم نے یعنی ایمان لانے سے اوسپر اور جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اگر ہو قرآن اللہ کے
نزدیک سے اور منکر ہوئے تم اوسکے کیا نہین ہو تم ظالم اور دلالت کرتا ہی اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الخ ✤ ع

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ
اور کہنے لگے منکر ایمان والون کو اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اسپر ہم سے پہلے اور جب راہ پر نہین آئے اسکے بتانے سے تو یہ اب کہینگے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○
یہ جھوٹ ہی مدت کا ✤

اور کہا کافرون نے بیچ حق مومنون کے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نکرتے مومن ہمپر طرف اوسکے اور جب راہ نپائی ساتھ اوسکے کہینگے
یہ قرآن ایک جھوٹ ہی قدیم ✤ تفسیر ✤ یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتین کہا کرتے ہین ✤ ع ✤ اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار مکہ
کا ہی کہ کہا اونھون نے اکثر اتباع کرنے والے محمد کے حقیر ذلیل فقیر ہین یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ
اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا کے محذوف ہی واسطے دلالت کرنے کلام کے اوسپر تقدیر اوسکی یہ ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ظَهَرَ عِنَادُهُمْ یعنی
جب راہ نپائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عناد اونکا جھوٹ ہی قدیم یعنی پرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یعنی اگلون کی
کہانیان ہین ✤ ف ✤ آیا ہی کہ جب قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے مومنون
پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت مین مذکور ہی کہی اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہی اور بعضون کے نزدیک مراد کفار سے یہود ہین اور
مومنون سے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور بقول بعض کے نزول اس آیت کا مکے کے مشرکون کے حق مین ہی کہ مسلمانون کو کہا کہ فلانا او فلانا
ہمپر قبول اسلام مین سبقت نکرتا اگر اسلام ہمارے نزدیک بہتر ہوتا اسلیے کہ ہم بہتر اور شریف سب سے ہین ریاست اور سبقت ہماری سب امور مین مقدم ہی ✤ [illegible]

المعنی ان کان من عند اللہ وکفرتم به وشهد شاهد [illegible]

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہی راہ ڈالتی اور مہر اور یہ ایک کتاب ہے اوسکو سچا کرتی عربی زبان مین کہ ڈر سناوے گنہگارون کو اور خوش خبری نیکی والون کو ۔ مع

اور پہلے قرآن سے کتاب موسیٰ کی تھی پیشوا اور بخشایش اور یہ کتاب ہے باور رکھنے والی زبان عربی مین آئی ہے تو کہ ڈراوے یعنی کتاب ظالمون کو اور واسطے خوش خبری دینے کے نیک کارون کو ۔ تفسیر ۔ کتاب موسیٰ کی یعنی توریت پیشوا ہے کہ پیروی کیجاتی ہے اوسکی اللہ کے دین مین اور شرائع مین جیسے کہ پیروی کیجاتی ہے امام کی اور بخشایش ہے یعنی اوسکے لیے کہ ایمان لایا اوسپر اور پیروی کی اوسکی اور عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہے اور یہ کتاب یعنی قرآن باور رکھنے والی یعنی سچا کرنے والی کتاب موسیٰ کی یا سب کتابون کی کہ جو پہلے اوسکے گذرین ہین ظالمون کو یعنی کافرون کو نیک کارون کو یعنی واسطے مومنون مطیعون کے ۔ حل ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مقرر جنھون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہے اونپر نہ وہ غم کھاوینگے ۔ مو

تحقیق اون لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے پس کچھ ڈر نہین ہے اونپر اور نہ وہ غم کھاوینگے ۔ تفسیر ۔ قائم رہے یعنی اللہ کی توحید پر اور اوسکے نبی کی شریعت پر کچھ ڈر نہین ہے یعنی قیامت مین اور نہ وہ غم کھاوینگے یعنی وقت موت کے ۔ حل ۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

وہ ہین بہشت کے لوگ سدا رہینگے اوسمین بدلا اوسکا جو کرتے تھے ۔ مف

یہ لوگ اہل بہشت کے ہین ہمیشہ رہینگے اوسمین بدلا دیے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے ۔ تنبیہ ۔ ابتداے رکوع سے یہانتک کے مناسب کچھ مضمون لکھا جاتا ہے گوش ہوش سے سننا چاہیے کہ اس دنیا کا مال و دولت ایسا مغرور کردیتا ہے کہ آدمی دولتمند کسیکو خیال مین نہین لاتا دھیان کرو ابتداے رکوع مین کہ کافرون نے مومنون کو بنظر حقارت کیا کچھ کہا پس اسی لیے یہ دنیا مبغوض خدا اور رسول کی ٹھہری دنیا کی زینت کافرون کو چاہیے نہ مومنون کو فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی اگر یہ لحاظ نہوتا کہ ہوجاوینگے لوگ ایک ہی دین پر تو ہم کردیتے اونکے لیے کہ منکر ہین رحمن سے اونکے گھرون کی چھت روپے کی اور سیڑھیان جن پر وہ چڑھین اور اونکے گھرون کے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان ڈر والون کے لیے ہے یہی دنیا کا مال ہے کہ بڑائی کرنے والون کو اپنے ذلیل کریگا اور یہی نقد دنیا ایسا ہے کہ اپنے چاہنے والون کے حق مین عذاب کا سامان بنیگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ مین يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی جسدن دہکائینگے آگ اوسپر یعنی سونے روپے پر جو جمع رکھا ہے جہنم مین پھر داغینگے اوس سے اونکی پیشانیون کو اور اونکے پہلوون کو اور اونکی پیٹھون کو یعنی جنھون نے نہین ادا کیا مال زکوٰۃ کا اور کہینگے فرشتے یہ وہ ہے جو ڈھیر کر رکھا تھا تمنے اپنے واسطے سو چکھو مزا اوس ڈھیر کر رکھنے کا یعنی سونا روپا ہی کہ سبب اوسکے اپنی عزت نہین جانتا تھا وہ آخرت مین کالا سانپ بڑا زہردار ہوکر قیامت کے میدان مین سبکے سامنے اوسکے گلے مین

طوق ہوکر گلے کا ہیگا سزا دیگا بسبب نہ دینے زکوٰۃ کے اور بھی اپنے عزیز اور پیارے ہین کہ جنکی خوشی کو اللہ تعالی کی رضامندی چھوڑکر دوزخ
کرتا تھا اونکی راحت کے لیے اپنے اوپر دکھ اور رنج اوٹھاتا تھا وہان اونکی محبت سب قطع ہوجاویگی بلکہ او نہین سے مونہہ چھپاویگا فرمایا اللہ تعالی نے
سورۂ عبس مین یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ یعنی اوس دن بھاگیگا
مرد اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور بیٹے سے بلکہ جب دنیا کو عاقبت پر غالب رکھے گا سزا پانے لگیگا اور غضب الٰہی
اوسپر آپڑیگا جہنم مین ڈالا جایگا تو اپنی خلاصی ان سب عزیزون کی گرفتاری مین خیال کریگا کیا اچھا ہوتا جو وہ سب میرے عوض
پکڑے جاتے اور مین اس عذاب سے چھوٹ جاتا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ معارج مین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ
یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۝ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ ۝ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ
یُنْجِیْهِ ۝ یعنی چاہیگا گنہگار کہ اپنے بدلے مین دیوے کسی طرح اوسدن کے عذاب سے اپنے بیٹے اور جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھروالون کو
جنمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سبکو پھر بچاوے پر بدلا دیتا اوسکو یہی دوست آشنا ہین کہ جنسے بدکاری بداطواری کی مجلس روشن تہی
اور وہ بڑی دوستی کا دم مارتے ہین اپنی جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین اوسدن دشمنی ہی پر کمر باندھینگے تجھے چھوڑکر اوس عذاب مین
سب الگ ہو جاوینگے فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝
یعنی جتنے دوست ہین اوسدن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر جو متقی ہین یعنی جو دنیا کی دوستی رکھتے تھے کام نہ آوینگے بلکہ ایک دوسرے کو
اولاہنا دیگا طعن کریگا اور جو اللہ محبت رکھتے ہین آپسمین اللہ کے دوستی پر قائم رہینگے ایک دوسرے کا مددگار رہیگا بلکہ سفارش کریگا عذاب سے
چھڑاویگا یہ دل لگی اور خوشی برسون کی ایک دم کی آسایش کے برابر معلوم ہوگی بیقدر رہی اوسکی اونکی نظرون مین چھاویگی فرمایا اللہ صاحب نے
سورۂ احقاف مین کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ یعنی جسدن جمع کریگا اللہ اون منکرون کو سمجھینگے
وہ کہ یا رہتے تھے دنیا مین مگر کوئی گھڑی دن سے یعنی وہان کا عذاب دیکھکر یہان کی مدتون کا آرام و عیش سب بھول جاوینگے کہ ہماری قسمت
مین کچھ سکھ نتھا ایکدم کے آرام کے بدلے بڑا دکھ اوٹھانا پڑا غرض برائی اس دار ناپائدار کی جب یہان سے جاکر اپنے اقربا سے کہ سیکڑون گناہ کیے ملینگے
معلوم کرینگے اور جو جو اللہ کی رضامندی کے کامون مین پیش آتی ہے وہ بھی جان لینگے جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ الخ سے سمجھا جاتا ہے ربط آیتون کا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے کافرون کا ذکر فرمایا پھر مومنون کا فرمایا اور انکے حق مین فرمایا کہ
جنتی ہین اور ہمیشہ رہینگے جنت مین بسبب عمل نیک کرنے کے اب عمدہ نیکیون مین سے ایک نیکی بیان فرماتے ہین تو اسپر مستقیم ہوکر
مستحق جنت کے ہون اسپر فرمایا ۞

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
اور ہمنے تاکید کی انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودھ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
تیس مہینے مین ہے یہان تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میرے قسمت مین کر کہ شکر کرون احسان تیرے کا
الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ
جو تجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجھکو اولاد میری بیشک مین توبہ کی
اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝
تیری طرف اور مین ہون حکم بردار ۞

اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بیچ حق باپ ماں اوسکے کے بھلائی کرنے کا پیٹ مین اوٹھایا ہی اوسکو ماں اوسکی نے دشواری سے اور جنا ہی اوسکو
دشواری سے اور مدت حمل اوسکے کی اور دودھ چھوڑنے اوسکے کی تیس مہینے ہین اور زندہ رہا وقتیکہ پونہچا کمال قوت اپنی کو اور پونہچا چالیس برس کو کہا ای پروردگار
میرے الہام کر مجکو بیکہ شکر کرون مین نعمت تیری کا کہ انعام کی ہی تونے مجپر اور میرے باپ ماں پر اور یہ کہ کام نیک کرون مین کہ خوش ہووے تو اوس سے
اور صلاح پیدا کر میرے لیے بیچ فرزندون میرے کے تحقیق رجوع کی مینے طرف تیرے اور تحقیق مین مسلمانون سے ہون ✤ تفسیر ✤ پیٹ مین رہنا
اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے مین لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودھ چھڑانا ہی اور نو مہینے ہین حمل کے یہ آیت کسیکے حال کا بیان نہین حضرت
نے ماں باپکے حق مین دعا نہین کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اونکے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی
کو نہین میسر ہوئی لیکن باپ اوسوقت نہین مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہی یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین ✤ موضح ✤ کمتر مدت حمل
اوسکے کی آخر اسمین دلیل ہی اسپر کہ کمتر مدت حمل کی چھہ مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودھ پلانے کی جبکہ ہوئی دو سال بسبب قول اللہ تعالی کے
حولین کاملین باقی رہے حمل کے لیے چھہ مہینے اور یہی کہا ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ مراد حمل سے یہان
اوٹھانے پھرنا ہی اوسکا ہاتھون مین اور لفظ اشد جمع ہی کہ نہین واحد ہی اوسکے لیے لفظون مین اور معنی اوسکے ہین کمال قوت اور عقل کے
اور اول اشد کے تینتیس برس ہین اور انتہا اوسکی چالیس برس اور مراد نعمت سے نعمت توحید اور اسلام ہی اور یہ کہ کام نیک کرون مین آخر
کہا بعضون نے کہ وہ پانچون نمازین ہین رجوع کی مینے یعنی تمام گناہون سے اور مسلمین سے مراد مخلصین ہین ✤ قال ✤ کہا ای پروردگار میرے آخر
نازل ہوئی بیچ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین جب پہونچے وہ چالیس برس کو دو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے
ایمان لائے آنحضرت پر پھر ایمان لائے ماں باپ اونکے پھر بیٹا اونکا عبد الرحمن اور بیٹا عبد الرحمن کا ابو عتیق ✤ جلا ✤

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○

وہ لوگ ہین جن سے ہم قبول کرتے ہین بہتر کام جو کیے ہین اور معاف کرتے ہین ہم برائیان اونکی جنت کے لوگون مین سچا وعدہ جو اونکو ملتا تھا ✤ مو ✤

یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اونسے بہتر اوس چیز کا کہ کیا اونھون نے اور گذرتے ہین ہم برائیون اونکی سے بیچ اہل بہشت کے ہونگے موافق وعدے
سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے ✤ تفسیر ✤ وعدہ دیے جاتے تھے یعنی دنیا مین بیچ قول اللہ تعالی کے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ✤ جلا ✤ اکثر مفسرون کے نزدیک نزول اس آیت کا خاص ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
حق مین ہی کہ چھہ مہینے ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس تک دودھ پیا اور جب اٹھارہ برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت مین پہونچے اور اوسوقت عمر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس برس کی تھی اور اوسیوقت سے سفر شام مین اور ہمیشہ مصاحب آنحضرت کے رہتے تھے اور جب آنحضرت بعد
چالیس برس کے مبعوث ہوئے عمر صدیق کی اڑتیس برس کی تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور جب صدیق چالیس برس کے ہوئے کہا رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ
آخر آیت تک اور قبولیت اونکی دعا کی ظاہر ہوئی چنانچہ نو بردے مومن کفار کے عذاب سے چھڑا کر آزاد کیے اور مددگار ہر خیر اور عمل صالح کے رہے
اور تمام اولاد اونکی اور باپ اونکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اور ماں اونکی ام الخیر بیٹی صخر بیٹے عمرو کی سب ایمان لائے اور حضرت علی وغیرہ
رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہین ہی سوائے ابوبکر صدیق کے کہ ماں باپ اور اولاد اوسکی سب مسلمان ہوکر داخل صحابہ
مین ہوئے ہون اور بعضون کے نزدیک یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق مین اوتری ہی اور قصہ اوسکا سورہ عنکبوت اور لقمان مین مذکور ہی ✤ [illegible] ✤
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت مین ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پس وہ چھہ مہینے بعد جنی پس گیا خاوند اوسکا حضرت عثمان کے پاس

یعنی دودھ چھڑانا دو برس پورے ہونا ۱۲

اونھون نے حکم کیا اوسکے سنگسار کرنے کا پس پونہچی یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پس آئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ
کیا کرتے ہو تم اونھون نے کہا کہ چھ مہینے کے بعد یہ جنی ہی بھلا کہین یہ بھی ہوتا ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہین سنا ہی تونے اللہ کو فرماتا ہی
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا اور فرمایا حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ پس نہین باقی رہتے یعنی بعد دو برس کے مگر چھ مہینے اور ابن عباس سے
روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسپر آئے چالیس برس پھر نہ غالب ہوئی خیر اوسکی اوسکے شر پر پس چاہیے کہ سامان کرے طرف دوزخ کے
در منثور تنبیہ جاننا چاہیے کہ مان باپ کا بڑا حق آیا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون
لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میری کے یعنی سلوک اور احسان اور خدمتگذاری کے فرمایا مان تیری کہا اوسنے پھر کون ہی فرمایا مان تیری
کہا اوس شخص نے پھر کون ہی فرمایا مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے
فرمایا مان تیری پھر مان تیری پھر مان تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے
ف یعنی بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے
بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ مان کے لیے تین حصے احسان ہی بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جنے اور دودھ پلانے کی
اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی اور احسان کرنا اوسپر واجب تر اور موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان
رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و
احترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق مان کا اور یہ بھی مان باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق او خدمت کرے
کہ راضی ہون وہ اور مباح چیزمین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سے
بلند نکرے اور اونکو اونکا نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی عن المنکر نرمی سے کرے اور ایکبار کہے
اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے
باپ کو بیچ ۔ اور آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ
خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے مان باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے
ایک کو اونمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی
کہا اسما بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس مان میری یعنی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین
تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے عہد صلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق
مان میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے ف اس سے معلوم ہوا
کہ اگر مان باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ۔ فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہوا مین
بہشت مین پس سنی مینے اوسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مینے کون ہی کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاے
صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ لوگ کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے
بیان سبب پانے اوسکے کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب
نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا بہ نسبت اور لوگون کے ساتھ مان اپنی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی
رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی ف اور ایسا ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ع
آیا ایک شخص ابودردا کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکے کے پس کہا ابودردا نے

کرسنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سببون درآنے بہشت کے سے محافظت رضامندی
باپ کی ہی پس جسکو کوئی چاہے کہ درآوے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہی
اگر چاہے تو محافظت کر اوس دروازے پر یا ضائع کر ÷ ف ÷ یعنی اگر طلاق دی تو نے رضا والدہ کی نگاہ رکھی تو نے ورنہ ضائع کی تو نے اور اس
حدیث سے ابو درداء نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہی حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جننے والا
مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہی ÷ ح ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان
رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا ÷ ف ÷ یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مرے اور دیکر احسان
جتانا بہت برا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ÷ یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا
ساتھہ احسان جتانے کے اور ایذا دینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ نجات پائے ہوؤن کے ساتھہ نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے
نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کریگا بموجب وعدے اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن
يَشَاءُ ÷ ع ÷ ح ÷ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے کیا ہون ایک گناہ بڑا پس کیا ہی
واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہووے رجوع کرنے اللہ تعالی کا میرے ساتھہ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کیا ہی واسطے
تیرے مان کہا نہین فرمایا کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے ÷ ف ÷ یعنی تو بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا
کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہون کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس شخص کے حق مین وحی سے معلوم کیا ہوا اور یا یہ کہ
اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہوا اور واقع مین وہ صغیرہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ مان کا سا
حکم رکھتی ہی ÷ ح ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف
ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس بند کردیا اوسنے دروازہ غار کا پس کہا اونھون نے آپس مین کہ
دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ ازراہ ریا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھہ وسیلے اون
عملون کے امید ہی کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور واسطے میرے
بچے بھی تھے چھوٹے چھوٹے اور تھا مین چراتا بکریان تو کہ خرچ کرون مین دودھ اونکا اوپر پس جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس
اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھہ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن دور لیگئے مجکو
درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہان تک کہ شام ہوگئی
پس پایا مینے مان باپ کو سوتے پس دودھ دوہا مینے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین [illegible]
کے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانتا مینے جگانا اونکا اور مکروہ جانتا مینے یہ کہ دون مین بچون کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے
مارے بھوک کے میرے پاؤن کے پاس پس یہی حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے تھے او بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا
یہان تک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مینے کیا یہ محض تیری رضا کی طلب کے لیے پس تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین سے کھولنا
کہ دیکھین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آسمان ÷ ف ÷ گویا اوس
قوم کی شریعت مین حق نفقے کا مان باپ پر مقدم تھا اولاد کے حق سے یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو ÷ ح ÷ کہا دوسرے شخص نے یا الہی
تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس طلب کیا مینے طرف اوسکے نفس
اوسکے کو یعنی خواہش کی مینے اوسکی صحبت کرنے کی اور بھیجا کسیکو اوسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اوسنے یہان تک کہ لاؤن مین اوسکے پاس

سو دینار پس کسب کام کیا مینے یہانتک کہ بہم پونہچائے مینے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتھہ اون دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا مین
درمیان دونون پانون اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے ای بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کہول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت کر
بغیر نکاح کے پس اوٹھہ کہڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا مینے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے
طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے ہمارے لیے اس پتھر سے پس کہولی واسطے اونکے اللہ تعالی نے اور کشادگی ٭ اور کہا تیسرے نے
یا الٰہی تحقیق مینے مزدوری کو لگایا تہا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا مینے
اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ
جمع کیے مینے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر
مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا مینے جا تو طرف ان بیلوں کے اور انکے چرانے والوں کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا
مینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجسے لیلے تو ان بیلوں کو اور انکے چرانے والون کو پس لیا اوسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ
تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے اوس سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ٭ ف ٭
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھہ اعمال نیک کے سختی و کرب کی حالت مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے دعا اونکی قبول کی اس سے
اور آنحضرت نے اوسکو اوس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت
سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو
اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ راحت
نیند کی لذیذ اور خوشتر آیند زیادہ ہی کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً
وقت قدرت کے اور ہونے مانع کے اور ہونے خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی
عقل پر اور اشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال مین بغیر اوسکے اذن کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے
جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا
کہ امور نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی بہتر اور پونہچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق تعالی کے اور معلوم ہوا کہ دعا بیچ تنگی
بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ
مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ٭ حـ ٭ آیا جاہمہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینے یہ کہ جہاد کو
جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون مین کہ مشورہ کرون آپسے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق
بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی ٭ ف ٭ یعنی ماں کے پانون پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہی اور
یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھہ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ یعنی اور
پست کر اونکے لیے بازو ذلت کا بسبب رحمت کے ٭ حـ ٭ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا
وہ دونوں جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری ٭ ف ٭ یعنی حق ماں باپ کا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور نا
نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین ٭ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے یا ایک
اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہی
واسطے اونکے یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ٭ ف ٭ یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کے وہ فائدہ کرتا

[illegible] کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت مین [illegible]

کہ اگر ناراض گئے ہون تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ مان باپ کے اور رضا جویون اونکے کے ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمان برداری کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک مان باپ سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک مان باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بوجہ جسم موودہ حق کے ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ مان باپ اوسکے اوسپر ظلم کرین فرمایا اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر ✤

ف ✤ تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمان برداری مان باپ کی اگر مخالف دین ہو تو روا نہین ✤ م ✤ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا مان باپ سے کہ دیکھے طرف مان باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونون مین سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے گمان مین ہی کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سواے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی اونمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی مان باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی مان باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ✤

ف ✤ یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اوسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی یہ کہ ہون بیچ حکم اونکے کے تمام حقوق بندون سے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید و غلیظ ہی اوپر نافرمانی مان باپ کے ✤ م ✤ یہ حدیثین مشکوۃ شریف مین ہین اب بعد سننے فضائل خدمت گذاری والدین اور حقوق اونکے کے سننا چاہیے کہ اس آیت کریمہ سے بزرگی اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا اونکے حق مین اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ الخ یعنی یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اچھے عمل اونکے اور درگذر کرتے ہین ہم اونکی برائیون سے اور داخل کرینگے اونکو اہل بہشت مین موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے انتہی ✤ بھلا اب خیال کرنا چاہیے کہ جنکو اللہ تعالی صریح جنتی فرماوے اونکو جو اشقیا برا اور دوزخی جانین کیا حال ہوتا ہی اونکا اور اونکو کیونکر مسلمان کہیے اب آگے اونکے مقابلے مین ایک کافر کا حال بیان ہوتا ہی ✤

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَهُمَا

اور جس شخص نے کہا اپنے مان باپ کو مین بیزار ہون تمسے کیا مجکو وعدہ دیتے ہو کہ مین نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہین امتین سنگتین مجسے پہلے اور وہ دونون

یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

فریاد کرتے ہین اللہ سے کہ ای خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر کہتا ہی یہ سب نقلین ہین پہلون کی ✤ موق

اور اوس شخص نے کہ کہا اپنے باپ مان سے تنگدل ہوا مین بہ نسبت تمہارے کیا وعدہ دیتے ہو مجکو کہ نکالا جاؤنگا مین اور تحقیق گذر گئے ہین طبقے لوگون کے پہلے مجسے اور وہ دونون فریاد کرتے ہین جناب خدا مین اور کہتے ہین اوسکو واے ہی مسلمان ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہی پس کہتا ہی نہین ہی یہ وعدہ مگر کہانیان پہلون کی ✤ تفسیر ✤ مراد اس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کہے مصداق اس مضمون کا ہوگا اور حسن بصری سے ہی کہ ایک کافر نافرمان مان باپ کا جھٹلانے والا بعث کا تھا اوسکے حق مین یہ آیت اتری ہی اور بعضون نے

فولد والذی قال لوالدیه اف لکما
اولئک الذین حق علیهم القول
✤ صل ✤

کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین پہلے اسلام لانے اونکے کے اور یہ قول باطل ہے رد کرتا ہے اسکو یہ قول اللہ تعالیٰ کا اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ حَقَّ عَلَیۡہِمُ الۡقَوۡلُ الخ اسمین معلوم کروادیا اللہ تعالیٰ نے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور عبد الرحمن فضل مسلمانون مین سے ہین پس نہین ہونگے اونمین سے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور رد کرتی ہے اسکو یہ روایت بھی کہ مروان حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہ بیعت کرین اسکے لوگ بعد مرنے باپ اوسکے کے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر نے کچھہ یعنی طعن کیا یزید کے حق مین پس کہا مروان نے کہ پکڑو اسکو پس داخل ہوئے عبد الرحمن عائشہؓ کے گھر مین پس نہ قادر ہوئے لوگ اونکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہے کہ جسکے حق مین اوتری ہے یہ آیت وَالَّذِیۡ قَالَ لِوَالِدَیۡہِ اُفٍّ لَّکُمَاۤ پس کہا عائشہؓ نے پردے کے پیچھے سے کہ نہین اوتارا اللہ نے ہمارے حق مین کچھہ قرآن سے سوائے اسکے کہ اللہ نے اوتارا عذر میرا اور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ سنکر کہا کہ اے مروان تو عبد الرحمن کو کہتا ہے ایسا اور ایسا جھوٹ بولتا ہے تو واللہ اسکے حق مین نہین اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہے فلانے بیٹے فلانے کے حق مین ایمان لا یعنی اللہ پر اور بعث پر وعدہ اللہ کا یعنی بعث کا سچا ہے ٭ در منثور ٭ مدؔ

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ حَقَّ عَلَیۡہِمُ الۡقَوۡلُ فِیۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ؕ اِنَّہُمۡ

وہ لوگ ہین جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقون مین جو گذرے ہین انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے بیشک وہ

کَانُوۡا خٰسِرِیۡنَ ○

تھے ٹوٹے مین آئے ٭ موؔ

یہ جماعت وہ ہین کہ ثابت ہوا اونپر وعدہ عذاب کا جملہ امتون سے کہ گذر گئے ہین پہلے انسے جنون اور آدمیون مین سے تحقیق وہ تھے ٹوٹا پانے والے ٭ تفسیر ٭ وعدہ عذاب کا یعنی لَاَمۡلَئَنَّ جَہَنَّمَ ٭ مدؔ

وَ لِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ۚ وَ لِیُوَفِّیَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ○

اور ہر فرقے کی درجے ہین اپنے کیے کامون سے اور تا پورے دے اونکو کام اونکے اور اونپر ظلم نہو گا ٭ موؔ

اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہین موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیوے خدا اونکو بدلا عملون اونکے کا اور وہ ظلم نکیے جاوینگے ٭ تفسیر ٭ اور ہر ایک کے لیے دونون جنسون ذکر کی گئین سے کہ نیک اور بد ہین مرتبے ہین یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہین اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے پایہ یعنی ہین کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہین پس درجات مومن کے جنت مین عالی ہین اور درجات کافر کے دوزخ مین نیچے ہین ٭ جلالین ٭ موؔ

وَ یَوۡمَ یُعۡرَضُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَلَی النَّارِ ؕ اَذۡہَبۡتُمۡ طَیِّبٰتِکُمۡ فِیۡ حَیَاتِکُمُ الدُّنۡیَا وَ اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ

اور جس دن لائے جاوینگے منکر آگ کے سرے پر ضائع کیے تمنے اپنے مزے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو برت چکے

بِہَا ۚ فَالۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡہُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ

اب آج سزا پاؤگے ذلت کی مار بدلا اوسکا جو تم غرور کرتے تھے ملک مین ناحق

وَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَفۡسُقُوۡنَ ○ ع

اور اوسکا جو تم بیحکمی کرتے تھے ٭ موؔ

اور اوسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا آیا ضائع کین تمنے نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کے اور بہرہ مند

ہوئے تم ساتھ اونکے پس آج بدلا دیا جاویگا تمکو عذاب خواری کا بسبب اوسکے کہ تکبر کرتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اوسکے کہ بدکاری
کرتے تھے تم ✤ **تفسیر** ✤ مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ یہ صورت بتائی ہی حال سعید اور شقی کی پس سعید حق خدا تعالی کا
اور حق ماں باپ کا بجالاتا ہی اور طرح بطرح کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا ہی اور تمام امور مین حق تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی اور شقی جمع کرتا ہی درمیان کفر
اور نافرمانی والدین کے اور انکار معاد کے اور صورت سعید کی منطبق ہی حضرت ابوبکر صدیق رض پر اور اوروں پر بھی واللہ اعلم انتہی ✤ مراد کافرون کے
پیش لانے سے آگ پر عذاب کرنا اونکا ہی ساتھ آگ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پیش لانا آگ کا ہی اونپر ضائع کین تمنے یعنی نہین لکھا گیا
تمھارے لیے حصہ نعمتون سے مگر جو کچھ کہ پہنچے تم اوسکو دنیا اپنی مین اور تحقیق مزے لیے تم اوسکو اپنی دنیا مین اور لے لیا تمنے اوسکو پس اب
نہین باقی رہا تمھارے لیے کچھ اوسکے بعد پورا لیچکنے حصے اپنے کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ لو شئت
لَکُنْتُ اَطْیَبَکُمْ طَعَامًا وَّاَحْسَنَکُمْ لِبَاسًا وَّلٰکِنِّیْ اَسْتَبْقِیْ طَیِّبَاتِیْ ✤ یعنی اگر مین چاہتا تو بہت اچھے کھانے
کھاتا بنسبت تمھارے اور بہت اچھے کپڑے پہنتا بنسبت تمھارے ولیکن مین چاہتا ہون کہ باقی رکھون نعمتین اپنی انتہی یہ مضمون تفسیر
مدارک کا ہی اور تفسیر معالم مین لکھا ہی کہ جب سرزنش کی اللہ تعالی نے کافرون کو بسبب فائدہ اوٹھانے کے طیبات یعنی نعمتون سے دنیا
مین اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ اور اور اچھے لوگون نے پرہیز کرنا اونسے دنیا مین بامید ثواب آخرت کے چنانچہ منقول ہی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ لیٹے ہوئے تھے کھری چارپائی پر
تحقیق نشان ڈالدیے تھے چارپائی نے آپکے پہلوے مبارک مین رکھے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا ہوا اوسکا پوست خرما کا تھا پس عرض کیا
مینے کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپکی امت پر کیونکہ فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی
پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہی تو اے بیٹے خطاب کے یہ قوم ہین کہ جلدی دی گئین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور
ایک روایت مین ہی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہین سیر ہوے
حضرت محمد کے گھر کے لوگ جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہان تلک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بھی حضرت عایشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تحقیق آتا تھا ہمپر مہینا کہ نہین جلاتے تھے ہم اوسمین آگ اور نہین ہوتا تھا ہمارے لیے مگر پانی اور کھجور خیر اللہ دے کہ
جزاے خیر دے اللہ انصار کی بیبیون کو اکثر بطریق تحفے کے بھیجتین نہین ہمارے لیے کچھ دودھ اور ابن عباس رض نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کئی کئی راتین گذارتے تھے خالی پیٹ اور آپکے گھر کے لوگ نہین پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی اکثر روٹی آپ کی روٹی جو کی اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین اسکی راہ مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین اللہ کی
راہ مین اور نہین ایذا دیا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق آئے مجھپر تیس رات و دن اس حال مین کہ نہین تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام
کہ کھاوے صاحب جگر کا یعنی جاندار مگر کچھ تھوڑا سا کہ ڈھانپے اوسکو بغل بلال کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھے مینے ستر صحابی صفے والے
کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور تہبند یا فقط تہبند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضی اونمین سے
تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلی تک اور بعضی اونمین سے وہ تھی کہ پہونچتی ٹخنون تلک پس اکٹھا کرتا اوسکو اپنے ہاتھ سے واسطے مکروہ جاننے
اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور آیا ہی کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی کے آگے لایا گیا کھانا یعنی شام کو اور تھے وہ روزے سے یعنی دن کو پس
کہا کہ قتل کیے گئے مصعب بن عمیر کہ وہ بھی ایک صحابی تھے اور وہ بہتر تھے مجھسے پس کفنائے گئے اپنی چادر مین کہ وہ ایسی تھی اگر ڈھانکا جاتا
سر اونکا کھل جاتے پانون اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے پانون اونکے کھل جاتا سر اونکا اور گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ کہا اور قتل کیے گئے
حمزہ اور وہ بہتر تھے مجھسے پھر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھ کہ فراخی کی گئی یا کہا عبدالرحمن نے کہ دیے گئے ہم دنیا سے جو کچھ کہ دیے گئے

یا بند ہمارا اوس شخص سے کہ چھوڑ دینے والا ہی ما سوی اللہ کو یعنی خلق کو اور نہ بولے وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے اور قصد کرنا اسیدی کا اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنی طمع مال کی نکر او عہد بھی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہتا ہے اللہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھل جاتا ہی وہ یعنی نفس قبول کرتا ہی اوسکو اور صاف ہو جاتا ہی پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور ہونا گھر غرور کے سے یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے اور کہا امام درداء نے کہ کہا میں نے ابی ہریرہ سے کیا ہی تجکو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہی فلانا پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہیں مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے گھاٹی سخت ہی یعنی موت قبر حشر نہیں گذرینگے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن نہین اوس گھاٹی کے لیے انتہی ✤ **نکتہ** ✤ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت وَوَصَّيْنَا سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو متصف ہونے سے ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور ادا کرنے حقوق شرعیہ کے سے چارہ نہین ہی بدون اسکے درجہ صلاح اور انابت کو نہین پہونچتا ہی اور لائق وارد ہونے الہام آلہی کے نہین ہوتا ہی اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور اکمال اوسکے کا بعد چالیس برس کے ہی اور جو کوئی متصف ساتھ اس صفت کے اور متوجہ الی اللہ ہو اور منہمک بیچ لذتون اور شہوتون نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاویگا وہ آگ طرد اور حرمان مین اور اسی جگہہ سے ہی کہ رسول علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیا نے اجتناب لذتون دنیا کی سے اختیار کیا ہی تو قرب آلہی کو اور درجات جنت کو پہونچے ✤ **تنبیہ** ✤ غور کرو بھائیو ان اصضامین مین اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس و نفس کے جال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابلیس آگے ہی اور نفس داہنے ہی اور ہوی یعنی خواہش نفسانی بائین ہی اور دنیا پیچھے ہی اور اعضا گرد ہین اور جبار اوپر ہی پس ابلیس بلاتا ہی تجکو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی تجکو معصیت کی طرف اور ہوی بلاتی ہی تجکو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی تجکو اسکی طرف کہ ترجیح دیوے تو اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہی تجکو جنت اور مغفرت کی طرف جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی یہ کفار بلاتے ہین آگ کی طرف اور اللہ تعالی بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس سے خدا تعالی اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا جاتی رہی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا اعضا کا گئی گذری ہوئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالی کا گئین اوس سے ساری برائیان اور پہونچا ساری بھلائیون کو ✤ **منقبت** ✤ بزرگون نے فرمایا ہی دنیا کی مثال دریا کی ہی اور آخرت کی مثال کنارے کی ہی اور تقوے کی مثال کشتی کی ہی جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب باتین درست ہونگی ✤ **بیت** ✤
شب تاریک و بیم موج گردابی چنین حائل ✤ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ✤ پس مطلق کفار کا حال بیان فرماکر اب قصہ قوم عاد کا بیان فرمایا کفار مکہ کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو انھون نے اپنے نبی کا کہا نہ مانا آخر کو خراب و ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانوگے تو خراب اور ہلاک ہوگے ✤

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف مین اور گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے سے اور پیچھے سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

کہ بندگی نکرو کسیکی اللہ کے سوائے مین ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک بڑے دن کی ✤

اور یاد کر قوم عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو سرزمین احقاف مین اور تحقیق گذرے تھے ڈرانے والے آگے سو نہ اوسکے کے اور پیچھے اوسکے
یعنی ہر جانب سے باین مضمون کہ عبادت نکرو مگر خدا کی تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو عذاب دن بڑے کے سے + **تفسیر** عاد کے بھائی کو یعنی حضرت ہود
علیہ السلام کو اور احقاف جمع حقف کی ہے بمعنی ریت کے تھل کے پس احقاف ایک ریگستان ہی ولایت یمن مین قریب حضرموت کے کہ وہان قوم عاد رہتی تھی
اور ابن عباس سے منقول ہی کہ احقاف ایک جنگل ہی درمیان عمان اور مہرہ کے آگے سو نہ اوسکے کے اثر یعنی پہلے ہود کے اور بعد اوسکے آئے تھے رسول
ڈرانے والے اطراف قومون اپنی کے ڈراتا ہون تمکو اگر پوجو گے تم غیر اللہ کو اور معنی ساری آیت کے یہ ہین اور یاد کر ہود کے ڈرانے کو اپنی قوم کے تئین عذاب سے
عذاب عظیم سے اور بلاشبہ ڈراتے رہے ہین اور رسول بھی پہلے اوسکے اور پیچھے اوسکے مانند اوسکے یعنی تمام انبیا ساتھ اسی امر کے مبعوث اور حکم کرنے والے
ہوئے ہین + **مل + جلالین** +

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○
بولے کیا تو آیا ہی ہم پاس کہ پھیرے ہمکو ہمارے ٹھاکرون سے سو لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہی تو اگر ہی تو سچا + مو +

کہا قوم ہود نے کیا آیا ہی تو سامنے ہمارے تو باز رکھے تو ہمکو ہمارے معبودون کی پرستش سے پس لا جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہی تو ہمکو اگر سچون سے
ہی تو + **تفسیر** + وعدہ دیتا ہی یعنی جلدی عذاب آنے کا شرک کرنے پر سچون سے ہی یعنی اپنے وعدے مین + مل +

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ○
کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہی اور مین پونہچا دیتا ہون جو کہدیا میرے ہاتھ لیکن مین دیکھتا ہون تم لوگ نادانی کرتے ہو + مو +

کہا ہود نے کہ سوا اسکے نہین کہ علم نزدیک خدا کے ہی اور پونہچاتا ہون مین تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے یعنی ڈرانا ولیکن دیکھتا ہون مین
کہ تم ایک گروہ ہو کہ نادانی کرتے ہو + **تفسیر** + علم یعنی وہی جانتا ہی کسوقت عذاب آویگا مجکو کچھ علم اوسکا نہین نادانی کرتے ہو
کہ جلدی عذاب چاہتے ہو اور یہ نہین جانتے کہ رسول بھیجے گئے ہین ڈرانے والے نہ یہ کہ علم غیب رکھتے ہین اور نہ یہ کہ پوچھین اللہ تعالی سے
وہ چیز کہ اذن نہین دیا ہی اوسکے پوچھنے کا + مل +

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ
پھر جب دیکھا اوسکو ابر سامنے آیا اونکے نالون کے بولے یہ ابر ہی ہمپر برسیگا کوئی نہین وہ ہی جسکی تم شتابی کرتے تھے
بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ
باؤ ہی جسمین دکھ کی مار ہی اوکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہین آتا سوائے اونکے گھرون کے

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ○
یون ہم سزا دیتے ہین گنہگار لوگون کو + مو +

پس جب دیکھا اوس عذاب کو بصورت ابر کے متوجہ ہونے میدانون پر بولے یہ ابر ہی برسنے والا ہمپر بلکہ حقیقت مین وہ ابر وہ چیز ہی کہ جلدی
طلب کرتے تھے تم اوسکو ایک ہوا ہی کہ اوسمین عذاب درد دینے والا ہی تباہ کرے ہر چیز کو ساتھ فرمان پروردگار اپنے کے پس ہوئے
اس حال پر کہ دیکھی نہین جاتی تھی کوئی چیز سوائے گھرون اونکے کے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم گنہگارون کے گروہ کو + **تفسیر** + منقول ہی
کہ مینہ نہ برستا تھا قحط سالی تھی پس دیکھا اونھون نے ابر سیاہ کنارہ آسمان مین کہ سامنے آیا اونکے نالون کے پس کہا اونھون نے کہ یہ ابر ہی
کہ مینہ برساویگا ہمپر اور بڑی خوشیان کین اوسکو دیکھکر پس فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ یعنی یہ ابر مینہ
نہین ہی بلکہ یہ وہی عذاب ہی کہ جسکی جلدی کرتے تھے تم پھر تفسیر کی مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ کی کہا ریح تباہ کرنی ہی [illegible]

جانین اور اموال بس مراد کل شیء سے اکثر ہی تعبیر کیا اکثر کو ساتھ کل کے اسی طرح یعنی مثل اسکے سزا دیتے ہین ہم اوسکو کہ جرم کرے مانند جرم انکے کے اور یہ ڈرانا ہی مشرکین عرب کو ✤ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ گوشہ نشین ہوئے ہود اور ساتھی اونکے ایک جگہ مین نہین پہونچتی تھی اونکو ہوا سوا ہوا ایسی ہوا کہ خوشگوار ہوا اونکی جانون کو اور قوم عاد پر اس طرح کی پہونچتی تھی کہ اوڑا لیجاتی تھی اونکو درمیان آسمان و زمین کے اور دے مارتی تھی اونکو تیموں پر ✤ پھل ✤ وہ ہوا دبور یعنی پچھوا تھی اول کہ آئی دیکھا عاد نے کہ مواشی اور لڑکے مرد و نکو کہ باہر گھرون سے تھے اوڑا کر درمیان زمین و آسمان کے لیجاتی ہی مانند پرون کے اون سبھون نے گھرون مین آنکر دروازے بند کر لیے ہوا نے حکم الہی دروازے اونکے کھول کر تھل ریت کے اونپر لا ڈالے سات رات و دن اوس ریت کے نیچے رہے اور آہ آہ کی آواز اونکی سنائی دیتی تھی بعد ازان حق تعالی نے ہوا کو حکم کیا کہ ریت اونکے اوپر سے دور کر کر بدن اونکے دریا مین ڈالدے پس یونہین کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا نہین بھیجی اللہ تعالی نے عاد پر ہوا مگر بقدر انگوٹھے سیر کے کہ یہ ہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جھکڑ چلتا ہوا کا تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَافِیْهَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِیْهَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی یا اللہ بلاشبہہ مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور بھلائی اوس چیز کی بھیجی گئی ہوا ساتھ اوسکے اور پناہ مانگتا ہو مین اسکی برائی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اوسکے پھر جب ابر آتا آسمان پر متغیر ہوتا رنگ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باہر آتے گھر کے اور اندر جاتے اور سامنے آتے اور پیٹھ پھیرتے پس جب مینہ برستا تو دور ہوتی وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب اسکا پس فرمایا شاید کہ ہو یہ جیسا کہ کہا قوم عاد نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ✤ اور روایت ہی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مونہہ پھاڑ کر ہنستے یہان تک کہ دیکھو مین کوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین تھے آپ مگر مسکراتے اور تھے آپ جب دیکھتے ہوا یا ابر پہچانا جاتا نشان اوسکی فکر کا حضرت کے چہرۂ مبارک مین پس کہا مینے یا رسول اللہ لوگ جب دیکھتے ہین ابر کو خوش ہوجاتے ہین بامید اسکے کہ ہو اسمین مینہ اور آپ جب دیکھتے ہین اوسکو تو پہچانی جاتی ہی آپکے چہرۂ مبارک مین کراہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عایشہ کون سی چیز امن مین کرے مجکو اس سے کہ ہو اسمین عذاب بلاشبہہ عذاب کی گئی ایک قوم ساتھ ہوا کے اور بلاشبہہ دیکھا اوس قوم نے عذاب پس کہا اونھون نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اخیر آیت تک ✤ معالم ✤ درمنثور ✤ تنبیہ ✤ غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ ان سے معلوم ہوا کہ آدمی کو غافل نہونا چاہیے بہر حال ڈرتا رہے طرح بطرح سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّةِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوْفِ اَحَدُهَا اَنَّهٗ تَعَالٰی یَاْخُذُهٗ بِلَا اِیْمَانٍ بَغْتَةً وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ یَّكْتُبُوْا عَلَیْهِ مَا یَفْتَضِحُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطٰنِ اَنْ یُّبْطِلَ عَمَلَهٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَكِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاْخُذَهٗ فِیْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَّغْتَرَّ بِهَا فَتَشْغَلَهٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَهْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِهِمْ فَیَشْغَلُوْهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ✤ منبہات ✤

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے

وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین کہتے اسپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے

اور تحقیق جگہہ دی تھی ہمنے قوم عاد کو بیچ اوس چیز کے کہ جگہہ نہین دی ہی ہمنے تمکو اوسمین اور بنائے تھے ہمنے قوم عاد کے لیے کان اور آنکھین

اور دل پس دفع نکیا اونسے اونکے کانون نے اور اونکی آنکھون نے اور اونکے دلون نے کسی چیز کو از بسکہ انکار کرتے تھے خدا کی نشانیون کا اور
گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ اور ہمنے مقدور دیئے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیئے اور اونکو دیئے تھے کان اور
آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین اسپر کہ تھے منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی انپر
جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ اونکو دل اور کان اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام مین عقلمند تھے وہ عقل کام آئی
مو ✤ سمجھ دی تھی ہمنے الخ یعنی اونکو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ تمکو نہین دی اور کان الخ یعنی آلات ادراک
وفہم کے دیے تھے تا دلیلین توحید حق کی دیکھین اور کلمات اوسکے سنین اور سمجھین چونکہ نسمجھے ہلاک کیا ہمنے لوگونکو باوجود اوس
قوت بدنون اور طول عمر اور کثرت مال اونکی کے پس ہلاک کرنا تمہارا ای قریش کہ بنسبت اونکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہے پس ڈرو
اور ایمان لاؤ اور گھیر لیا اونکو الخ یعنی سزا اونکے ٹھٹھے کی اونپر اوتری کہ معذب ہوئے اور یہ تہدید ہے کفار مکہ کے لیے پھر زیادہ کی تہدید
اونکی ساتھ قول پاک اپنے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الخ کے ✤ بحث ✤ مل ✤ معا ✤

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

اور | ہم کھپا چکے ہین | جتنی تمھارے آس پاس | ہین بستیان - | اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین | شاید وہ | پھر آوین ✤ مو ✤

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے جو کچھ کہ گرد تمھارے ہین گانوون سے اور طرح بطرح بیان کین ہمنے نشانیان تو کہ وہ پھرین ✤ فق ✤ اور ہم
کھپا چکے ہین جتنی تمھارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھرین ✤ مو ✤ تفسیر ✤ گرد تمھارے
ہین اہل مکہ گانوون سے یعنی بستیان ثمود کی اور قوم لوط کی اور مانند انکے اور مراد بستی والے ہین اسی لیے فرمایا وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ یعنی بار بار
بیان کین ہمنے اونپر دلیلین اور طرح بطرح کی عبرتین کہ پھرین وہ کفر و سرکشی سے طرف ایمان کے پس نہ پھرے وہ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو ✤ مل ✤ معا ✤

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

پھر کیون نہ مدد پہونچی اونکی جنکو | پکڑا تھا | اللہ سے ورے | درجہ پانے کو پوجنا | کوئی نہین گم ہوئے | اونسے | اور یہی جھوٹھ تھا اونکا

وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

اور جو | باندھتے تھے ✤ مو ✤

پس کیون مدد نکی اونکی اونھون نے کہ معبود پکڑے تھے سوائے خدا کے قرب خدا ڈھونڈھتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے اور یہی
جھوٹھ اونکا اور جو کچھ کہ افترا کرتے تھے ✤ فق ✤ تفسیر ✤ اونھون نے الخ یعنی بتون نے کہ معبود ٹھہرایا تھا اونکو اور
شفیع قرب خدا ڈھونڈھتے تھے ساتھ اونکے کہ کہتے تھے هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی یہ سفارشی ہمارے ہین نزدیک اللہ کے
کیون نہ مدد کی اونکی گم ہوئے یعنی غائب ہوئے اونکی مدد کرنے سے اور یہی ہے جھوٹھ یعنی نہ مدد کرنا معبودونکا اور غائب ہونا اونکا مدد سے یہی ہے
اثر اونکے جھوٹھ کا کہ وہ معبود ٹھہرانا بتون کا ہو اور ثمرہ شرک اونکے کا اور افترا اونکے کا اللہ پر جھوٹ کا ✤ مل ✤ نکتہ ✤ ایک محقق کہتا ہے
کہ آیت وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ سے یہان تک اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ جو روگردانی کرین توحید سے اور حق کی عبادت سے انجام کار اونکا یہی ہے
کہ ہلاک ہون جسم اور دین اونکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتون سے کہ محبوب اور خوش کرنے والی اونکی ہے وہی سبب عذاب و ہلاکت کی ہے اور الہہ
باطلہ اونکے قسم قوی اور نفوس سے اور ہمنشین بد مدد اونکی نہین کر سکتے ✤ بحث ✤ بیت ✤ اشکہا یم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد ✤
طفل دامن گیر ما آخر گریبان گیر شد ✤ تنبیہ ✤ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلون کے احوال سنکر ڈرے

خدا سے اور نصیحت پکڑے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ ✤ یعنی نیکبخت وہ ہے کہ غیر کو دیکھکر نصیحت پکڑے یعنی جسکو بری اور عیب کی بات کرتے دیکھے آپ نکرے اور جسکو اچھی بات کرتے دیکھے آپ بھی کرنے لگے حاصل یہ کہ اقتضا عقل یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو پہچانے اور اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی شان قہاری سے ڈرے اور شیطان کا کہا نہ مانے اور دولت اسلام غنیمت جانے کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَنْ جَمَعَ سِتَّۃَ خِصَالٍ لَمْ یَدَعْ لِلْجَنَّۃِ طَلَبًا وَّلَا لِلنَّارِ مَہْرَبًا اَوَّلُہَا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَطَاعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاہُ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَۃَ فَطَلَبَہَا وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَرَفَضَہَا وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاہُ ✤ یعنی جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور بہت بھاگا دوزخ سے اول تو جسنے پہچانا اللہ تعالیٰ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی اور جسنے پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور جسنے پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور جسنے پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور جسنے پہچانا حق کو پس پیروی کی اوسکی اور جسنے پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ✤ اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَلنِّعَمُ سِتَّۃٌ اَلْاِسْلَامُ وَالْقُرْاٰنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَافِیَۃُ وَالسَّتْرُ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ✤ یعنی نعمتین چھ ہین اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے ✤ **منبہات** ✤ اب آگے اور طرح سے سمجھانا شروع کیا کفار کو آنحضرت کی طرف خطاب فرماکر کہ دیکھو قرآن کو جنون نے بھی سنکر ہدایت پائی تم کفار ایسے غبی ہو کہ تمکو کچھ مفید نہین ✤

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا

اور جب متوجہ کر دیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون مین سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب

قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِہِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝

تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ✤ **موضح**

اور یاد کر جب متوجہ کیا ہمنے طرف تیرے ایک جماعت کو جن سے سننے لگے قرآن پس جب حاضر ہوئے آگے پیغمبر کے آپسمین کہنے لگے خاموش رہو پس جب تمام کیا گیا پھرے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے ✤ **فتح** ✤ اور جب متوجہ کر دیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون مین سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ✤ **تفسیر** حضرت نکلتے تھے حج کے دنون مین شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یارون کے ساتھ اوسوقت کتنے جن سُن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس بار حضرت سے نہین ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہوکر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورہ جن مین اونکی باتین مفصل مذکور ہین اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب سے جنون پر خبر آسمان سے بند ہوئی اونکو سبب معلوم نتھا قرآن جب سنا تو جانا اوسکا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے ✤ **معا** ✤ خاموش رہو سنو اور تمام کیا گیا یعنی فارغ ہوئے آنحضرت قرآن پڑھنے سے ڈراتے ہوئے یعنی اپنی قوم کو عذاب سے اگر ایمان نہ لاوین روایت کیا گیا ہے کہ جن چوری سے سنا کرتے تھے احکام الٰہی آسمان پر جاکر پس جب نگہبانی ہونے لگی آسمان پر اور پھینکے جانے لگے اوپر شہاب یعنی شعلے کہا اونھون نے آپسمین کہ نہین ہے یہ مگر بسبب کسی امر عظیم کے کہ حادث ہوا ہے پس اوٹھے اونمین سے سات نفر یا نو اشراف جن نصیبین کے سے یا نینوا کے سے کہ اونمین زوبعہ بھی تھا کہ نام ہے ابلیس کے بیٹے کا پس چلے وہ یہان تک کہ پہونچے وہ تہامہ مین پھر آئے طرف وادی نخلہ کے پس پایا اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے آدھی رات کو یا صبح کی نماز پڑھتے تھے پس سُنی اونھون نے قرأت آپ کی اور سعید

[illegible]

بن جبیر سے منقول ہی کہ نہین پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ دیکھا اونکو بجز اسکے کہ پڑھ رہے تھے اپنی نماز مین
پس گذرے جن حضرتؐ پر اور ٹھہر کر سننے لگے اور حضرتؐ کو خبر نہین تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالی نے اونکے سننے کی اور بعضون نے
کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ ڈراوین جنون کو اور پڑھین اونپر قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالی نے طرف حضرتؐ کے ایک جماعت
کو اونمین سے پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ سے کہ مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میرے فرمایا
یہ تین بار پس چپ رہے سب سوا ے عبد اللہ بن مسعودؓ کے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ نہین حاضر ہوا حضرت کے ساتھ شب جن مین کوئی سوا ے میرے
پس چلے ہم یہان تک کہ جب پہونچے ہم جانب اعلی مکے کے بیچ درہ حجون کے پس کھینچا آپ نے میرے لیے ایک خط یعنی کنڈل اور فرمایا کہ
نہ نکلنا تو اس سے یہان تک کہ پھرون مین طرف تیرے پھر شروع کیا حضرت نے قرآن پڑھنا اور سنا مینے شور و غوغا بہت پس فرمایا جیسے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھرنے کے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ عرض کیا مینے کہ ہان کالے کالے شخص دیکھے مینے پس فرمایا یہ جن نصیبین کے تھے
اور تھے وہ باران ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اونپر اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ تھی اور ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربیع الاول مین بیچ سن گیارہ کے نبوت سے ❊ من درمنثور ❊ جلالین ❊
منقول ہی کہ رسول خدا علیہ السلام بعد مرنے ابو طالب کے تنہا طرف طائف کے گئے تا وہان کے لوگون کو اسلام و نصرت کی طرف دعوت کرین
جب وہان پہونچے تو ملے ساتھ تین شخصون کے اشراف ثقیف سے اور اونکو بلایا اسلام کی طرف اونھون نے انکار کیا اور اپنے بیوقوفون کو
ورغلانا وہ آپ کے درپے ہوئے گالی گلوچ دینے لگے اور شور و غوغا مچایا یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر عتبہ اور شیبہ بیٹے ربیعہ کے
بیٹون کے باغ مین پہونچے اوس وقت وہ بیوقوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگور
کے درختون کے سائے مین بیٹھے اور حق تعالی سے دعا کی مدد کرنے کی ربیعہ کے بیٹون نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلہ رحمی اپنے کے
تھوڑے سے انگور ایک طباق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا آنحضرت کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بسم اللہ کہکر وہ انگور تناول فرمائے عداس نے چہرۂ مبارک پر نظر کر کر کہا واللہ یہ کلام اہل مکہ کے کلامون مین سے نہین ہی آنحضرتؐ نے اوس سے
پوچھا کہ تو کس شہر کا ہی اور دین تیرا کیا ہی عداس نے کہا کہ مین مرد نصرانی نینوا والون مین سے ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مرد صالح یونس
بن متی کی بستی مین سے ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کیا جانو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہی اور مین بھی پیغمبر ہون عداس آپ کے
پاے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا اور عداس جب مسلمان ہو کر اپنے مالکون کے پاس آیا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے تو ربیعہ کے بیٹون نے کہا ای عداس
کیون اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا ای سردار میرے روے زمین پر کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین خبر دی مجکو
اوس چیز کی کہ سواے پیغمبر کے نجانے کہا اونھون نے واے تجہپر ای عداس بچا ہیے کہ تجکو تیرے دین سے پھیر دے تیرا دین بہتر ہی اوسکے دین سے
بعد ازان حضرتؐ مکے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک نخلستان مین رہے جب تہجد کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین کے یا نینوا
مین سے کہ یمن کو جاتے تھے آنحضرت پر گذر پڑا قرأت آنحضرتؐ کی سنکر اپنے تئین آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شاصر ناصر
دس مس ازد اینا احقم ❊ اور بقول بعض کے نو تھے ردیعہ بیٹا ابلیس کا بھی اونمین تھا اور بقول بعض کے دس باران تھے اور بقول
بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرتؐ کے نماز سے اونھون نے کچھ کچھ آنحضرت سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام
نے اونکو فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کی طرف کرو اونھون نے اپنی قوم مین جاکر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک
جماعت اونکی قوم مین سے مسلمان ہو کر ہمراہ اونکے جناب آنحضرتؐ مین حاضر ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو اونکے آنے کی خبر دی آنحضرت
نے رات کو عبد اللہ بن مسعود کے تئین ساتھ لے کر درہ پہاڑ حجون کے مین کہ بیچ اعلاے مکہ کے ہی گئے اور ایک خط کھینچکر عبد اللہ کو اوسمین بٹھایا

اور فرمایا کہ اس دائرے سے باہر نہ نکلنا پھر آپ نے درے مین جاکر قرآن پڑھنا شروع کیا عبداللہ بن مسعود اوس دائرے مین بیٹھے ہوئے
ہجوم و بھیڑ لوگون کی دیکھتے تھے اور الفاظ سخت سنتے تھے یہان تک کہ فجر ہوئی اور رسول علیہ السلام عبداللہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ سویا تو
عبداللہ نے کہا سویا نہین ہون مین بلکہ ہجوم کرنے ڈالنے سے ایسا خوف کرتا تھا مین اور بارہا چاہتا تھا کہ لوگون کو آواز دون مین جس وقت کہ آپ اونکو
اپنے عصا سے مارتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھو آنحضرت نے فرمایا اگر تو اس خط سے باہر آتا تو وہ تجکو اوچک لیجاتے پھر فرمایا آپ نے کہ ای عبداللہ کچھ دیکھا
تو نے کہا عبداللہ نے کہ مرد سیاہ سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھے مینے فرمایا کہ جماعت نصیبین کے جنون کی تھی مجھسے متاع و توشہ طلب کیا مینے ہڈیان اور گوبر
اور مینگنیان متاع و توشہ اونکا اور اونکے جانورون کا مقرر کیا اور اوسی وقت سے منع کیا رسول علیہ السلام نے مومنون کو استنجا کرنے سے
ساتھ ہڈی اور گوبر کے تا خوراک جنون کی گندی نہو اور پھر عبداللہ نے اونکے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپسمین بیچ قتل ایک مقتول
کے نزاع رکھتے تھے اونکے درمیان مین حکم حق کیا مینے پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قضا کی اور عبداللہ کے پاس آکر پانی طہارت کے لیے
طلب کیا عبداللہ نے کہا پانی میرے پاس نہین ہی چھاگل مین کچھ نبیذ ہی فرمایا پانی پاک اور کھجور پاک ہی پس عبداللہ نے نبیذ آپکے دست مبارک پر
ڈالی اور وضو کروایا ان آیتون مین اور سورۂ جن مین بیان اس قصے کا ہی ✤ بحر من المعالم مختصراً

قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي
بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کے بعد سچا کرتی سب اگلیون کو سمجھاتی

إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ○
سچا دین اور ایک راہ سیدھی ✤ موضح

کہا جنون نے ای قوم ہماری تحقیق ہمنے سنی ہی ایک کتاب یعنی قرآن کہ اوتاری گئی بعد موسی کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے
اوس سے تھی یعنی توریت وغیرہ راہ دکھاتی ہی طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے ✤ فتح ✤ بولے ای قوم ہماری ہمنے
سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کے بعد سچی کرتی ہی سب اگلیون کو سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی ✤ تفسیر
حضرت سلیمان کے وقت سے توریت ادنہین مشہور تھی ✤ موضح ✤ کہا بعد موسی کے اسلیے کہ وہ تھے ملت یہود پر اور ابن عباس سے منقول ہی
کہ جنون نے نہین سنا تھا امر عیسی کا یعنی رسول ہونا اونکا اسلیے اس طرح کہا ✤ معل

يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○
ای قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اوسپر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو ایک دکھ کی مار سے ✤ موضح

ای قوم ہماری قبول کرو تم بات بلانے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشے خدا تمہارے لیے بعض گناہ تمہارے
اور پناہ دیوے تمکو عذاب دردینے والے سے ✤ تفسیر ✤ بات بلانے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ اسلیے
فرمایا کہ حقوق لوگون کے نہین بخشے جاوینگے بدون رضا حق والون کے کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین ثواب ہی جنون کے لیے سوائے
نجات کے آگ سے بسبب اس آیت کے اور کہا مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ اونکے لیے ثواب اور عذاب ہی
اور ضحاک سے ہی کہ وہ داخل ہونگے جنت مین اور کھاوینگے اور پیوینگے بسبب قول اللہ تعالی کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَانٌّ ✤ معل ✤ کہا ابن عباس نے پس کہا مانا اونکا اونکی قوم مین سے قریب ستر شخصون نے پس پھرے وہ طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ملے حضرت سے بطحا مین پس پڑھا حضرت نے اونپر قرآن اور امر و نہی کی اونکو اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رسول ہوکر آئے تھے تمام جن و انس کے لیے کہا مقاتل نے کہ نہین مبعوث ہوا کوئی اور نبی پہلے حضرت کے طرف تمام جن و انس کے

اور اختلاف کیا ہی علمانے مومن جنون کے حق مین کہا لیث نے کہ جنون کا ثواب یہ ہوگا کہ بچائے جاوینگے آگ سے پھر کہا جاویگا اونکو کہ ہو جاؤ مٹی مانند جانورون کے اور ابو زناد نے کہا کہ جب حکم کیا جاویگا درمیان انس و جن کے تو کہا جاویگا مومن جنون کو کہ ہو جاؤ مٹی پس ہو جاوینگے مٹی پس اوسوقت کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اور کہا حمزہ بن حبیب نے کہ جن کے لیے ثواب ہوگا اور یہی آیت لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ کہا ضمرہ نے پس انسان عورتین انسان کے لیے ہونگی اور جنیات جن کے لیے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ مومن جن گرد جنت کے ہونگے نہ اندر اوسکے ✤ **معالم** ✤ اور روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی کھجور اور انار اور انگور حضرت آدم کی باقی رہی ہوئی مٹی سے اور روایت کیا طبرانی نے ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی حور عین زعفران سے اور ابی الدرداء سے ہی بطریق مرفوع کے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین قسم پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور زمین کے کیڑے ہین اور ایک قسم مانند ہوا کے اور ایک قسم ہی کہ اونپر حساب و عذاب ہی اور پیدا کیا اللہ نے انسان کو تین اقسام پر ایک قسم مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن تو اونکے آدمیون کے سے ہین اور روحین اونکی شیطانونکی سی اور ایک قسم اللہ کے سایے مین ہونگے اوسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا اور یہ جو فرمایا کہ ایک قسم ہونگے کہ اونپر حساب و عذاب ہوئیگا اسمین اشارہ ہی طرف قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور توقف کرنے اونکے کے جنون کے حق مین بیچ ملنے ثواب کے واللہ اعلم بالصواب ✤ **مرقات**

وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ

اور جو کوئی نمانے گا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکیگا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے سوا مددگار وہ لوگ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

بھٹکتے ہین صریح ✤ **موضح** ✤

اور جو کوئی کہا نمانے خدا کی طرف بلانے والے کا پس نہین ہی عاجز کرنے والا زمین مین اور نہین ہین اوسکے لیے سوا خدا کے دوست وہ جماعت بیچ گمراہی ظاہر کے ہین ✤ **فتح** ✤ اور جو کوئی نہ مانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکے سوا مددگار وہ لوگ بھٹکتے ہین صریح ✤ **تفسیر** ✤ بھاگ کر زمین مین لوپر سے فرشتے مارتے ہین تو زمین ہی کو بھاگتے ہین ✤ **موضح** ✤ نہین ہی عاجز کرنے والا الخ یعنی نہین عاجز کریگا اللہ کو کہ بھاگ کر اوس سے کہین نکل جاوے و دوست یعنی مددگار کہ دفع کرین اوس سے عذاب ✤ **جلالین** ✤ **تنبیہ** ✤ جائے غور ہی کہ یہ قرآن ایسا عظیم الشان ہی کہ اثر اسکا جنات کے دلون مین بھی ہوا اور آہ اون آدم زاد پر کہ اسکی قدر نجانین اور اسکے پڑھنے اور عمل کرنے پر متوجہ نہون روایت ہی حارث اعور یعنی کانے سے کہ کہا گذرا مین مسجد مین یعنی کوفے کے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیفائدہ باتون مین یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑدی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علی رض کے پاس اور خبر دی مینے اونکو اسکی پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی اونھون نے یہ بات یعنی چھوڑدیا اونھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا مینے کہ ہان فرمایا حضرت علی رض نے خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور برے مذاہب نکالین گے کہا مینے کس طرح خلاصی ہوگی اوس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ اوسمین خبر ہی پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہی اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہی یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اوسمین حکم ہی اوس چیز کا کہ واقع ہو درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام اور معاملات آپسکے وہ فرق کرنے والا ہی درمیان حق و باطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنے ڈھونڈی

ہدایت اوسکے غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ
رسی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین
بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب
کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سنا اوسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جسنے کہا موافق اوسکے اوسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب پایا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور
عمل کرنے کے اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے ✣ **مشکوۃ ✣ ف** ✣ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور
نہ عمل کیا اوسپر کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمے پر ایسی آیت و کلمہ کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قرائت
اوسکی ازراہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہی اور جسنے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکے کے پس نہین گنا ہگار
ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے
اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض و خوارج وغیرہا بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب
یہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین اونھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا
معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونھون نے اونکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پس نہ پہچانا اونھون نے
قرآن کو حق پہچاننے کا اسواسطے بزرگون نے فرمایا ہی ✣ **بیت** ✣ زانکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ✣ اینست جوابش کہ جوابش ندہی ✣
اور اسی لیے کہا ہی جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا ہمارے
طریقے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے
اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین یعنی اور عبارتین اسکے مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اوسکی کے اور نہین سیر ہوتے اوس سے
علما یعنی نہین احاطہ کر سکتے اسکی کنہون کو علما اسقدر کہ ٹھیر رہین اوسکی طلب سے مانند ٹھیر رہنے اوس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے
بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت
قرائت اوسکے کی اور سننے اخبار و اذکار اوسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ ترپاتا ہی حلاوت
بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اوسکے ✣ **ع** ✣ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سِتَّةُ اَشْيَاءَ هُنَّ غَرِيبَةٌ
فِي سِتَّةِ مَوَاطِنَ الْمَسْجِدُ غَرِيبٌ فِيمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُصَلُّونَ فِيهِ وَالْمُصْحَفُ غَرِيبٌ فِي مَنْزِلٍ
لَا يُقْرَؤُنَ فِيهِ وَالْقُرْاٰنُ غَرِيبٌ فِي جَوْفِ فَاسِقٍ وَالْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِيبَةٌ فِي
يَدِ رَجُلٍ ظَالِمٍ سَيِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ غَرِيبٌ فِي يَدِ امْرَاَةٍ سَيِّئَةٍ وَالْعَالِمُ غَرِيبٌ فِي مَا بَيْنَ
قَوْمٍ لَا يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ مِنْهُ ✣ **منبہات** ✣ یعنی چھ چیزین غریب ہین چھ جگھون مین مسجد غریب ہی اوس قوم مین
کہ نہین نماز پڑھتے اوسمین اور مصحف غریب ہی اوس گھر مین کہ نہین پڑھتے اوسمین اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان
صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھ مرد ظالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بد کے ہاتھ مین اور عالم غریب ہی اوس
قوم کے درمیان مین کہ نہین سنتی بات اوسکی ✣ اب آگے مشرکون کو کہ جو منکر قیامت و حشر کے تھے سمجھانا
شروع کیا ✣

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَمۡ يَعۡىَ بِخَلۡقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يُّحۡیِۦَ

کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا انکے بنانے مین وہ سکتا ہی کہ جلاوے

الۡمَوۡتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝

مردے کیون نہین وہ ہر چیز کرسکتا ہی موضح

کیا نہین یقین کیا منکرون نے یہ کہ جس خدا نے پیدا کیے ہین آسمان و زمین اور نہین تھکا اونکے پیدا کرنے مین توانا ہی اسپر کہ زندہ کرے مردون کو ہان یونہین ہی تحقیق وہ ہر چیز پر قادر ہی فتح + کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا او[نکے] بنانے مین وہ کرسکتا ہی کہ جلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کرسکتا ہی + مو

وَيَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيۡسَ هٰذَا بِالۡحَـقِّ ؕ قَالُوۡا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوۡقُوا

اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہین کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو

الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝

مار بدلا اوسکا جو تم منکر ہوتے تھے موضح

اور جسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا کیا نہین ہی یہ وعدہ درست کہینگے کافر ہان قسم پروردگار ہمارے کی درست ہی کہیگا خدا پس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ کافر تھے تم فتح + اور جسدن سامنے لائیے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہمارے رب کی کہا تو چکھو مار بدلے اوسکے جو تم منکر ہوئے تھے + مو + پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کیطرف کہ اے نبی اگر یہ کافر نہین سمجھتے ہین اور تیری انذار سانی سے باز نہین آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا +

فَاصۡبِرۡ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسۡتَعۡجِلْ لَّهُمۡ ؕ كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَ مَا يُوۡعَدُوۡنَ

سو تو ٹھہرارہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے [وعدہ]

لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلۡ يُهۡلَكُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝

جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر ایک گھڑی دن یونہچادیا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین موضح

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والون نے پیغمبرون مین سے اور شتاب نکر عذاب کو واسطے اونکے جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ایسے ہونگے کہ وہ نہین رہے تھے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پونہچانا ہی پس ہلاک نہین کیے جاوینگے مگر قوم بدکار فتح + سو ٹھہرارہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہی جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر ایک گھڑی دن پونہچادیا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین + تفسیر + ڈھیل نپائی تھی دنیا مین یعنی اب تعذیر سمجھتے ہین کہ عذاب کیون نہین آتا او سدن جانینگے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا دن سو کر گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہی + مو + اب جاننا چاہیے کہ من الرسل مین من تبعیض کے لیے ہی اور مراد اولوالعزم سے وہ رسول ہین کہ ذکر کیے گئے احزاب مین وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ + اور جب لیا ہمنے نبیون سے عہد اونکا اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسی اور عیسی بیٹے مریم سے + اور یونس نہین ہین اونمین سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَا تَكُنۡ كَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ یعنی اور نہو تو مانند مچھلی والے کے یعنی یونس اور ایسے ہی آدم علیہ السلام نہین ہین اولوالعزم سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا + اور نہین پائی ہمنے

واسطے اوسکے عالی ہمتی یا مِنْ بیان کے لیے ہی بس ہوگا اولوالعزم صفت سارے رسولوں کی شتاب طلب نکر الخ یعنی کفار قریش کے لیے
عذاب یعنی دعا نکر اونکے لیے جلد آنے عذاب کی کیونکہ وہ اوترنے والا ہی اونپر خواہ مخواہ اگرچہ ڈھیل سے آوے ایک ساعت دن سے یعنی
کفار او سوقت کم جانینگے مدت ٹھہرنے اپنے کی دنیا مین یہانتک کہ گمان کرینگے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلغ کی تقدیر یہ
هٰذا بلٰغ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت مین یا یہ تقدیر ہی هٰذَا تَبْلِيغٌ مِّنَ الرُّسُلِ یعنی یہ پونچانا ہی رسولوں سے اور
ہلاک نہین کیے جاوینگے یعنی ساتھہ عذاب خدا کے مگر قوم بدکار یعنی شرک کرنیوالے جو خارج ہین نصیحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بوجب اوسکے فل شتاب طلب نکر
واسطے اونکے یعنی اپنی قوم کے لیے اوترنا عذاب کا اونپر گویا حضرت تنگ ہوئے اونسے پس چاہا اوترنا عذاب کا اونپر پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھہ صبر کرنے کے اور ترک کرنے
جلدی چاہنے عذاب کے کیونکہ وہ اوترنے والا ہی خواہ مخواہ جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی عذاب جو آخرت مین دیکھینگے
باوجود مدت دراز تک رہنے کے یعنی دنیا مین یہ سمجھینگے اپنے گمان مین کہ نہین ٹھہرے دنیا مین مگر ایک ساعت دن سے بلٰغ یعنی یہ قرآن
تبلیغ یعنی پونچانا ہی اللہ کی جانب سے طرف تمھارے پس نہین ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کافر ج اور بعضوں نے کہا کہ
اولوالعزم چھہ ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور موسیٰ جو مذکور ہین سورۂ اعراف اور شعرا مین اور کہا مقاتل نے کہ وہ چھہ
ہین نوح کہ صبر کیا اونھون نے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم کہ صبر کیا اونھون نے آگ پر اور اسحٰق کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب کہ صبر کیا حضرت
یوسف کے گم ہونے پر اور اپنی بینائی کے جلتے رہنے پر اور یوسف کہ صبر کیا اونھون نے کنوین مین اور قید خانے مین اور ایوب کہ صبر کیا
بیماری مین اور بعضوں نے کہا کہ وہ اٹھارہ تن ہین جو کہ مذکور ہین سورۂ انعام مین یعنی چھہ تو یہی جو ابھی مذکور ہوئے اور باران یہ داؤد
اور سلیمان اور موسیٰ اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمٰعیل + کلبی نے کہا کہ وہ وہ ہین
کہ حکم کیے گئے ساتھہ جہاد کے اور لڑے وہ دشمنان دین سے مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب دیکھینگے کفار عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اونکا دنیا مین
اور برزخ مین مانند ٹھہرنے ایک ساعت کے دنیا سے اسلیے کہ جو کچھہ گذر گیا اگرچہ تھا طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے
نہین ہلاک کیے جاوینگے یعنی ساتھہ عذاب کے جب کہ اوتریگا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالیٰ کے سے کہا زجاج نے تاویل اسکی یہ ہی کہ نہین
ہلاک ہونگے ساتھہ رحمت خدا کے اور فضل اوسکے کے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہین ہی بیچ امیدواری رحمت خدا کے
کوئی آیت قوی تر اس آیت سے + معا + روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہ کہا روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رہے خالی
پیٹ پھر روزہ رکھا پھر رہے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا اور فرمایا آپنے اِنَّ الدُّنْيَا لَا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَائِشَةُ
اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ مِنْ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰى مَكْرُوهِهَا وَالصَّبْرِ عَنْ مَحْبُوبِهَا ثُمَّ لَمْ يَرْضَ
مِنِّي اِلَّا اَنْ يُكَلِّفَنِي مَا كَلَّفَهُمْ فَقَالَ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَصْبِرَنَّ
كَمَا صَبَرُوا وَلَاَجْهَدَنَّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ + یعنی بلاشبہہ دنیا نہین لائق ہی محمد
کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے ای عایشہ رض بلاشک اللہ نہین راضی ہوا عالی ہمت رسولوں سے مگر ساتھہ
صبر کرنے کے اوپر مکروہات دنیا کے اور ساتھہ صبر کرنے کے اچھی چیزون دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھسے بدون اسکے کہ تکلیف دے مجھکو
اوس چیز کی کہ تکلیف دی اور انبیا کو پس فرمایا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ الخ اور بلاشبہہ قسم اسکی مین البتہ صبر کرونگا جیسا کہ صبر کیا اور انبیا نے
اور البتہ مشقت کرونگا مین یعنی طاعت مین اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طاعت پر مگر اسکی مدد سے + اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دوست رکھے تو یہ کہ روا کیجاوے حاجت پس کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۵۷
اور معالم مین ہی [illegible]
[illegible] من طاعۃ واصلاح
والصابرین کا صبر [illegible] ۱۴

[illegible]

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ✽ **در منثور تنبیہ** ✽ جاننا چاہیے
صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہی ایک چیز سے کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا
اوپر باعث نفس کے وقت مقابلے کے اور شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدے کے اور ثابت رہنا
اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکے سے اور عوارف مین لکھا ہی کہ فضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام
مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر
نفل سے صبر کرنا ہی فقر و شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمے پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال
و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی ✽ اور صبر بھی باوجود کثرت
اقسام کے استعمال مین مخصوص ہی ساتھ صبر کرنے کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ✽
صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ جزع فزع اور تاسف کے عبادت نہین میسر ہو سکتی
اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہی صبر کرنے پر ایک تو فتح پانا ہی دشمنون پر ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ
لِلْمُتَّقِيْنَ ✽ پس صبر کر بلا شبہ انجام بخیر ہی متقیون کے لیے اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسا کہ فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا ✽ اور تیسرے مقدم و امام ہونا ہی جیسا کہ فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ
بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ✽ اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی جیسا کہ فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ
اور پانچوین بشارت ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور خوشخبری دے صبر کرنے والون کو ✽ اور چھٹے محبت خدا تعالی کی ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ✽ بلا شبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی کہ فرمایا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہ لوگ جزا دیے جاوینگے بالاخانے بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین بزرگی اور سلام پہونچتا ہی اللہ تعالی
کی طرف سے کہ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی تم پر بسبب صبر کرنے تمھارے کے اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہی کہ
فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ سوائے اسکے نہین کہ پورے دیے جاوینگے صابر ثواب بے حساب پس
کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ کے حاصل کرنے مین اور اوسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا
نفس کا ہی جزع سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سے بطریق قطع اور حکم
کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے اسمین کہ جو کچھ مقدر ہی جزع فزع سے متغیر نہین ہوتا
اور نہ کم و بیش اور نہ مقدم و موخر اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جاننا چاہیے کہ صبر چار قسم پر ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر ہی دوسرے صبر کرنا گناہون کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے یعنی زائد حاجت سے اور چوتھے صبر کرنا اوپر
شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سے امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے
اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع فزع کریگا سب نعمتون سے محروم رہیگا اور عبادت

نہین کر سکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کریگا بھی تو بسبب نہ صبر کرنے کے نابود ہو جائیگا ٭ بحر ٭ کہا بعضون نے کہ صبر تین قسم پر ہی
ایک تو صبر عوام کا اور وہ روکنا نفس کا ہی جزع فزع سے ناگوار چیز پر اور دوسرا صبر خواص کا اور وہ یہ ہی کہ تلخی و سختی کو پی جاوے بغیر
تیوری چڑھانے کے اور تیسرا صبر اخص الخواص کا اور وہ یہ ہی کہ لذت پاوے ساتھ بلا کے اور اسی سے ہو پہنچتا ہی مرتبۂ شکر اور نہایت رضا بالقضا
کو اور وارد ہوا ہی کہ عبادت کر اسکی رضا پر پس اگر نہو سکے تجسے تو صبر کرنا اوس چیز پر کہ مکروہ جانتا ہی اوسکو خیر کثیر ہی فرمایا اللہ تعالی
عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم
لا تعلمون ○ یعنی بسا اوقات یہ ہی کہ مکروہ رکھتے ہو تم ایک چیز کو حال آنکہ وہ بہتر ہوتی ہی تمھارے لیے اور بسا اوقات یہ ہی کہ دوست
رکھتے ہو تم ایک چیز کو حال آنکہ وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے اب جاننا چاہیے کہ اسی کو مقام رضا کا ادنی ہین
اور بیا علی مقام سلوک کا ہی جیسے تو بادلی مقام سلوک کا ہی اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی فوق مقام رضا کے قدمگاہ نہین ہی
مگر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تلخی ظاہر کی منافی حلاوت باطن کے نہین اگر کسیکا معشوق اوسکو مارے تو ظاہر مین تو چوٹ لگے
لیکن ضرب الحبیب زبیب اوسکو راحت ایسی ہو سختی ہی کہ اوسیکا دل جانتا ہی نفحات (نام کتاب ہی ۱۲) مین لکھا ہی کہ ایک بزرگ
عیادت کو گئے دوسرے بزرگ کی دیکھا تو تمام رانین اونکی سوج رہی ہین اور اون مین کیڑے پڑے ہین اور پیپ لہو
جاری ہی پوچھا کیا حال ہی بولے دیکھ لو جو حال ہی لیکن ابتک رب انی مسنی الضر نہین کہا ہی٭

سورۃ محمد مدنیۃ وھی ثمان او تسع وثلاثون آیۃ الا وکاین من قریۃ الایۃ واربعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲) ہی اسلیے کہ ابتدا ہی مین اسکے حضرت کا اسم مبارک ہی صلی اللہ علیہ الف الف صلوات ابدا ابدا وسلم
اور اسکا نام سورۂ قتال بھی ہی اسلیے کہ اسمین قتل و قتال کا بہت مذکور ہی اور یہ سورت مدنی ہی سوا ے آیت وکاین من قریۃ الخ
کے یا مکی ہی اور اوتری ہی یہ بعد سورۂ حدید کے اور آیتین اسمین اڑتیس ۳۸ ہین یا انتالیس ۳۹ اور کلمات اسمین پانسو اٹھاون ۵۵۸ ہین
اور حروف اسمین دو ہزار چار سو پچہتر ۲۴۷۵ اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ حدید کے اور مناسبت اس سورت کو اوپر کی سورت کے ساتھ
یہ ہی کہ اوسکے اخیر مین تنبیہ کفار کی مذکور ہی اور اسکے اول مین اور طرح بطرح سے مضمون انکے آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم ○

جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیے اوسنے اونکے کیے ٭ مو ٭

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا لوگون کو راہ خدا سے نابود کیے خدا نے اعمال انکے ٭ فتح ٭ وہ لوگ جو منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے
کھو دیے اوسنے اونکے کیے ٭ مو ٭ کفروا وصدوا عن سبیل اللہ کے معنی ہین اعراض کیا اور باز رہے داخل ہونے سے
اسلام مین یا باز رکھا اور ونکو اسلام سے اور وہ کھانا کھلانے والے ہین روز بدر کے یا مراد ہین اہل کتاب یا عام ہر شخص کے حق مین ہی کہ
جو کفر کرے اور روکے اسلام سے نابود کیے یعنی باطل کیے اعمال اونکے اور نہ قبول کیے اور اعمال سے مراد وہ کام ہین کیے حالت کفر مین
قسم صلۂ رحم سے اور کھانا کھلانے سے اور بنانے اور آباد کرنے مسجد حرام کے سے یا اعمال سے مراد بد خواہی اور مکر کرنا ہی رسول خدا
سے اور روکنا اللہ کی راہ سے ٭ مع ٭ مراد اوسنے سردار قریش کے ہین مانند ابو جہل اور نضر وغیرہ کے کہ صفت کھانا کھلانے کی اور
صلۂ ارحام کی اور چھڑانے قیدیون کی اور محافظت حقوق ہمسایہ کی اور اچھی طرح کرنے ضیافت کی رکھتے تھے سب یہ اعمال خیر اونکے

بسبب ایمان لانے کے نابود ہوئے اور بعضون کے نزدیک مراد مکر وکید کرنا کفار کا ہی ساتھ رسول خدا کے اوسکو باطل کیا
اللہ تعالیٰ نے بلکہ اولٹے وہی اوسکے وبال مین گرفتار ہوئے ٭ **بحر من المعالم وغیرہ** ٭

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ

اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

اوسنے اوتارین اونکی برائیان اور سنوارا اونکا حال ٭ مو ٭

اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کیے کام اچھے اور معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ سچی ہی آئی اونکے پروردگار سے دور کین اوسنے برائیان اونکی اور سنوارا حال اونکا ٭ **فتح** ٭ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے اوسنے اوتارین برائیان اونکی اور سنوارا اونکا حال ٭ **تفسیر** ٭ پہلے زمانے مین سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہی اب سچا دین یہی ہی اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہین اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہی کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہی کہ نیکی برباد اور گناہ لازم ٭ مو ٭ وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کتنے ایک لوگ ہین قریش سے یا انصار سے یا اہل کتاب سے یا عام معتقد ہوئے اوس چیز کے الخ کہ وہ قرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ دین محمد کا وہی حق ہی اسلیے کہ نہین منسوخ ہوگا اور وہ ناسخ ہی اور دینون کا دور کین بسبب ایمان اور عمل صالح اونکے کے برائیان جو کچھ کہ تھین قسم کفر اور معاصی سے بسبب رجوع کرنے اونکے کے اونسے اور بسبب توبہ کرنے اونکے کے اور سنوارا احوال اونکا ساتھ توفیق دینے کے امور دین مین اور ساتھ مسلط کرنے کے دنیا پر بسبب کرنے مدد و تائید کے ٭ عا ٭

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹھی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

اللہ لوگون کو اونکے احوال ٭ مو ٭

یہ بسبب اسکے ہی کہ کافرون نے پیروی کی جھوٹی بات کی اور مومنون نے پیروی کی دین سچے کی کہ جانب پروردگار اونکے سے ہی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا واسطے لوگون کے مثالین اونکی ٭ **فتح** ٭ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال ٭ مو ٭ **تفسیر** ٭ ذٰلک مبتدا ہی اور ما بعد اوسکا خبر اوسکی یعنی یہ امر کہ وہ نابود کرنا اعمال ایک فرقے کا ہی دونون فریق مین سے اور دور کرنا برائیون کا دوسرے فریق کا ہی ہوا بسبب اتباع کافرون باطل کا کہ وہ شیطان ہی اور بسبب اتباع مومنون حق کا کہ وہ قرآن ہی اسی طرح یعنی مثل اس بیان کے بیان کرتا ہی اللہ لوگون کے لیے مثالین اونکی یعنی احوال اونکے کہ کافرون کے عمل نابود کیے جاوینگے اور مومنون کے گناہ بخشے جاوینگے ٭ جلا ٭ **تنبیہ** ٭ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ کفر کرنا اور اللہ کی راہ سے روکنا سبب ہی نابود ہونے اعمال کے اور ایمان لانا اور اچھے عمل کرنے سبب ہین دور ہونے برائیون کے اور سنورنے حال کے پس جب تک کہ خوف الٰہی اور مجاہدہ نفس کا نہ اختیار کریگا نہ بچیگا کفر اور نابود ہونے عمل کے سے اور نہ ایمان حاصل ہوگا اور نہ اعمال نیک کریگا کہ جنسے برائیان دور ہون پس اقتضائے عقل یہی ہی خوف الٰہی اپنے مین پیدا کرے اور مجاہدہ نفس کا اختیار کرے تا دین و دنیا کی بلائین دفع ہون اور نعمتین دارین کی ہاتھ لگین چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہی مَنْ لَمْ يَخْشَ اللّٰهَ لَمْ يَنْجُ مِنْ زَلَّةِ اللِّسَانِ وَمَنْ لَمْ يَخْشَ قَدَمُهٗ عَلَى اللّٰهِ

ربع

لم ینج قلبه من الحرام والشبهة ومن لم یکن عن الخلق آیسا لم ینج من الطمع ومن لم یکن حافظا عمله لم ینج من الریاء ومن لم یستعن بالله علی احتراس قلبه لم ینج من الحسد ومن لم ینظر الی من هو افضل منه علما وعملا لم ینج من العجب ومن لم یجاهد نفسه فی طاعة الله لم ینج من ابطال العمل ✣

منبہات ✣ یعنی جو نہ ڈرا خدا سے نہ نجات پائی لغزش زبان سے اور جو نہ ڈرا اللہ کے سامنے کھڑے رہنے سے نہ نجات پائی اوسکے دل نے حرام و شبہے سے اور جو نا امید نہوا خلق سے نہ نجات پائی طمع سے اور جسنے نہ محافظت کی اپنے عمل کی نہ نجات پائی ریا سے اور جسنے مدد نمانگی ساتھ اللہ کے اوپر نگہبانی دل اپنے کے نہ نجات پائی حسد سے اور جسنے نہ دیکھا طرف اوسکے کہ وہ افضل ہی اوس سے علم اور عمل مین نہ نجات پائی عجب سے اور جسنے مشقت مین نہ ڈالا اپنے نفس کو اسکی اطاعت مین نہ نجات پائی نابود کرنے عمل سے ✣

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ۬ ذٰلِكَ ۛؕ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

سو جب تم بھڑو منکروں سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کتاو ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا راچھہ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے پر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیئے ✣

پس جب صفِ جنگ باندھو تم ساتھہ کافرون کے مارو تم گردنین تا وقتیکہ خونریزی بہت کی تمنے اونمین پس محکم کرو تم قید کو یا پھر از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے یا کچھہ مال بعوض لینا یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یعنی جنگ موقوف ہو اور احتیاج ہتیار کی نرہے واللہ اعلم یہی حکم اور اگر چاہتا خدا آپ بدلا لیتا اونسے ولیکن چاہتا ہی کہ امتحان کرے بعض تمھارے کو ساتھہ بعض کے اور وہ لوگ کہ قتل کیے گئے راہ خدا مین پس نابود نہین کریگا خدا عمل اونکے ✣ **فتح** ✣ سو جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کتاو ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا راچھہ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے پر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے ✣ **موضح** ✣ مارو تم گردنین گردنون کے مارنے سے مراد ہی قتل کرنا نہ یہ کہ واجب ہی مارنا گردنون کا خاص کر نہ سوا اوسکے اور اعضا کا چونکہ قتل کرنا انسان کا اکثر ہوتا ہی ساتھہ مارنے گردن اوسکی کے پس ہی مراد اس سے قتل کرنا اگرچہ مارا جاوے غیر گردن اوسکا پس محکم کرو تم قید کو یعنی بندھن وغیرہ قیدیون کے تا کہ بھاگ نجاوین تمھارے پاس سے یا از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے الخ یعنی بعد قید کرنے تمھارے کے اونکو اور معنی یہ ہین کہ اختیار ہی بعد قید کرنے کے چاہے احسان کی راہ سے چھوڑ دے اونکو اور چاہے کچھہ مال عوض مین لیکر چھوڑے اور حکم مشرکین کے قیدیون کا ہمارے نزدیک قتل ہی اور بندی مین پکڑ لینا اور از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا جو مذکور ہین اس آیت مین منسوخ ہین ساتھہ قول اللہ تعالی کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ اسلیے کہ سورہ براءت اخیر مین نازل ہوئی ہی اور مجاہد سے ہی کہ نہین اب منّ اور نہ فدا یعنی از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا یا مراد ساتھہ منّ کے یہ ہی کہ منت رکھی جاوے اونپر ساتھہ ترک کرنے قتل کے اور بندی مین پکڑ رکھنے کے یا منت رکھی جاوے اونپر اس طرح کہ چھوڑ دیے جاوین بسبب قبول کرنے اونکے کے جزیے کو اور مراد فدا سے یہ ہی کہ مومن جو قید مین مشرکون کی پھنس گئے ہون اونکے عوض مین قیدی مشرکین کے چھوڑے جاوین جیسا کہ طحاوی نے مذہب امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا ہی

اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مشہور یہ ہی کہ امام ابو حنیفہ نہین قائل ہین فداء کے نہ ساتھ مال کے اور نہ ساتھ غیر اونکے کے
تاکہ پھر ہتیار چڑھیاوین وہ ہمپر لڑنے کو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہی امام کو ایک امر کا چار امرون مین سے قتل اور غلامی مین
رکھنا اور عوض ساتھ قیدیون مسلمین کے اور منّ اور یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے اور بعضون نے کہا اوزار ہا کے معنی ہین آثامہا
یعنی یہان تک کہ ترک کرین اہل حرب کہ وہ مشرک ہین شرک اپنا یعنی مسلمان ہو جاوین اور لفظ حتّی نہین خالی ہی اس سے کہ متعلق ہو ساتھ ضرب
و شد کے یا ساتھ منّ و فداء کے پس معنی بر تقدیر دونون متعلقون کے نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہین کہ وہ ہمیشہ اسی حکم پر رہین یہان تک
کہ نہو حرب ساتھ مشرکون کے اور یہ بات کب ہوگی کہ جب باقی رہے اونکے لیے شوکت اور بعضون نے کہا جب اوترین عیسیٰ علیہ السلام اور نزدیک
ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جب کہ متعلق کیا جاوے حتّی ساتھ ضرب و شد کے پس معنی یہ ہین کہ وہ قتل کیے جاوین اور قید کیے جاوین یہان تک
کہ رکھے جنس ضرب اوزار یعنی ہتیار وغیرہ اور یہ اوسوقت ہی کہ نہ باقی رہے شوکت واسطے مشرکون کے اور جسوقت کہ تعلق کیا جاوے حتّی
ساتھ منّ اور فداء کے پس معنی یہ ہین کہ منت رکھی جاوے اونپر اور عوض دیے جاوین یہان تک کہ رکھدے جنگ بدر ہتیار اپنے مگر یہ کہ
تاویل کیے جاوین منّ اور فداء ساتھ اوس تاویل کے کہ ذکر کی ہی ہمنے خدا آپ بدلا لیتا اونسے یعنی بغیر قتال کے ساتھ بعض اسباب ہلاک کے
مانند خسف یا زلزلہ وغیرہ کے ولیکن حکم کیا تمکو ساتھ قتال کے تاکہ امتحان کرے بعض تمھارے کو ساتھ بعض کے یعنی کفار کے قتال مین پس جو
قتل کیا جاوے تم مین سے اوسکو جنتی کرے اور جو قتل کیا جاوے اونمین سے اوسکو دوزخی کرے اور آیت والذین قتلوا الخ نازل ہوئی
روز احد کے اس حال مین کہ بہت مسلمان قتل کیے گئے اور زخمی ہوئے + ف ل ب ج + ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
کے فاما منا بعد واما فداء کہ کہا یہ منسوخ ہی نسخ کیا اسکو اس آیت نے فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا
المشرکین آخر آیت تک + بعد اسکے بعینہ یہی مضمون قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی + اور ضحاک اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
فاما منا بعد واما فداء کہا کہ نسخ کیا اسکو اس آیت نے اقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم + اور روایت مین ہی
مجاہد سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے صغیر اور عورت اور شیخ فانی کے سے + در منثور + یہان تک کہ رکھے
جنگ ہتیار اپنے یہی حکم لگا رکھو اسکو یہان تک کہ جنگ موقوف ہو اور اسلام سب جگہ پہونچے یا غالب آوے + اور حدیث شریف
مین ہی کہ آخر قتال امت میری کا ساتھ دجال کے ہی اور حکم منّ اور فداء کا منسوخ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سیف سے یا مخصوص
ہی ساتھ جنگ بدر کے اور اب سوائے قتل یا استرقاق کے اور کچھ جائز نہین ہی یعنی بعد اونکے قیدی ہونے کے از راہ احسان کے بلا عوض چھوڑ دینا
یا کچھ لیکر چھوڑ دینا جائز نہین ہی اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے یہ آیت محکمہ ہی اور امام مختار ہی بیچ حق اسیرون کفار
کے درمیان اسیر رکھنے یا چھوڑ دینے کے بے عوض یا بعوض مال کے یا بعوض بندی مسلمانون کے جو کچھ کہ مصلحت دیکھے سو عمل مین لاوے اور
اپر عقد ذمہ بھی ساتھ اونکے نزدیک امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کے روا نہین ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے جائز ہی اور وہ آزاد
ہو جاتے ہین بعد عقد کے + بما نزل علی محمد کی تفسیر مین کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی نہ مخالفت کی
اونھون نے قرآن کی کسی چیز مین اور سنوار احوال اونکا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بچایا اونکو ایام حیات اونکے مین یعنی یہ اصلاح عود کرتی ہی
طرف اصلاح اعمال اونکے کے یہان تک کہ نہ نافرمانی کرین حتی اذا اثخنتموہم کے معنی ہین مبالغہ کیا تمنے قتل مین اور غالب آئے تم
اونپر پس حکم کرو تم قید کو تاکہ نہ بھاگ جاوین وہ تمھارے پاس سے اور قید کرنا ہو بعد مبالغہ کرنے کے قتل مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی ما کان
لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض + نہین لائق ہی نبی کو یہ کہ ہون اوسکے لیے قیدی یہان تک کہ بہت خونریزی
کیجاوے زمین مین + پھر از راہ احسان کے خلاصہ بعد اسکے یعنی بعد قید کرنے کے چھوڑ دینا یونہین بلا عوض اور یا کچھ مال لیکر چھوڑنا اور اختلاف کیا ہی

علماء نے بیچ حکم اس آیت کے پس کہا ایک قوم نے کہ یہ منسوخ ہی ساتھ قول اللہ تعالی کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
اور طرف اس قول کے گئے ہین قتادہ اور ضحاک اور سدی اور ابن جریج اور یہی قول اوزاعی اور اصحاب رای کا ہی کہا اونہون نے
نہین جائز ہی من اوسیر کہ واقع ہو قید مین کفار سے اور نہ فدا اور گئے ہین اور علما طرف اسکے کہ یہ آیت محکمہ ہی اور امام اختیار رکھتا ہی
بیچ حق مردون عاقلین کے کفار سے جب کہ پڑین وہ قید مین درمیان قتل کرنے یا استرقاق یا من یا فدا کے اور گئے ہین طرف اسکے
ابن عمر اور یہی کہا حسن اور عطا نے اور اکثر صحابہ اور علما نے اور یہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہی کہا ابن عباس
نے جب کہ بہت ہوئے مسلمان اور خوب غلبہ ہوا اونکا نازل کی اللہ عز وجل نے بیچ حق قیدیون کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً اور
یہی صحیح تر ہی اور مختار ہی اسپر عمل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفا نے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلے
کا ہی کہا جاتا تھا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی ایک شہر کا پس باندھ دیا اوسکو لشکریون نے ایک ستون سے ستونون مسجد نبوی کے سے
پس نکلے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا مجہہ کو کیا حال
کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگے تم یعنی مجکو قتل کروگے خون والے کو یعنی اوسکو کہ
مستحق قتل ہی پس اسمین اقرار ہی اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہی کہ اوسکو مارو گے کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلا لیگی پس اسمین دعوی ہی اپنی
ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے قدردان پر یعنی سلوک اور اوسکا بدلا میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ
مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہان تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت نے کیا ہی
نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا اوسنے کہ نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مینے واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل
کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو اوسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مینے
واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے
مال سے جسقدر چاہو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ کہجور کے درختون کی طرف کہ نزدیک تھے مسجد کے
پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ای محمد
قسم خدا کی نتھا روی زمین پر کوئی مونہہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے مونہہ آپکے سے پھر بالتحقیق ہو گیا یعنی اب مونہہ تمہارا
محبوب تر سارے مونہون سے طرف میرے قسم ہی خدا کی نتھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپ کا محبوب تر سارے
دینون کا طرف میرے قسم ہی اللہ کی نتھا کوئی شہر مبغوض تر طرف میرے شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرون کا طرف
میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکی کہ تجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنے کو
پس جب آیا ثمامہ مکے مین کہا اوسکو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بددین نہین ہوا مین قسم ہی اللہ کی نہین پہونچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہان تک کہ اذن دین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کی بخاری نے + اور اَوْزَارَهَا کے معنی ہین اثقالہا و احمالہا یعنی یہان تک کہ رکہدین اہل حرب
ہتیار پس باز رہین لڑائی سے اور اصل وزر کی وہ چیز ہی کہ اوٹہاتا ہی اوسکو انسان پس ہتیارون کو اوزار اسلیئے کہا کہ وہ اوٹہائے جاتے ہین

اور بعضون نے کہا اور زار سے مراد گناہ ہین یعنی یہان تک کہ رکھین رکھنے والے گناہ اپنے یا ین ہیچ کہ توبہ کرین کفر سے اور ایمان لاوین اللہ اور
رسول پر اور بعضون نے کہا یہان تک کہ رکھ دے یعنی دور کردے لڑائی اور قتل کرنا تمھارا بوجھ مشرکون کا اور برے اعمال انکے یا ین ہیچ کہ مسلمان
ہوجائین اور معنی آیت کے یہ ہین کہ خوب قتل کرو مشرکون کو یہان تک کہ داخل ہون سارے دین والے اسلام مین اور ہو تمام دین اللہ ہی کے لیے
پس نہو بعد اوسکے جہاد اور نہ قتال اور یہ وقت اوترنے عیسی بیٹے مریم کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ جہاد جاری ہی اوس وقت سے کہ مبعوث کیا مجکو اللہ نے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر امت میری کے دجال سے ÷ معا ÷

سَیَهۡدِیهِمۡ وَیُصۡلِحُ بَالَهُمۡ ۝ وَیُدۡخِلُهُمُ ٱلۡجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمۡ ۝

اونکو راہ دیگا اور سنوار دیگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کرادی ہی وہ اونکو ÷ ق ÷

راہ دکھاویگا خدا اونکو اور نیک کریگا حال اونکا اور داخل کریگا اونکو بہشت مین کہ شناسا کیا ہی اونکو ساتھ اوسکے ÷ فتح ÷ اونکو راہ دیگا
اور سنوار دیگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہی وہ اونکو ÷ تفسیر ÷ جب تک کافرون کا زور نہین ٹوٹا تب تک
قتل ہی چاہیے اور جب زور ٹوٹ چکا قید بھی کفایت ہی تا ڈر کر مسلمان ہون یا احسان کر کر چھوڑ دیجیے تو ہمیشہ احسان مانین اور دین کی
محبت آوے یا پھر فدائی لیکر چھوڑے تو دو فائدے اب اختلاف ہی کہ کافر قید مین آوے تو پھر اوسکو اپنے گھر جانے دیجیے یا نہین اگر چھوڑے تو
اس طرح کہ رعیت ہوکر رہے ÷ معا ÷ راہ دکھاویگا یعنی جنت کی یا طرف ثواب کے بیچ جواب منکر ونکیر کے اور نیک کریگا حال اونکا یعنی
راضی کریگا اونکے خصمان یعنی مدعیون کو اور قبول کریگا اعمال اونکے شناسا کیا ہی مجاہد سے ہی کہ معلوم کروادیگا اونکو مکان اونکے جنت مین تا کہ
نہ محتاج ہون پوچھنے کے یا خوشبودار کیا ہی بہشت کو اونکے لیئے ÷ مل ÷ راہ دکھاویگا یعنی دنیا مین ہدایت دیگا اعمال نیک کی اور
آخرت مین راہ دکھاویگا درجات کی شناسا کیا ہی الخ یعنی تعریف کی ہی اونکے لیے بہشت کی تا مشتاق ہوکر اعمال واجب کرنے والے
اوسکے کرین اور یا پہلے داخل ہونے سے بہشت مین منازل اونکے اونکو دکھاویگا تو مانند گھرون دنیا اپنے کے وہان داخل ہونگے ÷ معا
وبحر ÷ تنبیہ ÷ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جہاد اور اللہ کی راہ مین شہید ہونا عجب عمدہ چیز ہی روایت ہی معاذ سے کہ کہا کہا مینے
یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے
اور تحقیق یہ البتہ آسان ہی جسپر آسان کرے اللہ اور پر اوسکے وہ یہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدھا کر نماز
کو اور دے زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی نوافل کہ جنکے سبب سے بھلائی
کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہی یعنی مٹا دیتا ہی گناہ کو جیسا
بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمۡ عَنِ
الۡمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہونچے یعملون تک پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو سر کام کا یعنی اصل اور سرا اور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود
نہین پکڑتا جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی
کوہان اوسکے کی کہ دین اوس سے بلند ہووے کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی یعنی شہادتین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے
اصل دین کی اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہی
ان سبکی کہا مینے بتلائیے یا نبی اللہ پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پس کہا مینے ای نبی خدا کے
اور کیا تحقیق ہم پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماں تیری ای معاذ اور نہین گرا دین گی
لوگون کو یعنی اکثر بیچ آگ کے اوپر موہنہ اونکے کے یا فرمایا اوپر ناکون اونکی کے مگر باتین زبانون اونکی کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے
یعنی اور ساتھ اوس چیز کے کہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے تو لازم
اللہ پر یعنی از راہ فضل کے بحسب وعدے کے کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے گروہ والا آخر ایمان کافی ہے
مطلق دخول کے لیے جہاد کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنے وطن مین کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے
کہا صحابہ نے کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین طیار کیا اونکو اللہ نے واسطے جہاد کرنے والون کے اللہ کی راہ
مین درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہی جیسا آسمان و زمین کے درمیان ہین پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجۂ عالی تو مانگو اللہ سے
فردوس اسلیے کہ تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتون کی اور اوپر اوسکے عرش
رحمن کا ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس سے بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کی کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی
ہین نقل کی یہ بخاری نے ✣ ف ✣ اسمین ذکر نماز و روزے کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ ان دونون کی شان بہت
بڑی ہی اور بسبب واجب ہونے اونکے کے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوۃ کے کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت
رکھتا ہو اور بیٹھا رہے الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے
عہ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ
اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✣ اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ
اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✣ یعنی ضامن ہوا اللہ واسطے اوس شخص کے کہ نکلا
اوسکی راہ مین جہاد کے لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا
اوسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت
کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی سابقین کے ساتھ بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے
پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہی اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ✣ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتا
ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقرا خوش نہین ہونے کے نفس اونکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا
ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اوسپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا ہی راہ خدا مین قسم ہی خدا کی البتہ دوست رکھتا ہون
یہ کہ مارا جاؤن مین راہ خدا مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر
مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدا پاؤن ✣ ف ✣ یعنی
مین جو ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جہاد مین نہین جاتا سو جب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو خواہ مخواہ بعضے مسلمان پیچھے رہجاتے
اور جدا ہوتے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اونکو اوسپر سوار کر کے ہمراہ لے جاؤن اور مسلمان
بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین و گرنہ محبت
جہاد کی مجکو اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ✣ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رِبَاطُ يَوْمٍ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✣ یعنی چوکیداری کرنی ایک دن کی راہ خدا مین بہتر ہی دنیا سے
اور تمام چیز سے کہ دنیا پر ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سے کہ خرچ کیا جاوے راہ خدا مین یا اجر اوسکی بہتر ہی دنیا سے اور اوس تمام چیز

قندیلین ہین لٹکائی گئین نیچے عرش کے کہ بمنزلہ گہونسلون کے ہین میوہ کہاتے ہین بہشت سے جہان چاہتے ہین پھر ٹھکانا پکڑتے ہین طرف
اون قندیلون کے پس جہانکتا ہی طرف اونکے پروردگار اونکا جہانکنا اور فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کچھہ عرض کرتے ہین شہدا کس چیز کو چاہین ہم
اس حال مین کہ ہم میوے کہاتے ہین بہشت سے جہان سے چاہتے ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکے یعنی پوچھنا تین بار پس جبکہ دیکھتے ہین
نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھہ چاہین عرض کرتے ہین اے پروردگار ہمارے
چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیرے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم تیری راہ مین پس جب کہ دیکھتا ہی
اللہ تعالی کہ نہین انکو کچھہ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اونہون نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کے ہی چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ✤
ف ✤ نہین انکو کچھہ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسیکے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین
اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی
مثل پہلی ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنون مین تا مارے جاوین خدا کی راہ مین دوبارہ جواب اسکا
علمانے یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھہ موجب شکر کے بیچ مقابلے نعمت کے کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نے اونکو
حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اونکے خیال مین آتا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت و استعداد
و مناسبت کے و لیکن حق تعالی نے جانا بجریان عادت کے کہ مثل اوسیکے ہوگی پس جانا کہ حاجت اسکی نہین ہی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسے
تنبیہ ✤ لکھا ہی علمانے کہ رکھنا ارواح شہدا کا جانورون کے بدنون مین مانند رکھنے جواہر کے ہی صندوقون مین بسبب اکرام و بزرگی
اور بقصد داخل کرنے اونکے بہشت مین ساتھہ اس صورت کے نہ تعلق ساتھہ ان بدنون کے اور ساتھہ رکھنے ارواح کے جانورون کے بدنون مین
جگہہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہان کی اور دیکھتے ہین انوار وہان کے اور لذت پاتے ہین اور خوش حال ہوتے ہین
ساتھہ اسکے اور ساتھہ قرب حضرت رحمن کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه ✤ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اونکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین
کہ رجوع کرین ارواح بدنون مین اس عالم مین نہ آخرت مین اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور جنت و دوزخ کے اور اس حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی ✤ ع ✤ اور فرمایا اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ
شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ ✤ مارے جانا راہ خدا مین جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوا دین کے ✤ ف ✤ یعنی سوا حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے
لکھا ہی کہ مگر شہدا دریا کے کہ اونکے دین بھی جہاڑے جاتے ہین ✤ ح ✤ اور فرمایا مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ
مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِه رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✤ جو مانگتا ہی اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہی
اللہ اونکو شہدا کے مرتبے کو اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا سا پاتا ہی ✤ اور چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ آپکے یعنی مدینے سے غزوہ بدر کے لیے یہان تک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پہنچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے
مشرک یعنی بعد پہنچنے مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہڑے ہو تم طرف بہشت کے چوڑا اوسکا مانند چوڑاؤ آسمان و زمین کے ہی
کہا عمیر بن حمام انصاری نے بخ بخ یعنی خوب خوب پس فرمایا حضرت نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے بخ بخ کہا عمیر نے قسم ہی اللہ
کی یا رسول اللہ نہین کہا مینے یہ مگر بامید اسکے کہ ہوون مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت نے پس تحقیق تو اہل بہشت سے ہی کہا راوی نے پس نکالین عمیر نے
کتنی ایک کہجورین اپنے ترکش مین سے اور شروع کیا کہانا اونمین سے پھر کہا اگر زندہ رہا مین یہان تک کہ کہاؤن مین اپنی کہجورین یعنی
سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہی پس پھینکین کہجورین کہ تہین ساتھہ اوسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہان تک کہ شہید ہوے نقل کی یہ مسلم نے ✤

ف ؛ کھڑے ہو طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب ہو بہشت کے داخل ہونیکا کہ وہ جہاد ہی اور چوڑائو الخ مراد بیان کرنا بہشت
کی فراخی کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ خلق کے فہم مین کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہین اور تخصیص چوڑائی کی کی نہ طول کی
تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑائو ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہی عمیر سے
بدون نیت اور فکر و تامل کے مشابہ اوس شخص کے قول کے کہ ہزل و مزاح سے کہتا ہی یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اوسکو
اپنے سے کہا قسم ہی الخ اور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کھجورین کھانے کا انتظار کرون اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہووے
حاصل یہ کہ بسبب شوق حاصل ہونے شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ؛ ح ؛ ع اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ
وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؛ یعنی جو شخص مرا اور جہاد نکیا اور نہ گذرا
اوسکے دل مین خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے ؛ ف ؛ نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نکیا اور نکہا کا شکے ہوتا مین جہاد
کرنے والا پس یہ شخص مشابہ ہوا منافقون کے کہ جہاد سے رہجاتے ہین بموجب اس حدیث کے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ؛
پس واجب ہی ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے ایک عبادت کے
کرنے کی پھر مرجاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوے بغیر نیت کرنے اوسکی
اور اختلاف کیا ہی ہمارے علمانے یعنی شافعیہ نے اوس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پھر تاخیر کرے اوسکو بہ نیت پڑھنے اوسکے کے اور مرجاوے یا تاخیر کرے
حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار ہوتا ہی دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار ہوتا دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار
ہوتا ہی حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہی ؛ ع ؛ اور فرمایا جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ؛ یعنی جہاد کرو مشرکون سے ساتھ مالون اپنے کے
اور جانون اپنی کے اور زبانون اپنی سے ؛ ف ؛ زبان کا جہاد یہ ہی کہ مذمت کرے اونکے بتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے
اوپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے اونکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند اسکے کے اور دعا کرے مسلمانون کی فتح
کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی ؛ س ؛ اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ
وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ؛ فاش کرو سلام یعنی سلام علیک کرو آشنا و ناآشنا سے اور
کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتون کے یعنی بہشتین ملینگی ؛ اور فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہی اوپر
عمل اپنے کے یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کے نہین رہتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا درحالت چوکیدار
کے اللہ کی راہ مین پس تحقیق بڑھایا جاتا ہی واسطے اوسکے عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی قبر کے فتنے سے نقل کی یہ ترمذی
ابوداؤد دارمی نے ؛ ف ؛ بڑھایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہونچتا ہی اوسکو ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنے فدا کی جان اپنی اوس
چیز مین کہ عود کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمانون کے کہ وہ زندہ کرنا دین کا ہی ساتھ دفع کرنے دشمنون اونکے کے کہ وہ کفار ہین ؛ غ ؛
اور فرمایا عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ؛ دو آنکھین ہین کہ نہین لگیگی انکو آگ جہنم کی ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات
گذاری نگہبانی کرتے ہوئے راہ خدا مین یعنی رات کو نگہبانی کرتی رہین کفار سے ؛ کہا ابوہریرہ نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابیون مین سے بیچ درے ایک پہاڑ کے کہ اوسمین تھا ایک چشمہ چھوٹا سا شیرین پانی کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکے الگ ہوؤن مین
لوگون سے اور رہون اس مین ٹھہر کر درے مین پھر ذکر کی گئی یہ بات سو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق

نقل کی یہ ترمذی نے + اور فرمایا مَن لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیرِ اَثَرٍ مِن جِہَادٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیہِ ثُلمَۃٌ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ
یعنی جو شخص کہ ملیگا اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اوسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے + ف + مراد اثر سے علامت ہے یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا
مال کا یا طیار کر دینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اوسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ادنی درجہ یہ ہے کہ دل مین تو نیت ضرور ہو سو اسطے
کہ آیا ہے نیت کرنی بہتر ہے اوسکے عمل سے اور ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوس شخص پر کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ طیاری
اسباب اوسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور موید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی کہ آگے آتی ہے
ع + اور فرمایا اَلشَّہِیدُ لَا یَجِدُ اَلَمَ القَتلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُم اَلَمَ القَرصَۃِ + یعنی شہید نہین پاتا دکھ
قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا + ف + یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہے
نفس اوسکا ساتھ اوسکے ع + اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے
دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسو کا سبب خوف خدا کے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور لیکن دو نشان
پس ایک نشان اسکی راہ مین اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے + ف + ایک نشان اثر مانند قدم رکھنے کے
یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کے اثر مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پانوٗ کے بسبب وضو کے جاڑے
مین اور گھٹے پیشانی پر بسبب سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے مونہہ کی بو اور غبار آلودہ ہونے قدمون کے
حج مین ع + اور فرمایا اَلمَائِدُ فِی البَحرِ الَّذِی یُصِیبُہُ القَیءُ لَہٗ اَجرُ شَہِیدٍ وَالغَرِیقُ لَہٗ اَجرُ شَہِیدَینِ
رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ + سر چکر کہا ہوا دریا مین کہ پہنچے اوسکو قے واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا مین اوسکے لیے ثواب دو شہیدونکا ہے + ف +
ان دونون شخصون کو ثواب شہید کا اوس صورت مین ہے کہ کشتی مین بیٹھا ہو جہاد کے لیے یا طلب علم یا حج یا مانند انکے کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حاصل کرنے قوت
نفس اور نفقہ عیال کے اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہے ع + کہا ابو امامہ نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزہ پس کہا اوسنے اپنے دل مین کہ ٹھہر جاؤن اوسمین
اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا سے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ہون ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین
نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذت مطلقا و لیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین حنیفیت کے کہ آسان ہے یعنی
نہین اوسمین حرج اور مشقت زائد قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی ہاتھ مین ہے البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا
کے بہتر ہے دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہے البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارا کا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہے
ساٹھ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے + کہا ابو موسی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے
بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسی تمنے سنا ہے پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی سنا تم نے از طریق
جزم و یقین کے ہی کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان اپنی
تلوار کا اور پھینک دیا اوسکو یعنی با ارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور مارا ساتھ اوسکے یہان تک
کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے + قطعہ + بیا بیا کہ دل و جان من فدائے تو باد + سری کہ بر تن من ہست خاک پائے تو باد + اگرچہ حافظ بیچارہ
در ہوائے تو مرد + برای مردن او غم مخور بقائے تو باد + ف + دروازے بہشت کے الخ یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اس طرح کہ اوپر اوسکے
تلوارین کھڑی ہون سبب داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اوسکے ع + اور

[illegible]

بہت سی حدیثین جہاد کی فضیلت مین اور جہاد مین خرچ کرنے کی فضیلت مین آئی ہین جو چاہے مشکوٰۃ اور اوسکے ترجمے مظاہر حق مین سے دیکھلے اور شہیدونکا ثواب بیان فرماکر اب مومنون کو حکم فرمایا دین کی مددگاری کا جہاد وغیرہ کرکر ✤

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ○

ای ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جماویگا تمہارے پانون مو

ای مسلمانون اگر مدد کروگے دین خدا کی مدد کریگا خدا تمہاری اور ثابت کریگا قدم تمہارے ✤ فتح ✤ ای ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جماویگا تمہارے پانون ✤ تفسیر ✤ اللہ چاہے تو آپ ہی کافرون کو مسلمان کرڈالے پر یہی منظور نہین جانچنا منظور ہی سو بندے کی طرف سے کمر باندھنی اور اللہ کی طرف سے کام بنانا ✤ مو ✤ اگر مدد کروگے دین خدا کی اور اوسکے رسول کی مدد کریگا خدا تمہاری تمہارے دشمنون پر اور ثابت کریگا قدم تمہارے یعنی لڑائی مین ساتھ کفار کے تاکہ بھاگو نہین یا ثابت قدم رکھیگا راہ اسلام پر ✤ مل ✤

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے کیے مو

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ہلاکت ہوجیو اونکو اور نابود کیے خدا نے عمل اونکے ✤ فتح ✤ اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے کیے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ معنی تعس کے بقول بعض کے بعد اور بقول بعض کے سقوط اور بقول بعض کے خرابی اور بقول بعض کے شقاوت اور نگونساری ہین اور ابن عباس سے ہی کہ مراد تعس سے دنیا مین قتل ہی اور آخرت مین پڑنا دوزخ مین اور کہا قتادہ نے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ دیوے اوسکو کہ سوال کرے اوس سے اور مدد کرے اوسکی کہ مدد کرے اوسکے دین کی ✤ معا ✤ مل ✤ در منثور ✤ تنبیہ ✤ مددگار ہونے دین کے مجاہد ہین اور علماء باعمل اور صوفیہ کرام متشرع رحمہم اللہ کہ مددگار دین کے ہین بسبب ظاہر و باطن آراستہ کرنے خلائق کے کہا حضرت حسین بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لَوْلَا الْاَبْدَالُ لَخُسِفَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْهَا وَلَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ وَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَبَقِیَ النَّاسُ مِثْلَ الْبَهَائِمِ وَلَوْلَا السَّلَاطِیْنُ لَاَكَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَوْلَا الْحُمَقَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا وَلَوْلَا الرِّیْحُ لَاَنْتَنَ الدُّنْیَا ✤ یعنی اگر نہوتے ابدال تو البتہ دھسن جاتی زمین ساتھ اون لوگون کے جو اوسپر ہین اور اگر نہوتے نیک کار تو البتہ ہلاک ہوجاتے بدکار اور اگر نہوتے علما تو رہ جاتے لوگ مانند چارپایون کے اور اگر نہوتے بادشاہ تو البتہ کھاجاتے لوگ بعض اونکے بعض کو اور اگر نہوتے حمقا تو البتہ خراب ہوجاتی دنیا اور اگر نہوتی ہوا تو البتہ سڑجاتی دنیا ✤ منبہات ✤

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○

یہ اسپر کہ اونھون نے پسند نکیا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کردیے اونکے کیے مو

یہ سبب اسکے ہی کہ اونھون نے ناپسند کیا اوس چیز کو کہ اوتاری ہی خدا نے پس نابود کیے عمل اونکے ✤ فتح ✤ یہ اسپر کہ اونھون نے پسند نکیا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کردیے اونکے کیے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ یہ یعنی ہلاکت اور نابود ہونا اونکے عملون کا اوتاری خدا نے یعنی قرآن کہا قتادہ نے کہ آیت وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا الخ نازل ہوئی اون کفار کے حق مین کہ مارے گئے روز بدر کے اور یا یہ آیت تمام کفار کے حق مین اور تری پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے کفار کو پس فرمایا اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا الخ ✤ مل ✤ در منثور ✤

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ○

اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین + مو

کیا سیر نہین کی کفار نے زمین مین تو دیکھین کیونکر تھا انجام کار اونکا کہ پہلے انسے تھے برہم مارا اللہ نے اونکو اور کافرون کے لیے ہوناہی ہے اس عذاب کے + فتح + کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے انسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین + مو + تفسیر + کفار نے یعنی تیری امت کے کفار نے برہم مارا یعنی ہلاک کیا اونکو اور جڑ پیڑ سے اوکھیڑ مارا اور کافرون کے لیے یعنی مشرکین قریش کے لیے مانند اوس ہلاکت کے ہے + مل + پہلے انسے تھے مانند عاد و ثمود کے اور اور کافرون کے لیے یعنی اہل مکہ کو بھی ویساہی عذاب پونہچیگا اگر ایمان نہ لاوینگے + بحر +

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ○

یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہے اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی + مو

یہ بسبب اوسکے ہے کہ خدا کارساز مسلمانون کا ہے اور بسبب اوسکے ہے کہ کافرون کا کوئی کارساز نہین ہے اونکے لیے + فتح + یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہے اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی + مو + تفسیر + یہ یعنی مدد کرنی مومنون کی اور انجام بد کافرون کا اس سبب سے ہے کہ اللہ کارساز اور مددگار مومنون کا ہے اور کافرون کا کوئی مددگار نہین ہے + پھر کر کیا انجام کار دونون فریقون کا + مل + معا +

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے بہتی اونکے ندیان اور جو منکر ہین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ○

برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہے گھر اونکا + مو

تحقیق خدا داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ لیتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اور آگ جگہہ اونکی ہے + فتح + مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے اونکے بہتی ندیان اور جو منکر ہین برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہے گھر اونکا + تفسیر + جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاوین دفع حاجت کو + مو + فائدہ لیتے ہین ساتھ متاع حیات دنیا کی چند روز اور کھاتے ہین غافل بے فکر عاقبت سے جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اپنے چرنے کی جگہہ غافل اوس چیز سے کہ پیش آنے والی ہے اونکو نسیم نحر اور ذبح سے + مل + فائدہ لیتے ہین دنیا مین اور نہین ہے اونکے لیے ہمت سواے پیٹون اور سترون اونکے کے اور وہ غافل بیخبر ہین اوس چیز سے کہ کل پیش آنے والی ہے کہا کسی بزرگ نے اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْمُنَافِقُ يَتَزَيَّنُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ + یعنی مومن توشہ طیار کرتا ہے راہ آخرت کا اور منافق بناؤ سنگھار کرتا ہے اور کافر فائدہ اوٹھاتا ہے + معا + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کھانے تو شکر منعم کا بجالاوے اور چست و چالاک رہے طاعات مین نہ غافل کیا خوب کہا ہے کسی نے + بیت + خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست + تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست + سعدی فرماتے ہین + قطعہ + ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند + تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری + ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار + شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری + ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ کھانا کھا نہ یہ کہ کھانا تجکو کھاوے اور حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر گز وہ کھانا نہ کھاتے جسکو کسی نے غضب کے وقت کھایا ہو فرماتے تھے ایسے لقمے کی بری تاثیر ہے یعنی اخلاق رندون کے کھانے والون مین پیدا ہوتے ہین اور شیخ علاء الدولہ سمنانی

فاسئلوا الجنة الجنة... [illegible]
ولکافرین نظیرہا... مولی المؤمنین والکافرین... [illegible]

ع ۵

خدا تعالیٰ... [illegible]

فرماتے ہین کہ بے ذکر الٰہی کے غفلت مین بندہ کھانا نکھاوے کہ وہ کھانا غفلت ہی مین ہضم ہوگا پس بڑی تاثیر انسان مین لقمے کی ہوتی ہے

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝

اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار

فتح اور بہت گانون کہ قوی ترتھے تیرے گانون سے کہ جلاوطن کیا تجکو ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین کوئی مدد کرنے والا اونکا ✢ موضح اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار ✢ **تفسیر** ✢ مراد گانوئن سے گانون والے ہین اسی لیے فرمایا اَهْلَكْنَاهُمْ یعنی کتنی ہی قومین کہ وہ بہت قوی تھین تیری قوم سے کہ جنھون نے نکالدیا تجکو یعنی سبب تیرے نکلنے کے ہوئے ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین ہوا کوئی مددگار اونکا اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اونسے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے طرف غار کے التفات کیا طرف مکے کے اور فرمایا أَنْتِ أَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ إِلَيَّ وَلَوْ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ لَمْ يُخْرِجُونِي لَمْ أَخْرُجْ مِنْكِ ✢ یعنی تو محبوب تر ہی طرف میرے اللہ کے سب شہرون مین سے اور اگر مشرک نہ نکالتے مجکو تو نہ نکلتا مین تجسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الخ ✢ **معالم** ✢

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝

بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر ✢ **موضح**

کیا جو کوئی ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور مانند اونکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی ✢ **فتح** ✢ بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کے برابر اوسکے کہ جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر ✢ **موضح** ✢ **تفسیر** بَيِّنَةٍ سے مراد ہی دلیل و برہان اور وہ قرآن اور تمام معجزے ہین اور شخص اول سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مومن کہ اونکے پاس دلیل مذکور موجود ہی پروردگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار مکہ کے ہین کہ آراستہ کر رکھا تھا اونکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہین اونکو اچھا اور پیروی کی خواہشون اپنی کی بتون کے پوجنے مین حاصل یہ کہ یہ دونون برابر نہین ہوسکتے ✢ **معالم** ✢ **تنبیہ** ✢ اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا ماننا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپنے فرمایا إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ ✢ جب خوش کرے تجکو بھلائی تیری یعنی باسید ملنے ثواب کے اور بد دل و غمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہی ✢ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ پیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہی چنانچہ جگہہ پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق مشرک ہونے کا کیا ہی کہ فرمایا أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ✢ یعنی کیا دیکھا تونے اوس شخص کو کہ پکڑا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ پیروی اپنی خواہش کی چھوڑے اور پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا ہی لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ ✢ پورا مومن نہین ہوتا ہی ایک تمہارا کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت ✢ اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جا بجا حدیثون مین شرک کے کرنے سے بہت ہی منع فرمایا ہی اس لیے کہ مدار کار شرک سے بچنے ہی پر ہی ✢ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مت کر اپنے ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو نکل جانے کا تیرے اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصداً اسلیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا ہی

نماز فرض قصداً تو الگ ہو جاتا ہی اوس سے عہد و امان اللہ کا اور مت پی شراب اسلیے کہ وہ سر ہی ہر برائی کی اور بچا اپنے کو گناہوں سے اسلیے کہ
گناہونسے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین جہاد کے بھاگنے سے اگرچہ ہلاک ہون لوگ اور جب پہونچے لوگون کو موت یعنی وبا تو جمے
رہیں تُو اوسمین اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنے سے اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی واسطے ادب دینے کے یعنی دھمکاتا رہ اونکو واسطے
ادب سکھلانے کے بالکل ڈھیلی ڈوری نہ چھوڑ دے اور ڈراتا رہ اونکو اللہ کے امر و نہی کی مخالفت میں ۔ **مشکوۃ** ۔ مومن اور کفار کا
فرق بیان فرما کر اب انکی جزا اور سزا کا ذکر کرنا شروع کیا ۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ
احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گرگیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا
وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ
اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی
مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝
اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین ۔

صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے ہین متقی یہ ہی کہ اوس بہشت مین نہرین ہین پانی سے کہ بسبب دیر رہنے کے متغیر نہین ہو اور نہرین ہین
دودھ سے کہ مزہ اوسکا پھرا نہین اور نہرین ہین شراب سے لذت دینے والی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد صاف کیے ہوئے سے اور اونکے لیے
وہان ہر جنس کے میوے ہین اور اونکے لیے ہی بخشش اونکے پروردگار سے کیا یہ جماعت مانند اونکے ہین کہ ہمیشہ رہنے والے ہین آگ مین اور
پلائے جاوینگے پانی نہایت گرم پس پارہ پارہ کر ڈالیگا اونکی آنتون کو ۔ **فتح** ۔ احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین
نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گرگیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین
ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی
اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین ۔ **تفسیر** ۔ وہان کی شراب بامزہ ہی جیسے بیان کی ہمیں بہشت مین کسیکے گھر مین چار نہرین
مقرر ہین اور بعضون کو زیادہ ۔ **موضح** ۔ متقی یعنی بچنے والا شرک سے غیر آسن وہ پانی کہ جسکا رنگ بدلا ہوا اور مزہ
اور وہان کے دودھ کا مزہ نہ پھرا ہوگا جیسا کہ دنیا کے دودھ کا مزہ پھر جاتا ہی کہ کھٹا وغیرہ ہو جاتا ہی اور شراب لذیذ و خالص ہوگی کہ اوسکے
پینے سے عقل نہین جاتی رہیگی اور نہ خمار ہوگا اوس سے اور نہ درد سر اور نہ کوئی اور آفت شراب کی آفتون مین سے اور شہد صاف ہوگا نہین نکلا
ہوا ہوگا مکھیون سے کہ ملا ہوا اوسمین موم وغیرہ ۔ **حال** ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیحان اور سیحان اور فرات اور نیل سب جنت
کی نہرون سے ہین اور کہا کعب احبار نے کہ نہر دجلہ اہل جنت کے پانی کی نہر سے ہی اور نہر فرات اونکے دودھ کی نہر سے اور نہر مصر اونکی شراب کی نہر
سے اور نہر سیحان اونکے شہد کی نہر سے ہی اور یہ چارون نہرین نکلین ہین نہر کوثر سے پانی نہایت گرم بھڑکائی جاتی ہی دوزخ جیسے کہ پیدا
کی گئی ہی اور پانی اوسمین کھولا رہتا ہی جب قریب لایا جاویگا اونکے مونہون کے بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور گر پڑیگا پوست اونکے سرونکا
پھر جب پہونچیگے تو آنتون کو کاٹتا ہوا مقعد کی راہ سے نکل جاویگا ۔ **معا** ۔ **تنبیہ** ۔ مقصود جناب باری تعالی کو اس بیان سے
یہ ہی کہ لوگ رغبت کرین ایسے کامون کی کہ جنسے جنت مین داخل ہون اور بچین ایسے کامون سے کہ جنسے دوزخ مین داخل ہون پس اصل اس
سبکی اطاعت خدا اور رسول کی ہی کہ ہر کام موجب شرع شریف کے کرتا رہے اور مضمون احوال جنت و نار کا پیش نظر رکھے کہ عقائد کی کتابون
مین لکھا ہی اَلْإِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ۔ یعنی ایمان درمیان خوف اور امید کے ہی کہ اللہ کی رحمت بخشش کا امیدوار بھی رہے

اور دوزخ و قہر الٰہی سے ڈرتا بھی رہے نہ اپنے کو قطعی دوزخی جانے اور نہ معصوم و پاک و پاکیزہ ولی خدا رسید کہ ہیچو ما دیگرے نیست چنانچہ مشہور ہی کہ ہین کے گلے کو چھری بلکہ یہ سمجھے کہ مین نہایت برا ہون مگر ہان اوسکی رحمت کا امیدوار ہون کیا خوب کسی بزرگ نے کہا ہی + قطعہ گہہ رشک برد فرشتہ بر پاکی ما + گہہ عار کنند سگے ز ناپاکی ما + ایمان چو سلامت بلب گور بریم + معلوم شود پاکی و ناپاکی ما + سچ کہا جسنے یہ کہا اور حقیقت مین یہ ترجمہ ہی اس حدیث شریف کا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ + حافظ فرماتے ہین بیت عیب رندان مکن ای شیخ کزین کہنہ رباط + کس ندانست کہ رحلت بچسان خواہد بود + پس عاقل کو چاہیے کہ اسکو بھی مدنظر رکھے اور دیکھے اور غور کرے ان حدیثون سے مضمونون مین کہ لکھی جاتی ہین جنت و دوزخ کے احوال کی تا چست و چالاک ہو طاعات مین اور بچے برے کامون سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ متفق علیہ طیار کین مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکھ نے اونکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے اونکے صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اونکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی ہین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنے والون کے قسم اوس چیز سے کہ سبب ٹھنڈک آنکھ اونکے کی ہی + اور فرمایا جگہہ ایک کوڑے کی بہشت مین یعنی تھوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی + ف اس لیے کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بحسب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنے کا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور وہان کوئی اوترے نہین + ح + اور فرمایا ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی یعنی جزا اور ثواب اور مآل مین دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین سے جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اوس چیز کو کہ درمیان جنت اور زمین کے ہی اور البتہ بھر دے وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اوسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی + ف + اول روز مین الخ تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہی اگرچہ اول و آخر وقت مین نہو اور براہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اوسمین تقرب الٰہی ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور اگر ایک عورت الخ + ح + اور فرمایا بلاشبہہ بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلے سوار اوسکے سایہ کے نیچے سو برس ہنوز قطع نکرے اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ بمقدار کمان ایک تمہارے کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب اور غروب ہوتا ہی یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین + اور فرمایا بلاشبہہ مومن کے لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چکلائی اوسکی یعنی اور ایسی ہی لنبان جیسا کہ اور روایت مین ہی ساٹھہ کوس کی ہی اور ہر کونے مین اوس خیمے کے اہل خانہ ہونگے یعنی مومن کی بیبیان وغیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونے والی اور گھر والون کو اور کونون مین ہون گی پھر اگر یگا اون سب گھر والون پر مسلمان اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کے لیے چاندی کے ہین باسن اونکے اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذالک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونے کے ہین باسن اونکے اور جو کچھ کہ اونمین ہی اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اونکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے + ف + ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا کہ دو جنتین

[illegible]

فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور اوسی حدیث مین جنت کی عمارت کے وصف مین آیا ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی
پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ اول حدیث مین بیان ہے اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت
جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہے کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نے سورۂ الرحمن مین فرمایا
ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتٰن اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سے منقول
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ انتہی +
اور مؤید ہے اسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعضے نے کہا
کہ مراد جنتان سے آیت مین دو قسمین ہین جنت سے کہ ایک اون دونون کی سونے کی اور دوسری چاندی کی اور کبھی ہونگی کاملین کے لیے
دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی داہنی بائین طرف اونکے محلون کے زینت کے لیے نہ بسبب مفقود ہونے سونے کے اور یہ مراد
جنتان سے بنا بر اسکے ہے کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہے اور مؤید ہے اسکو یہ کہ دروازے جنت کے اور طبقے اوسکے آٹھ ہین جنت عدن
جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامہ اور نہین مانع لوگ یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل
ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندے کے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جاوینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور
عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی از راہ مہربانی اور تفضل رب کے اوٹھ جاوینگے اور اوسکو عیانا دیکھینگے پس + اور فرمایا بہشت
سو درجے ہین درمیان ہر دو درجے کے اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس یعنی جنت کہ اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہے
قد افلح المؤمنون کے اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس سب جنتون سے بلند تر ہے اور سب
درجے کے یعنی درجات اوسکے بلند ترین درجات کے ہین صورۃً ومعنیً جنت الفردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی اور اوپر
فردوس کے عرش ہے پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہے نقل کی یہ ترمذی نے + ف
سو درجے ہین ممکن ہے کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے بیہقی کی روایت مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بطریق مرفوع کے
عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ + یعنی شمار
جنت کے درجون کا بقدر شمار قرآن کی آیتون کے ہے پس جو کوئی داخل ہوگا جنت مین اہل قرآن سے پس نہین ہوگا اوپر اوسکے درجہ اور
ممکن ہے کہ سو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور درجے خلاف اونکے ہون یعنی کم یا زیادہ اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جنت
مین ایک درجہ ہے کہ نہین پہونچینگے اوسکو مگر مستفکر + اور فرمایا کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہے یعنی مجمع ہے کہ اوسمین صورتین ہین حسین
کی کہ ہین جمع ہونگے اوسمین بہشتی ہر جمعے مین پس چلیگی ہوا شمال کی پس ڈالیگی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبو مین اونکے مونہون
یعنی بدنون پر اور کپڑون پر پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگے حسن وجمال مین پس پھرینگے یعنی بازار سے طرف گھر والون اپنے
کے اس حال مین کہ زیادہ ہوئے ہونگے خوب صورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسے گھروالے اونکے قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے
ہمسے حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اسکی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو نقل کی یہ مسلم نے + اور فرمایا تحقیق
اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودھوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ان جماعت کے ہونگے یعنی مرتبے
مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو بارہ سوا چاند اور آفتاب کے
اور تارون سے روشن ہو اوسکے مانند ہے ایک روشن چمکتا ہوگا دل بہشتیون کے ایک شخص کے دل پر ہونگے یعنی متفق اور یکدل اور یکجان اور دوست
آپسمین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا بیچ اونکے اختلاف اونمین اور نہ دشمنی اور کینہ آپسمین ہر شخص کے لیے بہشتیون مین دو بیبیان ہونگی

حورعین سے اور معلوم ہوتا ہی گودا اونکی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت
کے ساتھ پاکی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے
اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ سنکینگے باسن انکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان اونکی سونے کی اور ایندھن اونکی انگیٹھیون کا اگر
اور پسینا اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مشک کی سی ہوگی اور خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکھنے والے
آپس مین ہونگے اور صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہین ساٹھ گز کے جانب آسمان مین یعنی درازی قد مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے +
اور فرمایا مَن یَدخُلُ الجَنَّةَ یَنعَمُ وَلَا یَبأَسُ وَلَا یَبلٰی ثِیَابُهٗ وَلَا یَفنٰی شَبَابُهٗ رواہ مسلم + یعنی جو
بہشت مین داخل ہوگا چین مین رہیگا اور محتاج نہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی [illegible]
والثبات ہی تغییر اور تبدیل اور خرابی اوسمین نہین + اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو
باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنی باقی رہا ہوا افق مین بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن
اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضون کا
پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو سوا پیغمبرون کے
فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و صحبت اونکی کے قسم ہی خدا کی [illegible]
وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا یَدخُلُ الجَنَّةَ اَقوَامٌ اَفئِدَتُهُم مِثلُ
اَفئِدَةِ الطَّیرِ رواہ مسلم + داخل ہونگی بہشت مین کتنی قومین کہ دل انکے مانند دلون پرندون کے ہین یعنی نرمی اور صفائی اور
خالی ہین حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف و ہیبت مین کہ پرند بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کے + اور فرمایا تحقیق
اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے
اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بھلائی تیرے ہی قبضۂ قدرت و ارادے مین ہی جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا
راضی ہوئے تم یعنی مجھسے کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق
عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس سے چیز
کہ دی مینے پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہی اس سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی
پس نہ خفا ہونگا مین تمپر بعد اسکے کبھی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + ف + جب مولی بندے سے راضی ہوا تو تمام نعمتین اور سعادتین
حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اثر اسیکا ہی اول پوچھا اوسنے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی تو رضا
اپنی اوسنے اوسپر مترتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندے سے رضا بندگی ہی مولی سے پس اپنے حال مین نگاہ کر
اگر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے تو جان کہ وہ بھی تجھسے راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر
پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اوس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسے راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ
رضا اوسکی اوسنے دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالی کی بزرگتر ہی بہشت سے اور اوس چیز سے کہ
اوسمین ہی جیسے کہ فرمایا وَرِضوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکبَرُ + یعنی تھوڑی سی رضامندی اللہ کی بہت بڑی چیز ہی چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو
اَللّٰهُمَّ ارضَ عَنَّا وَاَرضِنَا عَنكَ + اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاوے دوزخ کے کنارے پر سے پس گرتا چلا جاوے اوسمین ستر برس نہ پہنچے اوسکی تہا مین

قسم خدا کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دون
دروازے کے جنت کے دروازے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کے اہل
کی بیسلم نے + اور کہا ابوہریرہ رضی نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے عرض کی میں نے آنحضرت سے کہ بہشت
کس چیز سے ہی عمارت اوسکی یعنی پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص
تیز بو کا اور کنکریاں اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکے رنگ و صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کے زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا
اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور مرنے کا نہین اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی
اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے + اور فرمایا مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ + یعنی نہین ہی جنت مین
کوئی درخت مگر کہ جڑ اوسکی سونے کی ہی + ف + اور ٹہنیاں اونکی مختلف ہین کسیکی سونے کی اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی
کی یا مرصع ہین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اور اوسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے اونکے نہرین جاری ہین + اور فرمایا بہشت
مین سو درجے ایسے ہین کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ + بلندی اونکی جیسے کہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ یعنی جنت کے درجون کے بچھونے ایسے
(اور بہشت مین بچھونے بلند ۱۲)
بلند ہونگے + اور فرمایا دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی جماع کرنے سے کتنی ہی عورتون سے مثلا دس سے
عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دیا جاویگا وہ قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا
اتنی عورتون سے جماع کرنے کی + اور فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے اوسکو ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور
آلات اوسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت والی ہو جاوے بسبب اوسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و زمین کے ہی اور اگر
تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جھانکے یعنی دنیا مین پس ظاہر ہون کڑے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسا کہ
مٹا دیتا ہی سورج ستارون کی روشنی کو + اور فرمایا بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اونکی سرمہ گین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور
نہ پرانے ہونگے کپڑے اونکے + اور فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگے بدن بالون سے بے ریش سرمہ گین آنکھین
تیس برس کے یا فرمایا تینتیس ۳۳ برس کے یعنی جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس وقت مین ہی اور کہا اسماء نے
کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ
شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اوسکے سایے مین سو سوار شک کیا ہی راوی نے کہ وہ فرمایا یا یہ اوس درخت پر پتنگے ہین
سونے کے گویا کہ میوے اوسکے مانند مٹکون کے ہین + ف + سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی جنت مین اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا ہے
بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اوسکے کیا ہی اور نہین گذرا
کوئی اوس سے سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور ایک روایت مین چھٹے
آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹے آسمان مین ہو اور شاخین
ساتوین مین واللہ اعلم + ح + اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نے وہ نہر
یعنی بہشت مین نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودھ سے زیادہ اور نہایت شیرین ہی شہد سے زیادہ اوس نہر مین یعنی اوسکے کنارون مین
پرندے جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کے ہین یعنی وہ طیار رہین نحر کے لیے تاکہ کھاوین اونسے اوس نہر والے
کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تحقیق وہ پرندے متنعم اور فربہ و خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے اونکے بہشتی ہین

متنعم تر اور مترفہ تر ہونگے اونسے اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالی داخل کریگا تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت مین یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اوڑا وے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑے اور جلد پہونچا وے تجکو جہان چاہے تو مگر کہ کریگا تو یعنی مطلب یاب ہوئیگا تو حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہوگا کہا بریدہ نے پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جیسا کہ جواب دیا تھا اوسکے یار کو یعنی جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر الخ بلکہ فرمایا بطریق کلیے کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیرے لیے بہشت مین جو کچھ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری اور فرمایا اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسی صفین اونمین سے اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون سے

ف: اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دوچند ہونگے بنسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ باب شفاعت مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوؤ گے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دوچند جواب یہ کہ ہو سکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی اللہ تعالی سے وہ ہو بعد ازان زیادتی دی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اوس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اونکی کے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ اور فرمایا تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد و عورت کی پس جب چاہیگا مرد یعنی اور اسی طرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کے اور آیا ہی کہ سعید بن مسیب تابعی نے ملاقات کی ابوہریرہ سے یعنی مدینے کے بازار مین پس کہا ابوہریرہ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ جمع کرے مجکو اور تجکو بازار بہشت مین یعنی جیسے کہ جمع کیا ہمکو مدینے کے بازار مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حالانکہ وہ موضوع ہی تجارت کے لیے کہا ابوہریرہ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہی خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اوترینگے اوسمین یعنی اوسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریفتر اور بلندتر ہوگا پھر اذن دیا جائیگا اونکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنون دنیا کے سے یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعے کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعے کے نکلین پس نکلینگے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کے لیے ایک بڑے باغ مین بہشت کے باغون مین سے پس رکھے جاوینگے اونکے لیے منبر نور کے اونپر بیٹھینگے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے اور بیٹھیگا ادنی یعنی کمترین اونکا مرتبے و منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ یعنی ادنی کہ کہا ہمنے بمعنی اقل و کمتر کے مرتبے مین بنسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا ہمنے نہ متصف ساتھ دناءت و خساست کے فی نفسہ کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہوگا بیٹھے گا یہ ادنی مرتبے کا مشک و کافور کے ٹیلون پر گمان نہین لیجانے کے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اونسے از روے جگہہ کے کہا ابوہریرہ نے کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اوس دن فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کروگے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سے اللہ تعالی بے واسطہ اور اوٹھا دیگا

بردہ یہان تک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص سے اونمین سے کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے کیا یاد رکھتا ہی تو اوس دن کو کہ کیا تھا تو نے ایسا
اور ایسا یعنی اون چیزون مین سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیے ہونگے
پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تھین دنیا مین اور اس سے مراد ہین وہ گناہ کہ اونکے ارتکاب مین توڑنا عہد بیعت
کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے
تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے تھے مجسے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشے مینے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہنچا تو
اس مرتبے کو پس اوس وقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے کہ ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکے اوپر سے پھر برساویگا وہ ابر اونپر خوشبو کی
کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو وا اور آؤ طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی مینے
تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اوس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اوسکو فرشتون نے اوسمین اور آوینگے ہم اور
پاوینگے اوس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اوسکے اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اوسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکے
پس اوٹھائے جاوینگے اور دی جاوینگی ہمارے لیے اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین
اور نہ خریدی جاوینگی وہ چیزین اور اوس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا
ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبے مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور
سب فی نفسہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بنسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس سے پس نہ تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبے کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اوس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس کم رتبے پر لباس کہ
بہتر ہوگا اوسکے لباس سے کہ تھا اوسپر اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہوگا کہ نہین لائق کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین پھر پھرینگے
ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہینگی ہمکو کہ مرحبا و اہلا یعنی خوش آئے
اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجپر جمال بہتر ہی اوس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے اوسپر پس
کہینگے ہم اپنی بیویون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنے والا حالون کا ہی اور درست کرنے والا اشکالون کا
ہی اور لائق ہی اور یوہ پہنچا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کے کہ پھرے ہم اور فرمایا ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبے مین وہ شخص
ہوگا کہ اوسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین سے اور کھڑا کیا جاویگا اوسکے لیے خیمہ موتی اور
زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا انسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ انکے مسافت اور فراخی اوس خیمے کی یعنی طول و عرض مین
ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک اور فرمایا جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہو جاوینگے بہشت مین تیس
تیس برس کی ہی عمر کے زیادہ نہوینگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی اور فرمایا کہ بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی
اونکا البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی اور فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر
ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور فرمایا تحقیق بہشت مین
البتہ ایک مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھہ کانون کے کہ نہین سنین مخلوقات نے مانند اون آوازون کے کہینگی ہم
ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونگے اور ہم ہین چین کرنے والے پس نہین دیکھینگے شدت احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنے رب سے
یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونے کے خوشی و مبارکی ہو اوس کیلیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اوسکے لیے یعنی جنات عالیات مین
اور فرمایا تحقیق جو مرد کہ بہشت مین ہوگا البتہ لگ کر بیٹھیگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف

نہین پھرنے کا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اوس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماریگی وہ عورت
یعنی ہاتھ اوس مرد کے کندھے پر یعنی بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کرینگے واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورت کے
رخسارے مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر ہوگا آئینے سے اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق و
مغرب کے یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پھر جواب دیگا وہ اوسکے سلام کا اور پوچھیگا اوس عورت سے کہ کون ہے تو
پس کہیگی وہ کہ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ ف یعنی مین جملہ زیادتی سے ہون کہ وعدہ کیا تھا حق تعالی نے نیک کارون سے کہ فرمایا لَهُمْ
مَا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ یعنی بہشتیون کے لیے ہی جو کچھہ کہ چاہینگے اور ہمارے پاس ہی زیادتی اوس چیز پر کہ چاہینگے
اور فرمایا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ یعنی نیک کارون کے لیے جنت ہی اور زیادتی اور تفسیر زیادت کی رویت خدا تعالی
کی بھی کی ہی اور زیادہ اسکو اسلیے فرمایا کہ حُسنیٰ تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فضل سے جزاے اعمال مین مکلفین کے لیے
اور زیادتی مذکورہ فضل پر فضل ہی ح ۔ اور تحقیق البتہ ہوینگے اوس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کے پس پہنچیگی اون کپڑون مین
نظر اوس مرد کی یعنی پاویگی اوس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اوس لباس
کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونے کی اور بلاشبہہ اوس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی
اون تاجون سے روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی ۔ تمام ہوئین حدیثین جنت کے بیان کی مشکوۃ سے ۔ اب شروع ہوتی ہین
حدیثین دوزخ کے بیان کی مشکوۃ ہی سے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون
آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی انہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت
کرنے والی یعنی عذاب و سزا دینے مین پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر
انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزو مین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہے
اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی روز قیامت کے اس حال سے کہ اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ہر باگ کے ساتھہ ستر ستر ہزار
فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو اور فرمایا تحقیق کم سے کم دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکے لیے دو پاپوشین یعنی نیچے
قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا اون دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہے دیگ مسی نہین
گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکے حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص
سبکتر ین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ
دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو مٹکے مین رنگنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم
کیا دیکھی تھی تونے بھلائی کبھی کیا گذری تھی تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے
یعنی ذرہ سے دوزخ کے جانے مین تمام ناز نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی نہ تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از رو
محنت و غم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تونے محنت
کبھی اور کیا گذری تھی تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجھپر محنت کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مینے
سختی کبھی اور فرمایا جھگڑین آپسمین جنت و دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا
مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجمین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنی بدن مین اور مال مین اور حقیر و کم نام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے
یعنی اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور اللہ کے نزدیک اونکی

بڑی قدر ہی اور ایسے ہی لوگ اونکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین اونکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے اکثر و اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی
ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اوسمین داخل ہونگے یا مراد رکھین ضعفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنے
والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے النفس کو اور گرے ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہین داخل ہونگے جھین مگر بھولے فریب
کھا جانے والے فرمایا اللہ تعالی نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا
ہون اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہون
اپنے بندون مین سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن و کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اور وصف کمال کے اور ظاہر نہین ہوتی کسیکو وجہ
تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دونون مین سے قبیل عدل سے ہی اور دوسری
طریق فضل سے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُونَ اور ہر ایک کے لیے تم مین سے بھری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگو
سے پس اوپر دوزخ پس نہین بھرنے کی یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالی اوسمین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس اطلاق پاؤن کا حضرت
حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید او یمین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آئے ہین یہ ہی کہ اعتقاد کرے
کہ جو کچھ مراد ہی اللہ سے حق ہی اور درپی دریافت کرنے کیفیت اوسکی کے نہو مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین
تاویل کرنے والے کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ
مناسب ذات اقدس اوسکی کے ہی تا وہم تشبیہ کا نہ لاوے پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے
بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ جاویگی پس ظلم نہین کرنے کا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر اور
اوپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی
ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے + اور فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطے سہل ترین دوزخیون کے
عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سے کیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنے تئین عذاب
دوزخ سے چھٹاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا اللہ سبحانہ چاہا تھا مینے تجھسے اور حکم کیا تھا مینے تجکو ایک چیز
آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال انکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نہ کر تو ساتھ میرے کسی چیز کو پس توڑا تو نے عہد اور
فرمان برداری نکی تو نے میرے امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس اب قبول نہین کرینگا اگرچہ لاوے ساری
چیزین زمین کی اور فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو
آگ دونون زانوؤن تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک
اور فرمایا درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے اور ایک روایت مین ہی کہ دانت
کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اوسکے چمڑے کا مقدار مسافت سیر تین رات کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا
اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورت مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے
کے جہنم مین انتہی ظاہرا ان دونون حدیثون کی تطبیق مین یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون کے
ہونگے کہ روندے جاوینگے اوسمین پھر موٹے ہو جاوینگے اوسمین بدن اونکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے + اور فرمایا
جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ
سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اوسکی

مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے اوسکے کی دوزخ مین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے اور فرمایا تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی
تین کوس اور چھ کوس روندینگے اوسکو لوگ یعنی قدمون سے اور چلینگے اوس پر اور فرمایا صعود کہ قرآن مین واقع ہی سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا
ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑھایا جاویگا اوس پر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ چڑھنے اور اوترنے
مین رہیگا اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ
الْحَمِيْمِ یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند تلچھٹ کے جوش ماریگا پیٹون مین مانند جوش مارنے گرم پانی کے پس
آنحضرت نے بیچ بیان معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست اوسکے
مونہہ کا اوسمین یعنی مارے گرمی کے اور فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پیٹھیگا گرم پانی یہان تک کہ پہنچیگا دوزخی
کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکلجاویگا اوسکے دونون قدمون مین سے اور
یہی صہر ساتھ زبر صاد مہملہ اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ
بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنی ڈالا جاویگا اونکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی اوس سے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور جلائے
جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا اور روایت کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے
کہ زرد آب دوزخیون کا ہوگا درحالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک
لایا جاویگا زرد آب طرف مونہہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو
اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکلیاویگا اوسکی دبر سے
فرمایا ہی اللہ تعالی وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیگا اونکی آنتون کو اور فرمایا ہی وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ
الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگھلے ہوئے
تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونہون کو بُری پینے کی چیز ہی وہ پانی اور فرمایا لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ
كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یعنی واسطے احاطۂ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی موٹا پا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس
برس کا ہوگا اور فرمایا اگر تحقیق ایک ڈول زرداب کہ دوزخیون کے زخمون سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا اور تحقیق
آنحضرت نے پڑھی یہ آیت اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یعنی ڈرو خدا سے حق ڈرنے اوسکے کا
یعنی جیسا کہ لائق ہی یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو برائیون سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہی اسکی ساتھ قول اپنے کے ھُوَ اَنْ
يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وہ یہ ہی کہ اطاعت کیا جاوے اللہ پس نہ نافرمانی کیا جاوے اور
شکر کیا جاوے پس نہ کفران نعمت کیا جاوے اور یاد کیا جاوے پس نہ بھلایا جاوے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نے پس یہ جو تفسیر ہی کمال تقوے کی پس اسمین تو کچھ اشکال
ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس نہین ہی یہ آیت منسوخ ساتھ قول اللہ تعالی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ جیسا کہ
ذکر کیا ہی اسکو بعضے مفسرون نے اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین یعنی مسلمان ہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب
دوزخ سے اور ترک کرنا اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرت نے اس تقریب سے بعضا عذاب دوزخ کا اور ذکر کیا اوسکو راوی نے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سینہڈ کے سے ٹپکے دنیا کے گھر مین تو البتہ تباہ کر دے دنیا والون پر اوکے
اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سینہڈ خوراک اوسکی ۞ اور فرمایا دوزخی دوزخ مین تیوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے
فرمایا آنحضرت نے اور بھون دیگی کافر کے مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہان تک
کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک پاویگا ہونٹ نیچا اوسکا یہان تک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک اور فرمایا ای لوگون روؤ یعنی
خوف خدا سے پس اگر نہ رکھو تم قدرت رونے حقیقی کی تو تکلف کرو رونے مین اور تصور اہل احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق
دوزخی روینگے دوزخ مین یہان تک کہ بہینگے آنسو اونکے خون ہو کر کہ گویا کہ وہ آنسو نالیان ہونگے یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پھر
بہینگے خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکھین پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون اور فرمایا ڈالی جاویگی بھوک مسلط
ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہے پس فریاد کرینگے الم بھوک
کے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے
کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے کھانے پہلے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے پس یاد آویگا اونکو
کہ وہ اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے
اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون
اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائک کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون
ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اون چیزون کے کہ اونکے ظروف مین ہونگے قسم زرداب اور پیپ وغیرہ سے اونکے
پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ای نگہبانون دوزخ کے
اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور
دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو
ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیانکاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو
اوسوقت نہ اونکی دعا اور نہ اور کسیکی اور یہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کرنی اونکی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہی اس سے بعضے
علما نے حال انکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو
مالک کو کہ نام ہی داروغہ دوزخ کا یعنی جب مایوس ہونگے دوزخی دعا و شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے اونکے لیے تو یقین کرینگے کہ
اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یا یعنی یہ ہین کہ مانگا اونسے کہینگے کہ پکارو مالک کو بہر نوع پس کہینگے دوزخی
ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف
سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی کہ خبر دیا گیا ہون یعنی بعضے صحابہ سے
موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنے اونکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بانتظار جواب کے
عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو نجات اوس سے اپنی اسلیے کہ نہین ہی
کوئی بہتر تمھارے لیے تمھارے پروردگار سے یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری
یعنی سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمۂ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے
پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو

اِخْسَؤُا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ٭ یعنی دور رہو اور پڑے رہو دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ
ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرتؐ نے پس اوسوقت ناامید ہونگے ہر بھلائی سے دوزخی کے نگہبانون کو پکار کچھ سودمند نہوا مالک سے جاہا
کہ مارے اونکو پروردگار تعالیٰ فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین اور نزدیک
اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کہانے مین اور آہ اور واویلا کرنے مین ٭ اور کہا نعمان بن بشیرؓ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ یعنی ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے
یعنی خبر دی مینے تمکو اوسکے ہونے کی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ بچو اوس سے یہان تک کہا مینے
اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی بچو آگ سے اگرچہ ٹکڑا کھجور ہی کا دیکر سہی پس متصل و مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمۂ
مذکورہ کو اور آواز بلند سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرتؐ اس جگہہ مین کہ مین ہون سنتے آواز اونکی
بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گر پڑی کملی کالی خطدار کہ تھی حضرتؐ کے کندھون پر حضرتؐ کے پاؤن کے
پاس یعنی بسبب ہلنے کے جذبۂ الٰہیہ سے ٭ اور فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ
کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نے واسطے بیان کرنے اشارہ هٰذِهٖ کے طرف مانند کھوپری سر کے
چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حالانکہ درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پونہچے وہ شیشہ زمین کو
پہلے رات کے یعنی تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پونہچے زنجیر کی
جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تہا کو یہ شک راوی ہی اور زنجیر سے مراد وہ زنجیر ہی کہ جو کلام اللہ مین مذکور ہی اس آیت مین ثُمَّ فِيْ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ٭ پھر باندھو کافر کو زنجیر مین کہ طول اوسکا ستر گز کا ہی اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین
ڈالی جاویگی اور تھے مین سے نکالی جاویگی اور حدیث پر یہ اشکال آتا ہی کہ جب زنجیر ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سے ہوئی جواب
اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ مراد کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس کرنا
نہ چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دو ہاتھون کا ہوگا اور ہر دو ہاتھ ابعید تر ہوگا اوس مسافت سے
کہ درمیان حیرہ اور درمیان مکے کے ہی اور تھے نوف بکالی کوفے کے چبوترے مین اور حسن بصریؒ نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کون گز ہوگا
اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے
زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پونہچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازگی ہوگی اوسکی عیاذاً باللہ منہ
اور فرمایا اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ بلاشبہہ دوزخ مین ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب
رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سے دور خلق پر شدید ٭ اور فرمایا بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین
کاٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد و اثر زہر اوسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین مانند
خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم و اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور روایت ہی حسن بصریؒ سے کہ کہا
حدیث کی ہمسے ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین روز قیامت کے
پس کہا حسن بصریؒ نے اور کیا گناہ ہی آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہؓ نے کہ خبر دیتا ہون تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جب ہوئے حسن
یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حکمت انکے داخل کرنے کی بیان کرو ابو ہریرہؓ نے جواب مین کہا کہ مینے حدیث جو حضرت سے سنی تھی بیان کردی

اس سے زیادہ مجکو علم نہین اور بعضے علما نے لکھا ہی کہ سبب اونکے ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہی کہ دوزخیون کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو
اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سے ساتھ روایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف ہین اور
پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے
کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو تم جنکو پوجتے تھے اونکا یہ حال ہوا اور فرمایا نہین
داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت
یعنی واجبہ اور نچھوڑے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو تو فرمایا جبرئیل کو کہ جا اور
دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مینے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اون چیزون کے کہ طیار کی ہی
اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین یعنی ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے طیار کر رکھین ہین کہ نکسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نکسی کان
نے سنین ہین اور نکسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی
نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے
مین بسبب خوبی اور سرور اوسکے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو
پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے مراد ہین اونسے تکالیف شرعیہ قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کے
گھیرا کہ جب تک کوئی اونمین نہ پڑے بہشت کو نہ پونچے پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ
اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اوسکے
گھرا ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود
مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات مین یعنی بسبب انکے دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جب
پیدا کیا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اسکے کہ کیا ڈراونی اور بری چیز پیدا کی مینے فرمایا آنحضرت نے پس گئے
جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ
کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوگا اوسمین پھر گھیرا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت
اور گناہون کے پھر فرمایا کہ جا ای جبرئیل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا
جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی یہ شہوات و
معاصی ایسے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نکرے اور بسبب اوسکے دوزخ مین داخل نہووے اور یہ
حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ کتاب الرقاق مین اوپر گذری ہی حُفَّتِ الجَنَّةُ بِالمَكارِهِ وحُفَّتِ النّارُ بِالشَّهَواتِ یعنی ڈھانکی گئی
اور گھیری گئی جنت ساتھ ایسی چیزون کے کہ نفس کو ناگوار ہین اور ڈھانکی گئی دوزخ ساتھ خواہشون نفس کے * تمام ہوئین حدیثین جنت اور دوزخ کے
احوال کی مشکوۃ شریف سے * اب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال مومنین اور کافرین کے منافقین کا ذکر فرماتا ہی

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا
اور بعضے ان مین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا اس شخص نے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ○
یہ وہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاؤن پر

اور بعضے لوگون مین سے وہ لوگ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب باہر جاتے ہین تیرے پاس سے کہتے ہین ساتھ ان لوگون کے کہ دیا گیا اونکو علم کیا چیز کہی تہی اس
نے اب یہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھدی ہی خدا نے اونکے دلون پر اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی + فتح + اور بعضے اونمین سے ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف
یہان تک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی یہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاؤ پر + تفسیر
یعنی کند ذہن جنکو سمجھ نہ یاد + موضح + حال منافقون کا ہی کہ حاضر ہوتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین اور سنتے تھے کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور یاد نہین رکھتے تھے اوسکو اور دل اونکی طرف متوجہ نہین کرتے تھے سہل و سبک جانکر پھر جب نکلتے کہتے صحابیون علم والون سے از راہ استہزا کے کہ کیا کہا آنحضرت
نے ابھی + مل + کہا مقاتل نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے اور سرزنش کرتے منافقون کو پس جب نکلتے منافق مسجد سے تو پوچھتے عبد اللہ بن مسعود
سے از راہ تمسخر کے کہ کیا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا ابن عباس نے کہ پوچھا گیا مین ان لوگون مین کہ پوچھے گئے یعنی جیسے اور صحابہ سے پوچھتے تھے منافق
اسی طرح مجھسے بھی پوچھتے تھے + مہر کردی یعنی پس ایمان لائے اور پیروی کی خواہش نفس اپنی کی یعنی کفر اور نفاق مین + معا + پھر اونکے مقابل کا ذکر فرمایا +

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

اور جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی اوس سے سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا + معا

اور وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے زیادہ کی خدا نے اونکو ہدایت اور دیا اونکو تقوی اونکا + فتح + اور جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی
اوس سے سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا + تفسیر + یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گناہون سے بچ چلنے لگے + موضح + راہ یاب
ہوئے ساتھ ایمان اور سننے قرآن کے ہدایت یعنی علم و بصیرت یا کھولدیا سینہ اونکا اور دیا اونکو الہام یعنی مدد کی اونکی تقوے پر یا دی
اونکو جزا اونکے تقوے کی یا بیان کردی واسطے اونکے وہ چیزین کہ بچین اونسے + مل + وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے یعنی سوجھ زیادہ کی اونکو
اوس چیز نے کہ کہی رسول نے دیا اونکو تقوی اونکا یعنی توفیق دی اونکو اوس چیز کے کرنے کی کہ حکم کیا اوسکا اور یہ تقوی ہی کہا سعید بن جبیر
اور دیا اونکو ثواب اونکے تقوے کا + معا +

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

پس منتظر نہین ہین مگر قیامت کے کہ آوے اونکو ناگہان پس تحقیق آئی ہین علامتین قیامت کی پس کہان سے ہو واسطے اونکے نصیحت کرنی اونکو
جس وقت کہ آوے قیامت اونکو + فتح + اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آ کھڑی ہو اونپر اچانک کیونکہ آچکی ہین اوسکی نشانیان
سو کہان ملیگی انکو جب وہ آ پہنچی سمجھ پکڑنی + تفسیر + بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے
خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی + موضح + علامتین الخ وہ بھیجنا محمد علیہ السلام کا اور پھٹ جانا چاند کا اور
آنا دہوین کا اور بعضون نے کہا قطع ارحام اور کمی اچھے لوگون کی اور کثرت بدون کی + مل + مگر قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ما ينتظر احدكم من الدنيا الا غنى مطغيا او فقرا منسيا او مرضا مفسدا او هرما مفندا او
موتا مجهزا او الدجال فالدجال شر غائب ينتظر او الساعة والساعة ادهى وامر + معا +
یعنی نہین انتظار کرتا ایک تمھارا دنیا سے مگر تونگری گمراہ کرنے والی کا یا محتاجگی بھلانے والی کا کہ طاعت حق کی بسبب بھوک کے بھلاوے
یا بیماری فساد کرنے والی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگہان آنے والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہی کہ انتظار کیا جاتا ہی یا انتظار کرتا ہی
قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ + حاصل یہ کہ آدمی فراغت اور فرصت کو غنیمت نہین گنتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار
کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر غنا چاہتا ہی کہ طغیان لاوے اور گمراہ کرے اسیطرح

حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کی نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر چاہتا ہی کہ سب عبادتین اور بھلائیان چھوڑاوے
ایسے ہی حال اور باقی چیزون کا سمجھنا چاہیے انتہی ✤ تفسیر در منثور و مشکوٰۃ ✤ اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ
فقد جاء اشراطہا کہ تھا وجود باجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتون قیامت کے سے ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعثت انا والساعۃ کہاتین یعنی بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوئے گی قیامت یہان تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین یعنی مسجدین نمود کے لیے
بنائینگے ✤ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا فحش گو کو اور نہ بتکلف فحش بکنے والے کو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ظاہر ہو فحش اور بتکلف فحش گوئی اور برائی پہونچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتون کا
اور یہان تک کہ خیانت کرے امین اور امین پکڑا جائے خائن ✤ اور روایت کی ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین حذیفہ بن الیمان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتون قرب قیامت کے سے بہتر چیزین ہین جب دیکھو تم لوگون کو کہ فوت کرین نماز کو اور ضائع
کرین امانت کو اور کھاوین بیاج اور حلال جانین جھوٹ کو اور سہل جانین خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناوین اور بیچین دین
کو ساتھ دنیا کے اور کاٹے جاوین ناتے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹھ سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو ظلم اور بہت ہون طلاقین
اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاوے خائن اور خائن امانت دار ٹھہرایا جاوے اور سچا کیا جاوے جھوٹا اور جھوٹا کیا جاوے سچا اور بہت
بہتان زنا کا اور مینہہ سبب گرمی کا اور فرزند سبب غصے کا یعنی بسبب افعال بد کے اور بہت ہون بدلوگ اور جاتے رہین بخشش کرنے والے
اور ہون امیر اور وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جسوقت پہنین پوستین دنبے کی دل اونکے سڑے
ہوئے زیادہ ہونگے مردار سے اور تلخ زیادہ ہونگے ایلوے سے ڈھانک دیگا اونکو اللہ تعالیٰ فتنے مین متحیر ہونگے اوسمین جیسے کہ متحیر ہوئے یہود
اور ظاہر کرینگے صفرا یعنی دینار اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم اور بہت ہون گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کیے جاوین
مصحف اور صورتین کاڑھی جاوین مسجدون مین اور لنبے بنائے جاوین منارے اور خراب ہون دل اور پی جاوین شرابین اور معطل کیجاوین
حدین اور جنے لونڈی مالک اپنے کو یعنی لونڈی بچے ہونگے اور دیکھے تو ننگے پانون ننگے بدنون کو کہ ہوگئے ہین بادشاہ اور شرکت کرے
عورت اپنے خاوند سے سوداگری مین اور مشابہت کرین مرد عورتون کی اور مشابہت کرین عورتین مردونکی اور قسم کھاوین غیر خدا کی
اور گواہی دے مومن بغیر اسکے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاوے معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ فقط نفع دنیوی کے لیے
اور فقہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا کے یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور پکڑی جاوے غنیمت دولت اور امانت
غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہووے سردار قوم کا کمینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بد کرے اپنی مان کو اور نیکی کرے اپنے
یار سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہووین آوازین فاسقون کی مسجدون مین اور مقرر کیجاوین گانیین اور رواج ہو باجون کا
اور پی جاوین شرابین راہون مین اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم یعنی جسنے رشوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہون
پیادے ظالمون کے اور ٹھہرایا جاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے لحن پر پڑھین اور پہنین پوست درندون کے چمڑون کے اور لعنت کرین پچھلے اس امت کے
اول اوسکے کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصداق اسکے روافض اور خوارج ہین پس چاہیے کہ منتظر ہون لوگ نزدیک اسکے ہواے سرخ کے
اور خسف کے اور قذف کے اور اور نشانیون کے ✤ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگون نے کہ کب آویگی قیامت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہا کہ پوچھا تمنے مجھسے ایسا امر کہ نہین جانتے اوسکو جبرئیل اور نہ میکائیل ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دون مین تمکو کتنی ایک چیزون کی کہ
جب وہ ہونگی تو قیامت کے آنے مین بہت عرصہ نہین ہونے کا وہ یہ ہین کہ ہونگی زبانین نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ دنیا مین اور ظاہر ہونگے

مکان روی زمین پر یعنی بڑے بڑے مکان بناوینگے اور اختلاف کرینگے دو بھائی پس ہوگی خونریزی دونون کی بیچ آوے بیچا جاوے حکم
خدا کا یعنی رشوتین لیکر حکم خلاف حق کرینگے یا مراد بیچنے حکم خدا کے سے یہ ہو کہ مفتی اور قاضی حکم کرینگے قوانین کفار پر بسبب طمع نوکری کے
اللہ اعلم۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ علامتون قرب قیامت کے سے یہ ہی کہ ظاہر ہونگے مکان اوپر روی زمین پر اور
کاٹے جاوینگے ناتے اور ایذا دیگا ہمسایہ اپنے ہمسائے کو۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نشانیون قیامت کی سے
یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اونکے کے نزدیک امرا کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبے
نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی
عورتین یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبرگیری کرنے والا۔ کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسوقت کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا جسوقت کہ ضایع کیجاویگی امانت
پس منتظر رہ قیامت کا مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا عرضنا الامانۃ الخ
یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہی کہ تعین اوسکے وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی
لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کین ہین ازانجملہ ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہی
کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے
کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین
استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ نسل سلاطین
سے ہو اور یہ ہی خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور
امانت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت
ہوگا یہان تک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور
کم ہونے رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہان تک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے
اور صحیح اور بروایت مسلم کے یون ہی کہ فرمایا پہنچیگی عمارت و آبادی اہاب یا یہاب تک۔ اور فرمایا کہ علامتون قیامت کی سے ہی برائی
پوچھنا ہمسایون کو اور کٹنا ناتون کا اور معطل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہ کہ طلب کیجاوے دنیا ساتھ دین کے۔ اور فرمایا ہوگا اخیر زمانہ مین
ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اور اوسکو
نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار۔ اور فرمایا قریب ہی کہ فرات کھلجاوے گی گنج سونے کے سے یعنی پانی فرات کا خشک ہو جائیگا
اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات کوفے کی نہر کا نام ہی پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اوس سے کچھہ اسلیے کہ لینا
اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آگے آتا ہی۔ اور فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ کھل جاویگی فرات
پہاڑ سونے کے سے ظاہر یہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایتین متعدد ہین پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا
اور احتمال ہی کہ ہو یہ غیر اول کے اور ہو پہاڑ کان سونے کی لڑینگے لوگ اوسپر یعنی اوسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے
ننانوین اور کہیگا ہر شخص اونمین سے کہ شاید مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اور جان لونگا اپنی توقع
لڑینگے اور مارے جاوینگے۔ اور فرمایا باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے یعنی گنج مدفون مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص

اور حجاج کے زمانے تک اور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر اوپر بدلوگون کے اور نہین قائم ہونے کی قیامت یہان تک کہ ملینگے جوتر قبیلۂ دوس
کی عورتون کے اوپر ذی الخلیفہ کے کہ نام بت کا ہی یعنی اوس جا وینگی پوجنے کو انتہی + کفار کو آنے قیامت کے سے ڈراکر اب اعراض کیا اور دھر سے
اور خطاب فرمایا اپنے رسول مقبول کو تا کہ شاید اس طرح متنبہ ہون کفار +

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردون کو اور عورتون کو اور اللہ کو معلوم ہی گشت تمہاری

وَمَثْوٰىكُمْ ع

اور گھر تمہارا + مو

پس یقین کر کہ نہین ہی معبود دیگر خدا اور بخشش طلب کر واسطے گناہون اپنے کے اور بیچ حق مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے بھی
اور خدا جانتا ہی جگہہ آمد و رفت تمہارے کی اور جگہہ رہنے تمہارے کی + فتح + سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور معافی
مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردونکو اور عورتونکو اور اللہ کو معلوم ہی گشت تمہاری اور گھر تمہارا + تفسین + یعنی جتنے شہر و زمین
پھرو گے پھر بہشت یا دوزخ مین پہونچو گے اپنے گھر مین + مو + حاصل ان آیتون کا برائی بیان کرنی اوس شخص کی ہی کہ علم کی مجلس مین
آوے اور اوسکی حقیقت کے فہم کو نہ پہونچے بسبب ہجوم ہواے نفس کے اوسکے دل پر اور محتاج استفسار اور فکر کا ہووے اور ڈراتا ہی ساتھہ
قیامت کے مثل اس شخص کو واللہ اعلم + فتح + اور معنی یہ ہین کہ پس ثابت رہ اوس چیز پر کہ تو اوس پر ہی یعنی وحدانیت خدا کے علم پر اور تو
تواضع کے اور کسر نفسی کے ساتھہ بخشش مانگنے گناہ اپنے کے اور گناہون اوسکے کہ تیرے دین پر ہین اور مراد گناہ سے انبیا کے حق
مین ترک کرنا افضل کا ہی نہ کرنا برائی کا اور گناہ ہمارے کرنا برائیون کا ہی خواہ صغیرہ ہون خواہ کبیرہ جگہہ آمد و رفت الخ یعنی وجہ معاش و
تجارتون کی جگہون مین جو آمد و رفت کرتے ہو اوسکو جانتا ہی اللہ تعالی جگہہ رہنے تمہارے کی یعنی مکان یا جگہہ آمد و رفت تمہارے کی
حالت زندگی مین اور جگہہ رہنے تمہارے کی قبرون مین یا جگہہ آمد و رفت تمہارے کی اپنے کامون مین اور جگہہ رہنے تمہارے کی جنت
اور دوزخ مین پس ایسا شخص لائق ہی اسکے کہ ڈرے اللہ سے اور بچے گناہون سے اور بخشش مانگے اپنے گناہونکی اور پوچھی کسینے ابن عیینہ
سے فضیلت علم کی پس کہا کیا نہین سنا تو نے قول اللہ تعالی کا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ +
کہ حکم کیا ساتھہ عمل کے بعد علم کے + مں نکتہ + ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ سے یہان تک اشارہ ہی اسکی
طرف کہ بہرہ مند ہونا ساتھہ دنیا کے اور اختیار کرنا لذات و شہوات نفسانیہ کا اور منہمک ہونا بیچ اتباع نفس و ہوی کے منجملہ صفات کفار
سے اور دور کرنے والے خدا سے اور موجب ہلاکت کے ہین طالب حق کو پرہیز کرنا ان سب سے لازم ہی تو قرب حق سے جنت مین پونہچے + بحث +
فَاعْلَمْ الخ یعنی ہمیشہ رہ ای محمد اپنے اس علم توحید پر کہ نفع دیگا قیامت مین اور حضرت کو حکم ہوا اپنے گناہون کی بخشش مانگنے کا باوجود معصوم
ہونے ذاتونکے اسلیے کہ تا پیروی کرین اونکی امت اونکی اور حضرت نے اسپر عمل کیا کہ فرمایا اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ
یعنی بلاشبہہ مین البتہ بخشش مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار + اور مومنین و مومنات کی جو مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا اسمین بزرگی معلوم
ہولی اونکی کہ وہ ایسے ہین کہ جنکے استغفار کے لیے حکم فرمایا اونکے نبی کو اور مُتَقَلَّب سے مراد ہی پھرنا تمہارا کامون کے لیے دن کو اور
مَثْوٰی سے مراد ہی ٹھکانا پکڑنا تمہارا بستر ونکی طرف رات کو یعنی وہ جانتا ہی تمہارے سارے احوال کو اوسپر کچھہ پوشیدہ نہین پس ڈرو
اوس سے اور خطاب مومنون کو اور غیر اونکے کو ہی + ح + فَاعْلَمْ الخ کہا بعضون نے کہ خطاب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہین آپ سے
غیر اونکے اور بعضون نے کہا پس زیادہ کر علم کو اوپر علم اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ لگتا ہی ماقبل سے معنی اسکے یہ ہین کہ جب آوے اونکو قیامت

پس جان رکھ کہ نہین ہے جگہ پناہ کی اور بھاگنے کی وقت قائم ہونے اوسکے مگر اللہ ہی کی طرف اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہین
کہ پس جان لے اسکو کہ سب بادشاہتین باطل ہو جاوینگی وقت قائم ہونے قیامت کے اور نہین ہوگی بادشاہت و حکومت مگر اللہ ہی کے لیے
صعا ✦ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاۤءِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہتر ذکر
لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا استغفار ہے ✦ پھر پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ✦ اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاَكْثِرُوْا مِنْهُمَا فَاِنَّ اِبْلِيْسَ قَالَ اَهْلَكْتُ
النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَهْلَكُوْنِيْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ اَهْلَكْتُهُمْ بِالْاَهْوَاۤءِ
وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ ✦ اور فرمایا نہین مرتا کوئی بندہ گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ در حالیکہ رجوع رکھتا ہے وہ یقین دل سے مگر کہ داخل ہوتا ہے جنت مین اور ایک روایت مین ہے مگر کہ بخشتا ہے اللہ اوسکو ✦
اور فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ✦ یعنی کنجی جنت کی گواہی دینی اس بات کی ہے کہ لا الہ الا اللہ ✦ اور فرمایا
نہین ہے کوئی چیز مگر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے حجاب ہے سوائے کلمہ لا الہ الا اللہ کے اور دعا باپ کی یعنی فرزند کے لیے
پس جلد قبول ہوتی ہین یہ دونون چیزین ✦ اور فرمایا نہین کہتا بندہ لا الہ الا اللہ اخلاص سے مگر کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے
دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہنچایا جاتا ہے یہ کلمہ طرف عرش کے ✦ اور فرمایا واسطے معاذ بن جبل کے کہ جان تو کہ جو کوئی مرے گواہی
دیتا ہوا لا الہ الا اللہ کی داخل ہوگا جنت مین ✦ اور فرمایا جو کوئی گواہی دے لا الہ الا اللہ کی اور اسکی کہ مین رسول اللہ کا ہون پس
ہرگز نہین کھاویگی اوسکو آگ ✦ اور کہا سہیل بن بیضا نے کہ جسوقت کہ ہم سفر مین تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین
حضرت کے ساتھ سوار تھا ایک سواری پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سہیل بن بیضا اور بلند کی آواز اپنی پس جمع ہوئے
لوگ پھر فرمایا جو کوئی گواہی دے لا الہ الا اللہ کی حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر اور واجب کریگا اوسکے لیے جنت کو اور روایت کی بیہقی نے
بیچ کتاب اسماء و صفات کے یحیی بیٹے طلحہ بیٹے عبید اللہ کے سے کہ کہا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین پس کہا
عمر نے طلحہ کو کہ کیا ہوا تجکو یعنی غمگین کیون ہے کہا طلحہ نے ذکر کے سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ مین جانتا ہون ایک کلمہ
کہ نہین کہتا ہے کوئی بندہ اوسکو وقت مرنے اپنے کے مگر کہ دور کرتا ہے اللہ اوس سے سختی کو اور روشن کرتا ہے رنگ اوسکا اور دیکھتا ہے چیز
کہ خوش کرتی ہے اوسکو یعنی کفن وغیرہ جنت کے اور نہین مانع ہوئی مجکو اس سے کہ سوال کرون مین اون سے اوس کلمے کو مگر قدرت اوپر اوسکے یہانتک
کہ وفات پائی آپ نے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مین جانتا ہون وہ کلمہ کہا طلحہ نے پس کیا ہے وہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نہین جانتا
مین کسی کلمے کو کہ وہ بہت بڑا ہو اوس کلمے سے کہ حکم کیا آنحضرت نے اوسکے پڑھنے کا اپنے چچا کو یعنی ابو طالب کو کہ وہ لا الہ الا اللہ
ہے کہا طلحہ نے پس وہ کلمہ قسم خدا کی یہی کلمہ ہے اور فرمایا جو کوئی مرے اور وہ جانتا ہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت مین اور
فرمایا جو کوئی ہو آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت مین اور فرمایا جو کوئی گواہی دیتا ہو لا الہ الا اللہ محمد
رَسُوْلُ اللّٰهِ کی حرام کریگا اللہ اوسپر آگ کو اور فرمایا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ طُلِسَتْ مَا فِيْ صَحِيْفَتِهٖ مِنَ السَّيِّاٰتِ
حَتّٰى يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِهَا ✦ یعنی جسنے کہا لا الہ الا اللہ پاک کر دیتا ہے یہ کلمہ اون برائیون کو کہ اوسکے نامۂ اعمال مین ہوتی ہین یہانتک
کہ پھر ویسی ہی برائیان کرے روایت کی یہ بیہقی نے اور فرمایا جسکا خاتمہ ہو شہادت لا الہ الا اللہ پر کہ صدق دل سے اسکی گواہی
دیتا ہوا مرا داخل ہوگا بہشت مین اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ روزے رکھنے کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت مین اور
جسکا خاتمہ ہو نزدیک صدقے کے ساتھ کھلانے مسکین کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت مین اور [illegible] بیچ تفسیر قول اللہ تعالی

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے + ف یعنی جب تک
استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہوں میں نہ امر ساتھ
گناہ کے + ع + اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتون مین سے
کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشے گا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی
مجھپر یہ کہ نہ بخشونگا فلانے کو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا کہا مانند اسکے + ف + کوئی شخص گناہ
بہت کرتا تھا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشنے کا کہی یہ بات از راہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا
جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مینے قسم تیری حاصل یہ کہ اس قسم کھانیوالے نے
جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا او سپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین
نص وارد ہوئی ہی مضایقہ نہین اونکو کہنا + ع + اور فرمایا سید الاستغفار یعنی افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ +
یا الٰہی تو ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تونے مجھکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم
ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنے والا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونیکا اور سوائے
اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے
تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو
مگر تو + فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو یعنی سید الاستغفار کو دن مین یقین کرکر انکے معنون پر پھر مرے اوس دن پہلے
شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون انکے کے پھر مرے
پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی + اور فرمایا کہتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہونکی
اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین ہی نزدیک میرے اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو
اے بیٹے آدم کے اگر ہوویں گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق
تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤنگا مین تیرے پاس ساتھ
بھری ہوئی زمین کے اندر وے بخشش کے + اور کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ
غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا + یعنی جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت کا ہون اوپر بخشنے گناہون کے
بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو + ف + دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر
کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیئے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون کے بخشنے پر
امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ
عَبْدِیْ بِیْ + یعنی مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ رکھتا ہی ساتھ میرے + اور منقول ہی حماد بن سلمہ سے کہ عیادت کی سفیان ثوری
کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے
مجھسے اور درمیان حساب لینے ماں باپ اپنے کے تو البتہ اسی کو مین اختیار کرون اسلیئے کہ اللہ ماں باپ سے زیادہ رحم کرتا ہی مجھپر حاصل یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو

رواہ البخاری ۱۲

رواہ البخاری ۱۲

رواہ الترمذی واحمد والدارمی

رواہ فی شرح السنۃ

عیادت بیمار پرسی را گویند ۱۲

وہ ارحم الراحمین ہی ٭ ع ۲۳ ٭ اور فرمایا مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ کُلِّ هَمٍّ فَرَجًا
وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ٭ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو کردیتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی
اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جا سے کہ نہین گمان کرتا ٭ ف ٭ لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے
گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے طُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا ٭ خوشی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت اور
یہ تقسیمات مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس وہ بیچ
حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ
لَا یَحْتَسِبُ ٭ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ٭ اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے کردیتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور روزی
دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو ٭ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت
استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ
عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا ٭ یعنی پس کہا مین نے بخشش
مانگو رب اپنے سے تحقیق وہ ہی بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہہ تمپر کثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا
تمھارے لیے نہرین ٭ منقول ہی حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا اونھون نے کہ
استغفار کر پھر ایک نے شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدایش کا زمین اپنی مین پس ان سبھونکو
حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنیکا پس پڑھی اونھونے
آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ٭ ع ۲۴ ٭ اور فرمایا مَآ اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ
وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً ٭ نہین اصرار کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار
وہی گناہ کرے ٭ ف ٭ اصرار یعنی دوام کرنا گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہی پس فرمایا کہ جو کوئی
استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی اصرار سے کہ مصر وہی ہی جو استغفار نہ کرے اور نادم ہووے ٭ ع ۲۵ ٭ وعن انس
اور فرمایا کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَیْرُ الْخَطَّآئِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ٭ سب بنی آدم خطاکار ہین یعنی سواے انبیا علیہم السلام کے
اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہترین خطا کرنے والونکے توبہ کرنے والے ہین ٭ ع ۲۶ ٭ اور فرمایا تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ دل مین
پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی اوسکے
دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ٭
یعنی ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندھا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز
ف ٭ چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی دل کی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے
والی سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم
و فتنے کے اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ٭ ع ۲۷ ٭ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ ٭ تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ
بندے کی جب تک کہ نہین غرغرہ لگتا ہی ٭ ف ٭ یعنی جب تک کہ یقین نہین ہوتا موت کا تب تک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ
نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبۃ

۲۳ رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ
۲۴ رواہ الترمذی وابو داود
۲۵ رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی
۲۶ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ
۲۷ رواہ الترمذی وابن ماجہ

اس آیت کے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ یعنی ای ایسے بندون میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی بسبب کرنے گناہون کے نہ ناامید ہوؤ اللہ کی
رحمت سے بلاشبہ اللہ بخشتا ہی گناہ سب تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی ۞ پس کہا ایک شخص نے پھر جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہی اس
آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہورہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم آلہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے
ادا ے جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہوؤ اور جسنے شرک کیا یعنی اور توبہ کی اپنی زندگی مین بعد اسکی
قبول ہوتی ہی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ ۞ ف ۞ نہین دوست رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین
کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور اونکو سددون اور لذت اوٹھاؤن اوسکی لذت کی چیزون سے اسلیے کہ اسمین
خوشخبری ہی مغفرت گناہونکی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ان شعرون مین باندھا ہی ۞ قطعہ ۞
اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ ۞ فَاِنَّ الْاِلٰهَ رَءُوْفٌ رَّءُوْفٌ ۞ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّةٍ ۞ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ
مَخُوْفٌ مَّخُوْفٌ ۞ اور یہی مضمون ان فارسی کے شعرون مین ہی ۞ قطعہ ۞ غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ۞ در سنگلاخ بادیہ پیہا
بریدہ اند ۞ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ۞ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ۞ ع ۞ وغیرہ ۞ اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ
بخشتا ہی واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہی قسم گناہون سے اور ایک روایت مین ہی اگرچہ ہون گناہ برابر پہاڑ کے جب تک کہ نہو
پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا
اور فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ
واسطے اوسکے اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہا عبد اللہ بن مسعود نے اَلنَّدَمُ التَّوْبَةُ
وَالتَّائِبُ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ۞ پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ
واسطے اوسکے ۞ مشکوۃ ۞ ف ۞ جانا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین
اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ آلہی کے وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ۞ اور وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی
توبہ اپنے بندون سے ۞ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی
لیکن ثواب پاتا ہی اوسپر البتہ حاصل یہ کہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ۞ ع ۞
تنبیہ ۞ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا
گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالی کی بندے کے لیے یہ کہ ڈھانکے
گناہ اوسکے دنیا مین نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے
پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور
سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا کے ۞ یعنی اور توبہ کرو طرف اللہ کے سب ۞ ہر بندے پر واجب ہی اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبے اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین
پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو
ورد کرے تا کہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے
محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل گھیر نلے اور کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب آلہی سے

ع ۞ ای گنہگار از رحمت خدا ناامید مشو ۞ بدرستیکہ خدا مہربان ہی بسیار مہربان ۞ و بیسامان سفر مکن بدرستیکہ راہ خوفناک ہی بسیار خوفناک ۞ ۱۲

ع ۞ رواہ ابن ماجہ و البیہقی فی شعب الایمان و قال تفرد بہ النہرانی و ہو مجہول ۱۲

اور بسبب تعظیم امراوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف اور فقر اور مانند انکے کے دوسری یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا تدارک ہرایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو قضا اونکی کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہوا وسپر اور جو منع چیزین کین ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے اونسے درگاہ خدائے تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور بدے تا توبہ اوسکی مقبول ہوا ور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور عفو کرتا ہی برائیان اور یہ توبہ کرنی اللہ تعالی سے اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشواوے اور اگر سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع خدائے تعالی سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشواوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بھیجدے اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نکہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہوجاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہاکر پاک کپڑے پہنکر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کرکر عذاب الہی سے ڈرکر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھاکر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور نظر رحمت سے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور توہی بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ تو عوام کی ہی کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہی چنانچہ شیخ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین وَلَوْ خَطَرَتْ لِي فِي سِوَاكَ إِرَادَةٌ عَلَى قَلْبِي حَكَمْتُ بِرِدَّتِي یعنی اگر میرے دل پر سوا تیرے اور خطرہ گذرے تو حکم کرون مین ساتھ ارتداد اپنے کے ❊ اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کردیتا ہی اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہی تامل کرنا اونمین پر ضرور ہی اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہوجاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کا اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے

حاضر و مرتے ہیں اور سا تھہ وسعت کرنے کے مباح میں پڑ جاتے ہیں شبہات و مکروہات میں اور بسبب پڑنے کے مکروہات میں مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہی

اور بیان ہو چکا اسلام کی تمام ہوتی ہی اور بعد اسکے کھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ❊ ع ❊ **تفسیر بحر العلوم** ❊

ف ❊ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع میں اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث میں یا اطلاق شرع مین

اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ❊ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے

ہو یا منع آیا ہو اوس سے ساتھہ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین

بعضے بہت بڑے اور بڑے ہین بعض سے ❊ اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین کہ شریک کرنا ساتھہ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین

کسیکو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین

یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگونکے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کہ سبکے کام سپرد ہین ویسا اور کو بھی جاننے اور نیت

اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور اور نشے کی

چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا

باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لے لینا

اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناپ تول

کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ تول مین

خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور

قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھہ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور روزۂ رمضان کا اور زکوٰۃ

اور حج کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے

کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر

اور غنا اور گانا ساتھہ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین لوگون کے روبرو اور بخل کرنا ادا کرنے واجب سے اور قتل کرنا النفس اپنے کو اور تلف کرنا

ایک عضو کا اعضا اپنے سے یہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب و منی سے اور ایذا دینی ساتھہ بد دعا دینے کے

اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے امیر سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پائنچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا اور کوئی

اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ کرنا مسلمان بھائی کی طرف ساتھہ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے

سے یعنی مثلا داڑھی منڈوا دے یا تھوڑے سے ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی

کرنی اور کھیلنا ساتھہ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا

درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلف کرنا اور صحبت کرنی حائضہ سے اور گرانی غلے سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم

کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسیکے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور

دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنی اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور

عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی

اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہین یہ مشکوۃ شریف کے ترجمے مین حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی ❊ اور

کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھتے ہین پس یہ اعمال ظاہر دین اور بہت چیزین متعلق ہین باطن سے جسکو شوق ہو اور اللہ توفیق دے

تو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں دیکھے اور یہاں بسبب طول ہونے کتاب کے نہیں لکھی گئیں جلالۃ آیت فاعلم انہ لا الٰہ
الا اللہ کا تمام ہوا اب جاننا چاہیے کہ چونکہ اوسمین حکم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا مومنین و مومنات کے لیے اس
تقریب سے کچھ خوبی مومنین کی اور برائی اونکے مخالفون کی مذکور ہوتی ہے کہ فرمایا

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝

اور کہتے ہین مسلمان کیون نہ بھیجی گئی ایک سورت پس جب بھیجی جاتی ہے ایک سورت واضح المعنی اور ذکر کیا جاتا ہے اوسمین لڑائی کا دیکھے تو
اون لوگون کو کہ اونکے دلون مین بیماری ہے دیکھتے ہین طرف تیرے مانند دیکھنے اوس شخص کے کہ اوسکو بیہوشی پہونچی ہو بسبب حاضر ہونے
موت کے پس واے اونکو ✦ فــ ✦ اور کہتے ہین ایمان والے کیون نہ اوتری ایک سورت پھر جب اوتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر ہوا
اوسمین لڑائی کا تو تو دیکھتا ہے جنکے دلمین روگ ہے تکتے ہین تیری طرف جیسے تکتا ہے کوئی بیہوش پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہے اونکی
تفسیر ✦ مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافرون کی ایذا سے عاجز ہو کر آرزو کرتے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو جو ہو سکے کر گذرین جب حکم آیا
جہاد کا تو کچے لوگون پر بھاری پڑا مردے کی طرح بے رونق آنکھون سے دیکھتے ہین کہ ہمکو کاش کہ اس حکم سے معاف رکھیں بسبب خوف مین آنکھ
کی رونق نہین رہتی جیسے مرتے وقت ہو جاتی ہے ✦ مــق ✦ ایک سورت کہ اوسمین حکم ہو جہاد کا واضح المعنی غیر متشابہ کہ اوسمین نہین احتمال
کسی چیز کا سواے واجب ہونے قتال کے اور قتادہ نے کہا ہے کہ جس سورت مین ذکر قتال کا ہے سو محکم ہے اسلیے کہ پہلے اس سے درگذر کرنا تھا
پھر قتال نے اوسکو نسخ کیا اور یہ منسوخ نہین ہونے کا روز قیامت تک ذکر کیا جاتا ہے اوسمین لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہے اوسمین جہاد کا
دلون مین بیماری کا ہے یعنی نفاق ہے یعنی دیکھے تو منافقون کو کہ آپسمین تنگ دل ہوتے ہین اور سے دیکھتے ہین الخ یعنی پتھرا جاتی ہین آنکھین
اونکی از راہ نامردی اور گھبراہٹ کے جیسے کہ دیکھتا ہے وہ شخص کہ پہونچتی ہے اوسکو بیہوشی وقت موت کے حاصل یہ کہ ڈرتے ہین لڑنے سے اور
مکروہ جانتے ہین اوسکو ✦ ملج ✦

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

حال اونکا بحسب ظاہر کے فرمان برداری ہے اور بات اچھی کہنی پس جب مصمم ہوا کام پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے ساتھ خدا کے بہتر ہوتا اونکے لیے
فــ ✦ حکم ماننا ہے اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر سچے رہین اللہ سے تو اونکا بھلا ہے ✦ تفسیر ✦ یعنی حکم شرع کا نہ ماننا
سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیے پھر رسول ہی جانتا ہے کہ نامردونکو کیون لڑوائیے اور جو بہت ہی تاکید آپڑے اوس وقت ضرور ہوگا لڑنا
نہین تو لڑنے والے بہتر ہین ✦ مــق ✦ یہ کلام الگ ہے پہلے کلام سے اور بعضون نے طاعۃ وقول معروف کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ہمسے
طاعت اور بات اچھی یعنی منافق پیش حکم ہونے قتال کے یہ کہتے تھے امرنا طاعۃ وقول معروف یعنی کام ہمارا فرمان برداری
ہے اور بھلی بات کہنی اور جب حکم جہاد کا آیا متحیر ہوئے اور بقول بعض کے معنی آیت کے یہ ہین کہ طاعت خدا و رسول کی اونکے لیے بہتر ہے اگر کرتے
اور بقول بعض کے یہ آیت متصل ہے ماقبل سے یعنی فاولی لهم طاعۃ وقول معروف اس صورت مین اولی لهم
پر وقف نہین رکھیں گے اور اولی کے معنی بہتر کے ہونگے یعنی پس لائق و بہتر ہے اونکے لیے طاعت خدا و رسول کی اور بات اچھی
فرمان برداری کی اگر کرین پس جب مصمم ہوا الخ یعنی فرض لازم ہوا قتال اور ہو چکا قصد کیا اوسکا ان منافقون نے خلاف
کیا پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے یعنی ایمان و طاعت مین بہتر ہوتا مکروہ جاننے جہاد کے سے ✦ بحث ✦

✦ مسئلہ ✦

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝

پس اے ضعیف ایمانو اگر کار بردار لوگون کے کامون کے ہوؤ تم تو البتہ نزدیک ہوؤ اسکے کہ تباہ کاری کرو زمین مین اور قبیلہ داری کو قطع کرو
فتح پھر تسے یہی توقع ہی اگر تمکو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑو اپنے ناتے ۔ تفسیر یعنی آرزو کرتے ہو جہاد کی جا
سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم ہی کو غالب کرے تو فساد نکرو ۔ مو اور صاحب ارک و جلالین نے معنی آیت کے یہ لکھے ہین کہ پس شاید تم
اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور اوسکی سنت سے رجوع کرو گے تم طرف اوس چیز کے کہ تھے تم اوسپر جاہلیت مین کہ فساد کرنا ہی زمین مین
ساتھ لوٹنے مارنے اور کاٹنے ناتون کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب کے بعض کو اور گاڑ دینے جیتی بیٹیون کے انتہی اور صاحب معالم نے
اول ہی معنی لکھے ہین اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہین ۔ کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فھل
عسیتم الخ کے کیسا دیکھا تمنے ایک قوم کو جسوقت روگردانی کی اونھون نے کتاب اللہ سے کیا نہین گرائے اونھون نے خون حرام
اور کاٹے ناتے اور نافرمانی کی رحمن کی ۔ اور عبد اللہ مزنی سے ہی بیچ تفسیر فھل عسیتم الخ کے کہ کہا نہین جانتا مین اس
آیت کو کہ اوتری ہی مگر حروریہ کے حق مین ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے مخلوق کو پس جب پیدا کر چکا اونکو
کھڑا ہوا رحم یعنی قرابت پس پکڑی کمر اللہ تعالی کی پس فرمایا کیا کہتی ہی کہا اوسنے یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہی ساتھ تیرے
قرابت کے کاٹنے سے فرمایا اللہ تعالی نے اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ۔ یعنی کیا نہین راضی
ہوتی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملاوے تجکو اور توڑون مین اوس سے کہ توڑے تجکو کہا اوسنے ہان اے رب مین راضی ہون
فرمایا پس یہی ہی تیرے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا
فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ۝
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اور فرمایا نہین ہی ملانے والا بدلہ دینے والا ولیکن ملانے والا
وہ ہی کہ جب کاٹا جاوے ناتا اوسکا ملاوے اوسکو ۔ ف یعنی سلوک کرنے والا ناتے دارون سے عوض مین اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہین ہی سلوک
کرنے والا وہی ہی کہ ناتے دار اوس سے انقطاع کرتے جاوین اور وہ سلوک کرے ۔ حق ۔ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول خدا
کے تحقیق میرے لیے ناتے دار ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہین مجسے اور نیکی کرتا ہون مین اونسے اور وہ برائی
کرتے ہین مجسے اور مین دانائی خرچ کرتا ہون اونسے اور وہ جہالت کرتے ہین مجپر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا ہی ہی
جیسا کہ کہتا ہی تو پس تو گویا کہ ڈالتا ہی تو اونکے مونہو مین خاک گرم اور ہمیشہ ہوگا تیرے ساتھ اسکی طرف سے فرشتہ مددگار اوپر جب تک
کہ تو اس خصلت پر ہی ۔ اور فرمایا لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ ۔ یعنی نہین اوترتی ہی رحمت اوس قوم پر
کہ اونمین ناتا کاٹنے والا ہو ۔ اور فرمایا نہین کوئی گناہ کہ لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ جلدی دے اللہ کرنے والے اوسکے کو عذاب دنیا مین
ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اوسکے لیے عذاب آخرت مین اطاعت نکرنے حاکم کے سے اور ناتے کے کاٹنے سے ۔ ف یعنی
ان گناہون کے کرنے سے دنیا اور آخرت مین گرفتار عذاب کا ہوتا ہی ۔ سید ۔ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاوے اوسکے لیے
اوسکے رزق مین اور تاخیر کیجاوے اوسکے لیے اوسکی اجل مین پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے قرابتیون سے ۔ اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے
اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکے اپنے اقربا سے اسلیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہی اقربا مین سبب زیادتی کا ہی مال مین سبب
تاخیر کا ہی اجل مین ۔ اور فرمایا کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنی بطریق خبر یا دعا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔
یعنی جو شخص کہ ملاوے مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کاٹے مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے ۔ اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ

یہ جماعت وہ ہی کہ لعنت کی اونکو خدا نے پس بہرا کر دیا انکو اور اندھی کر دین آنکھین انکی آیا تامل نہین کرتے ہین قرآن مین یا دلون پر قفل اون لون کے ہین + فتح + ایسے لوگ وہی ہین جنکو پھٹکار اللہ نے پھر کر دیا اونکو بہرے اور اندھی اونکی آنکھین کیا دھیان نہین کرتے قرآن مین یا دلون لگ رہے ہین اونکے قفل + تفسیر + یعنی حکومت کے غرور مین ظلم کرنے لگے پھر کسیکا سمجھایا نہ سمجھے + موضح + یہ جماعت یعنی جنکا ذکر اوپر ہوا لعنت کی الخ یعنی دور کیا اونکو اپنی رحمت سے بہرا کر دیا یعنی سننے حق و نصیحت کے سے اور اندھی کر دین الخ کہ راہ حق دیکھتے نہین قلون پر قفل ہین کہ سمجھتے نہین نصیحتین قرآن کی اور احکام اوسکے تامل نہین کرتے ہین الخ یعنی قرآن مین سوچتے نہین تو پہچانین جو کچھ کہ اوسمین ہے یعنی نصیحتین اور ممنوع چیزین اور ڈرتے گنہگارون کے پھر جرأت نکرین گناہون پر اور لفظ اَم بیچ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ کے معنی بل کے ہے + معالم + آیا ہی کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا پس کہا ایک نوجوان نے کہ آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا بَلٰی وَاللّٰهِ عَلَیْهَا اَقْفَالُهَا + یعنی سچ ہے قسم خدا کی دلون پر قفل اونکے لگ رہے ہین اللہ ہی کھولے تو وہ کھلین پس جب خلیفہ ہوے حضرت عمر تو پوچھا اوس نوجوان کو تو کہ عامل کرین اوسکو کہین کا پس لوگون نے کہا کہ وہ مر گیا حاصل یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات اوسکی پسند آئی تھی اسی لیے اوسکو اب تلاش کیا + خالد بن معدان صحابی نے کہا کہ نہین کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے چار آنکھین ہین دو آنکھین تو اوسکے مونھ پر ہین دیکھتا ہی اونسے دنیا اپنی اور وجہ معیشت اپنی کہ سنوارتی ہے حال اوسکا اور دو آنکھین اوسکے دل مین ہین کہ دیکھتا ہی اونسے دین اپنا اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندے کے خیر کا تو کھول دیتا ہی وہ دونون آنکھین کہ اوسکے دل مین ہین پس دیکھتا ہی اونسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہے اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرتا ہی اللہ برائی کا تو چھوڑتا ہی دل کو اس حالت پر کہ غلطان پیچان ہی اوسمین اور پڑھی خالد نے یہی آیت اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا + در منثور + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ اکثر دل روگ مین گھر رہے ہین علاج کرنا اونکا ضروری ہے ظاہر بدن کی بیماریون سے زیادہ دل کی بیماریون کا علاج کرنا چاہیے تا راہ حق دیکھے + عبد اللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پانچ چیزین دل کی دوا ہین مجالسۃ الصالحین و قراءۃ القرآن و خلاء القلب و قیام اللیل و التضرع عند الصبح + یعنی ہمنشینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سوچ سے اور خالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکرون زائدہ سے اور محبت ماسوی اللہ سے اور قیام کرنا رات کا اور عجز و زاری کرنی نزدیک صبح کے انتہی + منہاج العارفین مین لکھا ہی کہ غم دنیا نہ کھا کہ دل تیرا تباہ نہووے صحبت اہل دنیا سے پرہیز کر تا تیرا دل نہ ہووے تو دل کسی مین نہ لگا تا کہ جان ہلاکت مین نہ پڑے + ای عزیز ہرگز خدا تعالی کے سوا بھروسا اور تکیہ مت کر تو آخر کو نہ پچتاوے + اور دل سے اللہ تعالی کو مت بھول تو شیطان کے پھندے مین نہ پھنسے + اور دل کو حرص سے خالی کر تو سکھ پاوے + اور دل کو اوس تعالی شانہ کے کام مین لگا تو تیرے سب کاروبار سنور جاوین + اور حق تعالی کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل نہ ٹوٹے + اور دل کو کسی سے مت لگا کہ آخر کو تیرا نقصان ہوگا + اور طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا نہووے + اور اپنے دل مین سوچ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیان ہی ہوا کرین + اور سب سے دل کو اوٹھا کر نا امید ہو تو تیری سب آرزوئین بر آوین + اور دل کو سب سے توڑ کر مالک سے دل لگا کر خلوص سے کام کیا کر تو اوسپر ثواب پاوے + اور دنیا کی طرف سے غم مت کھا تو دل تیرا نہ اوجڑ جاوے + اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے + اور جہان کہین تو ہووے خدا تعالی کو اپنے سامنے جان + اور بیہودہ مت بک + اور اگر دنیا والون کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول + اور اپنے دل مین کچھ قدر اپنی مت جان تو لوگون مین قدر والا ہو جاوے تو + اور دنیا والون کی صحبت سے بچتا رہ تو تیرے دل پر میل نہ جمے + دل کسی اور سے مت لگا تو مصیبت زدہ نہو جاوے + اور لوگون کے دلون کو دھیان مین رکھا کر اگر تو ہوشیار ہی کہ اوسمین خدا تعالی کی خوشنودی دیکھے + اور حق کی ہر وقت یاد رکھ تیرا دل سیاہ نہو جاوے + مصرع + جو تجکو چاہت ہی تو خدا کا دھیان کیا کر + اور دنیا کے دھیان سے درگذر تو پریشان نہووے تو + حافظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین + شعر + دل کہ آئینۂ شاہیست غباری دارد + از خدا میطلبم صحبت روشن رائی + اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہے کہ

اسمین سوچ و فکر کرنا اور اسکی تلاوت نکرنی بڑی بے نصیبی ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نعمتین چھ ہین الاسلام والقرآن ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعافیۃ والستر عن العیوب والغنی عن الناس یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے *منبہات وغیرہ*

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ○

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی ساتھ نفاق کے اپنے پیٹھون کی طرف پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آراستہ کیا اونکے لیے اور مہلت دی ہی اونکو ✤ **فتح** ✤ بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر پیچھے اسکے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے دلمین اور دیر و عدے دیے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی منافق قرآن کو نہین سمجھتے کہ جہاد مین کتنے فائدے ہین اور قرار ایمان سے پھرے جاتے ہین کہ لڑائی مین جاوینگے تو دیر تک جیوینگے ✤ **موضح** ✤ جو لوگ الخ یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پوشیدہ بعد واضح ہونے حق کے اونکے لیے اور املی لہم کے معنی ہین مدّ لہم فی الآمال والامانی یعنی مہلت دی اونکو زندگی کی آرزوئین اور امیدوئین اور ابو عمرو رضی نے اُملی لہم پڑھا ہی یعنی مہلت دی گئی اور عمر دراز کی گئی ✤ **معالم** ✤ مہلت دی یعنی شیطان نے اونکو دراز کی آرزوئین اور اوسکی تسویلات یعنی فریبون کے اتباع مین ہین اور بصرے کی قرات کا ترجمہ یہ ہی کہ مہلت دی گئی اونکو خدا کی طرف سے اور عذاب مین جلدی نہوئی اور بقول بعض کے ضمیر اَملی کی خدا تعالی کی طرف پھرتی ہی یعنی مہلت دی خدا نے اونکو اور عذاب مین جلدی نکی اور کہا ہی مفسرین نے کہ مراد انسے کفار اہل کتاب ہین کہ بعد پہچاننے محمد علیہ السلام کی حقیقت کے اپنی کتابون سے آپ پر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد انسے منافق ہین کہ اسلام یعنی ظاہری اسلام لا کر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ھدیٰ سے آنحضرت صلعم کے معجزے ہین اور بموجب قول اول کے توریت و انجیل مین تبیان مین لکھا ہی کہ یہود پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت صلعم کی توریت سے معلوم کر کر ایمان آپ پر رکھتے تھے اور اوسکو اظہار کرتے تھے اور لوگون کو اونکے ظہور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ہجرت کر کر مدینے کو آئے اونسے اور اونپر ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا حق تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے اونکے حال سے خبر دی ✤ *بحر العلوم* ✤ *معا* ✤

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ○

یہ سب بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے کہا ساتھ اون لوگون کے کہ ناپسند کیا ہی اوس چیز کو کہ خدا نے بھیجی ہی یعنی منافق یہود سے کہتے تھے کہ فرمان برداری تمھاری کرینگے بعضے کامون مین اور خدا جانتا ہی اونکی پوشیدہ بات کہنے کو ✤ **فتح** ✤ یہ اسواسطے کہ اونھون نے کہا اونسے جو بیزار ہین اللہ کے اوتارے سے ہم تمھاری بات بھی مانینگے بعضے کام مین اور اللہ جانتا ہی مشورہ کرنا ✤ **تفسیر** ✤ منافقون نے کافرون سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہین لیکن تمسے نہ لڑینگے ✤ **موضح** ✤ بعضے کامون مین یعنی محمد کی عداوت مین اور بیٹھ رہنے مین اونکی مدد کرنے سے اور لوگون کے باز رکھنے مین جہاد کرنے سے اونکے ساتھ فرمان برداری تمھاری کرینگے پس کہا اونھون نے یہ پوشیدہ پر ظاہر کر دیا اوسکو اللہ تعالی نے ✤ **معالم** ✤

فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ○

پس کیا ہوگا حال جسوقت کہ اونکی روح قبض کرینگے فرشتے مارینگے اونکے موہنون کو اور اونکے پیٹھون کو ✤ **فتح** ✤ پھر جب کیا ہوگا فرشتے جان نکالینگے اونکی مارتے جاتے ہین اونکے موہنہ پر اور پیٹھ پر ✤ **تفسیر** ✤ یعنی تب موت سے کیونکر بچینگے اور تب نفاق کا مزہ چکھینگے ✤ **صح** ✤ کیا ہوگا الخ یعنی پس کیا کرینگے اور کیا حیلہ ہوگا اونکا اوسوقت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نہین مرتا ہی کوئی گناہ پر مگر کہ مارتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سے اوسکے موہنہ اور پیٹھ پر مجاہد سے منقول ہی کہ کہا مارتے ہین فرشتے اونکے موہنون پر اور اونکی مقعدون پر و لیکن

ع ۳ ۹

اللہ کریم ہی کہ اسطرح کنایہ کیا یعنی پیٹھون پر مارنا فرمایا + مدارک درمنثور +

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے پیروی کی اوس چیز کی کہ غصے مین لاوے خدا کو اور ناپسند کیا اوسکی خوشی کو پس خدا نے نابود کیا اونکے اعمال کو + فتح + یہ اسپر کہ وہ چلے اوس راہ جس سے اللہ بیزار ہی اور نہ پسند کی اوسکی خوشی پھر اوسنے اکارت کردیے اونکے کیے + موضح +

تفسیر + یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اوس چیز سے کہ غصے مین لاوے چھپانا امر رسول کا ہی اور مدد کرنی کافرون کی اور اوسکی خوشی کی چیز سے مراد ہی ظاہر کرنا نعت پیغمبر کا اور اطاعت کرنی اونکی اور مدد کرنی مومنون کی + ۱۵ + بحر +

تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کامون سے بچے کہ جن سے پروردگار تعالی غصے ہو اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو اور وہ غصے ہوتا ہی گناہون کے کرنے سے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہی وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ + یعنی بچا تو اپنے تئین گناہون سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا یہ ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہی اور راضی ہوتا ہی اللہ تعالی ایمان لانے سے اور عمل نیک کے کرنے سے اور خوف خدا کے رکھنے سے جیسا کہ سورۂ لم یکن کے اخیر مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ + یعنی بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہترین مخلوق کے ہین جزا اونکی جنتین ہمیشہ رہنے کی ہین چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ ہمیش کو رہینگے اونمین راضی ہوا اللہ اونسے یعنی بسبب طاعت اونکی کے اور راضی ہوے وہ اللہ سے یعنی بسبب ثواب اوسکے کے یہ اوسکے لیے ہی کہ ڈرا اپنے رب سے یعنی اوسکے عذاب سے پھر باز رہا اوسکی نافرمانی سے اور راضی ہوتا ہی وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اوسکے ڈر سے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہی کہ چار چیزین نہین پائی جاتی ہین مگر بسبب چار چیزون کے نہین پائی جاتی ہی باقی یعنی آخرت کی نعمتین مگر بسبب ترک کرنے فانی کے یعنی دنیا کے فرماتا ہی اللہ تعالی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہی باقی ہی اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى + یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگانی کو حالانکہ آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا یعنی خوشی اللہ تعالی کی مگر بسبب ڈرنے کے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے اور بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ یعنی اور جو ڈرا کھڑے رہنے سے سامنے رب اپنے کے اور باز رکھا نفس کو خواہش سے پس بلاشبہ ٹھکانا اوسکا بہشت ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر بسبب ترک کرنے کے راحت کو دنیا مین فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ یعنی یہ گھر آخرت کا مقرر کرتے ہین ہم اونکے لیے کہ نہین چاہتے ہین بڑائی زمین مین اور نہ فساد اور خوبیان آخرت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی ہی جنت مگر بسبب مشقت کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہین ہماری راہ مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ محسنین کے ساتھ ہی انتہی اور خوب سمجھنا چاہیے اسکو کہ اللہ تعالی کی رضامندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہین اور اوسکے غضب کے برابر کوئی چیز بری نہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزین جنت مین بہتر ہین نفس جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت مین بہتر ہی جنت سے اور رضا اللہ تعالی کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور حرمت ملائکہ کی یعنی توقیر کرنا اونکا جنتیون کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور ہمسائگی انبیاء اللہ کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور چار چیزین

دوزخ مین بُری ہین دوزخ سے خلود دوزخ مین بُرا ہی دوزخ سے اور ہمسائگی شیطان کی دوزخ مین بُری ہی دوزخ سے اور سرزنش ملائکہ کی دوزخ مین بُری ہی دوزخ سے اور غضب رب کا دوزخ مین بُرا ہی دوزخ سے ۞ مدبہات ۞

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ○

کیا گمان کیا ہی اون لوگون نے کہ اونکے دل مین بیماری ہی کہ ظاہر نکریگا خدا کینے اونکے ۞ فتح ۞ کیا خیال رکھتے ہین جنکے دل مین روگ ہی کہ اللہ نکھولیگا اونکے جیون کے بیر ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ یعنی کیا منافقون نے یہ گمان کیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نہین ظاہر کریگا بغض و عداوت اونکی کہ نبی علیہ السلام سے اور مومنون سے رکھتے ہین ۞ مل ۞

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ○

اور اگر چاہتے ہم البتہ دکھا دیتے ہم اونکو تیرے تئین پس پہچانتا تو اونکو اونکے قیافے سے یعنی ظلمت نفاق کی اونکے مونہون پر ظاہر ہوتی واللہ اعلم اور البتہ پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اور خدا جانتا ہی عمل تمہارے ۞ فتح ۞ اور اگر ہم چاہین تجکو دکھاوین سو پہچان تو چکا ہی تو اونکے چہرون سے اور آگے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہین تمہارے کام ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ دکھا دیتے یعنی پہچنوا دیتے ہم تجکو اونکے تئین اور رہنمائی کرتے تجکو اونپر قیافے سے یعنی اونکی علامت سے اور وہ یہ ہی کہ کچھ اونکی نشانی بتا دیا اللہ تعالیٰ کہ جس سے وہ معلوم ہوتے اور انس سے ہی کہ نہین پوشیدہ رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافقون مین سے پہچان لیتے تھے آپ اونکو اونکی نشانیون سے پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اسلیے کہ نہین قادر ہوتے ہین اوپر چھپانے اوس چیز کے کہ اونکے جیون مین ہی ۞ مل ۞ اسلوب کلام مین کہ جس سے حقارت حضرت کی اور مومنون کی نکلے اور ٹھٹھا کرنا اونسے اور عین المعانی مین انس سے روایت کیا ہی کہ ایک جہاد مین منافق جب سوتے سے اوٹھے تو اونکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا ھذا المنافق اور تفسیر معالم مین ہی کہ بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافق رسول علیہ السلام سے کلام نہین کرتا تھا مگر آپ اوسکو پہچان لیتے تھے ۞ بحر ۞ پھر بتا دیا اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اوترنے اس آیت کے منافقون کے تئین پس تھے حضرت پکارتے نام لیکر ایک شخص کا منافقون مین سے اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا نہین پہچانتے تھے ہم منافقون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مگر بسبب بغض رکھنے اونکے کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ۞ در منثور ۞

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ○

اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمکو تا پہچانین ہم مجاہدون کو تمسے اور صابرون کو اور آزماوین ہم احوال تمہارے ۞ فتح ۞ اور البتہ تمکو جانچینگے تا معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ٹھہرنے والے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ یعنی حکم کرتا ہون مین تمکو جہاد و صبر کا تا خلق پر ظاہر ہو کہ مجاہد اور صابر کون ہی اور مخالف کون ہی ۞ بحر ۞ امتحان کرینگے ہم الخ یعنی ساتھ قتال کے از راہ اعلام نہ استعلام کے یعنی تا خلق پر ظاہر ہو جائے حال تمہارا نہ یہ کہ ہم معلوم کرین ہم عالم الغیوب ہین ہمکو کیا حاجت ہی معلوم کرنے کی یا معاملہ کرینگے ہم تمسے امتحان کرنے والونکا سا تاکہ حسب اظہار عدل ہو جائے اور صابرون کو یعنی صبر کرنے والون کو جہاد پر اور اخبار سے مراد ہی اسرار اور فضیل سے منقول ہی کہ جب وہ پڑھتے تھے یہ آیت روتے تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنَا فَاِنَّكَ اِنْ بَلَوْتَنَا فَضَحْتَنَا وَهَتَكْتَ اَسْتَارَنَا وَعَذَّبْتَنَا ۞ یعنی یا اللہ نہ امتحان کر تو ہمکو اسلیے کہ تو اگر امتحان کریگا ہمکو فضیحت کریگا تو ہمکو اور پھاڑیگا پردے ہمارے اور عذاب کریگا تو ہمکو ۞ مل ۞ مجاہد سے منقول ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاسْتُرْنَا وَلَا تَبْلُ اَخْبَارَنَا ۞ یعنی یا اللہ عافیت دے تو ہمکو اور پردہ پوشی کر ہماری اور مت آزما احوال ہمارے ۞ در منثور ۞

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ○

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا خدا کی راہ سے اور مخالفت کی پیغمبر کی بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی کچھ زیان نہین
پونہچاوینگے خدا کو اور نابود کریگا خدا عمل اونکے + فـ ... جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اسکی راہ سے اور خلاف ہوئے رسول سے پیچھے اسکے کہ
کھل چکی اونپر راہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اور اکارت کردیگا اللہ اونکے کیے + مو + تفسیر عمل اونکے یعنی جو کیے تھے رسول کی مخالفت مین
یعنی باطل کردیگا اونکو پس نہین پہونچینگے اونسے طرف غرضون اپنی کے + معـ نابود کریگا الخ پس نہین دیکھینگے ثواب آخرت مین اور مراد
اسسے یہود ہین کہ از راہ علم کے حقیت پیغمبر کی توریت سے جانکر منکر ہوئے اور لوگون کو اوپر ایمان لانے سے باز رکھا اور بعض کے نزدیک
مراد وہ لوگ ہین کہ جو کفار قریش تھے اونکو اوسکے بدلے مین کھلاتے تھے اور تقویت اونکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی پر کرتے تھے + مو
بحر اور بعضون نے کہا کہ مراد اعمال سے کید و مکر اونکے ہین کہ نبی علیہ السلام اور مومنون کے حق مین کرتے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اصحاب فیل کے حق مین اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ + تفسیر لاہدی + کفار و منافقین پر غصہ فرماکر اب
اونکے مقابل مین مومنون کو خطاب ہوتا ہے +

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ○

اے مسلمانون فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی اور باطل نکرو عمل اپنے یعنی بسبب ارتداد کے یا ریا اور سمعت کے +
فـ اے ایمان والون حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے + تفسیر یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ
کی راہ مین جب قبول ہو کہ موافق حکم کے ہو نہ اپنی چاہ پر + مو باطل نکرو الخ یعنی بسبب کرنے گناہون کے + مدارک ... بسبب نفاق یا ریا کے +
معالم کہا عطا نے بسبب شک و نفاق کے کہا کلبی نے بسبب ریا و سمعت کے اور کہا حضرت حسن بصری نے بسبب معاصی اور کبائر کے + معا
قتادہ نے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے یہ کہ نہ باطل کرے عمل صالح کو بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہیے کہ [illegible]
ولا قوۃ الا باللہ + پس بلا شبہہ خیر دور کرتی ہے شر کو اور مدار اعمال کا خاتمے پر ہے + کہا ابو العالیہ نے کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہین ضرر کرتا ساتھ لا الہ الا اللہ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہین نفع دیتا ساتھ شرک کے کوئی عمل یعنی
نیک یہان تک کہ اوتری یہ آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ پس ڈرے اس سے کہ باطل کرے گناہ
عمل کو اور بعض روایت مین ہے کہ پس ڈرے کبائر سے یہ کہ باطل کردین اونکے اعمال کو + کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے یہ کہ نہین ہے نیکیون سے کچھ مگر کہ قبول ہی کی جاتی ہے یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا
تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ پس جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا ہم نے کہ کیا ہے یہ ایسی چیز کہ باطل کرتی ہے ہمارے اعمال کو پھر کہا ہم نے کہ یہ کبائر ہین جو
لازم کرتے ہین عذاب کو اور باتین بے حیائی کی ہین بس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کرتا ہے انمین سے کچھ تو کہتے تھے ہم کہ بلا شبہہ یہ ہلاک ہوا
یہان تک کہ اوتری یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنی بلا شبہہ نہین بخشتا
اللہ شرک کو اور بخشدیتا ہے سوا اسکے کو جسکے لیے چاہتا ہے + پس جب اوتری یہ آیت تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اسمین اور تھے ہم
جب دیکھتے کسیکو کہ کرتا ہے انمین سے کچھ تو ڈرتے تھے ہم اوسکے حق مین اور اگر نکیا انمین سے کچھ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لیے یعنی مغفرت کی
در منثور + تنبیہ + بھائیون غور کرو ان مضامین مین اور اللہ و رسول کی اطاعت پر دھن باندھو اور بچو شک و نفاق
و گناہون سے اور عجب و سمعت و ریا سے پھر امیدوار ہو اوسکی رحمت و مغفرت کے + اب کچھ آیتین اور حدیثین آنحضرت کی اطاعت کی فضیلت کی
سنو اور تامل کرو انمین فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا + یعنی اور جسنے اطاعت کی

الله کی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق بڑی ہی مراد کو پہنچا اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی
ای محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھے تمکو اللہ اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی اور جو کہ فرمان برداری
کرتے ہین اللہ و رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی ہی رسول
کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہو جاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوس دن کے اور فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ یعنی کہہ فرمان برداری کرو اسکی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرونکو
اور فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس
چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى الخ یعنی ساری
امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے کہ نہ مانا اور سرکشی کی کہا گیا کہ کسنے نہ مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین
اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق نہ مانا ف کہا گیا کسنے نہ مانا الخ یعنی نافرمان و سرکش سے کون مراد ہی پس حضرت نے جواب مین
سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہونے کے لیے ؏ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ
سوتے تھے پس کہا فرشتون نے آپس مین کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو واسطے اسکے
کہاوت کو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے کہ بلاشبہہ آنکھ اوسکی سوتی ہی
اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ کہاوت اسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہی کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے
کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا
پھر کہا فرشتون نے آپس مین کہ کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اسکے لیے تا کہ یہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعضون
نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے
فرمان برداری کی محمد کی پس فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنے
والے ہین درمیان لوگون کے ف کہ فرق کر دیا کافر اور مومن مین اور حق و باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو
طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی ہین اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر مین بیان نہین کیے
؏ اور فرمایا سوا اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے یعنی دین و شریعت کے مانند مثل
ایک شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکھا مینے لشکر اپنی آنکھون سے اور بلاشبہہ مین ڈرانیوالا ہون
ننگا یعنی بیغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات
پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اوپر لشکر دشمن کا
پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو
اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین ف ڈرانے والا ہون ننگا اصل اسکی
یہ ہی کہ عرب مین جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے مثل ہو گئی

ف ۵ رواہ البخاری

ف ۶ یعنی ایک شخص [illegible]

ف ۷ رواہ البخاری و مسلم

ہر امر ناگہانی وحشت ناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے مین [illegible]
اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کی ہی کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا لگے مین گرنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون
نے کہ گرتے ہین آگ مین اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہی اونکو اور وہ غالب آتے ہین اوسپر پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنی
اسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمھاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم پیٹھے جاتے ہو اوسمین یہ ہی
روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مثل
میری اور مثل تمھاری ہی کہ مین پکڑے ہون کمرین تمھاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے آؤ میری طرف
بچو آگ سے پس تم غالب آتے مجپر پیٹھے جاتے ہو اوسمین روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی مینے حرام اور منع چیزین واضح
بیان کین ہین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور مین منع کرتا ہون ح اور فرمایا مثال
اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال مینہہ بہت کے ہی کہ پہونچا زمین کو پس تھا اوس زمین
مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پھر اگائی خشک گھانس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے
سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہونچا اوس زمین مین سے ایک ٹکڑے
اور کو نہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھانبا پانی کو اور نہ جمایا گھانس کو پس یہ یعنی جو سب مذکور ہوئین مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین
خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھ
اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے ف یعنی دو طرح کے آدمی
مذکور ہوئے ایک تو فائدہ اوٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانے والے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ
فائدہ مند ہوتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح
فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اوس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس
اوگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح اونھون نے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عامل
کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ
منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی
فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پہونچا کر فائدہ مند کیا اور
جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نکی اور ہرگز نہ سنا اور نہ عمل کیا اوسپر اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا یہ مثل اوس
زمین شور کے ہی کہ پانی نہ قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اوگایا ح اور فرمایا لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ
بِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ یعنی نہین پورا مؤمن ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو
یعنی دین و شریعت ف یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات مین اور عبادات مین کمال خوشی سے یہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ
جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس منور و روشن ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین سید
پس جب نفس کو تہذیب ہوئی تو اطاعت خدا اور رسول کی اوسکی غذا ہو جاتی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی اگر مجکو اختیار دین بہشت
اور مسجد مین تو اختیار کرون مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوسکے نزدیک اور مسجد مین حکم اوسکا ہی میرے نزدیک شعر دوزخم باشد اگر جنت
ہوس باشد مرا بیک دو جب جا از در کوی تو بس باشد مرا ہان جنت محل رضا مولی ہی اسلیے اولیا اوسکی طرف رغبت کرتے ہین نہ واسطے خواہش نفس کے

اور فرمایا یعنی انس کو یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ الخ رواہ الترمذی یعنی ای چہوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہو تیرے دل مین کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پہر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بہشت مین ف اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی آنحضرت کی محبت اور رفاقت کا چاہیے عمل کرنا اوسپر ای بہائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت رکھنے والون کا سب نعمتین دارین کی ایک طرف بلا اور یہ ایک طرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین آمین ح اور فرمایا مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ الخ رواہ الترمذی یعنی جسنے کہایا حلال اور عمل کیا سنت کے طریقے پر اور امن مین رہے لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہونگے بعد زمانے میرے کے بہی ف اگر ایک مال کمائے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہی پہلے اوسکے کمانے کے یا عین کمانے کے وقت یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب بچے گناہ سے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہوتا ہی مثال طیب نہونے کی یہ ہی کہ مثلاً کسینے بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا لیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک بیل شراب کی مجہے دیا کر پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنی جو فعل کرے یا جو بات کہے موافق شرع کے ہو یعنی چنگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنی حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان تک کہ پائخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجا لاوے البتہ بہت ہین بیچ لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکہا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آگے جاہل حضرت کے ارشاد کا یہ ہی کہ خیر میری امت سے منقطع نہین ہونے کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانے مین بہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ح ع اور فرمایا تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ رواہ فی الموطا یعنی چہوڑین ہین مینے تم مین دو چیزین ہرگز گمراہ نہوؤگے تم جب تک پکڑے رہوگے اون دونون کو یعنی کتاب اللہ اور سنت اوسکے رسول کی یعنی حدیث اور فرمایا مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّةٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رواہ احمد یعنی نہین نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹہائی جاتی ہی مانند اوسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے ف یعنی چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تہوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلاً پائخانے جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہی بنانے سرا و مدرسے کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہی اوس سے اور سبب عادت ہوتا ہی اوسے افضل کے ترک کا حتی کہ قساوت قلبی کے مرتبے کو پہونچتا ہی کہ جسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی اور لکہا ہی کہ آمین سرّ یہ ہی کہ جسنے مثلاً رعایت پائخانے کے آداب کی کی تو اللہ تعالی اوسکو توفیق دیگا ترقی کی طرف اون چیزون کے کہ اعلی اوس سے ہی اور جو اوسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا اوسکا ترک کرنا اور فضل چیزون کے ترک کرنے کا یہان تک کہ پہونچیگا رین و طبع کے مقام کو انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت و عتاب کا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان و عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بہی اونمین سے لازم نہین آتی اور جائز روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے

تمام شد

جیسا مطلع ہوتا ہی علاج کرنے مین بیمار مرض پر حال انکا بعید جانتے ہین اوسکو جوکہ نہین پہچانتے ہین اونکو ایسے ہی انبیا طبیب دلون کے ہین
اور عالم اسباب حیات اخروی کے پس حکم کرنا اونکی سنت پر اپنی عقل سے کہ ہلاک ہو جائیگا تو بعض اوقات جو کسی شخص کی انگلی مین کچھ خلل
آجاتا ہی تو اوسکی عقل تقاضا کرتی ہی کہ اوسکو یہان تک کہ آگاہ کرتا ہی اوسکو طبیب حاذق کہ علاج اسکا یہی ہی کہ ملا جاوے مونڈھا بدن
کی دوسری جانب کا پس بعید جانتا ہی وہ اوسکو اس سبب سے کہ وہ نہین جانتا ہی پھوٹنے نسا جال کی کیفیت کو ایسا ہی معاملہ ہی طریق
آخرت مین اور انبیا کی سنت کے دقائق مین کہ عقل اونکو احاطہ نہین کر سکتی جیسے کہ پتھرون کی خاصیتین ہم نہین جانتے ہمکو کیا معلوم ہی
کہ کس سبب سے کھینچتا ہی مقناطیس لوہے کو اور عجائب عقائد و اعمال مین زیادہ تر ہین بنسبت اوسکے کہ دواؤن مین ہین پس جیسے کہ عقلین
قاصر ہین دواؤن کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اسکے کہ تجربہ راہ ہی اونکے معلوم کرنے کی پس ایسی ہی عقلین قاصر ہین معلوم کرنے
اوس چیز کے سے کہ نفع دے حیات آخرت مین معہذا تجربہ بھی رہنما نہین ہو سکتا تجربہ جب اسمین رہنما ہو سکتا تھا کہ اموات پھر آتے ہماری
طرف اور وہ خبر دیتے ہمکو کہ ان عقائد و اعمال سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور انسے دوری سو یہ محال ہی پس کیونکر حاصل ہو تجربہ پس عقل کی
منفعت سے یہی کافی ہی کہ رہنمائی کرے ہمکو نبی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف اور سمجھاوے ہمکو موارد اونکے اشارات کے پس اعراض کر تصرف کرنے سے
اور لازم کر اتباع کو کیونکہ تو سالم نہین آفت سے کہا بعض علمانے کہ عقل پونہچا دیتی ہی ہمکو نبی علیہ السلام کے صدق کی طرف پھر چھوڑ دے تو
اوسکو اور پیروی کر تو نبی علیہ السلام کی اونکے افعال مین اور تروک مین یعنی جو افعال کہ ترک کیے ہین آپنے جیسے کہ گھوڑا تیرے سفر ظاہر مین کہ وہ
پونہچا دیتا ہی ہمکو دریا کی طرف پھر چھوڑ دیتا ہی تو اوسکو اور سوار ہوتا ہی کشتی مین اور تابعداری کرتا ہی ملاح کی کشتی کے چلنے مین اور
ٹھہرنے مین اور کہا شیخ کلاباذی نے کہ اللہ تعالی نے نہین موقوف رکھے ہین امور دین بندونکی عقلون پر اگر عقلون ہی پر موقوف ہوتے تو اکثر
شرائع کہ حکمتین اونکی سمجھ مین نہین آتی ہین دشوار ہوتے اونکی عقلون کے نزدیک مثلا اللہ تعالی نے واجب کیا غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو
طاہر ہی بعضے صحابہ اور اکثر فقہاے امت کے نزدیک اور واجب کیا دھونا اطراف کا یعنی ہاتھہ و منہہ پانون کا بسبب نکلنے پاخانے کے کہ
نہین اختلاف ہی اوسکی نجاست مین پس عقل کیا جانے اسرار شرع کو بہتر یہ ہی کہ تابعدار ہو احکام شرع کا بیچون چرا جیسے مردہ غسل دینے والے کے
ہاتھہ مین انتہی ۔ اور مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین مثنوی علم معقولات علم اشقیاست ۔ علم نا معقول علم انبیاست ۔ پاے استدلالیان
چوبین بود ۔ پاے چوبین سخت بے تمکین بود ۔ گر باستدلال کار دین بدے ۔ فخر رازی راز دار دین بدے ۔ اور حضرت عبد الاحد یعنی حضرت مجدد
رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی سی آگئی پھر
جب افاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کی پوچھی فرمایا اسوقت امام فخر الدین رازی کا وقت نزع کا تھا ابلیس نے آکے گھیرا اور پوچھا کہ خدا کو
کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لانی شروع کین اور وہ قریب ہزار دلیل کے وحدانیت باری پر لائے کتابون مین لکھتے ہین کہ جو دلیل
لاتے تھے وہ ملعون رد کر دیتا تھا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہگئی تھین جو مین پونہچا اور کہا جواب دے اس ملعون کو کہ مینے خدا کو بے دلیل پہچانا ہی
تو بارے ابلیس اوسکے کہنے سے بھاگا اور وہ ایمان سلامت لیکے گئے لوگون نے شمار رکھا وہی تاریخ اونکے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حال ہوئی تھی
اکثر فلاسفہ کا حال متغیر ہو جاتا ہی وقت موت کے اسواسطے منقول ہی عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ ۔ یعنی بوڑھیا عورتون کا دین اختیار کرو ۔
تمام ہوا بیان اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا والسلام ۔ اب سنو کچھ بیان وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ کا ۔ یعنی باطل کرو اپنے
عملون کو بسبب ارتداد کے یا ریا و سمعہ کے یا گناہون کے پس برائی ارتداد کی تو ظاہر ہی قرآن و حدیث مین بہت جا برائی اوسکی مذکور ہی لیکن
گناہ اور ریا و سمعہ کا بیان ضرور ہی کہ یہ آفت پوشیدہ ہی کہ آدمی آگاہ نہین ہوتا اوس سے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج السالکین مین
لکھتے ہین کہ ریا و عجب آفت عظیم ہین ایک لحظے مین آجاتے ہین اور اکثر ہوتا ہی کہ نوے برس کی عبادت باطل کر دیتے ہین منقول ہی کہ ایک شخص نے

میانہ روی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھہ اونگلیون کے پس گنو اوسکو اہل فلاح سے
اور فرمایا کفایت ہی آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھہ اونگلیون کے دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو بچاوے
اللہ تعالی ۔ کہا ابو تمیمہ نے کہ حاضر ہوا مین صفوان اور اونکے یارون کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کیا سنا ہی
تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ کہا جندب نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سناوے سناویگا
اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہی یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر
روز قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کر ہمکو پس کہا جندب نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی اوسکا پس جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گراوے اوسکو
پس چاہیے کہ کرے ۔ آیا ہی کہ نکلے حضرت عمر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو کہا معاذ نے کہ رلایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی تھی مینے وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلاشبہہ تھوڑا سا ریا شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہون نہین
ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے یعنی لوگون کے دل اونکے چراغ ہین ہدایت کے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے
ف یعنی گھر اونکے بسبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہین اسقدر میسر نہین آتا کہ چراغ جلاوین ۔ سعید ۔ اور فرمایا کہ بلاشبہہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہی ظاہر بین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ بندہ میرا سچا ہی اور
فرمایا ہوینگی اخیر زمانے مین قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یارسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت
بعض اونکے کے طرف بعض کے اور ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے ۔ اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا ۔ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب الحزن سے
یعنی غم کے کنوین سے عرض کیا صحابہ نے کہ یارسول اللہ کیا ہی جب الحزن فرمایا نالہ ہی دوزخ مین کہ پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر روز سو بار
کہا گیا یارسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ یعنی پڑھے ہوے جو نمود کرنے والے ہین ساتھہ
عملون اپنے کے ۔ اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ سے کہا شداد صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا مینے یارسول اللہ کیا شرک کریگی آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونکا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے
خواہش خواہشون اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ ۔ کہا ابو سعید صحابی نے کہ برامد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہمنے ہان یارسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آدمیون کے ۔ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہو دروازہ اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے
جو کچھہ کہ ہوگا ۔ ف پس حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کر کر ناحق ریاکار ہووے ۔ سعید ۔ اور فرمایا جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے اچھی خصلت
اچھی یا بری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ۔ ف پس حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کر کر گنا
ریا مین گرفتار ہو ۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق نہین ہر سخن کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون مین ولیکن ہین قبول کرتا ہون قصد اوسکا اور خواہش اوسکی

رواہ الترمذی

پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی میری طاعت مین کرتا ہون مین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اگرچہ بکلام کرے ✣ ف ✣ اس لیے کہ
اوسکے دل مین محبت و حمد میری حق چھپی ہوتی ہی پس مبارزیت پرہیز ✣ حق ✣ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
معنی اس آیت کے وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ ✣ کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین ای بیٹی
صدیق کی ولیکن یہ وہ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ
لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین ✣ اور فرمایا يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ✣ یعنی اوٹھایا جاویگا ہر بندہ اوپر
اوس چیز کے کہ مرا ہی اوسپر یعنی کفر یا ایمان ✣ اور فرمایا مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ✣
یعنی نہین دیکھی مینے کوئی چیز سختی مین مثل دوزخ کے کہ سووے بھاگنے والا اوسکا اور نہ مثل بہشت کے بھلائی مین کہ سووے طلب کرنے والا
اوسکا ✣ ف ✣ یعنی جو کوئی دشمن قوی کی شر سے بھاگتا ہی تو سوتا نہین پس ایسی چیز سے بھاگنے والے کو بھی چاہیے کہ سووے نہین
اور کوشش کرے بھاگنے مین یعنی لازم کرے طاعت کو اور چھوڑے گناہون کو اور اسی طرح طالب جنت کو چاہیے کہ سعی کرے
اوسکے حاصل کرنے مین اور غافل نہووے ✣ حق ✣ اور فرمایا بلاشبہہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے تم اور سنتا ہون وہ چیز کہ
نہین سنتے تم یعنی ہول قیامت کے اور شدت عذاب کی چرچڑ بولتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچڑ بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین ہی اوسمین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہی
واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتون
کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راہون کی فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالی کے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ای کاش کہ مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی تا گناہون سے آلودہ نہوتا ✣ فرماویگا اللہ کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی فرشتون کو أَخْرِجُوا مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ
یعنی نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک وقت یعنی ساتھ اخلاص و توحید کے یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہون سے
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات اوٹھتے اور فرماتے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا
الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ ✣ یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے
آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی یعنی عذاب و ثواب ✣ نکلے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو بلاشبہہ تم اگر بہت کرتے یاد توڑنے والی لذتون کی
یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ
پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہی اسلیے کہ نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ
أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ ✣ یعنی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر
مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَأَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ بہت محبوب طرف میرے اون مین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے
تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی
اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ فاجر یا فرمایا کافر تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا
نہ فراغت ہی تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تھا تو البتہ بہت برا طرف میرے اون مین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین
آج تجھپر اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو معاملہ میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ ادھر سے اودھر نکل جاتی ہین

پسلیاں اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونگلیوں اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے
فرمایا حضرت نے اور مسلط ہوتے ہیں اوسکے لیے ستر اژدہے اگر بلاشبہ ایک اونمیں سے پھنکار مارے زمین میں تو نہ اوگاوے زمین کچھ سبزی جب تک
کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں وہ اوسکو اور ڈستے ہیں اوسکو یہاں تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ÷ یعنی سوا اسکے نہیں کہ
قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں میں سے ÷ عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ بلاشبہ آپ تو بوڑھے ہوگئے
فرمایا شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا ÷ یعنی بوڑھا کر دیا مجکو سورۂ ہود نے اور اوسکی بہنوں نے ÷ **ف** ÷ یعنی جن سورتوں میں
احوال قیامت کا ہے مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے ÷ سیار ÷ کہا انس رض نے بلاشبہ تم
البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہیں تمہاری آنکھوں میں یعنی سہل و حقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موبقات یعنی مہلکات سے ÷ فرمایا ای عائشہ اِیَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا
یعنی بچا تو اپنے تئیں صغیرہ گناہوں سے اسلیے کہ تحقیق اونکے لیے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہے یعنی ملائکہ ÷ اور فرمایا حکم کیا مجکو میرے رب نے نو باتوں کا
ڈرنے کا خوف خدا سے پوشیدہ اور ظاہر میں اور بات عدل کی کہنے کا غصے اور خوشی میں اور میانہ روی کرنے کا فقر و غنا میں اور یہ کہ صلۂ رحم
کروں میں اوس سے کہ کاٹیں مجھسے اور دوں میں اونکو کہ محروم رکھیں مجکو اور عفو کروں میں اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور یہ کہ خاموشی میری فکر اور گویائی
میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کروں میں ساتھ اچھی باتوں کے ÷ **ف** ÷ پہلے نو فرمائیں اور ذکر کیں دس گویا امر بالمعروف اجمال ہے
تفصیل کی کیونکہ مشتمل ہے سب بھلائیوں کو ÷ سید ÷ اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی بندہ مومن کہ نکلیں اوسکی آنکھوں سے آنسو اگرچہ ہوں مکھی کے
سر کے برابر خوف خدا سے پھر پہنچے کسی چیز کو بہتر جگہہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہے اوسکو اللہ دوزخ پر ÷ **ف** ÷ مظہر قدس اللہ سرہ
فرماتے ہیں ÷ بیت ÷ شفیعم روز حشر این دیدۂ نمناک خواہد شد ÷ ازین آب روان آخر حسابم پاک خواہد شد ÷ اور فرمایا کہ نہیں ظاہر ہوتی خیانت
کسی قوم میں مگر کہ بہت ہوتی ہے اونمیں موت اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانے اور ترازو کو مگر کہ بے برکت ہوتا ہے اونسے رزق اور نہیں حکم
کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے اونمیں خونریزی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن ÷ اور آیا ہے کہ جب اوتری
آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ÷ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہیں ÷ پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس
جمع ہوئے پس عام پکارا اور خاص پکارا یعنی نام بنام مثلا ای بنی کعب بن لوی چھڑاؤ اپنے نفسوں کو آگ سے یہاں تک کہ فرمایا یا فاطمہ
اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ÷ پس بلاشبہ نہیں مالک ہوں میں واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوا اسکے کہ تحقیق تمہارے لیے
(چھڑا آپنے نفس کو آگ سے)
قرابت ہے سلوک و احسان کرونگا بسبب قرابت کے پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین میں اور گناہوں سے اپنے کو بچا کر طاعت الٰہی میں خوب
مشغول رہے کہ عافیت دارین اسی میں ہے پھر جاننا چاہیے کہ پاک پروردگار نے مومنوں کو تعلیم کر کے پھر کفار کی برائی بیان کرنی شروع کی فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝

بلاشبہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا راہ خدا سے پھر مرے اس حال میں کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو ÷ **فے** ÷ جو لوگ منکر ہوئے
اور روکا اللہ کی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ ÷ **مو** ÷ **تفسیر** ÷ راہ خدا سے یعنی ہدایت سے اور کہا
بعضوں نے کہ اوتری یہ آیت اون کفار کے حق میں کہ بدر کے کنوئیں میں مار کر ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہے یعنی سب کفار کے حق میں ÷ **مل**
÷ **معا** ÷ **بحر** ÷ پھر خطاب مومنوں کو فرمایا بطور تسلی کے ÷

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

پس سستی نکرو اور طرف صلح کے نہ بلاؤ اور تم ہو غالب اور خدا ساتھ تمہارے ہی اور ضائع نہین کریگا عمل تمہارے ✤ فتح ✤ سو تم تو دب ہوئے جاؤ اور نہ پکارنے لگو صلح اور تمہین ہوگے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہی اور نقصان نہ دیگا تمکو تمہارے کامون مین ✤ تفسیر ✤ محنت سے بھاگکر صلح نہ چاہیے اور اگر صلح نظر آوے تو درست ہی آگے آویگا بیان اسکا سورۂ فتح مین ✤ مو ✤ پس نہ ہو ضعیف اور نہ ذلیل ہو دشمنون کے لیے اور لفظ سلم کو حمزہ اور ابوبکر نے سین زیر سے پڑھا ہی اور سلم اور سلم کے معنی ہین صلح کے یعنی نہ بلاؤ کافرون کو طرف صلح کے اور اللہ تمہارے ساتھ ہی یعنی ساتھ مدد کرنے کے یعنی مددگار تمہارا ہی ولن یترکم الخ کے معنی ہین ہرگز نہین ناقص دیگا تمکو اجر تمہارے عملون کا ✤ ف ✤ اے مومنون ضعیف ہو کے جاؤ اور کافرون سے صلح نچاہو اور اونکو صلح کی طرف نہ بلاؤ صلح چاہنی اوسوقت چاہیے کہ تمکو کچھ ضعف ہو تم تو غالب ہو اور کہا کلبی نے کہ آخر الامر غلبہ تمہین کو ہی اگرچہ کسی وقت وہ غالب ہون اور یہ اس سبب سے ہی کہ خدا مددگار تمہارا ہی اور یہ وعدہ نصرت کا اس دار دنیا مین ہی دار آخرت مین تمہارے عملون کا ثواب تمہین ناقص کریگا پھر رغبت دلائی طلب آخرت کی پس فرمایا انما الحیوۃ الدنیا الخ ✤ معا ✤ زاہدی

اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْـَٔلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ ○

سوا اسکے نہین کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور بیہودگی اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو تم دیگا خدا تمکو مزدوری تمہاری اور نہ مانگے گا تمسے مال تمہارے یعنی سب مال ✤ فتح ✤ یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہی اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤگے اور بچ چلوگے دیگا تمکو تمہارے نیگ اور نہ مانگیگا تمسے مال تمہارے ✤ تفسیر ✤ حق تعالی نے ملک فتح کر دیے مسلمانونکو زر خرچ کرنا تھوڑے ہی دنون پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اوس سے سو سو برابر ہاتھ لگا اسیواسطے فرمایا ہی کہ اللہ کو قرض دو ✤ مو ✤ زندگانی دنیا کی الخ یعنی مشغول ہونا دنیا مین کھیل و تماشا ہی یعنی منقطع ہو جائیگی دنیا تھوڑی سی مدت مین اور اگر ایمان لاؤ تم یعنی اللہ و رسول پر اور پرہیزگاری کرو یعنی شرک سے مزدوری تمہاری یعنی ثواب تمہارے ایمان و تقوے کا اور نہ مانگیگا یعنی اللہ یا رسول سب مال تمہارے بلکہ چالیسوان حصہ یعنی زکوۃ ✤ ف ✤ لعب و لہو سے مراد ہی باطل و غرور اور پرہیزگاری کرو تم یعنی ثواب سے مزدوری تمہاری یعنی جزا تمہارے اعمال کی آخرت مین اور نہ مانگے گا رب تمہارا مال تمہارے واسطے دینے اجر کے بلکہ حکم کرتا ہی تمکو ساتھ ایمان و طاعت کے تو کہ دیوے تمکو جنت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ○ یعنی نہین چاہتا مین اونسے رزق اور نہین چاہتا مین یہ کہ کھلاوین وہ مجکو ✤ اور بعضون نے کہا نہین مانگتا تمسے محمد مال تمہارے جیسے کہ اور جگہ فرمایا قل مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ یعنی کہہ نہین مانگتا مین تمسے ابلاغ رسالت پر مزدوری ✤ اور بعضون نے کہا معنی آیت کے یہ ہین کہ نہین مانگتا تمسے اللہ اور رسول اوسکا سارا مال تمہارا صدقات مین بلکہ مانگتا ہی تھوڑا سا مال یعنی چالیسوان حصہ فرض کیا ہی تا خوشی سے ادا کرو دلالت کرتا ہی اس معنی پر سیاق آیت کا ✤ معا ✤ اوپر کا مضمون بیان فرما کر حرص دلائی مومنون کو لڑنے پر اور مال فدا کرنے پر گویا فرماتا ہی کہ ہمیشہ تمکو اس دنیا مین رہنا نہین ہی کہ زندگانی دنیا کی ایک کھیل ہی اور مشغولی اوسمین ایک آرائش ہی مانند آرائش عورتون کے اور کھیل لڑکون کے کہ ایک چشم زدن مین گذر جاتا ہی پس ساتھ طاعت کے گذارو اور اگر تم ایمان و تقوی پر ثابت قدم رہوگے ثواب دیگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ تتقوا کے معنی یہ ہین کہ اگر خداوند عزوجل سے ڈروگے اور پرہیز کروگے گناہون سے اور بدخلقیون سے تو دیگا تمکو ثواب تمہارے اعمال کا چندر چند کہ کبھی فنا و منقطع ہی نہین ہونے کا اور باوجود ان وعدون کے تمکو نہین فرمایا ہی مینے کہ خرچ کرو سب مال راہ خدا مین جیسا کہ اگلون کو فرمایا تھا ✤ زاہدی ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے چین و آرام کی طرف التفات نکرے کہ فنا ہونے والے اور کھیل و تماشا ہی تبھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دل مین یہ دنیا ہیچ تھی کہ مال و منال اور چین و آرام دنیا کا چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر رہنے کو سعادت دارین جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین پس آئے ہمپر مصعب بن عمیر صحابی باین حال کہ نہین تھی اونپر مگر ایک چادر پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے پوستین کے

پس جب دیکھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو روئے آپ بسبب اوس نعمت کے کہ تھے مصعب اوسمین پہلے اور بسبب اوس حال کے
کہ اب دیکھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب صبح کریگا ایک تمہارا ایک لباس مین اور شام کریگا
اور لباس مین اور رکھی جاویگی آگے اوسکے ایک کابی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیر لگاو دیوار گریبان لگاؤگے تم اپنے گھرون مین جیسا کہ ڈھکا
جاتا ہی کعبہ پس عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ ہم اوس دن بہتر ہونگے آج کے دن سے فارغ ہوونگے ہم عبادت کے لیے اور باز رہینگے ہم محنت سے
فرمایا نہ تم آج بہتر ہو اوس دن سے * حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین علامات العارفین ثمانیۃ قلبہ مع الخوف
والرجاء ولسانہ مع الحمد والثناء وعیناہ مع الحیاء والبکاء وارادتہ مع الترک والرضی * مشکوۃ متبرکہ

ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا ویخرج اضغانکم ۝

اگر طلب کرے خدا تمسے مال تمہارا یعنی سارا مال پس مبالغہ کرے سوال مین اوسوقت بخل کروگے تم اور برے کار لاوے وہ بخل کینے تمہارے
فتح * اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو بخیل ہو جاؤ اور کھولدے تمہارے دل کی خفگیان * موضح * تفسیر * اور برے کار لاوے
اللہ بخل کینے تمہارے روقت نہین یاوقت مانگنے سارے مال کے اسلیے کہ وقت مانگنے مال کے ظاہر ہوتی ہی عداوت و کینہ * معالم
اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہین مانگتے تمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال تمہارے اپنے لیے بلکہ مانگتے ہین تمسے فقرا کے لیے
اور راہ دین کے قائم کرنے کے لیے اس حال مین کہ تنگ نہین کرتے تمکو اور نہ بہت مانگتے ہین تمسے * زاہدی

ھانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ
واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم ۝

آگاہ ہو تم ای جماعت کہ بلایا جاتا ہی تمکو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین پس تم مین سے وہ شخص ہی کہ بخل کرتا ہی اور جو کوئی بخل کرتا ہی سو اوسکے نہین ہی کہ بخل کرتا ہی اپنے سے
یعنی منفعت خرچ کرنے کی اپنے سے باز رکھتا ہی اور خدا تونگر ہی اور تم محتاج ہو اور اگر موہنہ موڑو بدل لاوے اللہ ایک جماعت اور کو سواے تمہارے
پھر نہووین وہ جماعت مانند تمہارے * فتح * سنتے ہو تم لوگ تمکو بلاتے ہین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی
نہ دیگا سو نہ دیگا آپ کو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھر جاؤ بدل لیگا کوئی لوگ سواے تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح کے * تفسیر
تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہی یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہی پھر ایک کے ہزار ہزار پاؤگے اور اللہ کو کیا پرواہ
اور اوسکے رسول کو * موضح * لفظ ھا تنبیہ کے لیے ہی اور ھؤلاء موصول ہی بمعنی الذین کے صلہ اوسکا تدعون یعنی تم وہ ہو کہ
بلائے جاتے ہو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین اور وہ خرچ کرنا ہی جہاد مین یا زکوۃ مین گویا کہ کہا گیا کہ دلیل اس بات پر کہ اگر مبالغہ کرے تمسے طلب مین
تو بخل کرو اور برا کرو جانو دینے کو یہ ہی کہ تم بلائے جاتے ہو طرف ادا کرنے چالیسوین حصے کے پس بعضے تم مین وہ ہین کہ بخل کرتے ہین ساتھ
مال کے اور جو بخل کرتے ہین ساتھ صدقے کے اور ادائے فریضہ کے پس سواے اسکے نہین کہ بخل کرتے ہین داعی نفس اپنے کے سے داعی رب
اپنے کے سے اور بعضون نے کہا بخل کرتا ہی اوپر ضرر نفس اپنے کے یعنی وبال بخل کا اوسپر پڑیگا اور خدا تونگر ہی یعنی وہ نہین حکم کرتا ہی دینے کا اپنی
حاجت کے لیے کہ وہ محتاج ہو اوسکا اسلیے کہ وہ بے پرواہی حاجتون سے لیکن فرماتا ہی محض تمہارے ہی فائدے کے لیے کہ محتاج ہو اوسکے ثواب کے
اور اگر موہنہ موڑو ای عرب اوسکی طاعت سے اور اوسکے رسول کی طاعت سے اور خرچ کرنے سے اوسکی راہ مین بدل لاوے یعنی پیدا کرے اللہ
ایک قوم کو کہ بہتر ہون تمسے اور نہایت فرمانبردار اللہ و رسول کے بنسبت تمہارے اور وہ فارس ہین چنانچہ آیا ہی کہ پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ وہ قوم کون ہین اور سلمان فارسی آپ کے پہلو مین بیٹھے تھے پس مارا آپ نے ہاتھ اونکی ران پر اور فرمایا کہ وہ یہ ہی اور قوم
اسکی والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناولہ رجال من فارس * یعنی قسم اوس ذات کی

کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی اگر ہوا ایمان متعلق ساتھ ثریا ستارے کے تو البتہ حاصل کرین اور لے لین اوسکو کتنے ایک شخص فارس سے ✽ پھر نہون
وہ طاعت مین برابر تمھارے بلکہ نہایت طاعت کرنے والے اور گناہون سے بچنے والے ہون بہ نسبت تمھارے ✽ ف تنبیہ ✽ اگر انصاف سے
دیکھے آدمی تو اکثر فقہا اور محدثین اور قرا اور صوفیہ تابع فارس کے ہین فقہا مین امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد زفر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ
وکیع بن الجراح احمد بن حنبل وغیرہم محدثین مین بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم وغیرہم قرا مین عاصم حفص ابو بکر کسائی
حمزہ وغیرہم صوفیہ مین ابراہیم بن ادہم ابو بکر وراق شقیق بلخی سری سقطی معروف کرخی جنید شبلی جریری فلاج حکیم ترمذی وغیرہم نام اگر سب کے
لکھیے تو دفتر ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے مال خرچنا بہت ہی خوب چیز ہی اور بخل کرنا مال کے خرچ کرنے
مین بہت ہی بری بات ہی ✽ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ
لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✽ یعنی اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا تو البتہ
خوش کرتا مجکو یہ کہ نہ گذرین مجھپر تین راتین اور ہووے میرے پاس اوس مین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادا دین کے لیے ✽ ف ✽ یعنی اگر کوہ احد
کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اوسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادا دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ
ادا دین مقدم ہی صدقے پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اونپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین اونکی طرف التفات
بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوسپر ✽ ح ✽ اور فرمایا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے
اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک اونکا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا
تَلَفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ✽ یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جا بجا خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین
مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بیمحل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو ✽ ف ✽ اس سے
معلوم ہوا کہ مال خرچ کرے تو برمحل خرچ کرے بیمحل نہ خرچ کرے ✽ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ٹلینگے جگہہ سے قدم
ابن آدم کے روز قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جائیگا پانچ چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز
مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کے ✽ اور کہا ہی بعضے
اللہ والے علمانے نہین تمام ہوتا ورع یہان تک کہ دیکھے دس چیزین فرض اپنے نفس پر اول نگاہ رکھنا زبان کا غیبت سے دوسرے پرہیز کرنا بدگمانی
سے اور تیسرے پرہیز کرنا ٹھٹھے بازی سے اور چوتھے باز رکھنا نظر کا محارم سے یعنی جن چیزون کا دیکھنا حرام ہی مانند اجنبیات و سیر و تماشے
خلاف شرع کے اور پانچوین راست زبانی اور چھٹے یہ کہ پہچانے احسان اللہ کا اپنے پر تاکہ نہ عجب کرے نفس اوسکا اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے
مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام و نمود و تکبر اور نوین محافظت نماز و نیز
اور دسوین استقامت سنت و جماعت پر ✽ مشکوٰۃ و مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہا
اور فرمایا خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجپر یعنی کم کریگا رزق تیرا
بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجسے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال جو زیادہ ہو
حاجت سے پس روک لیگا اللہ تجسے زیادتی اپنی ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ ✽ یعنی دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ وہ
اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہی ✽ اور فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَالْمُسْلِمُ ✽ یعنی خرچ کر ای بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجپر ✽ ف ✽ معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ
عقبیٰ مین اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین اسکے کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ بخشا ہی تجکو تاکہ دونون تجکو دنیا اور عقبیٰ مین اشارہ ہی طرف اس آیت کے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ۞ اور فرمایا ای بیٹے
آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہی تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہی تیرے لیے یعنی اللہ کے
نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو قدر کفایت پر اور شروع کر یعنی اوس مال کے خرچ کرنے مین کہ زائد ہو حاجت تیری
سے ساتھ عیال اپنے کے ف قدر کفایت پر یعنی مضایقہ نہین ہی اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے
اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضونکا زیادہ اور اسی طرح بعضے
دنون مین کچھ ہوتا ہی اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضی مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجپر لازم ہی پہلے دینے مین
اونھین سے کر جب اونسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہین اور اور ونکو دیوے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ
اوسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۞ اور فرمایا اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ
ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ الحدیث رواہ مسلم یعنی بچو ظلم سے اسلیے کہ ظلم اندھیرے ہونگے روز قیامت کے اور بچو بخیلی
اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کیا ہی اون لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو ف
معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کو بیچ غیر جگہہ اوسکی کے پس یہ شامل ہی سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے
کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین راہ پاونے کا بسبب اونکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے
اونکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا اور بخل سے کہ وہ بھی
ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا مال کا
اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہی آپس کی محبت و ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہین
لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہی کہ دشمن کی عورتون اور مال کو اور آبروریزی
وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہی ۞ اور فرمایا صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نپاویگا اوس شخص کو کہ
قبول کرے اوسکو کہیگا ایک آدمی اگر لاتا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی ف یعنی
غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین پکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی قبول نہین کریگا سبب اسکے کہ
سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخیر زمانے مین حضرت امام مہدی کے
زمانے مین ہوگی ۞ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی ازروے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو
تندرست ہو حرص رکھتا ہو مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نکر یہانتک کہ جسوقت پہونچے
جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے ف یعنی اللہ
تندرستی کی حالت مین کہ اوسوقت بسبب امید درازی عمر کی حرص ہوتی ہی مال کے جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی
سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہی اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک
کہ جب حلق مین جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانے کا یعنی وارثون کا حق متعلق
ہوگیا ہی حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنے کا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہین ۞
کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کعبے کے سائے مین پس جب کہ دیکھا مجکو
فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہی کعبے کے پروردگار کی پس کہا مین نے قربان ہون تمھارے باپ ماں میرے وہ کون ہین فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے

رواہ مسلم

رواہ البخاری و مسلم

رواہ البخاری و مسلم

مال کے الا من قال ھٰکذا و ھٰکذا و ھٰکذا ✣ یعنی مگر جسنے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ ✣ اور فرمایا سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت سے نزدیک ہی بہشت سے نزدیک ہی لوگون سے یعنی سب دوست رکھتے ہین اوسکو دور ہی آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہی اوسپر دور ہی اللہ سے کہ وہی بہشت سے دور ہی لوگون سے نزدیک ہی آگ سے ولجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل ✣ یعنی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کے عابد بخیل سے اور فرمایا البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہی اوسکے لیے سے دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ✣ اور فرمایا دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی ✣

ف ✣ یعنی لائق نہین ہی کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہی کہ اوسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجے کی کہ اوس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو اونسے اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے تو منافی کمال ایمان کے نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہی کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھکنا اور سہولت کرنی اور مین اسلیے کہ بعض بد ایمان کی شاخون مین سے ہی ✣ ع ✣ ح ✣ اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ بد دیکر احسان جتانے والا

ف ✣ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے ✣ ع ✣ اور فرمایا شر ما فی الرجل شح ھالع وجبن خالع رواہ ابو داؤد ✣ یعنی بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی ✣ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا اپنے کسی یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق کو اوسکے کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ یعنی بغیر جانے اسکے کہ وہ چور ہی مستحق اوسکا نہین پس صبح کی لوگون نے اس حال مین کہ باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام آلہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نے

اللھم لک الحمد علی سارق ✣ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہی اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی اوسنے خیرات اپنی پس دیا اوسکو ایک زناکار عورت کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات زناکار عورت پس کہا یا آلہی تیرے ہی لیے ہی تعریف اوپر دینے کے زنا کرنے والی کو البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے کہ باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا آلہی تیرے ہی لیے تعریف ہی اوپر خیرات کرنے کے چور کو اور زنا کرنے والی کو اور دولتمند کو پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اوسکے کہ صدقے تیرے سب مقبول ہوئے اوپر خیرات کرنی چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جب تک کہ وہ مال اکتفا کرے اور اوپر زنا کرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوسمین سے کہ دیا اوسکو اللہ نے ✣

ف ✣ حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی اللہ کو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہی کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا ✣ ح ✣ اور فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر چلا ابر ایک طرف کو پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیون مین سے یعنی جو کہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پہنچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا بیچ باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے ای بندے خدا کے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تھا

رواہ الترمذی ١٢
رواہ ابو داؤد ١٢
رواہ الترمذی ١٢
رواہ البخاری ١٢
رواہ مسلم ١٢

ابر میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو ای بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اوسنے واسطے کہ سنی تھی میں نے آواز اوس
ابر میں کہ یہ پانی اوسکا ہی پس کہتی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ یعنی پانی دے فلانے
کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہے تو یعنی اپنے باغ میں کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوسنے اپر اسوقت کہ کہا
اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہوں میں تجھسے کہ پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ میں سے پس صدقہ دیتا ہوں تہائی
اوسکا اور کھاتا ہوں میں اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اوس باغ میں تہائی + ف یعنی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ
فلان کنایہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آیا صریحا یعنی ابر میں نام اوسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے
نام تیرے کے یعنی کہتا ہو میں فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلے اوسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا
کہا اوسکو بیان کر دیا کہ میں نے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا + ع + اور فرمایا کہ بلاشک تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی
اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی نے یہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا ادا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا اونکے پاس ایک فرشتہ
یعنی بصورت مسکین کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس اور کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہے تیرے نزدیک کہا کوڑھی نے کہ رنگ اچھا
اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھسے لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے
نے اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے تیرے نزدیک
کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اونمیں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے
گائیں یعنی شک فقط تعین میں ہے اوسنے کیا کہا اور اوسنے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا وہ اونٹنیاں گابھن پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے
اسمیں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا کیا چیز بہت پیاری ہے تیرے نزدیک کہا بال اچھے اور جاتی رہے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے
ہیں مجھسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا وہ بال اچھے کہا فرشتے نے
پس کونسا مال بہت پیارا ہے تیرے نزدیک کہا گائیں پس دیا گیا گائیں گابھن کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو انمیں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس
اور کہا کونسی چیز بہت پیاری ہے تیرے نزدیک کہا یہ کہ دے اللہ مجھکو بینائی میری پس دیکھوں میں اوس سے لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے
اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے تیرے نزدیک کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت بچے
دینے والیاں پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹوں سے اور گایوں سے اور بچے لیے اندھے نے بکریوں سے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل
اونٹوں کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں کا فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئت اپنی کے
یعنی جس صورت و ہیئت میں پہلے اوس پاس آیا تھا اوسی طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ میں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے میں
پس نہیں پہونچنا ہو سکتا آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھسے بواسطے اوس ذات کے کہ دیا تجھکو رنگ
اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہوں ایک اونٹ کہ پہونچوں میں بسبب اوسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا
کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھے ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ کہی اوسکے ٹالنے کے لیے پس کہا
فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجھکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھکو اللہ نے نعمت و
مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہیں کہ وارث کر دیا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا تو پھیر دے
تجھکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اوسکو مانند
اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا تھا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا تو کر دے تجھکو اللہ

جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر جا رہا
میرے پاس سے اسباب بیچ سفر مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے واسطے اوس
ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی مانگتا ہون مین ایک بکری کہ پہونچون مین بسبب اوسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے کہ بلا شبہ تھا مین
اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے کسی چیز
اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے کہ رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوا اسکے نہین کہ آزمائش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا
اللہ نے کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجسے اور غصے ہوا اوپر دونون یارون تیرے کے
یعنی کوڑھی اور گنجے کے بسبب ناشکری کرنے اونکے کے + اور کہا ام بجید نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے
دروازے پر یعنی مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی ہون اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا + یعنی دے اوسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا + آیا ہے کہ کسی نے
حضرت ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھاتا تھا پس کہا حضرت ام سلمہ
نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا اوسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے مین اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا ای گھر والون بسد و برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنی جواب دیا سائل کو
جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہے شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمھارے پاس
کچھ چیز ہے کہ کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس
گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچے مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے
کے سائل کو + اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہت بدہے آدمیون مین از روے مرتبے کے نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا
الَّذِي يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ + یعنی وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے + ف
یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے نہ دیا اوسنے تو وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبے مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل
مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہوگا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار ہوگا اگر
سائل مستحق اوس مال کا ہو اور مال اوس پاس زیادہ حاجت سے ہو + ح + کہا عقبہ بن حارث نے کہ پڑھی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینے مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی سے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگون کی گئے طرف بعضے حجرون بیبیون
اپنی کے پس گھبرائے لوگ حضرت کی جلدی کرنے سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا اونکی جلدی کرنے سے فرمایا کہ یاد آیا مجکو
ایک ٹکڑا سونے کا کہ میرے پاس تھا پس مکروہ جانا مینے یہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو اوسکے بانٹ دینے کا
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ٹکڑا سونے کا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین
اوسکو + کہا حضرت عائشہ نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس اونکی بیماری مین چھ دینار یا سات پس حکم کیا مجکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین اونکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے اونکے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے یعنی
فرصت نپائی اونکے بانٹنے کی حضرت کی بیماری کے سبب سے پھر پوچھا مجھسے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوئین وہ چھ دینار یا سات کہا حضرت عائشہ نے
کہ نہین بانٹین مینے قسم خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکے بانٹنے سے آپ کی بیماری نے پس منگوایا حضرت نے اون دینارون کو پھر رکھا اونکو
اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عز وجل سے اور ہون یہ دینار پاس اوسکے یعنی رہنا انکا نبی کے پاس

ستانی ہی مقام نبوت کے + اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال کے پاس اس حال مین کہ بلال کے پاس ایک تودہ تھا کھجور کا
پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ ای بلال کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین ہی پس آپنے
فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ کا دوزخ مین روز قیامت کے خرچ کر تو ای بلال اور نہ ڈر رکھہ صاحب عرش سے
فقر کا + ف کل کو یعنی روز قیامت کے پس لفظ روز قیامت تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پونہچیگا طرف تیرے پس یہ
کنایہ ہی قریب ہونے دوزخ کے سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی سے
نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پونہچاویگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے
یعنی توکل اور اعتماد حق پر حالانکہ جائز ہی ذخیرہ کرنا برس روز کے قوت کا عیال کے لیے ۱۲ + اور فرمایا سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص کہ سخی ہی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ
اخیر مین ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سے پس چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی
اوسکو دوزخ مین ۱۲ + ف درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھہ اسلیے کہ جیسے درخت
بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان اوسکی بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی
ایک قسم قسمون سخاوت کی سے ۱۲ + اور فرمایا بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا یعنی جلدی کرو ساتھہ
صدقہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے صدقہ دو اسلیے کہ بلا شک بلا نہین بڑہتی صدقے سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی اور فرمایا
مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ الخ یعنی جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین یا قیمت مین
کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو
واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے ۱۲ + ف
کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھہ صنعت کی یا تجارت کی
یا زراعت کی یا وارث مین ہاتھہ لگا ہو یہ کیا کسینے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا
اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا
تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ مین پس آیا انکے پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون مین کہ
کچھہ صدقہ دون مجھین پس بتا مجھکو مستحق کہا اوسنے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پونہچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوسنے اس بات مین غنی
نے کہا اوسنے نکل جب ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا تو دے اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھر دوسرے دن اوسپر
گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ اوسکے پاس تھا کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجھکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو
شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھہ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی
اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک ریئس دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم
ہوتا تھا پس ڈرا اوسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے ناچار اوسی کو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا وہ راہ اپنی سے اور ساتھ
چلا اوسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا شہر کی طرف پھر داخل ہوا وہ
غنی پیچھے اوسکے کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دے مجھکو اپنے
حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہ کہ میرے ساتھہ اولاد ہی چھوٹی اور تھے وہ نہایت بھوکے پس مین بیقرار ہوا اور نکلا سرگردان پھرتا

رواہ البیہقی ۱۲ [illegible]
رواہ البیہقی ۱۲
متفق علیہ ۱۲

مینے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مینے اوسکو اونکے لیے پھر جب یہ فتوح مجھے ہاتھ لگی تو پھینک دیا مینے یہ کبوتر جہان سے کیا تھا پس سمجھا وہ
غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جا خرچ ہوتا ہی اور حرام بُری جا اکثر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سود خوار وغیرہ کے
تو وہ رقص و سرود و شراب خمر مین تیچھے اوسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اوسکے جلدی محتاج ہو جاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے معاملے بہت دیکھنے مین
آئے ہین اور قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اوسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے
کہا کہ عادت ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنی بڑھاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ع
✝ اور فرمایا صلعم مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا
رَفَعَهُ اللهُ ✝ یعنی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کسیکی تقصیر کے مگر عزت اور نہین
تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا ✝ ف ✝ یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن
حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی
قصور کسی کا بخشدیتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اوسکی اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام
برابر عفو کے نہین ہی اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطے امید قرب الہی کے نہ واسطے کسی غرض کے تو اللہ تعالی اوسکی قدر بلند کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ✝ ع ✝

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین ۲۹ ہین اور کلمات ۵۶۰ اور حروف ۲۴۳۸ اور رکوع ۴ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ یوسف کے
اور ربط اس سورت مین اور سورۂ محمد مین یہ ہی کہ سورۂ محمد مین اکثر ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور بیان لڑائی کا ہی اور سورۂ فتح
مین اکثر بیان ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور منافقین کا اور بیان صلح کا ہی اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ابتدا ہی مین ذکر
فتح کا ہی کہ تفصیل اوسکی آگے آتی ہی ✝ ابی بن کعب سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ فتح پس گویا کہ
ہوا اون لوگون کے ساتھ کہ بیعت کی اونھون نے نیچے درخت کے ✝ ذٰلِكَ ✝ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپ
صحابہ کے ساتھ مکے مین داخل ہوئے اور خاطر جمعی سے حلق و تقصیر مین مشغول ہین پس اوس سال عمرے کے قصد سے متوجہ کعبے کی طرف ہوئے
اور جب حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہ کا قریب مکے کے ہی پہنچے تو کفار قریش کعبے کے آنے سے مانع آئے اور بہت سی تشویش کے بعد کفار سے
صلح کر کر بغیر پہونچنے کے کعبے مین پھر خدا تعالی نے اوس عمل کو اونسے قبول فرمایا اور اوس بیعت سے کہ اثنائے تشویش مین واسطے تاکید
عزم کے آنحضرت صلعم سے کی تھی راضی ہوا اور اوس عمل کے ثواب مین بہت سی فتوحین اونکو نصیب کین خصوصا فتح خیبر کہ بعد اس سفر سے جلد
واقع ہوئی اور غنیمتین خیبر کی خاص حاضران بیعت کے لیے مقرر کین اور غیر اونکے کو اوس غزوے سے منع کیا اور مضمون خواب کا سال آئندہ
ظاہر ہوا پس بیچ باب وعدۂ فتوح اور رد شبہۂ منافقون کے بسبب تعویق مضمون خواب کے اور بیان حکمت تعویق کے اور تہدید متخلفون سفر حدیبیہ سے
اور بیچ بیان خوشی اپنی کے بیعت کرنے والون سے یہ سورت نازل فرمائی واللہ اعلم ✝ قصہ ✝ ہجرت سے چھہ برس پیچھے حضرت نے
خواب دیکھا کہ مکے مین گئے ہین عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہین ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن کو
بھی حج اور عمرے سے مانع نہوتے تھے اور حرم مین بیر نلیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کیے شہر سے باہر پڑے
لڑنے کو جب حضرت پونہچے قریب جہان سے مکہ نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی ہرگز نہ اوٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ مین ادب کعبے کا
رکھونگا اگرچہ یہ لوگ جرم چڑھ بولین تب اوٹھی حضرت نے مقابلہ چھوڑ کر حدیبیہ کے میدان مین اوترے پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھسے صلح کرو ایک مدت

دم لوتے ہم اوروں کو مسلمان کرین پھر جاہوے گے مسلمان ہو جیوا اور جاہوے گے لڑیو آخر کو صلح ہوئی لیکن اوس برس عمرہ نہ کرسکے تھا
اگلے سال قضا کیا اوس صلح کے بعد یہ سورت اوتری ؛؛ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ○ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ○

بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کار فتح کا یہ ہی کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا آگے تیرے گناہ سے اور جو کچھ کہ پیچھے رہے اور
تمام کرے نعمت اپنی تجپر اور تو سیدھے دکھاوے تجکو راہ سیدھی اور تو مدد دیوے تجکو خدا مدد قوی ؛؛ ف ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح
فیصلہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ اور مدد کرے
تجکو اللہ زبردست مدد ؛؛ تفسیر ؛؛ یعنی تجکو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے
اگرچہ بہت بندے ہین بخشے اسمین نذر کر دینا ہی ؛؛ ع کہا بعضوں نے کہ مراد اس فتح سے فتح مکے کی ہی نازل ہوئی یہ سورت آنحضرت کے
پھرنے کے وقت مکے سے سال حدیبیہ مین از راہ وعدے کے آنحضرت سے کہ مکے کے فتح ہوئیگا اور بعضوں نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ ہی اور نہیں ہوا
اوسمین قتال شدید ولیکن ہوئی آپسمین پھینکا پھانکی پتھروں اور تیروں کی پس تیر مارے مسلمانوں نے مشرکوں کو یہانتک کہ بھگا دیا اونکو
شہر مین اور جاہی اونہوں نے صلح پس تھی فتح ظاہر اور کہا زجاج نے کہ واقع ہوا فتح حدیبیہ مین معجزہ بڑا کہ پانی کنوین مین چکا ایک قطرہ وہاں باقی نہ رہا
پس کلی ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوین مین پس جوش مارا پانی نے یہانتک کہ پیا سب لوگوں نے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس فتح
سے فتح خیبر کی ہی اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قَضَيْنَا لَكَ قَضَاءً مُّبِينًا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اول یہ کہ
داخل ہوگے تم اور اصحاب تمہارے مکے مین سال آیندہ خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ؛؛ ف بموجب قول اکثر مفسروں کے مراد فتح
سے صلح حدیبیہ کی ہی کہ حقیقت مین مقدمہ فتوح کثیرہ کی تھی اور سبب فتح مکے کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اسلیے کہا کہ اوس وقت مین واقع ہونا
صلح کا مشرکوں سے دشوار تھا مدد و فتح خدا تعالی کی طرف سے آنحضرت کو پہنچی تب مشرک صلح پر راضی ہوئے اور بعضوں کے نزدیک مراد اس سے فتح
مکے کی ہی اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فدک کی ہی کہ عنقریب اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہین کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ سے بڑی تھی
اسلیے کہ اوس وقت مین مشرک مسلمانوں کے ساتھ مختلط ہوئے اور قرآن اور کلام مسلمانوں کا سنا اور اکثروں کے دلوں مین اسلام نے جگہہ پکڑی
اور اوس تین برس مین بہت خلق مسلمان ہوئی اور اسلام کے پھیلنے مین بہتا اثر ہوا اور تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجری
مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اپنے بعضے اصحاب کے ساتھ مکے مین گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اصحاب نے جانا کہ اسی سال
یہ ظہور مین آویگا اور تہیہ سفر کا کیا اور پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اوسی سال آنحضرت چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عمرے کا
باندھکر متوجہ مکے کے ہوئے جب یہ خبر مشرکوں کو پہنچی تو وہ بقصد روکنے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہوکر مکے سے باہر
نکلے آنحضرت نے اونکے اس قصد سے آگاہ ہوکر حدیبیہ مین منزل کی اور حدیبیہ نام ایک کنوین کا ہی کہ پانی اوسکا بسبب صرف لشکر مبارک
کے ایک قطرہ نرہا تھا جب آنحضرت اوس کنوین کے کنارے پر پہنچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوین مین ڈالا بہت سے پانی
نے اوس کنوین سے جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہاں رہے القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ
مین آنحضرت کے پاس آیا اور آنے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہین لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے کفار یہ خبر سنکر بھی راضی نہ ہوے
آنحضرت کے آنے سے مکے مین پس آنحضرت نے اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکوں کے پاس بھیجا تا اونکو منع کرنے سے باز رکھیں مشرکوں نے

اونکو پکڑ لیا بسبب دیر رہنے اونکے کے غلط اونکے قتل کا لشکر مین پڑا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین جانیکا مین جب تک کہ کفار کو سزا
نہ دونگا اور اصحاب کو طلب کیا لڑائی پر ثابت رہنے کی بیعت کے لیے اور اسی سبب بیعت الرضوان واقع ہوئی چنانچہ یہ آیت لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
کے مذکور اسکا ہی پس کفار نے بیعت کی خبر سنکر مشوش ہوکر سہل بن عمرو کو آنحضرت صلعم کی خدمت بابرکت مین بھیجا اور صلح کی اس طرح پر کہ مسلمان
اس سال مین پھر جاوین اور متعرض لڑائی کے نہون اور سال آئندہ مین آکر عمرے کی قضا اداکرین آنحضرت نے وہین حلق کیا اور کتنے ایک
اونٹ منجملہ ستر اونٹون کے کہ ہدی کے لیے ہمراہ لائے تھے ذبح کیے اور باقی ناجیہ اسلمی کے ہاتھ مکے کو بھیجے تا مروہ مین ذبح کرکر فقیرون کو تقسیم کردین
اور صحابہ بھی حلق و ذبح کرکر احرام سے نکلے اور ساتھ غم و ملال کے وہان سے مدینے کو پھرے اور ایک رات مین ان ایام مراجعت کے سے
یہ سورت نازل ہوئی صبح کو یہ سورت اصحاب پر پڑھی بعد اسکے کہ فرمایا آجکی رات مجپر ایک سورت اوتری ہی کہ بہت دوست رکھتا ہون مین اوسکو
دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور جب اصحاب نے سنا آپسمین مبارکباد دیا دین اور خوش ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
آجکی رات مجپر ایک آیت اوتری ہی کہ میرے نزدیک پیاری زیادہ ہی دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور آیت اِنَّا فَتَحْنَا الخ پڑھی بعضے
صحابہ نے کہا هَنِيْـًٔا مَّرِيْـًٔا لَكَ یعنی مبارک و میمون ہو آپکے لیے یا رسول اللہ حق تعالی نے خبر دی آپ کو اوس چیز کی کہ کرے ساتھ
آپکے واللہ اعلم ہمارے ساتھ کیا کریگا آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ الخ نازل ہوئی انتہی پھر بیچ باب
وعدہ فتوح کے اور ردّ شبہہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون رویا کے اور بیان حکمت تعویق اور تہدید پیچھے رہے ہوؤن کے سفر حدیبیہ سے اور
بیان خوشنودی حق کے اہل بیعت رضوان سے تمام یہ سورت اوتری اور بیچ لام لیغفر کے اقوال بہت ہین بعضون کے نزدیک لام معنی کی کے ہی
یعنی فتح دی ہمنے تجکو تا مجتمع ہون تیرے لیے تمام نعمتین ساتھ مغفرت کے اور بعضون کے نزدیک فاستغفر مقدر ہی یعنی فتح دی ہمنے تجکو پس بخشش چاہ
تا بخشے خدا تجکو اور بعض کے نزدیک لام عاقبت کے لیے ہی یعنی فتح دی ہمنے تجکو اور عاقبت یعنی انجام فتح کا یہ ہی کہ بخشے تجکو خدا اور بعض کے
نزدیک لیغفر راجع ہی اللہ تعالی کے قول کی طرف وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ کہ اوپر کی سورت مین ہی اور مراد مَا تَقَدَّمَ سے وہ ایام ہین کہ
بعثت سے پہلے گذرے اور مَا تَاَخَّرَ سے بعد بعثت کے وقت نزول اس آیت تک ہین اور یہ اون علما کے قول کے بموجب ہی کہ صغائر
انبیا کے لیے جائز رکھتے ہین اور یا یہ کہ حَسَنٰتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئٰتُ الْمُقَرَّبِيْنَ ہو اور بعضے ما تقدم گناہ آدم و حوا علیہما السلام کے اور
ما تاخر گناہ امت کے ہین اور مراد نعمت سے نبوت و حکمت یا فتح ہونا شہرونکا اور بول بالا ہونا دین کا یا قبول شفاعت ہی اور چلاوے تجکو
سیدھی راہ یعنی ثابت رکھے تجکو دین پسندیدہ پر بحر المعانی یہ قصہ حدیبیہ کا مشکوۃ مین یون مذکور ہی کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینے کے قلادہ یعنی گنڈا
باندھا ہدی کے یعنی علامت کے لیے اور اشعار کیا یعنی نیزہ اونٹ کے کوہان مین مارکے خون بہایا اور بیان مفصل اسکا کتاب الحج مین ہی
اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرے کے لیے اور چلے یہان تک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ نام ایک پہاڑی کا ہی کہ وہان سے راہ مکے کو
جاتی ہی بیٹھ گئی اونٹنی حضرت کی لوگون نے کہا لوگون نے حل حل کہ اونٹ کے اوٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اڑ گئی قصوا کہ نام
حضرت کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت نے نہین اڑی قصوا اور نہین عادت اسکی اڑنے کی ولیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتھی کے نے
یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ابرہہ کے کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور
خونریزی حرم مین پہلے وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی
بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کے حرم کی مگر دونگا اونکو یعنی اس صلح مین جو کچھ قریش چاہینگے وہان تعظیم کی بات طلب کرینگے تو
قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس اوٹھی وہ پھر یکسو ہوئے آنحضرت اہل مکہ کی راہ سے اور متوجہ ہوئے اور طرف یہان تک کہ اوترے

حضرت کو اسکی اور حق قرابت کی کہ اونمین اور حضرت مین تھی کہ نکرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے کہ آوین بہ
مین اور تعرض نکرین ہمارے قافلے سے پھر جب کہلا بھیجین حضرت اونکو یہ اور وہ چلے آوین آپ کے پاس تو جو کوئی آوے حضرت کے پاس مکے سے ہم مین سے
مسلمان ہوکر تو وہ امن مین ہی اور نہ پھیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئے قریش اوس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اوس شرط سے
بار آئے یس بھیجا پیغمبر خدا نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اونمو منع کیا تعرض کرنے سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ
حدیث بخاری نے ❊ ف ❊ اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکے ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ کاش کہ اسکے کوئی ہوتا اور
معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر نہ دون اور یہ سبب نہ دون اوسکو اونکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے
اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی کہ جو صلح کے لیے آیا تھا حدیبیہ مین اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے
قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ ہی مین آیا تھا اوسکو حضرت نے پھیر دیا تھا بہت سی تکرار کے بعد اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ
بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آ ملا ❊ ع ❊ اور روایت مین آیا ہی کہ صلح کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سے روز حدیبیہ کے تین
باتون پر ایک تو یہ کہ جو آوے مشرکون مین سے مسلمان ہوکر پھیر دین اوسکو مشرکون کو اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے تو نہ پھیر دینا
اوسکو اور دوسری یہ کہ داخل ہون حضرت مکے مین سال آیندہ اور ٹھیرین اوسمین تین دن اور تیسری یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین
کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے ہوئے کر بصورت قہر و غلبہ اور مستعد لڑائی کے نہ آوین پھر آیا حدیبیہ ہی مین ابو جندل اس حال مین
کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرت نے اوسکو طرف مشرکون کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا اسلام لایا تھا مکے ہی مین اوسکو مشرکون نے
قید کر رکھا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کے پاس بھاگ کر آیا حضرت نے بحسب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر
ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علما نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان
شرطون کو تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اونکے کے کفار کے مقابلے سے یا بسبب احرام اور حرمت حرم اور بہت سی مصلحتون کے
تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے بہت سے ظاہر ہوئے کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری
امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ❊ مشکوٰۃ و شرحہا ❊ اور کہا سمرہ بن جندب نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی تو متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرۂ مبارک اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہی آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر
دیکھا ہوتا کسینے خواب تو بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر جو کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرت نے ایکدن ہمسے
کہ آیا تم مین سے کسینے دیکھا ہی خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مینے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون
ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی
لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو بیٹھے ہوئے کے کلے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی چیرنا اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے
دوسرے اوسکے کے مانند اسی کے یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکے یعنی ہر بار
کلے چیرتا ہی اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اون دونون
شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر
کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ
اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ اوس پتھر کی طرف تا کہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کے لیے
پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کہ مل جاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو

بسبب ہو گئے کہ پانی پینے او نمین سے کہا مینے کون ہین یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پھر مینے دیکھا ایک ٹیلہ سیاہ کہ اوسپر
کتنے ایک لوگ ہین دیوانے سے پھونکی جاتی ہی آگ اونکی مقعدون مین پھر نکلیاتی ہی اونکے مونہون اور نتھنون اور کانون اور آنکھون سے کہا مینے
کون ہین یہ کہا اونھون نے چلے چلو پھر دیکھی مینے ایک آگ بندکی گئی کہ ستعین ہی اوسپر فرشتہ نہین نکلتا ہی اوس سے کچھ مگر کہ پیچھا کرتا ہی وہ فرشتہ اوسکا
یہان تک کہ پھیر دیتا ہی اوسکو آگ مین اور اسکی تعبیر مین کہا کہ وہ گھر جو تمنے دیکھا کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اوسکا اعلی سے اور اوسمین کتنے ایک
لوگ ننگے ہین اور جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ اور اونکی بدبو سے ناک تمنے پکڑ لی پس وہ زناکار ہین اور وہ بدبو اونکے سترون کی ہی عذاب
کیے جاتے ہین یہان تک کہ جاوین گے آگ دوزخ مین اور سیاہ ٹیلے پر جو دیکھے وہ وہ ہین کہ کرتے تھے فعل بد قوم لوط کا سا فاعل و مفعول
اس عذاب مین گرفتار رہین یہان تک کہ جاوین دوزخ مین اور وہ آگ بندکی گئی جو دیکھی وہ دوزخ ہی ف سورہا اوس سے
غافل ہوکر رات کو الخ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا
قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل کرنا ساتھ اوامر و نواہی قرآن
کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی
یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بھولجانے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تہا عمل کرنیوالا
قرآن کے اوامر و نواہی پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی
قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سے
یعنی اعراض کیا اوس سے اور جوکہ سووے بغیر اعراض کے اوس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہی اس وعید سے انتہی + اور شہیدون کا
یعنی خاص مومنین کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا
نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ مستحب ہی متوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیون پر اور پوچھنا خواب کا اور اوپر مبادرت تعبیر
کہنے والے کے طرف تعبیر خواب کے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے + ع + ح + روایت کی سلفی نے طیوریات مین
یزید بن ہارون کے طریق سے کہ کہا سنا مینے مسعودی سے کہ کہتا تھا پونہچا مجکو یہ کہ جسنے پڑھی رمضان کی اول شب مین اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ
فَتْحًا مُّبِیْنًا نفل مین محفوظ رہا اوس سال مین یعنی سب بلیات سے + روایت کی ابن منذر نے عامر اور ابی جعفر سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ سے مراد ہین لغزشین جو جاہلیت مین ہوئین اور مَا تَاَخَّرَ
سے جو اسلام میں ہوئین + اور روایت کی عبد بن حمید نے سفیان سے کہ کہا پونہچا مجکو بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ جو کچھ کہ ہوا جاہلیت مین اور مَا تَاَخَّرَ جو کچھ کہ ہوا اسلام مین اور جو کچھ کہ نہین کیا اب تک +
روایت کی ابن منذر اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا جب اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ
فَتْحًا مُّبِیْنًا آخر آیت تک مشقت کرنی شروع کی آپنے عبادت مین پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہ مشقت کرنی کیسی ہی آپکے اللہ تعالی
نے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی کیا پس نہوؤن مین بندہ شکرگذار + اور روایت کی ابن مردویہ
اور بیہقی نے اسماء وصفات مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی اور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہ جب نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ + تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے شروع کیے اور نماز پڑھی یہان تک
کہ پھول گئے آپکے دونون قدم مبارک اور عبادت کی یہان تک کہ ہوگئے مانند پرانی مشک کے یعنی بسبب مشقت عبادت کے دبلے ہوگئے
اور خشک ہوگیا بدن آپ کا پس عرض کیا لوگون نے کہ کیا کرتے ہین آپ یہ اپنے دل سے اور اللہ نے تو بخشدیے ہین آپکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا

افلا اکون عبدا شکورا ۔ **درمنثور** ۔ اور بعضون نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ہونا شہرون کا ہی آنحضرتؐ کی امت کے ہاتھ پر اسکے شہر فتح ہوئے اور آفتاب سعادت کا اطراف روے زمین پر چمکا اور بعضون نے کہا کہ مراد کشایش دل کی ہی کہ ابواب معرفت کے آپکے دل پر کھلے اور مشکل باتین حل ہوئین ۔ اور بعضون نے کہا کہ مراد فتح سے وہ فتح ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فتح پائی اپنے نفس پر اور عقل و تدبیر سے دین کی درستی کی اور اپنے دیو ہمزاد کو تابعدار کیا حتی کہ کہا اسلم شیطانی فی یدی یعنی مسلمان ہوگیا شیطان میرا میرے ہاتھ پر قولہ لیغفر لک اللہ الخ یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور مومنون کے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری کے عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھے اوٹھالیا اور وہ غم زلت یعنی لغزش قدم کا ہی کہ تجکو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کرینگے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوٹھالیا ہمنے ساتھ بیان کرنے اس آیت کے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تیری زلت گذشتہ و ناگذشتہ سب بخشدین اور عوض اوس رنج کے امن مین کردیا تجکو قولہ ویتم نعمتہ علیک یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجپر ساتھ آشکارا اور غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینون پر جیساکہ فرمایا عز و جل نے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی وہ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے دین حق کو سارے دینون پر اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی یعنی آج کے دن پورا کیا مینے تمھارے لیے دین تمھارا اور تمام کی مینے تمپر نعمت اپنی ۔ قولہ ویھدیک یعنی اور توکہ ثابت رکھے تجکو راہ مستقیم پر جیساکہ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم یعنی ثابت رکھہ ہمکو راہ مستقیم پر قولہ وینصرک اللہ الخ اور تا مدد کرے خدا تیری یعنی یہ کار ہو نہین نہین رہنے کا مین تیری اور مومنون کی مدد کرونگا ایسی مدد کہ تم غالب آؤگے کفار پر ۔ **زاھدی** ۔

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِيۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡٓا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا

وہ ہی وہ کہ اوتارا اطمینان مسلمانون کے دلون پر تا زیادہ ہو ایمان اونکا ساتھ ایمان پہلے اونکے کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے اور ہی خدا دانا باحکمت ۔ **فتح** ۔ وہی ہی جسنے اوتارا چین دل مین ایمان والون کے کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور اللہ ہی خبردار حکمت والا ۔ **تفسیر** ۔ یعنی چین سے رسول کے حکم پر رہے ضدیون کے ساتھ ضد نہ کرنے لگے اسمین اونکو ایمان کا درجہ بڑھا ۔ **موضح** ۔ یعنی اوتارا اللہ نے مومنون کے دلون مین سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تاکہ زیادہ کرین یقین طرف یقین اپنے کے اور بعضون نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہی امر خدا پر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے واسطے امر خدا کے اور خدا کے لیے ہین لشکر الخ کہ مسلط کرتا ہی بعض کو بعض پر بموجب اقتضا علم و حکمت اپنے کے ۔ **مل** ۔ کہا ابن عباسؓ نے کہ بھیجا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لا الہ الا اللہ کے اور جب لوگون نے تصدیق اونکی کی اس امر مین زیادہ کیا نماز کو اوپر زیادہ کیا پھر زکوۃ کو پھر روزے کو پھر حج کو پھر جہاد کو یہان تک کہ کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس جون جون حکم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی تصدیق ساتھ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے الخ پس اپنے لشکرون کو کہ مومن ہین نصرت دیگا ۔ **معالم** ۔ یہ بیان فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی منت کا مومنون پر کہ دیکھو توفیق دی ہمنے تمکو کہ حمیت جاہلیت پر کافر رہا یا مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کرلی حاصل یہ کہ ہمنے سکینہ اوتاری تمھارے دلون پر کہ رسول نے کہا مینے صلح کی ہی حکم خدا سے تمنے گردن رکھدی زیر حکم اوسکے اور آنحضرتؐ و مومنون کے دلون پر یہ بھی سکینہ اوتاری کہ سہیل والون نے جو کچھ کہا قبول کیا اور تحمل کیا اونھون نے کہا ہم نہین جانتے رحمن مگر مسیلمہ کو تحمل کیا اونھون نے کہا نہین اقرار کرتے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا اونھون نے کہا جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے نہ پھیرینگے ہم اوسکو اور جو ہم مین سے تمھارے

پاس جاوے پھیر دینا یہ سب کچھ سنا اور تحمل کیا جتنا کافر جہالت مین بڑھتے جاتے تھے آنحضرت اور یاران کے آرام دل اور حلم مین بڑھتے جاتے
تھے اور جو فرمایا وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ وعدہ مدد کا ہی مومنون کے لیے یعنی تمہاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان و زمین کی
میرے لیے ہی یہ خبر دیتی ہی اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے تصرف مشیت کی ✤ زاهدی ✤ اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
کے هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ الخ کہا سکینہ کے معنی رحمت کے ہین اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ
کہا ابن عباس نے کہ اللہ تعالی نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پس جب تصدیق کی اوسکی مومنون نے
زیادہ کی اونکو نماز پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے روزہ پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کی اونکے لیے زکوۃ پھر جب کہ تصدیق
کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے حج پھر جب کہ تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکو جہاد پھر کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس فرمایا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہا ابن عباس نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والون کا
اور زمین والون کا اور بہت صادق ایمان اور بہت کامل ایمان بسبب گواہی دینے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہی ✤ در منثور ✤

لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَیُكَفِّرَ عَنْهُمْ
سَیِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝

انجام کار اوتارنے سکینہ کا یہ ہی کہ داخل کرے مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہین گے
وہان اور دور کریگا اونسے جرم اونکے اور ہی یہ مقدمہ نزدیک خدا کے مطلب پائی بڑی ✤ فتح ✤ تا پونہچاوے ایمان والے مردون کو اور
عورتون کو باغون مین نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہین اون مین اور اوتارے اونسے اونکی برائیان اور یہ اللہ کے ہان بڑی مراد ملنی ✤ تفسیر ✤
جو لوگ کہتے ہین جنت کی طلب نقصان ہی یہان سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہان یہی بڑا کمال ہی ✤ مو ✤ ذکر کیا گیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے
کہ جب نازل ہوئی لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے هَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا یعنی مبارک و میمون ہو پس کیا کیا جاویگا ساتھ ہمارے پس اوتری
آیت لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ ✤ معا ✤ یعنی اوتاری سکینہ تا کہ زیادہ کرین وے ایمان کو اور تا کہ داخل
کرے اللہ بسبب اس زیادہ کرنے کے مومن مردون اور عورتون کو جنتون مین حاصل یہ کہ صلح کروائی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ
کیا ہمنے اور اگر تمکو بسبب اس صبر کرنے کے رنج پونہچا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ کہا لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ الخ اور یہی یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت مین اور دور کرنا برائیون کا اللہ کے نزدیک فوز عظیم ہی
اور فوز کے معنی ہین پونہچنا مراد کو ساتھ نجات پانے کے اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی ✤ زاهدی ✤

وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَیْهِمْ
دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِیْرًا ۝

اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والے مردون کو اور شرک کرنے والی عورتون کو کہ گمان کرنیوالے ہین
خدا پر گمان بد اونپر ہو جیو مصیبت بد اور غصے ہوا خدا اونپر اور لعنت کی اونکو اور طیار کی اونکے لیے دوزخ اور بری جگہ ہی دوزخ ✤ فتح ✤
اور تا عذاب کرے دغا باز مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ہین اللہ پر بری اٹکلین انہین پر پڑے
پھیر مصیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ اور بری جگہ ہی پونہچے ✤ تفسیر ✤ بری اٹکلین
یہ کہ مدینے سے چلتے وقت منافق بہانے کر کر بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے وطن سے دور ہین اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور
کافرون نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہین چاہتے ہین دغا سے شہر کو لے لین ✤ مو ✤ یعنی تسکین دی مومنون کے دلون کو ساتھ صلح

حدیبیہ کے اور وعدہ کیا اونسے فتح کا اور یہ اسلیے کیا کہ تا جانیں مومن نعمت اللہ کی صلح ہونے میں اور شکر کریں اوس نعمت کا پس تو اونکا
اونکو اور عذاب کرے کافروں اور منافقوں کو اسلیے کہ غصے ہوا اونسے بسبب اس صلح کے اور مراد اونکے گمان بد سے یہ ہے کہ اللہ نہیں مدد کریگا رسول
کی اور مومنوں کی اور پھر نہیں لائیگا اونکو طرف مکے کے کہ یہاں آویں اور فتحیاب ہوویں ازراہ قہر و غلبہ کے اور عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ کے
یہ معنی ہیں یہ جو کچھ کہ گمان کرتے ہیں کافر اور منتظر ہیں مومنوں کے حق میں بسبب وہ اونھیں کے آگے آنے والا ہے اور وہی لوگ ہیں گرفتار ہونیوالے ف علم
مومنوں کا وعدہ نیک بیان فرما کر مذمت اور وعید کافروں کی یاد کی منافقوں نے قبول نکیا اوس صلح کو اور رد کیا حکم آنحضرت کا اور یہ فرمایا
اور تا عذاب کرے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو اور مشرک عورتوں کو اور گمان بد کیا ... آپ ہی گرفتار ہونگے ف زاهدی

نصف

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

اور خدا ہی کے لیے ہی لشکر آسمانوں کا اور زمین کا اور خدا ہی غالب با حکمت ف فتحی اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور
زمین کے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ف موضح تفسیر یعنی پس دفع کریگا کمر اون لوگوں کا کہ دشمنی کی اوسکے نبی سے اور مومنوں
سے ساتھ جس لشکر کے کہ اونمیں سے چاہیگا ہی اللہ زبردست پس نہیں پھیر سکتا کوئی عذاب اوسکا حکمت والا یعنی اون کاموں میں کہ
تدبیر کی ف مل یعنی جو کچھ کہ آسمان و زمین میں ہے مملوک و مسخر خدائے تعالیٰ کا ہے جیسے کہ لشکری اپنے امیر کے تابعدار ہوتے ہیں پس مومنوں کو
فتحیاب اور کافروں کو مغلوب کریگا جیسا کہ وعدہ کیا ہے ف بحر کر ربیان فرمایا اس آیت کو پہلے تو بعد ذکر کرنے مشرکین کے بیان فرمایا
اور پھر بعد ذکر کرنے منافقوں کے بیان فرمایا کہ میں قادر ہوں ہلاک پر ف زاهدی

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اظہار حق کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا تا ایمان لاؤ تم ای مسلمانوں ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے
اور تا مدد دو دین خدا کو اور ساتھ بزرگی کے اعتقاد کرو اوسکو اور ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام ف فتحی ہمنے تجکو بھیجا احوال
بتلانے والا اور خوشی اور ڈر سنانا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد کرو اور اوسکا ادب رکھو اور اوسکی پاکی بولو
صبح اور شام ف موضح تفسیر ف شاہد یعنی گواہ کہ گواہی دیگا اپنی امت پر روز قیامت کے بشارت دینے والا یعنی مومنوں کو
جنت کی ڈرانے والا یعنی کافروں کو دوزخ سے اور لتؤمنوا میں خطاب ہے رسول خدا علیہ السلام کو اور اونکی امت کو اور تعزروہ
کے معنی ہیں قوت دو اوسکو ساتھ مدد کرنے کے اور تینوں ضمیریں یعنی تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ میں جو ہیں اللہ عزوجل ہی کی طرف
پھرتی ہیں اور مراد اسکی قوت دینے سے قوت دینی اوسکے دین کی اور رسول کی ہے اور جنے تفرقہ کی ہے ضمیروں میں پہلی دونوں
ضمیریں نبی علیہ السلام کی طرف پھیریں ہیں دور ہیں عقل سے اور تسبیح صبح سے مراد نماز فجر کی ہے اور شام سے چاروں نمازیں ف علم
گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت کے افعال پر جیسا کہ فرمایا عزوجل نے وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا یعنی اور لاویں گے ہم
تجکو امت پر گواہ اور چونکہ اوپر ذکر دو طرح کے لوگوں کا تھا مومنوں کا اور منافق و مشرکوں کا فرمایا مُبَشِّرًا یعنی خوشخبری دینے والا
مومنوں کو اور نَذِيْرًا یعنی ڈرانے والا کافروں کو ف زاهدی کہا قتادہ نے کہ آنحضرت گواہ ہونگے اپنی امت پر اور سب
نبیوں علیہم السلام پر کہ اونھوں نے احکام الٰہی پہنچا دیے تھے اور بشارت دینے والے جنت کی اونکو کہ فرمانبرداری کرتے ہیں
اسکی اور ڈرانے والے آگ سے اونکو کہ نافرمانی کرتے ہیں اللہ کی ف درمنثور تنبیہ اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ
آدمی کو چاہیے کہ ایسے کام کرے کہ مستحق حضرت کی بشارت کا ہو اور ایسے کام نکرے کہ سزاوار آپکے ڈرانے کا ہو حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ ٭ یعنی آدمی کو افعال گزیدہ اور اعمال پسندیدہ کرنے چاہئین تا اونکی برکت سے ڈر اور ہلاکت کی جگہون سے بچے ٭ بیت ہر کہ فریادرسے روز مصیبت خواہد ٭ گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش ٭

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

بلاشبہ جو لوگ کہ بیعت کرتے ہین ساتھ تیرے سوائے اسکے نہین ہی کہ بیعت کرتے ہین ساتھ خدا کے ہاتھ خدا کا ہی اوپر ہاتھ اونکے کے پس جو کہ عہد توڑے پس سوائے اسکے نہین ہی کہ توڑتا ہی اپنے نفس کے ضرر پر اور جو کہ تمام کرے اوس چیز کو کہ اوسپر ساتھ خدا کے عہد کیا ہی دیگا اوسکو مزدوری بڑی ٭ فقے ٭ جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجہسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے برے کو اور جو کوئی پورا کرے جسپر قرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو نیگ بڑا ٭ تفسین ٭ ہاتھ ملانے وقت قول کے وقت اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا الٹائیونمین قول مر دم تک نہ بھاگنے کا ٭ موضح ٭ بیعت کرتے ہین یعنی بیعۃ الرضوان ہاتھ خدا کا ہی اوپر الخ مراد یہ ہی کہ ہاتھ رسول خدا کا جو بیعت کرنے والون کے ہاتون کے اوپر ہوا وہ ہاتھ اللہ کا ہی اور اللہ پاک ہی جوارح یعنی اعضا سے اور صفتون اجسام سے اور مراد ثابت کرنا اس بات کا ہی کہ عقد میثاق یعنی بیعت و عہد کرنا ساتھ رسول کے مانند عقد میثاق کے ہی ساتھ اللہ کے کچھ تفاوت نہین اون دونون مین یہ ایسا ہی جیسے فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی حاصل یہ کہ یہان بھی یہی مراد ہی کہ جسنے بیعت کی رسول سے اوسنے بیعت کی اللہ سے پس جو کہ عہد توڑے الخ اور پورا نکرے بیعت پس نہین عود کرتا ہی ضرر اوسکے توڑنے کا مگر اوسپر کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے اوپر موت کے اور اسپر کہ نہین بھاگینگے ہم پس نہین توڑی کسی ہم مین سے کسینے بیعت مگر جد بن قیس نے کہ ایک منافق تھا جا چھپا اپنے اونٹ کی بغل کے نیچے اور نہین گیا ساتھ قوم کے مزدوری بڑی یعنی جنت ٭ ملا ٭ بیعت کرتے ہین تجہسے یعنی حدیبیہ مین جو بیعت الرضوان ہوئی اور بیعت نہ بھاگنے پر اور موت پر کی تھی کہ ہمیشہ لڑتے رہینگے ہم آگے آپکے جبتک کہ نہ قتل کیے جاوینگے ہم بیعت کرتے ہین اللہ سے اسلیے کہ بیچے اونھون نے نفس اپنے اللہ کے ہاتھ بدلے جنت کے ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتون اونکے کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہاتھ اللہ کا ساتھ پورا کرنے خیر کے کہ وعدہ کی ہی اوسنے اوپر ہی ہاتون اونکے کے اور کہا سدی نے کہ صحابہ پکڑتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اور بیعت کرتے تھے اوسنے اور ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ اونکے کے تھا بیعت کرنے مین اور کہا کلبی نے کہ نعمت اسکی اونپر ہدایت مین فوق تھی اوس بیعت سے کہ کی ٭ معا ٭ یہ تعریف اون بیعت کرنے والون کی ہی یعنی بیعت تمہاری سیر پسندیدہ ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جب کہ بیعت کی تجہسے درخت کے نیچے ٭ پس بہہ ہے نصیب اون لوگون کے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنی رضا کی اونسے دنیا مین پس ہوئی دنیا اونکے لیے مانند جنت کے اور اونھون نے جو بیعت حضرت سے کی اور اوسکو جناب باری نے اپنی طرف منسوب کیا اسمین کمال بزرگی بیعت کی اور شرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقبولیت بیعت کرنے والون کی ثابت ہوئی ٭ بیت خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ دران گرد سواری باشد ٭ اور یہ جو فرمایا کہ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ سے مراد ہے تصرف قوی ہی جیسے کہ کہا جاتا ہی فلان چیرہ دست یعنی فلانا قوی تر ہی پس معنی اسکے یہ ہین کہ خدا غالب و قاہر ہی تمہارے دشمنون پر اور قفال مفسر کہتے ہین کہ ید بولتے ہین اور مراد اوس سے احسان لیتے ہین جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلانے کے لیے مجہپر ید ہی یعنی احسان ہی پس معنی آیت کے یہ ہین کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ نے جب آنحضرت سے بیعت کرنے مین ہاتھ رکھا حضرت کے ہاتھ پر ساتھ فدا کرنے تن اور جان

اور ہاتھ کے آگے آنحضرت کے رضا مولی کے لیے فرمایا یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ یعنی جو کچھ کہ میننے وعدہ کیا ہی انسے ثواب کا دنیا اور آخرت مین وہ زیادہ ہی اوس سے کہ اونھون نے فدا کیا اونھون نے فانی اور دیا ہوا میرا فدا کیا اور میننے باقی دیے زوال عطا کیا فَمَنْ نَّکَثَ یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو وبال اوس عہد توڑنے کا اوسپر ہی خدائے عز و جل کو کچھ نقصان نہین اور جو کوئی پورا کریگا اوس عہد کو کہ خدا کے ساتھ کیا ہی یا رسول خدا کے ساتھ کیا ہی پس دیگا اسد اوسکو اجر عظیم کہ وہ جنت ہی ✣ زاهدی ✣ تنبیہ اس آیت کریمہ مین بھی رد ہی اون اشقیا کا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہین عیاذا باللہ سبحان اللہ کیا پروردگار تو فرماوے فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی پس قریب ہی کہ دیگا اسد اونکو اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھکمار ین گویا معاذ اللہ اللہ صاحب جھٹلاتے ہین کمال ہی احمق ہین اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تعریفین کرتے ہین کاش کہ گونگے ہوتے تو یہ حماقت انکی تو ظاہر نہو تی صدق اللہ وصدق الرسول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلائین گویائی ہی کے ساتھ لگی ہین کیا یہ حدیث جامع ہی کہ ہر طرح کا شخص اسمین غور کر کے اپنے لیے نصیحت حاصل کر لے سکتا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ ذَا الْقُرْبَیٰ [illegible] الْمَعَادِ یعنی اس زبان نے بہت سی ہلاکت کی جگہون مین پونہچایا مجکو اللہ بچاوے سبکو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے ایسی ایسی بلائین پیدا ہوتی ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِیَّاكَ وَاتِّبَاعَ الْهَوَىٰ فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنْهُ وَمِنَ الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ ✣ یعنی بچا اپنے کو خواہش نفسانی کی پیروی سے پس تحقیق مراد کو پونہچا وہ شخص کہ بچا اوس سے اور طمع اور غضب سے ✣

سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝

کہینگے تجھسے پیچھے چھوڑے ہوئے اعراب سے یعنی جنھون نے کہ سفر حدیبیہ مین موافقت نہین کی واللہ اعلم وہ کہینگے مشغول کیا ہمکو ہمارے مالون نے اور فرزندون نے پس بخشش طلب کر ہمارے لیے کہتے ہین اپنی زبانون سے جو کچھ کہ نہین ہی اونکے دلون مین تو کہہ کون کر سکتا ہی تمھارے لیے خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پونہچانا تمکو یا چاہے تمھارے حق مین فائدہ پونہچانا بلکہ ہی خدا خبردار ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ✣ فیض ✣ اب کہینگے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالون مین اور گھرون مین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دل مین تو کہہ کسکا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمھارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمھارے کام سے خبردار ✣ تفسیر ✣ ایا ہی کہ جب آنحضرت نے عمرے کے قصد سے متوجہ مکے کے ہوئے سال حدیبیہ مین تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دیل کو طلب فرمایا تا رکاب سعادت مین حاضر رہین وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر بہانہ مشغولی اہل و مال کا کر کر پیچھے رہ گئے حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ کے سفر سے پھر وگے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہین اپنی زبانون سے الخ یعنی یہ عذر اور بخشش چاہنی فقط زبانی ہی دل مین کچھ اثر اسکا نہین اسلیے کہ دل مین انکی کچھ پروا نہین کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو یا نہ کرے تو بد مجھی بہانہ کیا کہ ہم اہل و مال کی خبر گیری مین مشغول ہین کوئی خبرگیران ہمارے ہان نہین بخشش طلب کر ہمارے لیے تا کہ بخشے اللہ ہمسے گناہ پیچھے رہ جانیکا تمھارے ساتھ سے پس اسکو جھٹلایا اللہ صاحب نے کہ پیچھے رہنا انکا اس سبب سے نہین ہی کہ جو کہتے ہین بلکہ بسبب شک و نفاق کے ہی اور طلب کرنا اونکا استغفار کو بھی نہین صادر ہی حقیقۃ کون کر سکتا ہی الخ یعنی کون بچا سکتا ہی تمکو اللہ کی مشیت و قضا سے اگر چاہے ضرر پونہچانا تمھارا قسم قتل و شکست سے یا چاہے تمکو نفع پونہچانا قسم ملنے غنیمت و فتحیابی سے اپس پیچھے رہنا تمھارا بسبب خوف نفس یا منفعت کسی ایمان تمھارے کی ہی بلکہ ہی خدا خبردار الخ کہ تم یہ عذر نہین رکھتے تھے بلکہ [illegible] یعنی اونھون نے گمان کیا کہ پیچھے رہنا

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کریگا تمسے ضرر کو اور حاصل کریگا نفع کو کہ سلامت رہیں گے جانوں اور مالوں سے پس خبر دی اللہ تعالی نے اونکو
کہ اگر اللہ کچھ ضرر پہنچانا چاہے تمکو تو کوئی قادر نہیں ہی اوسکے دفع پر ✤ **معالم** ✤ یہ معجزہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر غیب کی دیے گئے
اللہ عزوجل کی طرف سے کہ وہ یوں کہینگے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ الخ یعنی وہ کہینگے کہ ہم اسلیے نہ گئے کہ تا مال و اہل ہمارے ضائع نہوں اوسپر اون
حکم ہوا حضرت کو کہ تم کہو کہ اللہ کے ضرر و نفع کو کون دفع کر سکتا ہی مالک نفع و ضرر کا وہی ہی نہ تم بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا یعنی مالک
نفع و ضرر کا کوئی نہیں ہی سوا اللہ کے پس تم جو عذر بیجا کرتے ہو یہ سب بہانے یا زبانی ہیں کچھ اصل نہیں اسکی بلکہ اللہ تعالی خبر رکھتا ہی
اوس سبب کی کہ جس سے پیچھے رہے تم کہ وہ بدگمانی تمہاری ہی ساتھ اللہ کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ ظَنَنْتُمْ الخ ✤ **زاهدی** ✤
تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جو مال و اولاد کے سبب سے اللہ کی طاعت سے باز رہے وہ مصداق اس آیت کا اور محل
عتاب الٰہی کا ہو سکتا ہی اسی لیے فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ الخ اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
یعنی اے مسلمانوں نہ باز رکھیں تمکو اموال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ پس وہی ٹوٹا پانے والے ہیں اور یہ بھی اس آیت شریفہ
سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع و ضرر کا سوا خدا عزوجل کے کوئی نہیں ہی تو آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ بلا و مصیبت درپیش آوے تو اوسکی
طرف رجوع کرے اور کسی سے کچھ غرض نرکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے تا نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ الخ اور حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں ✤ **مثنوی** ✤

دربلا یاری مخواہ از ہیچکس — زانکہ نبود جز خدا فریادرس
جای گریہ است این جہان دون مخند — چشم عبرت برگشا و لب ببند
ہیچ سو را از حرص ہر سوی مرو — پند ناصح را بگوش جان شنو
نفس خود را با گنہ یاری مدہ — عمر برباد از تبہ کاری مدہ
ہرکجا تہمت بود آنجا مرو — در رہ حق ہمچو نابینا مرو
دشمنی داری ازو ایمن مباش — زیر سقف بی ستون ساکن مباش (یعنی آسمان)
در فسق و ہوا مرکب متاز — خویشتن را مسخرۂ شیطان مساز
چون سفر در پیش داری زاد گیر — عمر خود را سربسر برباد گیر
ای پسر اندیشہ از اغلال کن — نفس خود را از لگد پامال کن
چون گسان است رہ دوزخ گذر — جای غفلت نیست با چندین خطر
آتشی در پیش داری ای فقیر — فہم کن خوف بست از نار سعیر
عقبہ در رہ است و بار تو گران — نگذرد بار تو از سعی دیگران
یارب آن ساعت کہ جان بر لب رسد — جسم پژمردہ بتاب و تب رسد
شربت شہد شہادت نوشیم — خلعت راہ سعادت پوشیم
چون ندارم در دو عالم جز تو کس — ہم تو میباشی مرا فریادرس

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝

نہ بلکہ گمان کیا تمنے کہ پھر نہیں پھرینگے پیغمبر اور مسلمان اپنے گھر والوں کی طرف ہرگز اور آراستہ کیا گیا یہ گمان تمہارے دلوں میں اور گمان
کیا تمنے گمان بد اور ہوئے تم قوم ہلاک ہونیوالے ✤ **فی** ✤ کوئی نہیں تمنے خیال کیا کہ پھر کر نہ آوینگے رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا
نظر آیا تمہارے دل میں یہ اور اٹکل کی تمنے بری اٹکلیں اور تم لوگ تھے کھپنے والے ✤ **موضح تفسیر** ✤ آراستہ کیا گیا یعنی آراستہ کیا
اس گمان کو شیطان نے اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ کافر غالب ہونگے اور مسلمان مارے جاوینگے اور اسلام باطل ہوگا اور فساد ظاہر ہوگا
وَكُنْتُمْ محقق کہ مَا بُوْرًا کے معنی یا تو یہ ہیں کہ اور ہوئے تم قوم فساد کرنے والے اپنے نفسوں میں اور دلوں میں یا اور نیتوں میں نہیں کچھ
خیر تم میں یا یہ معنی ہیں کہ ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے اللہ تعالی کے نزدیک مستحق اوسکے غضب و عذاب کے بسبب گمان بد کے [illegible]

ف [illegible]
لغ قوم بوراً جمع بائر کعائذ و عوذ من بار الشی ہلک و فسد ۱۲ اہدل

تنبیہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب باری تعالی سے بندہ گمان نیک رکھے اور بدگمانی سے بچے جیسا کہ حدیث قدسی مین
آیا ہی انا عند ظن عبدی بی یعنی مین ہون نزدیک گمان بندے اپنے کے رکھتا ہی مجہسے یعنی اگر گمان نیک مجھسے رکھتا ہی
بندہ تو اچھا معاملہ کرتا ہون اوس سے اور اگر گمان بد رکھتا ہی ویسا ہی معاملہ بد کرتا ہون اوس سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بُری باتین
شیطان آدمی کے نفس مین اچھی کر کر دکھاتا ہی یہی سبب ہی کہ ناچ و رنگ وغیرہ خرافات کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی آدمی کو جب
ایسی بلا مین گرفتار ہو تو اعوذ و لاحول پڑھے جانے کہ یہ شیطان نے جال پھیلایا ہی +

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝

اور جو کہ ایمان نہ لایا ساتھ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے پس تحقیق ہمنے طیار کیا ہی واسطے اِن کافرون کے آگ کو + فتح
اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہی منکرون کے واسطے دہکتی آگ + موضح

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور ہی خدا بخشنے والا مہربان + فتح + اور اللہ
کا ہی راج آسمانونکا اور زمین کا بخشے جسکو چاہے اور مارے جسکو چاہے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان + موضح + تفسیر
خدا کے لیے ہی بادشاہی الخ یعنی تدبیر کرتا ہی آسمان و زمین مین موافق قدرت و حکمت کاملہ اپنی کے بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی الخ یعنی
بخشتا ہی اور عذاب کرتا ہی اپنی مشیت و حکمت سے بخشنا اوسکا مومنون کو فضل اوسکا ہی اور عذاب کرنا کافرون کو عدل اوسکا
ہی بخشنے والا مہربان سبقت لے گئی ہی رحمت اوسکی غضب اوسکے پر + مدارک + زاہدی +

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

کہینگے پیچھے چھوڑے ہوے جسوقت کہ روانہ ہوؤ گے تم طرف غنیمتون کے یعنی خیبر کی غنیمتون کے تا لو تم اونکو چھوڑ دو ہمکو پیچھے
چلین ہم چاہتے ہین کہ مخالفت کرین خدا کے وعدے کو کہہ ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم ایسا ہی فرمایا ہی خدا نے پہلے اس سے پس کہینگے نہ بلکہ حسد
کرتے ہو تم ہمپر بلکہ ہمیشہ سمجھے نہین تھے مگر تھوڑا + فتح + اب کہینگے پیچھے رہگئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمھارے ساتھ
چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یونہین کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہین تم جلتے ہو ہمارے پہلے سے
کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین ہین مگر تھوڑا + تفسیر + جب مکے سے پھر رہا ہے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور ان لوگون کے سوا ے
کوئی ساتھ نہ چلے مدینے مین تین دن رہ کر ارادہ کیا جو لوگ پہلے سفر مین ٹہر کر رہ گئے تھے اس سفر مین لالچ کو طیار ہوئے اونکو اللہ کا منع سنایا
خیبر مین جو یہود تھے جو جنگ احزاب مین قومون کو چڑہا لائے تھے + موضح + پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی جو کہ پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے
چاہتے ہین الخ یعنی چاہتے ہین یہ کہ تغیر کرین اللہ کے وعدے کو کہ جو حدیبیہ والون سے کیا تھا اور وہ یہ ہی کہ وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے اون
کے مکے کی غنیمتون کے عوض مین تمکو خیبر کی غنیمتین دینگے جب کہ پھر وگے اور والون سے صلح کر کر سوا ے تمہارے اور کسی کو وہان کی غنیمت نہین
ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم یعنی طرف خیبر کے اور پیغمبر دی اللہ تعالی نے اونکے ساتھ جانے کی اور اسکی بات بدلی جاتی نہین پہلے
اس سے یعنی پہلے پھرنے اونکے سے طرف مدینے کے فرمایا تھا کہ غنیمت خیبر کی اونہین کو ملے گی کہ جو حدیبیہ مین حاضر تھے نہ اور ونکو پس کہینگے
نہ الخ یعنی اللہ نے حکم نہین کیا بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمپر یعنی ناگوار معلوم ہوتا ہی تمکو کہ شریک ہووین ہم تمہاری غنیمت مین سمجھتے نہین تھے الخ

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول ✤ ف آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے مین چھٹے سال حدیبیہ سے
پھر کر مدینے مین آئے اور ماہ محرم مین ساتوین سال غزوۂ خیبر کو متوجہ ہوئے اور حکم الٰہی آیا کہ سوا حاضران حدیبیہ کے اس غزوے مین کوئی
تمہارے ساتھ باہر نہ نکلے تا غنیمتین ملکی غنیمتون کے عوض مین خاص انھین کو ملین اور جب عزم بالجزم ہوا مخلفون نے کہا کہ چھوڑو ہمکو
تا ہم او تمھارے چلین ہم حکم الٰہی آیا قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا الخ پہلے اس سے یعنی پہلے تہیہ کرنے تمہارے سے یا پہلے آنے ہمارے کے سے مدینے
مین بَلْ كَانُوْا الخ یعنی بلکہ ہین کہ نہین مانتے کہ امر دین مین کیا چیز مفید ہی اور کیا مضر مگر تھوڑے اونسے کہ تصدیق کرنے والے
خدا اور رسول کے ہین اور یا یہ معنی ہین کہ نہین پاتے مگر کچھ احکام الٰہی سے ✤ معا ✤ مجن ✤

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝

کہدے پیچھے چھوڑے ہوؤنکو اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والون کی کہ لڑو تم اونسے یا یہ کہ
مسلمان ہون پس اگر فرمانبرداری کروگے دیگا خدا تمکو مزدوری اچھی اور اگر موہنہ موڑو تم جیسے کہ موہنہ موڑا تھا تمنے پہلے اس سے عذاب کریگا تمکو خدا عذاب
درد دینے والا ✤ فـ ✤ کہہ دے پیچھے رہ گئے گنوارونکو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون بڑے سخت لڑویگے تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے
دیگا تمکو اللہ نیک اچھا اور اگر پلٹ جاؤگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو ایک دکھکی مار ✤ تفسیر ✤ بڑے لڑنے ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی فارس
کے لوگونکو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے وہان سے
غنیمتین بہت ہاتھ لگین ✤ صفا ✤ مراد مخلفین سے یہان بھی وہی ہین کہ جو پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے اور مراد قوم سخت لڑائی والون سے بنی حنیفہ قوم
مسیلمہ کے ہین اور مرتد کہ جنسے لڑے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلیے کہ مشرکین عرب اور مرتدین وہی ایسے ہین کہ نہین قبول کیا جاتا ہی اونسے مگر اسلام یا سیف
اور بعضون نے کہا کہ مراد سخت لڑائی والون سے فارس ہین کہ بلایا اعراب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے لڑنے کے لیے لڑو تم اونسے یا یہ ہو کہ مسلمان یعنی ایک دونون امر ہو
یا مقابلہ یا اسلام اور ہوگی معنی یُسْلِمُوْنَ کے اس تاویل پر یَنْقَادُوْنَ یعنی تابعدار ہون اسلیے کہ فارس مجوس ہین قبول کیا جاتا ہی اونسے جزیہ اور اس آیت
مین دلالت ہی اوپر صحت خلافت شیخین کے اسلیے کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اوپر فرمانبرداری داعی یعنی بلانے والے کے وقت بلانے اوسکے کے تئین
قول اسکے مین فَاِنْ تُطِیْعُوْا الخ یعنی پس اگر فرمانبرداری کروگے اوسکی کہ بلاتا ہے تمکو قتال کی طرف دیگا تمکو اللہ اجر نیک یعنی جنت پس واجب ہوا یہ کہ
ہو داعی مفترض الطاعۃ یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو حاصل یہ کہ بموجب اسکے شیخین کی طاعت فرض ہوئی پس اس سے حقیت اونکی خلافت کی معلوم
ہوئی جیسے کہ موہنہ موڑا تھا پہلے اس سے یعنی حدیبیہ مین عذاب درد دینے والا یعنی آگ کا آخرت مین ✤ مف ✤ مراد سخت لڑیوون سے تابعان مسیلمہ کذاب
کے ہین یا مرتد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوازن و غطفان کہ جنھون نے وادی حنین مین آنحضرت صلعم سے جنگ کی کہا رافع بن خدیج نے کہ ہم پڑھتے
تھے اس آیت کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہین یہان تک کہ بلایا ابوبکرؓ نے طرف قتال بنی حنیفہ کے پس جانا ہمنے کہ وہ یہی ہین اور
کہا ابن جریج نے کہ بلایا اونکو عمرؓ نے طرف قتال فارس کے اور جب اوتری یہ آیت تو کہا معذوروں نے کہ ہمارا کیا حال ہوگا یا رسول اللہ پس
اوتاری اللہ تعالیٰ نے آگے کی آیت لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى الخ ✤ معا ✤

لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝

نہین نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اور نہ بیمار پر کچھ گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے

حاشیہ: یعنی فارس مین جیسا کہ بعضون نے کہا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ و عثمانؓ کے زمانے مین یہ ثابت ہوئی ؞ ۵۲ یعنی جو لوگ بعض گروہ فارس ہین ؞ ۵۳ یعنی جہاد و غیرہ سے معاف ؞ ع ۶ نصف

خدا کی اور اوسکے رسول صلعم کی داخل کریگا خدا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہین اونکے نیچے نہرین اور جو کہ مونہہ موڑے عذاب کرے اوسکو عذاب درد دینے والا ✣ **فتح** ✣ اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتیان ندیان اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مار دے دکھ کی مار ✣ **تفسیر** ✣ یعنی جہاد ان معذور لوگون پر فرض نہین ✣ **صوفی** ✣ فرمانبرداری کرے یعنی جہاد وغیرہ مین اور مونہہ موڑے یعنی طاعت سے آیا ہی کہ جب پہلی آیت اوتری تو ضعیف اور عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم بسبب عجز کے جہاد سے پیچھے رہتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہو یہ آیت اوتری کہ معذور معافی مین ہین ✣ **حل** ✣ **بحث** ✣ اوس وقت لوگ تین طرح کے تھے ایک تو وہ تھے کہ حدیبیہ کو گئے حضرتؐ کے ساتھ رغبت سے اور دوسرے وہ تھے کہ نہین گئے بسبب عذر کے اور تیسرے وہ تھے کہ نہین گئے قصداً بلا عذر پس رغبت سے جانے والون کے حق مین تو فرمایا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ آخر آیت تک اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ آخر آیت تک اور جو کہ قصداً بلا عذر نگئے تھے اونکے حق مین فرمایا از راہ وعید کے وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ آخر آیت تک اور جو کہ بعذر نگئے تھے اونکے حق مین یہ آیت اوتاری لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ آخر آیت تک ✣ **زاہدانہ تنبیہ** ✣ جاننا چاہیے کہ بڑی فرمانبرداری خدا اور رسولؐ کی یہ ہی کہ اپنے کو گناہ سے بچاوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین أَطْوَعُ النَّاسِ لِلّٰهِ أَشَدُّهُمْ بُغْضًا لِلْمَعْصِيَةِ ✣ یعنی بڑا فرمانبردار اللہ کا لوگون مین وہ ہی کہ اللہ کے گناہ کو نہایت برا جانے اور دشمن رکھے اوسکو پس اللہ تعالیٰ کو ہر وقت حاضر ناظر جانے اپنے احوال کا کسی بزرگ نے اپنے یار کو وصیت کی جب اوسنے عرض کی کہ مجکو وصیت کیجیے کہ گناہ خدا وہان جا کے کیجیو جہان خدا نہ دیکھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین إِنَّ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ عُيُونًا تَرَاكَ ✣ یعنی اپنے حال کو ہر وقت درست رکھ موافق شرع کے اور سیدھی راہ شریعت کی نچھوڑ اسلیے کہ خدا عز و جل کے لیے آنکھین ہین یعنی علم و قدرت کی کہ ظاہر و باطن تیرے کو اون آنکھون سے دیکھتا ہی اور تیرے حرکات و سکنات کو مشاہدہ فرماتا ہی حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ✣ **نظم**

ای پسر مگذار راهِ شرع را ✣ اصل یابی گر نه گیری فرع را
از شریعت گر نهی بیرون قدم ✣ در ضلالت اوفتی از رنج و غم
هر که در راهِ ضلالت میرود ✣ از جهالت در بطالت میرود
حق طلب و ز کارِ باطل دور باش ✣ در سخا و مردمی مشهور باش
هر که بگریزد ز راهِ مستقیم ✣ در عذابِ آخرت ماند مقیم
در رهِ شیطان مزن گام ای اخی ✣ تا نگردی خوار و بدنام ای اخی
هر که در راهِ حقیقت شاکر ست ✣ روز و شب خائف ز قهرِ قاهر ست
بر خلافِ نفس کن کار ای پسر ✣ تا نیفتی خوار در نار ای پسر
بر مرادِ نفس رفتن ابلهی ست ✣ نفس را تابع شدن از گمرهی ست
کارِ نفسِ بد همه شور و شر ست ✣ جنگ با نفست جهادِ اکبر ست
نفس را گر باز داری از هوا ✣ دین و دنیا حاجت گردد روا
جای آن کس را کند حق در بهشت ✣ کو هوای نفسِ شومش را بکشت

نکتہ ✣ ایک محقق کہتے ہین کہ آیت سیقول سے یہان تک اشارہ ہی بوالہوسون کے احوال کی طرف کہ احوال و مقامات عاشقین عارفین کا سنکر طمع خام اوس مقصد کے حاصل کرنے مین کرتے ہین اور جب ضرورت مجاہدۂ نفس کی اور ترک غیر اللہ کی پیش آتی ہی تو حیلہ و بہانہ وجود اہل و عیال کا پیش لا کر ترک دنیا اور دنیا کی چیزون کو ٹال دیتے ہین اور اور شیطانی فریبون کے ساتھ مغرور ہو کر بیچ عذاب سعیر بعد و حرمان کے مبتلا رہتے ہین کہ ای عارف کامل کہ بغیر تابعدار ہونے نفس و ہویٰ کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے داخل ہونا قرب و مشاہدہ کے جنت مین ممکن نہین مگر کہ معذور ہو اوستاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ مَعَ النَّفْسِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى رُخْصَتُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى عَزَائِمُهُ ✣ **بحر** ✣ یعنی جسکو عذر ہو مجاہدے مین ساتھ نفس کے پس اللہ دوست رکھتا ہی رخصت پر عمل کرنے کو جیسے کہ دوست رکھتا ہی عزیمتون پر عمل کرنے کو ✣

[illegible]

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

تحقیق خوش ہوا اللہ مسلمانون سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھسے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی پس اوتاری خاطرجمعی اونپر اور بدلہ دی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتین خیبر کی اور ہی خدا غالب باحکمت ❊ فقہ ❊ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جیمین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ❊ تفسیر ❊ جب صلح کا سوال جواب تھا حضرت نے بھیجا مکے مین حضرت عثمانؓ کو یہان خبر جھوٹی اوڑی کہ اونکو مار ڈالا حضرت نے کہا اب مجکو لڑنا حلال ہوا کہ پہل اونھون نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بھی کہ اسی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے پس حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھسے قول کرو کہ مرتے تک کوتاہی نکرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا جد بن قیس اوسکے سوا کوئی نہین رہا وہ بیعت اللہ کے ہان قبول پڑی اللہ نے جانا جو اونکے دل مین یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام دی فتح خیبر اس سے مسلمان آسودہ ہوئے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نجاویگا دوزخ مین ❊ مو ❊ پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی یعنی اخلاص اور صدق دل اوس چیز مین کہ بیعت کی اوسپر اوتاری خاطرجمعی اور امن بسبب صلح کے اونکے دلونپر اور فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتون سے بھی مراد غنیمتین خیبر کی ہین کہ وہان سے زمین زرعی اور مال بہت ہاتھ لگا آنحضرت نے اوسکو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اور یہ نام اون اسی آیت کے سبب سے رکھا گیا اور یہ بیعت کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے اوس مکا پر بعد اسکے کہ جاتا رہا درخت پس فرمانے لگے کہ کہان تھا وہ درخت بعضے کہنے لگے یہان تھا اور بعضے کہنے لگے یہان تھا پس جب کہ بہت ہوا اختلاف لوگونکا تو کہا چلو جاتا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ کو اَنْتُمْ خَيْرُ الْاَرْضِ یعنی تم بہترین روے زمین والون کے ہو اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو خراش بن امیہ خزاعی کو بھیجا قریش اور ابوسفیان کے پاس مکے کو ایلچی کرکے اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پونہچاوے اشراف قریش کو آپ کی طرف سے پیغام کہ عمرہ کے لیے آئے ہین پس کونچین کاٹ ڈالین اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا خراش کے قتل کرنے کا پس بچایا اوسکو بعضے مکے والونے اور چھوڑ دیا اوسکو یہان تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہ بھیجین اونکو طرف مکے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون قریش سے اپنی جان پر اور نہین ہین مکے مین عدی بن کعب کی اولاد مین سے کوئی کہ بچاوے مجکو اور قریش جانتے ہین میری سختی اور دشمنی کو کہ جو اون سے رکھتا ہون ولیکن بتادیتا ہون مین ایک شخص کو کہ وہ مجھسے زیادہ عزت رکھتا ہی اونمین وہ عثمان بن عفان ہین پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اور بھیجا اونکو ابوسفیان اور اشراف قریش کے پاس کہ اونکو خبر دین کہ آنحضرت نہین آئے ہین لڑنے کے لیے بلکہ آئے ہین اس بیت کی زیارت اور تعظیم وحرمت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمانؓ طرف مکے کے پس ملا اونسے ابان بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوئے عثمان مکے مین یا پہلے داخل ہونے اونکے کے اوسمین پس اوترا ابان اپنی سواری سے اور سوار کیا اونکو آگے اپنے پھر پیچھے بیٹھا اونکے آپ اور پناہ دی اونکو یہان تک کہ پونہچایا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ابوسفیان نے اور قریش کے اور سرداروں نے عثمانؓ سے جسوقت کہ فارغ ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پونہچانے سے

کہ اگر طواف کیا چاہتا ہے تو بیت اللہ کا طواف کرلے کہا عثمان نے کہ نہیں طواف کرونگا میں یہانتک کہ طواف کرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس روکا عثمان کو قریش نے اس قصے کے وقت پس خبر پہونچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ کہ عثمان قتل کیے گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہٹنے کے ہم یہانتک کہ لڑین ہم قوم قریش سے اور بلایا لوگون کو طرف بیعت کے پس بیعت کی اونھون نے حضرت سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے اسپر کہ لڑینگے قریش سے اور بھاگینگے نہیں اور بیعت کرنے والے چودہ سو تھے ۱۴۰۰ + ف اصحا + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ بیعت باعث اللہ کی رضامندی اور سبب انعام کی ہوتی ہی کہ خلوص دل سے کرے نہ لوگون کے دکھاوے کو اور بحسب رسم کے یعنی خلوص دل سے توبہ ہو نہ یہ کہ ادھر بیعت کی اور ادھر گناہون پر مستعد ہوگئے کہ پیر کے جھنڈے کے نیچے قیامت مین جا کھڑے ہونگے اب تو جو چاہین سو کرین یہ بیعت فقط نمود کے لیے ہی باعث تباہی ہی این کی حدیث شریف مین آیا ہی الریاء یورث الفقر یعنی ریا باعث ہوتا ہی محتاجگی کا پس مرد ہون یا عورت ہون تو انکو لحاظ اسکا چاہیے کہ ایک بزرگ کو گواہ کرکے خدا تعالی سے ہمنے توبہ کی ہی اس عہد کو پورا کرین اور عورتین بعض تو اسکی رعایت کرین یہ نہیں کہ پیر کو باپ سمجھ کر خلا ملا ہون اور سر بلکہ پانون تک دباوین اور خاوند بیچارہ اگر منع کرے تو کہین کہ صاحب وہ ہمارا باپ ہی اوسکی خدمتگذاری سے منع کرتے ہو حالانکہ انکو اطاعت خاوند کی کرنی چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی جہاد المرأة حسن التبعل یعنی جہاد عورتون کا یہ ہی کہ اپنے خاوند سے معاملہ نیک رکھین یعنی تابعدار و فرمانبردار ہونا اپنے خاوند کا اور اپنے نفس پر مشقت اوٹھانی عورتون کا یہی جہاد ہے + اور جو پیر ایسی باتون کو روا رکھین وہ آپ بھی ڈوبے اور مرید کو بھی ڈبویا +

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وعدہ کین خدا نے تمسے غنیمتین بہت کہ لوتم اونکو پس جلدی عطا کین یہ غنیمتین یعنی غنیمتین خیبر کی اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے یعنی غطفان مین اور تو کہ ہووے یہ مقدمہ نشانی مسلمانون کے لیے اور تو کہ دکھاوے خدا تمکو راہ سیدھی مترجم کہتا ہی کہ کفار قریش جمع ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشویش پہونچاوین خدا تعالی نے انکے ہاتون کو قتال سے باز رکھا اور جہد کا انجام بصلح ہوا + فق + وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا تم لوگے اونکو سو شتاب ملا دیگا تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ + تفسین + یہ بھی انعام مین داخل ہی روکے لوگون کے ہاتھ یعنی لڑائی نہونے دی + صو + غنیمتین بہت یعنی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کے ہاتھ لگین اور بعد آپکے قیامت تک جو لینگے اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے یعنی خیبر والون کے اور اونکے ہم قسمون کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے کہ جب آئے وہ خیبر والون کی مدد کو ڈالا اللہ نے اونکے دلون مین رعب پس پھر گئے اور بعضون نے کہا کہ باز رکھے ہاتھ مکے والون کے بسبب صلح کے کہ سلامتی سے پھر کر آئے مدینے کو اور تو کہ ہووے یعنی یہ باز رکھنا نشانی و عبرت مومنون کے لیے کہ پہچانین وہ بسبب اوسکے کہ ہمارے لیے اللہ کے نزدیک رتبہ ہی اور وہ ضامن ہی ہماری مدد کرنے پر اور فتح دینے پر کیا یہ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی زیادہ کرے تمکو بصیرت اور یقین اور اعتماد اللہ کے فضل پر + مدا + باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے تمہارے عیال مین جبکہ نکلے تم اور قصد کیا تمہارے عیال کے تباہ کرنے کا یہود نے پس ڈالا اللہ نے رعب انکے دلوین ولتکون یہ عطف ای مقدر پر یعنی تو کہ شکر کرو تم اوسکا اور تو کہ ہو یہ رجلہ نشانی الخ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی راہ توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکے + ج +

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور وعدہ کین خدا نے اور غنیمتین بھی کہ اب تک قدرت نہیں پائی ہی تمنے اونپر جانتا ہی خدا نے اونکو اور ہی خدا ہر چیز پر توانا + فتح +

اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ✤ تفسیر ✤ یعنی اس بیعت کے انعام مین فتح
خیبر دی اور فتح مکہ جو اسوقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہی ✤ مع ✤ لفظ اخریٰ کا عطف ہی لفظ ہٰذہ پر یعنی جلدی دین تمکو یہ
غنیمتین خیبر کی اور اور غنیمتین اور وہ غنیمتین ہوازن کی ہین کہ غزوہ حنین مین ہاتھ لگین ✤ ف ✤ وہ غنیمتین فارس و روم کی ہین جانا ہی
خدا نے کہ وہ تمکو ملین گی اگرچہ اب تک تم قادر نہین ہوئے ہو اونکے لینے پر ✤ بج ✤ ای وعدکم غنیمة اخری اور جائز ہی کہ ہو تقدیر دلیة
یا اوفی یة اخری اور بعضون نے کہا وہ مکہ ہی یعنی اور بھی وعدہ کیا مینے تمسے فتح ہونا اور شہر کا کہ تم ہنوز قادر نہین ہوئے ہو اوپر
اور تم نہین جانتے ہو کہ وہ شہر کونسا ہی اور خدا عزوجل جانتا ہی قد احاط اللہ بہا ای علم اللہ بہا اور بعضون نے کہا اعدّها
لکم وحبسها علیکم کالشیء المحاط لا یفوت عنکم اور خداوند عزوجل قادر ہی اوپر وفا کرنے ان عہدون کے اور اوپر
فتح کرنے ان شہرون کے اور قبیلون کے تمہارے ہاتھون پر ✤ زاهدی ✤ واخری الخ یعنی وعدہ کیا تمسے اللہ نے فتح ہونا او
شہر کا کہ نہین قادر ہوئے تم اوپر قد احاط اللہ بہا حتی یفتحها لکم کانہ حفظها لکم ومنعها من غیرکم حتی
تاخذوها یعنی تحقیق گھیر رکھا ہی اللہ نے اوسکو یہان تک کہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے گویا کہ اوسنے نگاہ رکھا ہی اوسکو تمہارے لیے
اور باز رکھا ہی اوسکو غیر تمہارے سے تاکہ لو تم اوسکو کہا ابن عباس نے معنی اسکے یہ ہین کہ جانا ہی اللہ نے کہ وہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے
اور اختلاف کیا ہی علما نے اوس شہر مین کہ وہ کونسا شہر ہی کہا حسن اور ابن عباس اور مقاتل نے کہ وہ فارس و روم ہین اور نہین قادر
تھے عرب اوپر قتال فارس و روم کے بلکہ عاجز تھے اونسے یہان تک کہ قادر ہوئے اوپر بسبب اسلام کے اور کہا ضحاک و ابن زید نے کہ
وہ خیبر ہی وعدہ کیا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسکے کہ پہنچین اوسکو اور نہین امید رکھتے تھے اوسکی اور کہا قتادہ نے
کہ وہ مکہ ہی اور کہا عکرمہ نے حنین ہی اور کہا مجاہد نے وہ وہ شہر ہین کہ فتح ہوئے اب تک ✤ معا ✤ آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
سے پھرے تو چند روز بعد ماہ محرم مین ساتوین سال غزوہ خیبر کے لیے چودہ سو آدمیون کے ساتھ باہر نکلے اور عامر یہ رجز یعنی عبارت
مقفی پڑھتے تھے رجز ✤ تاللہ لولا اللہ ما اهتدینا ✤ ولا تصدقنا ولا صلینا ✤ ونحن من فضلك ما استغنینا
فثبت الاقدام ان لاقینا ✤ وانزلن سکینة علینا ✤ یعنی قسم خدا کی اگر نہوتا اللہ یعنی مدد اللہ کی نہ راہ پاتے ہم اور نہ صدقہ
دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم اور ہم تیرے فضل سے نہین بے پروا ہین بس ثابت رکھ قدم اگر ملین ہم دشمنون سے اور اوتار خاطر جمعی ہمپر
اور سحر کے وقت خیبریون کے قلعون مین پہنچے اور وہ بیخبر تھے بحسب عادت اپنی کے اسباب زراعت کا لیکر زراعت کی طرف چلے
ناگہان لشکر رسول علیہ السلام کو دیکھا اور پھر کر اپنے قلعے مین پناہ پکڑی آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا
بساحة قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین
تو بری ہوتی ہی صبح ڈرائے گیون کی یعنی ہمارا پہونچنا موجب اونکی بربادی کا ہوتا ہی اللہ کی مدد سے پس اول اہل نطارہ کے ساتھ کہ نام
قلعہ کا ہی جنگ شروع ہوئی اور مسلمانون نے وہ قلعہ لے لیا بعد اوسکے قلعہ شق فتح ہوا اور محمد اسحق کی حدیث مین آیا ہی کہ اول قلعہ
ناعم بعد اوسکے نطارہ اور شق فتح ہوئے بعد اوسکے قلعہ مسعد بہت سی لڑائی سے ہاتھ لگا اور غنیمتین بہت ہاتھ لگین بعد اوسکے
قلعہ قموص کو گھیرا اور اوسوقت آنحضرت علیہ السلام کے سر مبارک مین درد تھا آپ سوار نہین ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب
لڑے اور جب پھر کر آئے عمر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے جب وہ پھر کر آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کل نیزہ ایک شخص کو
دونگا کہ دوست رکھتا ہی وہ خدا اور رسول کو اور دوست رکھتے ہین خدا اور رسول اوسکو اور یہ قلعہ اوسکے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اوسکے کل کو
حضرت علی کو اپنے پاس بلایا اور اونکی آنکھین دکھتی تھین رسول علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک کا اونکی آنکھ پر ڈالا دکھا اونکا جاتا رہا بلکہ

آنحضرتؐ نے نیزہ اونکے ہاتھہ مین دیا اور فرمایا جا اور پھر نا نہین جب تک کہ یہ قلعہ فتح نہو پس علی رضی اللہ عنہ متوجہ لڑنے کے ہوئے مرحب خیبر کا
کہ سردار وہان کا تھا اونکے مقابلے کے لیے نکلا اور علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مارا اور وہ قلعہ حضرت علیؓ کے ہاتھہ پر فتح ہوا اور اوسی جگہہ
حضرت علیؓ نے دروازۂ آہنی خیبر کا اوکھیڑ کر سپر اپنی بنائی تھی اور بعد اوسکے سب یہود نے پناہ چاہی اور گنج ابی الحقیق اور غنیمتین بیشمار
مسلمانون کے ہاتھہ آئین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی منجملہ بندیون خیبر کی سے تھین آنحضرتؐ اونکو آزاد کر کے اپنے نکاح مین لائے
اور مہر اونکا آزادی اونکی کی اور ام المومنین ہوئین اور صفیہ نے خواب مین دیکھا تھا اس حال مین کہ وہ دلھن تھی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی
کہ چاند آ پڑا اوسکی گود مین اوسنے اپنے خاوند سے یہ خواب بیان کیا اوسنے کہا کہ نہین ہی یہ مگر کہ تو آرزو رکھتی ہی بادشاہ حجاز کی کہ محمد ہین پھر
طمانچہ مارا صفیہ کے مونہہ پر کہ نیلی ہو گئین آنکھین اوسکی اوس سے پھر لائی گئین صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اوسکے
مونہہ پر نشان تھا طمانچے کا پس پوچھا آنحضرتؐ نے اوسنے کہ کیا ہی یہ پس بیان کیا اونھون نے یہ ماجرا پھر لایا گیا آنحضرتؐ کے پاس خاوند اونکا
کنانہ بن الربیع اور اوسکے پاس خزانہ تھا بنی نضیر کا پس پوچھا آنحضرتؐ نے اوس سے اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا جگہہ اوسکی پھر حضرتؐ کے
پاس لایا گیا ایک شخص یہودی اوسنے کہا آپ سے کہ مینے دیکھا ہی کنانہ کو کہ پھرا کرتا ہی اس کھنڈر مین ہر روز صبح کو پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ کو کہ بیان کر اگر پاوین ہم خزانہ تیرے پاس تو آیا قتل کرین ہم تجکو اوسنے کہا ہان پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کھنڈر کے کھودنے کا پس نکالا گیا اوس مین سے کچھہ خزانہ اونکا پھر مانگا اوس سے باقی خزانہ پس نہ ادا کیا اوسنے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے اوسکے
قتل کا محمد بن مسلمہ سے گردن ماری اوسکی اور آیا ہی کہ اول دحیہ صحابی آنحضرتؐ سے صفیہ کو بندی اپنی مانگ کر لے گئے تھے پھر ایک شخص نے آ کر عرض کیا
کہ یا رسول اللہ آپ نے دحیہ کے تئین صفیہ بنت حیی کو کہ سیدہ قریظہ اور نضیر کی ہے دیدی اور وہ تھی آپ کے لائق پھر آنحضرتؐ نے اونکو دحیہ سے لے لیا
اور اونکے بدلے اور لونڈی دحیہ کو دی اور اونکو آزاد کیا آنحضرتؐ نے اور نکاح کیا اوسنے اور آزادی ہی مہر ٹھہرا یہان تک کہ جب راہ مین پہنچے تو
ام سلیم نے سامان صفیہ کا درست کر کے رات کو حضرتؐ کے پاس بھیجا صبح کو حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس کچھہ ہو لے آوے اوسکو اور بچھایا دسترخوان پس شروع کیا
لوگون نے کہ کوئی لاتا تھا کھجورین اور کوئی گھی اور کوئی ستو پس بنایا حیس یعنی مثل ملیدہ کے پس تھا ولیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی
غزوے مین گوشت گدہے کا حرام ہوا اور جب خبر اس فتح کی فدک والون کو پہنچی تو اپنے نصف مال پر صلح کر کے امان چاہی اور آنحضرتؐ نے اونکو
امان دی بغیر اسکے کہ لشکر چڑھے اونپر پس مال و خراج خیبر کا سب مسلمانون کے لیے ہوا اور مال و خراج فدک کا خاص رسول خدا کے لیے اور اوسی جگہہ
زینب بیٹی حارث کی نے کہ یہودیہ تھی بکری کے دست مین زہر بہت سا ملا کر آنحضرتؐ کو دیا اور آنحضرتؐ نے ایک لقمہ تناول فرمایا تھا کہ گوشت
بولا کہا کہ مین زہر آلودہ ہون مجھہ مین سے نکھائیے آنحضرتؐ نے وہ لقمہ ڈالدیا اور اکثر اوقات اثر اوس زہر کا آنحضرتؐ پر ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وقت
رحلت کے بھی اوسی زہر کے اثر سے شہادت پائی آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم تا جامع نبوت و شہادت کے ہون اور آیا ہی کہ اوس یہودیہ کو
آنحضرتؐ نے بلا کر پوچھا پس اقرار کیا اوسنے حضرتؐ نے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ مینے امتحان کیا تھا کہ اگر بادشاہ ہونگے تو مرجاوینگے
ہم آرام پاوینگے اور اگر نبی ہونگے تو معلوم کرلینگے پس درگذر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اور اوسی گوشت مین سے
بشر بن براء بن معرور نے بھی کھایا تھا وہ مرگئے اور منقول ہی کہ اہل خیبر سے صلح آدھے مال پر ہوئی تھی کہ جو پیدا ہوگا آدھا ہم لینگے
اور آدھا آپکو دینگے حضرت عمرؓ کے زمانے تک یہود خیبر اوسی صلح پر رہے حضرت عمرؓ نے اونکو جلاوطن کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اسی شرط پر مصالحت کی تھی کہ جب تک ہم چاہینگے تمکو یہان رہنے دینگے اور آدھا مال لیا کرینگے ❊ **مغانم کثیرۃ**
ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کوئی رضامندی اپنے مالک حقیقی کی ملحوظ رکھتا ہی اور راضی برضا مولی ہوتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوس سے
راضی ہوتا ہی اور دین و دنیا کے فائدون کو پہونچتا ہی اور لوگون کے ضرر سے بھی محفوظ رہتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی من التمس

رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ الی الناس یہ مشکوٰۃ میں ہی یعنی جو کوئی ڈھونڈھے رضامندی اللہ کی لوگون کے غصے مین باز رکھتا ہی اوسکو اللہ لوگون کے رنج پہنچانے سے اور جو کوئی ڈھونڈھے لوگون کی رضامندی اللہ کے غصے مین سپرد کرتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کے کہ اونھین مین خوار و ذلیل ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ تیر قضا کے لیے کوئی سپر لائق تر رضا سے نہین ہی جسنے کہ سر آستانۂ رضا و تسلیم پر رکھا جلد مسند سرداری اور سرفرازی پر بیٹھا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یہ موید اس حال کا ہی اور مضمون الرضاء بالقضاء باب اللہ الاعظم موکد اس مقال کا ہی بیت تقدیر چو سابق ست تعلیم چہ سود جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود آیا ہی کہ ایک نبی علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا کہ الٰہی مجکو راہ دکھا ایسے عمل کی کہ سبب تیری خوشنودی کا ہو خطاب آیا کہ خوشنودی میری تجھسے موقوف ہی تیری خوشنودی پر قضا میری سے جب راضی ہوگا تو مجھسے تو مین بھی تجھسے راضی ہونگا بیت ہر کہ راضی شد از قضا خدا بہرہ می یابد از رضائے خدا جو دل کہ نور ریاضت سے روشن ہوا وہ مقدرات الٰہی سے موںہہ نہ پھیریگا اور مقتضیات قضا کے ساتھ الفت پکڑیگا اور جو کچھہ کہ قضائے قدر سے اوسکو پہنچیگا خوشدلی اور رغبت تمام سے قبول کریگا اوسکو اور ادس سبب سے غم گرد خاطر اوسکی کے نہ پھریگا اور ہمیشہ خوشدلی سے گذران کریگا قطعہ ہر عزیزے کہ بار رضا خو کرد فرح و عیش رو باو کرد خوش در آمیز از صفائے ضمیر با قضا و قدر چو شکر شیر اخلاق محسنی رباعی حافظ خواہی بوصال شادمان دار مرا خواہی بفراق در فغان دار مرا من با تو نگویم کہ چسان دار مرا ہر نوع کہ خواہی تو چنان دار مرا

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اور اگر لڑتے تمسے کافر البتہ طرف تمہارے پھیرتے پیٹھین پھر نہ پاتے کوئی کارساز اور نہ مدد دینے والا فتح اور اگر لڑتے تمسے کافر تو پھیرتے پیٹھہ پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی نہ مددگار موضح القرآن تفسیر یعنی مکے کے اور صلح نکرتے یا کافرون سے مراد ہم قسم جنیر والون کے ہین پھیر تے پیٹھہ یعنی مغلوب ہو کے یا بھاگ جاتے وہ ساتھ آیت پہلی کے خوش خبری سنائی مومنون کو فتح مکہ کی اور ساتھ اس آیت کے کیا او نکو نڈر زاہدی

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

مانند آئین خدا کے کہ گذر اہی پہلے اس سے اور نہ پاویگا تو آئین خدا مین تبدیلی فتح رسم پڑی اللہ کی جو چلی آتی ہی پہلے سے اور تو نہ دیکھیگا اللہ کی رسم بدلتی موضح تفسیر یعنی رسم اللہ کی ہمیشہ سے یہی ہی کہ اپنے دوستون کو غالب اور کافرون کو مغلوب کرتا ہی اوسمین تبدیلی نہ پاویگا تو بحر یعنی آئین بادشاہ جل جلالہ کا بیچ ہلاک اور عذاب اگلون کے یہی جاری رہا ہی کہ جب عذاب ہمارا اوترا تو کسینے مدد نہین کی ہی اونکی اور نہ کوئی عذاب اونسے دفع کر سکا ہی زاہدی

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

اور وہی ہی وہ کہ باز رکھے ہاتھہ کافرون کے تمسے اور ہاتھہ تمہارے کافرون سے درمیان مکے کے بعد اسکے کہ فیروزمند کیا تمکو اونپر اور ہی خدا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا بحر کہتا ہی یہ اشارہ ہی ساتھہ اوس قصے کے کہ بعد منعقد ہونے صلح کے ستر تن نے قریش کے او باشون مین سے چاہا کہ بیخبر صحابہ پر چڑھیا دین صحابہ بعضون کو قید کر کر آنحضرت کے پاس لیا ئے اور آنحضرت نے عفو فرمایا واللہ اعلم ظاہر نزدیک بندۂ ضعیف کے یہ ہی کہ یہ آیت بشارت ہی ساتھہ فتح مکے کے اور لانا لفظ ماضی کا بسبب تحقق وقوع بشارت کے ہی فتح اور وہی ہی جسنے روک رکھے اونکے ہاتھہ تمسے اور تمہارے ہاتھہ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھہ لگا دیے وہ اور ہی اللہ جو کرتے ہو دیکھتا تفسیر

[illegible]

وہ اسی آدمی اوجبکے سے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہی ❁ وہی ہی باز رکھے ہاتھ تمہارے کافرون سے یعنی مکے والون
یعنی تمہارے درمیان مین اور اونمین مرکا ٹوکر دیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پونہچاوے بعد اسکے کہ دے تمکو فتحیابی اونپر اور غلبہ اور یہ دن
فتح مکے کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ مکہ فتح کیا گیا عنوۃً یعنی لڑکر نہ صلح سے اور بعضون نے کہا کہ ہوا
یہ غزوہ حدیبیہ مین اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ عکرمہ بیٹا ابوجہل کا نکلا پانسو آدمیون مین پس بھیجا رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگون کو
کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو مکے کے باغون مین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانون کو اونپر ساتھ پتھر اوسکے
یہان تک کہ داخل کردیا مسلمانون نے اونکو گھرونمین اور بطن مکہ سے مراد ہی مکہ یا حدیبیہ اسلیے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرم مکے کے اور
اظفرکم کے معنی ہین کہ قادر و مسلط کیا تمکو ❁ وہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ مین اور عفو کرنا واسطے تعظیم خانۂ کعبہ
کے اسلیے کہ اس آیت کے شان نزول مین یون روایت کیا گیا ہی کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے
اوتر پلے اور شب خون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اون سبھون کو قید کر کر جناب نبوت مآب مین لیے آئے آنحضرت نے اونکو چھوڑ دیا یہ
آیت اوتری اور مراد بطن سے وادی مکہ ہی کہ حدیبیہ ہوا اور صحابہ نے وہان اون اسی آدمیون پر فتح پائی ❁ وہی یہ آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ
نصرت اونکی کے اور ذلیل کرنے دشمنون کے اور تحقیق و تاکید ہی سنۃ اللہ کی فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ باز رکھے ہاتھ مکیون کے لڑنے سے اور مارنے تمہارے
سے اور باز رکھے ہاتھ تمہارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز و ضعف سے اور کہا قتادہ نے بطن مکہ سے وہی حدیبیہ مراد ہی اور کہا سدی نے
بطن مکہ سے مراد ہی وادی مکہ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا ہی تمکو اونپر اور بیان اسکا یہ ہی کہ سعد بن جبیر رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ جب اوترے آنحضرت منا مین تو آیا اونکے پاس عتبہ اور خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نکلا ہی تمہاری طرف پانسو سوار و نمین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہی پانسو سوار و نمین پس کہا خالد نے انا سیف اللہ پس اوس روز سے آنحضرت نے
اونکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ مین حاضر ہون بھیجیے مجکو جہان چاہیے پس متوجہ کیا آنحضرت نے اونکو لشکر مذکور پر پس ملا عکرمہ پس بھگا دیا خالد نے
اوسکو یہان تک کہ داخل کیا اوسکو مکے مین پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر مکے کے اور خالد نے سبھون کو پتھراؤ کر کر
بھگایا نہ ہتیار سے اسلیے کہ محرم تھے پس یہ آیت اوتری وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ الخ ❁ زادھاتی

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

یہ کفار قریش وہ ہین کہ کافر ہوئے اور باز رکھا تمکو مسجد حرام سے اور باز رکھا قربانی کو موقوف رکھے گئے اس سے کہ پونہچے اپنی جگہہ اور اگر نہوتے
مرد مسلمان اور عورتین مسلمان کہ نہین جانتے ہو تم اونکو اگر نہوتا خوف اسکا کہ روند ڈالو تم اونکو پس پونہچے تمکو اونسے گناہ نادانستہ یعنی تصدیق
رؤیا بالفعل متحقق ہوتی اور فتح جلدی میسر ہوتی واللہ اعلم فتح کو موخر کیا خدا نے تا داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت مین اگر ایک دوسرے
سے جدے ہوتے یہ دونون فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافرون کو اہل مکہ سے عذاب دردناک ❁ فقط ❁ وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا
تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پونہچے اپنی جگہہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان
جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی ڈالتے بے خبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف
ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار ❁ تفسیر ❁ یعنی اس ماجرے مین ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی اونھین سے ہوئی تم باادب
رہے اونھون نے عمرے والون کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی قابل تھے کہ اوسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتے مگر بعضے مسلمان چھپے تھے مرد و زن اور بعضے ابھی

مسلمان نے مقدر تھے اس روز کی فتح مین وہ پیسے جلتے آخر دو برس کی صلح مین جتنے مسلمان ہونے تھے سب ہو چکے اور نکلنے والے نکل آئے
تب اللہ نے مکہ فتح کروایا ۔ ف ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ قربانی کے لیے بھیجا جاوے طرف مکے کے اور آنحضرت علیہ السلام ستر اونٹ
لے گئے تھے قربانی کے لیے اور محلہ سے مراد ہی وہ جگہہ کہ حلال ہے یعنی واجب ہی نحر اونکا یعنی ذبح اوسکا اور یہ دلیل ہی اسپر کہ محصر کی ہدی
کی حلال ہونے کی جگہہ حرم ہی اور مراد جگہہ معہود ہی یعنی منی بغیر علم یعنی نادانستہ اور معنی یہ ہین کہ تھے مکے مین کتنے ایک لوگ مسلمان ملے ہوئے ساتھ مشرکون کے
غیر متمیز اونسے بس کہا گیا کہ اگر نہ ناگوار ہوتا ہلاک کرنا تمہارا مومن لوگون کو کہ ملے ہوئے ہین مشرکون مین اور تم پہچانتے نہین ہو اونکو پہنچے
تمکو بسبب ہلاک کرنے اونکے کے مکروہ و مشقت البتہ نہ باز رکھتا اللہ تعالی ہاتھ تمہارے اونسے لیدخل اللہ الخ یہ علت ہی محذوف
کی گویا فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہوا باز رکھنا تمہارے ہاتون کا اونسے اور منع کرنا عذاب کرنے سے تو کہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین
یعنی اپنی توفیق مین واسطے زیادتی خیر و طاعت کے مومنین اونکے کو یا تو کہ داخل کرے اسلام مین اوسکو کہ رغبت کرے اسلام مین مشرکین
اونکے سے ف مطلب اس آیت کا یہ ہی کہ کفار مکہ بسبب کفر کے اور منع کرنے تمہارے کے مسجد حرام سے اور روکنے ہدی کے جگہہ
ذبح کی سے مستحق استیصال کے ہین لیکن اس سال تمکو اونکے قتل کرنے سے باز رکھتا ہون اسلیے کہ بعضے مومن ضعیف مکے مین ملے ہوئے
کفار کے ساتھہ ہین اور بسبب اپنے ضعف کے ہجرت پر قادر نہین ہین اور تم ہر ایک کو اونمین سے پہچانتے نہین اگر قتال کرو تو وہ مومن
بھی نادانستگی مین ہمراہ مشرکون کے مارے جاوین اور تم بسبب اونکے قتل کے گنہگار ہو اور کہا ہی مفسرین نے کہ وہ ہشتر مرد و زن تھے کہ مکے
مین اپنا ایمان مشرکون سے پوشیدہ رکھتے تھے اور معنی معرۃ کے ہین گناہ یا دیت یا کفارہ قتل مومن کا نادانستہ دار الحرب مین اور بقول
بعض کے معنی معرۃ کے مشقت اور غم و اندوہ ہین اور بقول بعض کے عیب کرنا مشرکون کا مسلمانون کو ہی کہ مسلمانون نے اپنے اہل دین کو
مار ڈالا لیدخل اللہ الخ یعنی ہر تاخیر قتال کا اس سبب سے ہی کہ بعد اس صلح کے خدا جسکو چاہے کفار مکہ سے اسلام مین داخل کرے
پہلے اس سے کہ قتال کرو تم اور بقول بعض کے مراد رحمت سے بخشش و مغفرت اور توفیق زیادتی بھلائیون کی ہی کہ مسلمانون کو پہنچا بسبب
اتباع امر الٰہی اور نبوی کے ۔ بحث

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا

اوس وقت کہ مصمم کیا کافرون نے اپنے دلون مین غیرت کو جنس غیرت جاہلیت کی سے پس اوتاری خدا نے خاطر جمعی اپنی اپنے پیغمبر پر اور
مسلمانون پر اور ثابت کی انپر بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ لائق تر ساتھہ اوسکے اور اہل اوسکے اور ہی خدا اس ساتھہ ہر چیز کے دانا
یعنی ایک جماعت مسلمانون کی اس صلح کو مکروہ رکھتے تھے آخر الامر خدا تعالی نے خاطر جمعی اونکے دل مین ڈالی تو آنحضرت کی مرضی پر
راضی ہوئے واللہ اعلم ۔ فتح ۔ جب بھی مشرکون نے اپنے دل مین پیچ کنادانی کی ضد ہی پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر
اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور ہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہی اللہ ہر چیز سے خبردار ۔ تفسیر ۔ ایک سند
یہ کہ ابکی برس عمرہ نکرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے پھیر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آؤ تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتیار کھلے نلاؤ
حضرت نے یہ سب قبول کر لیا ۔ ف مراد کافرون کی حمیت سے کہ وہ آنفت ہی اور مومنون کی سکینہ سے کہ وہ وقار ہی یہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی
کہ رسول علیہ السلام جب اوترے حدیبیہ مین تو بھیجا قریش نے سہیل بن عمرو اور خویطب بن عبد العزی اور بکر بن حفص کو اسلیے کہ نبی علیہ السلام
سے عرض کرین جا کر کہ اس سال مین پھر جائیے اس شرط پر کہ سال آئندہ کفار قریش تین روز تک مکہ تمہارے لیے خالی کر دین جیسا کہ اوپر مذکور
ہو چکا ہی یہ قصہ غرض کہ یہی کیا گیا اور آپسمین صلح نامہ لکھا گیا پس فرمایا علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس کہا سہیل نے اور اوسکے ساتھیوں نے نہیں جانتے ہیں ہم یہ ولیکن لکھ باسمک اللّٰھم پھر فرمایا آنحضرت نے کہ لکھ ھٰذا ما صالح
علیہ رسول اللہ اہل مکۃ پس کہا اونھوں نے کہ اگر جانتے ہم کہ تم رسول خدا کے ہو تو نہ روکتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے
ہم تمسے ولیکن لکھو ھٰذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اہل مکۃ پس فرمایا علیہ السلام نے علیؓ کو کہ لکھدے
جو کچھ یہ چاہتے ہیں فانا اشھد انی رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ پس ارادہ کیا مسلمانوں نے کہ انکار کرین
اسکا اور باز رہیں ایسی صلح سے پس اوتاری اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ پس وقار و حلم اختیار کیا مسلمانوں نے اور جمہور اسپر ہیں کہ مراد کلمہ
تقوی سے کلمہ شہادت ہی اور بعضوں نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھے وہ یعنی مومن لائق تر ساتھ اسکے بنسبت غیر اپنے کے
اور اہل اوسکے یعنی بسبب اہل کرنے دینا اللہ کے اونکو اور ہی خدا عالم یعنی پس جاری کرتا ہی موافق مصلحت کے ف تھے مومن لائق تر ساتھ
اوسکے یعنی علم الہی میں اور اسی سبب سے مشرف ساتھ اسلام کے اور صحبت پیغمبر علیہ السلام کے کیا اور کلمہ تقوی کلمہ طیب یا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہی اور مراد سکینہ سے رضا ساتھ مرضی پیغمبر کے بیچ اختیار کرنے صلح کے ہی بعد اسکے کہ صلح کو مکروہ جانتے تھے اور حمیت جاہلیت کی یہ تھی
کہ صلحنامے میں اوپر لکھنے بسم اللہ اور محمد رسول اللہ کے راضی نہوئے اور کسی طرح پیغمبر کو اور اونکے یاروں کو مکے میں داخل نہونے دیا
اور کہا کہ عرب ہمکو کہینگے کہ محمد علیہ السلام برخلاف اہل مکہ کے مکے میں آئے اس بات سے ہمکو ننگ آتا ہی اور بیچ آخر ذکر قصۂ صلح
حدیبیہ کے صاحب معالم لایا ہی کہ ابو بصیر مسلمانوں میں سے بعد صلح حدیبیہ کے مدینے میں آئے اور چونکہ شرط پھیرنے کی صلح میں مقرر ہوئی تھی سو
کہ دو آدمی اہل مکہ کی طرف سے اونکی طلب کے لیے آئے رسول علیہ السلام نے ابو بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا اخیر قصے تک ذکر کیا کہ جو اوپر تفصیل سے
مذکور ہو چکا ہی یہاں تک کہ قریش نے آنحضرت سے کہلا بھیجا کہ آپ اونکو بلا بھیجیں اب جو کوئی مکے سے تمہارے پاس آویگا امن میں ہی آنحضرت نے اونکو
بلا بھیجا اپنے پاس مدینے میں اور جانیں امن میں ہوئیں آیت وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ تک نازل ہوئی
کہا ابن عباسؓ نے کہ بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے اپنے ہدایا یعنی قربانیوں میں اونٹنی ابو جہل کی کہ اوسکے سر میں یعنی
ناک میں تھی چاندی کی تاکہ جلیں کافر اوسکو دیکھکر اور آیا ہی کہ صلح حدیبیہ کے دن آئے عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر کیا نہیں ہیں مقتول ہمارے جنت میں اور مقتول اونکے دوزخ میں آنحضرت
نے فرمایا ہاں کہا عمرؓ نے پس کیوں ڈالیں ہم نقصان اپنے دین میں یعنی بسبب صلح کے اور پھر جاویں حال آنکہ نہیں حکم کیا ہی اللہ نے درمیان
ہمارے اور درمیان اونکے کچھ پس فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ میں رسول خدا کا ہوں اور ہرگز نہیں ضائع کریگا مجکو اللہ کبھی پس پھرے عمرؓ غصے کی
حالت میں پھر نہ صبر کیا یہاں تک کہ آئے ابو بکرؓ کے پاس اور کہا ای ابو بکر کیا نہیں ہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر کہا ابو بکرؓ نے ہاں کہا عمرؓ نے کیا
نہیں ہیں مقتول ہمارے جنت میں اور مقتول اونکے دوزخ میں کہا ہاں کہا عمرؓ نے پس کیوں ڈالیں ہم نقصان اپنے دین میں اور پھر جاویں ہم کہا
ابو بکرؓ نے بلاشبہ وہ رسول خدا کے ہیں اور ہرگز نہیں ضائع کریگا اونکو اللہ کبھی پس اوتری سورۂ فتح پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمرؓ کے پاس کسیکو پھر پڑھائی اونکو یہ سورت کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا فتح ہی یہ فرمایا آنحضرت نے ہاں ہے اور کہا ابن عباسؓ اور
مجاہد اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور سدی اور ابن زید اور اکثر مفسرین نے کہ کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ ہی اور روایت کیا گیا ہی ابی
بن کعب سے بطریق مرفوع کے اور کہا علی اور ابن عمر نے کہ کلمۂ تقوی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہی اور کہا عطا بن رباح نے وہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ہی اور کہا عطا
خراسانی نے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور کہا زہری نے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کہا ابن عباسؓ
نے بیچ تفسیر وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کے کہ وہ گواہی دینی لا الہ الا اللہ کی ہی اور وہ سر ہی تقوی کا

معا + **تنبیہ** + جملہ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى سے خوبی اور تاکید تقوے کی معلوم ہوئی کیونکہ اللہ صاحب نے اپنے
بندون پر احسان جتایا کہ ثابت کیا اونکو پرہیزگاری کی بات پر قرآن شریف مین اور حدیث مین جابجا تقوی کی تاکید ہی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَأْسُ اَمْرِكَ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ
وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَاخْزُنْ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّكَ بِهٖ تَغْلِبُ
الشَّيْطٰنَ + یعنی وصیت کرتا ہون مین تجھے ساتھ پرہیزگاری اللہ تعالی کے اسلیے کہ بیشک وہ سر ہی تیرے امر دین کی اور لازم کر
جہاد کو کہ تحقیق وہ رہبانیت ہی میری امت کی + **ف** + رہبانیت اگلی امتون مین ایسی تھی جیسے ہندوؤن مین جوگ ہی کہ دنیا کا
کار بار سب چھوڑ کر اپنے پر محنت و مشقت اختیار کرتے ہین بیوی نہین کرتے اپنے تئین نامرد کر ڈالتے ہین اچھے کھانے چھوڑ دیتے ہین
وغیر ذلک پس فرمایا آنحضرت نے کہ جہاد کیا کرو کہ میری امت کی رہبانیت یہی ہی + اور چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کی عیب گیری سے وہ چیز کہ
جانتا ہی تو اپنے نفس سے یعنی جو عیب کہ تجھے اپنی ذات مین جانتا ہی اوس سے اورونکو کیا عیب کرتا ہی اور بند کر اپنی زبان کو مگر نیکی سے اسلیے
کہ تحقیق تو اس سے غالب ہوگا شیطان پر اور اس تقوے ہی کی خوبی سے یہ فرمایا کہ اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا
مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی کھلاؤ کھانا اپنا پرہیزگارون کو + اور دو خیر اپنی مومنون کو + **ف** + خیر و احسان مومنون
کے ساتھ کرنا واجب ہی جتنا تقوی زیادہ اوتنا ثواب احسان کا زیادہ اور بہت سی تاکید و فضیلت آئی ہی تقوے کی چنانچہ اوپر
کچھہ مذکور ہو چکا ہی اسکا پھر تقوی تمام اعضا کا حاصل کرے سر کا آنکھہ کا ناک کا کان کا زبان کا دل کا پیٹ کا ہاتھہ کا ستر کا پانون کا
تمام بدن کا اور تقوی اپنے نفس کے لیے بھی حاصل کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھاوے جیسا کہ پاک پروردگار فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ + یعنی اے مومنون بچاؤ اپنے نفسون
اور اپنے گھر والون کو آگ سے کہ ایندھن اوس آگ کے آدمی اور پتھر ہین اور اسکو جو کلمۃ التقوی فرمایا مراد یہ ہی کہ اسکے سبب سے بچتا ہی آدمی
دنیا اور آخرت کی برائیون سے چنانچہ براء بن عازب کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي
الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ + یعنی مسلمان جب سوال کیا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی
یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اوسکے ہین پس یہی قول اللہ تعالی کا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ تعالی اون لوگون کو
کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے + **ف** + یعنی اس آیت مین
مراد قول ثابت سے یہی کلمہ شہادت کا ہی کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس
شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا اور آخرت مین پس
ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب
امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھہ شبہ نہین لاتے اسمین اور اس آیت سے فضیلت صحابہ کی بھی معلوم ہوئی کہ فرمایا وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے پس عیاذا باللہ جو اشقیا صحابہ کو کافر یا بد دین جانتے ہین وہ گویا منکر ہین اللہ کے
اس قول کے کہ وہ تو فرماتا ہی وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور یہ ایسا کچھہ جھک مارتے ہین اور اسی سے یہ بھی اشارہ نکل سکتا ہی کہ جب اللہ صاحب
نے اس کلمے کو کلمۃ التقوی یعنی سبب بچاؤ کا آگ جہنم وغیرہ سے فرمایا تو کلمہ گویون کو چاہیے کہ ایسا ہی کلمہ پڑھین کہ آگ جہنم وغیرہ کی آفت سے بچین
منافقون کا سا کلمہ نہ پڑھین کہ زبان سے تو اقرار کرتے تھے اور دل مین کچھہ عظمت خدا اور رسول شریعت کی نہ رکھتے تھے پورا کلمۃ التقوی او

حق مین جب ہو کہ بسبب اتباع شریعت کے بالکل دوزخ کی آگ سے بچین پاک پروردگار فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی
السِّلْمِ کَآفَّةً یعنی ای مومنون پورے داخل ہو اسلام مین پس اسکی ایک حدیث پر عمل کرنا کفایت کرتا ہی اس باب مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے توبوا الی ربکم من قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الزاکیة قبل ان تشغلوا وصلوا الذی
بینکم وبینہ بکثرة ذکرکم ایاہ یعنی توبہ کرو طرف رب اپنے کے پہلے مرنے سے اور سبقت کرو اچھے کامون کی طرف پہلے مشغول ہونے
سے یعنی بیماری مین مشغول ہو جاؤ یا اور کسی صدمے مین گرفتار ہو جاؤ اور فرصت ہاتھ سے جاتی رہے اس سے پہلے اچھے کامون کی طرف
دوڑو اور ملاتے جاؤ اوس چیز کو جو درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے ہی ساتھ بہت یاد کرنے اپنے کے اوسکو یہ حدیث کتاب شہاب
مین ہی ف یعنی تم مین اور پروردگار مین جو نسبت ہی اوسے ملاتے جاؤ ذکر سے اوس پروردگار کے اگر یاد اوسکی چھوڑ دوگے
تو وہ بات جاتی رہیگی اور زیادہ غفلت ہوگی تو نسبت بالکل جاکر کراہت اور عداوت پیدا ہوگی نعوذ باللہ من غضب اللہ غفلت
بہت بری چیز ہی جب غفلت ہو جائے تو توبہ و استغفار کرے اور ذکر مین مشغول ہووے ف

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ
رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ○

البتہ تحقیق سچ کیا خدا نے اپنے پیغمبر کو خواب مطابق واقع کے ساتھ اس مضمون کے کہ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اگر خدا نے چاہا ہی
باامن سر مونڈانے والے اپنے سرون کو اور کتروانے والے نڈر پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہین جانا تم نے پس میسر کی آگے اس سے ایک فتح نزدیک
فتح ف اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہوگے ادب والی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے
اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک ف یعنی سچ کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے
سچ خواب اونکے اور نہین جھوٹ فرمایا اونسے اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب مین بیچ مدینے کے پہلے نکلنے
کے طرف حدیبیہ کے کہ مین اور میرے اصحاب داخل ہوئے ہین مسجد حرام مین باامن اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین یعنی جیسا کہ احرام سے نکلنے
کے وقت کرتے ہین پس بیان کیا خواب اپنے صحابہ کے آگے پس خوش ہوئے وہ اور جانا اونھون نے کہ داخل ہونگے مکے مین اسی برس اور رکھا اونھون
نے کہ خواب رسول اللہ کا حق ہی پس جب کہ نہ داخل ہوئے اوس مین اور حدیبیہ سے صلح کرکر پھرے تو کہا عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقون نے واللہ
ما حلقنا ولا قصرنا ولا رأینا المسجد الحرام یعنی قسم خدا کی نہین سر منڈایا ہمنے اور نہ کتروائے بال ہمنے اور نہ دیکھا ہمنے
مسجد حرام کو پس اوتری یہ آیت کہ خواب اوسکا سچا ہی ولیکن بنا بر حکمت کے اس سال مین تاخیر ہوئی اور سال آیندہ مین ظہور اوسکا ہوگا جیسا کہ
فرمایا لتدخلن المسجد الحرام الخ اور روایت کیا گیا ہی مجمع بن جاریہ انصاری سے کہ کہا حاضر ہوئے ہم حدیبیہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس جب کہ پھرے ہم حدیبیہ سے ناگہان آدمی نشاط مین لاتے تھے اونٹون کو سرعت سے سو کہا بعضون نے کہ کیا حال ہی لوگون کا
کہا لوگون نے کہ وحی کی گئی ہی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مجمع نے پس نکلے ہم کاٹتے ہوئے پس پایا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کھڑے ہوئے اونٹنی پر نزدیک کراع غمیم کے پس جب کہ جمع ہوئے لوگ پڑھی حضرت نے انا فتحنا لک فتحا مبینا پس کہا عمر نے کیا یہ
فتح ہی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ
ہی اور تعبیر خواب کی ظاہر ہوئی سال آیندہ مین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے لقد صدق اللہ رسوله الرءیا بالحق یعنی سچ دی
کہ خواب جو دکھایا اپنے رسول کو پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے وہ اور اصحاب اونکے داخل ہونگے مسجد حرام مین صدق وحق ہی اور بالحق یعنی
ساتھ حکمت بالغہ کے اور حکمت اوسمین یہ تھی کہ منظور تھا آزمایش کرنا اور تمیز کرنا درمیان مومن مخلص کے اور درمیان اوسکے کہ اوسکے دل مین مرض ہی

یعنی شک نفاق اور جائز ہی یہ کہ ہو بالحق قسم پھر یا تو قسم ہی اوس حق کی کہ جو نقیض ہی باطل کی یا قسم ہی اوس حق کی کہ وہ اسمائے الٰہی سے ہی [illegible]
مین جانا جو کچھ الخ یعنی حکمت تاخیر فتح مکہ کی سال آیندہ تک مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ یعنی ورے فتح مکے سے فتح قریب وہ فتح ہونا خیبر کا ہی تاکہ تسکین
پاوین اوس سے دل مومنون کے میسر ہونے فتح موعود تک ✝ ملمعا بحرا ✝ متعلق مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ الخ کے ابن عمرؓ سے منقول ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی بال کترانے والو
کے لیے بھی ایسا ہی فرمایئے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ
عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ انتہی اس سے فضیلت سر منڈانے والون کی وقت نکلنے کے
احرام سے معلوم ہوئی کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی آنحضرتؐ نے اور چوتھی بار مین کترانے والے بالون کے لیے اور بعضی روایت
مین تیسری بار مین انکے لیے دعا کرنی آئی ہی ✝ اور روایت مین آیا ہی کہ دعا کی آنحضرتؐ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ تین بار لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ اور کہا ابن عباسؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ عَلَى
النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ ✝ درمنثور ✝ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بمعنی تحقیق کے ہی نہ بمعنی تعلیق کے پس اگر
کہے تو کہ سب چیزین اللہ کی خواہش سے ہوتی ہین پس یہان انشاء اللہ کا لانا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ کافر منکر تھے اس خواب کے کہتے تھے
ظہور اسکا نہین ہوگا خداوند تعالیٰ نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدے کو ساتھ مشیت کے یعنی حکم اور مشیت میری یہ ہی اور ہر چند یہ کلمہ
شرط کا ہی لیکن مراد اس سے تحقیق ہی اور لغت عرب مین باتساع جائز ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ اور بعضون
نے کہا کہ یہ بندون کو ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خبر ندین کسی امر کی زمانۂ آیندہ مین جب تک کہ نہ ملاوین ساتھ اوسکے انشاء اللہ تعالیٰ
اور تیسرے یہ کہ استثنا راجع ہی طرف وقت دخول کے نہ طرف اصل دخول کے یعنی اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَدَّمَهٗ وَاِنْ شَاءَ اَخَّرَهٗ اور
بعضون نے کہا کہ اِنْ بمعنی قد کے ہی ای قَدْ شَاءَ اللّٰهُ اور اِنْ بمعنی قد کے بہت آیا ہی یعنی تحقیق مسجد حرام مین داخل ہوگے اور بعضون نے یہ معنی
کہے ہین کہ مسجد حرام مین داخل ہوگے اور تحقیق خدائے عز وجل نے چاہا ہی کہ داخل ہو تم مسجد حرام مین اور بعضون نے کہا کہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ استثنا داخل ہونے سے نہین ہی ولیکن استثنا بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ [illegible] بعضون نے کہا کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ خطاب ہی آنحضرتؐ کے سب یارون کو کہ تحقیق تم داخل ہوؤگے
اور چاہا ہی خدائے عز وجل نے کہ ان یارون مین سے بعضے جیوینگے اوس وقت تک اور بعضے نہین جینے کے یہ استثنا اوس سے ہی کہ نہین
جینے کے اور نہین رہین گے اوس وقت تک ✝ زاھدی ✝

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

وہی ہی جو کہ بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت کے اور دین راست کے تو کہ غالب کرے اوسکو سب دینون پر اور بس ہی خدا اظہار کرنے والا حق کا
فتح ✝ وہی ہی جسنے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا ✝ تفسیر ✝
اس دین کو اللہ نے ظاہر مین بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ✝ موضح ✝ ہُدیٰ سے مراد ہی توحید اور دین حق
سے اسلام سب دینون پر یعنی مشرکین اور اہل کتاب وغیرہما کے دینون پر اور غلبۂ دین اسلام کا متحقق کیا اللہ سبحانہ نے نہین کوئی دین کہ ہی
تو کوئی دین مگر کہ اوسپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے ہی کہ یہ دین تمام دینون حق کو نسخ کرنے والا ہی اور باطل دینون کو
باطل کرنے والا اور بعضون نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اوترنے عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگا کہ جس وقت نہین باقی رہیگا روے زمین پر
کوئی کافر اور بعضون نے کہا کہ مراد غلبۂ دین سے ظاہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دلیلون کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اور بس ہی اللہ

گواہی دینے والا اسپر کہ جو کچھ وعدہ کیا ہی حق ہی ﴿ف۱ تجھیر﴾ یہ زیادہ وعدہ ہی مومنون کی مدد کرنیکا اور دور کرنا وحشت کا مومنون کے دلون سے کہ فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ بھیجا اپنا رسول ساتھہ دین حق کے تا راہ چلین مومنون کو اس راہ آسان ہووے اور اوسکے دین کو غالب و آشکارا کرے سب دینون پر وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا یعنی رسول آیا اور دعوت کی کافر منکر ہوئے اونکی رسالت کے خدا تعالی نے گواہی دی کہ اگر کافر بجور راستگو نہین جانتے ہین دعوی نبوت مین اور گواہی نہین دیتے ہین تیری رسالت کی تو تجکو خدا تعالی گواہ بس ہی ساتھ اسکے کہ تو رسول خدا کا ہی جیسا کہ خدا فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی جانو کہ محمد رسول میرا ہی اور بھیجا ہوا میرا خلق کی طرف اور رسول اللہ پر وقف ہی ﴿نزاھلای﴾

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۚ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ۫ سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِکَ مَثَلُہُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ ۚۖۛ وَمَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۟ۛ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کا ہی اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہین سخت ہین کافرون پر مہربان ہین درمیان اپنے دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو نشانی صلاح اونکی کی بیچ چہرون اونکے کے ہی اثر سجدے سے جو کچھ کہ مذکور ہوا مثال اونکی ہی بیچ توریت کے اور مثال اونکی بیچ انجیل کے یہ ہی کہ وہ مانند ایک کھیتی کے ہین کہ نکالے گھانس سبز اپنی پس قوی کیا اوسکو پھر موٹی ہوئی پھر کھڑی ہوئی اپنی پنڈلیون پر یعنی جڑون پر خوش کرتی ہی زراعت کرنے والون کو ترجمہ کہتا ہی حاصل اس مثل کا یہ ہی کہ اسلام اول حال مین ضعیف تھا اور مسلمان کم تھے رفتہ رفتہ غالب اور بہت ہوگئے واللہ اعلم عاقبت حال علیہ السلام کا یہ کہ غصے مین لاوے خدا تعالی بسبب دیکھنے اونکے کے کفار کو وعدہ دیا ہی خدا نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین اونمین سے بخشش اور مزدوری بڑی کا ﴿فتح﴾ محمد رسول اللہ کا اور جو اوسکے ساتھہ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی پایا اونکا اونکے مونہہ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر یعنی تنہ پر خوش لگتا کھیتی والون کو تا جلاوے اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہی اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین بھلے کام معافی کا اور بڑے نیگ کا

تفسیر جو تندی اور نرمی اپنی جگہہ ہو وہ سب جگہہ برابر چلے اور جو ایمان سے سنور کر آوے وہ تندی اپنی جگہہ اور نرمی اپنی جگہہ اونکا پایا یعنی تہجد کی نماز سے صاف نیت سے چہرے پر اونکے نور ہی حضرت صلعم کے اصحاب لوگو نہین پہچانے پڑتے چہرے کے نور سے اور کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اس دین پر پھر دو ہوئے پھر قوت پڑھتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفون کے وقت اور یہ کہ وعدہ دیا اونکو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہین حضرت کے اصحاب ایسے ہی تھے مگر جانے کا اندیشہ رکھا حق تعالی اپنے بندونکو ایسی خوش خبری نہین دیتا کہ نڈر ہو جاوین مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہی ﴿ف﴾ اور وہ لوگ الخ یعنی اصحاب اوسکے اور اَشِدَّآءُ جمع شدید کی ہی بمعنی سخت کے اور رُحَمَآءُ جمع رحیم کی ہی بمعنی مہربان کے اور اسی کے مانند یہ آیت ہی اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ اور سختی اونکی کافرون پر اس درجے کو پہونچی تھی کہ بچاتے تھے کپڑے اپنے اونکے کپڑون سے کہ کہین لگ نجاوین اور بچاتے تھے بدن اپنے اونکے بدنون لگنے سے اور آپسکی مہربانی کی یہ حالت تھی کہ نہین دیکھتا تھا مومن مومن کو مگر کہ سلام علیک کرتا اور مصافحہ کرتا اوس سے اثر سجدے سے یعنی اوس تاثیر

کہ جو ہوتی ہی بسبب سجدے کے اور عطا سے منقول ہی کہ روشن تھے چہرے اونکے بسبب بہت نماز پڑھنے کے راتون کو بسبب فرمانے آنحضرت علیہ
السلام کے مَن كَثُرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ مثال اونکی یعنی صفت اونکی پھر موٹا ہوا یعنی پہلے پتلا تھا پھر موٹا ہوگیا
خوش لگتا الخ یعنی خوش ہوتے ہین اوسکی قوت سے اور کہا بعضون نے کہ لکھا ہوا ہی انجیل مین کہ قریب ہے کہ نکلیگی ایک قوم کہ بڑھینگے مانند بڑھنے
کھیتی کے حکم کرینگے اچھی باتون کا اور منع کرینگے بری باتون سے اور عکرمہ سے ہی کہ نکالا اپٹھا ساتھ ابی بکر کے پس قوی کیا ساتھ عمر کے پھر
موٹا ہوا ساتھ عثمان کے پھر کھڑا ہوا الخ ساتھ علی کے اور یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ تعالی نے ابتدائے امر اسلام کی اور ترقی اوسکے کی
زیادتی مین یہان تک کہ قوی اور مستحکم ہوا اسلیے کہ نبی علیہ السلام اوٹھے تن تنہا پھر قوی کیا اونکو اللہ تعالی نے بسبب اونکے کہ ایمان لائے
ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہی پہلا اپٹھا بسبب وارزدگی کے پٹھون کے کہ جو پھوٹتے ہین اوسکی جڑ مین سے یہان تک کہ خوش لگتا ہی ساتھ اونکے
پھر فرمایا کہ یہ بڑھانا اور ترقی اونکی زیادتی و قوت مین اسلیے ہوئی کہ تا کافر اونکو دیکھکر جلین اور یہ آیت رد کرتی ہی روافض کے قول کو کہ
وہ جو کہتے ہین کہ صحابہ کافر ہوگئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ وعدہ مغفرت کا اور اجر عظیم کا نہین ہوتا ہی مگر جب کہ
ثابت رہین اسلام پر حالت حیات مین ف۔ فل ؛ سخت ہین الخ مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہین رحم کرتے کافرون پر بھی مہربان الخ
یعنی چاہتے ہین بعض اونکے بعض کو جیسے چاہتا ہی باپ بیٹے کو جیسے کہ فرمایا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِينَ
کہا ہی علما نے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہی اور یہ بھی ہی کہ ہر کلمے سے اشارہ ہی شخص معین کی طرف صحابہ مین سے چنانچہ کلمہ مَعَهٗ اشارہ
ہی طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ دلیل اوسکی ہی اور اَشِدَّآءُ کنایہ ہی ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرنے مین
کفار کے ساتھ اونکے برابر نہین تھا اور رُحَمَآءُ اشارہ ہی ساتھ ذی النورین کے کہ رحم و مہربانی اونکی مشہور ہی اور رُكَّعًا سُجَّدًا
اشارہ ہی علی مرتضی کی طرف کہ اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے تھے اور يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ اور بقولے تمام اصحاب ہین
اور تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا جو فرمایا خبر دی اونکی کثرت نماز کی اور مداومت کرنے کی اوسپر طلب کرتے ہین فضل کو الخ یعنی طالب اسکے ہین
کہ داخل کرے اللہ تعالی اونکو جنت مین اور راضی ہو اونسے اور لفظ سیما جو بمعنی نشانی اور علامت کے ہی اختلاف کیا ہی علما نے کہ
مراد اوس سے کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہی کہ صحابہ کے چہرون مین ہوگی روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاوینگے بسبب اوسکے کہ
اونھون نے سجدے کیے تھے دنیا مین یہ روایت عطیہ عوفی کی ہی ابن عباس سے اور کہا عطا بن ابی رباح اور ربیع بن انس نے کہ روشن ہو گئے
تھے چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر بن حوشب نے کہ ہونگی اونکے چہرون کی سجدون کی جگہہ مانند چودھوین رات کے چاند اور کہا
اوروں نے کہ وہ سمت حسن اور خشوع اور تواضع ہی اور یہ روایت والبی کی ابن عباس سے ہی اور یہی قول مجاہد کا ہی اور معنی اسکے یہ ہین کہ
سجود کے سبب سے خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہی کہ پہچانے جاتے ہین اوس سے اور کہا ضحاک نے کہ وہ زردی چہرے کی ہی بسبب بیداری
کے اور کہا عکرمہ اور سعد بن جبیر نے کہ وہ اثر مٹی کا ہی پیشانیون پر کہا ابو العالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کپڑون پر کہا عطاء
خراسانی نے کہ داخل ہین اس آیت مین تمام وہ لوگ کہ محافظت کرین پانچون نمازون پر اور کہا حسن نے جب دیکھے تو اونکو جانے تو اونکو بیمار
حالانکہ یہ نہین ہین وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہین الخ یہ مثل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرت ص کے اصحاب کے لیے کہ اول تھوڑے
اور ضعیف تھے پھر رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہوگئے كَمَثَلِ زَرْعٍ الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے زَرْعٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَخْرَجَ
شَطْـَٔهٗ ابوبکر فَاٰزَرَهٗ عمر فَاسْتَغْلَظَ عثمان یعنی قوی ہوا اسلام بسبب عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ علی بن ابی طالب
کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سیف علی کے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مومن اور یہ قید ہی کہ رنا خدا تعالی کا اونکو بسبب اسکے ہی کہ کفار اونکے سبب سے
غصے مین آوین مارے حسد کے اور امام قشیری نے فرمایا کہ موافق اس آیت کے جو کوئی اصحاب پر غصہ کرے اور اونکو دشمن رکھے داخل کفار مین ہی اور

امام مالک رح سے بھی اثبات کفر رافضیون کا اس آیت سے روایت کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر فی الجنۃ وعمر
بن الخطاب فی الجنۃ وعثمان بن عفان فی الجنۃ وعلی بن ابی طالب فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن
بن عوف فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ اور فرمایا ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدہم
فی امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان وافرضہم زید بن ثابت الخ یعنی بڑے رحیم میری امت کے ابوبکر ہین اور بہت
سخت اونکے امر خدا مین عمر ہین اور بہت سچے اونکے حیا مین عثمان اور بڑے فرائض دان اونکے زید بن ثابت اور بڑے قاری اونکے ابی بن کعب
اور بہت علم رکھنے والے اونکے ساتھ حلال وحرام کے معاذ بن جبل اور ہر امت کا ایک امین ہی اور امین اس امت کے ابو عبیدہ بن الجراح اور بڑے
قاضی اونکے علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ کہا مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ کونسا شخص لوگون مین بہت پیارا ہی طرف
آپکے فرمایا عایشہ پس کہا مینے کہ مردون مین سے کون ہی بہت پیارا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا مینے پھر کون ہیں فرمایا عمر
بن الخطاب پھر شمار کیا اور کئی آدمیون کو اور فرمایا کہ پیروی کرو اون لوگون کی کہ بعد میرے حاکم ہونگے میرے اصحاب مین سے کہ وہ ابوبکر وعمر ہین اور
طریق اختیار کرو عمار کا اور چنگل مارو ساتھ عہد عبد اللہ بن مسعود کے اور آیا ہی کہ ایک دفعہ کوہ احد کانپا اور اوسپر تھے نبی علیہ السلام اور ابوبکر
اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبت احد یعنی ٹھہر اے احد نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہا عہد کیا طرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا تجھکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا
تجھکو مگر منافق اور فرمایا جو کوئی میرے اصحاب مین سے کسی زمین مین مر گیا روز قیامت کے نور اور قاید اوسکا یعنی سردار ہوگا کہ محشر مین لوگون کو اپنے
ساتھ لیجاویگا اور عشرہ مبشرہ اور اور صحابہ کے حق مین بھی حدیثین بہت وارد ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی
اصحابی لا تتخذوہم غرضا بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن
اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ یعنی ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے بیچ میرے
صحابہ کے مت پکڑو تم اونکو نشانہ لعن وطعن کا پیچھے میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس بسبب محبت میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے
بغض رکھا اونسے پس بسبب بغض میرے کے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی
اوسنے اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی یہ کہ ماخوذ کریگا وہ اوسکو پس جب اونکے حق مین ایسا کچھ فرمایا تو اور کیا کچھ باقی رہا اور سلف کے
حق مین یہ بھی آیا ہی ومن سبہم فقد سبنی یعنی حضرت نے فرمایا کہ جسنے برا کہا اصحابہ کو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجھکو پس اس سے معلوم ہوا
کہ بغض صحابہ کا بغض رسول کا اور برا کہنا صحابہ کا برا کہنا رسول کا ہی اور یہ بالیقین وبالاتفاق کفر ہی تا بحدیکہ توبہ رسول کے برا کہنے والے کی
قبول نہین ہی سوائے قتل کے کچھ اور حکم ہی نہین ہی اوسکا بیچ کتاب فتح القدیر کے کہ فقہ حنفی مین ہی لکھا ہی کہ جو کوئی بغض رکھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوتا ہی مرتد پس برا کہنا بطریق اولی باعث ارتداد کا ہوگا پھر قتل کیا جاوے از راہ حد کے ہمارے نزدیک پس نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی
بیچ اسقاط قتل کے اور تنویر شرح اشباہ مین ہی کہ نہین صحیح ہی ارتداد نشے والے کا مگر ارتداد بسبب برا کہنے نبی علیہ السلام کے پس تحقیق قتل کیا
جاوے اور نہ معاف کیا جاوے اوس سے کذا فی البزازیہ اور یہ بھی تنویر مین ہی فی الجوہرۃ سب الشیخین ولعنہما کفر اھ یعنی کتاب
جوہرہ مین ہی کہ برا کہنا شیخین کا اور لعن کرنا اونکو کفر ہی اور واجب ہی قتل اوسکے مرتکب کا پھر اگر رجوع کرے اور توبہ کرے اور تجدید اسلام
کی کرے تو آیا قبول کیجاوے توبہ اوسکی یا نہین کہا صدر شہید نے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور اوسپر عمل کیا ہی فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے
اور ابو نصر دبوسی نے اور یہی مختار ہی کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور غایۃ البیان مین بیچ کتاب امامت کے لکھا ہی وبہا اخذ المختار
للفتوی اور حکم برا کہنے اور بغض رسول کا مانند اسکے ہی چارون اماموں کے نزدیک کہ کافر ہوتا ہی اور قتل اوسکا واجب ہی اور بیچ برا کہنے

صحابہ کے بھی امام احمدؒ اور امام مالکؒ متفق ہین اوپر کفر اور قتل کرنے کے مثل مرتد کے ساتھہ روایت مشہورہ کے چنانچہ بیچ اقناع حنبلی کے ترغیب وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے فاسق اور مبتدع ہین لیکن مارنا تو بھی چاہیے اور ایک روایت مین ہی کہ تعزیر و تادیب کرے اور مذہب امام شافعیؒ کا مثل دونون مذہبون مذکورین کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکھنے تمام صحابہ کے سے پرہیز کرنا واجب ہی اور ذکر اونکا سوائے خیر کے نکرے والا ساکت رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد بخدا کرے راوسنے خبر دی ہی کہ روز قیامت کے انکی آپسکی نزاع کو انکے سینون سے نکالیگا اللہ انکا مین اور سوائے شفیق کے آپسمین نہوینگے اور ضمیر منہم کی بیچ آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ صحابہ کی طرف پھرتی ہی اور بقولے مِنْهُمْ یعنی اس امت سے اور بقولے مِنْ صلہ ہی یعنی زائد ہی پس سب اصحاب مغفور ہین مغفرۃ عظیماً ۵۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ جب مر سعد بن معاذ تو حاضر ہوئے اونکے جنازے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھہ مین ہی بلا شبہہ مین البتہ پہچانتی تھی رونا ابو بکر کا جدا اور عمر کا رونا جدا اس حال مین کہ مین اپنے حجرے مین تھی اور تھے وہ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کسینے کہا پس کیونکر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے پس کہا کہ نتھی بہتی آنکھہ آنحضرتؐ کی کسی پر ولیکن وہ جب غمگین و غصے ہوتے تو پکڑ لیتے داڑھی اپنی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ یعنی نہین رحم کرتا اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر ۔ اور فرمایا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو کوئی نہ رحم کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے حق ہمارے بڑے کا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری راہ پر نہ ۔ اور فرمایا لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ یعنی نہین نکالی جاتی ہی رحمت مگر بدبخت کے دل سے ۔ اور فرمایا اِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ یعنی نہین رحم کرتا اللہ اپنے بندون مین سے مگر رحیمون پر ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سِيْمَاهُمْ کہا آگاہ ہو کہ اس سیما سے وہ نشانی نہین مراد ہی کہ جو تم گمان کرتے ہو یعنی گھٹے وغیرہ ولیکن وہ نشانی اسلام کی ہی اور اچھی خصلت و خوا و خشوع ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ کہا اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ انبیا فخر کرینگے آپسمین کہ کون اونمین سے یار بہت رکھتا ہی اپنی امت مین سے پس امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہوون مین اوس دن اکثر اونکا یعنی میرے یار بہت ہونگے اور سب وارد ہونگے یعنی میدان محشر مین اور ہر شخص انبیا مین سے اوس دن کھڑا ہوگا حوض پر اوسکے ہاتھہ مین عصا ہوگا بلاویگا اوسکو کہ پہچانیگا امت اپنی سے اور ہر امت کے لیے سیما یعنی نشانی ہوگی کہ پہچانیگا اونکو نبی اونکا اوس سے ۔ سائب بن یزید کے پاس ایک شخص آیا اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان سجود کا تھا پس کہا سائب نے تحقیق خراب کیا اسنے اپنے مونہہ کو آگاہ ہو قسم خدا کی نہین ہی یہ وہ سیما کہ اللہ صاحب نے بیان فرمائی اور تحقیق نماز پڑھی مینے اپنے مونہہ کے بل اسی برس نہین نشان پڑا سجدہ کا میری پیشانی پر ۔ اور ابن عباسؓ حضرت سے نقل کرتے ہین بیچ تفسیر سِيْمَاهُمْ کے کہ فرمایا کہا میرے لیے جبرئیلؑ نے کہ جب دیکھتا ہو تمین طرف ایک شخص کے آپکی امت مین سے تو پہچانتا ہون مین کہ اوسنے نماز پڑھی ہی رات کو اور وہ نشانی ہون مین کہ وہ اہل صلوۃ سے ہی بسبب نشان ہونے کے اور جسوقت کہ صبح کرتا ہی پہچانتا ہون مین کہ ای محمد پارسائی ہی دین مین اور حیا اور نیک خصلت ۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا لکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یہود خیبر کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَاحِبِ مُوْسٰى وَاَخِيْهِ الْمُصَدِّقِ لِمَا جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى الخ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے کہ جو یار ہی موسی کا اور اوسکے بھائی کا تصدیق کرنے والا اوس چیز کی کہ لایا اوسکو موسی آگاہ ہو ای یہود بلا شبہ اللہ نے فرمایا تمکو ای گروہ اہل توریت کے اور بلا شبہہ تم البتہ پاتے ہو اوسکو اپنی کتاب مین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اخیر سورت تک ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ الخ کے کہ مراد یہ ہی

لکھی گئی ہین یہ دونون مثالین توریت و انجیل مین پہلے اسکے کہ پیدا کرے اللہ آسمان و زمین + عمار مولی بنی ہاشم کے سے سفیان نے
کہا پوچھا مینے ابوہریرہ سے حال تقدیر کا کہا ابوہریرہ نے الکفایہ اس سے ساتھ آخر سورہ فتح کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
اخیر سورت تک یعنی اللہ تعالی نے صفت بیان کی اونکی پہلے پیدا کرنے اونکے + حضرت عائشہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہین استغفار کرنے کا پھر برا
کہتے ہین اونکو لوگ + درمنثور + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافرون سے سختی کرنی چاہیے اور مومن بھائیون پر
رحم اگر بدعتی و گمراہ ہو تو بھی اوسپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق مین آیا ہے مَنْ وَقَّرَ
صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ تو جواب اسکا یہ ہے کہ توقیر اور چیز ہے اور رحم کرنا اور چیز ہے توقیر کے معنی ہین تعظیم
کرنی اور رحم کرنا قبیل نصح سے ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا یعنی مدد کر اپنے بھائی
مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد البتہ ہو سکتی ہے ظالم کی کیونکر مدد کرین فرمایا منع کرے تو اوسکو
ظلم سے پس یہی مدد کرنی تیری اوسکو پس حاصل یہ ہے کہ بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہے کہ حتی الوسع اوسکے سمجھانے کے درپے ہو بسہولت وخوبیہ
بموجب حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ کے نہ یہ کہ چھیڑے اور کوسے بیچارے پر مار کر نفرت دلاوین ای بھائیون ہرگز یہ راہ حق
نہین ہے تامل کرو آمین کہ اللہ صاحب فرماتا ہے اَشِدَّاۤءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۤءُ بَيْنَهُمْ پس جب تک دائرہ اسلام مین داخل ہے موجب اسکے
واجب الرحم ہے اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ
تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى
یعنی پاوے تو مومنون کو آپسکے رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو
اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے + ف + حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہیے
مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہے یہی مضمون شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت مین لکھا ہے + بیت + بنی آدم اعضاے
یک دیگر اند + کہ در آفرینش ز یک جوہر اند + چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ
كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ یعنی مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ تقویت دیتا ہے بعض
اوسکا بعض کو پھر ڈالین اونگلیان اپنی اونگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملے رہنا چاہیے + اور آیا ہے کہ آنحضرت کے پاس جب آتا سائل
یا حاجتمند فرماتے آپ صحابہ کو اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی سفارش کرو مجسے اوسکی پس ثواب دیے جاوگے + ف + اور یون سمجھو کہ دیکھیے
ہماری سفارش حضرت قبول کرین یا نہ کرین تم بہر نوع ثواب پاوگے آگے قبول کرنا نہ کرنا امر الحکم الہی پر موقوف ہے جیسا کہ فرمایا وَيَقْضِي اللّٰهُ
آخر تک + سبیل + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ
اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی کہ ہو بیچ حاجت روائی
بھائی اپنے کے ہوتا ہے اللہ اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون روز قیامت
کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ دن قیامت کے + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ
وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ
اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہے

نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑے مدد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی اِس جگہہ ہی اور اشارہ فرمایا طرف سینے اپنے کے تین بار ف یعنی جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ پوشیدہ ہی تجہسے پس کیونکر حقیر جانتا ہی تو بہائی مسلمان کو باوجود دیکہ احتمال تقوی کا رکہتا ہی وہ اوس سے بہت بزرگ ہوتا ہی اللہ کے نزدیک سیل کافی ہی آدمی کو برائی مین یہ کہ حقیر جانے اپنے بہائی مسلمان کو تمام چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی اور فرمایا جنتی تین ہین صاحب حکومت کا کہ عادل ہو احسان کرنے والا اخلاق پر توفیق دیا گیا طاعت کی اور آدمی مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان کے لیے اور پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہین ضعیف وہ جو نہین عقل ہی اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہین نہین خواہش رکھتے بیبی کی اور نہ مال کی ف یعنی عقل نہین رکھتے ہین کہ بچاوے اونکو حرام سے اور بی بی اور مال کی نہین خواہش رکھتے یعنی حلال کے طلب کی پروا نہین رکھتے بلکہ مائل حرام کی طرف ہین حق اور خائن وہ جو نہین پوشیدہ ہی اوسکے لیے طمع کی چیز اگرچہ کم ہو مگر خیانت کرتا ہی اوسمین ف یعنی وہ ڈھونڈھ نکالتا ہی طمع کی چیز اور نہین چھوڑتا ہی کچھہ اوسمین سے مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسمین سیل اور وہ شخص کہ نہین صبح کرتا اور نہ شام کرتا ہی مگر حال یہ ہی کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو اہل سے تیرے اور مال سے تیرے ف یعنی ظاہر کرتا ہی پارسائی اور امانت اور ہی در پی خیانت کے اہل و مال تیرے مین حق اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹھ کا اور بد خلق و بدگو اور فرمایا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگون نے کون ای رسول اللہ کے فرمایا وہ کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے اور فرمایا جب ہو تم تین پس نہ سرگوشی کرین دو آدمی بغیر تیسرے کے یہان تلک کہ ملو تم ساتھہ لوگون کے اسلیے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو اور فرمایا اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ یعنی ستون دین کا خیرخواہی کرنی ہی فرمایا یہ تین بار کہا ہمنے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکے کی اور رسول اوسکے کی اور مسلمانون کے حاکمون کی اور سب مسلمانون کی ف خیرخواہی اللہ کی یہ ہی کہ اعتقاد صحیح رکھے اوسکی وحدانیت مین اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت مین اور خیرخواہی کتاب اللہ کی یہ ہی کہ سچ جانے اوسکو اور عمل کرے اوسپر اور خیرخواہی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کرے اونکی نبوت کی اور فرمان برداری کرے اونکی اوامر و نواہی مین اور خیرخواہی مسلمانون کے حاکمون کی یہ ہی کہ اطاعت کرے اونکی حق باتون مین اور خروج نکرے اونپر اور خیرخواہی عوام مسلمین کی یہ ہی کہ رہنمائی کرے اونکو اچھی باتون کی طرف نہایہ کہا جریر نے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیرخواہی کرنے کے ہر مسلمان کے لیے اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ یعنی رحم کرنیوالون پر رحم کرتا ہی رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین رحم کریگا تمپر وہ کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کارخانہ اوسکی قضا و قدر کا آسمان پر ہی اور فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نہین ہی ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑون کی اور نہ حکم کرے اچھی باتون کا اور منع کرے بری باتون سے اور فرمایا کہ نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی بسبب بڑھاپے اوسکے کے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ اوسکے لیے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے اوس شخص کو کہ بزرگی کرتا ہی اوسکی اور فرمایا کہ تحقیق بزرگی اللہ کی سے ہی بزرگی کرنی بڈھے مسلمان کی اور قرآن کے جاننے والے کی کہ غلو نہین کرتا ہی اوسمین اور نہ الگ ہی اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہونچائی جاوے

طرف اوسکے ÷ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان
بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی ہونگا مین
اور وہ جنت مین مانند ان دو کے اور ملائین دو اونگلیان اپنی ÷ اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے
واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین
پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھو دین اللہ نے دو عزیز چیزین واجب ہوگی
اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا آنکھین اوسکی ÷ اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا
بیٹے اپنے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع[۱] کے سے ÷ اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ
حَسَنٍ یعنی نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے ÷ اور فرمایا جسکے ہان ہووے بیٹی پس نہ جیتی گاڑدی اور نہ
اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹون کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ÷ اور فرمایا مَنِ اغْتِیبَ
عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ الخ یعنی جسکے پاس غیبت کیا جاوے
مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کرسکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا
اور آخرت مین پھر اگر نہ مدد کی اوسکی اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین ÷ اور فرمایا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِیْهِ الخ
یعنی جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے یعنی سنے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اسنے منع کیا تو حق ہی اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو
آگ دوزخ سے ÷ اور فرمایا مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ الخ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ دور کرے
اوس سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے پھر پڑھی یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی
اور فرمایا مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا الخ یعنی نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی اوس جگہہ
مین کہ ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اوسکی اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی یعنی کوئی کسیکی غیبت کرتا ہی اور برا کہتا ہی اور سننے والے
نے منع نکیا مگر کہ چھوڑیگا مدد اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی
مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی
اللہ اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی ÷ اور فرمایا مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْیَا مَوْءُدَةً
یعنی جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوسکے کہ زندہ کیا ہو وہ گوری[۲] ÷ اور فرمایا اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ
اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ یعنی تحقیق ایک تم مین کا آئینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے
کہ دور کرے اوس سے ÷ ف یعنی جیسے آئینے مین چہرے کا عیب معلوم ہوجاتا ہی ویسے ہی آدمی آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہی پس
کہ آگاہ کردے اوسکو تا وہ چھوڑ دے ÷ اور فرمایا مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا الخ یعنی جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا
اللہ فرشتے کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو کوئی تہمت لگاوے مسلمان کو کچھ کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے
عیب اوسکا روکیگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے سے اوس چیز کے کہ کہا یعنی جسقدر عذاب ہوگا یا اوسکو
راضی کریگا جب نجات ہوگی ÷ اور فرمایا خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ الخ یعنی اچھے یار اللہ کے نزدیک اچھے
اونکے ہین واسطے یار اپنے کے اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے ÷ عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ

[۱] صاع نام پیمانہ کا ہی کہ جسمین ساڑھے تین سیر غلہ آتا ہے ۱۲

[۲] موؤدہ وہ لڑکی کہ جاہلیت مین جیتی گاڑ دیتے تھے ۱۲

کہ ای رسول خدا کیونکر حاصل ہو مجکو یہ کہ جانون مین جب نیکی کرون مین یا جب برائی کرون مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو ہمسایے اپنے
سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جب سنے تو اونکو کہ کہتے ہین تحقیق برائی کی تونے پس تحقیق برائی کی تونے ❊ ف
یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ ہمسایہ اہل حق اور انصاف کے ہووین اور زیادہ محبت و عداوت نرکھتے ہون ❊ حق ❊ اور فرمایا انزلوا
النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی اوتارو لوگون کو مرتبون اونکے مین یعنی اکرام کرو ہر ایک کا موافق فضل و شرف اوسکے کے پس نہ برابری کرو
رذالے اور شراف مین اور نہ درمیان خادم و مخدوم کے ❊ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ
يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ الخ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا اصحاب اونکے نے کہ مونہہ پر ملتے تھے بچا ہوا
پانی وضو اونکے کا پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی اور رسول اوسکے کی
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اوسکو اللہ اور رسول اوسکا
پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوایا جاوے اور اچھی کرے ہمسایگی اوس شخص کی کہ ہمسایہ
اوسکا ہی ❊ اور فرمایا لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ یعنی نہین ہی مومن کامل وہ شخص کہ سیر ہووے
اور ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے ❊ کہا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کثرت نماز اپنی کے
اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن بلاشبہ وہ ایذا دیتی ہی اپنے ہمسایون کو ساتھ
زبان اپنی کے فرمایا وہ دوزخ مین ہی کہا اوس شخص نے ای رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کمی روزون کے اور کمی
نماز کے اور کمی صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہی چند ٹکڑے قروط کے کہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے
اپنے ہمسایون کو فرمایا وہ جنتی ہی ❊ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ الخ یعنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم آکھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پھر فرمایا کیا نہ خبر دون نہین تمکو ساتھ بھلے تمھارے کے برے تمھارے سے یعنی بتاؤن تمکو کہ بھلا کون ہی
اور برا کون ہی تا بھلا ممتاز ہو جاوے برے سے کہا راوی نے پس چپکے رہے صحابہ پس کہا یہ تین بار پھر کہا ایک شخص نے ہان ای رسول اللہ
خبر دیجیے ہمکو ساتھ بھلے ہمارے کے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمھارا وہ ہی کہ امید رکھی جاوے اوسکی بھلائی کی اور امن ہووے اوسکی
برائی سے اور برا تم مین کا وہ ہی کہ نہ امید ہو اوسکی بھلائی کی اور نہ امن ہو اوسکی برائی سے ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالی نے بانٹے درمیان تمھارے اخلاق تمھارے جیسے کہ بانٹے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی پس جسکو کہ دیا
اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین مسلمان ہوتا بندہ یہان تک
کہ مسلمان ہووے دل اوسکا اور زبان اوسکی ❊ ف ❊ اسلام دل کا یہ ہی کہ پاک کرے اوسکو عقائد باطلہ سے اور برے اخلاق سے
اور اسلام زبان کا یہ ہی کہ باز رکھے اوسکو اوس چیز سے کہ اوسمین آفات اوسکے ہین ❊ سبیل ❊ اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ
وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ یعنی مومن الفت والا ہی اور نہین بھلائی ہی اوس شخص مین کہ نہ الفت کرتا ہی اور نہ
الفت کیا جاتا ہی ❊ اور فرمایا مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ الخ یعنی جسنے روا کی کسیکے لیے امت میری سے حاجت چاہتا ہی کہ خوش کرے
اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا
اوسکو اللہ جنت مین ❊ اور فرمایا مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا الخ یعنی جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین
ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین دن قیامت کے ❊

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ الخ یعنی خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے
ف اللہ تعالی پاک ہی عیال سے مگر یہان مجازاً فرمایا کہ جیسے آدمی اہل وعیال کو پرورش کرتا ہی ویسے ہی وہ اپنی مخلوق کو + حرم
ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو + اور فرمایا اَلَا اَدُلُّکُمْ
عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ یعنی کیا خبر دون مین تمکو اوپر افضل
صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری ہر جو کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر نہ ہو واسطے اوسکے کمانے والا کوئی سواے
تیرے + یہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین + اور اخلاق محسنی مین لکھا ہی بادشاہون پر لازم ہی کہ شفقت و رحمت کرے تمام رعایا
و خلائق پر اسلیے کہ زیر دست امانت حضرت کردگار کے ہین کہ اختیار و اقتدار والون کو سپرد کیے ہین تا اونکی رعایت سے حال زیر دستون
اور عاجزون کا ساتھ فراغت و رفاہیت کے گذرے اور دل شکستہ بسبب اہتمام رعیت پروری اور مرحمت گستری کے ہجوم بلاے
جبارون اور ظالمون کے سے فارغ اور مطمئن ہوین پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ امید رحمت الہی کے کہ ارحم الراحمین ہی عاجزون پر بخشش
کرے + نظم + در شفقت ہر کہ علم بر فراخت + کار خود و جملہ خلائق بساخت + از شفقت ہر کہ سرفراز شد + دیدۂ دولت بر خش
باز شد + سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور اشفاق کے متعلق ہی آیا ہی کہ سبکتگین باپ سلطان محمود کا اوائل حال
مین ظالم تھا سواے ایک گھوڑے کے اپنے پاس نرکھتا تھا اور اوقات اوسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقصد شکار کے جنگل کو
جاتا اگر کچھ شکار ہاتھ آتا اوس سے گذران کرتا ایک روز ایک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل مین چر رہی ہی سبکتگین نے گھوڑا دوڑایا ہرنی
بھاگ گئی بچہ اوسکا چھوٹا تھا مان کے ساتھ سے رہگیا سبکتگین نے بچے کو پکڑ لیا اور ہاتھ اور پانون اوسکے باندھکر زین کے آگے رکھلیا اور راہ شہر
کی پکڑی ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور اوسکے پیچھے دوڑتی تھی اور فریاد و نالہ کرتی تھی سبکتگین کو اوسپر رحم آیا ہاتھ اور پانون بچے
کے کھولکر جنگل مین چھوڑ دیا اوسکی مان نے اوسکو آگے اپنے کرکر مونہہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان مین مناجات کی + مصرع + آنکہ زبان ہے
زبانان دانی + سبکتگین خالی ہاتھ شہر مین آیا رات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب مین دیکھا کہ اوس سے فرماتے ہین ای سبکتگین او واسطے اوس شفقت
و رحمت کے کہ تجھسے وجود مین آئی یعنی بسبب اوس کرم و مہربانی کے کہ بیچ حق اوس بیچارہ زبان بستہ کے صرف کی تو نے حضرت حق مین قرب تمام
پایا تو نے اور ہم تجھسے خوش ہوے اور حق سبحانہ نے تجکو شرف بادشاہی عطا کیا چاہیے کہ بندگان خدا پر اسی طرح شفقت و مرحمت بجا لاوے تو
اور اپنی رعیت کے معاملے مین طریقہ مرحمت مرعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب بواسطہ شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی
ملتی ہین اگر بسبب مرحمت کے انسان پر سلطنت تا ابد باقی کی پاوین تو کچھ عجب نہین + قطعہ + دست رعایت ز رعیت مدار + کار رعیت
برعایت سپار + مرحمتی کن کہ جگر خستہ اند + در کرم و لطف تو دل بستہ اند + حکما نے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے سے یہ ہی
کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ کہ اپنے اوپر نہ پسند کرے اونپر بھی نہ پسند کرے تو وہ بھی مال
و جان اپنی اوس سے دریغ نرکھینگے جو کچھ ہو فدا اوسپر کرینگے اور ہمیشہ ہمت اپنی اوپر درازی عمر اور زیادتی دولت اوسکی کے لگاوینگے
اور جتنا کہ اوسکو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہوگا حق سبحانہ کو اوسپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی + قطعہ + ہجنسا تابجنا یند بر تو +
در رحمت الہی بگشایند بر تو + اگر رحمت ز حق داری تمنا + تو ہم بر دیگران رحمے بفرما + اردشیر بابک نے اپنے بیٹے کو وصیت کی ای
فرزند مرفقت کرنا بسبب شفقت عام اور مرحمت لاکلام کے رعیت کو مرتبہ رعیتی سے درجہ دوستی کو پہنچاوے تو تا دل اونکے تیری ملک
ہوون کہ اور چیزین تابع دل کی ہین اور ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین شکار بادشاہون کے لیے کیا ہی فرمایا کہ شکار کرنا رعیت کے
دلون کا بہترین شکار ہی اسلیے کہ جب اونکے دلون کو اپنی طرف راہ دیویگا سب چیز تابع دلون کی ہوگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

رعیت کے دل مین جگہ کرے گی کسی چیز مین دریغ نہین کرینگے ایک شفقتون مین سے یہ ہی کہ جتنا ہوسکے لوگون کو زراعت وعمارت کیطرف
رغبت دلاوے اور نہر وغیرہ بناوے اور مددگار رہوے رعایا کا ایسی چیزون کے بنانے مین آیا ہی کہ نوشیروان نے اپنے عامل کو فرمان لکھا کہ اگر
تیری ولایت مین ایک قطعہ زمین کا غیر مزروع پاؤنگا تو حکم کرونگا کہ تجکو سولی پر کھینچین اور حکمت اسمین یہ ہی کہ فائدہ بادشاہ کا خراج
سے ہوتا ہی اور خراج اوسوقت نہایت بہت ہوتا ہی کہ ملک آباد ہوا اور آبادی نہین ہوتی ہی مگر زراعت سے اور جب تک رعیت پر نرمی اور
چشم پوشی اور شفقت نکرین زراعت میسر نہو ✽ بیت ✽ مملکت معمور خواہی خلق را معمور دار ✽ وز سر ایشان بلای ظالمان را دور دار
بیچ عہد سلطان ابوسعید خدابندہ کے امیر لوگ رعایا کے ساتھہ زیادتی کرتے تھے اور زبردستی مال اونسے لے لیتے تھے
ایک روز سلطان نے امیرون سے کہا کہ مین آج تک جانب داری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس رعایت کو برطرف کیا مینے اگر تم مصلحت جانو تو آؤ
اونکو لوٹ لین ہم اور کوئی چیز انکے اسباب وغیرہ سے نچھوڑین ہم لیکن بشرط اسکے کہ اور کچھہ مجھسے روزینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر بعد اسکے کوئی
تم مین سے اسطرح کا سوال مجھسے کریگا تو اوسکو سزا دونگا امیرون نے کہا ہم بغیر روزینے وغیرہ کے کیونکر بسر کرینگے اور بغیر وجہ معین کے
کیونکر خدمت کر سکینگے بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی رعایا کی آبادی اور زراعت و تجارت وغیرہ اونکی سے ہی جب انکو غارت
کرین ہم تو یہ توقعین کیسے رکھین تم سوچو کہ اگر گائین اور غنم یعنی بھیڑ بکری ذبح رعیت سے لاو اور غلہ اونکے کھاجاؤ تو اونکو ناچار ترک
زراعت کرنا چاہیے پھر جب کہ وہ زراعت نکرین اور محصول نحاصل ہو تو تم کیا کھاؤگے امرا نے جب یہ باتین سنین تو متوجہ رعیت کی رعایت
و پرورش کی طرف ہوئے ✽ قطعہ ✽ شنیدم از بزرگان سخن سنج ✽ کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج ✽ کزان خرج ار شود آخر سراید ✽ وزین
ہر لحظہ دخلی نو در آید ✽ اور جملہ شفقتون سے یہ ہی کہ ہر روز بار عام دیوے رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرتا رہے اور دادخواہ کا حال
خوب دریافت کرے اور ہر کوئی سے آپ کلام کرے دربانون اور داروغاؤن وغیرہ پر سپرد نکرے کہ بسبب طمع کے جس سے کچھہ ہاتھہ لگیگا
اوسکو جتادینگے آیا ہی کہ حرمین کے اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجکو زیبا نہین ہی اور سلطنت تجکو نچاہیے کہ متعلق و تابعدار تیرے
لوگون پر ظلم کرتے ہین اور طرح بطرح کے جور و ستم اونسے صادر ہوتے ہین خلیفہ نے جواب مین لکھا کہ مجکو ان کا [illegible] خبر نہین اونہون نے پھر جواب
لکھا کہ عذر تیرا بدتر ہی تیرے گناہ سے بزرگون نے لکھا ہی کہ جسکا جواب تجکو دینا پڑیگا یعنی روز قیامت کے اور کے حوالے [illegible] تو نے مہمات
رعایا اپنے ذمے پر لین ہین تجکو بوقت سوال کے عہدہ جواب سے باہر آنا چاہیے بیخبری و غفلت نچاہیے اور یہ عذر تجسے کون سنیگا
اور کون قبول کریگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک ولایت مین کہ تعلق مجھسے رکھتی ہی ایک پل ٹوٹ جاوے اور ریوڑ
بکریون کا اوسپر گذرے اور پاؤن کسی بکری کا ایک سوراخ مین اوتر جاوے اور اوسکے پاؤن کو ضرر پہنچے تو فردائے قیامت اللہ تعالی
مجھسے سوال اوسکا کریگا مجکو اوسکے عہدے سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اوسکو رعایت کرنی رعیت کے حال اور
خبرگیری کرنی اور انکی مہمین شفقت اپنے پر اوٹھانی اور رحم کرنا اونپر ضروری ہی ✽ قطعہ ✽ فراز تخت حکومت نشستن آسان نیست ✽ دران
مقام بسی احتیاط باید کرد ✽ مراد عاجز محنت رسیدہ باید داد ✽ غم فقیر مشقت کشیدہ باید خورد ✽ تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا
اور بعد سننے مضمون رحم کے کچھہ بیان رکوع و سجود کا کہ متعلق تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے ہے لکھا جاتا ہی تا لوگ راغب ہون
بہت سے رکوع و سجود کے ضمن صلوۃ مین ✽ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَقِیْمُوا
الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰىكُمْ مِنْ بَعْدِیْ یعنی سیدھا کرو رکوع و سجود کو یعنی ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو جلدی نکرو
پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے یعنی از راہ معجزے کے ✽ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آیا ہی
کہ تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود اونکا اور بیٹھنا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سوا کھڑے رہنے اور

بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے ✤ ف ✤ یعنی قیام کہ اوسمین قراءت پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود
کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے
مقدار مین ✤ ح ✤ اور روایت کیا مسلم نے کہا انس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کھڑے
رہتے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا
سجدہ ✤ ف ✤ یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از
سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازگی نوافل مین
ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہوگی کبھی واسطے بیان جواز کے ✤ ح ✤ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا رفاعہ بن رافع نے کہ تھے ہم
نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا
پیچھے حضرت کے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ پس جب فارغ ہوئے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا
بولنے والا اب یعنی ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے ایک اوپر تیس فرشتون کو کہ جلدی کرتے ہین کونسا
اونمین سے لکھے ثواب ان کلمون کا پہلے ✤ اور روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہ فرمایا لَا تُجْزِئُ
صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَہْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یعنی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہان تک کہ
سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع اور سجدے مین ✤ ف ✤ شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع و سجدون مین اتنا
ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور جنہون نے اسکو نہین مانا ہی بموجب اس حدیث کے ادنی مقدار
اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ
دونون سجدون مین اور طمانینت سب یہ فرض ہین نزدیک ابی یوسف کے اور نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے سنت ہین اور ابن ہمام
نے کہا ہی لائق یہ ہی کہ ہوین قومہ اور جلسہ واجب ✤ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا شقیق نے کہ حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع
اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے مَا صَلَّیْتَ یعنی نہین نماز پڑھی تونے یعنی پوری
کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون مین حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت کے
یعنی غیر طریقے اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا ✤ ف ✤ وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی
واجب ترک کرتا تھا اوسپر مبالغۃً اور تشدیدًا فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصدًا تو وہ کافر
ہوتا ہی اکثر صحابہ اور تابعین کے نزدیک اور اکثرون کے نزدیک جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ بہر نوع اسکے وعید مین
تامل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نجانے ✤ ح ✤ اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَۃً
الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ یعنی بہت برا لوگون مین باعتبار چرانے کے وہ شخص ہی کہ چوری کرے نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَہَا وَلَا سُجُوْدَہَا یعنی نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا ✤
ف ✤ چور نماز کا مال کی چوری سے برا اسلیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اوسکے
مالک سے یا ہاتھ اوسکے کاٹے جاتے ہین پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنے کا تو آپ
سے اوسپر ظلم کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہین سوا ضرر کے ✤ ح ✤ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ
الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَہُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بہت نزدیک ہوتا بندہ کا اپنے رب سے متحقق ہی اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین

بالکل تعدیل نہ کی ۱۲
۵ جو کچھ کی گئی اور مین یعنی
ساتھ کثرت اور خلاص اور حضور کے ۱۲

۵ یعنی اکثر رکوع اور سجدہ
اطمینان اور ٹھیک طور سے ادا کرنا
فرض ہی جس کو تعدیل ارکان کہتے ہین

ہوتا ہی پس بہت کرو دعا ✣ ف ✣ اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی
بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا ✣ اور روایت کی مسلم نے کہ فرمایا اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ
الشَّيْطَانُ يَبْكِي الخ یعنی جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہوجاتا ہی شیطان
روتا ہوا کہتا ہی يَا وَيْلَتِي الخ یعنی ای مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھہ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا
مین ساتھہ سجدے کے پس نافرمانی کی مینے پس میرے لیے آگ ہی ✣ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا ربیعہ بن کعب نے کہ تھا مین رات گذارتا ساتھہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و مصلّی وغیرہ پس کہا مجکو سل یعنی مانگ
جو چاہے بھلائی دنیا اور آخرت کی پس کہا مینے اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی مانگتا ہون آپ سے رفاقت آپ کی بہشت مین
فرمایا آپ نے اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ یعنی یا سوائے اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوائے اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھہ اور چاہ کہا
مینے هُوَ ذَاكَ یعنی مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ یعنی پس مدد کر میری اوپر ذات
اپنی کے ساتھہ بہت کرنے سجدون کے ✣ ف ✣ فرمایا انکہ یہ بسبب جوش ہونے کے فرمایا یا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے مین خدمت
کے پس مدد کر میری یعنی اگر منظور ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھہ بہت کرنے سجدون کے
یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبے کے ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون لیکن حاصل ہونے شفا تیری مین
کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھہ فرماؤن تو بھی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی ✣ شعر ✣ فتح قفل ار چہ کلید ست
ای عزیز ✣ جنبش از دست تو میخواہند نیز ✣ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت ہی اور
حصول کرامت کا ہی خصوصا رضا سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی
اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوائے آخرت کی نعمتون کے کہ باقی اور دائم ہی نرکھے اور دنیائے فانی کی لذتون کی طرف التفات
نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی
لوہا سرد کوٹنا ہی ✣ شعر ✣ کار کن کار بگذر از گفتار ✣ کہ درین راہ کار دارد کار ✣ حدیث ✣ کہا معدان بن طلحہ نے کہ ملاقات کی مینے
ثوبان سے کہ غلام آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینے خبر دو مجکو ساتھہ ایک عمل کے کہ کرون مین اوسکو تو داخل کرے
مجکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ رہا ثوبان پھر پوچھا مینے اوسکو پس چپ رہا پھر پوچھا مینے اوس سے تیسری بار پس کہا پوچھا
تھا مینے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا
رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً یعنی لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو
نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجھسے بسبب اوسکے گناہ
کہا معدان نے پھر ملاقات کی مینے ابو درداسے پس پوچھا مینے اونسے پس کہا واسطے میرے مانند اوس چیز کے کہ کہا ثوبان نے ✣ اور تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دو سجدون کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ[۵] ✣ اور
اور روایت مین آیا ہی کہ دونون سجدون کے بیچ مین حضرت یہ لفظ فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ✣ اور آیا ہی کہ منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کے سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہہ مقرر کرکے آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی
اونٹ ✣ ف ✣ ٹھونگ الخ یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اوٹھا لیا کرے جیسے کوا دانہ اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مارکر
دانہ اوٹھا لیتا ہی اور بچھانے درندے کے سے یعنی سجدے کے وقت پونہچے زمین پر نہ بچھاوے جیسے درندے جانور ہاتھہ بچھا کر بیٹھتے ہین

[۵] یعنی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور ہدایت کر مجکو اور عافیت دے مجکو اور رزق دے مجکو ۱۲

مثل گھتے بھیڑیے وغیرہ کے اور یہ کہ تشبیہ الخ یعنی مسجد مین نماز کے لیے ایک جگہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسیکو وہان بیٹھنے دے
جیسے اونٹ ایک جا مقرر کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک جگہ خاص مقرر کرنی
اور اور کو اوس سے منع کرنا مکروہ و ممنوع ہی اور حلوائی سے منقول ہی کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ بڑے مسجد مین جگہ معین
کر اوسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہی اوسمین اور بھاری ہوتی ہی اوسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو
ترک کرے اوسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی بس کیا حال ہی اوسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرے واسطے فخر و ... کے
اور فرمایا لا ینظر اللہ عز و جل الخ یعنی نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اوسمین پیٹھ
اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے یعنی نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا ۔ مشکوۃ

سُورَۃُ الحُجُرَاتِ مَدَنِیَّۃٌ وَھِیَ ثَمَانِیَ عَشرَۃَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعَانِ

اس سورت کا نام سورہ حجرات ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین مذکور ہی اسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے ایک آدمیون نے حجرون
کے پیچھے سے پکارا تھا چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور کلمے تین سو تینتالیس
اور حروف ایکہزار چار سو چھتر اور رکوع دو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورہ مجادلہ کے اور یہ بعد سورہ فتح کے اسلیے لکھی گئی کہ
سورت فتح مین بیان ہی مطیعون کے احوال و اوصاف کا اور بیان ہی منافقون کے احوال و اوصاف کا اور اونکی مذمت اور وعید کا اور اس
سورت مین بیان ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی تعظیم کا اور آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے
مطیع اور تہدید ہی اونکے لیے اوس چیز سے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے فاسق ۔ زاہدی وغیرہ ۔ مترجم کہتا ہی کہ خدا تعالی
نے یہ سورت واسطے سکھانے آداب کے اوتاری کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امر و نہی مین پیش دستی نکرین اور آنحضرت سے
ساتھ آواز بلند کے خطاب نکرین اور اگر فاسق کچھہ کہے تو بغیر دریافت کرنے حال کے اوسکی ایذا کے قصد کو جاری نکرین اور جس
صورت مین کہ درمیان اونکے خانہ جنگی واقع ہو تو اصلاح اوسکی کس طرح کرین اور آپس کے ٹھٹھا کرنے اور لقب بد رکھنے اور غیبت
کرنے اور ظن بد کیجانے سے اور سبب عالی نسب ہونے کے اور ونپر فخر کرنے سے منع فرمایا اور ضعیف الایمان کو ضعف ایمان پر تنبیہ فرمائی واللہ اعلم ۔ فتح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

ای مسلمانون پیش دستی نکرو روبرو خدا اور رسول اوسکے کے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا جاننے والا ہی ۔ فتح ۔ ای ایمان والو
آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی جانتا ۔ تفسیر ۔ یعنی مجلس مین کوئی کچھہ پوچھے تو
حضرت کی راہ دیکھو کہ کیا فرماوین تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ دے بیٹھو ۔ موضح ۔ یعنی پیش دستی نکرو قول و فعل مین روبرو اللہ کے اور
رسول اوسکے کے یعنی بغیر اذن اونکے کے ۔ جلالین ۔ یعنی پیغمبر کے حضور مین بیچ کسی قول و فعل کے سبقت اونپر نکرو یا امر و نہی
مین پہلے قول اونکے کے تعجیل نکرو یا تاویل کتاب و سنت مین بغیر کہے اونکے کے شتابی نکرو اور کچھہ اپنی طرف سے نکہو کہ وہ بہت جانتا ہی تمکو
تمسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روز نحر کے بعضے صحابہ نے پہلے ذبح کرنے رسول علیہ السلام کے سے قربانیان اپنی ذبح کین اور رسول خدا
نے فرمایا کہ جو کوئی پہلے نماز کے ذبح کرے قربانی اوسکی نہین ہوتی حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر لوگون کو پیغمبر پر سبقت کرنے سے امر و نہی
مین منع فرمایا ۔ بحر ناقلا عن المعالم مختصرا ۔ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ہی کہ کتنے ایک لوگون نے ذبح کین قربانیان

عید اضحی کو پہلے نماز کے پس نازل ہوئی یہ آیت اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پھر کریں اور قربانیاں
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اوتری یہ آیت بیچ نہی کے صوم یوم الشک سے اور ڈرو اللہ سے اسلیے کہ اگر ڈرو گے تم اللہ سے
تو منع کریگا تمکو ڈرنا پیشدستی ممنوع سے سننے والا ہی اوس کلام کو کہ کہتے ہو تم جاننے والا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم اور جو ایسا ہو وہی لائق ہی
اسکے کہ ڈرے اوس سے ✽ ف کہا ابن عباس رضی نے بیچ تفسیر لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ کے کہ لا تقولوا خلاف الکتاب
والسنۃ یعنی مت کہو خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول کے ✽ درمنثور یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنی اے وہ لوگون کہ اقرار کیا ہے
اللہ تعالی کی وحدانیت کا اور رسول علیہ السلام کی نبوت کا مت بڑھو تم آگے اللہ کے اور رسول اوسکے کے یا نہ بڑھاؤ تم اقوال و افعال
اپنے آگے اقوال و افعال رسول علیہ السلام کے کہ اونکے اقوال و افعال سے بڑھانا اقوال و افعال اپنے کا گویا بڑھانا ہی اللہ کے امر سے اسی لیے
فرمایا بین یدی اللہ ورسولہ حاصل یہ کہ ای مومنون سبقت نکرو گفتار و کردار مین امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و بزرگی رسول
کے اول نام پاک اپنا ذکر کیا جیسے کہ اور آیت مین فرمایا قل اطیعوا اللہ والرسول اور مانند اسکے بہت جا وارد ہوا ہی یعنی جو چیز
کرو اوسکے حکم سے کرو تمکو اجتہاد اوسوقت روا ہی کہ رسول تم مین نہو اور جب وہ تم مین موجود ہو تو پوچھ سکتے ہو اوس سے پس نہ چاہیے
اجتہاد کرنا اور اپنی رای سے کار کرنا اور نزول اس آیت کا صحابہ کے حق مین ہی کہ رسول علیہ السلام عید الفطر کو صدقہ صبح کو دینے پہلے
جانے سے نماز عید کو اور اسیکا حکم فرماتے یاروں کو جیسے کہ فرمایا علیہ السلام نے اغنوہم عن المسئلۃ فی مثل ہذا الیوم
یعنی صدقہ فطر کا دے کر بے پروا کرو لوگون کو سوال کرنے سے ایسے دن مین جب یہ حکم سنا صحابہ نے تو بجالائے اور جب عید اضحی آئی تو بعضے
یاروں نے اجتہاد کیا اور قربانی کو صدقہ فطر پر قیاس کر کر پہلے نماز عید سے قربانی کی تا جلدی فقیرون کو پونہچاوین خدا تعالی نے یہ آیت
بھیجی لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور بعضون نے اور اور بھی کچھ اسکی شان نزول لکھی ہی واللہ اعلم ✽ زاہدی
تنبیہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
کتاب اصل دوسری بیچ اتباع سنت کے لکھی ہی لکھتے ہین کہ جانا چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہی اور پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیچ افعال و اقوال اور حرکات و سکنات اونکے یہان تک کہ بیچ ہیئت کھانے اور پینے اور سونے اور اوٹھنے اور بیٹھنے اور کلام
کرنے اونکے کے اور نہین امتیاز ہیں کہ یہ پیروی فقط عبادات ہی مین کرے اسلیے کہ نہین کوئی وجہ چھوڑ دینے اون سنتون کی جو وارد ہوئی ہین
عادات مین بلکہ پیروی کرے عادت کے کامون مین بھی اسمین حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالی نے قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی میری کرو تا چاہے تمکو اللہ پس اس سے مطلق پیروی کرنی ثابت ہوئی
اور فرمایا اللہ تعالی نے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب
یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنی اوسکے رسول کی مخالفت مین بتحقیق
اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی پس تمکو لازم ہی کہ پہنے تو ازار کو بیٹھکر اور پگڑی باندھے تو کھڑے ہو کر اور شروع کرے تو داہنی طرف سے
جوتی پہنے مین اور کھاوے تو داہنے ہاتھ سے اور ترشے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو تراشنا داہنے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے
اور تمام کرے تو اوسکے انگوٹھے پر اور پاؤن مین شروع کرے تو تراشنا داہنے پانوں کی چھنگلیا سے اور تمام کرے تو بائین پانو کی چھنگلیا
اور اسی طرح تمام اپنے حرکات و سکنات مین پیروی حضرت کی کرا اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ وسلم ابدا ابدا
محمد بن اسلم کہ بڑے بزرگ ہین نہین کھاتے تھے بطیخ یعنی تربوز اسلیے کہ نہین نقل کی گئی تھی نزدیک اونکے کیفیت کھانے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو اور ایک بزرگ نے بھول کر بایان موزہ پہلے پہنا اوسکے کفارے مین ایک کر گیہون کا صدقہ دیا پس نہین لایق

تجکو کہ سستی کرے تو ایسے کامون مین اعراض رکہے توکہ یہ اوس قبیل سے ہین جو متعلق بعادات ہین اور اسمین پیروی کرنے کے کیا معنی ہین بات
بند کر دیتی ہی تجپر ایک بڑے دروازے کو سعادت کے دروازون مین سے ف۔ روش آنحضرت کی خواہ بسبیل عبادت ہو یا عادت کے
اوسکی پیروی سے حسنات وبرکات حاصل ہوتے ہین اور دروازے سعادت کے کہلتے ہین یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عادت کی پیروی سے کیا حاصل
اسلیے کہ اس سے سعادت دارین سے محروم رہتا ہی فصل۔ شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونے کی اوس سبب پر جو رغبت دلاتا ہی پیروی
کی ان افعال مین اور تو بعید جانتا ہی یہ کہ ہووے اوسکے نیچے کوئی امر ضروری جو مقتضی ہی اس بڑی شدت کو مخالفت کرنے مین جان لے
کہ تحقیق یہ بہید بیچ ایک کے ان سنتون مین سے دراز ہین نہین اوٹہا سکتی یہ کتاب اونکی شرح کو لیکن لائق ہی تجکو کہ سمجہ لے توکہ یہ منحصر ہوتی ہین
قسمون مین اسرار سے۔ ف حاصل یہ ہی کہ جب ہمنے بہت تاکید کی تجکو آنحضرت کی پیروی کرنے کی عادات مین تو شاید تجکو اسکی فکر ہو
کہ یہ اتنی تشدید اس باب مین کسلیے ہی اور فائدہ اسمین کیا ہی سو حال یہ ہی کہ ہر ہر سنت کے نیچے ان سنتون مین سے بہت راز ہین کہ جنکی
شرح دراز ہی پر تیری فہمایش کے لیے بطریق مثال کے ہم تین راز بیان کرتے ہین۔ پہلا راز یہ ہی کہ ہمنے آگاہ کر دیا ہی تجکو بہت جگہہ
اوس علاقے پر جو درمیان مُلک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہی اور اوپر کیفیت اثر قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے
اور دل مثال ایک آیینے کے ہی کہ نہین ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکے صیقل اور روشن اور درست کرنے سے سو صیقل کرنا
اوسکا ساتھہ دور کرنے ناپاکی شہوتون اور کدورت بُری عادتون کے ہی اور روشن کرنا اوسکا ساتھہ نورون ذکر اور معرفت کے ہی اور
مقرر ہوئین ہین اوسکے لیے عبادتین خالص جب کہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے اور درست کرنا اوسکا اس طرح
پر ہی کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کے اسلیے کہ ہاتھہ نہین پہونچتا ہی دل تک کہ قصد کیا جاوے اوسکے درست کرنے کا
پس پیدا ہو جاوے اوسمین ایک صورت ٹھیک صحیح کہ نہو کجی اوسمین پس نہین تصرف ہوتا ہی دل مین مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے
اور حرکتون اونکی کے اور اسی سبب سے ہوئی دنیا جگہہ کہیتی آخرت کی اور اسی لیے بڑی ہوتی ہی حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلے درست
کرنے اعضا کے بسبب بند ہو جانے راہ تعدیل یعنی درست کرنے کے موت سے جب کہ منقطع ہو گئے علاقے دل کے اعضا سے پس جسوقت کہ
ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خطرون کی وزن کی گئین ساتھہ ترازوے عدل کے پیدا ہو گی دل مین ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہوگی
واسطے قبول کرنے حقیقتون کے اوپر صفت صحت و استقامت کے جیسے کہ مستعد ہوتا ہی آیینہ درست و اچہا واسطے دکہانے صورتون صحیح کے
بغیر کجی کے اور معنی عدل کے رکہنا چیزون کا ہی اپنے محل پر اور مثال اسکی یون ہی کہ تحقیق طرفین چار ہین اور خاص کر لی گئی اونمین سے
جہت قبلے کی ساتھہ بزرگی کے پس عدل یہ ہی کہ مونہہ کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت اور وضو کے اور پہیرلے تو مونہہ کو اوسکی
طرف سے وقت پاخانہ پہرنے اور ستر کہولنے کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اوس چیز کے کہ جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور داہنے کو فضیلت ہی
بائین پر اکثر بسبب زیادتی قوت کے پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہی بائین پر سو استعمال کر تو داہنے کو اچہے کامون مین مثل لینے قرآن
اور کہانے کے اور چہوڑ رکہہ بائین کو استنجے اور چہونے ناپاکیون کے لیے اور ترشنا ناخن کا مثلا پاک کرنا ہی ہاتھہ کا سو وہ بزرگی ہی پس
لائق ہی کہ شروع کرے تو ساتھہ افضل کے اور اکثر نہین ٹہکانے ہوتی عقل تیری ساتھہ معلوم کر لینے ترتیب اوسکی کے اور کیفیت شروع
کرنے اونگلی کے سو پیروی کر اسمین سنت کی اور شروع کر سیدہے ہاتھہ کی شہادت کی اونگلی سے اسلیے کہ ہاتھہ افضل ہی پانون سے اور داہنا
افضل ہی بائین سے اور شہادت کی اونگلی کہ جس سے اشارہ کرتے ہین کلمہ توحید مین افضل ہی سب اونگلیون سے پہر بعد اسکے دور کر تو اونگلی
شہادت کی داہنی طرف سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ ہتیلی کے لیے پشت ہی اور جہت کو جو اوسکے مقابل ہی پس جسوقت کہ کرے تو
ہتیلی کو ہاتھہ کی مونہہ کی طرف تو ہوگا دایان اونگلی شہادت کا بیچ کی اونگلی سے پس ٹہہرا دونون ہاتون کو سامنے مونہہ اونکے کے

مُلک: عالم دنیا ۱۲ — ملکوت: عالم آسمان ۱۲

۱۵ [illegible] الدنیا مزرعة الآخرة ۱۲

اور چھوا او نگلیون کو گویا کہ وہ اشخاص ہین پس پھیر تو نقرا ض کو شہادت کی اونگلی سے یہان تک کہ تمام کر دائین ہاتھ کے انگوٹھے پر
اسی طرح کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمین وہی ہی جو ہمنے ذکر کی اور جب تو عادت کریگا رعایت عدل کو اسی طرح پر
بیچ تمام باریکیون حرکات کے تو ہو جاویگی عدالت اور صحت ایک ہیئت مضبوط تیرے دل مین اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور او سکے
سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِيْ یعنی پھر جب ٹھیک بناچکون آدم کو اور پھونکون اوسمین ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہی سعادت کے دروازونکی
اور نہوا پھونکنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنی برابر کرنیکے اور معنی تسویہ کے پھرتے ہین تعدیل کی طرف اور اسکے سوا ہے اور بھید ہے کہ دراز ہی
بیان اوسکا اور ہم نہین ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکی اصل کی طرف پس اگر تجکو طاقت نہین اوسکی حقیقت سمجھنے کی تو تجربہ یعنی آزمایش
نفع دیگی تجکو پس خیال کر کہ جسنے عادت ڈالی سچ کی کیسا سچا ہوتا ہی خواب اوسکا اکثر اسلیے کہ سچ نے پیدا کر دی اوسکے دل مین ایک
صورت سچی کہ پالیتی ہی حال غیب کی سونے مین اچھی طرح سے اور دیکھ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہی خواب جھوٹے کا یہان تک کہ خواب شاعر کا
جسنے عادت ڈالی ہی جھوٹے خیالون کی سو کج ہو گئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی پس اگر ہی تیرا ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس مین
تو چھوڑ دے ظاہر گناہ اور باطن کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنی بیحیائی کے کامون کو مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہین اور جو چھپے ہین
اور چھوڑ دے جھوٹ کو یہان تک کہ دل کی باتون مین بھی آور دوسرا راز یہ ہی کہ معلوم کرے تو اسبات کو کہ وہ چیزین جو اثر کرتی ہین
تیرے بدن مین بعضون کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہی ساتھ ایک قسم کی مناسبت سے طرف گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست کے مانند کہنے
تیرے کے یہ کہ شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج والے کو اور نفع کرتا ہی ٹھنڈے مزاج والے کو اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ نہین معلوم ہوتین
قیاس سے اور اوسکو خواص کہتے ہین اور یہ خواص ایسے ہین کہ نہین معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہین وحی اور الہام یا تجربہ سے
پس مقناطیس کھینچتا ہی لوہے کو اور جمال گوٹہ کھینچتا ہین خلط صفرا کو رگون کے اندر سے پس یہ کچھ قیاس سے نہین معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت
کے کہ وہ معلوم ہوئی یا تو بسبب الہام کے یا تجربے کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہین بسبب الہام کے اور اکثر تاثیرین دواؤن وغیرہ کی
قبیل خواص سے ہین پس اسی طرح جان تو کہ تاثیرات اعمال کی دل مین منقسم ہوتی ہین طرف اوسکے جو سمجھی جاتی ہی وجہ اوسکی مناسبت کی تیرے
علم کے ساتھ اس طرح پر کہ پیروی کرنی خواہشون نفس کی مضبوط کرتی ہی اوسکے علاقے کو ساتھ اس عالم کے پس نکلتا ہی دنیا سے اوندھے
سر کیے ہوئے اپنا مونہہ طرف اس جہان کے اسلیے کہ اسمین ہی محبوب اوسکا اور جیسے جانے تو کہ مداومت ذکر اللہ کی لازم کرتی ہی انس کو
ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے اور واجب کرتی ہی محبت کو یہان تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہی وقت چھوڑنے دنیا کے اور جانے کے
اللہ عزوجل کے سامنے اسلیے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کے اور بعضے اعمال وہ ہین کہ تاثیر کرتے ہین
بیچ مستعد ہونے کے واسطے سعادت آخرت کے یا شقاوت اوسکی کے ساتھ خاصیت کے کہ نہین معلوم ہوتی قیاس سے نہین واقفیت ہوتی
او سپر مگر نور نبوت سے پس جب دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے ایک مباح کو چھوڑ کر دوسرا مباح اختیار کیا ہی اور ترجیح دی ہی ایک
کو دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اونکی کے دونون پر تو جانلے کہ وہ مطلع ہوئے ہین نور نبوت سے اوپر ایک خاصیت کے کہ اوسمین ہی
اور کھل گیا ہی اونپر عالم ملکوت سے بھلا ہونا اوسکا جیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون اللہ عزوجل نے حکم کیا ہی مجکو
یہ کہ سکھاؤن تمکو وہ چیز کہ سکھائی ہی مجکو اور ادب دون مین تمکو جو ادب دیا مجکو کلام بہت نہ کرے کوئی تم مین سے وقت صحبت کرنے کے
اسلیے کہ اس سے لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہی اور نہ دیکھے کوئی تم مین سے اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیے کہ اس سے اندھا ہوتا ہی
اور نہ بوسہ لیوے کوئی تم مین سے بیوی اپنی کا وقت جماع کے اسلیے کہ ہوتا ہی اوس سے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے کوئی تم مین سے طرف

بانی کے اسلیے کہ اس سے جاتی رہتی ہی عقل یہ مثال بیان کی ہینے تا سمجھے آدمی امور دنیا پر امور آخرت کو پس پسند کر اوسکو
کہ تصدیق کیے تو اطبا کے قول کو بیچ بیان کرنے خواص اشیا کے اور نہ تصدیق کرے تو تمام بشر کے سردارون کے قول کو
کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ اون چیزون کے کہ خبر دی ہی اونھون نے اور تو جانتا ہی ہی اس بات کو کہ اوکو
کھل رہے ہین تمام اسرار عالم اعلی سے پس تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نکرے اون چیزون مین کہ اونھون نے خبر دی ہی اور اورون کے
کہنے کو حق جانے اور عمل کرے اوسپر ف یعنی بڑا تعجب ہی کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا مین تصدیق کرتا ہی اور جو کچھ
وہ خواص اشیا وغیرہ کی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور مقدمہ دین مین آنحضرت صلعم سے خبر دینے والے کی تصدیق نہین کرتا اور اوس مین
شک شبہہ نکالتا ہی حال آنکہ آنحضرت صلعم تمام جن و انسان کے سردار اور اشرف مخلوقات ہین اونکی تصدیق تو سب سے پہلے چاہیے اور تیسرا
راز یہ ہی کہ سعادت انسان کی اسمین ہی کہ مشابہت پیدا کرے فرشتون کے ساتھ بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے
نفس کے کہ حکم کرتا ہی برائی کا اور دور ہو مشابہت چارپایون کے سے کہ کرتے ہین جو کچھ چاہتے ہین بلا مانع کے اور جب کہ عادت ہی
انسان کو اپنے تمام امور مین یہ کہ کرے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہو اوسکے
دل پر صفت یہی تو مصلحت اوسکے لیے یہ ہی کہ سوا اپنی تمام حرکتون مین لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے
تو کہ نہ بھولے نفس اوسکا عبودیت کو اور لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اوسپر ہر حرکت مین اسلیے کہ نہین کریگا
کچھ موافق اپنی طبیعت کے بلکہ بحسب امر کے پس نہین جدا ہوے گا تمام احوال اپنے مین ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور
کے بعض پر اور جسنے ڈالدی باگ اپنی کسی کے ہاتھ مین مثلا یہان تلک کہ نہین ممکن چلنا پھرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے
پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہی اوس شخص کی نسبت کہ جسنے دے رکھی ہی
اپنی باگ ہاتھ مین خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہی اوسکو مثل چھوڑ رکھنے جانورون کے اور اسکے نیچے ایک بڑا بھید ہی پاک کرنے نفس کا
حاصل یہ کہ فائدہ اسمین ہی کہ جو شارع نے مقرر کردیا ہی اوسپر عمل کرے مخلی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتی ہین
تجکو یہ تینون تنبیہین اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات و سکنات مین **فصل** یہ مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے ہین
تو عادات مین ہین اوپر عبادات مین پس نہین پہچانتا ہون مین بلا عذر سنت کے چھوڑنے مین مگر کفر خفی یا حمق جلی بیان اسکا یہ ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہی نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے تو کیونکر دلیری کریگا نفس مومن کا
اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ہان ہو سبب اسمین یا تو حمق یا غفلت اس طرح پر کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم مین جو شخص کہ احمق
جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہین احمق جانیگا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوصا
اوس چیز مین کہ وہ ستون ہی دین کا اور کنجی ہی سعادت ابدی کی اور اگر کفر وہ یہ ہی کہ گذرے اوسکے جی مین یہ بات کہ یہ ایسا نہین ہی
یعنی جماعت مین اتنا ثواب جو بیان کیا نہین ہی اور سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا اسکو واسطے رغبت لانے کے جماعت مین اور نہین تو
کیا مناسبت ہی درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے سب عددون مین سے اور یہ کفر ہی چھپا ہوا کبھی آجاتا ہی اوسپر جی
اور اوسکو جی والا نہین جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کی اون کامون مین جو بہت بعید ہین
اس سے بھی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت صلعم کی جو کھولنے والے بھیدون ملکوت کے ہین پس اگر نجومی کہے تجسے کہ جب گذر جائین گے
ستائیس دن شروع تحویل طالع تیرے سے تو پہونچیگی تجکو کچھ سختی و آزار سو بچ اس دن سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر مین اسی ہمیشہ اس مدت مین
ڈرتا رہیگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے تجکو کہ یہ واہیات ہی سچ نہ جان اسکو تو نہین جائیگا ڈر تیرے دل سے اور تو

تب لازم ہی تجکو یہ کہ ترتیب دے تو اپنے وظیفون کو بس ایک وظیفہ ہی جسوقت سے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک
اور لائق ہی کہ جمع کرے تو اس وقت بزرگ مین بعد فراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قرأت اور فکر کے اسلیے کہ ہر ایک کو انمین سے اثر ہی
دل کے روشن کرنے مین اور معلوم کر تو اسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایہ سے اور کتاب ترتیب الاوراد سے جو منجملہ کتاب احیاء العلوم کے ہی
اور اسی طرح معمور کرے تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کے اور درمیان زوال اور غروب کے اور درمیان مغرب اور عشا کے بیچ بہتر اوقات
سے مین اسلیے کہ خوشی سوا اسکے نہین کہ زیادہ ہوتی ہی ساتھ تمیز کرنے وظیفے ہر وقت کے تاکہ ہووے ہر وقت مین ایک عبادت دوسری
کہ منتقل ہو بعض اوسکی سے طرف بعض کے اور یہ اوسوقت ہی جب کہ ہو تو عابدون مین سے اور اگر ہی تو معلم یا متعلم یا والی تو مشغول ہو
ساتھ انکے روشنی مین دل کی افضل ہی عبادتون بدنی سے بلکہ اصل دین مین علم دینی ہی ہی کہ جس سے حاصل ہوتی ہی برائی اللہ کے حکم کی
اور دفع جو صادر ہوتا ہی مہربانی کی راہ سے خلق اللہ پر اور ایسے ہی اگر ہو تو صاحب عیال پیشے والا تو قیام کرنا ساتھ حقوق عیال
کے ساتھ کسب حلال کے افضل ہی عبادت بدنی سے لیکن تجکو ان سب حالتون مین نہین لائق ہی کہ جدا ہووے تو اللہ کی یاد سے بلکہ ہو تو مانند
عاشق کے ساتھ معشوق اپنے کے مشغول جس شغل مین کہ ہو تو بنا بر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہی بدن سے اور غائب ہی ایسے کام سے
حاضر ہی اپنے دل سے ساتھ معشوق اپنے کے منقول ہی ابی الحسن خرقانی سے کہ وہ بنایا کرتے تھے مسحاۃ اور کہتے تھے ہم دیے گئے ہین
ہاتھ اور زبان اور دل سو ہاتھ واسطے کام کے ہی اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی کے ✤ ف ✤ اعلی درجہ وظیفون مین
یہ ہی کہ دل سے مشغول اللہ کر ہو اگرچہ ظاہر مین کچھ کام کاج کرتا ہو اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے دل بیار و دست بکار تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○

اے مسلمانون بلند نکرو آواز اپنی اوپر آواز پیغمبر کے اور بلند نکہو ساتھ اوسکے بات مانند بلند کہنے بعض تمہارے کے ساتھ بعض کے واسطے
بچنے کے اس سے کہ نابود ہون عمل تمہارے اور تم خبردار نہو ✤ فق ✤ اے ایمان والون اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور
اوس سے نہ بولو کہک کر جیسے کہکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمہارے کیے اور تمکو خبر نہو ✤ تفسیر ✤ اس سورت مین حق تعالی
نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہی کہ مجلس مین شور نکرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کرو ادب سے
کہک کر نہ بولو ✤ موضح ✤ پہلی آیت مین حکم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیم کا کہ انکے حکم سے بڑھو نہین اور اس آیت مین حکم ہی
کہ وقت کلام کرنے کے آنحضرت کی آواز سے آواز بلند نکرو پس فرمایا کہ نہ بلند کرو آوازین اپنی الخ یعنی جسوقت کہ بولے نبی اور بولو تم
تو لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ بڑھاؤ اپنی آوازین نبی کی آواز سے بلکہ پست کرو انکی آواز سے اس طرح کہ ہو کلام انکا بلند تمہارے کلام
اور جہر انکا ظاہر تمہارے جہر پر یہان تک کہ ہو آواز انکی واضح اور فزین تمیز اور بلند نکہو بات الخ یعنی جب کہ کلام کرو تم اوس سے
اس حال مین کہ وہ چپکا ہو تو بچاؤ اپنے تئین شناختے اوس جہر کے سے کہ منع کیے گئے ہو تم کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہی بلکہ لازم کرو اپنے پر
یہ کہ نہ پوچھو اوس پکارنے کو کہ معمولی ہی درمیان تمہارے اور یہ کہ قصد کرو تم اوسکے خطاب کرنے مین قول نرم کو کہ قریب ہی چپکے جو کہ
ضد ہی جہر کا اور نہ کہو اوسکے لیے یا محمد یا احمد بلکہ خطاب کرو اوس سے یا نبی کر اور تعظیم و توقیر سے اور جب کہ اوتری یہ آیت تو نہین کلام
کرتے تھے نبی علیہ السلام سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مگر چپکے سے اور ابن عباس سے ہی کہ نازل ہوئی یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس
کے حق مین کہ اونکے کان مین گرانی تھی اور آواز انکی بڑی تھی اور جب کلام کرتے تھے تو پکار کر کرتے تھے اور بعض اوقات حضرت سے
جو کلام کرتے تھے تو آپ ایذا پاتے تھے اونکی آواز سے اور کاف تشبیہ کا بیچ محل نصب کے ہی یعنی لا تجہروا له جہرا مثل جہرکم

بعضکم لبعض اور اس سے معلوم ہوا کہ نہیں منع کیے گئے صحابہ مطلق پکار کر بولنے سے کہ گنجایش ہی نہو اونکو پکار کر کلام کرنے کی جب کلام کرین جیسے ہی سے کرین بلکہ منع کیے گئے پکارنے مخصوص سے یعنی اوس پکار کر بولنے سے کہ جسکی عادت رکھتے تھے آپسمین حاصل یہ کہ ایسا کلام پکار کر کرین کہ جسمین رعایت بزرگی نبوت کی نہو ﴿ف﴾ ف۵ یعنی پیغمبر کے آگے باادب رہو اور تعظیم اوسکی بجالاؤ اور اوسکے حضور مین باادب اور آواز نرم سے بات کرو اور اوسکو آواز بلند سے نہ پکارو اور نام و کنیت کے ساتھ اوسکو نہ پکارو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ اور اگر برخلاف اس امر کے کروگے تو عمل تمھارے نابود ہو جاوینگے عبد اللہ بن زبیر روایت کرتے ہین کہ قافلہ بنی تمیم کا پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر کرو قعقاع بن معبد بن زرارہ کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ بلکہ امیر کرو اقرع بن حابس کو اور اس امر مین دونون نے آپسمین نزاع کی حتی کہ آواز اونکی بلند ہوئی یہ آیت آئی اور ایک روایت مین یہ شان نزول دونون آیتون اول سورت کی مین کور ہی ﴿ع﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ پست کرتے ہین آوازین اپنی نزدیک پیغمبر خدا کے وہ جماعت وہ ہین کہ آزمایا ہی خدا نے اونکے دلون کو واسطے ظہور تقوی کے اونکے لیے بخشش ہی اور مزدوری بڑی ﴿ف﴾ ف۶ جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا ﴿مو﴾ تفسیر مسلم وغیرہ کی حدیث مین آیا ہی کہ جب آیت پہلی اوتری تو ثابت بن قیس اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور کہا کہ مین اہل دوزخ سے ہوا جب کتنے ایک دن آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین نہ آئے تو آنحضرت نے احوال اوسکا سعد بن معاذ سے پوچھا سعد نے ثابت سے کہا کہ رسول خدا تجکو یاد فرماتے ہین ثابت نے کہا کہ آیت لا ترفعوا اصواتکم اوتری اور تم جانتے ہو کہ مین بلند آواز ہون اور پیغمبر کے آگے آواز بلند کر بات کرتا ہون مین پس دوزخی ہوا مین سعد نے حال اوسکا پیغمبر صاحب سے ظاہر کیا آپ نے فرمایا نہ بلکہ وہ اہل جنت سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا اما ترضی ان تعیش حمیدا او تقتل شہیدا و تدخل الجنۃ ثابت نے کہا رضیت ببشری اللّٰہ و رسولہ لا ارفع صوتی ابدا علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یہ آیت اوتری اور روایت کیا گیا ہی کہ ثابت مذکور بیچ جنگ مسیلمہ کذاب کے شہید ہوئے جیسے کہ رسول اللہ سے بشارت پائی تھی اور ایک شخص نے بعد وفات ثابت کے ثابت کو خواب مین دیکھا کہ کہا فلانے شخص نے زرہ میری بعد مرنے میرے کے میرے بدن سے نکال لی ہی اور لشکر کے ایک جانب مین ہی اور میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہی خالد کے پاس کہ وہ سردار لشکر کا ہی جا اور اوس سے کہہ کہ زرہ میری اوس سے لے کر رسول خدا کے خلیفہ کے پاس کہ ابو بکر ہین لیجا اور کہے کہ مجپر فلانے شخص کا کچھ قرض ہی اوسکو ادا کرین اور فلانا غلام میرا آزاد ہی پس اوس شخص نے یہ خواب خالد سے کہا اور خالد زرہ ثابت کی اوسکے لینے والے سے لایا اور ابو بکر کے آگے رکھی اور ابو بکر نے موافق وصیت ثابت کے عمل کیا اور امام مالک نے کہا کہ نہیں جانتے ہین ہم کہ وصیت مرے کی جائز ہوئی ہو مگر یہ اور ایک روایت مین ابو بکر اور ایک دوسری روایت مین عمر بعد اوترنے آیت لا ترفعوا کے ایسا کلام آہستہ پیغمبر کے سامنے کرتے تھے کہ بے استفسار کے معلوم نہین ہوتا تھا تب آیت ان الذین یغضون اصواتہم الخ نازل ہوئی ﴿مسئلہ﴾ ف کہا صاحب مواہب لدنیہ نے اپنی کتاب کے چھٹے مقصد مین بعد لانے ان آیات سابقہ کے کہ بلند کرنا آواز کا اوپر آواز نبی علیہ السلام کے موجب ہی حبط ہونے اعمال کا بسبب کیا ہی ظن اوسپر کہ بلند کرے اپنی عقلون اور فکرون کو اونکی سنت و شریعت پر پس ادب حضرت کا مقتضی اسکو ہی کہ مشکل تجاوز نے حضرت کے قول کو

تعریف کیا گیا اور قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو بہشت میں ❊ دو منزل ❊

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ○

تحقیق وہ لوگ کہ آواز دیتے ہین تجکو حجرون کے پیچھے سے اکثر اونکے سمجھتے نہین ❊ ترجمہ ❊ جو لوگ پکارتے ہین تجکو دیوار کے باہر سے وہ اکثر عقل نہین رکھتے ❊ تفسیر ❊ بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر مین تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیے تھا کہ آدمی کی زبانی خبر کرتے ❊ موضح ❊ پہلی آیت تعظیم کے نفع کے بیان مین تھی اور یہ آیت تعظیم کے ترک کرنے کے ضرر کے بیان مین ہی یعنی ادب تیرا اونکی عقل مین سمجھتے نہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک لشکر قوم بنی العنبر پر بھیجا اور عیینہ بن حصن فزاری کو اوس لشکر پر امیر کیا اوس قوم نے آنا اونکا سنکر اپنے گھرون سے بھاگ گئے عیینہ نے وہان جاکر عیال و اولاد اوس قوم کی قید کر کے پیغمبر خدا کے پاس لے آئے بعد اوسکے مرد اوس قوم کے واسطے آزاد کروانے عیال و اولاد اپنی کے مدینے مین آئے وقت دوپہر کا تھا اور رسول علیہ السلام قیلولے مین تھے جب اونکی اولاد نے اپنے باپون کو دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور اونکے مردون نے چاہا کہ جلدی آنحضرت حجرے سے باہر تشریف لاوین اور بے صبری سے آواز بلند سے پکارنے لگے کہ ای محمد ہمارے پاس آؤ یہان تک کہ آنحضرت کو بیدار کیا اور آپ آنکھین ملتے ہوئے اونکے پاس تشریف لائے اونھون نے کہا کہ ہمسے فدیہ لے اور ہمارے عیال کو چھوڑ دے آنحضرت صلعم نے حکم الٰہی سے ایک شخص کو اونمین سے درمیان اپنے اور درمیان اونکے حکم مقرر کیا اوسنے فیصلہ کیا کہ آدھے قیدیون سے فدیہ لین اور آدھون کو بغیر فدیے کے آزاد کرین رسول علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اعور تھا اور اور اقوال بھی اس آیت کی شان نزول مین نقل کیے گئے ہین مآل سبھون کا یہی ہی کہ نام لیکر پکارنے سے ساتھ نام پیغمبر کے بے ادبی ہی بلکہ مومنون کو چاہیے کہ تعظیم اونکی ملحوظ رکھین اور ساتھ خطاب یا رسول اللہ اور مانند اسکے کے مخاطب کرین اور واسطے نکلنے کے گھر سے اونکے تحکم نکرین بلکہ منتظر رہین تاکہ وہ آپ نکلین پاس ادب اسیمین ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا الخ ❊ حسینی ❊ اوتری ہی یہ سورت بنی تمیم کی جماعت کے حق مین کہ آئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت دوپہر کے اس حال مین کہ آپ آرام فرماتے تھے اور اونمین اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن بھی تھے اور پکارا اونھون نے نبی علیہ السلام کو اونکے حجرون کے پیچھے سے اور کہا نکل طرف ہمارے ای محمد پس تحقیق مدح کرنی ہماری زینت ہی اور مذمت کرنی ہماری شین ہی پس بیدار ہوئے حضرت اور نکلے اور فراد حجرون سے آنحضرت کی بیویون کے حجرے ہین کہ ہر ایک بیوی کے پاس ایک ایک حجرہ تھا اور پکارنا اونکا حجرون کے پیچھے سے شاید کہ اس طرح ہو کہ وہ متفرق ہوئے ہون حجرون کے پیچھے تلاش کرتے ہون حضرت کو یا پکارا ہو اونھون نے حضرت کو اوس حجرے کے پیچھے سے کہ تھے حضرت اوسمین و لیکن اوسکو ساتھ لفظ جمع کے یعنی حجرات کہا واسطے تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فعل یعنی پکارنا اگرچہ منسوب ہی سبکی طرف لیکن جائز ہی یہ کہ پکارا ہو بعض اونکے نے اور رہے ہون باقی راضی اوسپر پس گویا کہ سبنے پکارا اور اکثر اونکے الخ احتمال ہی یہ کہ بعضے اونمین سمجھدار بھی ہون اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اکثر سے سب ہون کہ سب نا سمجھ ہین اور اس آیت مین طرح بطرح کی بزرگیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکور ہوئی ہین ایک تو یہ کہ جنھون نے حضرت کو بے ادبی سے پکارا اونکو اللہ تعالیٰ نے بے وقوف فرمایا اور دوسرے یہ کہ حضرت کے قیلولہ اور آرام کرنے کی جگہہ کو بیویون کے ساتھ حجرات فرمایا از راہ تعظیم کے اور اگر تامل کرے کوئی تامل کرنے والا اول سورت سے آخر اس آیت تک تو پائیگا ایسا ہی یعنی حضرت کی بزرگیون سے بھرا ہوا پس تامل کر کہ اول ہی سورت مین واجب کر دی یہ بات کہ جو امور منسوب ہین اللہ رسول کی طرف وہ مقدم ہون تمام امور پر پھر اسکے بعد منع کیا اوس چیز سے کہ وہ جنس تقدیم سے ہی یعنی بلند کرنا آواز کا اور پکارنا پھر تعریف کی پست آواز کرنے والون کی حضرت کے تاکہ دلالت کرے حضرت کی بڑائی قدر پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر ہجو کی اونکی کہ جنھون نے حضرت کو حجرون کے پیچھے سے پکارا جیسے پکارتے ہین ادنیٰ آدمیونکو

تاکہ معلوم ہو جائے لوگون کو کہ بہت بڑی بات پر اونھون نے دلیری کی اسلیے کہ جبکہ اللہ نے ایسی قدر بلندی کی کہ کوئی اوسکی آواز پر آواز نہ بلند کرے تو حجرون کے پیچھے سے اوسکو پکارنا بے ادبی سے بطریق اولی بہت برا ہوگا ؞ ف؎ روایت کی سعد نے اور بخاری نے کتاب ادب مین اور ابن ابی دنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حسن سے کہ کہا تھا مین داخل ہوتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے گھرون مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پس چھو لیتا تھا مین اونکی چھتون کو ہاتھ سے اور روایت کی داؤد بن قیس نے کہ دیکھے مینے حجرے یعنی حضرت کی بیویون کے کھجور کی ٹھنیون کے اور اونکے دروازون پر پردے تھے کالے بالون کے ٹاٹ کے اور گمان کرتا ہون عرض گھر کا حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک قریب چھ یا سات ہاتھ کے اور پھر اگیا تھا گھر اندر سے دس ہاتھ اور روایت کی ابن سعد نے عطا خراسانی سے کہ کہا پائے مینے حجرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون سے دروازون پر اونکے ٹاٹ تھے کالے بالون کے پس حاضر ہوا مین وقت آنے ولید بن عبد الملک کے حکمنامے کے پس پڑھا گیا وہ حکم تھا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حجرون کے داخل کرنیکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس نہین دیکھا مینے کسی دن لوگ بہت روتے اوس دن کے برابر پس سنا مینے سعید بن المسیب کو کہتے اوس دن قسم خدا کی چاہتا ہون مین کہ چھوڑین لوگ حجرون کو بحال خود پیدا ہونگے لوگ اہل مدینہ سے اور آوینگے لوگ جوانب و اطراف سے پس دیکھین وہ اوس چیز کو کہ اکتفا کیا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین پس ہوگی بے رغبتی مال بہت جمع کرنے سے اور آپسمین فخر کرنے سے مکانات کے بنانے مین اور کہا اوسدن ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کاشکے حجرے بحال خود چھوڑے جاوین اور ڈھائے نجاوین تاکہ لوگ اونچے مکان نہ بناوین اور دیکھین اوس چیز کو کہ پسند کی اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لیے حالانکہ کنجیان زمین کے خزانون کی اونکے ہاتھ مین تھین ؎ منثور

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اور اگر وہ صبر کرتے تاوقتیکہ باہر آئے تو طرف اونکے بہتر ہوتا اونکے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ؞ مترجم کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کہ یہ تعریض ہے ایک قوم کے حال پر بنی تمیم سے کہ واسطے ایک مہم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جب مسجد مین نپایا اور نہ جانتے تھے کہ کس حجرے مین تشریف رکھتے ہین نزدیک حجرون کے آواز بلند سے پکارنا شروع کیا واللہ اعلم ؞ ف؎ اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہے مہربان ؞ ف؎ موضح تفسیر ؞ صبر کے معنی ہین روکنا نفس کا خواہش نفسانی سے فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ؞ یعنی ٹھہرا رکھ اپنے نفس کو ان لوگون کے ساتھ کہ پکارتے ہین اپنے رب کو ؞ اور کہا بعضون نے اَلصَّبْرُ عَمَّا لَا یَحِلُّ عَنِ الْاَحْرَارِ ؞ یعنی صبر کرو ایسی چیزون سے جو نہین روا اوسکو مگر آزاد یعنی حاصل کرنا اوسکا اچھے ہی لوگون کا کام ہے اور بہتر یہ ہوتا کہ تمام قیدیون کو بے فدیہ کے چھوڑ دیتے تم اگر بے ادبی نکرتے اور جلدی نکلنے تمھارے کے اور اللہ غفور رحیم بڑی ہی مغفرت والا اور رحمت والا ہے پس ہرگز نہین تنگ ہوگی مغفرت و رحمت اوسکی اگر تو بہ و رجوع کرینگے اوسکی طرف ؞ ف؎ تنبیہ ؞ غور کرنا چاہیے ان آیتون مین کہ حضرت کی سنت کو چھوڑکر اپنے باپ دادی رسمون کو بہتر کرنا کہان جائز رہا انسے تو صریح یہی نکلتا ہے کہ سبکی رسمین چھوڑے اور حضرت کی سنت کو پکڑے اور حضرت کی تعظیم ظاہر و باطن مین سبکی تعظیم پر غالب کرے خصوصا جو رسمین کفر کی شادی غمی مین برتی جاتی ہین تلاش کر کر اونکو ترک کرے تا اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ؞ یعنی داخل ہو اسلام مین پورے پر عمل ہو اور منجملہ اَبْغَضُ النَّاسِ جو حضرت نے مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ ؞ یعنی ڈھونڈنے والا اسلام مین طریقہ کفار کو فرمایا ہے اوس سے بری ہو اور حضرت کے مکانو کا حال دیکھکر اکتفا کرے مکان ضروری پر چنانچہ شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سنت مکان کے بنانے مین یہ ہے کہ بقدر کفایت کے ہو اور وہ یہ ہے کہ چھ ہاتھ کی قدر بلند ہو

اور طول و عرض مین بقدر اہل و حاجت کے ہی پس جو کوئی اس سے زیادہ بناوے آویگا روز قیامت کے اوٹھائے ہوئے اوسکو یعنی بال
و باعث حساب کا ہوگا اور وقت بنانے کے نیت کرے یہ کہ عبادت کرونگا اللہ تعالی کی اسمین اور بچونگا گرمی اور سردی سے اور خرچ کر
مکان بنانے مین مال کثیر کہ نہین خیر ہی اوس مال مین کہ خرچ کیا جاوے پانی اور مٹی مین یعنی تعمیر مکان مین اسلیے کہ یہ اسراف ہی مال و وقت مین
کہا محمد بن سماک نے ہارون رشید سے جب کہ دیکھا مکان بلند اوسکا کہ رَفَعْتَ الطِّيْنَ وَخَفَضْتَ الدِّيْنَ یعنی بلند کیا تو نے
مٹی کو اور پست کیا تو نے دین کو اگر ہی یہ بنا تیرے مال سے تو تو مسرفین سے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنی اور اللہ
دوست نہین رکھتا مسرفین کو اور اگر بنا ہی یہ مال غیر تیرے کے سے تو تو ظالمین سے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور منقول ہی
کہ ایک بادشاہ نے بنایا ایک مکان اور ضیافت کی لوگون کی اوسمین آتے تھے لوگ اوسکے پاس جماعت جماعت اور وہ پوچھتا تھا
اونسے کہ کیسا بنا ہی یہ مکان اور کیا خوب بنا ہی اور آیا اسمین کچھ عیب ہی یا نہین اور لوگ کہتے تھے کہ کچھ عیب نہین ہی اسمین
یہان تک کہ داخل ہوئے دو عابد ایکدن پس اونسے بھی بادشاہ نے یہی پوچھا اونھون نے کہا کہ بڑا عیب عیبون کا یہ ہی کہ خراب ہوگا یہ
مکان اور مرجاوینگے رہنے والے اسکے یعنی فانی چیز پر کیا ناز کرتا ہی تو پاک پروردگار فرماتا ہی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ یعنی جو کچھ کہ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہی باقی ہی انتہی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان شعرون
مین فرمایا ہی قطعہ الا یا ساکن القصر المعلی ۔ ستدفن عن قریب فی التراب ۔ لہ ملک ینادی
کل یوم ۔ لدوا للموت وابنوا للخراب ۔ یعنی ای رہنے والے محل بلند کے عنقریب دفن کیا جاویگا تو مٹی مین انسان کے لیے
ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ہر روز کہ جنو مرنے کے لیے اور بناؤ تم خراب ہونے کے لیے ادب بنسبت حضرت کے تعلیم فرماکر ایک اور بات کام کی مومنون کو تعلیم فرماتے ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى
مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ○

ای مسلمانون اگر لاوے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو پس دریافت کرو تم واسطے بچنے کے اس سے کہ ضرر پہنچاؤ تم کسی قوم کو
ساتھ نادانی کے پس پشیمان ہو تم اوپر اوس چیز کے کہ کی تمنے ۔ فتح ای ایمان والون اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو
تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو لگو اپنے کیے پر پچھتانے ۔ تفسیر ایک شخص کو حضرت نے بھیجا
ایک قوم پر زکوۃ لینے کو وہ نکلا اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اوس قوم مین اور اوسکی قوم مین بیر تھا ڈرا کہ بیر سے مارنے کو نکلے اولٹا بھاگا
مدینے مین آکر مشہور کردیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت اونپر فوج بھیجتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہین فاسق جیسے
بے شرع کام عیان ہون ۔ حسینی مراد اس فاسق سے ولید بن عقبہ ہی کہ اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے لینے کے لیے
بنی مصطلق کی طرف بھیجا اور ولید مین اور قوم بنی مصطلق مین ایام جاہلیت مین بسبب ایک خون کے عداوت تھی بنی مصطلق نے
جب انکی خبر پائی تو واسطے تعظیم امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار قوم کے ولید کے استقبال کے لیے باہر نکلے ولید نے
وسوسہ شیطانی سے گمان کیا کہ یہ قتال کے لیے باہر نکلے ہین اونسے ڈر کر راہ سے پھر کر حضرت رسالت مآب کے پاس حاضر ہوا اور کہا
کہ بنی مصطلق نے انکار زکوۃ کے دینے کا کیا اور قصد میرے قتل کا کیا رسول علیہ السلام کو غصہ آیا اور قصد اونکے قتل کا کیا اور
وہان جب خبر ولید کے پھر جانے کی اوس قوم کو پہنچی تو اونھون نے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لیے
آنے کی خبر پاکر اوسکی تعظیم و استقبال کے لیے باہر نکلے وہ راہ مین سے پھر کر چلا آیا ڈرتے ہین کہ مبادا کوئی خط جناب مبارک آپ کی
اوسکے بلانے کے لیے آیا ہو اور آپ کسی سبب سے ہمپر غصے ہوے ہون اور ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے غضب اوسکے سے اور ر

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ انکے مقدمے مین جلدی نکرنا بلکہ تجسس کرنا
اگر ایمان و صدق اونکا معلوم کرے تو زکوۃ لے اونکے مالون کی لینا ورنہ الا معاملہ کفار کا ساتھ اونکے کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی طرف
سے خفیہ بھیجا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت سے ادا کرتے ہین اور اسلام پر قائم ہین اوس شخص نے آکر خالد سے یہ احوال کہا
خالد وہان گئے اور زکوۃ اونسے لیکر آنحضرت کی خدمت مین لائے اور اونکے ایمان کی خبر دی پس یہ آیت نازل ہوئی۔ **مسئلہ**
کافی وغیرہ مین آیا ہی کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام مین مقبول ہوگا اور قول کافر و فاسق کا معاملات مین بھی مقبول ہوگا بنا بر ضرورت کے
لیکن دیانات یعنی امور دینی مین قبول نکرین پس اگر کافر کہے مثلا کہ گوشت مسلمان یا کتابی سے خریدا ہی مینے مسلمان کو کھانا اوسکا
حلال ہی اور اگر کہے کہ مجوسی سے خریدا ہی مینے حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافر پانی کی نجاست کی خبر دے تو نہین قبول ہوگا اور قول ایک
عدل کا دیانات و شرائع مین مقبول ہی اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست مین اور مانند اوسکے مین اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے
سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہی جو سمجھے کہ اوسکی راے پر غالب آوے اوسپر عمل کرے اور اماموں کے مذہب مین بعضوں کے نزدیک قول
اونکا مطلق مقبول نہین ہی اور بعضون کے نزدیک بعضی جگہہ مقبول ہی اور بعضی جگہہ نہین تفصیل اسکی فقہ کی کتابون مین واضح ہی۔ **بحث**
ایک فتوی دہلی مین مثل اسی مضمون کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہی نقل کیا جاتا ہی **سوال اول** ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت فروخت کیا
بیچے اور بیان کرے کہ اس ذبیحے کو مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول
کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور بھی کسی قریے مین مثلا عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کرواکر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا
مسلمان کا اوس ذبیحے کو سواے قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی **جواب اول** حکم قرینے وغیرہ
نہین کیا جاتا ہی تا وقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قیافے پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل
احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت
کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی در المختار مین لکھا ہی قول الکافر مقبول بالاجماع فی
المعاملات لا فی الدیانات انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد بن الحسن الشیبانی
نے موطا مین فان اتی بذلک مجوسی وذکر ان مسلما ذبحہ لم یصدق ولم یؤکل واللہ اعلم بالصواب

محمد صدر الدین	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد نذیر حسین	نوازش علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۵	محمد کریم اللہ ۱۲	احمد علی ۱۲۶۹	فقیر احمد سعید ۱۲۵۵

جواب صحیح ست و از قرینہ قاطعہ ثبوت حکم حلت و حرمت نتواند شد در باب حلت و حرمت [illegible] اعتبار آن نشاید واللہ اعلم بالصواب حسبنا اللہ [illegible]
سوال دوسرا کیا فرماتے ہین علماے دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص نے قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان
کے ہاتھ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ ذبیحہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک لحظے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی
کہ تو نے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس ذبیحے کا درست ہی یا نہین **جواب دوسرا** جبتک
کہ گوشت اوس ذبیحے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے
غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قال محمد بہذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ
اذا کان الذی یاتی بہا ای بتلک اللحوم وفی نسخۃ بذلک مسلما او من اھل الکتاب ای
یہودیا او نصرانیا او کان عربیا او صار کتابیا فان اتی بذلک مجوسی ای عابد نار وفی
معناہ الوثنی وھو عابد الصنم او المرتد وذکر ان مسلما ذبحہ او رجلا من اھل الکتاب

اي ذبحه لم يصدق فيما ذكر ولم يعمل بقوله لانه ليس من اهل الديانات بل من ارباب المخادع والخيانة ۱۲ شرح ملا علی قاری بر موطاے امام محمد

سعادت علی | محمد روشن علی ۱۲ | نوازش علی ۱۲ | الجواب صحیح

المجیب مصیب ظہور حسین اصاب من اجاب شیخ محمد عبید اللہ المجیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کر لو اور فاسق کی بات پر اعتماد نکرو اسلیے کہ جو پرہیز نکرتا ہو گا تمام فسقوں سے وہ پرہیز نہین کریگا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم ہی فسق کی اور اس آیت مین دلالت ہی اور قبول کرنے ایک عدل کی خبر کے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہی فسقت الرطبة عن قشرها یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چھلکے سے پھر استعمال کیا گیا فسوق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کبائر کے اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ ہی کہ غم کرے تو اوپر اوس چیز کے کہ واقع ہو تجھسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور یہ غم ایسا ہی کہ ہمیشہ رہتا ہی آدمی کے ساتھ ۱۲ صل

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اور جان لو کہ درمیان تمہارے رسول خدا کا ہی اگر فرمان برداری کرے تمہاری بہت سے کامون مین تو رنج مین پڑو تم ولیکن خدا نے دوست کیا ہی نزدیک تمہارے ایمان کو اور آراستہ کیا اوسکو تمہارے دلون مین اور ناخوش کیا آگے تمہارے کفر و فسق کو اور نافرمانی کو یہ جماعت وہی ہین راہ پانیوالے بسبب احسان کے خدا کی جانب سے اور بسبب نعمت کے اور خدا دانا باحکمت ہی ۔ فــ ۔ اور جان لو کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اگر تمہاری بات مانا کرے بہت کامون مین تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دل مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمہارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بے حکمی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا ۔ تفسیر ۔ یعنی تمہارا مشورہ قبول نہو تو برا نمانو رسول عمل کرتا ہی اللہ کے حکم پر اوسی مین تمہارا بھلا ہی اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کسکسکی بات پر چلے ۔ مو ۔ درمیان تمہارے رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوسکے آگے اسلیے کہ اللہ خبر کر دیگا اوسکو تمہارے احوال کی اور رسوا ہوؤگے یا یہ مراد ہی کہ تم مین رسول خدا کا ہی پس رجوع کرو اوسکی طرف اور طلب کرو رائے اوسکی پھر فرمایا از راہ استیناف کے یعنی جدا جملہ لو یطیعکم الخ اور لعنتم کے معنی ہین البتہ پڑوگے تم مشقت و ہلاک مین اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے مومنون نے زینت یعنی رغبت دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مصطلق کے زیر و زبر کرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے مومنون نے پرہیز کیا اس سے اور بچاؤ کرتے تھے بنی مصطلق کا اور باز رکھا اونکو اونکے تقوی کامل نے دلیری کرنے سے اسپر اور وہ وہی لوگ ہین کہ جنکو استثنا کیا اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ امتحان کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کرنے کبیرہ گناہون کے اور عصیان کے معنی ہین فرمانبرداری نکرنی شارع کے حکم کی اولئک ہم الراشدون یعنی یہ جو استثنا کیے گئے ہین وہی ہین راشدون یعنی پہنچے راہ حق کو اور نہین مائل ہوئے استقامت سے اور رشد کے معنی ہین استقامت راہ حق پر ساتھ سختی یعنی مضبوطی کے راہ حق ہین بنا ہی رشادۃ سے کہ معنی صخرہ یعنی ٹکڑے پہاڑ کے ہی اور فضل اور نعمت یعنی افضال اور انعام کے ہین علیم یعنی جاننے والا ہی احوال مومنین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان اونکے تمیز و فضیلت ہی حکیم یعنی دانا ہی جسوقت کہ فضیلت دیتا ہی اور انعام کرتا ہی

ساتھ نہ رکھو بہ سبب دینے کے اصل چیزون پر ۔ف۔ل۔ اور فاسق وہ ہی جو کبیرہ کرتا ہی یا ہمیشہ صغیرہ پر رکھتا ہو اور کبیرہ جو حدیث مین آئے ہین ستّرہ کے قریب ہین اور ابن عباس کہتے ہین سات سو کے قریب ہین اور تحقیق اسکی کتب فقہ و حدیث و تفسیر مین لکھی ہی ۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اور اگر دو گروہ مسلمانون مین سے آپسمین جنگ کرین تو صلح کروادو درمیان اونکے پس اگر تعدی کی ایک نے ان دونون مین سے دوسرے پر پس جنگ کرو ساتھ اوس گروہ کے کہ تعدی کرتا ہی یہان تک کہ رجوع کرے طرف حکم خدا کے پس اگر رجوع کی صلح کرو درمیان اونکے ساتھ انصاف کے اور داد دو تحقیق خدا دوست رکھتا ہی داد دینے والون کو ۔ف۔ اور اگر دو فرقے مسلمانون کے آپسمین لڑپڑین تو اونمین ملاپ کروادو پھر اگر چڑھ جاوے ایک اونمین دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کرواؤ اونمین برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہین انصاف والے ۔ تفسیر یعنی جب حکم شرع کے تابع ہون تو انصاف سے صلح کروادو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہی خانہ جنگی کا جو مسلمان آپسمین لڑپڑین ۔ف۔ آیا ہی کہ بعض انصار کی مجلس پر ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ آپ حمار پر سوار تھے پس پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حمار نے پس پکڑی ابن اُبی منافق نے ناک اپنی اور کہا چھوڑ دے راہ اپنے گدھے کی یعنی چلا جا کہ ایذا دی ہمکو اسکی بدبو نے پس کہا عبد اللہ بن رواحہ نے قسم خدا کی بلاشبہ پیشاب اونکے حمار کا خوشبودار زیادہ ہی تیرے مشک سے اور چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن اُبی مین اور عبد اللہ مین لڑائی ہونے لگی اور طول کھینچا لڑائی نے کہ بدکہائی سے گذر کر نوبت مارکٹائی کی پہنچی اور آئین قومین ان دونون کی کہ وہ اوس و خزرج تھی اور شریک ہوئے لڑائی مین پس پھر کر آئے طرف اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صلح کروائی اونمین پس نازل ہوئی یہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ اور بغی کے معنی ہین گردن کشی اور ظلم اور انکار کرنا صلح سے حَتّٰى تَفِيْٓءَ یعنی رجوع کرنا اور فَئ کے معنی ہین رجوع اور ظل یعنی سایہ اور غنیمت کو بھی فَئ کہتے ہین اسلیے کہ ظل رجوع کرتا ہی بعد ڈھلنے آفتاب کے اور غنیمت وہ چیز ہی کہ رجوع کرتی ہی اموال کفار سے طرف مسلمانون کے طرف حکم خدا کے کہ جو مذکور ہی اوسکی کتاب مین یعنی صلح کرنی اور ترک کرنا عداوت کا پس اگر رجوع کی یعنی باغی نے طرف حکم خدا کے بِالْعَدْلِ یعنی ساتھ انصاف کے وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو اور یہ امر ہی ساتھ استعمال کرنے قسط کے بطریق عموم کے بعد اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے بیچ اصلاح آپسمین کے یعنی عدل سے خاص عدل کرنا صلح مین مراد ہی اور اقسطوا سے عام عدل کرنا یعنی ہر حال و ہر امر مین ۔ف۔ل۔ اور عبد اللہ بن اُبی اگرچہ منافق تھا لیکن اوسکی حمیت شاید اوسکے قوم کے مومنین نے بھی کی ہو تو ٹھیک ہو وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ ۔ **مسئلہ** صلح آپسکے ہر تنازع مین شرع و جائز ہی اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکے ذمے پر کسی شخص کا حق ہی اور اوس شخص کے ساتھ اور بعض کے اوس حق سے صلح کرے حلال نہین ہی چارون اماموں کے نزدیک اسلیے کہ ہضم کرنا غیر کے حق کا ہوتا ہی اور اگر اوسکے حق ہونے کا اپنے پر علم نہین رکھتا ہی اور وہ دعوی کرے اور مدعی علیہ ایک چیز پر صلح کرے یہ مصالحت صحیح ہی مگر نزدیک شافعی کے صحیح نہین اور اسی طرح صلح کرنی مجہول پر شافعی کے نزدیک جائز نہین ہی اور تینون اماموں کے نزدیک جائز ہی اور مالک کو جو تصرف کیا چاہیے اپنے ملک مین جائز ہی چارون اماموں کے نزدیک اگر مضر اوسکے ہمسایہ کو نہو اور اگر مضر ہو تو روا نہین نزدیک امام مالک اور احمد کے اور روا ہی نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی کے ۔

مسئلہ ۔ باغی اوس گروہ کو کہتے ہین کہ صاحب شوکت اور سردار ہو اور نہین طور تاویل شبہہ سے مسلمانون کے امام پر خروج کرین اور

اونکی اطاعت سے نکل جاوین پس امام کو لڑنا اونسے جائز ہی تاکہ رجوع کرنے والے حکم شریعت کی طرف ہووین اور جب مطیع شرع کے ہون
تو اونکو قتال سے باز رہے اور جو کچھ کہ باغیون نے قسم خراج اور جزیے سے لیا ہو امام کو دوبارہ اونکے دینے والے سے لینا روا نہین ہی
اور جو کچھ کہ اموال باغیون مین سے اہل عدل کے ہاتھ سے تلف ہو ضمان یعنی بدلا اوسکا نہین دینا آتا یہ احکام متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین
اور جو کچھ کہ باغی قسم مال اور نفس اہل عدل کے سے حالت جنگ مین تلف کرین اوسکا بھی ضمان نہین آتا مگر بقول قدیم شافعی رحمہ کے اور
ایک روایت مین احمد سے ضمان آتا ہی اور اموال باغیون کے اونہین کے مال ہین غنیمت نہین ہوتے اور استعانت یعنی مدد چاہنی ساتھ ہتھیار اور
سواری اونکے کے اونکی لڑائی پر روا نہین ہی مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ سب جائز ہی قیام حرب تک اور جب جنگ رفع ہو تو اونکو پھیر دے
اور ساتھ اتفاق امت کے مسلمانون کو کرنا امام کا ضرور ہی اور امامت فرض ہی تا امام شعائر اسلام کے قائم کرے اور داد مظلوم کی
ظالم سے لیتا رہے اور امام کو خلیفہ اپنے شہرون مین مقرر کرنے جائز ہین اور امامت لڑکے اور عورت اور کافر
اور نائب اور مجنون کی روا نہین اور سبھون پر اطاعت امام کی واجب ہی جب تک کہ گناہ کا حکم نکرے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ مسلمان آپسمین بھائی ہین پس صلح کروا دو درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو خدا سے تو تم پر رحم کیا جاوے ف
مسلمان جو ہین سو بھائی ہین ملاؤ اپنے دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم پر رحم ہو ۞ تفسیر مسلمان آپسمین بھائی ہین الخ
یہ تاکید و تقریر ہی پہلے مضمون کی اور بیان ہی اسکا کہ مومنون کو آپسمین صلح رکھنی اور صلح کروانی چاہیے اور آپسمین ایک
دوسرے کو مثل بھائی نسبی کے سمجھین اور ڈرو اللہ سے الخ یعنی پس تقوی باعث ہوگا تمکو آپسکی محبت و الفت کا اور جب ایسا کروگے
تو امید ہوگی اللہ کی رحمت پہونچنے کی تمہاری طرف اور آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ بغاوت نہین زائل کردیتی ہی ایمان کے نام کو
اسلیے کہ اللہ تعالی نے مومن فرمایا اونکو باوجود بغاوت کے ۞ ف امام محی السنہ معالم التنزیل مین فرماتے ہین کہ ان دونون آیتون مین
دلیل ہی اسپر کہ بغاوت ایمان کو زائل نہین کرتی اسلیے کہ خدا تعالی نے باغیون کو بھائی مومنون کا فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے
اہل جمل و صفین کو فرمایا اخواننا بغوا علینا یعنی ہمارے بھائیون نے بغاوت کی ہی ہمپر اور حکم باغیون کا یہ ہی کہ امام اونکو اپنی
اطاعت کی طرف بلاوے اور اگر مظلمہ ظاہر کرین تو اوسکو اونسے دفع کرے اور اگر مظلمہ نظاہر کرین اور اپنی بغاوت پر مصر رہین تو اونکے
ساتھ جنگ کرے تاکہ مطیع ہون اور حکم حالت قتال مین یہ ہی کہ لڑنے بھاگے ہوئے کے پیچھے نجاوین اور اونکے زخمی کو اگر ہاتھ آوے
تو مارین نہین اور نہ اونکے قیدی کو مارین اور جس گروہ مین کہ شرطین بغاوت کی نہون اور وہ بغی کرے تو اوسکو قطاع الطریق یعنی قزاق
کہتے ہین اور شرطین بغی کی یہ ہین کہ ایک جماعت صاحب قوت و منعت کی مجتمع ہوکر اطاعت امام کی سے نکلجاوین اور ایک امام اپنے
مین مقرر کرین اور بغاوت اونکی کچھ تاویل و شبہہ سے ہو جیسے جمل اور صفین مین حضرت علی کے مقابلے مین بعض صحابہ آئے تھے پس جماعت
قلیل بدون بیعت اور بے امام و بے تاویل کے کہ خروج کرے باغی نہین ہونگے ۞ مسئلہ ۞ جاننا چاہیے کہ اخوت یعنی بھائی چارہ اور
آپس کی محبت کہ محض اللہ سے ہو بلند ترین مقامات سے دین مین ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا المتحابون فی جلالی لھم منابر
من نور یغبطھم النبیون والشھداء یعنی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے اونکے نور کے
منبر ہونگے یعنی روز قیامت کے رشک لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا یعنی اس سے اور کیا درجہ بلند ہوگا کہ جسپر انبیا و شہدا رشک لیجاوینگے
اور یہ بھی فرمایا من احب للہ وابغض للہ فقد استکمل ایمانہ یعنی جسنے محبت رکھی اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھا
اللہ ہی کے لیے پس تحقیق پورا کیا اپنے ایمان کو اور محبت اللہ یہ ہی کہ کسیکو بسبب کچھ غرض دنیا کے دوست نرکھے جیسے محبت استاد کی

شاگرد کے ساتھ اور محبت شاگرد کی اوستاد کے ساتھ بشرطیکہ وہ تحصیل علم واسطے رضائے خدا اور اجر آخرت کے ہو اور اعلیٰ درجات
اس مقام کا یہ ہے کہ مطیع خدا کو دوست رکھے محض اسی لیے کہ مطیع ہے اور کچھہ غرض وسبب نہو اسی لیے عرفا سب بندون کی بہبودی
چاہتے ہیں اور شفیق ہوتے ہیں اوپر محض اسلیے کہ بندے خدا کے محبوب ہیں اور بغض بسبب خدا کو عکس معاملہ سابقہ سے سمجھنا چاہیے ✤ بحر ✤
تنبیہ ✤ بدانکہ محبت کی فضیلت میں بہت روایتیں آئی ہیں کچھہ اونمیں سے لکھتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا نہ بتاؤن تمہین مدار اس کام کا یعنی دین کا ایسا مدار دین کا کہ پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر
مجلسین ذکر اللہ والون کی اور جب تنہا ہووے تو بس ہلا زبان اپنی جسقدر طاقت رکھے تو ساتھہ ذکر خدا کے اور دوستی کر اللہ کی
راہ میں اور دشمنی کر اللہ کی راہ میں ای ابا رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہے اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات
کے لیے پیچھے چلتے ہیں اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہیں اوسکے لیے اور کہتے ہیں ای رب ہمارے تحقیق
یہ ملتا ہے تیری راہ میں پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت میں ڈالے تو اپنے بدن کو بیچ اسکے تو کر ✤ اور
فرمایا بلاشبہ بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کے اوسپر بالاخانے ہیں زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہیں چمکتے ہیں جیسا چمکتا ہے
ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا کون ہیں گے اونمیں فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ
وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ یعنی اللہ محبت رکھنے والے آپسمین اور اللہ بیٹھنے والے آپسمین اور اللہ ملنے والے آپسمین ✤ اور فرمایا
لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر
پرہیزگار ✤ ف ✤ مراد کھانے سے کھانا دعوت کا ہے ورنہ کھانا بھوک کی حالت میں سب کو دینا درست ہے ✤ اور فرمایا اَلْمَرْءُ
عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہے پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کسکو
کہ دوست رکھتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہے اوسکی تاثیر ہوتی ہے پس اچھے کی دوستی کرے ✤ اور فرمایا جب عیادت کرتا ہے مسلمان
مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے اوسکی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا
یعنی خوب ہوئی زندگانی تیری دنیا اور آخرت میں اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہہ پکڑی تو نے جنت کے مکان میں ✤ مشکوۃ ✤

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ
عَسٰۤی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

ای مسلمانون ٹھٹھا نکرین ایک گروہ ساتھہ ایک گروہ کے احتمال ہے کہ وہ گروہ بہتر ہون اونسے نفس الامر میں اور نہ عورتین ٹھٹھا کرین
عورتون سے احتمال ہے کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو درمیان اپنے اور ایک دوسرے کو لقب برے سے نہ پکارو برا نام ہے فاسقی پیچھے
ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نکی پس وہ جماعت وہی ہیں ظالم یعنی بسبب اس گناہ کے کہ جاہلیت میں کیے ہون بعد اسلام کے نشان بند
نکرنا چاہیے ✤ فقہ ✤ ای ایمان والون ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور نہ عورتین دوسری عورتون سے شاید
وہ بہتر ہون انسے اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑ ایک دوسرے کی برا نام ہے گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نکرے تو وہی ہی
بے انصاف ✤ تفسیر ✤ جہان کسی پر برا نام ڈالا چلے تو اپنا نام پڑ گیا فاسق آگے تھا مومن اوسپر عیب لگایا نہ لگا ✤ ع ✤ آیا ہے کہ
ایک جماعت بنی تمیم میں سے ساتھہ فقرا اصحاب کے مانند بلال اور عمار اور سلمان اور صہیب اور مانند انکے کے بسبب پریشان حالی اونکی کے
ٹھٹھا کرتے تھے اوسپر یہ آیت اوتری اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ثابت بن قیس ذرہ اونچا سنتے تھے جب آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین

آتے تو لوگ اونکو حضرتؐ کے پاس جگہہ دیتے تا کلام آپ کا سنین ایک روز ثابت نے نماز فجر مین ایک رکعت آنحضرتؐ کے ساتھہ پائی پھر بعد سلام پھیرنے حضرتؐ کے ایک رکعت باقی رہی کو پڑھنے کھڑے ہوئے کہ اتنے مین لوگ گرد آنحضرتؐ کے آن بیٹھے اور ثابت کے لیے جگہہ نرہی جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر آئے تو جگہہ آنحضرتؐ کے پاس نہ پائی حضرتؐ کے پاس آ کر ایک شخص کے پیچھے بیٹھہ گئے جب صبح روشن ہوئی تو ثابت نے اوس شخص کو ٹھوکا اور پوچھا کہ کون ہی تو اوس شخص نے کہا فلانا بیٹا فلانے کا ہون پھر ثابت نے کہا کہ فلانا بیٹا فلانیہ کا یعنی اوسکی ماں کے نام سے خطاب کیا اور اوسکی ماں کو اوس نام سے یاد کیا کہ جاہلیت مین اوس نام کو معیوب جانتے تھے اوس شخص نے محجوب ہو کر سر جھکا لیا یہ آیت نازل ہوئی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ بیویان آنحضرتؐ کی ام سلمہ کو قصیر یعنی ٹھنگنی کہتین تھین اور ساتھہ اوسکے عیب کرتین تھین اور ایک روایت مین ہی کہ صفیہ کو کہ بیوی حضرتؐ کی تھین اور بیویان حضرتؐ کی یہودیہ کہتین تھین اوسپر یہ آیت اوتری کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان سے ٹھٹھا نکرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بد سے مانند ای فاسق اور ای یہودی اور ای کتے اور مانند انکے کے نہ پکارے اور مسلمان تائب کو ساتھہ برائیون پہلی کے عیب نکرے برا نام ہی فاسقی الخ یعنی برا نام ہی یہ کہ کہے کسیکو فاسق یا کافر یا یہودی اور مانند انکے بعد ایمان لانے اوسکے اور بقول بعض کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور عیب کرنے اور لقب بد کے ساتھہ پکارنے سے باز نرہے تو فاسق ہی بس یہ کام مکروہ یا مستحق اسم فسوق کے ہو وے الظالمون یعنی اپنے نفسون پر بسبب کرنے منہیات خدا کے ٭ **مسئلہ** ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہی اسلیے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی اوس سے آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ السلام نے فرمایا مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ یعنی جو کوئی کسی پر ہنستا ہی اور لوگ اوسپر ہنستے ہین انتہی پس ہر مومن کو پرہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخرے سے اوبا اوس سے کہ رنجیدہ نہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنی حرام نہین اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی کہ لغو ہی اور خوش طبعی آپسمین بھی اگر کبھی کبھی واسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضایقہ نہین بشرطیکہ جھوٹ نکہے اور بہت نہنسے اور نوبت قہقہے کی کہ حرام ہی نہ پہنچے لیکن ہمیشہ یہ بھی ممنوع ہی اور انجام کو باعث بغض و عداوت کی ہوتی ہی ٭ **معالم** ٭ مراد قوم سے خاص مرد ہی ہین اسلیے کہ وہ قوّام یعنی خبرگیران ہوتے عورتون کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاۗءِ اور لفظ قوم اصل مین جمع قائم کی ہی جیسے کہ صوم اور زور جمع صائم اور زائر کی ہی اور قوم سے خاص مرد ہی مراد ہونے سمجھے جاتے ہین صریح اسی آیت سے اسلیے کہ نسا اگر داخل ہوتین قوم مین تو نہ فرماتا اللہ تعالی وَلَا نِسَاۗءٌ الخ اور قوم فرعون اور قوم عاد مین جو علما کہتے ہین کہ وہ مرد و عورتین ہین تو مراد اس سے یہ نہین ہی کہ لفظ قوم کا دونون پر صادق آتا ہی بلکہ قصد کیا گیا ہی ذکر کرنا مردون کا اور ترک کیا گیا ہی ذکر عورتونکا اسلیے کہ عورتین تابع ہین مردون کی اور مراد یہ ہی کہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے ہر ایک یہ کہ جس سے ٹھٹھا کرتے ہین بسا اوقات ہوتا ہی وہ اللہ کے نزدیک بہتر ٹھٹھا کرنے والے سے اسلیے کہ نہین اطلاع ہوتی ہی لوگون کو مگر ظاہر حال کی اور باطن کا اونکو علم نہین اور اللہ کے نزدیک قدر و اعتبار ہی اخلاص باطن کا پس لائق ہی یہ کہ نہ دلیری کرے ٹھٹھا کرنے پر اوس شخص سے کہ حقیر جانتی ہی اوسکو آنکھہ اوسکی جب کہ دیکھتا ہی اوسکو پریشان حال یا صاحب آفت اوسکے بدن مین یا غیر لائق کلام کرنے کے پس شاید کہ وہ اخلاص دل مین خوب رکھتا ہو اور دل اوسکا خوب پاک و پاکیزہ ہو اوس سے کہ وہ برخلاف اوسکی صفت کے ہو پس ظلم کریگا اپنے نفس پر بسبب تحقیر جاننے اوس شخص کے کہ توقیر کی ہی اللہ نے اوسکی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْبَلَاۗءُ مُوَکَّلٌ بِالْقَوْلِ لَوْ سَخِرْتُ مِنْ کَلْبٍ خَشِیْتُ اَنْ اُحَوَّلَ کَلْبًا یعنی بلا سونپی گئی ہی ساتھہ بولنے بات کے اگر ٹھٹھا کرون مین کتے سے تو ڈرتا ہون مین اس سے کہ ہو جاؤن مین کتا وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے معنی یہ ہین کہ طعن نکرو

[illegible]

اہل دین اپنے کو اثر کے معنی ہین طعن کرنا اور زبان کی بار دیتی آور یعقوب اور سہیل نے وَلَا تَلْمُزُوٓا میم کے پیش سے باب نصر سے پڑھا ہی اور سب مومن مانند
واحد کے ہین پس جب عیب کیا ایک مومن نے دوسرے مومن کو تو گویا کہ عیب کیا اپنے نفس کو اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین کہ نہ کرو تم
ایسا کام کہ طعن کیے جاؤ تم بسبب اوسکے اسلیے کہ جسنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہوا بسبب اوسکے طعنے کا پس طعن کیا اوسنے اپنے
نفس کو حقیقت مین اور تنابزوا بالالقاب کے معنی ہین بلانا برے لقب سے نبز کے معنی ہین لقب بد اور لقب بد سے پکارنا جو منع
کیا گیا ہی وہ ہی کہ جو ناگوار گذرے اوسکو کہ جسکو پکارتا ہی اور جسکو وہ خوش لگے اوسکا مضایقہ نہین اور بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ
مین جو لفظ اسم کا ہی بمعنی ذکر کے ہی گویا کہ کہا گیا برا ہی ذکر مرتفع واسطے مومنین کے بسبب ارتکاب ان جرائم کے یہ کہ ذکر کیے جاو
ساتھہ فسق کے یعنی ٹھٹھا وغیرہ کرین تا مشہور بفسق ہون اور یہ برا ہی مومنون کے لیے اور لفظ بَعْدَ الْإِيمَانِ سے قبح بیان
کرنا ہی جمع ہونے ایمان اور فسق کا کہ مانع ہی اوسکو ایمان اور بعضون نے کہا کہ بعضے یہودی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو بعضے لوگ
یا یہودی یا فاسق کہتے تھے پس منع کیے گئے اس سے اور کہا گیا اونکو کہ برا ہی یہ کہ ذکر کرو تم آدمیون کو ساتھہ فسق و یہودیت
کے بعد ایمان لانے اونکے ٭ فائدہ ٭ کہا عکرمہ نے بیچ تفسیر وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ کے کہ وہ کہنا ہی آدمی کا ایک آدمی کو
ای فاسق ای کافر ای منافق اور کہا حسن نے کہ بعضے یہودی اور نصرانی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو کہا جاتا تھا بعد اسلام کے ای یہودی
ای نصرانی پس منع کیے گئے اس سے اور کہا عطا نے کہ وہ یہ ہی کہ کہے تو بھائی مسلمان کو ای کتے ای گدھے ای سور اور ابن عباس سے
منقول ہی کہ تنابز یہ ہی کہ ایک شخص برائیان کرتا تھا پھر توبہ کی اب اوسکو عار دلاوے پہلے گناہون پر پس منع کیے گئے کہ گناہ گذشتہ
پر عار مت دلاؤ اور بعضون نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو اکثر لوگون کے دو دو اور تین تین نام تھے اور
بعضے اون نامون مین ایسے تھے کہ اونکے ذکر کرنے سے برا مانتے تھے پس یہ آیت اوتری حاصل یہ کہ کسیکو اس طرح نہ پکارے کہ اوسکو
ناگوار گذرے کہ یہ بہت ہی برا ہی ٭ معاد منثور ٭ تنبیہ ٭ جاننا چاہیے کہ کسی سے ٹھٹھا کرنا اور کسی پر
طعن کرنا اور حقارت و برے نام سے پکارنا یہ ساری باتین شاخین ہین تکبر کی جب اپنے کو اچھا جانتا ہی اور اور کو برا تب ہی اوس سے یہ
باتین سرزد ہوتی ہین اور اگر اپنے کو حقیر و برا جانے تو کاہکو یہ باتین سرزد ہون پس مومن کو چاہیے کہ اپنے تئین حقیر و برا جانے اور
بچاوے اپنے کو اس آفت سے کہ برائیان تکبر کی قرآن و حدیث مین بھر رہی ہین دعا کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
صَبُورًا وَّاجْعَلْنِي شَكُورًا وَّاجْعَلْنِي فِي عَيْنِي صَغِيرًا وَّفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا ٭ یعنی یا اللہ کر مجکو صبر کرنیوالا
اور کر مجکو شکر کرنیوالا اور کر مجکو میری آنکھہ مین چھوٹا اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ٭ اور کتاب ملتقی الابحر وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی
کہ جو کوئی بہتان لگاوے محصن مرد یا محصن عورت کو ساتھہ صریح زنا کی تو حد لگایا جاوے یعنی اسی درے اوسکو مارے حاکم بسبب طلب کرنے
اوسکے کہ جسکو بہتان لگاوے اور محصن سے یہان یہ مراد ہی کہ وہ مکلف ہو آزاد ہو مسلمان ہو پاک ہو زنا سے اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان
لگاوے مملوک یعنی بردے کو یا کافر کو زنا کا یا بہتان لگاوے مسلمانکو اسطرح کہ کہے ای فاسق ای کافر ای خبیث ای چور ای فاجر ای منافق ای لوطی
ای لونڈے باز کہ دونون لفظون سے مراد اغلامی ہی یا کہے ای بیاز خور ای شرابی ای دیوث ای مخنث ای خائن ای قحبہ زادے ای بدکار زادے
ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزانی او اللصوص یعنی تو ایسا ہی کہ ٹھکانا پکڑتے ہین تیرے پاس زناکار یا چور یا کہے ای حرام زادے
ان سب صورتون مین تعزیر دیا جاوے انتہی ٭ اور فرق حد اور تعزیر مین یہ ہی کہ حد شارع کی طرف سے مقرر ہوتی ہی اور تعزیر رائے حاکم پر
موقوف ہوتی ہی کہ جس طرح مناسب جانے اوسطرح سزا دے لیکن دُرّون سے سزا دے تو چالیس سے کم ہی کم مارے اور اربعین مین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
لکھتے ہین کہ ٹھٹھے بازی مین بہت ہنسنا ہوتا ہی اور دل مردہ ہو جاتا ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہی اور ہیبت اور وقار اور عزت کو کھو دیتی ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شان نزول [illegible] ٭ [illegible] ٭ فائدہ [illegible]

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ بِهٖ جُلَسَاءَهٗ فَيَهْوِيْ بِهٖ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَيَّا یعنی جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ تا ہنسا کے اوس سے اپنے ہمنشینون کو تو دور پڑتا ہی اللہ کی رحمت سے ثریا ستارے سے بھی زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ یعنی جھگڑ نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹھا کر اوس سے لیکن یہ جاننا چاہیے کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات مین ہو تو مضایقہ نہین اوسکا خصوصاً عورتون اور لڑکون کے ساتھ اونکا دل خوش کرنے کو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوئی ہی لیکن حضرت نے یہ بھی فرما دیا کہ اِنِّیْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا مگر حق اور لوگو دشوار ہی ضبط اسکا کہ حق ہی نکلے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے ہین اور فرمایا ایک بڑھیا کو لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّةَ یعنی بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اور یہ بات واقع مین سچی تھی کیونکہ وقت داخل ہونے جنت کے سب جوان ہونگے اور فرمایا ایک لڑکے کو یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر کہ نام ایک جانور کا ہی کہ مثل لعل کے ہوتا ہی وہ لڑکا اوس سے کھیلا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو حضرت نے یون پوچھا اور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ کھجورین کھا رہے تھے اَتَاْكُلُ التَّمْرَ وَاَنْتَ رَمِدٌ یعنی کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتین ہین پس کہا اونھون نے اِنَّمَا اٰكُلُ بِالشِّقِّ الْاٰخَرِ یعنی مین کھاتا ہون دوسری جانب سے پس مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طرح کی مزاح ہو آپسمین تو مضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نکرلے اسکی ✤

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○

ای مسلمانون احتراز کرو بہت گمان سے بتحقیق بعضی بدگمانی گناہ ہی اور جاسوسی نکرو اور غیبت نکرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہوؤ تم اوس سے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی ✤ **فت** ✤ ای ایمان والون بچتے رہو بہت تہمتین کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور بدنکہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آتی ہے تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی مہربان ✤ **تفسیر** ✤ تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بد کہنا کسی جگہ نہین بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہان اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہو ✤ **صح** ✤ جس بدگمانی سے بچنے کا حکم ہی وہ بعضی بدگمانی ہی اور وہ بعضی صفت کی گئی ساتھ کثرت کے یعنی بچو بعضی بدگمانی سے کہ بہت واقع ہوتی ہی کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے اور وہ گمان بدلیجا نا تیرا ہی بنسبت اہل خیر کے رہے اہل فسق پس جائز ہی ہمکو یہ کہ گمان رکھین ہم ساتھ اونکے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر ہوا اونسے یا معنی یہ ہین اِجْتَنِبُوْا اجْتِنَابًا كَثِيْرًا یعنی پرہیز کرو پرہیز کرنا بہت یا یہ معنی ہین کہ احتراز کرو بہت بدگمانیون سے تا کہ واقع ہو بچاؤ بعض سے اور اثم اوس گناہ کو کہتے ہین کہ مستحق عذاب کا ہو اوسکا کرنے والا اور لَا تَجَسَّسُوْا کے یہ معنی ہین کہ نہ تلاش کرو عیب مسلمانون کے اور مجاہد سے منقول ہی یعنی لَا تَجَسَّسُوْا کے معنون مین کہ خُذُوْا مَا ظَهَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَ اللّٰهُ یعنی لو جو کچھ ظاہر ہوا اور چھوڑ دو اوس چیز کو کہ چھپایا اوسکو اللہ تعالی نے اور کہا سہیل نے لَا تَجَسَّسُوْا عَنْ طَلَبِ مَعَايِبِ مَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ یعنی بحث و تفتیش نکرو اون عیبون کے طلب کرنے سے کہ جنکو چھپایا ہی اللہ نے اپنے بندون پر اور غیبت کے معنی ہین ذکر کرنا عیب کا پس پشت ✤ **حد** ✤ اور حدیث مین آیا ہی کہ

غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے کہ وہ ناگوار گذرے اوسکو پھر اگر وہ عیب اوسمین ہو تو غیبت ہی و الا بہتان ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْغِیْبَةُ اِدَامُ کِلَابِ النَّاسِ یعنی غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر ہین اور
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ الخ تمثیل و تصویر بد ہی اوس چیز کی کہ ہوتا ہی اوسکو غیبت کرنے والا کہ وہ آبرو ریزی اوسکی ہی کہ جسکی غیبت کی اور اسمین
کئی طرح کے مبالغے ہین ایک تو اوسمین سے استفہام ہی کہ جسکے معنی تقریر ہین اور دوسرا مبالغہ یہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب محبت کیا اور
اور یہ ہی کہ نہ اکتفا فرمایا اوپر تمثیل غیبت کرنے کے ساتھ کھانے گوشت انسان کے بلکہ ٹھہرایا انسان کو اخ یعنی بھائی اور قتادہ سے منقول ہی
کما انکم اِنْ وَجَدْتُّمْ جِیْفَةً مُدَوَّدَةً اَنْ تَاْکُلُوْا مِنْهَا کَذٰلِكَ فَاکُلُوْا لَحْمَ اَخِیْكَ وَهُوَ حَیٌّ یعنی اگر پاوے تو
مردار کیڑے پڑا ہوا اور اوسکے کھانے کو مکروہ رکھے تو ایسا ہی مکروہ رکھ بھائی مسلمان کے گوشت کھانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی اوسکی
غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اونکو یہ کہ کوئی اونمین سے نہین دوست رکھتا ہی کھانا مردار گوشت بھائی
اپنے کا اوسکے بعد فرمایا فَکَرِهْتُمُوْهُ یعنی پس ثابت ہوا مکروہ رکھنا تمھارا اوسکو بسبب استقامت عقل کے پس چاہیے کہ یہ بھی ثابت ہو
کہ مکروہ رکھو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند ہی اوسکے یعنی غیبت بسبب استقامت دین کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الخ تواب کے معنی ہین بہت قبول
کرنے والا توبہ کا اور معنی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الخ کے یہ ہین کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے ساتھ ترک کرنے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے تم اوس سے
بچنے کا اور ڈرو ساتھ نادم ہونے کے اوس چیز پر کہ پائی گئی تم سے اوسمین سے پس بلا شبہہ اگر ڈرو گے تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری
اور دیگا تمکو ثواب متقیون توبہ کرنے والون کا ۞ ف منقول ہی کہ سلمان خدمت کرتے تھے دو شخصون کی صحابہ مین سے اور
پکاتے تھے اونکا کھانا پس ایک روز سلمان سو رہے کھانا اونکا نہ پکایا اون دونون نے سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغمبر خدا کے پاس بھیجا تا
آنحضرت سے طعام اونکے لیے مانگ لاوے آنحضرت نے فرمایا کہ اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہی تو دیگا اور اسامہ داروغہ تھے رسول خدا
کے سلمان اسامہ کے پاس گئے اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ کھانا موجود نہین ہی سلمان نے اون دو صحابیون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی
اونھون نے سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ اگر کنوین سمیحہ مین جاوے تو وہ بھی خشک ہو جاوے پھر وہ دونون تجسس مین
پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا یا کھانا رکھتا ہی اور ہمسے بخل کیا پھر جب وہ دونون آنحضرت کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی
تمھارے مونھون مین دیکھتا ہون مین اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا ہی فرمایا کہ غیبت کی تمنے یعنی سلمان اور
اسامہ کی اور جسنے غیبت کی مسلمان کی پس بلا شبہہ کھایا گوشت اوسکا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت مذکورہ اور ایک روایت مین ہی کہ
یہ آیت نازل ہوئی کہ ظن بد اہل خیر پر نہ لیجاؤ اور لوگون کے عیوب اور پوشیدہ گناہون کے تجسس مین نہ پڑو تو جو کچھ کہ خدا تعالی نے
پوشیدہ رکھا ہی ظاہر نہو اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ظن دو قسم ہی ایک تو گناہ ہی اور وہ وہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوسکے اور دوسرا
ظن وہ ہی کہ گناہ نہین اور وہ وہ ہی کہ کلام نکرے تو ساتھ اوسکے اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ظن چار قسم پر ہی ایک تو مامور بہ اور موجب
ثواب کا ہی اور وہ حسن ظن ساتھ خدا کے اور مومنون کے ہی حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن شاخ ہی
ایمان کی اور فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی نیک گمانی اچھی عبادت سے ہی اور دوسرا ظن حرام ہی اور وہ ظن بد ساتھ
خدا کے اور رسول کے اور مومنون کے ہی اور وہ موجب عذاب کا ہی اور تیسرا ظن تحری ہی امر قبلے مین اور امور اجتہادیہ مین موجب ثواب کا ہی
اور چوتھا مباح ہی اور وہ ظن امور دنیا اور مہمات معیشت مین ہی اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کی ہی انتہی
اور ظن حرام کے حق مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا یعنی بچاؤ تم اپنے کو

بدگمانی سے اسلیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپسمین اور نہ حسد کرو آپسمین اور
نزاع نکرو آپسمین اور بعضون نے کہا نہ رغبت کرو دنیا مین اور نہ غیبت کرو اور ہوو بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین پہلے لفظ
وَلَا تَجَسَّسُوا کی وَلَا تَحَسَّسُوا بھی آیا ہی یعنی آنکھ کان سے کسیکی ٹوہ نہ لو اور لَا تَجَسَّسُوا کے معنی یہ ہین کہ نرمی سے
کسیکا حال نہ معلوم کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور آیا ہی کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر پکارا ساتھ آواز بلند کے
پس فرمایا یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ
یَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ یعنی ای گروہ لوگونکے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہونچا ایمان طرف دل
اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے اسلیے کہ تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو
اور آیت مین مراد فَكَرِهْتُمُوْهُ سے یہ ہی کہ جیسا کہ کھانے گوشت برادر مردہ اپنے کے سے کراہیت رکھنے والے ہو ایسا ہی غیبت سے
بھی کراہیت رکھو اور تنفر کرو * مسئلہ * غیبت اوس کلام کو کہتے ہین کہ کوئی کسیکے غائبانہ ایسی بات کہے کہ اگر وہ سنے
تو ناخوش ہو بشرطیکہ وہ بات سچی ہو اسلیے کہ اگر جھوٹ ہوگی تو وہ بہتان ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ
مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ الخ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی
غیبت عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ رکھے وہ
کسی نے کہا خبر دیجیے ہمکو یہ کہ اگر ہووے بھائی مین وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی تو بھی غیبت ہوگی فرمایا اگر ہوا اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق
غیبت کی تونے اور اگر نہوا اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق بہتان کیا تونے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا عُرِجَ
بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ
یَا جِبْرِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ یعنی جب اوپر لے گیا
مجکو رب میرا یعنی معراج مین تو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے موہنہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مینے
کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین یعنی غیبت
کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت زیادہ ہی زنا سے اور یہ بھی
حدیث مین آیا ہی کہ غیبت اعمال غیبت کرنے والے کو ایسا مٹاتی ہی کہ جیسے آگ لکڑیون کو اور نیکیان اوسکی اوسکے دشمن کو یعنی جسکی غیبت کی ہی
دیتے ہین اور سیئات دشمن کے غیبت کرنے والے کو دیتے ہین نعوذ باللہ منہ پس معلوم ہوا کہ غیبت بڑی ہی بلا ہی اور موجب عذاب دردناک کا
مومن کو احتراز اوس سے واجب ہی اور بچنا اور چھٹکارا غیبت سے یون ہوتا ہی کہ اسباب غیبت کے اپنے سے دور کرے اور اوسکے وعید مین تامل کرے
کہ تھوڑی سی چیز کے لیے غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کے حسد یا اظہار فضل اپنے کا اور رد اورون کے فضل کا اور غصہ
اور تہمت بازی اور مانند انکے کے ہین ان سب سے دور ہونا چاہیے کہ حقیقت مین عداوت کرنی اپنے ساتھ ہی اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق مین کیا ہو
ندامت اور توبہ اور استغفار خدا تعالی سے اور بخشوانا اوس دشمن سے ہی تا گناہ خدا اور بندے کے سے پاک ہو اور اگر دشمن مرگیا ہو تو اوسکے لیے
خیرات اور استغفار کرے اور بخشوانے مین جو کچھ کہ اوسکی غیبت کی ہی اوسکے آگے ظاہر کرکر عفو کرواوے مگر کہ خوف زیادتی شر کا ہو تو
وہان مجمل سے کہے اور اگر اسمین بھی خوف ہو تو خدا تعالی کی طرف رجوع کرے فقط اور بخشوالینے مین ہر نوع نفع ہی اگر عفو کیا فہو المراد

والا نواب اس بخشوانے دیکا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا اور کہا ہی علما نے کہ غیبت سب جگہ حرام ہی مگر چھ جگہ معاف ہی
گنہگار نہین ہوتا ایک تو بیچ ظاہر کرنے احوال فاسق معلن کے کہ فسق سے عیب نرکھے اسی مین داخل ہین ڈوم و مخنث وغیرہ دوسرے
بیچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مددگار اپنے کے تیسرے ظاہر کرنا منکرات کا آگے محتسب کے تا دفع اوسکا کرے
چوتھے اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوی کے پانچوین کہنا کسیکا ایسا لقب کہ اوس سے وہ مخصوص ہو جیسے اعمی کو
نابینا کہنا چھٹے ظاہر کرنا حال چور اور مبتدع کا آگے اوس شخص کے کہ اوسپر اعتماد ہو کہ تدارک اسکا کریگا حاصل کلام یہ کہ دور ہونا
اس عمل سے ہر شخص پر واجب ہی کہ آفت عظیم ہی اور اس زمانے مین ایسی شائع ہوئی ہی کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہین
الا ما شاء اللہ باوجودیکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہین کہ اوسکو برا ہی نہین جانتے حق تعالی آگہی بخشے اور قریب اسکے
گناہ مین آفت سخن چینی اور چغل خوری ہی کہ اوسکے حق مین قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم مین واقع ہی لا یدخل
الجنۃ قتات یعنی نہین داخل ہوگا جنت مین چغل خور اور دنیا مین بھی خرابی اسکی کبھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خونریزیان ہوتی ہین
پس سخن چینی اور پردہ دری کسیکا رسے روا نہین ہی مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلیوے اور مانند اسکے ہر چیز کہ اوسمین
نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس سے خبر دینی جائز ہی تا مسلمان اور مال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوسکے گناہ
سے بچا اور جو کوئی کہ دو دشمنون سے آپسمین ملاقات رکھتا ہو اوسپر لازم ہی کہ بات ہر ایک کی اپنے دل مین رکھے اور دوسرے سے
ظاہر نکرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے والا بیچ وعید دورویون کے داخل ہوگا اور کہا ہی علما نے کہ غیبت اور چغل خوری کے
سننے والے پر چھ چیزین لازم ہین تا گنہگار نہوں ایک تو یہ کہ اوسکے کلام کو باور نکرے اسلیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہی دوسرے
یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بری بات سے واجب ہی تیسرے یہ کہ چغل خور جو کسی مسلمان کی طرف سے چغل خوری کرے اوسپر گمان بد
نلیجاوے کہ ظن السوء بالمؤمنین خیانۃ واقع ہی چوتھے یہ کہ اوسکے احوال کے تجسس مین نپڑے پانچوین یہ کہ چغل خور کی چغل خوری
کے سبب کسیکو خبر نکرے چھٹے یہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے + **معاہیون** + حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بیچ شرح
حدیث اتدرون ما الغیبۃ الخ کے لکہا ہی جاننا چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور بنسبت اور گناہون کے زیادہ بھید
ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش آ
اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا نفس مین یا مال مین یا اولاد مین یا مان باپ مین
یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی
اور ترش روئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اسکے مین جو کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اوسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ
کے ہو یا کنایہ سے یا رمز یا اشارے کے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے کے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز سے
سمجھاوے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوسکے پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکے مونھہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بیجا
اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ اور ہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوا لے اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو
پہونچ گئی ہی اور اگر نپہونچی نہین ہی اور وہ مر گیا ہی یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانے مین لازم نہین ہی کہ تفصیل
سے کہے بطریق اجمال کے کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی مینے بخشدے وہو الصحیح اور جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرنا نہین
بھی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین ہی + **ف** + ذکر کرنا آدمیون کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضایقہ ہی اور
مکروہ ہی اوس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہی عبرت کا اور نقصان کا اور جسنے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہی غیبت

وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ۔ ایک شخص روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہی لیکن ضرر پونہچاتا ہی
لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس عیب کے کہ اوسمین ہی نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پونہچاوے سلطان کو اوسکی
تاکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہین گناہ ہی اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ۔ **عالمگیری** ۔ روایت کیا ہی احمد نے بیچ کتاب زہد کے
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اونہون نے لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ اَخِيْكَ سُوْءً وَّاَنْتَ
تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے تیرے بھائی مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ تو پاوے
اوسکے لیے خیر مین ٹھکانا ۔ اور روایت کیا ابن مردویہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الظَّنَّ يُخْطِئُ وَ
يُصِيْبُ یعنی بلاشبہہ گمان خطا کرتا ہی اور صواب کو بھی پونہچتا ہی ۔ اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین سعید
بن مسیب سے کہ کہا لکھا طرف میرے بعضے بھائیون میرے نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اَنْ ضَعْ اَمْرَ اَخِيْكَ
عَلٰى اَحْسَنِهٖ مَا لَمْ يَأْتِكَ مَا يَغْلِبُكَ وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ شَرًّا وَّ
اَنْتَ تَجِدُ لَهٗ فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا یعنی رکھ امر بھائی مسلمان اپنے کو اوپر محمل نیک کے جب تک کہ نہ آوے تجکو وہ چیز کہ غالب
آوے تجپر یعنی اوسکے امر کو محمل نیک پر حمل کر جب تک کہ عاجز ہووے تو اوسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے
مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین محمل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمتون کے لیے پس نہ ملامت کرے
مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاوے بھید اپنا ہوتا ہی اختیار اوسکے ہاتھہ مین یعنی اگر بھید مونہہ سے نکال بیٹھا پھر اختیار اسکا
نہ رہا چرچا ہوگا اور وہ امر خراب ہوگا اور نہ بدلا لیا تونے اوس سے کہ نافرمانی کی اللہ کی تیرے حق مین مانند اسکے کہ فرمانبرداری
کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو تجسے بدی کرے بڑا بدلا اوسکا یہی ہی کہ تو درگذر کر اوس سے اور بھلائی کر اوس سے اور لازم کر اپنے
دوستی کرنی سچون سے پس رہ تو ایسے دوستون کے حاصل کرنے کی فکر مین اسلیے کہ وہ زینت ہین حالت فراخی مین اور [illegible]
سامان ہین وقت آنے بلاے عظیم کے اور سہل و حقیر سمجھ نہ تو قسم کو پس حقیر کریگا تجکو اللہ اور نہ سوال کر تو اوس چیز سے کہ نہین ہوا
یہان تک کہ ہو یعنی جس امر مین کچھہ حکم نہین آیا اوسکی تفتیش مین نہ پڑ یہان تک کہ کچھہ حکم معلوم ہو اور نہ کہہ بات مگر نزدیک اوس
شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگرچہ مارا جاوے تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنے دشمن سے اور ڈرتا رہ
اپنے یار سے مگر امین سے اور نہین ہوتا ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور مشورہ کر اپنے امر مین اون لوگون سے کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے
بن دیکھے ۔ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر رضی سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ فرماتے
تھے مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ
الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِّنْكِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْرًا یعنی کیا خوب ہی تو اور
کیا خوب ہی خوشبو تیری کیا بزرگ ہی تو اور کیا بزرگ ہی حرمت تیری قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھہ مین ہی البتہ
حرمت مومن کی بہت بڑی ہی نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہی اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان نہ لیجایا جاوے
اوسپر سوا خیر کے ۔ روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز رکھین تو
مہر کر دیا کرین اور ناپ اور گن کر دیا کرین واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ عادت پکڑین وہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم مین سے
بدگمانی لیجاوے ۔ اور نیز روایت کی طبرانی نے حارثہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ لَّازِمَاتٌ لِاُمَّتِيْ
الطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَسُوْءُ الظَّنِّ یعنی تین چیزین لازم رہینگی میری امت کے لیے شگون بد لینا اور حسد اور بدگمانی پس

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تین یہ چیزین ہین تو کون سی چیز انکو دفع کرے فرمایا اِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہ
وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ وَاِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ یعنی جب حسد کرے تو بخشش مانگ اللہ سے اور جب گمان ہو
تجکو کسیکی طرف سے پس تحقیق کر یعنی یہ عادت چھوٹ جائیگی اور جب شگون بد واقع ہو تجکو تو خیال اوسکی طرف نکر اور جو کام کرتا ہی
اوسکو کر اور روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَسَاءَ بِاَخِیْہِ الظَّنَّ فَقَدْ اَسَاءَ بِرَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ
یعنی جسنے بدگمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر پس تحقیق بدگمانی کی اوسنے اپنے رب عزوجل سے فرماتا ہی اللہ تعالی بچو تم بہت بدگمانی سے
یہ روایتین تفسیر درمنثور کی ہین اور کتاب نصاب الاحتساب مین کہ کتاب معتبر ہی لکھا ہی کہ من جملہ ادب احتساب سے یہ ہی کہ جو روایت کیا
ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹھے پس دیکھا اونھون نے ایک چراغ دروازے کی درزون مین سے پس جھانکا تو دیکھے کیا ہین
کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہین شراب پیتے انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرین پس داخل ہوے مسجد مین اور نکالا عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے
اونکو طرف اوسی دروازے کے پس جھانکا دونون نے اور کہا حضرت عمر رض نے عبد الرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہی تو کیا کرین ہم پس کہا
عبد الرحمن نے کہ گمان کرتا ہون مین قسم خدا کی کہ بلا شبہہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہمکو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع
ہوئے ہم اوپر عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھون نے ہمسے اور نہین لائق تھا ہمکو یہ کہ کھولین ہم اللہ تعالی کے پردے کو پس کہا عمر نے
کہ نہین گمان کرتا مین تجکو مگر کہ سچ کہا تو نے پس پھر آئے دونون اور اس روایت سے کتنے ہی فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ رات کو گشت
کرنا یعنی حاکم کے لیے سنت ہی عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محتسب کو لائق ہی یہ کہ مشورہ کرے اپنے یارون سے اوس امر مین کہ
دشوار ہوا وسپر جیسا کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہی اور روایت کیا گیا
ہی مانند اسی کے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اوٹھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا انھون نے ایک دروازے کی
درزون مین سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوسکے آگے شراب ہی اور گانیوالی گا رہی ہین پس چڑھے یہ دونون دیوار پر اور کہا کہ نہین
برا جانتے ہم کسی بڈھے کو مثل تیرے کہ ہو ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا ای امیر المومنین قسم دیتا ہون
تجکو اللہ کی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہان تک کہ کلام کرون مین یعنی انصاف مقتضی اسکو ہی کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی مینے اللہ تعالی کی ایک امر مین تو تمنے نافرمانی کی تین امرون مین کہا عمر نے کہ وہ کیا ہین
اوسنے کہا کہ تجسس کیا تو نے حالانکہ اللہ تعالی نے منع کیا تجکو اوس سے کہ فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دیوار سے چڑھ آئے تم حالانکہ اللہ تعالی
نے فرمایا وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِہَا یعنی اور آؤ تم گھرون مین انکے دروازون سے یعنی اور نہ آؤ گھرون مین انکی پشتون سے
واسطے فرمانے اللہ تعالی کے لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُہُوْرِہَا یعنی نہین ہی نیکی یہ کہ آؤ تم گھرون مین انکے
پشتون کی طرف سے اور داخل ہوئے تم بغیر اذن کے حالانکہ فرماتا ہی اللہ تعالی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَہْلِہَا یعنی نہ داخل ہو تم گھرون مین سواے اپنے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھر والون پر
پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آیا تو بخشتا ہی مجکو پس کہا اوسنے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے
ہوئے اور وہ کہتے تھے وَیْلٌ لِّعُمَرَ اِنْ لَّمْ یَغْفِرِ اللّٰہُ لَہٗ یعنی وای ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا اسکا کہ پاوے
ایک شخص کو کہ چھپاتا ہوا اسکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سواے اسکے کہ کہے دیکھا مجکو امیر المومنین نے دلالت کرتی ہی یہ روایت بھی
اسپر کہ محتسب جاسوسی نکرے اور نہ دیوار پر چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھر مین بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب من

یطھر البدع فی البیوت کے یہ کہ جائز ہی محتسب کو داخل ہونا یعنی گھرون مین بغیر اذن کے تو اوسکا جواب یہ دینگے ہم کہ وہ اوس صورت
مین ہی کہ ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یہ اوس صورت مین ہی کہ پوشیدہ ہو اور صورت اظہار کی باب مذکور مین یہ ذکر کی ہی کہ امام
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آواز مزامیر و معازف کی کہانسے کو کہ داخل ہوا وہ بغیر اذن اونکے کے بسبب ارتکاب خلاف شرع
کے اسلیے کہ منع کرنا اوس سے واجب ہی اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن اونکے کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اسلیے کہ اونھون نے
ساقط کی حرمت اپنی بسبب کرنے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہتک اونکی تمام ہوا مضمون تجسس کا اب پھر شروع ہوتی ہین
روایتین درمنثور کی درباب غیبت کے ؞ ابن عباس رضی سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا کہ کہا
حَرَّمَ اللّٰہُ اَنْ یُّغْتَابَ الْمُؤْمِنُ بِشَیْءٍ کَمَا حَرَّمَ الْمَیْتَۃَ یعنی حرام کیا اللہ تعالی نے یہ کہ غیبت کیجاوے مومن کی ساتھ
کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو ؞ روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے یہ کہا ایک عورت آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلی گئی
پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوب جمال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہوتی ٹھنگنی پس فرمایا عایشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی ای عایشہ پس کہا عایشہ نے یا رسول اللہ کہی مینے ایک بات کہ وہ اوسمین تھی فرمایا حضرت نے ای عایشہ
جسوقت کہی تو نے ایسی بات کہ وہ اوسمین تھی پس یہی تو غیبت ہی اور جسوقت کہتی تو ایسی بات کہ اوسمین نہوتی تو بیشک بہتان
باندھتی تو اوسپر ؞ آیا ہی کہ محمد بن سیرین کے آگے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا محمد بن سیرین نے ذَاکَ الْاَسْوَدُ یعنی وہ کالا پھر کہا اَسْتَغْفِرُ
اللّٰہَ اَرَانِیْ قَدِ اغْتَبْتُہٗ یعنی بخشش مانگتا ہون اللہ سے گمان کرتا ہون مین اپنے کو کہ بلاشبہ غیبت کی مینے اوسکی ؞ بیہقی نے
نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اونھون نے لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم مین سے کسیکی
اسلیے کہ مین تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گذری ایک عورت کہ دامن اوسکا دراز تھا پس کہا مینے یا رسول اللہ
اِنَّھَا لَطَوِیْلَۃُ الذَّیْلِ یعنی دامن اسکا دراز ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِلْفِظِیْ فَلَفَظْتُ بِضْعَۃَ اللَّحْمِ یعنی
تھوک تو پس تھوکا مینے بصورت گوشت کے ؞ آیا ہی کہ پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اونکو تَخَلَّلُوْا یعنی خلال
کر ڈالو پس کہا اوس قوم نے کہ یا نبی اللہ قسم خدا کی نہین کھایا ہمنے آج کچھ کھانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ لَاَرٰی
لَحْمَ فُلَانٍ بَیْنَ ثَنَایَاکُمْ وَکَانُوا اغْتَابُوْہُ یعنی بلاشبہ مین البتہ دیکھتا ہون گوشت فلانے کا درمیان دانتون تمھارے کے
اور اونھون نے غیبت کی تھی اوسکی ؞ روایت کی ضیا مقدسی نے انس سے کہ کہا تھے عرب خدمت کرتے آپسمین ایک دوسرے کی سفر مین
اور تھا ابو بکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا اونکی پس سوئے وہ دونون پھر جاگے اور نہین طیار کیا تھا اوس شخص نے اونکے لیے
کھانا پس کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اِنَّ ھٰذَا لَنَئُوْمٌ یعنی بلاشبہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہی پھر جگایا دونون صاحبون نے
اوسکو اور کہا جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپ سے کہ ابو بکر و عمر رض آپ کو سلام کہتے ہین اور سالن مانگتے ہین آپ سے
پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہین پھر آئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہیکا سالن کھایا ہمنے فرمایا
اپنے بھائی کے گوشت کا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرٰی لَحْمَہٗ بَیْنَ ثَنَایَاکُمْ یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتھ مین ہی بلاشبہ البتہ دیکھتا ہون مین گوشت اوسکا تمھارے دانتون کے درمیان مین پس عرض کیا اونھون نے کہ بخشش مانگیے
ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا مُرَاہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمَا یعنی اوسی سے کہو کہ بخشش مانگے تمھارے لیے ؞ آیا ہی کہ ایک دو عورتون نے
روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پھر بیٹھی ایک اون دونون کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونون نے کھانا لوگون کے
گوشت کا یعنی لوگون کی غیبت کرنے لگین آپسمین پس آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان

ط [illegible] اور اگر کوئی اونکی [illegible] خلاف شرع [illegible]
ط [illegible] روایتین منقول [illegible]
ط قول البیہقی [illegible] اور غرض یہی [illegible]

دو عورتون نے روزے رکھے تھے اور قریب ہلاکت کے پہونچین مین یعنی مارے پیاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لاؤ
میرے پاس اون دونون کو پس آئین وہ دونون پھر منگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونون مین سے کہ قی کر پس قی کی اوسنے
پیپ اور لہو اور کچ لہو یہان تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قی کر پس قی کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچ لہو یہان تک
کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونون نے روزے رکھے تھے اوس چیز سے کہ حلال کی اللہ تعالی نے اونکے لیے
اور افطار کیے اوس چیز پر کہ حرام کی اللہ نے اونپر بیٹھی ایک اون دونون کی پاس دوسری کے اور شروع کیا کھانا لوگون کے گوشتون کا ۔ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَحْمُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَاْكُلَهُ بِالْغَيْبِ وَعِرْضُهُ
عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَخْرِقَهُ وَوَجْهُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَلْطِمَهُ یعنی مومن حرام ہی مومن پر گوشت اوسکا اوسپر حرام ہی یہ کہ
کھاوے اوسکو یعنی غیبت کرے اوسکے غائبانہ اور آبرو ریزی اوسکی اوسپر حرام ہی اور مونہہ اوسکا اوسپر حرام ہی کہ طمانچہ مارے اوسپر
روایت کی بیہقی اور بخاری وغیرہ نے سند صحیح سے کہ ماعز صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو شخص کو
کہتا ہی ایک دوسرے سے کہ کیا نہین دیکھا تونے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسکے نفس نے
یہان تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کیے جانے کتے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہہ سے اور گذرے ایک گدھے
مردہ پر پس فرمایا کہان ہی فلانا اور فلانا اتر و تم دونون یعنی سواری سے اور کھاؤ اس گدھے مردے سے پس کہا اونھون نے کہ آیا یہ بھی کھایا
جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جس گناہ کو کہ پہونچے تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی اشد ہی اسکے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی
کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی بلاشبہہ ماعز اب البتہ جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہی یعنی نہاتا ہی اور خوشیان کر رہا ہی ٭
بخاری نے کتاب ادب مین اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گذرے مع چند یارون کے ایک خچر مردہ پر
پس کہا قسم خدا کی البتہ کھانا ایک تمہارے کا اس سے پیٹ بھر کر بہتر ہی اوسکے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے ٭ روایت کی
بخاری نے کتاب ادب مین جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پہونچے آپ ایک دو قبرون پر کہ عذاب کیے
جاتے تھے مردے اونکے پس فرمایا کہ یہ دونون نہین عذاب کیے جاتے ہین کسی ایسے امر کے سبب سے کہ بچنا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک انمین کا
غیبت کیا کرتا تھا لوگون کی اور دوسرا نہین بچاؤ کرتا تھا پیشاب سے پھر منگائی آپنے ایک ٹہنی تازہ یعنی کھجور کی اور چیرا اوسکو پھر فرمایا
کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب ان دونون سے جب تک کہ تازی رہین گی یعنی
دست مبارک کی برکت سے یہ بات حاصل ہوئی ٭ روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس شخص کے پاس
کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اسنے اوسکی جزا دے خیر دیگا اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور جسکے
پاس کوئی غیبت کیا گیا پس نہ مدد کی اوسنے اوسکی جزا بد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین اور نہ کھایا کسینے کوئی لقمہ بدتر
اسکے کہ کھاوے مومن کی غیبت کے سبب سے اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جانتا ہی تو بلاشبہہ غیبت کی اوسکی اور اگر کہا اوسکے حق مین
وہ عیب کہ نہین جانتا ہی تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر ٭ روایت کی احمد نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس اوٹھی ایک بدبو مردار سے ہوئے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کیسی
ہی یہ بدبو یہ بدبو اون لوگون کی ہی کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی ٭ روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ غیبت کیجاوے کسی شخص کی اس حال مین کہ تو اوس جماعت مین ہی پس ہو تو اوس شخص کا مددگار اور قوم
کو ڈانٹنے والا اور اوٹھ کھڑا ہو اونمین سے پھر پڑھی آپنے یہ آیت اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

[illegible marginal notes]

روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اِنَّ الرِّبٰوا نَیِّفٌ وَّسَبْعُوْنَ
بَابًا اَھْوَنُھُنَّ بَابًا مِثْلُ مَنْ نَکَحَ اُمَّہٗ فِی الْاِسْلَامِ وَدِرْھَمُ الرِّبٰوا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَۃً
وَاَشَدُّ الرِّبٰوا وَاَرْبَی الرِّبٰوا وَاَخْبَثُ الرِّبٰوا اِنْتِھَاکُ عِرْضِ الْمُسْلِمِ وَانْتِھَاکُ حُرْمَتِہٖ یعنی بلاشبہہ بیاز کھانے کے گناہ کے
کچھ اوپر ستر جز وہین ادنی اونکا یہ ہی کہ جیسے اپنی مان سے زنا کیا حالت اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہی پینتیس ۳۵ زنا سے اور اشد
بیازون کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبروریزی مسلمان کی اور حرمت اوتارنی اوسکی ہی + بیہقی وغیرہ نے
روایت کی ہی ابن عباس رض سے یہ کہ دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تو فرمایا اَعِیْدَا وُضُوْءَ کُمَا وَصَلٰوتَکُمَا وَامْضِیَا فِیْ صَوْمِکُمَا وَاقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ یعنی پھیرو وضو اپنا اور نماز
اپنی اور تمام کرو روزے اپنے یعنی توڑ نہ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا اون دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانے کی
روایت کی بیہقی نے عائشہ رض سے کہ کہا نہین وضو کرتا ہی ایک تم مین کا بسبب کلمۂ خبیثہ کے کہ کہتا ہی اوسکو واسطے بھائی اپنے کے
اور وضو کرتا ہی یعنی ہاتھ دھوتا ہی بسبب کھانے حلال کے + بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا آئی ایک عورت
ٹھنگنی اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہا عائشہ نے کہ پس اشارہ کیا مینے اپنے انگوٹھے سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدِ اغْتَبْتِہَا یعنی البتہ تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی + روایت کی بیہقی وغیرہ نے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ ایک
شخص اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس معلوم ہوا اوسکے اوٹھنے مین عجز یعنی کاہلی پس کہا بعضے لوگون نے کہ کیا بڑا کاہل ہی
فلانا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَکَلْتُمُ الرَّجُلَ وَاغْتَبْتُمُوْہُ یعنی بلاشبہ کہا یا تمنے اس شخص کو کہ غیبت
کی تمنے اسکی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کہا ہمنے وہ عیب کہ اسمین تھا فرمایا لَوْ قُلْتُمْ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ
بَھَتُّمُوْہُ یعنی غیبت تو یہی ہی اور اگر کہتے تم وہ عیب کہ نہین ہی اسمین تو تحقیق بہتان لگاتے تم اسکو + ابو داود وغیرہ نے روایت کیا
ابن عمر رض سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ حائل ہو شفاعت اوسکی واسطے حد کے حدود خدا
سے یعنی ایک مستحق حد کا تھا اور اسنے سفارش اوسکی کی پس تحقیق ضد کی اللہ سے اوسکے امر مین اور جو شخص کہ مرا اس حال مین کہ اوپر
دین ہی پس نہین ہان دینار و درہم ولیکن نیکیان اوسکی قرض دینے والے کو دی جاوینگی اور جسنے جھگڑا کیا باطل مین دیدہ و دانستہ
پس ہمیشہ رہتا ہی اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو شخص کہ کہے مومن کے حق مین وہ عیب کہ نہین ہی اوسمین رکھیگا اوسکو
اللہ ردغۃ الخبال مین یعنی دوزخیون کے پیپ لہو مین یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہی اور نکلنے کا ہی نہین یعنی
بدلا لینے کے + اور روایت کی بیہقی نے اوزاعی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ کہا جاویگا واسطے بندے کے روز قیامت کے قُمْ فَخُذْ
حَقَّکَ مِنْ فُلَانٍ یعنی اوٹھ اور لے حق اپنا فلانے سے پس کہیگا وہ کہ نہین ہی واسطے میرے حق اوسکی طرف پھر کہا جاویگا کہ ہان ہی تیرا
ذکر کیا تھا فلانے نے فلانے دن ایسا اور ایسا + روایت کیا بیہقی وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ
الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا کہ بلاشبہہ آدمی البتہ زنا کرتا ہی
پھر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشش کی جاتی ہی اوسکی یہان تک کہ بخشے غیبت اوسکو وہ کہ جسکی غیبت
کی ہی + روایت کی بیہقی نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ کہا جب کہ غیبت کرے کوئی کسیکی پس نہ خبر کرے اوسکو ولیکن بخشش مانگے اللہ سے
اور روایت کی بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کَفَّارَۃُ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ
لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ یعنی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش مانگے تو اوسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہی تو نے + ف + جسکی غیبت کی ہی اگر غیبت

اوسکو پہونچ گئی ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ ضرور ہی اوسکے بخشوانے مین اوسکا بیان کرنا اور بعضون نے لکھا ہی کہ یہی کافی ہی کہ کہے غیبت کی گئی
جسنے تیری بخش اوسکو اور نہین اعتبار ہی عارفون کے بخشنے کا بعد موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو نہ پہونچی ہین ہی تو کفایت ہی
ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ تخفیف ہو جاوے گناہ مین ✤ سہیل ✤ روایت کی بیہقی نے سفیان
بن عیینہ سے کہ کہا تین شخص ہین کہ نہین منع ہی اونکی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مبتدع کہ بلاوے
لوگون کو اپنی بدعت کی طرف ✤ روایت کی بیہقی نے زید بن اسلم سے کہ کہا غیبت اوسکی ہوتی ہی کہ جو علی الاعلان گناہ نکرے ✤
روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک بندے کو روز قیامت کے
پھر رکھی جاوینگی نیکیان اوسکی ایک پلڑے مین یعنی میزان اعمال کے اور برائیان اوسکی ایک پلڑے مین پس غالب آوینگی برائیان
پھر لائی جاویگی ایک چٹھی اور رکھی جاویگی نیکیون کے پلڑے مین پس غالب ہو جائیگا وہ پلڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ ای رب
میرے کیسی ہی یہ چٹھی نہین کوئی عمل کیا مینے اپنے رات و دن مین مگر کہ حاضر کیا مینے اوسکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ هٰذَا مَا قِيلَ
فِيكَ وَأَنْتَ مِنْهُ بَرِيءٌ یعنی یہ وہ چیز ہی کہ کہی تھی کسینے تیرے حق مین یعنی بطریق عیب کے اور تو اوس سے پاک تھا پس نجات
پاویگا وہ بسبب اوسکے ✤ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اَلْبُهْتَانُ عَلَى الْبَرِيءِ أَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ
یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانون سے زیادہ بھاری ہی ✤ درمنثور ✤ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ نزول اس آیت کا در حق
ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہی کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب سو رہنے کے پھر حضرت کے
پاس بھیجا سالن کے لانے کے لیے اور آپنے اسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب کور دیا پھر انھون نے سلمان کے حق مین کلام مذکور
کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع مین اسامہ پاس کچھ نرہا تھا تو نہین گمان بدلے گئے تھے پس جبرئیل آئے یہ آیت لیکر
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ الخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبون کو بلایا اور فرمایا یہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمہارے دانتون مین
دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہمکو کچھ دیا ہی نہین ہم کھاتے کہان سے حضرت نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت
نہین کہتا ہون لیکن گوشت آدمی کا کہتا ہون تھوکو تو سہی اونھون نے تھوکا تو دیکھا کہ تھوک متغیر ہی یہ آیت آپنے پڑھی يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ الخ اس آیت مین تین چیزین مذکور ہوئین بدظنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اسلیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہی کہ
جب بدگمانی دل مین آتی ہی تو آدمی تجسس کرتا ہی اور جب تجسس کرتا ہی تو غیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور یہ تجسس انکا اسامہ کے
حق مین تھا اور غیبت سلمان کے حق مین اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی برائی مین أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ الخ فَكَرِهْتُمُوهُ
ماضی ہی بمعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھوگے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ رکھتے ہو اس گوشت کے کھانے کو
اور یہ مثل بد گوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف و عادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگون کی بہت کرتا ہی تو عرب مین کہتے ہین
فلان يمضغ لحوم الناس یعنی فلانا شخص گوشت چباتا ہی اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اس معنی کر ہی کہ غیبت وہ ہوتی ہی
کہ غائبانہ کسیکا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہین ہی اوس چیز کو کہ کھایا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع
کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہین وہ بھی نہین جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق مین کہا جاتا ہی اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے
دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شبہہ کی چیز کو پوچھے اور کھاوے اور کہے کہ لَا تَجَسَّسُوا آیا ہی تو وہ اس روایت کے تحت داخل
ہوگا کہ رسول علیہ السلام سے منقول ہی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی تفسیر بیان
کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل و تغیر قرآن کی ہی اسلیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ڈھونڈھنا

ہو مسلمانوں کا ہی نہ تجسس کرنا حلال و حرام سے نہیں دیکھتا ہی تو کہ خدا تعالی فرماتا ہی کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا یعنی
کھاؤ حلال سے اور عمل کرو اچھے اور حلال کو نہیں پہونچ سکتا ہی مگر بسبب تجسس کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ
وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَہُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِہَاتٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام
بھی ظاہر ہی اور درمیان میں انکے امور مشتبہہ ہین پس چھوڑ اوس چیز کو کہ شک میں ڈالے تجکو اور اختیار کر اوس چیز کو کہ نہ شبہے میں
ڈالے تجکو اب جاننا چاہیے کہ غیبت کسکو کہتے ہین جو کہ فاسق معلن اور ریاکار و متہتک ہو جو کچھ کہ اوسکا عیب بیان کرے وہ غیبت نہیں ہی
جیسے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَلْقٰی جِلْبَابَ الْحَیَاءِ عَنْ وَّجْہِہٖ فَلَا غِیْبَۃَ لَہٗ
یعنی جو کوئی ڈالدے چادر حیا کی اپنے مونہہ سے پس اوسکا عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ نے فرمایا اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ کَیْ یَحْذَرَہُ النَّاسُ اَمَّا اِذَا کَانَ فَاسِقًا مُخْتَفِیًا مُسْتَتِرًا فَلَا
تُعْلِنُوْہُ وَیَکُوْنُ غِیْبَۃً عَنْہُ یعنی فاجر میں جو عیب ہی اوسکو بیان کرو تا کہ بچیں اوس سے لوگ لیکن جب کہ ہو وہ فاسق چھپا ہوا
پردہ کرنے والا تو نہ ظاہر کرو اوسکو اور ظاہر کروگے تو ہوگی غیبت اوسکی اور اگر بیان کرے عیب کسیکا بروجہ تعریف یعنی حال
معلوم کروانے کے تو مضایقہ نہیں جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا واسطے فاطمہ بنت قیس کے
جس وقت کہ کہا اوسنے کہ معاویہ اور ابو جہم نے پیغام نکاح کرنے کا مجھے بھیجا ہی پس فرمایا نبی علیہ السلام نے اَمَّا مُعَاوِیَۃُ
فَرَجُلٌ صُعْلُوْکٌ لَا مَالَ لَہٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَہْمٍ کَانَ لَا یَرْفَعُ الْعَصَا عَنْ اَہْلِہٖ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ یعنی معاویہ
پس مرد مفلس ہی نہیں مال اوسکے پاس اور ابو جہم نہیں اوٹھاتا عصا اپنے اہل سے یعنی بدمزاج ہی مار پیٹ کرتا رہتا ہی اپنے
گھر والوں پر نکاح کر اسامہ بن زید سے اور ارادہ کیا نبی علیہ السلام نے اس سے معلوم کروا دینا اون دونوں کے حال کا فاطمہ کو تا فریفتہ ہو
اونکے ظاہر حال پر اور اسی طرح جو کوئی کہے کسیکو کہ فلانا ٹھنگنا ہی یا طویل ہی یا لنگڑا ہی یا بھینگا ہی یا گنجا ہی یا اوسکے کوڑھ ہی اگر کہے
بطریق تعریف کے تو نہیں ہوگی غیبت جیسا کہ حدیثوں کے راویوں سے آیا ہی عَنْ جَمِیْلَۃَ الطَّوِیْلَۃِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الْاَصَمِّ اور اگر کہیگا یہ بطریق عیب کے تو ہوگی غیبت آدمیوں کے حق میں اور جانوروں کے حق میں [illegible] ہوگی غیبت
لیکن گنہگار ہوگا بالاتفاق تمام ہو مضمون تفسیر زاہدی کا + تنبیہ + سوچنا چاہیے ان مضامین میں کہ غیبت کیسی آفت ہی
اور سوا اسکے اور آفتیں زبان کی بہت ہیں حتی کہ کافر کر ڈالتی ہی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان کی بیس آفتیں ہیں
پس کچھ حدیثیں سوا حدیثوں مذکورہ کے جو محافظت زبان میں آئی ہیں مع شرح کے لکھی جاتی ہیں اور بعد اسکے اقوال علما رحمہم اللہ
کے تا کہ مضمون وَاَمْسِکْ لِسَانَکَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تَذْکُرْہُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ کا کہ یہ قول ہی ایک نبی علیہ السلام کا
بنی اسرائیل میں سے اختیار کریں روایت کی بخاری نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ
وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ یعنی جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت
اوس چیز کی کہ درمیان دونوں کلوں اوسکے کے ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور برے سے اور دانتوں کو کھانے
اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونوں پانوں اوسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا و
اغلام اور چپٹی بازی سے تو ضامن ہوں میں اوسکے لیے بہشت کا + ف + یعنی وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت کے درجات عالیات میں
اور یہ ضمانت حقیقت میں پروردگار کی طرف سے ہی جیسے کہ اپنے فضل سے ضامن بندوں کے رزق کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی
جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نائب اوسکے ہیں ع ج + اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ

من رضوان اللہ الحدیث یعنی بلاشبہہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان
بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ بات اوسکے
نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین
اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین یہ روایت بخاری کی ہی اور اور روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ گرتا ہی بندہ
بسبب اوس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہی اوس مسافت سے کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی
ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکے فعل کو آسان سمجھے ایک بات بے سمجھے کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان
وسہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین
ہوتی ہی ۱۲ م ۔ اور فرمایا سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر یعنی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر
یعنی اگر حلال و مباح جان کر اوسکو مارے ۔ اور فرمایا ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما یعنی جو شخص
کہ کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اون دونون کا ۔ ف یعنی کہنے والا اس
کلمے کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر
ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثون
مین سے ہی کہ گنا ہی اونکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیجاوے
مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتال و زنا کے اور کہنے اوسکے کے اپنے بھائی مسلمان کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس
حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس اس صورت مین معنی باء بہا کے یہ ہونگے
کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکے کفر ۔ اور دوسری یہ کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوپر معصیت تکفیر اوسکے کی اور تیسری یہ کہ محمول
ہی خوارج پر کہ کافر کہتے ہین مومنون کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت
کافر نکہے جاوین انتہی کہتا ہون کہ یعنی کافر کہنا اونکا بیچ حق غیر دن خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ یہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کا
رضی اللہ تعالی عنہم کا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت کے پس یہ کافر ہین بلا نزاع ۱۲ ع م ۔ اور روایت کیا بخاری نے کہ فرمایا
لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک
یعنی نہ تہمت کرے کوئی شخص کسیکو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر و فسق کا کہنے والے پر اگر نہو یار اوسکا کہ
جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا ۔ ف یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ
کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ۱۲ م ۔ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے المستبان ما قالا فعلی
البادی مالم یعتد المظلوم یعنی دو شخص برا کہنے والے آپسمین گناہ اوس خبر کا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلے برا کہا یعنی دو
شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جب تک نہ تجاوز کرے
مظلوم حد ۔ ف پس اگر تجاوز کیا مظلوم نے حد سے اس طرح کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے سے اور
ایذا اوسکی سے تو ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ثابت ہی گناہ
فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۱۲ ع ۔ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا آنحضرت نے ان
اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ یعنی بلاشبہہ بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے

کے نزدیک بڑا جھوٹا + ف + لکھا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھہ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا سا یا لکھا جاتا ہی نام اوسکا دیوان اعمال مین ملاء اعلی کے نزدیک یا لوگ اپنی کتابون مین نام اوسکا صدیق لکھتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھہ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دلون مین اور جاری کیا جاتا ہی زبانون پر کہ یہ سچا ہی برقیاس قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ یعنی بلاشبہہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ڈالیگا اونکے لیے اللہ تعالی محبت لوگون کے دلون مین اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے کو حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے عذاب جھوٹون کا سا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے بغض رکھتے ہین ۱۲ ح + اور فرمایا لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا یعنی نہین جھوٹا ہی وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی لوگون کے درمیان مین اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح و رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پونہچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو + ف + کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر و مین بگاڑ ہی آپسکی اصلاح کے لیے کہتا ہی ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنے نکہا ہو + ع + اور فرمایا اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ یعنی جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والون کو پس ڈالو اونکے مونہون مین مٹی + ف + یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین بوجہ طمع مال کی طمع سے برابر ہی کہ تعریف نثر ہو یا نظم اونکے مونہون مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھہ نہ دو اونکو یا مراد یہہ ہی کہ کچھہ تھوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ڈالنے خاک کے قلت و حقارت مین تاکہ ہجو تمہاری نکرین اور بعضے علماء نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد کہ راوی اس حدیث کے ہین آیا ہی کہ اونھون نے مٹھی خاک کی لی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تعریف کرنے والے کے مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنے والے کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اوسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس جو کہ تعریف کرے کسیکے اچھے فعل پر تاکہ اوسکو رغبت اور بھلائیون کے کرنے کی ہو اور لوگون کو رغبت ہو اوسکے اقتدا کی تو وہ مداح برا نہین ہی + ع + اور آیا ہی کہ ایک شخص نے تعریف کی ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا آپنے وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ الخ یعنی وائے تجکو کاٹی تونے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا خواہ مخواہ تو چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال اونکا اللہ تعالی ہی جانتا ہی حقیقت حال اوسکے کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اوسکا وہی ہی اوسکے کردار پر یہہ بھی جب کہے کہ گمان رکھتا ہو تعریف کرنے والا کہ بلاشبہہ وہ ایسا ہی یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھہ جزم و یقین کے کسیکو کہ وہ ایسا ہی ہی یعنی احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے کہ بلاشبہہ وہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الٰہی نہو حاصل یہہ کہ بجزم و یقین کرسکے کہ فلانا شخص خدا کے نزدیک اچھا ہی سوائے اون لوگون کے کہ نام اونکا صریح احادیثون مین آچکا ہی مانند عشرہ مبشرہ وغیرہم کے + ف + کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک دمانی کے کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک کی دنیا مین بھی ہوتی ہی جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکے قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نے + ف + تعریف کرنی آدمی کی

۵۷ یعنی ایسا جھوٹا نہین ہی کہ جو اللہ کے نزدیک برا ہی ۱۲ منہ مدظلہ

تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہی کہ
تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچیگی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی
غائبانہ اس حال میں کہ نہ پروا ہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اون چیز کے کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا
مضایقہ نہین ع عالمگیری * اور آیا ہی کہ ایک شخص نے اذن مانگا حضرت کے پاس آنے کا پس فرمایا ائذنوا لہ فبئس
اخو العشیرۃ الخ یعنی اذن دو اسکو آنے کا پس برا ہی یہ اپنی قوم مین پھر جب بیٹھا وہ تو کشادہ روئی کی حضرت نے اوسکی
ملاقات مین اور میٹھی باتین کہین اوس سے پھر جب کہ وہ شخص گیا تو عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یارسول اللہ آپ نے تو
اوسکے حق مین ایسا اور ایسا کہا تھا پھر آپ نے کشادہ روئی کی اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کہین اوس سے پس فرمایا حضرت نے
کہ کب پایا تو نے مجھکو فحش بکنے والا الا بلا شبہہ بدترین آدمیون کا اللہ تعالی کے نزدیک مرتبے مین دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ چھوڑ دین
اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی کے اور ایک روایت مین ہی واسطے بچنے فحش اوسکے کے * ف * وہ شخص آنے والا عیینہ
بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان
کے اوس سے حضرت کی حیات مین اور بعد وفات آپکی کے ظہور مین آئے اور آپ کی وفات کے بعد وہ مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابو بکر کے
ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کر کر مسلمان مرا اور جبکہ حضرت کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نتھا اور کلام
مذکور آنحضرت کا اوسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ اوسکی حقیقت حال سے پہلے ہی خبر دی آخر کو آثار بدی کے
یعنی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کے تھی تا لوگ اوسکو پہچانین
اور فریب نکھاوین اور فتنے مین نہ پڑین پس غیبت نتھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب
اوسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونون کے سوا اور یہ
مباح ہی بلکہ بعض اوقات مین اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کے
اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونون کے فرق سے جاہل ہین مداہنت فی الدین ہو جسمین کہتے ہین برا اخلاق والا ہی
جہالت کے سبب سے مدارات اور مداہنت مین فرق نہین جانتے مداہنت کے حق مین مولوی نے فرمایا ہی شعر را و اشداء علی الکفار
باش * خاک بر دلداری اغیار باش * اور مدارات کے حق مین حافظ کہتے ہین بیت آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست
با دوستان مروت با دشمنان مدارا * اور حضرت نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عایشہ کی اس بات پر کہ آپ نے
مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون نہ برا کہا آپ نے اوسکو حاضر مین بھی جیسے کہ برا کہا آپ نے غائب مین اور واسطے بچنے فحش
اوسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ مینے جو اوسکے مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکے کہ فحش گو
نہوؤن مین اور اوس جماعت سے نہوؤن کہ لوگ اونکے ترک کرنے کو کہین بسبب فحش اونکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے
چھوڑ دیا مینے اور اوسکے مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین لوگ اوسکو بسبب پرہیز کرنے کے برائی اوسکی سے
ع پ ح * اور فرمایا کل امتی معافی الا المجاہرون الخ یعنی ساری امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی
اور نہین عذاب کیجاتے سخت گر آشکار کرنے والے برائی کے اور بلا شبہہ بے پروائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد
پھر صبح کرے اس حال مین کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکے عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو

رات مین یہان تک کہ چھپتا رہا دن تک پھر کہے وہ شخص کسی سے اے فلانے کیا مینے آج کی رات ایسا اور ایسا حال انکہ رات کو
پردہ پوشی کی تھی اوسکے لیے اور صبح کرتے ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے ✤ ف اس سے معلوم ہوا کہ غیبت اوسکی حرام ہی
کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت بری نہین اور لکھا ہی علما نے کہ جائز ہی
غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع کی کہ جو لوگون کو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور
جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیۂ شہود کے اور راویان اخبار و احادیث کے ✤ اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا
مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ الخ یعنی جو شخص چھوڑدے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق تو بنا
بنایا جاتا ہی اوسکے لیے محل جنت کے کنارے مین اور جو شخص کہ چھوڑدے جھگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکے لیے
مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے بیچ جگہہ بلند بہشت کے ✤ ف ہو وہ
ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہدشکنی کا نہو اور صلح کروانے مین
اور محافظت مال مسلمان کی مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیبیان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون
اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تھا لیکن رفع نزاع کی اوسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امر دینی
کے ہی کہ سکوت کرنے سے اوسمین خلل دین مین نپڑے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینے
ہرگز مگر کہ دوست رکھا مینے کہ حق میرے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مرا یعنی جھگڑنے کی اعتراض
کرنا ہی غیر کے کلام پر ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مرا یہ ہی کہ
ترک کرے اعتراض و انکار کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہی تو تصدیق کر اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے
تو سکوت کر اوس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا یہان کے عرف مین کشادہ
پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ✤ اور فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ
وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ یعنی کیا جانتے ہو تم
کہ کیا چیز اکثر داخل کریگی آدمی کو بہشت مین یعنی سبب جو داخل کرنے لوگون کے بہشت مین ساتھ فائزین کے ہین اونمین سے کونسی چیز ہی کہ
اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق ہی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیزین ہین
کاواک یعنی خالی ہین موہنہ اور شرمگاہ ✤ ف ادنی تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچے ہر ماسوی اللہ سے
اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کرے اوسپر کہ جو برائی پونہچاوے
کذا ذکرہ الملا علی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہی پس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی کے تخصیص
بعد تعمیم کے ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تقوی
اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف
حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور موہنہ کہ زبان بھی داخل اوسمین ہی پس پڑنا بیچ کہانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام
ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ موہنہ اور زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی شرم مرد و عورت کے کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے حق
خالق کی کرتا ہی اور مغلوب العقل ہوجاتا ہی ✤ روایت کی شرح السنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوسکی کے
کہ فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ الخ یعنی بلاشبہ آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا اور نہ

حاشیہ: روای الترمذی و ابن ماجہ

حاشیہ: اور اوسکا یہ ہی کہ بچے ... (حاشیہ کا باقی متن ناخوانا)

اور کہا عقبہ بن عامر نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے
تجھکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر ف محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا ایک شارح نے
اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو اس حال مین کہ محافظت کرنے والا ہو اپنے پر امور اپنے کو کہ اوسنے ضرر دین
ہو اور رعایت کرنے والا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجھکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکل مگر بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے
سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب بچاؤ کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی هٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ
وَمُلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةِ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ یعنی یہ زمانہ سکوت کا ہی اور بیٹھے رہنے کا گھرون مین
اور قناعت کرنے کا ساتھ قوت کے یہان تک کہ مرجاوے تو اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب پر
یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت ہی رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر رواہ
ع ۔ اور فرمایا اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ الخ یعنی جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا تو تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہین واسطے زبان
کے اور کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی ہی تو تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے
ہوینگے ہم ت ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا
فاسد ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ یعنی بلاشبہ بدن مین ایک بوٹی ہی کہ جب وہ سنورتی ہی تو سنورتا ہی سارا بدن اور
جب وہ بگڑتی ہی تو بگڑتا ہی سارا بدن آگاہ ہو وہ دل ہی جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم
دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہین ت ۔ اور فرمایا مِنْ حُسْنِ
اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی خوبی اسلام آدمی کے سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو
ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکے نہ رکھے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ
اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکے کے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اوسکے یہی معنی ہین اور
امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی کی
معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ دفع کرے پیاس کو اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر
اوسکے کی ہو اور مانند اونکے کے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے لوٹنے اور بہرہ مند و دولتمند ہوا وسنے اور
نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے ایمان و اسلام و احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ
کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین تو لایعنی نہین
اور سوا اسکے لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حد مالایعنی کی یہ ہی کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا تجھکو حال و مآل مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو
ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اونسے احوال شہرون کے اور اون چیزون کے کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون
وغیرہ کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر سکوت کرتا انسے
تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ت ۔ ع ۔ اور آیا ہی کہ وفات پائی ایک شخص نے صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے کہ خوشخبری ہو تو

ساتھ داخل ہونے کے بہشت مین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ یعنی کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت
حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو اوس چیز مین کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اوسکو ❊ ف
یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا یا مراد یہ ہی کہ سلام علیک نکی ہو آپسمین یا فائدہ کلام سے کسیکو نہ پہنچا
ہو کہ اوسسے بھی کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ مفت ثواب سے محروم رہتا ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے
اسکے کے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو یا سنے اور بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے
بہشت کے سے منع کیا گیا ہو عیاذاً باللہ منہ غور کرنا چاہیے اسکے مضمون مین اور بیدار ہو وے خواب غفلت سے اور اپنی اوقات
کو مصروف بیاد حق رکھے اور بچے امور ممنوعہ اور لایعنی سے جیسے ہمارے وقت کے اکثر صاحب گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین
اور نام شریعت کا لیکر وبال آخرت مین گرفتار ہوتے ہین ❊ شعر ❊ کار کن کار بگذر از گفتار ❊ کہ درین راہ کار دارد کار ❊ اور ہم سیکو
کیا کہین خود گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین ایسا ہی حال ہی ہمارا بھی کہ اپنے گلے مین سانپ اور اورون کی مکھیان جھلین
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَھُدَانَا اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ❊ مولٰنا ❊ مؤلف ❊ اور کہا سفیان بن عبد اللہ
رواہ الترمذی ۱۲
ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون مین سے کہ ڈرتے ہین آپ مجھپر کہا سفیان نے فَاَخَذَ
بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا یعنی پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ یعنی اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون تمہارے
حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین ❊ اور فرمایا اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِّنْ
نَتْنِ مَا جَآءَ بِہٖ یعنی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتا ہین اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد
اوس چیز کے سے کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا ❊ اور فرمایا بہت بری بات ہی از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو اپنے بھائی مسلمان سے
رواہ ابو داؤد ۱۲
کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کے سچا جاننے والا ہی اور تو اوس بات مین جھوٹ بولنے والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال برا ہی اور اس
حال مین تر ہی ❊ اور فرمایا مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ یعنی جو شخص کہ ہو
دو رویہ دنیا مین ہوگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی ❊ ف دو رویہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو تو ایسی
باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دو رو
وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی اور یہ ہر ایک کے پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے
پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا ہی دوست غمخوار اور مددگار ہی ❊ اور فرمایا
لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ یعنی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا
اور لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا ❊ اور فرمایا لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا بِغَضَبِ
اللّٰہِ وَلَا بِجَھَنَّمَ یعنی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہے کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا
کرو آپسمین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجپر اور دوزخ مین جاوے تو ❊ اور فرمایا
اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ الخ یعنی بلاشبہہ بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو
تو چڑھتی ہی لعنت آسمان کی طرف پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس
بند کیے جاتے ہین دروازے اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس ادھر سے بھی رد کیجاتی ہی پس جسوقت کہ

نہین پاتی راہ پھرتی ہی طرف اوسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکے تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکے تو پھر پاتی ہی لعنت طرف لعنت کرنیوالے اپنے کے ❊ ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ ہوتی ہی کہ باہر نکل جاؤن جب جگہ نکلنے کو نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پھر پاتی ہی لعنت کرنیوالے پر جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متحقق نہین ❊ ح ❊ اور آیا ہی کہ ایک شخص کی چادر اوڑا لی ہوا نے پس لعنت کی اوسنے ہوا کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ یعنی نہ لعنت کر تو ہوا کو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین ہی وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر ❊ ف ❊ حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہی اوسکو واسطے حکمون کے تنگ آنا اوسے اور بکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح ادب بیچ اوترنے حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن و ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے ❊ ح ❊ اور فرمایا لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ یعنی نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون مین کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہوؤن اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و کینہ ور نہوؤن ❊ ف ❊ اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نچاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسیکے کسیکی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی ہو ❊ ح ❊ معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سے اس حالمین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ❊ ع ❊ اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کیا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا یعنی کفایت ہی تجکو صفیہ سے یعنی اونکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتین تھین عائشہ رضی اللہ عنہا اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کوتاہ قد تھین عائشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اوس عیب سے اونکو حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنی اونکی ناخوش آئی پس فرمایا لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ یعنی البتہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا تو البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کردے اوسکو ❊ ف ❊ یعنی جب دریا کو باوجود اس بڑائی کے تغیر کردے اور غالب آوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ كَذَا اَوْ كَذَا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون مین ظاہر انکار کذا سے ارادہ تعدد صفت اوسکی کا ہی پس مناسب یہ ہی کہ اونھون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ❊ ح ❊ اور فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ یعنی نہین ہوا فحش کسی چیز مین یعنی کسی امر مین امور مین سے مگر کہ عیبناک کر دیا اوسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو ❊ ف ❊ اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیدے ❊ طیبی ❊ اور فرمایا مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ یعنی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ

صادر ہوا ہی اوس سے پہلے نہین مرتا وہ عار دلانے والا یہان تک کہ کرتا ہی وہ اوسکو اور رکھتے تھے حضرت عار دلانا اوس گناہ سے
کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے ٭ ف توبہ کر چکا ہی یعنی اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہین ولیکن
لیکن بقصد تکبر و تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اوس سے ہو ٭ ع ح ٭ اور فرمایا لا تظہر
الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ و یبتلیک یعنی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی اپنے کے یعنی اگر کوئی مسلمان
پڑا ہی بلا کے دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہوویگا تو وہ رحم کریگا خدا تعالی اوسپر
اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکے ٭ اور فرمایا ما احب انی حکیت احدا و ان لی کذا و کذا یعنی نہین دوست رکھتا
(رواہ الترمذی ۱۲)
مین یہ کہ نقل کرون مین کسیکی حال اوسکے کہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا کا بسبب اوس نقل نکالنے کے ٭
ف حرام ہی نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی یعنی مثلا کسیکی سی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے وغیر ذلک اور داخل ہی یہ
غیبت محرمہ مین ٭ ع ٭ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوسنے اپنے اونٹ کو پھر باندھ دیا پانون اوسکا رسی سے پھر داخل
(رواہ ابوداؤد ۱۲)
ہوا مسجد مین اور نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس جب کہ سلام پھیرا اوس اعرابی نے تو آیا اپنے اونٹ کے
پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا اللہم ارحمنی و محمدا و لا تشرک فی رحمتنا احدا یعنی
یا اللہ رحم کر مجپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتقولون ہو
اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال یعنی آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل زیادہ ہی یا اونٹ
اسکا کیا نہین سنا تمنے جو کچھ کہ کہا اسنے کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے ٭ ف یعنی اوسنے جو حق کی رحمت واسعہ کو تنگ کیا
اوسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومن مردون اور عورتون
کو داخل کرنا چاہیے ٭ ح ٭ اور فرمایا اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واھتز لہ العرش یعنی جب ہوتی
کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو سردار وغیر ذلک غصے ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنے والے پر اور
ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کے عرش ٭ ف ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے
اسلیے کہ فاسق کی تعریف کرنے مین راضی ہونا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی
کہ موجب کفر ہو اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پونہچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے بے عمل اور شاعرون اور
قاریون ریاکار کی داخل ہی اسی مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہو گا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلا سے
عظیم سے جبھی ہو سکتا ہی کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے ٭ ح ٭ ع ٭ اور فرمایا یطبع المؤمن علی الخلال کلہا
الا الخیانۃ والکذب یعنی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان ہر طرح کی خصلت پر سواے خیانت و جھوٹ کے ٭ ف یعنی مومن
کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا تصدیق و ایمان کے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد
منع کرنا ان دو صفتون سے ہی یعنی نچاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ٭ ح ٭ کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذر کے پاس پس
پایا مینے اونکو مسجد مین کوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا مینے اے ابوذر کیا ہی یہ تنہائی یعنی کیون نہین
صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے الوحدۃ
خیر من جلیس السوء الخ یعنی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا
بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنی اور معنی سکوت پر گوشہ نشینی

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲
رواہ احمد و البیہقی فی شعب الایمان ۱۲

وتنہائی ہے ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد اونکی نیکی وصلاح پر ہو حاضر نہین تنہا
بیٹھا ہون مین اور جب ہوتے ہین تو بیٹھتا ہی ہون ❊ اور فرمایا مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ
ستین سنۃ یعنی مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے ❊ ف لفظ مقام ساتھ زبر
میم کے اور پیش میم سے بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت کی شرع افضل ہی
اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کئے ہین
مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین اونسے سلامت رہتا ہی
بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہی اور
شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ خدا کے تعالی کے نزدیک بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت
سے اسلیے کہ جس سکوت مین چلائی فکر بیچ معارف وحقائق الہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفۂ قلبیہ ذکر خفی کے دریا مین اور
منور ہو ساتھ نور ذات وصفات الہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہو اوس طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سے
کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہو اگرچہ ساٹھ برس ہو ❊ اور کہا ابو ذر نے کہا مینے ای رسول خدا کے
نصیحت کرو مجکو فرمایا اوصیک بتقوی اللہ الخ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت
زینت دینے والا ہی تیرے سب کامون کے لیے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا مینے زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا
علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ الخ یعنی لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا
کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر ورحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی
چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب
(پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو)
ظہور نور معرفت اور یقین وہدایت کا ہی کہا مینے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ
للشیطن وعون لک علی امر دینک یعنی لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک یعنی ہمیشہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون
الہی کے اسلیے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے
اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کے کہا مینے زیادہ فرمائیے
مجکو فرمایا ایاک وکثرۃ الضحک الخ یعنی بچیارہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونے
ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم ومعرفت کے حیات دل اوسمین ہی اور کھو دیتا ہی مونہہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے
علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود یعنی علامت اونکی اونکے مونہون
مین ہی اثر سجود سے اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات
حسی اور معنوی کے ہی کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا قل الحق وان کان مرا یعنی کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو
خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لا تخف فی اللہ لومۃ لائم یعنی نہ ڈر دین خدا کے ظاہر کرنے مین
اور اوسکی تائید وتقویت مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لیحجزک عن الناس ما تعلم
من نفسک یعنی چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ❊ ف ذکر خدا کا تمام افعال
کہ بہ نیت تقرب الی اللہ کے کرین تو داخل ذکر مین ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد تخصیص کے ہو گا

او حدیث مین آیا ہی اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اگر یہ مراد رکھین گے تو تفصیل ذکر کرنے خیر کے سے ہی بعد کل کے نسبت یاد نبی
فضل و شرف کے اور نہ ڈر اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذمت لوگون کے اور تعریف و ثنا کی
فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا یعنی لوگون سے انقطاع کر کر رجوع کر اللہ کی طرف رجوع کرنا اور نفس اپنے سے
یعنی عیوب نفس اپنے سے مراد یہ ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین
سب سے خوار و ناقص جان ؎ شعر ؎ غافلند این خلق از خود بیخبر ٭ لاجرم گویند عیب یکدگر ٭ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طُوْبٰی
لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی خوش حالی ہی اوسکے لیے کہ باز رکھے اوسکو عیب اوسکا لوگون کی عیب گیری
سے ہے ٭ اور فرمایا یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ
یعنی ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکے پر یا پشت زبان پر اور
بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہا مینے ہان بتلائیے فرمایا طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا یعنی بہت چپ رہنا یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ٭ ف
سبکی و آسانی ان دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین مشقت و محنت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب
دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین بھی اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین ٭ ہے ٭ اور آیا ہی کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کرتے تھے
کسی غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف اونکے اور فرمایا اَللَّاعِنِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنی کیا دیکھا ہی
تو نے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دو صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین
ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو یعنی
کفارے مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نکرونگا مین ایسا کام یعنی
کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نے شعب الایمان مین یہ پانچون حدیثین کہ حدیث عمران سے اس حدیث تک ہو تئین ہین ٭
اور روایت کی مالک نے کہ حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ وہ کھینچ رہے تھے زبان اپنی یعنی گویا
نکالڈالنا اوسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اوس پر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے مہ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنی ایسا
نکرو بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے اونکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون ٭ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا
ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ یعنی متکفل و ضامن ہو و میرے لیے چھ چیزون
کے اپنے نفسونکی منفعت کے لیے ضامن ہونگا مین تمہارے لیے بہشت کا یعنی داخل ہونے کا بہشت مین ساتھ اچھے لوگون کے
سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو وعدہ جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت رکھے کوئی تمہارے پاس اور
نگہبانی کرو اپنی شرمگاہون کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ نہین جائز ہی دیکھنا
اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو
اپنے نفسون کو ظلم سے ٭ اور فرمایا خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین

یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغل خوری کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا
اسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت
لوگ کہ پاک و منزہ ہین گناہ اور فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین
اونکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی تعلق اور اختصاص مین اللہ تعالی کے
ساتھ ایسے مرتبے کو پہونچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اونکے اطوار و احوال پر ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکے جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی
یاد آتا ہی بسبب ظاہر ہونے عبادت کی علامت کے اونکے موہنون پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا
کے ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے موہنہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے موہنہ پر نور ایمان
ایسا باطن مین آتا ہی کہ دل کو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ اور آیا ہی کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ جو گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشْرَفَ هٰذَا الْفَتٰی
مَا اَكْرَمَ هٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَعْلَمَ هٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشْجَعَ هٰذَا الْفَتٰی پس دیکھنا اونکا
(کیا بزرگ ہی یہ جوان ۔ کیا بڑا عالم ہی یہ جوان ۔ کیا بڑا شجاع ہی یہ جوان)
باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ۞ اور فرمایا اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ يَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ یعنی تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی
پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ تعالی کا ہی اور تحقیق غیبت والے کی نہین بخشش کی جاتی یہان تک کہ بخشے
اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی
اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اوسکے توبہ نقل کین یہ دونون روایتین بیہقی نے شعب الایمان مین ۞ ف نہین واسطے اوسکے
توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور رکا رہتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے
گناہ کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب علم ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سے نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے
اور ورطۂ کفر مین جا پڑے یا یہ معنی ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقل بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکے کہ جسکی
غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ۞ ع ۞ اور فرمایا اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ
اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یعنی بلاشبہہ کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو اوسکے لیے کہ غیبت
کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ۞ ف بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہ
جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنی اوس صورت مین ہی کہ نہ پہونچی ہو غیبت
اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جب کہ پہونچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اس طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی
ساتھ اوس چیز کے کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشواوینگا
اوس سے پس جب کہ بخشوائیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوس سے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اسپر اور اگر عاجز ہوا اس سبب سے
اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلًا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور اوسکے فضل و کرم سے امید ہی کہ راضی کر دے اوسکے
دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اوس سے کہ
جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اوسکو

جبتک غیبت کی ہی توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشواوے اوس سے اور اگر نہ پوچھی غیبت تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور دل مین یہ رکھے
کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا ۱۲ ع تمام ہوئین حدیثین مشکوۃ کی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان مین بیس
آفتین ہین بیان کیا ہی ہمنے اونکو بیچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اونکا طویل ہی کفایت کرتا ہی تجکو عمل کرنا ایک آیت پر
فرمایا اللہ تعالی نے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ یعنی کچھ بھی نہین اکثر اونکی مشورت اور مراد یہ ہی کہ نہ کلام کر تو
لایعنی جسمین کچھ فائدہ نہین اور اقتصار کر کلام ضروری پر کہ نجات اسمین ہی کہا انس نے کہ شہید ہوا ایک لڑکا ہم مین روز احد
کے اور اوسکے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اوسکی ماں نے اوسکے مونہہ سے مٹی پونچھی اور کہا هَنِيئًا
لَكَ الْجَنَّةُ يَا بُنَيَّ یعنی گوارا اور مبارک ہو تجکو بہشت ای بیٹے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا جانے تو
یعنی جنتی ہونا اوسکا شاید کہ کلام کیا ہو اوسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور باز رہا ہو اوس کلام سے کہ نہ ضرر کرے اوسکو یعنی
نیک کلام کہ جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہما کے اور حد لایعنی کی یہ ہی کہ وہ اگر ترک کیا جاوے تو نہ فوت ہو
بسبب اوسکے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اوسکے ضرر اور جسنے اقتصار کیا کلام کو اوسپر قلیل ہوگا کلام کرنا اوسکا پس چاہیے کہ
محاسبہ کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک ذکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کرتا بدلے اسکے تو ہوتا وہ خزانہ سعادت کے خزانون
مین سے پس کیونکر جرأت کرے عقل خزانے کے ترک کرنے کو اور ڈھیلون کے لینے کو اور یہ جب ہی کہ نہو اوسمین گناہ اور اگر گناہ ہو
اوسمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہی اور جملہ کلام لایعنی سے ہی بیان کرنا احوال لوگون کا سفرونکا
اور احوال شہرونکے کھانون کا اور عادات اونکی کا اور احوال صنعتون اور تجارتون کا اور یہی سب دیکھتا ہی تو پھیلا ہوا لوگون مین
اور اون بیس آفتون مین سے جو اکثر زبانون پر جاری ہین پانچ ہین جھوٹ اور غیبت اور جھگڑنا اور مدح اور مزاح پس اور آفتون
کا بیان تو برمحل اونکے ہوگا اور ضمن حدیثون مین اوپر کچھ گذر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ضرور ہی
کہ غیبت ایسی آفت ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا توبہ کرکر غیبت سے پس وہ آخر اون لوگونکا
ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت مین اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول اون لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھروچتے تھے مونہہ اپنے اپنے ناخونون سے پس کہا گیا مجکو کہ یہ وہ لوگ
ہین کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی اور جاننا چاہیے کہ غیبت اوسکو کہتے ہین کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
أَنْ تَذْكُرَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ لَوْ بَلَغَهُ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ
اوس چیز کے کہ ناگوار ہو اوسکو اگر پہونچے اوسکو اگرچہ ہو تو سچا برابر ہی کہ ذکر کرے تو نقصان اوسکے نفس مین یا عقل مین یا فعل مین یا قول
مین یا نسب مین یا گھر مین یا سواری مین یا اور کسی چیز کا کہ جو متعلق ہو ساتھ اوسکے حتی کہ کہنا تیرا کہ وہ واسع الکم ہی (فراخ آستین ۱۲) یا طویل الذیل ہی (دراز دامن ۱۲)
اور ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ کیا سست ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تمنے اوسکی اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھنگنی ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تمنے اوسکی پس
اس سے جانا گیا کہ غیبت زبان ہی پر موقوف نہین ہی بلکہ کچھ فرق نہین ہی اسمین کہ زبان سے ہو یا حاصل ہو سمجھانا ساتھ ہاتھ کے یا پھر کے
یا اشارے کے یا حرکت و نقل نکالنے اور تعریض کے (کنایہ کرنا ۱۲) جس سے عیب سمجھا جاوے مانند کہنے تیرے کے [illegible] و بعض
[illegible] کذا یعنی جو ہمپر گذرا یا بعضے دوست ہمارے ایسے ہین اور جاننا چاہیے کہ بدترین غیبتون کی وہ غیبت ہی کہ قاری کرتے ہین

کرکہتے ہین شکر اوس خدا کا کہ نہ مبتلا کیا ہمکو ساتھہ داخل ہونے کے سلطان کے پاس طلب دنیا کے لیے وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
قِلَّةِ الْحَيَاءِ پس وہ اس کہنے سے سمجہاتے ہین مقصود یعنی اونکا عیب بیان کرنا مقصود ہی اور اپنی برات اور کہتے ہین وہ کہ کیا حال ہم
احوال فلانے کا اگر نہ مبتلا ہوتا داوسوچنر ہین کہ مبتلا ہین ساتھہ اوسکے ہم مثل ہمارے اور وہ کم صبری ہی دنیا سے فَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنَا
اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہی پس جمع کرتے ہین غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے مشابہت کو ساتھہ اہل صلاح کے بیچ بچنے کے
غیبت سے اور یہ خباثت ہین کہ فریفتہ ہوتے ہین ساتھہ انکے اور گمان کرتے ہین کہ ہمنے غیبت چھوڑ دی ہی اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہی
ایک آدمی اور غافل ہوتے ہین اوس سے حاضرین پس کہتا ہی سبحان اللہ کیا عجب بات ہی یہان تک کہ ہوشیار ہوتے ہین لوگ سننے کے لیے
پس کرنے لگتا ہی ذکر اللہ کا اپنے خبث کے ثابت کرنے کو اور کہتا ہی میرا دل لگا ہوا ہی فلانے مین قبول کرے اللہ توبہ ہماری اور اوسکی
اور نہین ہی غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف یعنی جتانا اوسکے عیب کا ہی اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چھپاتا اوسکو اور اگر کرتا ہی اوسکا اوسکے
لیے تو چھپاتا اوسکے عیب گناہ کو اور ایسے ہی کبھی ظاہر کرتا ہی تعجب کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہان تک کہ بہت خوش ہوتا ہی
وہ غیبت سے اور سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والون مین سے ہی ایسا ہی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیونکر نہو
جسوقت کہ حرکت کرے اوسکی خوشی تعجب سے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہی سیکو کہ چھوڑ لوگون کی غیبت اور وہ اپنے دل مین نہین مکروہ جانتا
غیبت کو سوا اسکے نہین کہ غرض اوسکی یہ ہی کہ تعریف کیا جاوے ساتھہ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہین نکالتا اوسکو غیبت کے گناہ سے
جب تک کہ نہ مکروہ جانے اوسکو اپنے دل سے اور ڈالتا ہی اوسکو ریا کے گناہ مین بلکہ نکالتا ہی گناہ سے یون کہ مکروہ جانے دل مین اور جھٹلاوے
غیبت کرنے والے کو اور تصدیق کرے اوسکی اپنے دل سے اسلیے کہ وہ فاسق ہی لائق جھٹلانے کے اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہی ساتھہ
غیبت کے مستحق ہی کہ نیک گمانی ہو ساتھہ اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَهٗ وَ
مَالَهٗ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ ظَنَّ السَّوْءِ یعنی بلا شبہ اللہ پاک نے حرام کیا مسلمان کے خون و مال کو اور یہ کہ کیجاوے ساتھہ اوسکے بدگمانی
پس غیبت دل سے بھی حرام ہی جیسے کہ زبان سے حرام ہی مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح پر کہ نہو تجاہل اور سوا اسکے نہین
کہ اجازت ہی غیبت کی چھہ جگہہ ایک تو مظلوم کہ ذکر کرے ظالم کا ظلم بادشاہ کے سامنے اسلیے کہ دفع کرے اوسکے ظلم کو ولیکن سامنے غیر
بادشاہ کے یا اوسکی کہ جو نہین مدد کر سکتا دفع پر غیبت ہی ذکر کیا گیا حجاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اللہ بدلا لیگا حجاج کے لیے اوس
کہ جسنے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بدلا لیگا حجاج سے اوسکا کہ جسپر ظلم کیا ہی دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتے ہین اوس سے بگاڑنے خلاف شرع کے
درست ہی کہ ذکر کرین اوسکا تیسری فتوی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہندہ نے کہ ابو سفیان ایک
مرد بخیل ہی نہین دیتا مجکو جو کفایت کرے مجکو اور یہ سب شکایت ہی لیکن یہ جب درست ہی کہ اسمین کچھہ فائدہ ہو چوتھی ڈرانا مسلمان کا
کسیکی بدی سے جب کہ جانتا ہو کہ اگر نہ ذکر کرونگا تو البتہ قبول کیجاویگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرتا ہی مزکی یعنی گواہون کا حال بیان
کرنے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا نکاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہی کہ اوسکو ضرر پونہچیگا تو ذکر کر دے اوسکو فقط اوسکے
لیے کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو پانچوین یون کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جسمین کچھہ عیب ہو جیسے چندھا اور لنگڑا اور پھیرنا
اور نام کی طرف یعنی جو اچھا ہو بہتر ہی چھٹی یہ کہ ہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ برا مانے اوسکے ذکر سے جیسے مخنث اور شرابی کہا
حسن رح نے تین ہین کہ نہین غیبت اونکے لیے ۱ ہوا و ہوس والا ۲ اور فاسق فسق کرتا ظاہر مین ۳ اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا
کرتے ہین نہین برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہی کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کا کہ جسکو چھپاتا ہی اور برا مانتا ہی اوسکے ذکر سے
نہین درست بغیر عذر کے *فصل* علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہی کہ دھیان کرے اوس وعید کو جو اوسکے

حق مین وارد ہوا ہی اور اس قول مین آنحضرت کے اِنَّ الغِیبَۃَ اَسرَعُ فِی حَسَنَاتِ العَبدِ مِنَ النَّارِ فِی الیَبسِ
یعنی بلا شبہ غیبت بہت جلد تاثیر کرتی ہی بندے کی نیکیون کے نابود کرنے مین آگ سے خشک چیز کے جلانے مین اور آیا ہی کہ تحقیق
نیکیان غیبت کرنے والے کی نقل کیجاتی ہین طرف دیوان مظلوم کے کہ جو ظلم رسیدہ ہی ساتھ غیبت کے پس دیکھئے نیکیون کی کمی مین
اور غیبت کی بہتایت مین اور اوس سے نوبت پہونچتی ہی اوسکے افلاس کی عنقریب پس چاہیے کہ دھیان کرے اپنے نفس کے
عیبون مین پس اگر ہوا وسمین کوئی عیب تو مشغول ہو ساتھ عیب نفس اپنے کے غیر اپنے سے یعنی غیر کا عیب نہ دیکھے اپنے عیب مین
مشغول ہو اور اگر کیا ہو کوئی گناہ چھوٹا تو جانے کہ نقصان اوسکا اس اپنے نفس کے چھوٹے گناہ سے بہت ہی اوسکے نقصان سے
اوسکے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یون سمجھے کہ جیسا میرا چھوٹا گناہ میرے حق مین مضر ہی ویسا اوسکا بڑا گناہ میرے حق مین نہین مضر
اور اگر نہوا وسمین کوئی عیب تو چاہیے کہ جانے کہ جہل میرا اپنے نفس کے عیبون سے بڑا عیب ہی یعنی اپنے مین عیب نہ سمجھنا یہ خود ایک
بڑا عیب ہی اور کہان خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہوا اوس سے تو شکر کرے اللہ کا بدلے غیبت کے پس تحقیق عیب کرنا لوگون کا اور
کھانا گوشت مردار کا بڑے عیبون مین سے ہی پس چاہیے کہ بچے اوس سے پھر جب نکل جاوے مونہہ سے غیبت تو لائق ہی کہ بخشش
چاہے اللہ سے اور جاوے اوسکے پاس کہ جسکی غیبت کی ہی اور کہے کہ مینے ظلم کیا تجپر سو معاف کر مجھسے پس بخشواوے اوس سے پھر اگر
نپاوے اوسکو تو بہت تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا کرے اوسکے لیے اور بہت کرے نیکیان یہان تک کہ جب نقل کیجاوین بعضی
نیکیان طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہین اوسکے لیے جو کفایت کرین اوسکو پس یہ کفارہ ہی غیبت کا تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ کا ۔ غیبت کھاتی ہی حسنات کو جیسے کہ کھاتی ہی آگ لکڑیون کو کہا بعضون نے کہ مثال اوس شخص کی کہ غیبت کرتا ہی لوگون کی [illegible]
مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑا کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا ہی اوس سے نیکیان اپنی مشرق اور مغرب کی جانب اور دیا جاویگا
ایک شخص کو نامہ اعمال اوسکا پس دیکھیگا اوسمین نیکیان کہ نہین کی ہونگی اوسنے وہ پس کہا جاویگا اوسکو کہ یہ بدلے اوس چیز کے ہی
کہ غیبت کی تھی تیری لوگون نے حال آنکہ تو نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سامنے ابن المبارک کے پس کہا اگر ہوتا مین
غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا مین اپنے مان باپ کی اسلیے کہ وہ بہت مستحق ہین بنسبت اور لوگون کے میری نیکیون کے اور کہا گیا
واسطے حسن بصری کے کہ فلانے شخص نے غیبت کی تیری پس بھیجا اونھون نے طرف اوسکے طباق شیرینی کا اور کہلا بھیجا کہ مجکو خبر
پہونچی ہی کہ تو نے تحفہ بھیجین طرف میرے نیکیان اپنی پس بدلا اوتارا مینے تیرے احسان کا بقدر امکان کے [illegible]
حرام ہی سننا غیبت کا جو کوئی سنے غیبت پھر منہ رد کرے اوسکو اور برا جانے غیبت کرنے والے کو پھر
اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نہ مانے کوئی اسکا منع کرنا تو الگ ہو جاوے اوس مجلس سے اگر ممکن ہوا وسکو فرمایا اللہ تعالی نے
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغوَ اَعرَضُوا عَنہُ یعنی اور جب سنتے ہین اچھے بندے لغو کو تو مونہہ موڑتے ہین اوس سے اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالَّذِینَ ہُم عَنِ اللَّغوِ مُعرِضُونَ یعنی اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ جو لغو سے مونہہ موڑتے ہین
اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمعَ وَالبَصَرَ وَالفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنہُ مَسئُولًا یعنی کان اور آنکھ
اور دل یہ ان سب سے پوچھا جاویگا کہ تمہارے صاحبون نے کیا کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَا رَاَیتَ الَّذِینَ یَخُوضُونَ
فِی اٰیٰتِنَا فَاَعرِض عَنہُم حَتّٰی یَخُوضُوا فِی حَدِیثٍ غَیرِہٖ وَاِمَّا یُنسِیَنَّکَ الشَّیطٰنُ فَلَا تَقعُد بَعدَ
الذِّکرٰی مَعَ القَومِ الظّٰلِمِینَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگون کو کہ بیٹھتے ہین ہماری آیتون مین یعنی اونکے رد کرنے
اور طعن کرنے مین تو مونہہ موڑ اون سے یہان تک کہ بیٹھین وہ اور بات کے ذکر کرنے مین اور اگر بھلا دیوے تجکو شیطان تو مت بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجہہ
النار یوم القیمۃ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ
کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا اصحاب نے
مالک بن دخشم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہیں دوست رکھتا اللہ کو اور اوسکے رسول کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لا تقل ذلک الا تراہ قد قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلک وجہ اللہ وان اللہ قد
حرم علی النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلک وجہ اللہ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہیں دیکھتا ہی تو اوسکو
کہ تحقیق کہا اوسنے لا الہ الا اللہ چاہتا ہی اس سے رضامندی اللہ تعالی کی اور تحقیق اللہ نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اوس
شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ اس حال مین کہ چاہتا ہی بسبب اوسکے رضامندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے

باب بیچ بیان اون چیزون کے کہ مباح ہی غیبت اونکے سبب سے

جاننا چاہیے کہ غیبت مباح ہوتی ہی واسطے غرض صحیح شرعی کے کہ نہ ممکن ہو پہونچنا طرف اوس غرض کے مگر بسبب غیبت کے اور وہ چھہ سبب سے ہی
ایک تو اظہار ظلم پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ اظہار ظلم کرے طرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہون
یا قدرت رکھتے ہون اوسکے انصاف پر ظلم کرنے والے اوسکے لیے پس کہے ظلم کیا مجھپر فلانے نے ایسا دوسرے مدد چاہنی خلاف
شرع کی تغیر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کہے اوس سے کہ امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہی اوس خلاف شرع
کے ازالے پر کہ فلانا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اوسکو اوس سے اور جائز ہی بسبب ہونے مقصود اوسکے کے پہونچنا طرف ازالہ منکر
کے پس اگر نہ قصد کرے یہ تو ہوگا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتا پس کہے مفتی سے کہ ظلم کیا مجھپر باپ میرے نے یا بھائی میرے نے
یا خاوند میرے نے یا فلانے نے ایسا پس کیا جائز ہی اوسکو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اوس سے اور حاصل کرنے حق میرے کی
اور دفع ظلم کی اور مانند اسکے کے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور افضل یہ ہی کہ کہے کیا کہتا ہی تو
ایسے شخص کے حق مین یا زوج کے حق مین کہ ہو امر اوسکا ایسا اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی اس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اسکے
تعین جائز ہی جیسا کہ گذرا حدیث ہند مین چوتھے بچانا مسلمانون کا شر سے اور خیرخواہی اونکی اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو جرح کرنا
مجروحین یعنی ناقصین کا قسم راویون اور گواہون سے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع مسلمانون کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے
اور دوسرے مشورہ دینا بیچ مصاہرت انسان کے یعنی ناتے نسبت مین یا بیچ مشارکت کے یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے
کسی سے اور ہمسائگی کے پس واجب ہی مشورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپاوے حال اوسکا بلکہ بیان کرے برائیان جو اوسمین ہون بہ نیت
خیرخواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کو کہ آمد و رفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور ڈرتا ہی
کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اوسکے تو لازم ہی اسکو خیرخواہی کرنی اوسکی ساتھ بیان کرنے حال اوسکے کے بشرطیکہ اسکا
قصد کرے اوسکی خیرخواہی کا اور اسمین بھی غلطی مین پڑ جاتے ہین لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اسکے کہنے والے کو حسد اور شیطان
اوسکو فریب دیتا ہی اور خیال مین ڈالتا ہی کہ یہ خیرخواہی ہی پس چاہیے ہوشیار رہے اسمین اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو اور
سر انجام اوس خدمت کا اوس سے بوجہ احسن نہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اوسکے نہو یا بسبب اسکے کہ فاسق ہو یا غافل ہو
وغیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اوسکا بڑے حاکم کے آگے کہ اوسپر حاکم ہی تاکہ موقوف کردے اوسکو اور حاکم کرے اوسکو کہ لائق ہو
حاکمی کے یا جان رکھے حال اوسکا تاکہ معاملہ کرے اوس سے موافق حال اوسکے کے اور اعتبار نہ کرے اوسکا اور سعی کرے اوسکی تعلیم

درستی ہی ان تمام مین چار قسمین چوتھی قسم کی اب پانچوین قسم اور چھٹی قسم کے آگے یہ ہی کہ ہو علی الاعلان فسق کرنے والا یا بدعت کرنے والا جیسے علی الاعلان شراب پیتا ہی یا لوگون سے دنڈ لیتا ہی اور محصول و اموال لوگون کے لیتا ہی از راہ ظلم کے اور متولی ہوتا ہی امور باطلہ کا پس جائز ہی ذکر کرنا اوسکا ساتھ اون چیزون کے کہ علی الاعلان کرتا ہی اونکو اور حرام ہی ذکر کرنا اوسکے اور عیبون کا مگر یہ کہ ہو واسطے اونکے جواز کے لیے کوئی اور سبب اون سببون مین سے کہ ذکر کیے ہمنے چھٹے تعریف یعنی معلوم کروانا پس جب کہ ہو آدمی معروف ایک لقب سے مانند چندھے اور لنگڑے اور بہرے اور اندھے اور بھینگے وغیرہم کے تو جائز ہی معلوم کروانا اونکا ساتھ اسکے اور حرام ہی کہنا انکا بسبب نقصان بیان کرنے اوسکے کے اور اگر ممکن ہو معلوم کروانا اونکا اور طرح تو اولیٰ ہی پس یہ چھ سبب ہین کہ ذکر کیا ہی انکو علمانے اور اکثر انکے پر اجماع ہی علما کا اور دلیلین انکی احادیث صحیحہ سے ثابت ہین + ریاض الصالحین تمام ہوا اعلانہ غیبت وغیرہ کا اور چونکہ اس آیت مین کہ تھا تقوے کا آگے اسی تقریب سے خوبی بڑے متقی کی بیان فرمائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

ای لوگون پیدا کیا ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے اور کیا ہمنے تمکو جماعتین اور قبیلے تو آپسمین شناسا ہو تو تم بلا شبہہ بڑا بزرگ تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی بلا شبہہ خدا دانا خبر دار ہی + فتح + ای آدمیون ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھین تمھاری ذاتین اور گوتین تا آپسکی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے ہان اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہی خبر دار ہی + تفسیر یعنی برائیان ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی + ص + ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام سے یا یہ مراد ہی کہ ہر ایک تم مین سے پیدا ہوا ہی باپ اور مان سے پس نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ وہ منسوب ہوتا ہی ساتھ رحم کے مثل اوس چیز کے کہ منسوب ہوتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا برابر برابر پس نہین ہی کچھ وجہ تفاخر اور بڑائی کرنے کی نسب مین اور شعوب جمع شعب کی ہی اور شعب کہتے ہین پہلے طبقے کو اون طبقون مین سے کہ اوپر عرب کے ہین اور وہ یہ ہین شعب اور قبیلہ اور عمارہ اور بطن اور فخذ اور فصیلہ پس شعب جمع کرتا ہی قبائل کو اور قبیلہ جمع کرتا ہی عمائر کو اور عمارہ جمع کرتا ہی بطون کو اور بطن جمع کرتا ہی افخاذ کو اور فخذ جمع کرتا ہی فصائل کو خزیمہ شعب ہی اور کنانہ قبیلہ اور قریش عمارہ اور قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ اور شعب کا نام شعب اسلیے ہوا کہ قبائل منشعب ہوتے ہین اوس سے تو آپسمین شناسا ہو تو یعنی نہین مرتب کیا تمکو شعوب و قبائل پر مگر اسلیے کہ پہچانے بعض تمھارا نسب بعض کا پس نسبت کیا جاوے طرف غیر باپون اپنے کے نہ اسلیے کہ فخر کرو تم ساتھ آبا و اجداد کے اور دعوی کرو تفاضل کا نسبون مین پھر بیان فرمائی وہ خصلت کہ اوس سے بزرگ ہوتا ہی انسان غیر اپنے پر اور حاصل کرتا ہی شرف و بزرگی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِندَ اللّٰہِ اَتْقَاكُمْ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ يَكُونَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰہَ یعنی جسکو خوش لگے یہ کہ ہو بہت بزرگ لوگون مین تو بس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور ابن عباس رض سے منقول ہی كَرَمُ الدُّنْيَا الْغِنٰى وَكَرَمُ الْاٰخِرَةِ التَّقْوٰى یعنی بزرگی دنیا کی تونگری ہی اور بزرگی آخرت کی تقوی اور روایت کیا گیا ہی کہ طواف کیا آنحضرت علیہ السلام نے روز فتح مکے کے پھر حمد و ثنا کی اللہ کی پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَهَا يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰہِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰہِ یعنی سب تعریفین ثابت ہین اوس خدا کے لیے کہ دور کی تمسے نخوت و جبر کرنا جاہلیت کا اور تکبر اوسکا ای لوگون نہین ہین لوگ مگر دو طرح کے ایک تو مومن پرہیزگار بزرگ اللہ کے نزدیک

فرماویگا روز قیامت کے کہ حکم کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے اوس چیز کو کہ تاکید کی تھی مینے تمکو اوسکی اور بلند کیا یعنی اچھا
تمنے اپنے نسبون کو پس آج کے روز بلند کرونگا مین نسب اپنا اور پست کرونگا مین تمہارے نسبون کو اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ
اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور روایت کی طبرانی او
ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی روز قیامت کے اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ جَعَلْتُ
نَسَبًا وَّجَعَلْتُمْ نَسَبًا الخ یعنی اے لوگون بلاشبہہ مینے مقرر کیا ایک نسب اور تمنے بھی مقرر کیا نسب پس مقرر کیا مینے یہ کہ بہت بزرگ
تم مین نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس مانا تمنے مگر یہی کہا تمنے کہ فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور فلانا بہت بزرگ ہی
فلانے سے اور مین آج کے دن بلند کرتا ہون نسب اپنا اور پست کرتا ہون نسب تمھارا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآئِیَ الْمُتَّقُوْنَ
یعنی آگاہ ہو بلاشبہہ میرے دوست پرہیزگار ہین۔ اور روایت کی خطیب نے علی بن ابی طالب رضی سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب کہ ہوگا دن قیامت کا کھڑے کیے جاوینگے بندے آگے اللہ تعالی کے غُرْلًا بُہْمًا یعنی بن ختنہ کیے ہوئے کالے کلوٹے پھر فرماویگا
اللہ تعالی او میرے بندو امر کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے امر میرا اور بلند کیے تمنے نسب اپنے اَنَا الْمَلِکُ الدَّیَّانُ
اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی مین بادشاہ جزا دینے والا ہون کہان ہین
پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار۔ بلاشبہہ بہت بزرگ تمہارے نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارے ہین اور روایت کی ابن مردویہ
نے ابی سعید رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ کُلُّہُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ
وَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا عَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا اَبْیَضَ عَلٰی اَحْمَرَ
اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور نہین فضیلت ہی عربی کو عجمی پر اور نہ
عجمی کو عربی پر اور نہ سرخ کو گورے پر اور نہ گورے کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے۔ اور روایت کی طبرانی نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَۃٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی مسلمان بھائی ہین
آپسمین نہین فضیلت کسیکو کسی پر مگر بسبب تقوی کے۔ اور روایت کی احمد رح نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰہُنَا الخ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم
کرے اوسپر اور نہ ترک کرے مدد اوسکی تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ کیا حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اوپر سینے اپنے کے اور
نہ چاہیے کہ دوستی کرین دو شخص اللہ کی راہ مین پھر جدائی ڈالین آپسمین مگر کہ نئی بات نکالے دین مین کوئی اونمین سے یعنی تو
صورت مین جدا ہو جاوے دوسرا اوس سے وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ۔ اور روایت
کی احمد نے کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے ابی ذر کے تامل کر تو کہ نہین ہی تو بہتر احمر اور نہ اسود سے مگر یہ کہ بزرگی حاصل ہوگی تجکو
ساتھ تقوی کے۔ اور روایت کی بخاری نے ادب مین ابن عباس سے کہ کہا نہین جانتا مین کسیکو کہ عمل کرے اس آیت پر
یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ یہان تک کہ پہونچے ان لفظون تک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس کہتا ہی
ایک شخص دوسرے شخص کو کہ مین بہت بزرگ ہون تجسے پس نہین ہی کوئی بہت بزرگ کسی سے مگر بسبب تقوی خدا کے۔ اور روایت
کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن عباس رضی سے کہا کس چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان کردی اللہ تعالی نے بزرگی
کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور کس چیز کو گنتے ہو تم حسب افضل تمھارا از روے حسب کے وہ ہی کہ بہت اچھا
رکھتا ہی تم مین خلق۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین

[illegible]

کہ کھڑا ہوا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ وہ منبر پر تھے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگون مین کون بہتر ہے
فرمایا اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاٰمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ
یعنی جو خوب قاری ہو اونمین اور بہت ڈرتا ہو اللہ عزوجل سے اور بہت حکم کرتا ہو اچھی باتون کا اور بہت منع کرتا ہو بری باتون سے
اور بہت سلوک کرتا ہو ناتے دارون سے + اور روایت کی احمد نے کہ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین خوش کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کسی چیز نے دنیا سے اور نہ خوش کیا اونکو کسی شخص نے کبھی مگر تقوی والے نے + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ اَهَابَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ اَهَابَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ یعنی جو ڈرتا ہی اللہ سے ڈراتا ہی اللہ اوس سے ہر چیز کو اور جو نہین ڈرتا ہی اللہ سے ڈراتا ہی اوسکو اللہ ہر چیز سے + منقول ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ گذرے ایک کھیتی پر وہان کوئی جانور شیر یا کچھ اور تھا کہ لوگ جانے سے باز رہے تھے وہ تشریف
لے گئے اور شاید اوسکو دفع کر دیا اور پھر حدیث فرمائی + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اَلْحَيَاءُ زِينَةٌ وَالتُّقٰى كَرَمٌ وَخَيْرُ الْمَرْكَبِ الصَّبْرُ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ یعنی حیا زینت
ہی اور تقوی بزرگی ہی اور بہترین سواری صبر ہی اور انتظار خوشی کا اللہ سے عبادت ہی + اور روایت کی حکیم ترمذی نے اور
دیلمی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا تو ڈالتا ہی بے پروائی اوسکے
نفس مین اور تقوی اوسکے دل مین اور جب ارادہ کرتا ہی اپنے بندے سے برائی کا پیدا کرتا ہی محتاجگی کو درمیان دونوں آنکھون
اوسکی کے یعنی سامنے اوسکے قانع نہین ہوتا اللہ کے دیے پر بلکہ حریص ہوتا ہی ہر چیز پر + اور روایت کی ابو یعلی اور ابن ضریس
نے فضائل قرآن مین اور خطیب نے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا وصیت
کیجیے مجکو پس فرمایا کہ لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا اسلیے کہ وہ جمع کرنے والا تمام بھلائیون کا ہی اور لازم کر اپنے پر جہاد کو
اسلیے کہ وہ رہبانیت مسلمانون کی ہی اور لازم کر اپنے پر ذکر اللہ کو اور تلاوت کتاب اللہ کو اسلیے کہ وہ نور ہی تیرے لیے
زمین مین اور سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور بند کر اپنی زبان کو غیر خیر سے پس تحقیق تو بسبب اسکے غالب آویگا
شیطان پر + اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی نضرہ رضی سے کہ ایک شخص داخل ہوا بہشت مین پس دیکھا اپنے غلام کو اوپر اپنے
مانند ستارے کے پس کہا قسم ہے خدا کی اے رب میرے بلاشبہ یہ البتہ غلام تھا دنیا مین پس کس چیز نے پہونچایا اسکو اس مرتبے کو
فرمایا اللہ تعالی نے یہ تھا بہتر تجھسے عمل مین + اور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ
وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ الخ یعنی تم سب اولاد آدم ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ باز رہین لوگ فخر کرنے سے
ساتھ باپون اپنے کے والا البتہ ہونگے خوار تر اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے + اور روایت کی ترمذی رحمہ نے اور ابن جریر رحمہ
اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کر رکھو تم اپنے نسبون سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم اوس سے اپنے ناتے دارون
سے اسلیے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے سبب محبت کا ہی اہل مین سبب زیادتی کا ہی مال مین سبب تاخیر کا ہی اجل مین + اور روایت
کی ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُتْرَكْنَ اُمَّتِي اَلْفَخْرُ
بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ یعنی چار چیزین ہین کفار کی رسمون مین سے
کہ نہین چھوڑیگی اونکو امت میری فخر کرنا ساتھ حسبون کے اور طعن کرنا نسبون مین اور طلب مینہہ کی کرنی ساتھ ستارون کے
کہ فلانے برج مین آویگا فلانا ستارہ تو مینہہ برسیگا اور نوحہ کرنا + مسئلہ اکثر گمان بد اور تجسس اور غیبت مین کبھی آدمی مبتلا ہوتا ہے

۵ یعنی بہت پڑھا ہوا قرآن کا مراد اوس سے بڑا عالم ہے [illegible]

اور سبب ہوتا ہی کہ اوروں کو چشم حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے تئین نظر بزرگی سے پس اسلیے تیرے خداوند نے ایسی بات کی
طرف تجکو ہدایت کی کہ باز رکھے تجکو اوروں کے ذلیل و حقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اور نیز وہ بات یہ ہی کہ ای لوگون تم
سبکی ایک اصل ہی نر اور مادہ یعنی آدم و حوا پس اپنی اصل کو دیکھو تا اوروں پر تفاخر نکرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہین وجہ تفاخر
کی کیا ہان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی نزول اس آیت کا بیچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہی کہ ایک روز حضرت کی مجلس مین
دیر کر آئے پاس حضرت کے جگہہ نپائی جو حضرت کے پاس بیٹھتا تھا اوسکو طعن کی راہ سے کچھہ کلمات ناشایستہ کہے چنانچہ بیان مفصل
اسکا بیچ تفسیر آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ الخ کے گذر چکا ہی پس اوتری آیت یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ
لفظ ناس قرآن مین عام بھی آتا ہی اور خاص بھی یہان مراد عام ہی کہ فرمایا ای آدمیون پیدا کیا ہمنے تم سبکو ایک اصل سے کہ وہ آدم
و حوا ہین تم سب بھائی ہو آپسمین کہ مان اور باپ تمہارے ایک ہی ہین اور برادری رحم و شفقت کو واجب کرتی ہی پس ترک کرنا
قتال کا اور صلح آپسمین رکھنی اور تجسس نکرنا اور لقب بد سے نہ پکارنا اور کسی پر گمان بد نہ لیجانا اور تجسس نکرنا اور غیبت نکرنی لازم
ہی اور کیا تمکو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپسمین نہ تفاخر کرنے کے لیے اسلیے کہ تعارف نہونے مین خرابی دنیا کی ہی پس شعب
مانند شہر کے ہی اور قبیلہ مانند قریے کے یعنی تمکو قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ مفاخرت کے لیے پس اگر نام سے
نہ پہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلاً دو زید ہون تو زید تہمتی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہوگا اور فخر حاصل ہی تو تقوی سے ہی
کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ حاصل یہ کہ نرے نسب سے کوئی بزرگ نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ
عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسنے عمل مین تاخیر کی نسب کے سبب سے مقدم نہین ہوگا مطیع بے نسب افضل ہی عاصی با نسب سے
ہان جسمین تقوی اور نسب دونون جمع ہون تو البتہ اعلی درجے کو پہونچیگا ✤ ذاھلی تنبیہ ✤ امام غزالی رحمہ اللہ
منہاج مین لکھتے ہین کہ نفس سرکش ہی اسکو لگام تقوی سے تابعدار کرجانا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیز اگر وہ حاصل ہوا تو
خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب پایا عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی پائی تو نے بھلائی دنیا اور آخرت کی اسمین جمع
کی ہی اور اس خصلت کے تحت رکھی ہی کہ نام اوسکا تقوی ہی اور تامل کر کہ قرآن شریف مین کتنی ہی جا ذکر اوسکا کیا ہی اور کتنی بھلائیان
اور ثواب ساتھہ اوسکے متعلق کیے ہین منجملہ اونکے تیران تو لکھتا ہون ایک تو تعریف و مدح کرنی اللہ تعالی کی کہ متقی کے لیے
فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بلاشبہہ یہ بہت خوب
بات ہی دوسرے محافظت دشمنون سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُهُمْ شَیْئًا یعنی اگر صبر کروگے تم اور
پرہیزگاری کروگے نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھہ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالی کی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ یعنی بلاشبہہ مدد اللہ کی ساتھہ اون لوگون کے ہی کہ پرہیزگاری کی اور جو نیک کار ہین چوتھے نجات سختیون سے
اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اور جو ڈرتا ہی
اللہ سے اور بچتا ہی گناہون سے دیتا ہی اللہ اوسکو خلاصی دین و دنیا کی بلاؤن اور رنجون سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ
گمان نہین رکھتا پانچوین سنوارنا عمل کا کہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور کہو بات درست سنواریگا اللہ تمہارے لیے اعمال تمہارے چھٹے بخشنا گناہون کا
کہ لفظ اعمالکم کے بعد فرمایا وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اور بخشیگا گناہ تمہارے آٹھوین قبول ہونا طاعت کا موقوف ہی
تقوی پر کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگارون سے نوین بزرگ ہونا

نزدیک اسکے کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑا بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے دوسرے بشارت
زندگانی اور آخرت مین کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنی
جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہین اونکے لیے بشارت ہے دنیا کی زندگانی مین اور آخرت مین گیارھوین نجات آگ دوزخ سے کہ فرمایا
ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر نجات دینگے ہم اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کی تھی بارھوین خلود یعنی ہمیشہ رہنا بہشت مین
کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی طیار کی گئی ہے بہشت پرہیزگارون کے لیے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے تیرھوین نصیب ہونا
آسمان و زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَہْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْہِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰہُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنی اور اگر بالشبہ بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ
کھولتے ہم اونپر برکتین آسمان و زمین سے کہ مینہہ برساتے آسمان سے اور زمین مین خوب غلہ وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اونھون نے
رسولون کو پس سزا دی ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے بسبب گناہون کے کہ تھے کرتے یہ ہین تمام خیر و سعادت دونون جہان کی کہ
تقوی کے تحت رکھین ہین پس فراموش نکر نصیب اپنے کو تقوی سے اور جاننا چاہیے کہ اصل عبادت کی تین چیزین ہین ایک توفیق
و تائید اللہ تعالی کی پس وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ بلاشبہ توفیق و تائید اللہ تعالی کی ساتھ
متقیون کے ہے دوسری اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ تیسری قبول عمل
وہ بھی متقیون ہی کے لیے ہے کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور مدار عبادت کا ان تین چیزون پر اسلیے ہے کہ اول
توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازان اصلاح تقصیر ہو تا تمام ہو عمل بعد ازان قبول ہو تا مفید ہو والا سب اکارت ہے اور ان تین چیزون
کے لیے سوال و زاری کرتے رہتے ہین سب عابد رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اور ان
سب کا اللہ تعالی نے تقوی پر وعدہ کیا ہے اور متقیون کو یہ سب عنایت فرمایا ہے چاہین یا نہ چاہین پس اگر طالب عبادت کا ہے تو
بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہے تو لازم ہے تجکو تامل کرنا اس ایک اصل مین کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت مین صرف کی تونے
اور مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور تونے معلوم ہی کر لیا کہ خدای تعالی نے فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ پس اصل اس کار کی تقوی ہی کیطرف پھری اور اسی سبب سے ہے کہ عایشہ رض نے کہا کہ
رسول علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش نہ آتی تھی مانند متقی کے اور قتادہ رض نے کہا کہ توریت مین ہے ای فرزند آدم تقوی کر اور
جس جگہہ کہ چاہے تو سو اور کہتے ہین کہ عامر بن قیس رات و دن مین ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے
نفس سے کہتے کہ ای جای سب بدیون کے قسم خدا کی ایک لحظہ تجسے راضی نہین ہوا ہون مین چونکہ تقوی نہین کیا تونے اور وقت مرنے
کے رونے لوگون نے کہا کس چیز نے تجکو رلایا کہا اس کلام خدا تعالی کے نے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ قبول کرنے
عمل کا وعدہ کرتا ہے تقوی پر اور مین متقی ہون نہین اور تامل کر ایک اور نکتے مین کہ وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرد صالح نے
اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ تجکو وہ وصیت کرتا ہون کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا وَلَقَدْ
وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگون کو
کہ دی گئی کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقوی ایسی چیز ہے کہ پروردگار تعالی نے
اسکی سب اگلے پچھلون کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو یہ خصلت جامع ہے خیر دنیا اور آخرت کو اور کافی ہے سب مہمات کو اور
پہونچانے والی ہے بندے کو اعلی ترین درجات کو غرضکہ یہ ایسی اصل ہے کہ اسپر کسی چیز کو فوقیت نہین اور بس ہی اوسکو کہ منظر دقیق

اوسمین دیکھا اور اوسپر عمل کرے وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا تنبیہ تقوی کہتے ہین
کہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ڈرتا رہے اور کفر اور شرک اور اور گناہون سے بچتا رہے تا آگ جہنم سے بچے اور تقوی ہر عضو کا جدا ہے
مثلا آنکھ کا تقوی یہ ہی کہ نامحرم و گناہون کی چیزین آنکھون سے نہ دیکھے زبان سے گناہون کے کلام نکرے اسی طرح اور اعضا کا حال
سمجھے خلاصہ اسکا اس حدیث مین ہی کہ ایک روز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ
الْحَيَاءِ حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا لَيْسَ ذٰلِكَ
نہین ہی یعنی نہین ہی حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى
وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ یعنی ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور
اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو سجدہ غیر خدا سے بچاوے اور اور چیزون کو بچاوے
بدی سے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین
اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

کہا اعراب نے ایمان لائے ہم کہو ایمان حقیقت مین نہین لائے تم ولیکن کہو تابعدار ہوئے ہم اور ہنوز داخل نہین ہوا ہی ایمان تمہارے
دلون مین اور اگر فرمان برداری کروگے خدا اور رسول اوسکے کی تو کم نہ دیگا تمکو جزا اعمال تمہارے سے کچھ بلا شبہ اللہ بخشنے والا
مہربان ہی فتح کہتے ہین گنوار ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہین لائے پر کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہین بیٹھا
ایمان تمہارے دلون مین اور اگر حکم پر چلوگے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لیگا تمہارے کامون مین سے کچھ اللہ
بخشتا ہی مہربان ہی تفسیر ایک کہتا ہی کہ مسلمان ہین یعنی دین مسلمانی ہمنے قبول کیا اسکا مضایقہ نہین اور
ایک کہنا کہ ہمکو پورا یقین ہی جو یقین پورا ہی تو اوسکے آثار کہان جسکو سچ یقین ہی اوسکو دعوے سے ڈر آتا ہی موضح کہا
اعراب نے یعنی بعض اعراب نے اسلیے کہ اعراب مین سے بعضے ایسے بھی تھے کہ ایمان رکھتے تھے اللہ پر اور روز آخرت پر اور وہ
بعض اعراب کلام مذکور کرنے والے بنی اسد تھے کہ آئے مدینے مین بیچ قحط سالی کے اور اظہار کیا کلمہ شہادت کا اس ارادے سے
کہ صدقے لین اور احسان رکھتے تھے رسول خدا پر اپنے اسلام لانے کا ایمان لائے ہم یعنی ظاہر و باطن مین کہہ اونکو ای محمد نہین
باور کیا تم نے اپنے دلون سے ولیکن کہو اسلام لائے ہم پس ایمان سچ ماننا ہی اور اسلام داخل ہونا بیچ سلم یعنی صلح کے اور
نکلنا اس سے کہ ہو مقابل و لڑنے والا مومنون سے ساتھ ظاہر کرنے شہادتین کے کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ الخ پس جانا چاہیے کہ جو کچھ کہ ہو اقرار سے ساتھ زبان کے بغیر موافقت دل کے پس وہ اسلام ہی
اور جو کچھ کہ موافق ہوا اوسمین دل زبان کے پس وہ ایمان ہی اور یہ باعتبار لغت کے ہی اور جو کچھ کہ شرع مین ہی پس ایمان وہ اسلام ایک
ہی چیز ہی جیسا کہ منقول ہی علم کلام مین اور لفظ لَمَّا مین معنی توقع کے ہین وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے اونمین سے ایمان لائے
بعد اسکے اور یہ آیت رد کرتی ہی کرامیہ کے مذہب کو کہ اونکا مذہب یہ ہی کہ ایمان نہین ہوتا ہی ساتھ دل کے بلکہ ساتھ زبان ہی کے
ہوتا ہی اور اگر فرمان برداری الخ یعنی باطن مین ساتھ ترک کرنے نفاق کے لَا يَلِتْكُمْ بصریون نے لَا يَأْلِتْكُمْ پڑھا ہی یعنی کم نہ دیگا تمکو

ثواب نیکیون تمھاری سے کچھ بخشنے والا ہی ساتھ ڈھانکنے گناہون کے مہربان ہی ساتھ ہدایت کرنے اونکی کے واسطے توبہ کے
عیبون سے پھر وصف بیان کیا مومنین مخلصین کا کہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ الخ ٭ وصل آیا ہی کہ ایک جماعت بنی اسد کے
قحط سالی مین مدینے مین آکر اظہار اسلام کیا اسلیے کہ رسول علیہ السلام صدقات مین سے اونکو بھی دین اور دل سے وہ مسلمان نتھے
اور صبح و شام جناب نبوت مآب مین آنکر کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام اعراب تنہا آپکے پاس آئے اور ہم اہل و عیال سمیت آئے ہین
اور اور ون نے آپکے ساتھ جنگ کی ہی اور ہم بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے ہین غرض کہ بسبب اسلام اپنے کے بڑا احسان رکھتے تھے
رسول علیہ السلام پر پس یہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ایمان لائے تم الخ یعنی تابعداری تمھاری بسبب خوف قتل اور بندی پکڑنے کے
ہی نہ دل سے اور حقیقت ایمان کی تصدیق دل سے اور اقرار زبان سے ہی اور بجا لانا شرائع کا ساتھ اخلاص کے ہی اور اس آیت سے
اور حدیث جبریل علیہ السلام سے بعضے علما نے اسلام کو جدا ایمان سے گنا ہی جیسے کہ ایک روایت احمد وغیرہ سے منقول ہی اور نزدیک ابی حنیفہ
وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان و اسلام ایک ہی ہین جیسا کہ سورۂ والذاریات کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہی اور آیت ھَدٰىكُمْ
لِلْاِیْمَانِ کو بعد اسکے آتی ہی اوس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہی ٭ بحث ٭ اور روایت کی ابن ماجہ اور ابن مردویہ اور طبرانی
نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین علی بن ابی طالب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَةٌ
بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی ایمان پہچاننا ہی یعنی خدا و رسول کا دل سے اور اقرار کرنا
زبان سے اور عمل کرنا ساتھ ارکان یعنی اعضا کے ٭ اور روایت کی احمد اور بزار اور ابو یعلی اور ابن مردویہ نے ساتھ سند صحیح
کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِسْلَامُ عَلَانِیَةٌ وَّالْاِیْمَانُ فِی الْقَلْبِ یعنی اسلام ظاہر ہی اور ایمان دل مین
ہی یہ اشارہ کرتے تھے حضرت اپنے ہاتھ سے طرف سینے اپنے کے تین بار اور فرماتے تھے اَلتَّقْوٰی ھٰهُنَا اَلتَّقْوٰی ھٰهُنَا
یعنی تقوی اس جگہ ہی تقوی اس جگہ ہی ٭ درمنثور ٭ وہ اعراب تصدیق دل ظاہر کرتے تھے کہ ہم گرویدہ ہین دل و زبان
سے خدا تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد تم دل سے نہین گرویدہ ہو دعوی ایمان کا کرنا تمھارا جھوٹا ہی ولیکن کہو کہ گردن جھکا دی
ہمنے اور لڑتے نہین ہین تمھارے ساتھ فرق تمھارے درمیان مین اور اور کافرون مین یہ ہی کہ وہ لڑتے ہین اور تم لڑتے نہین
وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ یعنی ایمان تمھارے دلون مین نہین بیٹھا ہی یعنی دل سے سچ نہین مانتے بلکہ فقط زبان ہی سے
اقرار کرتے ہو اور نہین موافق ہوئے دل تمھارے پس ظاہر کرتے ہو خلاف دل کے اور اگر اطاعت کروگے تم اللہ کی اور رسول کی یعنی دل سے اور
اعتقاد سے ساتھ توبہ کرنے کے نفاق سے جیسے کہ اطاعت کرتے ہو تم اوسکی ظاہر مین نہین ناقص کریگا تمھارا اعمال کے ثواب سے کچھ ٭ زاھدی ٭

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

سوا اسکے نہین کہ مومن حقیقت مین وہ ہین کہ ایمان لائے خدا پر اور اوسکے پیغمبر پر پھر شبہہ نکیا اونھون نے اور جہاد کیا ساتھ مالون
اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین وہ جماعت وہی ہین راستگو ٭ فقہ ٭ ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے
رسول پر پھر شبہہ نلائے اور بیچا اسکی راہ مین اپنے مال اور جان سے وہ جو ہین وہی ہین سچے ٭ موضح ٭ تفسیر ٭ لفظ ارتاب
مطاوع رابہ کا ہی جسوقت کہ واقع کرے اوسکو شک مین ساتھ تہمت کے اور معنی یہ ہین کہ وہ ایمان لائے پھر نہین واقع ہوا اونکے
نفسون مین شک بیچ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے اور نہ اتہام واسطے اوس شخص کے کہ تصدیق کی اونھون نے
اوسکی وَجَاهَدُوْا الخ جائز ہی یہ کہ ہو جہاد یعنی جس سے جہاد کرتے ہین پوشیدہ نیت ہین اور وہ دشمن ہی لڑنے والا یا شیطان

یا خواہش نفس اور یہ کہ ہو جاہد مبالغہ ہے جہد کے اور جائز ہی کہ مراد ہو مجاہدہ نفس سے غزوہ یعنی جہاد اور یہ کہ شامل ہو تمام عبادات
کو اور مجاہدہ بالمال ہے مانند فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوہ عسرت یعنی بھوک مین اور یہ کہ شامل ہو زکاتون کو اور تمام اون
عبادات کو کہ متعلق ہین ساتھ مال کے اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ ایسے ہین کہ سچ بولے اپنے قول اٰمَنَّا مین اور
جھوٹ نہین بولے جیسا کہ جھوٹ بولے اعراب بنی اسد کے یا وہ ایسے ہین کہ ایمان اونکا ایمان صدق و حق ہی اور جب کہ نازل ہوئی
یہ آیت تو آئے وہی اعراب اور قسمین کھائین اونھون نے کہ ہم مخلص ہین پس نازل ہوئی یہ آیت قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ الخ ۞ ف
یعنی مومن وہ ہین کہ سراپا صفت ہون ظاہر و باطن مین گرویدہ ہون ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا پھر دین مین شک نکرتے ہون مانند
منافقون کے وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کرتے ہین رضائے خدائے تعالیٰ مین ساتھ فدا کرنے تن و مال کے
اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ جو کہ باین صفت ہون وہ ہین سچے اور بعضے اہل ہوا یعنی اہل بدعت مانند معتزلہ وغیرہ کے
جو کہ ترک طاعت سے بندے کو کافر کہتے ہین وہ اس آیت کو دلیل لاتے ہین کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ نے مومن اوسکو کہا کہ وہ
ساتھ ایمان لانے کے خدا اور رسول پر جہاد مال اور تن سے کرتا ہو جو کہ جہاد مال و تن سے نکرے وہ مومن نہین اور یہ عقیدہ اونکا
جہل سے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد مال و تن کو شرط مومنی کی نہین ٹھہرایا بلکہ شرط صادقی کی ٹھہرایا کہ نفرمایا اُولٰٓئِکَ هُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ بلکہ فرمایا اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ شرط کمال صدق کی ہی ۞ زاہدی

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

کہہ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ دین اپنے کے اور خدا جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی اور خدا ساتھ
ہر چیز کے دانا ہی ۞ فتح ۞ تو کہہ کیا جتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری اور اللہ کو خبر ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور
اللہ ہر چیز جانتا ہی ۞ تفسیر ۞ یعنی اگر سچا دین تمکو ہی تو کہے سے کیا ہوگا جس سے معاملت ہی وہ آپ خبردار ہی ۞ موضح ۞ کیا
خبردار کرتے ہو الخ یعنی کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دلون کی تصدیق کی ساتھ ہر چیز کے الخ یعنی نفاق اور اخلاص وغیر ذلک سب سے
وہ جانتا ہی ۞ ف یہ بھی دلالت ہی اونھین اعراب کو کہ کہو اے محمد کیا خبر دیتے ہو خدائے تعالیٰ کو اپنے اعتقاد کی حال آنکہ وہ سب کچھ پوشیدہ نہین وہ
جانتا ہی جو کچھ ساتون آسمانون اور ساتون زمینون مین ہی پس تمہارے دلون کے اعتقاد کی بھی اوسکو خبر ہی خلاف مافی الضمیر کے کہنا کیا فائدہ ۞ زاہدی

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

احسان کرتے ہین تجھپر ساتھ اسکے کہ مسلمان ہوئے ہین کہہ احسان نرکھو مجھپر ساتھ اسلام اپنے کے بلکہ خدا احسان رکھتا ہی تمپر ساتھ
اسکے کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ ایمان کے اگر راستگو ہو تم ۞ فتح ۞ تجھپر احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھپر احسان نرکھو اپنی
مسلمانی کا بلکہ اللہ تمپر احسان رکھتا ہی کہ تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو ۞ تفسیر ۞ جنکی اپنے ہاتھ سے ہوا اپنی تعریف نہین
رب کی تعریف ہی جسنے کروائی ۞ موضح ۞ مسلمان ہوئے ہین یعنی بغیر قتال کے بخلاف غیر اونکے کے اون لوگون مین سے کہ اسلام لائے
بعد قتال کے اونسے راستگو ہو یعنی سچ قول اپنے اٰمَنَّا کے بیچ ۞ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ یعنی احسان ہی اللہ کا تمپر اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ یعنی اگر صحیح ہو گمان تمہارا اور سچا ہو دعوی تمہارا اگر یہ تم تو گمان دعوی کرتے ہو اوس چیز کا کہ اللہ جانتا ہی خلاف اوسکے ۞ ف

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ع

بلا شبہہ خدا جانتا ہی چھپی چیزین آسمان و زمین کی اور خدا بینا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ۞ فتح ۞ اللہ جانتا ہی چھپے بھید

آسمان و زمین کے اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہو ✤ **موقف** ✤ یہ بیان ہی اونکے ہونے کا غیر صادق اپنے دعوے مین
یعنی اللہ تعالی جانتا ہی ہر پوشیدہ چیز کو عالم مین اور دیکھتا ہی ہر عمل کو کہ کرتے ہو تم اپنے باطن و ظاہر مین نہین چھپا ہی
اوس پر اوس مین سے کچھ بس کیونکر پوشیدہ ہوگا اوس پر جو کچھ کہ تمہارے دلون مین ہی ✤ **تنبیہ** ✤ چونکہ ان آیات کریمہ
مین ذکر ایمان و اسلام کا ہی اسلیے کچھ حدیثین وغیرہ ان مضامین کی لکھی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی الاسلام
علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء
الزکوۃ والحج وصوم رمضان یعنی بنیاد رکھی گئی ہی اسلام کی پانچ چیزون پر گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود
سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوے اوسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا
اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے ✤ اور فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ
الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان یعنی ایمان کی کتنی ایک اوپر ستر
شاخین ہین پس افضل اونمین سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور ادنی اونمین سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا
راہ سے اور شرم کرنی برے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے ✤ اور فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ
ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ یعنی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے یعنی زبان سے
کسیکو برا نکہے اور نہ غیبت کرے کسیکی اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دی وہ
چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اوس سے ✤ اور فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس
اجمعین یعنی نہین پورا مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہوون مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد
اوسکی سے اور سب لوگون سے ✤ **ف** ✤ محبت دو قسم کی ہی ایک تو محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی
اوسمین وہ مجبور ہی اور یہان وہ نہین مراد ہی دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن
بمقتضاے عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصدا اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور
کھاتا ہی بمقتضاے عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسیمین ہی اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے
اوسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نے اوس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت
ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول علیہ السلام کی فرمان برداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیون
اور سب غرضون پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبے کا صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب اونھونے یہ حدیث سنی
تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہون سوا جان اپنی کے پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہین
ہونے کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی جب تک کہ نہوؤ مین بہت پیارا طرف تیرے جان تیری سے
پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسی وقت اونکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ آپ اب بہت محبوب ہین
طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سبکو یہی حالت نصیب کر آمین آمین ✤
اور فرمایا ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا یعنی چکھا مزا ایمان کا

اوس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمدؐ کے رسول ہونے پر ف
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی کی اوسکی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا
اور بجا لایا جو کچھہ اوسمین ہی اور حضرتؐ کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی کی اونکی ۃ م ۃ آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین اوسکو تو داخل ہوؤن مین بہشت مین فرمایا تعبد اللہ ولا تشرک
بہ شیئا الخ یعنی بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کر تو ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوٰة فرض اور روزے
رکھہ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچھہ اور
نہ کم کرونگا اس سے پس جب کہ پھر کر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت مین سے
تو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہین اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ
شاید اوسوقت تک یہی تین چیز بن فرض ہوئی ہون اور حضرتؐ نے صدق عقیدہ اوسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی ۃ ح ۃ
کہا سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھون مین اوسکو کسی سے
پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرتؐ نے قُل آمَنتُ بِاللهِ ثُمَّ
استقم یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ ف یعنی گواہی دے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اور
سچ جان جو کچھہ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین ۃ م ۃ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بَایِعُونِي عَلَى أَن لَّا تُشْرِكُوا
بِاللهِ شَيْئًا الخ یعنی بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو
اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے
ہاتھون کے اور پانوٴن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی
اللہ پر ہی اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھہ کر بیٹھا سواے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے
دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سواے انکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکے
اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی
اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرتؐ سے ان چیزون پر ف مذہب اہل سنت
وجماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گناہگار پر اور
بخشش نہین ہوتی ۃ م ۃ اور آیا ہی کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ مین یا عید الفطر مین طرف عیدگاہ کے پس گذرے
عورتون پر پھر فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو اسلیے کہ تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین
بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھہ کس سبب کے اے رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو
خاوند کی نہین دیکھا مینے کسیکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھووے عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی
نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی
دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اوسکے کا ہی
فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان دین

اوسکی کاہے ف نکلے اور پردہ نشین عورتین کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹھین تھین اسلیے کہ آواز خطبے کی کہ اونھون نے نہ سنی تھی
اونکو بھی کچھ مضمون اوسکا سنا دین اور معنی لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہی اور کسی پر
تعین کر کے لعنت نکرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان ہو مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضایقہ نہین اور یہ سوا
شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسے کہے لعنۃ اللہ علی الکفرین وغیر ذلک ج
اور فرمایا من شہد ان لا الہ الا اللہ الخ یعنی جو شخص کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک
واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا
یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہی اوسکی طرف سے اور بہشت و دوزخ سچ ہی داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا ف حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کن کے
کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مردونکو زندہ کرتے تھے اور داخل کریگا بہشت مین یعنی بغیر عذا
ب کے یا بعد عذاب کے گناہون پر ع ح اور کہا عمرو بیٹے عاص رض کے نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے
کہ کھولیے داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرون مین آپسے پس کھولا حضرت نے داہنا ہاتھ اپنا پھر کھینچ لیا مینے ہاتھ اپنا پس
فرمایا حضرت نے کیا ہی واسطے تیرے اے عمرو کہا مینے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون مین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مینے شرط یہ ہی
کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق
اسلام لانا دور کر دیتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اوس چیز کو کہ پہلے اوس سے ہی اور تحقیق
حج دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوس سے ہین ف اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے ہین لیکن
بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے ج
معاذ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور کرے مجکو آگ
سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق وہ البتہ آسان ہی اوپر اوسکے کہ آسان کرے اللہ اوسپر وہ یہ ہی
تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا الخ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور اچھی طرح پڑھ تو نماز کو اور دے زکوۃ اور
رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے نیکی کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی
یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسے بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان
رات کے یعنی اسیطرح وہ بھی گناہ کو دور کرتی ہی پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع یہان تک کہ
پہونچے یعملون تک ف یعنی اسکے آگے کی اخیر آیت تک پڑھی اور یہ سورہ سجدہ مین ہی اسمین بیان تہجد گذارون کی خوبی کا
اور بعد لفظ المضاجع کے یہ ہی یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقنہم ینفقون ○ فلا تعلم نفس ما
اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون ○ یعنی جدا رہتے ہین پہلو اونکے بسترون سے دعا کرتے ہین اپنے رب سے
بخوف دوزخ اور طمع جنت کے اور جو کچھ دیا ہی ہمنے اونکو اوسمین سے خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی رضامندی مین پس نہین جانتا ہی کوئی
نفس اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی اونکے لیے آنکھون کی ٹھنڈک سے یعنی اونکی راحت و آرام کی چیزین جنت مین تیار کر رکھی ہین
اونکے عمل کی مزدوری ہی ج پھر فرمایا حضرت نے الا اخبرک براس الامر وعمودہ الخ یعنی کیا نہ بتاؤن مین تجکو سر امر کا او
ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکے کی کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی ف یعنی اصل اور سر

مسئلہ [illegible]

اوسپر دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت
پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کوہان دین کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہین یعنی اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکی
جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سبکی کہا مینے ہان بتلائیے ای نبی اللہ کے
پس پکڑی آپنے زبان اپنی اور فرمایا کُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا یعنی بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا مینے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم
پکڑے جاوینگے بسبب اون باتون کے کہ ہم بولتے ہین اونکو فرمایا ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي
النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ یعنی گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ
اور نہین گراوینگی لوگون کو آگ جہنم مین اونکے موہون کے بل یا فرمایا اونکی ناکون کے بل مگر باتین اونکی زبانون کی ف
گم کرے تجکو مان تیری معنی اسکے یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہ معنی مراد نہین ہین بلکہ یہ فرمایا از راہ ادب سکھانے اور ہشیار
کرنے کے غفلت سے مگر باتین زبانون لوگونکی یعنی جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کے اور گالیان اور غیبت
وغیر ذالک ۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ
اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ اور نہ دے واسطے
اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اور فرمایا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ
فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ یعنی بہترین عملون باطن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ مین اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ مین ف بہتر اسکو
اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بری باتون سے بچیگا اور اچھی باتین کریگا ۱۲ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یعنی پورا مسلمان
وہ ہی کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہی کہ امن مین ہین اوس سے لوگ اپنے خونون
اور مالون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ
نَفْسَهٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہی کہ جسنے
مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو اللہ کی بندگی مین اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہی کہ جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ
اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ
وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہو آنحضرت نے ہمارے آگے بغیر اس کہنے کے یعنی اکثر خطبے مین یہ فرمایا کرتے
تھے کہ نہین پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہین امانت واسطے اوسکے اور نہین پورا دین واسطے اوسکے کہ نہین عہد واسطے اوسکے
اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ یعنی جو کہ گواہی دے
یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین حرام کی اللہ نے اوسپر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی جہنم مین
اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دنون دوزخ مین رہے لیکن انجام کار کو
داخل ہوگا بہشت مین اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاویگا اور اونکے سب فرمانے کو حق جانیگا ۱۲ اور فرمایا
مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کنجیان بہشت کی گواہی دینا اسکا ہی کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کے

جبرئیل کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرون کے پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پہونچاتے ہین
اور مینہہ کی طیاری بھی کرتے ہین اسرافیل کہ صور مونہہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکینگے عزرائیل کہ مرنے کے وقت
جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجین ہین توریت حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر
فرقان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہی سب حق ہی اوس پر
ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر بتلاوین اوسی
راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے
افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پہونچتا اول پیغمبر حضرت آدم ہین باپ سب آدمیون کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے
گنتی اونکی خدا کو معلوم ہی آخر سب سے پیچھے دنیا مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے
پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکے شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف
سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق لیکر
آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ مین لے گئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت
اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کی طرف سے پائین اور پانچون نمازین بھی وہان فرض ہوئین پھر جب حضرت
ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان رہے جب تریسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ
مزار شریف حضرت کا وہان بنا چار کرسی حضرت کی یہ ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے
کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی یہ کون شخص ہی کہ تیرے پاس
آیا تھا مردہ اگر با ایمان ہی جواب اونکو دیتا ہی رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر
آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہی بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا
منکر نکیر کا جواب اوسے نہین آتا ہر بار کہتا ہی مین نہین جانتا پھر اوسپر عذاب سخت کرتے ہین اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے
ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہی اوس دن حضرت اسرافیل صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے
اور ٹوٹ کر گر پڑینگے اور پہاڑ اوڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار
صور پھونکینگے پھر سب کچھ موجود ہو جاویگا مردے گور سے نکلینگے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامے اعمال کے اونکے ہاتون مین
دینگے اور حساب کرینگے ہاتھ پانون اوسکے گواہی دینگے کہ بھلے کام کیے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھہ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے
باریک اور تلوار سے تیز اوسپر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جاوینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادون
کی طرح اور بہت سے دوزخ مین کٹ کر گرینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبر صلعم کو حوض کوثر دیا ہی پانی اوسکا شہد سے میٹھا
اور دودھ سے سفید ہی کوزے اوسکے بہت ہین جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھ کر قیامت کے دن اپنی
امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی پیے گا پھر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خدا صلعم اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی
شفاعت گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملینگی کھانے کو میوہ
پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہی کہ اپنے فضل سے
مسلمانون کو نصیب کریگا اور کافرون کو دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کلنٹے اور بدبو کے

بکان اور بہت سے عذاب ہین حق تعالی دنیا سے ساتھہ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے کہ جو کچھہ قرآن اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو بات موافق شرع کے ہے حق ہی اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہی سب باطل ہی اور بری اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت مین اونکو بہتر اور افضل سمجھے اور ان سبکی تعظیم کرے جب کسیکا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہی اور حضرت نے بہت سی خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا بہشتی اور دشمن اونکا دوزخی ہی اون سب مین حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی کو افضل جانکے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد کرکے حق جانکر پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتون مین افضل بہتر فرض خدا کا سمجھکر پانچون وقت کی نماز مین جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نکرے ❊

خاتمۃ الطبع خدا کا بڑا احسان ہی جو خالق زمین و آسمان ہی انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہون کے لیے رہنما فرمایا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لیے افضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے منکر اسلام کی سیدھی راہ پر آئے سب مین بڑا معجزہ قرآن ہی جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہی اسپر عمل کرنے والا جنت کا سزاوار منکر مخلد فی النار آل و اصحاب ارکان دین تھے اسکی ترویج مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے عالم ہر زمانے کے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرماتے مضامین قرآن عبارات عام فہم مین سمجھاتے تا نفع عام ہو فائدہ تام ہو عربی فارسی جاننے والے تفسیرین عربی فارسی سے فائدہ اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہے جاتے تھے اسواسطے مولانا افضل و الکمال مولانا جناب مولوی حاجی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہم نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحق صاحب بعثہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کی طرح عالم دیندار ہین عامل پرہیزگار ہین رسائل دینیہ کی تحریر انکا کام ہی غرض ترویج مسائل دین اسلام ہی بر حسب اصرار بعض عمائد و بنظر فائدۂ عام اہل اسلام تفسیر اردو لکھنا شروع کیا جن دنون سورۂ احزاب کا درس ہوتا تھا سو سورۂ احزاب سے آخر سورۂ حجرات تک تحریر و مرتب ہوگئی اور اوتنی اس مطبع نظامی واقع کانپور کے اواخر ذیحجہ ۱۲۸۶ ہجری مین چھپکر طیار ہوئی تصحیح و صفائی چھاپہ و حسن خط مین بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہالیان مطبع اسمین مبالغہ تمام ہوا جب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلینگے کشاف مشکلات قرآنی ہی عمدہ مواہب علیہ حقانی مدارک قبولیت مین بے بدیل ہی معلم معالم انوار تنزیل ہی بحر مواج حقائق قرآن ہی تبیان دقائق فرقان ہی موضح اسرار تاویل ہی کشف اسرار خزائن نکات جمیل ہی عالم تو اس سے نفع ہی اوٹھائینگے بے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوب ماہر ہو جائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر در منثور مدارک معالم بیضاوی وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکھا اسی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر رکھا اور اور فوائد مفید جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بھی بوضع مناسب بڑھائے ہین ہر چند شائقین اس سے نفع اوٹھاوینگے تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا محمد عبد الرحمن اور اسکے معاونون کو بھی دعائے خیر یاد لاوینگے بالخصوص نواب مستطاب معلی القاب حاجی محمد کلب علیخان بہادر والی رامپور دام اقبالہ کی دعائے ترقیات دو جہانی سے ضرور رطب اللسان ہین کہ ملازمان جناب ممدوح بڑے مددگار اسکے چھپنے کے ہین بعد اسکے جناب مصنف نے سورۂ قاف سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میرے پاس بھیجی ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہوچکی ادھر سورۂ قاف سے چھپنا شروع ہوئی شائقین کو چاہیے کہ اس جلد کو جلد خریدین سستی نکرین اسلیے کہ جب اسکی قیمت آویگی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہوجاویگی ظاہر ہی کہ خریدن تفسیر اعظم الکتاب ہی حقیقت مین ہم خرما و ہم ثواب ہی بعد طیاری دوسری جلد کے تفسیر سر سے شروع ہوگی واسطے سہولت ادائے قیمت کے کئی جلدین کرکے مطبوع ہوگی

اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَمِنْکُمْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ احزاب تا آخر سورۂ حجرات

صفحہ	بیان	صفحہ	بیان	صفحہ	بیان
		٤	سورۃ الاحزاب ۳۳		
٥	بیان فضائل تقویٰ وغیرہ منجیات و مہلکات	٦	بیان قصۂ ابو معمر جمیل بن معمر فہری	٦	بیان لیپالک مثل بیٹے صلبی کے نہین ہے
٧	بیان ممانعت نسبت کرنے اپنے کی طرف غیر باپ کے	٨	بیان بیویان آنحضرت کی حکم ماؤن کا رکھتی ہین	٩	بیان فضیلت شان و شوکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
٩	بیان عہد لینا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے	١٠	بیان نکتۂ صوفیۂ کرام قدس اسرارہم	١٠	بیان تنبیہ صوفیۂ کرام واسطے اتباع خیر الانام کے
١٢	بیان خلاصۂ قصۂ جنگ احزاب	١٦	بیان ممانعت نافرمانی خدا و فریفتگی مال دنیا سے	١٩	بیان پیروی آنحضرت باعث محبت الٰہی ہے
٢٠	بیان ایفائے عہد صحابہ ثابت قدم رہنے کا جہاد مین	٢١	بیان فضیلت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین	٢٢	بیان قصۂ یہود بنی قریظہ
٢٣	بیان قصۂ ابو لبابہ صحابی رضی اللہ عنہ	٢٤	بیان تنبیہ نصیحت آمیز عبرت انگیز	٢٥	بیان ممانعت ازواج آنحضرت کو مانگنے زیادتی نفقے سے
٢٥	بیان نام آنحضرت کی بیبیون کے	٢٦	بیان مذمت و ممانعت اختیار دنیا	٢٧	بیان ممانعت غرور علو خاندانی پر
		٢٧	سیپارۂ ومن یقنت ۲۲		
٢٨	بیان منع ہے عورت کو شیرین کلامی مرد اجنبی سے	٢٨	بیان فضائل و طہارت اہل بیت آنحضرت	٢٩	بیان پردہ کرنا ماموں خالہ پھوپھی وغیرہ کے بیٹون سے
٢٩	بیان فضائل قرآن شریف اور قاریون کے	٣١	بیان طریقۂ ختم فہمی بشوق	٣١	بیان فضیلت علم و علمائے حدیث وغیرہ
٣٢	بیان اوترنا آیت کریمہ کا واسطے تسلی عورتون کے	٣٣	بیان دس خصلتین سبب نجات و تقرب کی ہین	٣٤	بیان منع ہے دخل دینا رائے کو حکم الٰہی مین
٣٥	بیان قصۂ نکاح حضرت زینب کا آنحضرت سے	٣٥	بیان جواز نکاح زوجۂ لیپالک سے بعد طلاق و عدت کے	٣٧	بیان فضیلت ذکر الٰہی و علامات سعادت
٣٨	بیان مذکور ہونا صفات آنحضرت کا توریت مین	٣٩	بیان تحقیق معنی لفظ نکاح	٤٠	بیان احوال دس ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
٤٢	بیان مجمل احوال ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	٤٤	بیان دعوت ولیمہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا	٤٥	بیان نازل ہونا تین حکم الٰہی کا موافق مرضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
٤٦	بیان بد اعمالی امت باعث ملال آنحضرت کی ہے	٤٦	بیان بدکار عورتین حکم اجنبی مردون کا رکھتی ہین	٤٧	بیان فضائل و فوائد درود شریف
٤٧	بیان مسئلہ وجوب درود شریف	٥٠	بیان درود واسطے شی گم شدہ کے	٥٠	بیان عمل واسطے رفع حاجت کے
٥٢	بیان ترکیب ورد درود شریف واسطے رفع حاجت کے	٥٣	بیان پیش ہونا اعمال بندون کا دوشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو	٥٤	بیان ناحق ایذا رسانی خلق کو منع ہے
٥٤	بیان نزول حکم پردہ کا واسطے عورتون کے	٥٥	بیان فرق لباس بیویون اور لونڈیون کا	٥٥	بیان بیویون کو لباس باریک منع ہے
٥٦	بیان بشارت دوستداران انبیا و صلحا و علما وغیرہ	٥٧	بیان اطاعت خدا و رسول موجب فلاح دارین	٥٩	بیان مبالغات قبولیت دعا القبول ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ
٦١	بیان ایذا رسانی مخلوقات پر صبر کرنا بہتر ہے	٦٢	بیان فضیلت تقویٰ اور تحقیق معنی اوسکی مین	٦٤	بیان تحقیق معنی امانت الٰہی
		٦٦	سورۃ السبا ۳۴		
٦٧	بیان بعض صفات خدائے تعالیٰ	٦٨	بیان کام نیک باعث عزت و مغفرت کے ہین	٦٩	بیان فائدہ فکر کرنے قدرت الٰہی مین
٧٠	بیان احوال حضرت داؤد علیہ السلام	٧١	بیان احوال حضرت سلیمان علیہ السلام	٧٢	بیان بنائے بیت المقدس وغیرہ
٧٣	بیان احوال وفات حضرت سلیمان علیہ السلام	٧٤	بیان فضیلت نتیجۂ ذکر و شکر الٰہی	٧٥	بیان قصۂ سبا اور احوال اوسکے باغون کا
٧٦	بیان نصیحت باعث سستی عبادت اور تنگی معیشت ہے	٧٩	بیان مذمت نافرمانی خدا و رسول	٨٠	بیان خدا کے سوا کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہین
٨١	بیان بغیر اذن الٰہی کوئی شفاعت کسیکی نکر سکیگا	٨٢	بیان بے شبہ خدا ہی سب کا رزاق مطلق ہے	٨٢	بیان پانچ چیزین جو خاص آنحضرت مین تھین
٨٣	بیان پیدا کرنا آنحضرت کو بڑا احسان الٰہی ہے امت پر	٨٣	بیان جواب سوال کفار منکرین قیامت	٨٤	بیان مناقشہ کفار متکبرین و مستضعفین کا قیامت مین
٨٥	بیان قصۂ ایمان لانے ایک تاجر کا آنحضرت پر	٨٥	بیان انکار کفار اغنیا عذاب الٰہی سے	٨٦	بیان اکثر غربا ہی حکم خدا و رسول جلد قبول کرتے ہین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
٩٠	بیان فضیلت [illegible] وغیرہ کا	٨٧	بیان احوال اولاد آدمیون کے لیے فتنہ ہین	٨٨	بیان ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین
		٩١	بیان درازی عمرون لکنے کو کون کا	٩٤	بیان [illegible] ایک فاسق کا [illegible]
		٩٦	سورۃ الملٰئکۃ ٣٥		
٩٧	بیان دعا بعد ہر نماز کے پڑھنے کی	٩٧	بیان سوائے خدا کے کسیکو اختیار نفع اور ضرر کا نہین	٩٩	بیان صبر کرنا مصائب پر باعث فضیلت الٰہی کا ہے
٩٩	بیان دنیا اور شیطان نے اکثرون کو گمراہ کر رکھا ہے	١٠٠	بیان حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے	١٠٠	بیان علامات صحت ایمان مومن کے
١٠١	بیان اطاعت خدا اور رسول باعث عزت دارین ہے	١٠٢	بیان اختلاف اقوال بیچ تفسیر الکلم الطیب کے	١٠٣	بیان ایمان و عمل صالح سبب ترقی دارین کے ہین
١٠٤	بیان فضائل اعمال صالح باعث ترقی عمر کے ہین	١٠٤	بیان حکایت عجیب کمی بیشی عمرون دو شخصون کا	١٠٤	بیان تعریف تقدیر معلق اور تقدیر مبرم
١٠٥	بیان موافقت پینے شیرین پانی کے	١٠٦	بیان غنائے الٰہی و محتاجی مخلوقات	١٠٦	بیان فضیلت فقر اور اختیار کرنا آنحضرت کا فقر کو
١٠٨	بیان مناجات بجناب قاضی الحاجات	١٠٩	بیان فضیلت خوف الٰہی و ذکر علامات عارفان	١١٠	بیان اثبات عدم سماع اموات
١١٣	بیان فضائل علم و علمائے دین	١١٥	بیان اثبات شرف علم و علمائے دین کتاب و حدیث سے	١١٩	بیان معنی قائم رکھنے نماز کے
١٢١	بیان وارث کتاب ہونا مومنون کا	١٢٢	بیان منع ہے مردونکو پہننا کپڑا ریشمی اور سونا وغیرہ	١٢٢	بیان احوال اور اقوال بہشتیون کے
١٢٣	بیان احوال اور اقوال دوزخیون کے	١٢٤	بیان کوتاہی عمرون امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا	١٢٦	بیان دعا وقت روبرو جانے حاکم بدمزاج کے
١٢٦	بیان دعا وقت جاگنے کے نیند سے	١٢٨	بیان سیر ویرانون کی واسطے عبرت کے	١٢٩	بیان وسعت رحمت و کثرت مغفرت حق تعالی
		١٢٩	سورۃ یٰس ٣٦		
١٣٠	بیان فضائل سورۂ یٰس	١٣٤	بیان جزا کے رواج امر نیک اور سزا کے رواج امر بد	١٣٥	بیان فائدہ رواج سنت اور نقصانے بدعت کا
١٣٦	بیان قصہ جانا رسولون حضرت عیسیٰ کا قریۂ انطاکیہ مین	١٣٨	بیان ایمان لانا بعض اہل انطاکیہ کا اور انکار کرنا بعضون کا رسولون سے	١٣٩	بیان ممانعت اعتبار نحوست و بدشگونی
١٤٠	بیان ممنوع ہے دیکھنا فال قرآن شریف وغیرہ کا	١٤٠	بیان مسئلہ دعائے استخارۂ شرعیہ	١٤٢	بیان قصہ حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ
		١٤٢	سپارۂ ومالی ٢٣		
١٤٣	بیان قصہ شہادت حبیب نجار اور دلیل پیدا ہو چکنے جنت کی	١٤٤	بیان قصہ شہادت عروہ بن مسعود ثقفی کا بعد ایمان لانے کے آنحضرت پر	١٤٥	بیان نشانیاں قدرت کاملہ حق سبحانہ تعالی
١٤٦	بیان منازل قمر اٹھائیس ہین	١٤٨	بیان انکار کفار نفقہ دینے سے مسلمانون کو	١٤٨	بیان احوال پہلی بار صور پھونکنے کا
١٤٩	بیان احوال دوسری بار صور پھونکنے کا	١٤٩	بیان قول کفار کا وقت اٹھنے کے قبرون سے	١٥٠	بیان احوال نعمتون بہشتیون کا
١٥٠	بیان نتیجہ فرمان برداری خدا اور رسول	١٥١	بیان مذمت عار سلام کرنے سے کمترون کو	١٥١	بیان زجر و توبیخ دوزخیون کا قیامت مین
١٥٢	بیان گواہی اعضائے مجرمون کی وقت حساب کے	١٥٣	بیان دیکھنا نیکون کا خدا کو قیامت مین	١٥٤	بیان گواہی اعضا کی اعمال صالحہ پر حشر مین
١٥٥	بیان غنیمت جاننا چاہیے جوانی و صحت و فراغت کو	١٥٦	بیان کسی پیغمبر نے شاعری اختیار نہین کی	١٥٦	بیان اختلاف علما جواز و حرمت شعرگوئی مین
١٥٧	بیان کلام موزون بےقصد کو شعر نہین کہتے	١٥٩	بیان درختون سبز کا جس سے آگ نکلتی ہے	١٦٠	بیان باقی فوائد کثیرہ سورۂ یٰس
		١٦٠	سورۃ الصّٰفّٰت ٣٧		
١٦١	بیان فضیلت ملائکہ و علما و مجاہدین و ذاکرین وغیرہ	١٦٢	بیان تنبیہ متضمن فوائد کثیرہ عظمت خدائے تعالی	١٦٤	بیان غنا و سخاوت و رحمت باری تعالی
١٦٥	بیان نکلنے شیاطین کا شعلۂ آتشین سے	١٦٦	بیان بعض احوال روز قیامت	١٦٨	بیان پکارنا زمین کا ہر روز دس باتین
١٦٨	بیان حال تعزیہ و مہندی و چھڑی پرستون وغیرہ کا	١٦٩	بیان پوچھا جانا ہر آدمی کا چار چیزون سے آخرت مین	١٦٩	بیان طریقۂ محاسبۂ نفسانی
١٧٢	بیان تنبیہ کثیر النفع	١٧٢	بیان اقسام احکام شرع	١٧٣	بیان بعض احوال اہل جنت کا
١٧٤	بیان یاد آنا بہشت مین تکلیفات دنیا کا	١٧٤	بیان قصہ عجیبہ دو شخصون کا ایک مسلمان دوسرا کافر	١٧٧	بیان وفور عنایت الٰہی بنسبت گنہگارون

صفحہ	مضمون
۱۷۸	بیان کھانا دوزخیون کا
۱۸۱	بیان شروع قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
۱۸۳	بیان نور تعزیہ و مہندی و چھڑی وغیرہ
۱۸۵	بیان خواب دیکھنا حضرت ابراہیم کا ذبح کرنے حضرت اسمعیل کو
۱۸۹	بیان خوشخبری ملنا حضرت ابراہیم کو حضرت اسحق کی
۱۹۶	بیان مختصر قصہ حضرت لوط علیہ السلام
۱۹۹	بیان سبب اوترنے بلاؤنکا اور دفعیہ اونکا
۲۰۳	بیان تاکید برابر صف باندھنے کی نمازون مین
۱۷۹	بیان مذمت پابندی رسومات واہیہ قدیمہ
۱۸۱	بیان کام نا آنا مال و اولاد کا قیامت مین
۱۸۴	بیان سوائے خدائے تعالی کے کوئی عالم غیب نہین
۱۸۶	بیان قصہ حضرت اسمعیل علیہ السلام
۱۹۰	بیان قصہ حضرت الیاس علیہ السلام
۱۹۶	بیان نافرمانی خدا و رسول موجب خرابی دین و دنیا
۲۰۲	بیان صف باندھنے اور تسبیح کرنے فرشتونکا
۲۰۳	بیان خوش ہونا حق تعالی کا تین طرح کے لوگون سے
۱۸۰	بیان اولاد حضرت نوح علیہ السلام
۱۸۲	بیان قدیم تعزیہ اور قبر کے آگے رکھنا بت پرستون کی رسم
۱۸۴	بیان فیصلہ کرکے آگ مین ڈالنا کفار کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
۱۸۸	بیان کمال اطاعت حکم الہی ہونا حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کا
۱۹۵	بیان ترکیب و معنی بعلبک
۱۹۷	بیان قصہ حضرت یونس علیہ السلام
۲۰۲	بیان فضیلت امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین باتون مین
۲۰۶	بیان نفع اطاعت خدا و رسول اور ضرر نافرمانی

سورة ص ۳۸ — ۲۰۷

صفحہ	مضمون
۲۰۸	بیان تعجب کفار کا بہتر ہونے اور وحدانیت خدا مین
۲۱۲	بیان دعائے حضرت داود وقت قیام شب
۲۱۳	بیان چوکیدار حضرت داود کے چھتیس ہزار تھے
۲۱۴	بیان غرض حضرت داود اور آنا دو فرشتونکا واسطے تنبیہ کے
۲۱۶	بیان خواہش حضرت داود کا اور متنبہ ہو کر توبہ کرنا اپنی لغزش سے
۲۱۹	بیان دعائین سجدہ تلاوت مین پڑھنے کی
۲۲۳	بیان بعضے مسائل متعلقہ سجدہ تلاوت
۲۲۴	بیان فرق درمیان خلیفہ اور بادشاہ کے
۲۲۶	بیان مسائل دعاوی اور بینات کے
۲۲۸	بیان ذبح کرنا حضرت سلیمان کا گھوڑونکو بسبب قضا ہو جانے نماز عصر کے
۲۲۹	بیان بیزاری طالب الی ہونا التفات ذکر مولی سے
۲۳۱	بیان تابع ہونا ہوا اور جنات اور تمامی جانورونکا حضرت سلیمان کے
۲۳۲	بیان سبب مبتلا ہونے حضرت ایوب کا بلا مین
۲۳۳	بیان شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہین کہلاتا
۲۳۵	بیان دنیا طالب الی کو اسی سے بیزار اور عقبی کے طلبگار ہین
۲۳۶	بیان سزا نافرمانون کی دوزخ ہے
۲۴۰	بیان خواب مین دیکھنا آنحضرت کا حق تعالی کو
۲۴۱	بیان اثبات منع ہونے سجدہ کا سوائے خدا کے
۲۴۳	بیان جھکنا آگے قبرون کے اور چومنا اونکا بدعت ہے
۲۴۵	بیان ممانعت تکبر اور مذمت متکبرین
۲۴۷	بیان تفصیل اسباب تکبر اور علاج تکبر
۲۱۰	بیان ادب و تقوی موجب فلاح دین و دنیا
۲۱۲	بیان فضیلت نماز اشراق و ضحی و اوابین
۲۱۴	بیان کہنا کلمہ اما بعد کا سنت ہے بعد حمد و صلوۃ کے
۲۱۵	بیان اختلاف صحیح قصہ نکاح حضرت داود کے عورت مسلمہ سے
۲۱۷	بیان کمال گریہ و زاری کرنا حضرت داود کا وقت توبہ کے
۲۱۹	بیان آیات سجدہ تلاوت اور مسائل اوسکے
۲۲۲	بیان طریقہ پڑھنے آیات سجدہ کا واسطے ادائے مہمات
۲۲۵	بیان اتباع خواہش نفسانی باعث عذاب شدید ہے
۲۲۷	بیان سالک کو صبر اور رجوع الی اللہ بہر حال لازم ہے
۲۲۸	بیان پھر آنا آفتاب کا بعد غروب کے واسطے پڑھنے نماز عصر حضرت سلیمان کے
۲۲۹	بیان آزمایش الہی واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
۲۳۱	بیان پیشانی ہی دربار حضرت سلیمان ہی نکلوائے تھے
۲۳۳	بیان دوبارہ زندہ ہونا اولاد حضرت ایوب کا بعد مرنے کے
۲۳۴	بیان تحمل بلا مشکل ہے خدا سے عافیت مانگنا چاہیئے
۲۳۵	بیان علامتین عارفون کی آٹھ ہین
۲۳۹	بیان جن چیزون مین فرشتے جھگڑا کرتے ہین
۲۴۰	بیان دعائے سابق مع بعض کلمات زوائد
۲۴۲	بیان سجدہ کرنا مشائخ کو حرام ہے
۲۴۴	بیان پیدائش تین چیزون کی محض ید قدرت الہی سے
۲۴۶	بیان قیامت مین تین شخصونکو عذاب دردناک ہوگا
۲۴۸	بیان تشفی ہوا ابلیس بسبب پانچ چیزون کے
۲۱۱	بیان شروع قصہ حضرت داود علیہ السلام
۲۱۳	بیان ہر انسان مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین
۲۱۴	بیان حضرت داود کی سو بیویان تھین
۲۱۵	بیان سوال دونون فرشتون کا حضرت داود علیہ السلام سے
۲۱۸	بیان تنبیہ حضرت داود کو بخشش اونکی لغزش کی
۲۲۲	بیان ارکان و شرائط و مستحبات و مفسدات سجدہ تلاوت
۲۲۴	بیان اختلاف وجوب تکرار درود وقت تکرار نام آنحضرت کے
۲۲۶	بیان قرآن پڑھنے والونکو تفسیر دریافت کرنے معنی کے
۲۲۷	بیان قصہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
۲۲۹	بیان پھر آنا آفتاب کا واسطے پڑھنے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
۲۳۰	بیان دعائے حضرت سلیمان علیہ السلام
۲۳۲	بیان قصہ حضرت ایوب علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
۲۳۳	بیان حیلہ الکلال مین حضرت ایوب علیہ السلام
۲۳۴	بیان جائز ہے حیلہ کرنا وقت ضرورت شرعیہ کے
۲۳۵	بیان جزا متقیون کی بہشت ہے
۲۴۰	بیان دعا بعد ہر نماز کے پڑھنے کی
۲۴۱	بیان شروع قصہ حضرت آدم علیہ السلام
۲۴۲	بیان ممانعت زمین چومنے کی آگے بادشاہ یا امیر وغیرہ کے
۲۴۴	بیان قصہ ملعون ہونے ابلیس کا
۲۴۶	بیان تین چیزون منجی اور تین مہلک کا
۲۴۹	بیان منع تکلف و تحریص قناعت

سورة الزمر ۳۹ — ۲۴۹

تصحیح اغلاط و ترمیم محو و اثبات صناعت چھاپ واقع جامع التفاسیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۲۸	چھوٹااورونکو	چھوٹااونکو	۸۴	حاشیہ۳ سطر۲	نم	ثم	۱۶۷	حاشیہ۱ سطر۱	آسفہام ۲۳	استفہام انکار	۲۶۲	۱۰	پرڈے	برڈے
۱۴	۱۸	کی کئی	کئی کئی	//	۸	للذاین	للذین	۱۶۸	پیشانی	ومالی ۳۳	ومالی ۲۳	۲۶۷	۱	دادی	ولوی اسہاء
//	۲۸	بہا	بہا	۸۵	۱۳	سبعوث ہوا	مبعوث ہوئے	//	حاشیہ۲ سطر۵	جنت	جنت نے	//	۱۴	صحابہ بیہوش	صحابہ بیہوش
۱۶	۲۰	قل لن ینفعکم ما الا قلیلا	قل لن ینفعکم الا قلیلا	//	۲۶	اسیطرح	اسطرح	۱۷۱	۱۵	یہ بھی	یہ سمجھے	۲۷۰	۲۲	زمین گے	زمین کے
۲۷	۱۶	عورتون	عورتون	۸۶	۲۹	توشۂ آخرت کو	توشۂ آخرت لو	۱۷۲	۴	تطمئن	تطمئن	۲۷۷	۹	یخزیہ	یخزیہ
۳۶	۱۵	جیبر	جبیر	۸۷	۲۸	ثل اوسکا	عمل اوسکا	۱۷۳	۲۲	پھرآیا	پھرایا	۲۸۰	۱۱	آخر	اخر
۴۶	حاشیہ۳ سطر۹	ولقویہ	ولقوتیہ	۸۹	۲۵	کاتوا	کانوا	۱۷۸	۲۸	پھرینگے	بھرینگے	۲۸۴	۱۷	دعانا	دعانا
۴۰	۱۱	بن جابر	بنت جابر	۹۶	۷	اوسکے	اسکے	۱۸۳	حاشیہ۲ سطر۴	یفرہم	بفرہم	۲۸۵	۱۶	روگاگیا	روکاگیا
۴۶	۲۵	کی ہی	کی ہے	۹۹	۱۹	قربانی السوء	قرین السوء	۱۸۶	۱	رای	رأی	۲۸۶	۳و۲	کرکہ	کہ
۵۰	۲۷	کرکہ	کہ	۱۰۰	حاشیہ۳ سطر۴	تبیح	قبح	//	۱۵	المسبین	المبین	۲۹۱	۹	لله	الله
۵۲	۲	اللبي	النبي	//	حاشیہ۳ سطر۶	محازۃ	مجازۃ	۱۹۲	۲۹	بدلہ کیا	بدلہ لیا	۲۹۴	۳	مفارۃ	مفازۃ
//	//	الاتي	الامي	۱۰۱	حاشیہ۱ سطر۳	امارۃ الرایح	اثارۃ الریح	۱۹۶	۱	آالله	الله	۲۹۷	حاشیہ۳ سطر۱	لقبضۃ	بالقبضۃ
//	۳	سلم	سلم	۱۰۴	۴	ہوا ابن لبا	ہوا ابن لباس	۲۰۰	حاشیہ۱ سطر۲	ور	اور	۲۹۸	۵	اونگو	انکو
//	۶	الاقي	الاقي	۱۰۹	حاشیہ۶ سطر۱	ازیادۃ	وزیادۃ	۲۰۴	۱۰	لاغلبن	لاغلبن	۲۹۹	۱۱	کہی گیا	کہا گیا
۵۵	حاشیہ۱ سطر۲	اخبث رائحۃ	او اخبث رائحۃ	۱۲۳	۳	یہ ہی قول	یہین معنی قول	۲۱۱	۱۵	دم لےنگے	دم نہ لے گی	//	۲۱	نفح	نفخ
//	حاشیہ۱ سطر۲	للازمۃ	للامۃ	۱۲۴	حاشیہ۸ سطر۹	عمرتاکم	عمرناکم	۲۱۶	۷	لیبغی	لیبغي	۳۰۱	۵	لھؤلاء	ھؤلاء
//	حاشیہ۱ سطر۵	والبخرتن	والبحرتن	۱۲۷	۲۲	علی نفسہ	علی نفسہ	۲۱۹	۴	شق	شوق	۳۰۲	۶	رہاتو	باقی رہاتو
۵۷	حاشیہ۵	اور جسنے اطاعت	مکرر حاشیہ ہی	//	حاشیہ۱ سطر۲	بمعنی	معنی	۲۲۵	۳	خوہش	خواہش	//	۱۶	بدلے	بدلی
۶۰	۲۰	وکان	وکان	۱۲۹	۲۱	لے کر	لے کر	۲۲۷	۱۱	کے سے	کیسی	۳۱۰	۱۳	مین	ہین
۶۴	۲۱	کرینگے	کرینگے	۱۳۴	۸	احصینہ	احصینہ	۲۳۷	۸	ایک	یہ ایک	۳۱۱	۰	والے	والی
//	۲۷	تھی	تھے	//	۱۹	ہوسے	ہونے	//	۱۱	بڑھنے	×	۳۱۱	حاشیہ سطر۴	حفوفہم	عفوفہم
۶۸	۲۸	بعث کے بعد فانی ہونے	بعث کی بعد فانی ہوتے کے	۱۳۶	۳	چہ جاسے	چہ جاے	۲۳۸	۱۲	ہوتی	ہونی	//	حاشیہ سطر۵	انی حیث	الی حیث
۶۹	۱۲	ٹکرا آسمان	ٹکڑا آسمان	۱۳۸	۱۵	علیبنا	علینا	۲۳۹	۱۰	انداز	انذار	۳۱۴	حاشیہ۶ سطر۱	سحنت	یا سحنت
۷۳	۱۸	آل داؤد	آل داؤدکو	۱۳۹	حاشیہ۲ سطر۴	مایتفال	مایتفاول	۲۴۳	۲۰	حولہ جبایۃ	[illegible]	۳۱۵	۱۴	آمدوفت	آمدرفت
۷۶	پریشانی	یقنت ۱۲	یقنت ۲۲	۱۴۱	۲۶	کفا	کفار	//	۲۸	جمع الجوامع	جمع الجواہر	//	۲۱	وہ فرقے	اور فرقے
۷۷	۱۶	دوسرے	دوسرے کے	۱۴۵	۲۵	بہترین	بہتیری	۲۴۶	۲۵	سب سے	سبب سے	۳۲۸	۵	کلام	کام
//	۲۲	پھر	پر	۱۴۵/۱۴۸	پریشانی	سیپارۂ دوم ۲۲	سیپارۂ دوم ۲۳	//	//	اب	آپ	۳۲۸	۱۶	یہ	بہ نہایت بعیدیہ
۸۰	حاشیہ۲ سطر۲	ثم	ثم	۱۵۰	حاشیہ۱ سطر۹	الفکاہیۃ	الفکاہۃ	۲۴۹	۱۸	الذین	الذین	۳۳۰	۱	امۃ و	امۃ و
۸۱	۶	فزع	فزع	//	حاشیہ۲ سطر۵	وذباب	وذیاب	//	۲۳	اوسکی	اسکی	۳۳۱	۲۳	فی الله لومۃ	لومۃ
۸۲	حاشیہ۴ سطر۳	رسالۃ	ارسالۃ	۱۵۹	حاشیہ۳ سطر۳	صفتہ	غیر صفتہ	۲۵۳	۸	بھی	یہی	۳۳۷	۲۵	نہ پکڑا	کہین نہ پکڑا
۸۴	۱	سمجھتا	سمجھا	۱۶۳	حاشیہ۱ سطر۱۳	بن عیاض کے	بن عیاض کی آیت	۲۶۱	۲۶	اورامر	اوامر	۳۳۸	۱	او	آدمی